اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری رحمہ اللہ

از تصنیفات فاضل زمن مولانا محمد ابو الحسن مدظلہ تصحیح کتاب باسناد و اعراب ملقب بہ خیر الجاری فی تسہیل القاری

فیض الباری

پارۂ یازدھم

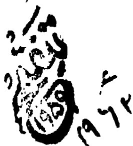
ترجمہ و شرح اردو صحیح بخاری

وحاشیہ سندھی

فیض الباری

بحسن اہتمام عائذ باللہ خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ورزقہم اللہ تعالیٰ ایماناً کاملاً

در مطبع محمدی لاہور فقیر اللہ طبع نمود



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَابُ الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ قول کے ساتھ لوگون سے شرط کرنے کا بیان ف
یعنے فقط زبان سے شرط کرنی بغیر گواہ کرنے اور لکھنے کے حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى اَنَا هِشَامٌ
اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنَّا لَعِنْدَ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْاُوْلٰى
نِسْيَانًا وَالْوُسْطٰى شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ
اَمْرِيْ عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهُ
قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے
ابی بن کعب نے اس نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا موسےٰ اللہ کے رسول نے پس ذکر کی تمام
حدیث اور اسمین یہ بھی ذکر ہے کہ خضرؑ نے موسے (علیہ السلام) سے کہا کہ کیا مین نے نہ کہا تہا کہ تو میرے
ساتہ نہ صبر سکیگا پس پہلا اعتراض بہول سے تہا اور دوسرا بطور شرط کے اور تیسرا جان بوجھ کر موسے
علیہ السلام نے کہا کہ مجھکو نہ پکڑو میری بہول پر اور نہ ڈال مجھپر میرا کام مشکل پھر دونو چلے یہانتک کہ دونو ایک
لڑکے سے ملے تو حضرت خضر نے اسکو مار ڈالا پھر دونو چلے یہانتک کہ ایک گاؤن مین پہونچے اور پائی
اسمین ایک دیوار کہ گرا چاہتی تہی تو حضرت خضرؑ نے اسکو سیدھا کیا اور ابن عباسؓ نے وراءھم
ملک کی جگہ امامھم ملک پڑہا ہے ف یہ حدیث خضر کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور مراد اس سے
یہ قول ہے کہ پہلا اعتراض بہول سے ہتا اور دوسرا بطور شرط کے اور تیسرا جان بوجھ کر اور اشارت کے

ساتھ شرط کے طرف قول موسے کی کہ اگر تجھ سے پوچھوں کوئی چیز اسکے پیچھے تو مجھکو اپنے ساتھ نہ رکھیو اور موسے علیہ السلام نے اسکو اپنے اوپر لازم کرلیا اور نہ دونوں نے اسکو لکھا اور نہ کسی کو گواہ کیا اور اسمین دلالت ہے اوپر عمل کرنے کے ساتھ مقتضی اسچیز کے کہ دلالت کرتی ہے اسپر شرط پس تحقیق خضر نے موسے علیہ السلام سے کہا جبکہ اس نے خلاف شرط کیا کہ یہ جدائی ہے درمیان میرے اور تیرے اور موسے علیہ السلام نے اسپر انکار نہ کیا (فتح) **بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ** ولا مین شرط کرنے کا بیان یعنے اسکا کیا حکم ہے **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيلُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ - فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ اِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنَ وَلَاءُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی اور اوس نے کہا کہ مین نے اپنے مالکون سے نو اوقیون پر مکاتبت کی کہ ہر سال مین ایک اوقیہ دونگی سو مدد کر میری تو عائشہ رض نے کہا کہ اگر وہ چاہین کہ مین انکو سب اوقیے ایک بارگن دون اور تیری آزادی کا حق میرے واسطے ہو تو کرون تو بریرہ اپنے مالکون کے پاس گئی اور اُنسے کہا جو کچھ کہ عائشہ رض نے کہا تھا انہون نے اُسپر انکار کیا تو وہ اُنکے پاس سے آئی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے تو اس نے کہا کہ مین نے یہ بات اُنکے پیش کی تھی پھر انہون نے نہین مانی مگر یہ کہ حق آزادی کا اُنکے واسطے ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی اور عائشہ رض نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو لے اور اونکے واسطے ولا کی شرط کر پس سوا اسکے کچھ نہین کہ آزادی کا حق تو اسی کا ہے جو آزاد کرے تو عائشہ رض نے اسکو خرید کر آزاد کیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد اور تعریف کی پھر فرمایا کہ کیا حال ہے اُن لوگون کا کہ شرطین کرتے ہین جو خدا کی کتاب مین نہین جو ایسی شرط کرے کہ خدا کی کتاب مین نہو تو وہ باطل ہے اسکا کچھ اعتبار نہین اگرچہ سو شرطین ہو

خدا کا حکم لائق تر ہے ساتھ عمل کے اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہے اور وہ حکم اللہ کا یہ ہے کہ آزادی کا حق اسی کا ہے جو آزاد کرے **ف** یہ حدیث عتق کے اخیر میں گذر چکی ہے **باب** إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ إِذَا شِئْتُ أَخْرَجْتُكَ جب مزارعت میں مالک یہ شرط کرے کہ جب میں چاہوں گا تجھ کو زمین سے نکال دونگا **ف** یعنے کوئی مدت معین نہ کرے تو جائز ہے **حدثنا** أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ أَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هٰذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَحْسِبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَهُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ جب خیبر والوں نے عبداللہ بن عمر رض کے ہاتھ پاؤں توڑ ڈالے تو عمر فاروق رض خطبے کو کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود خیبر سے انکے مالوں پر معاملہ کیا تھا یعنے انکی زمینیں اور باغات انہیں کو دیدیے تھے کہ وہ انہیں محنت کریں اور جو پیدا ہو سو آدھو آدھ بانٹ لینگے اور فرمایا تھا کہ ٹھہراوینگے ہم تمکو جب تک کہ خدا تمکو ٹھہراوے گا اور تحقیق عبداللہ بن عمر اپنے مال کی طرف وہاں نکلا تو رات کو اسپر ظلم ہوا یعنے یہود نے اسکو مارا یا گھر کے اوپر سے گرایا سو انکے دونو ہاتھ پاؤں پہنچیوں سے ٹوٹ گئے اور وہاں انکے سوا ہمارا کوئی دشمن نہیں وہ ہمارے دشمن ہیں اور انہیں کو ہم تہمت کرتے ہیں اور میں نے مناسب جانا کہ انکو اپنے وطن سے نکالدوں تو جب عمر فاروق رض نے انکے جلاوطن کرنے کا قصد کیا تو بنی ابی حقیق (یہود کے ایک قبیلے کا نام ہے) کا کوئی انکے پاس آیا تو اسنے کہا کہ اے امیر المومنین کیا تو ہمکو وطن سے نکالتا ہے اور حالانکہ ہمکو محمد نے ٹھیرایا ہے اور ہم سے اپنے طلوں پر معاملہ کیا ہے اور ہمارے واسطے یہ شرط کی ہے تو عمر فاروق رض نے کہا کہ کیا تو نے

گمان کیا ہے کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول بھول گیا ہون کہ آپنے تجہ سے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تیرا جس وقت تو خیبر سے نکالا جاویگا تیری اونٹنی تجھکو لے دوڑے گی رات کو بعد رات کے یعنے ایک وقت تجہہ پر ایسا آویگا کہ راتون رات یہان سے نکل جاویگا یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہے تو یہودی نے کہا کہ ابو القاسم یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہہ کلام ٹھٹھے کے راہ سے کہا تو عمر فاروق رض نے کہا کہ اے دشمن خدا کے تو جھوٹا ہے تو عمر رض نے انکو نکالدیا اور انکے حصے کے میوے کی انکو قیمت دی نقد سے اور اونٹون سے اور اسباب سے یعنے پالان اور رسیون وغیرہ سے یعنے انکو میوون کی قیمت کچھہ نقد مال دیا اور کچھہ اونٹ وغیرہ اسباب دیا ف اسیطرح ذکر کیا ہے بخاری نے اس ترجمہ کو مختصر اور باب باندھا ہے واسطے حدیث باب کے مزارعت مین زیادہ تر وضح اس سے پس کہا کہ جب زمین کا مالک کہے کہ مین قائم رکھونگا تجھکو جب تک کہ خدا تجھکو برقرار رکھے اور کسی مدت معین کو ذکر نہ کرے تو وہ دونو اپنی رضامندی پر ہین اور روایت کی اس جگہ حدیث ابن عمر کی بیچ قصے یہود خیبر کے ساتھ اس لفظ کے کہ برقرار رکھینگے ہم تمکو جب تک کہ چاہین اور اسجگہ مین اس حدیث کو اس لفظ سے وارد کیا کہ برقرار رکھین گے ہم تمکو جب تک کہ تمکو خدا برقرار رکھیگا پس حوالہ کیا ہر ترجمہ مین لفظ متن کو جو دوسری روایت مین ہے اور ایک روایت نے دوسری کی مراد بیان کی اور یہ کہ مراد ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ما اقرکم اللہ یہہ ہے کہ جب تک کہ مقدر کیا ہے اللہ نے یہ کہ چھوڑ دین ہم تمکو بیچ اسکے پس جب چاہین ہم پس نکالین ہم تمکو تو معلوم ہوا کہ مقدر کیا ہے خدا نے نکالنا تمہارا اور تحقیق پہلے گذر چکی ہے توجیہ استدلال کی ساتھ اسکے جواز مخابرہ پر اور اس حدیث مین ہے جائز ہونا مساقات کا واسطے مالک کے بغیر مدت معین کے اور جو اسکو جائز نہین رکھتا وہ جواب دیتا ہے کہ مدت اسمین مذکور تھی ولیکن منقول نہین ہوئی یا مذکور نہین ہوئی ولیکن معین کی گئی ہر سال ساتھ اجرت کے یا خیبر والے مسلمانون کے غلام ہوگئے تھے اور معاملہ سردار کا ساتھ غلام اپنے کے نہین شرط کیجاتی اسمین وہ چیز کہ شرط کیجاتی ہے اجنبی مین اور اس حدیث مین نشانی ہے نبوت کی نشانیون سے اور مہلب نے کہا کہ اس حدیث مین دلیل ہے اس پر کہ عداوت ظاہر کرتی ہے مطالبہ کو ساتھ قصور کے جیسا کہ مطالبہ کیا عمر فاروق نے یہود سے ساتھہ ہاتھہ توڑنے بیٹے اپنے کے اور ترجیح دی اسکو ساتھ اس طور کے کہ کہا کہ انکے سوائے ہمارا کوئی دشمن نہین ہے پس معلوم کیا مطالبہ کو ساتھہ شاہد عداوت کے اور قصاص اسنے اسواسطے طلب نکیا کہ جس حال مین اسکے ہاتھہ پاؤن توڑے گئے اسوقت وہ سویا ہوا تھا سو اس نے مارنیوالون کو نہ پہچانا کہ وہ کون کون تھا اور یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال حقیقت پر محمول ہین یعنے

انکے حقیقی معنے مراد ہین یہان تک کہ مجاز کی دلیل قائم ہوا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمر فاروق رضہ نے جو یہود
کو خیبر سے نکالا تو اسکا سبب یہ تہا کہ انہون نے عبداللہ بن عمر رضہ کے ہاتہ پاؤن توڑ ڈالے تہے لیکن یہ نہین
تقاضا کرتا سبب کے حصر ہونے کو بیچ نکالنے عمر رضہ کے انکو اور تحقیق واقع ہوئی ہین واسطے میرے بیچ اسکے
دو سبب اور ایک یہ ہے جسکو روایت کیا ہے زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے کہ ہمیشہ رہا عمر یہان تک
کہ اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثبوت پایا یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جمع
ہونگے عرب کے جزیرے مین دو دین اور فرمایا کہ یہود اور نصاری سے جسکے پاس عہد ہے تو چاہیے
کہ اسکو لاوے کہ مین اسکو اسکے واسطے جاری کرون نہین تو مین اجلا کرنے والا ہون پس جلاوطن کیا
انکو روایت کی یہ حدیث ابن ابی شیبہ وغیرہ نے دوسرا عمر بن شبہ نے مدینے کی اخبار مین روایت کیا ہے
عثمان بن محمد کے طریق سے کہ جب مسلمانون کے ہاتہ مین خادم بہت ہوئے اور انہون نے زمین پر محنت
کرنے پر قوت پائی تو عمر فاروق رضہ نے انکو وطن سے نکال دیا اور احتمال ہے کہ ہو ہر ایک ان چیزون
مین جزو علت کی بیچ نکالدینے انکے کے (فتح) **بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ
أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ** باب ہے بیچ بیان شرطون کے جہاد مین اور صلح
کرنے مین ساتہ کافرون لڑنے والون کے اور لکہنا شرطون کا ساتہ لوگون کے قول سے **ف**
ترجمہ مین اس اخیر زیادتی کی کچہ حاجت نہین اسواسطے کہ وہ مستقل ترجمہ مین پہلے گذر چکی ہے مگر یہ کہ حمل
کیا جاوے پہلا ترجمہ صرف اشتراط بالقول پر اور یہ اوپر اشتراط کے ساتہ قول اور فعل دونون کے
(فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أنا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي -
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ
قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةٌ فَخُذُوا
ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللَّهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا
لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا
بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ فَقَالُوا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ
قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا
ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ

الماء يتبرضه الناس تبرضا فلم يلبثه الناس حتى نزحوه وشكي إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم العطش فانتزع سهما من كنانته ثم أمرهم أن يجعلوه فيه فوالله
ما زال يجيش لهم بالري حتى صدروا عنه فبينما هم كذلك إذ جاء بديل بن ورقاء
الخزاعي في نفر من قومه من خزاعة وكانوا عيبة نصح رسول الله صلى الله عليه وسلم
من أهل تهامة فقال إني تركت كعب بن لؤي وعامر بن لؤي نزلوا أعداد مياه الحديبية
ومعهم العوذ المطافيل وهم مقاتلوك وصادوك عن البيت فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إنا لم نجئ لقتال أحد ولكنا جئنا معتمرين وإن قريشا قد نهكتهم الحرب
وأضرت بهم فإن شاؤوا ماددتهم مدة ويخلوا بيني وبين الناس فإن أظهر فإن
شاؤوا أن يدخلوا فيما دخل فيه الناس فعلوا وإلا فقد جموا وإن هم أبوا فوالذي
نفسي بيده لأقاتلنهم على أمري هذا حتى تنفرد سالفتي ولينفذن الله أمره
فقال بديل سأبلغهم ما تقول فانطلق حتى أتى قريشا قال إنا قد جئناكم من عند
هذا الرجل وسمعناه يقول قولا فإن شئتم أن نعرضه عليكم فعلنا قال سفهاؤهم
لا حاجة لنا أن تخبرنا عنه بشيء وقال ذوو الرأي منهم هات ما سمعته يقول قال
سمعته يقول كذا وكذا فحدثهم بما قال النبي صلى الله عليه وسلم فقام عروة
بن مسعود فقال أي قوم ألستم بالوالد قالوا بلى قال ولستم بالولد قالوا بلى قال فهل
تتهموني قالوا لا قال ألستم تعلمون أني استنفرت أهل عكاظ فلما بلحوا علي جئتكم بأهلي
وولدي ومن أطاعني قالوا بلى قال فإن هذا قد عرض لكم خطة رشد اقبلوها
ودعوني آتيه قالوا ائته فأتاه فجعل يكلم النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه
وسلم نحوا من قوله لبديل فقال عروة عند ذلك أي محمد أرأيت إن استأصلت أمر
قومك هل سمعت بأحد من العرب اجتاح أصله قبلك وإن تكن الأخرى فإني والله لأرى
وجوها وإني لأرى أشوابا من الناس خليقا أن يفروا ويدعوك فقال له أبو بكر امصص
بظر اللات أنحن نفر عنه وندعه فقال من ذا قالوا أبو بكر فقال أما والذي نفسي بيده
لولا يد كانت لك عندي لم أجزك بها لأجبتك قال وجعل يكلم النبي صلى الله
عليه وسلم فكلما تكلم كلمة أخذ بلحيته والمغيرة بن شعبة قائم على رأس
النبي صلى الله عليه وسلم ومعه السيف وعليه المغفر فكلما أهوى عروة

الى لحيته النبي صلى الله عليه وسلم ضرب يده بنعل السيف وقال اخر يدك عن لحية رسول
الله صلى الله عليه وسلم فرفع عروة راسه فقال من هذا قالوا المغيرة بن شعبة فقال
اي غدر الست اسعى في غدرتك وكان المغيرة صحب قوما في الجاهلية فقتلهم واخذ
اموالهم ثم جاء فاسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اما الاسلام فاقبل واما المال
فلست منه في شيء ثم ان عروة جعل يرمق اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بعينيه
قال فوالله ما تنخم رسول الله صلى الله عليه وسلم نخامة الا وقعت في كف رجل منهم
فدلك بها وجهه وجلده واذا امرهم ابتدروا امره واذا توضأ كادوا يقتتلون على
وضوئه واذا تكلم خفضوا اصواتهم عنده وما يحدون اليه النظر تعظيما له فرجع
عروة الى اصحابه فقال اي قوم والله لقد وفدت على الملوك ووفدت على قيصر وكسرى
والنجاشي والله ان رايت ملكا قط يعظمه اصحابه ما يعظم اصحاب محمد محمدا
والله ان تنخم نخامة الا وقعت في كف رجل منهم فدلك بها وجهه وجلده واذا
امرهم ابتدروا امره واذا توضأ كادوا يقتتلون على وضوئه واذا تكلم خفضوا اصواتهم
عنده وما يحدون اليه النظر تعظيما له وانه قد عرض عليكم خطة رشد فاقبلوها
فقال رجل من بني كنانة دعوني اتيه فقالوا ائته فلما اشرف على النبي صلى الله
عليه وسلم واصحابه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا فلان وهو من قوم
يعظمون البدن فابعثوها له فبعثت له واستقبله الناس يلبون فلما راى ذلك
قال سبحان الله ما ينبغي لهؤلاء ان يصدوا عن البيت فلما رجع الى اصحابه قال
رايت البدن قد قلدت واشعرت فما ارى ان يصدوا عن البيت فقام رجل
منهم يقال له مكرز بن حفص فقال دعوني اتيه فقالوا ائته فلما اشرف عليهم
قال النبي صلى الله عليه وسلم هذا مكرز وهو رجل فاجر فجعل يكلم النبي
صلى الله عليه وسلم فبينما هو يكلمه اذ جاء سهيل بن عمرو وقال معمر –
فاخبرني ايوب عن عكرمة انه لما جاء سهيل قال النبي صلى الله عليه وسلم
قد سهل لكم من امركم قال معمر قال الزهري في حديثه فجاء سهيل بن عمرو
فقال اكتب بيننا وبينكم كتابا فدعا النبي صلى الله عليه وسلم الكاتب فقال
النبي صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم

فَقَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا هُوَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ
فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاللّٰهِ لَا نَكْتُبُهَا اِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا
نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ اكْتُبْ مُحَمَّدَ ابْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذٰلِكَ لِقَوْلِهٖ لَا يَسْاَلُوْنِيْ خُطَّةً يُّعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا
اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ تُخَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ
فَنَطُوْفَ بِهٖ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ اَنَّا اُخِذْنَا ضُغْطَةً وَلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ
الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلٰى اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ
اِلَّا رَدَدْتَّهٗ اِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جَاءَ
مُسْلِمًا فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَّرْسُفُ فِيْ قُيُوْدِهٖ وَ
قَدْ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِ مَكَّةَ حَتّٰى رَمٰى بِنَفْسِهٖ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ سُهَيْلٌ هٰذَا
يَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ مَا اُقَاضِيْكَ عَلَيْهِ اَنْ تَرُدَّهٗ اِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَمْ
نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللّٰهِ اِذًا لَّا اُصَالِحُكَ عَلٰى شَيْءٍ اَبَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَاَجِزْهُ لِيْ فَقَالَ مَا اَنَا بِمُجِيْزِهٖ لَكَ قَالَ بَلٰى فَافْعَلْ قَالَ مَا اَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مِكْرَزٌ بَلٰى قَدْ
اَجَزْنَاهُ لَكَ قَالَ اَبُوْ جَنْدَلٍ اَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا اَلَا
تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيْتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي اللّٰهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَتَيْتُ
نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَلَسْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلٰى قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَ
عَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا اِذًا قَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَسْتُ
اَعْصِيْهِ وَهُوَ نَاصِرِيْ قُلْتُ اَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوْفُ بِهٖ قَالَ
بَلٰى فَاَخْبَرْتُكَ اَنَّا نَاْتِيْهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّكَ اٰتِيْهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهٖ قَالَ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ
فَقُلْتُ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلٰى قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ
بَلٰى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا اِذًا قَالَ اَيُّهَا الرَّجُلُ اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَيْسَ يَعْصِيْ
رَبَّهٗ وَهُوَ نَاصِرُهٗ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهٖ فَوَاللّٰهِ اِنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ اَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا اَنَّا
سَنَاْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوْفُ بِهٖ قَالَ بَلٰى فَاَخْبَرَكَ اَنَّكَ تَاْتِيْهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّكَ اٰتِيْهِ

ويطوف به قال الزهري قال عمر فعملت لذلك اعمالا فلما فرغ من قضية
الكتاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه قوموا فانحروا ثم احلقوا
قال فوالله ما قام منهم رجل حتى قال ذلك ثلاث مرات فلما لم يقم منهم احد
دخل على ام سلمة فذكر لها ما لقي من الناس فقالت ام سلمة يا نبي الله اتحب ذلك
اخرج ثم لا تكلم احدا منهم كلمة حتى تنحر بدنك وتدعو حالقك فيحلقك فخرج
فلم يكلم احدا منهم حتى فعل ذلك نحر بدنه ودعا حالقه فحلقه فلما راوا
ذلك قاموا فنحروا وجعل بعضهم يحلق بعضا حتى كاد بعضهم يقتل بعضا غما
ثم جاءه نسوة مؤمنات فانزل الله يا ايها الذين امنوا اذا جاءكم المؤمنات مهاجرات
حتى بلغ بعصم الكوافر فطلق عمر يومئذ امرأتين كانتا له في الشرك فتزوج احداهما
معاوية بن ابي سفيان والاخرى صفوان بن امية ثم رجع النبي صلى الله عليه وسلم
الى المدينة فجاءه ابو بصير رجل من قريش وهو مسلم فارسلوا في طلبه رجلين فقالوا
العهد الذي جعلت لنا فدفعه الى الرجلين فخرجا به حتى بلغا ذا الحليفة فنزلوا
ياكلون من تمر لهم فقال ابو بصير لاحد الرجلين والله اني لارى سيفك هذا
يا فلان جيدا فاستله الاخر فقال اجل والله انه لجيد لقد جربت به ثم جربت
فقال ابو بصير ارني انظر اليه فامكنه منه فضربه حتى برد وفر الاخر حتى اتى المدينة
فدخل المسجد يعدو فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رآه لقد رأى هذا ذعرا
فلما انتهى الى النبي صلى الله عليه وسلم قال قتل والله صاحبي واني لمقتول فجاء ابو بصير
فقال يا نبي الله قد والله اوفى الله ذمتك قد رددتني اليهم ثم انجاني الله منهم قال النبي
صلى الله عليه وسلم ويل امه مسعر حرب لو كان له احد فلما سمع ذلك عرف
انه سيرده اليهم فخرج حتى اتى سيف البحر قال وينفلت منهم ابو جندل بن سهيل
فلحق بابي بصير فجعل لا يخرج من قريش رجل قد اسلم الا لحق بابي بصير حتى اجتمعت
منهم عصابة فوالله ما يسمعون بعير خرجت لقريش الى الشام الا اعترضوا لها فقتلوهم
واخذوا اموالهم فارسلت قريش الى النبي صلى الله عليه وسلم تناشده الله والرحم لما
ارسل فمن اتاه فهو امن فارسل النبي صلى الله عليه وسلم اليهم فانزل الله وهو الذي
كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم حتى بلغ حمية الجاهلية وكانت حميتهم انهم لم يقروا

أنه نبي الله ولم يقروا ببسم الله الرحمن الرحيم وحالوا بينهم وبين البيت وقال عقيل عن الزهري قال عروة فأخبرتني عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمتحنهن وبلغنا أنه لما أنزل الله أن يردوا إلى المشركين ما أنفقوا على من هاجر من أزواجهم وحكم على المسلمين أن لا يمسكوا بعصم الكوافر أن عمر طلق امرأتين قريبة بنت أبي أمية وبنت جرول الخزاعي فتزوج قريبة معوية وتزوج الأخرى أبو جهم فلما أبى الكفار أن يقروا بأداء ما أنفق المسلمون على أزواجهم أنزل الله وإن فاتكم شيء من أزواجكم إلى الكفار فعاقبتم والعقب ما يؤدي المسلمون إلى من هاجرت امرأته من الكفار فأمر أن يعطى من ذهب له زوج من المسلمين ما أنفق من صداق نساء الكفار اللائي هاجرن وما نعلم أن أحدا من المهاجرات ارتدت بعد إيمانها وبلغنا أن أبا بصير بن أسيد الثقفي قدم على النبي صلى الله عليه وسلم مؤمنا مهاجرا في المدة فكتب الأخنس بن شريق إلى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله أبا بصير فذكر الحديث

ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ (ایک گانو کا نام ہے قریب مکے کے اور اکثر اسکا حرم مین ہے یا ایک کوئین کا نام ہے پھر وہ مکان اُسکے نام سے مشہور ہوا) کے سال نکلے (یعنے عمرے کی نیت سے آپ کی لڑائی کی نیت نہ تھی اور آپ کے ساتھ کتنے سو اور ہزار آدمی تھے سو جب ذو الحلیفہ مین آئے تو قربانی کے گلے مین ہار ڈالا اور اسکو اشعار کیا اور وہان سے عمرے کا احرام باندھا اور ایک مرد خزاعی کو جاسوسی کے واسطے بھیجا تا کہ قریش کی خبر لاوے اور چلے یہان تک کہ جب نالے کی طرف پہونچے تو آپ کا جاسوس آیا تو اُس نے کہا کہ قریش نے آپکے واسطے بہت فوجین جمع کی ہین اور کئی قومون کو اکٹھا کیا ہے اور وہ آپ سے لڑنے والے ہین اور آپ کو خانے کعبے سے روکنے والے ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو مجھکو مشورہ دو کیا تم مناسب جانتے ہو کہ مین انکے اہل وعیال کی طرف جھک پڑون اور اُنکے لڑکے بالون کو گرفتار کرون جو ہمکو خانے کعبے سے روکنا چاہتے ہین یعنے جو لوگ قریش کی مدد کو آئے ہین سو وے اگر اپنے بال بچون کی مدد کو آوینگے تو خدا نے کافرون کے گروہ کو توڑ دیا نہین تو ہم انکو مفلس کر کے چھوڑ دینگے یعنے دونو صورت مین اُنکا نقصان ہے تو صدیق اکبر نے کہا کہ یا حضرت آپ خانے کعبے کی نیت سے نکلے ہین لڑائی کے ارادے سے نہین نکلے پس آپ خانے کعبے کی طرف متوجہ ہووین پس جو ہمکو اُس سے روکے گا

اس سے ہم لڑین گے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چلو خدا کے نام پر) یہان تک کہ جب بعضے راہ مین تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد بن ولید قریش کے (دو سو) سوارون کو لئے غمیم (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) مین آگا رو کے پڑا ہے سو تم داہنی طرف کی راہ لو یعنے جس راہ مین کہ خالد اور اسکے ساتھی ہین پس قسم ہے اللہ کی نہ معلوم کیا انکو خالد نے یہان تک کہ جب لشکر کے غبار انکو پہونچے تو چلا خالد دوڑتا ہوا اس حال مین کہ قریش کو ڈرانے والا تھا ساتھ آمد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چلے (اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ لے نکلے ہمکو ایک راہ سے سوا اس راہ کے کہ وہ اسمین ہین تو اسلم کا ایک مرد انکو ایک راہ مشکل سے لیکر چلا تو وہ اس سے نکلے بعد اسکے کہ دشوار ہوا اور ایک نرم زمین میں پہونچے) یہان تک کہ جب اس پہاڑی پر پہونچے جس طرف سے کہ لوگ مکے والون پر اترتے مین تو آپکی اونٹنی آپ کے ساتھ بیٹھ گئی تو لوگون نے کہا کہ حَل حَل (اونٹ کے اٹھانے کے لئے یہ کلمہ بولتے ہین) سو اس نے اس جگھ کو لازم پکڑا اور نہ اوٹھی تو لوگون نے کہا کہ اڑ گئی قصوا (نام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تھا) تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین اڑی قصوا اور یہ اسکی خو نہین ولیکن اسکو روکا ہے ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنے خدا نے کہ اس نے اصحاب فیل کو مکے سے روکا تھا پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مکے والے نہ مانگین گے مجھ سے کوئی کام جس مین خدا کے حرم کی تعظیم کرین یعنے حرم مکے مین لڑائی ترک کرنے سے مگر کہ مین انکو دونگا یعنے اس صلح مین جو کچھ قریش مجھ سے حرم کی تعظیم کی بابت طلب کرینگے مین اسکو قبول کرونگا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو جھڑکا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی پھر الٹ گئی سے ایکطرف ہوئی یعنے انکے راہ سے اور متوجہ ہوئی اور طرف یہان تک کہ حدیبیہ کی پرلی طرف مین اترے ایک جگہ پر کہ اسمین تھوڑا سا پانی تھا تو لوگ اس سے تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے سو نہ ٹھہرنے دیا لوگون نے پانی کو یہانتک کہ اسکو کھینچ ڈالا یعنے اس مین کچھ پانی باقی نہ رہا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پیاس کی شکایت ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالا اور صحابہ کو حکم کیا کہ تیر کو پانی مین رکھ دیوین سو قسم ہے خدا کی کہ ہمیشہ جوش مارتا واسطے انکے پانی ساتھ سیرابی کے یعنے ساتھ پانی کے کہ سیراب کرے انکو یہان تک کہ لوگ پانی سے پھرے یعنے اور ہنوز پانی باقی تھا پس جس حالت مین کہ وہ اسیطرح تھے کہ ناگہان بدیل بن ورقہ اپنی قوم خزاعہ کے کچھ لوگون کے ساتھ آیا اور وہ اہل تہامہ یعنے مکہ اور اسکے گرد کے لوگون مین سے) حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ اور بھید چھپانے کی جگہ تھی تو اس نے

کہا کہ چھوڑا ہین نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو کہ حدیبیہ کے جاری پانیون پر اُترے ہین اور اونکے
ساتھ دودھار اونٹنیان ہین یعنے وہ اپنے ساتھ دودھار اونٹنیان لے آئے ہین تا کہ اُنکے دودھ سے
توشہ پکڑین اور نہ پھرین یہان تک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو روکین یا مراد ساتھ انکے جورو اور بچے
ہین یعنے وہ اپنی جورو بچون کو ساتھ اپنے لے آئے ہین واسطے ارادہ طول قیام کے) اور وہ آپ سے لڑنے
والے ہین اور آپ کو خانے کعبے سے روکنے والے ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی
سے لڑنے کو نہین آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور مقرر قریش کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور
انکو ضرر پہونچایا سو اگر وے صلح چاہین تو مین اُنکے لئے کچھ مدت مقرر کرون کہ اُس مدت مین نہ ہم اُنسے
لڑین اور نہ وہ ہم سے لڑین اور وہ ہمارے اور لوگون کے درمیان راہ چھوڑ دین یعنے جو لوگ کہ انکے
سوا ہین کفار عرب وغیرہ سے پھر اگر صلح کی مدت مین کافر مجھ پر غالب ہوئے تو اُنکی مراد حاصل ہوئی
اور اگر مین کافرون پر غالب ہوا تو اگر قریش داخل ہوا چاہین جس مین لوگ داخل ہوئے یعنے مسلمان ہوا چاہین
تو مسلمان ہون اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہ ہو تو صلح کی مدت مین انہون نے آرام ہی پائی
یعنے لڑائی سے اور اگر قریش یہ بھی نہ مانین گے تو قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری
جان ہے کہ البتہ مین لڑا کرونگا اُنسے اپنے کام پر یعنے دین پر یہان تک کہ میری گردن جدا ہو اور البتہ
خدا اپنے دین کو غالب کریگا تو بدیل نے کہا کہ مین تیری بات قریش کو پہونچاؤنگا سو وہ چلا یہان تک
کہ قریش کے پاس آیا تو انکو کہا کہ ہم تمہارے پاس اس مرد کے نزدیک سے آئے ہین اور ہم نے اس سے سنا
کہ ایک بات کہتا ہے پس اگر تم چاہو کہ ہم اسکو تمہارے آگے ظاہر کرین تو کہین تو قریش کے بیوقوفون نے
کہا کہ ہمکو حاجت نہین کہ تو ہم کو اُس سے کسی چیز کی خبر دے اور اُنکے عقلمندون نے کہا کہ لا جو کچھ تو نے اسکو
کہتے سنا ہے بدیل نے کہا کہ مین نے اُس سے سنا ہے کہ ایسا ایسا کہتا تھا پس بیان کیا اس نے جو کچھ کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو عروہ بن مسعود کھڑا ہوا اور کہا کہ اے قوم کیا مین تمہارا باپ نہین انہون نے
کہا کہ کیون نہین پھر اُس نے کہا کہ کیا تم میرے بیٹے نہین انہون نے کہا کہ کیون نہین اس نے کہا کہ کیا
تم مجھکو تہمت کرتے ہو انہون نے کہا کہ نہین پھر اسنے کہا کہ کیا تم نہین جانتے کہ مین نے اہل عکاظ
کو تمہاری مدد کے واسطے بلایا تھا سو جب وہ باز رہے تو مین اہل اور اولاد اور تابعدارون کے ساتھ
تمہارے پاس آیا انہون نے کہا کہ کیون نہین پس اُس نے کہا کہ اس مرد یعنے پیغمبر نے بھلی بات
تمہارے پیش کی سو اوسکو قبول کرو اور مجھکو چھوڑو کہ مین اسکے پاس آؤن تو وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ بدیل کو فرمایا تھا

تو عروہ نے اسوقت کہا کہ اے محمدؐ بہلا بتلا تو کہ اگر تو اپنی قوم کے کام کو جڑہ سے اکہاڑ ڈالیگا تو
کیا تو نے عرب سے کسی کو سنا ہے کہ تجہ سے پہلے اپنی قوم کی جڑہ اکہاڑی ہو اور اگر دوسری شق ہووے یعنے
قریش کو غلبہ ہو تو قسم ہے اللہ کی کہ البتہ مین نہین دیکہتا اکی منہ اور البتہ دیکہتا ہون کہ آدمی مختلف قومون کے لائق ہین
کہ بہاگ جاوین اور تجہکو اکیلا چہوڑ دین تو صدیق اکبرؓ نے اسکو کہا کہ لات کی شرمگاہ چاٹ کیا
ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہاگ جاوین گے اور انکو چہوڑ دینگے تو عروہ نے کہا کہ
یہ کون ہے لوگون نے کہا ابوبکر ہین اس نے کہا خبردار ہو قسم ہے اس ذات کی جسکے قابو مین میری
جان ہے کہ اگر مجہ پر تیرا احسان نہ ہوتا جسکا مین نے تجہکو بدلہ نہین دیا تو البتہ مین تجہکو اس گالی کا
جواب دیتا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے لگا سو جب آپ سے بات کرتا تہا تو آپ کی
ڈاڑہی کو پکڑ لیتا تہا اور مغیرہ بن شعبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر کہڑا تہا اور اوسکے ساتہ تلوار تہی
اور اوسکے سر پر خود تہی سو جب عروہ اپنا ہاتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑہی کی طرف جہکاتا تہا تو
مغیرہ تلوار کی نعل اوسکے ہاتہ کو مارتا تہا اور اوسکو کہتا تہا کہ اپنا ہاتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑہی
سے پیچہے ہٹا بتحقیق شان یہ ہے کہ نہین لائق ہے مشرک کو یہ کہ ہاتہ لگاوے اسکو تو عروہ نے اپنا سر
اوٹہایا اور کہا کہ یہ کون ہے لوگون نے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ ہے تو عروہ نے کہا کہ اے دغاباز کیا مینے
تیری دغابازی کے مٹانے اور اوسکی بدی کے دور کرنے مین کوشش نہین کی اور مغیرہ کفر کی حالت
مین ایک قوم کے ساتہ رہا تہا پہر دہوکا دیکر اونکو قتل کیا اور انکا مال لیا پہر آکر مسلمان ہوا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کو تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال یہ ہے کہ مجہکو اس سے کچہہ مطلب
نہین یعنی مین اوس سے تعرض نہین کرتا اسواسطے کہ اسکو دہوکے سے لیا تہا پہر عروہ اپنی دونو آنکہون سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کو دیکہنے لگا راوی نے کہا پس قسم ہے اللہ کی کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی کہنکار منہ سے نہ ڈالا مگر کہ ان مین سے کسی مرد کے ہاتہ مین پڑا تو اس نے اسکو اپنے منہ اور
بدن پر ملا اور آپ کا کوئی بال نہ گرتا تہا مگر اسکو لے لیتے تہے اور جب انکو کوئی کام فرماتے تہے تو آپ
کے کام مین جلدی کرتے تہے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تہے تو قریب تہے کہ آپ کے
وضو پر آپس مین لڑ مرین اور جب اصحابؓ کلام کرتے تہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی آوازین
پست کرتے تہے اور تعظیم کے واسطے آپ کیطرف تیز نظر سے نہ دیکہتے تہے تو عروہ اپنے ساتہیون
کیطرف پہر آیا پس کہا اے قوم قسم ہے اللہ کی کہ مین بادشاہون کی طرف ایلچی ہوا اور ایلچی ہوا مین
قیصر اور کسرے اور نجاشی پر قسم ہے اللہ کی کہ مینے کبہی کوئی بادشاہ نہین دیکہا کہ اسکے یار اوس کی

تعظیم کرتے ہون جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے یار محمدؐ کی تعظیم کرتے ہین قسم ہے اللہ کی کہ کوئی کھنکار نہین ڈالتا مگر کہ انہین سے کسی مرد کے ہاتھ مین پڑتا ہے تو وہ اسکو اپنے مُنہ اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب انکو کسی کام کا حکم کرتا ہے تو اسکے بجالانے مین جلدی کرتے ہین اور جب وضو کرتا ہے تو قریب ہے کہ اسکے وضو پر آپسمین لڑمرین اور جب اسکے پاس کلام کرتے ہین تو اپنی آوازین پست کرتے ہین اور تعظیم کے واسطے آپ کیطرف تیز نظر سے نہ دیکھتے تھے اور تحقیق اس نے بھلی بات تمہارے پیش کی ہے پس قبول کرو اسکو تو بنی کنانہ کے ایک مرد نے کہا کہ مجھکو چھوڑ دین اسکے پاس جاؤن یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو انہون نے کہا کہ جا سو جب وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب پر نمود ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہے اور وہ اس قوم سے ہے جو قربانی کے اونٹون کی تعظیم اور عزت کرتے ہین تو قربانی کے اونٹون کو اسکے سامنے کرو تو وہ اسکے سامنے بھیجے گئے اور آگے آئے اوسکو لوگ اس حال مین کہ لبیک کہتے تھے سو جب اسنے یہ حال دیکھا تو کہا کہ نہین لائق واسطے ان لوگون کے کہ خانے کعبے سے روکے جاوین سو جب وہ اپنے یارون کیطرف پھر آیا تو کہا کہ مینے اونٹون کو دیکھا کہ گلے مین ہار ڈالے گئے اور اشعار کئے گئے سو مین مناسب نہین جانتا کہ خانے کعبے سے روکے جاوین تو ایک مرد ان مین سے اُٹھ کھڑا ہوا کہ اسکو مکرز کہا جاتا تھا سو اُس نے کہا کہ مجھکو چھوڑو کہ مین اُس پاس جاؤن تو انہون نے کہا کہ جا سو جب وہ اصحاب کو نظر آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مکرز ہے اور وہ مرد گنہگار ہے یعنے شریر ہے سو وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے لگا سو جس حالت مین کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام کرتا تھا کہ ناگہان سہیل بن عمرو آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کام آسان ہوا یعنے صلح کو آیا ہے تو سہیل نے کہا کہ لا اپنے اور ہمارے درمیان ایک صلحنامہ لکھ تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کاتب کو بلایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا تو سہیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم نہین جانتے کہ رحمن کیا ہے ولیکن لکھ ساتھ نام تیرے کے اے اللہ جیسا کہ تو پہلے لکھا کرتا تھا تو مسلمانون نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہین لکھین گے ہم مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ ساتھ نام تیرے کے اے اللہ پھر فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمدؐ اللہ کے رسول نے تو سہیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ اگر ہم جانتے ہوتے کہ تو رسول ہے تو تجھ کو خانے کعبے سے نہ روکتے اور نہ تجھ سے لڑتے ولیکن لکھ محمد بن عبداللہ تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی کہ مین البتہ اللہ کا رسول ہون اگرچہ تمنے مجھکو جھٹلایا لکھ محمد بن عبداللہ زہری نے کہا کہ یہہ قبول کرنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سہیل کے قول کو واسطے فرمانے آپ کے تھا کہ قریش مجھ سے

کوئی بات طلب نہ کرینگے جسمین کہ خدا کے حرم کی تعظیم کرین مگر کہ مین اسکو قبول کرونگا تو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے ...... اپنے اس قول کے سبب سے اسکی بات کو قبول کیا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اسکو فرمایا کہ مین اس بات پر صلح کرتا ہون کہ تم ہمکو کعبے کے جانے سے نہ روکو پس ہم اسکا طواف
کرین تو سہیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہ چرچا کرین عرب کہ ہم پکڑے گئے قہر اور غلبے سے ولیکن یہہ
آیندہ سال کو ہوگا ...... پس سہیل نے کہا اور اس شرط پر کہ نہ آوے ہم مین سے تمہارے
پاس کوئی اور اگرچہ تمہارے دین پر ہو مگر کہ اسکو ہماری طرف پہیر دو تو مسلمانون نے کہا کہ اللہ پاک ہے
کس طرح پہیرا جاویگا طرف مشرکین کی اور حالانکہ مسلمان ہوکر آیا ہے سو جس حالت مین کہ وہ اسی
طرح تھے کہ ناگہان ابو جندل آیا اس حال مین کہ اپنی بیڑیون مین چلتا تہا اور مکے کی نیچے کی طرف
سے نکلا تہا یہان تک کہ اس نے اپنے تئین مسلمانون کے درمیان ڈالا تو سہیل نے کہا کہ اے
محمد یہ اول اس چیز کا ہے کہ صلح کرتا ہون تجہ سے یہ کہ پہیر دے تو اسکو طرف میری تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ ہم صلحنامہ کے لکھنے سے ابھی فارغ نہین ہوئے یعنے یہ شرط ابھی قرار
نہین پائی تو سہیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی مین اس وقت تجہ سے کبھی کسی چیز پر صلح نہ کرونگا
تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجہکو اسکی اجازت دے کہ مین اسکو تمہاری طرف نہ پہیرون
تو سہیل نے کہا کہ مین اسکی اجازت نہ دونگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین۔
پس کر سہیل نے کہا کہ مین نہین کرونگا تو مکرز نے کہا کیون نہین ہمنے تجہکو اسکی اجازت دی
(لیکن اسکے قول کا اعتبار نہ ہوا) تو ابو جندل نے کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے کیا مین مشرکون
کیطرف پہیرا جاؤنگا اور حالانکہ مین مسلمان ہوکر آیا ہون کیا تم نہین دیکہتے جو کچہہ کہ مین نے پایا
اور اسکو خدا کے راہ مین سخت مار ہوئی تہی عمر فاروق نے کہا کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
تو مینے کہا کہ کیا آپ سچے نبی نہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین مینے کہا کہ کیا ہم حق
پر نہین اور ہمارے دشمن باطل پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین مین نے کہا پس
اس وقت ہم اپنے دین مین خسیس حالت نہ دین گے یعنے ہم مسلمان کو کافرون کے حوالے نہ
کرینگے کہ اسمین ہمارے دین کا نقصان ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اللہ کا رسول ہون اور
مین اسکی نافرمانی نہین کرتا اور وہ میرا مددگار ہے مین نے کہا کہ کیا آپ ہمکو نہ کہا کرتے تہے کہ ہم خانے
کعبے مین آوینگے اور اسکا طواف کرینگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین کیا مین نے
تجہکو خبر دی تہی کہ ہم اسی سال خانے کعبے مین آوینگے مین نے کہا نہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ بیشک تو خانے کعبے مین آویگا اور اوسکا طواف کریگا عمر رضہ نے کہا کہ پھر مین ابو بکر کے پاس آیا تو مینے کہا کہ اے ابو بکر کیا یہ سچا نبی نہین اس نے کہا کہ کیون نہین مینے کہا کہ کیا نہین ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر ابو بکر رضہ نے کہا کہ کیون نہین مینے کہا کہ ہم اسوقت بری خصلت دین مین نہ دینگے صدیق اکبر رضہ نے کہا کہ اے مرد وہ اللہ کا رسول ہے وہ اپنے رب کی نافرمانی نہین کرتا اور وہ اسکا مددگار ہے سو اسکے حکم کے ساتھ چنگل مار یعنے اسکی مخالفت نہ کر پس قسم ہے اللہ کی کہ بے شک وہ حق پر ہے مین نے کہا کہ کیا وہ ہمکو نہ کہا کرتا تہا کہ ہم خانے کعبے مین آوینگے اور اُسکا طواف کرینگے اس نے کہا کیون نہین پس کیا اُس نے تجھکو خبر دی تہی کہ تو اس سال خانے کعبے مین آویگا مین نے کہا کہ نہین ابو بکر رضہ نے کہا کہ بے شک تو خانے کعبے مین آویگا اور اوسکا طواف کریگا زہری نے کہا کہ عمر رضہ نے کہا کہ مین نے اس گفتگو کیواسطے یعنے واسطے تدارک توقف کے کہ ابتدا مین مجہ سے حکم کے بجالانے مین واقع ہوا) کئی نیک عمل کئے کہ وہ میرا قصور پورا ہو۔ راوی نے کہا کہ جب صلحنامہ کے لکہنے سے فراغت ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اٹھ کہڑے ہو اور قربانی کی جانور ذبح کرو پھر سر منڈاؤ۔ راوی نے کہا پس قسم ہے اللہ کی کہ اُنمین سے کوئی کہڑا نہ ہوا یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار فرمائی سو جب اُنمین کوئی کہڑا نہ ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام سلمہ رضہ کے پاس گئے پس ذکر کی واسطے اُسکے وہ چیز کہ لوگون سے پائی یعنے نہ بجالانے حکم کے سے تو ام سلمہ رضہ نے کہا کہ اے نبی اللہ کے کہ کیا آپ چاہتے ہو کہ سب لوگ احرام اتار ڈالین آپ نکلین اور انمین سے کسی کے ساتھ کلام نہ کرین یہانتک کہ اپنی ہدی ذبح کرین اور اپنے نائی کو بلا دین کہ وہ آپکا سر مونڈے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور کسی سے کلام نہ کیا یہانتک کہ یہ کام کیا اپنی قربانی ذبح کی اور اپنا نائی بلایا تو اُس نے آپکا سر مونڈا سو جب اصحاب رضہ نے یہ حال دیکہا تو اٹھ کہڑے ہوئے اور قربانی ذبح کی اور بعضا بعضے کا سر مونڈنے لگا یہان تک کہ قریب تھا کہ بعضے بعضون کو مار ڈالین یعنے ہجوم سے اور شتابی سے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی عورتین مسلمان ہو کر آئین تو خدا نے یہ آیت اتاری کہ اے ایمان والو جب آوین تمہارے پاس مسلمان عورتین ہجرت کرکے یہانتک کہ پہونچے بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ تک یعنے اور نہ رکہو قبضے مین ناموس کافر عورتون کے یعنے کافر عورتون کو نکاح مین نہ رکھو اور طلاق دی عمر رضہ نے اسوقت اپنی دو عورتون کو کہ شرک مین تہین یعنے کافر تہین سو ایک سے معاویہ رضہ نے نکاح کیا اور دوسری سے صفوان نے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے کیطرف پہرے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک قریشی مرد ابو بصیر آیا اور

حالانکہ وہ مسلمان تہا تو مکے والے کافرون نے اُنکی تلاش کو دو مرد بہیجے تو دونون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہا کہ جو تمنے ہم سے کیا ہے اُسکو پورا کرو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو دونون کے حوالے کیا تو
وہ اُسکو لیکے نکلے یہان تک کہ جب ذوالحلیفہ مین پہونچے تو اترکر اپنی کہجورین کہانے لگے تو ابوبصیر نے
دونون مین سے ایک مرد کو کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے فلانے البتہ مین گمان کرتا ہون کہ تیری یہ تلوار بہت
عمدہ ہے تو دوسرے نے اُسکو میان سے کہینچا اور کہا کہ ہان البتہ بہت عمدہ ہے مین نے اس سے
بار ہا تجربہ کیا ہے تو ابوبصیر نے کہا کہ مجہکو دکہا تو اُس نے اسکو اُس تلوار پر قدرت دی تو اُس نے اُسکو
تلوار ماری یہان تک کہ وہ مرگیا اور دوسرا بہاگ گیا یہان تک کہ مدینے مین آیا اور دوڑتا ہوا مسجد مین
داخل ہوا تو جب اُسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا تو فرمایا کہ مقرر اس شخص نے ڈر دیکہا سو جب
وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا تو کہا کہ قسم ہے اللہ کی میرا ساتھی مارا گیا اور مین بھی مارا
جاتا ہون تو ابوبصیر آیا اور کہا کہ اے نبی اللہ کے قسم ہے اللہ کی خدا نے آپکا ذمہ پورا کیا یعنے آپکے
اُنکی طرف سے کچہ عتاب نہین اُس چیز مین کہ مین نے کیا آپنے مجہکو اُنکی طرف باہیر دیا پہر خدا نے
مجہکو اُنسے نجات دی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکی مان کی کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ
بہڑکانے والا ہے کاش اُسکا کوئی مددگار ہوتا سو جب اُس نے یہ بات سُنی تو معلوم کیا کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اُسکو کافرون کی طرف پہیر دینگے تو وہ وہان سے نکلا یہان تک کہ دریا کے کنارے آیا
اور ابوجندل بھی مکے سے بہاگا اور ابوبصیر کے ساتہ جا ملا پہر یہ حال ہوا کہ قریش سے کوئی آدمی مسلمان
ہوکر نہ نکلتا مگر کہ ابوبصیر کے ساتہ جا ملتا تہا یہان تک کہ انمین سے ایک گروہ جمع ہو لیے یعنے ستر آدمی یا
کم و بیش سو قسم ہے اللہ کی کہ وہ قریش کے کسی قافلے کو نہ سنتے تہے کہ شام کی طرف نکلا ہو مگر کہ اُسکو
راہ مین روکتے تہے سو اُنکو مار ڈالتے تہے اور انکا مال لے لیتے تہے تو قریش نے کسی کو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم پاس بہیجا اس حال مین کہ قسم دیتے تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ اُنکی
اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان تہی کہ نہ کرین کچہ مگر کہ کسی کو ابوبصیر اور اُنکے یارون کو مدینے
مین بلا لیوین پس جب بلا بہیجین اُنکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ چلے آوین پاس آپکے تو جو کوئی
ہم مین سے مسلمان ہوکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آوے وہ امن مین ہے یعنے اُسکو ہماری
طرف نہ پہیرین یعنے قریش اپنی شرط سے پشیمان ہوگئے اور کہا کہ آپ ابوبصیر کو منع کرین ہم اس
شرط سے باز آئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو اپنے پاس بلا بہیجا تو خدا نے یہ آیت اُتاری
کہ اللہ وہ ہے جس نے روک رکہے ہاتہ تمہارے اُنسے اور اُنکے ہاتہ تمسے بیچ شہر مکے کے بعد اسکے کہ فتح

دی اللہ نے انکو انپر یہان تک کو پہونچے اس قول کو حمیۃ الجاہلیۃ یعنے جب رکہی کافرون نے اپنے
دل مین پیچ نادانی کی ضد اور انکی پیچ اور ضد یہ تہی کہ انہون نے اقرار نہ کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ و
سلم اللہ کے پیغمبر ہین اور نہ اقرار کیا بسم اللہ کا اور انکو کعبے کے جانے سے روکا اور عائشہ رض سے روایت
ہے کہ جو عورتین مکے سے مسلمان ہوکر آتی تہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکا امتحان کرتے تہے اور
پہونچی ہمکو یہ خبر کہ جب خدا نے یہ حکم اتارا کہ پہیر دین کافرون کو جو خرچ کیا انہون نے انپر جنہون نے
ہجرت کی انکی بی بیون سے اور مسلمانون کو حکم کیا کہ نہ رکہین قبضے مین ناموس کافر عورتون
کی یعنے کافر عورتون کو نکاح مین نہ رکہین تو عمر رضہ نے اپنی دو عورتون کو طلاق دی ایک قریبہ
ابی امیہ کی بیٹی کو دوسری جرول خزاعی کی بیٹی کو سو قریبہ سے معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کیا
اور دوسری سے ابو جہم نے نکاح کیا سو جب کافرون نے انکار کیا اس سے کہ اقرار کرین ساتہ ادا
کرنے اس چیز کے کہ مسلمانون نے اپنی بی بیون پر خرچ کیا تہا تو خدا نے یہ آیت اتاری کہ اگر جاتی
رہین تمہارے ہاتہ سے کوئی تمہاری عورتین کافرون کی طرف پہر تم عقوبت کرو اور عقوبت وہ ہے
کہ ادا کرین مسلمان طرف اس شخص کی کہ جسکی عورت کافرون سے مسلمان ہوکر ہجرت کرے پس
حکم کیا خدا نے یہ کہ دیا جاوے وہ شخص جسکی بی بی مسلمانون سے مرتد ہوگئی جو کچہ کہ اس نے خرچ
کیا کافرون کی عورتون کے مہر سے جنہون نے ہجرت کی یعنے جس مسلمان کی عورت مرتد ہوکر
گئی اور کافر اسکا خرچ کیا یعنے مہر نہین پہیر دیتے تو جس کافر کی عورت مسلمان ہوکے آئی اسکا مہر
تہا اسکے خاوند کو سو اسکو نہ دین اس مسلمان کو دین جسکی عورت چلی گئی یہ مال گہی مین کہا
اس مال کے اور ہم نہین جانتے کہ ہجرت کرنے والی عورتون سے کوئی ایمان لانے کے بعد مرتد
ہوئی ہو اور ہمکو خبر پہونچی کہ ابو بصیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا مسلمان ہوکے ہجرت
کرکے صلح کی مدت مین تو اخنس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لکہا کہ ابو بصیر انکو پہیر دین
پہر ساری حدیث بیان کی **ف** ابن بطال نے کہا کہ اس فصل مین جواز چہپنے کا ہے کافرون
کے گہات رکہنے والون سے اور انپر لشکر کے ساتہ اچانک جا پڑنا واسطے چاہنے بے خبری انکی کے
اور یہ کہ حاجت کے واسطے تنہا سفر کرنا جائز ہے اور یہ کہ جائز ہے چلنا مشکل راہ مین آسان راہ کو چہوڑ کر واسطے
کسی مصلحت کے اور یہ کہ جائز ہے حکم کرنا ایک چیز پر ساتہ اس چیز کے کہ اسکی عادت سے معلوم ہوا اگرچہ جائز
ہے کہ اسکا غیر اسپر عارض ہووے پس جب کسی شخص سے ہفوہ واقع ہو کہ اسکی مانند اس سے آگے معلوم
نہ ہو تو نہین نسبت کیا جاتا طرف اسکی اور رد کیا جاوے اسپر جو اسکو اسکی طرف

اور یہ کہ جائز ہے دست اندازی کرنی غیر کے ملک مین ساتہ مصلحت کے بغیر اسکے صریح اجازت کے جبکہ سبقت
کی ہو اس سے اس چیز کہ اوسکی رضامندی پر دلالت کرے اسواسطے کہ اصحاب نے کہا حَل حَل تو انہون
نے اسکو بغیر اجازت کے جھڑکا اور یہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو ہاتھی کے روکنے
والے نے روکا ہے تو اسکا قصہ مشہور ہے اور اپنی جگہ مین اسکی طرف اشارت آوے گی اور اوس
جگھ اس کے ذکر کرنے کی مناسبت یہہ ہے کہ اگر اصحاب اس صورت سے مکے مین داخل ہوتے اور قریش انکو
اس سے روکتے تو البتہ اُن کی درمیان لڑائی واقع ہوتی جو کبھی خونریزی اور مال لوٹنے کی طرف پہونچاتی
ہے جیسا کہ اگر فرض کیا جاتا داخل ہونا ہاتھی کا اور اوسکے اصحاب کا مکے مین لیکن دو نو جگھون مین اللہ کے
علم مین سابق گذر چکا تہا کہ انمین سے بہت خلقت اسلام مین داخل ہوگی اور انکی پشتون سے لوگ پیدا
ہونگے جو مسلمان ہونگے اور جہاد کرینگے اور صلح حدیبیہ کے وقت مکے مین بہت لوگ مسلمان تہے بیچارہ
اور بے بس تہے مرد اور عورتون اور لڑکون سے سو اگر اصحاب مکے مین داخل ہوتے تو نہین امن تہا اس سے
کہ انمین سے کئی آدمی بے قصد مارے جاوین جیسے کہ اشارہ کیا طرف اس کی خدا نے ولولا رجال مؤمنون
الآیۃ اور مہلب نے کہا خدا کو حابس الفیل کہنا جائز نہین پس کہا مراد یہ ہے کہ اسکو خدا کے حکم نے روکا اور تعاقب
کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ خدا کے حق مین اوسکا بولنا جائز ہے پس کہا جاتا ہے حبسہا اللہ حابس
الفیل یعنے روکا اسکو اللہ ہاتھی کے روکنے والے نے اور سوای اسکے نہین جو چیز کہ ممکن ہے کہ منع
کیا جاوے اس سے نام رکہنا خدا تعالی کا ہے ساتھ حابس الفیل کے اور مانند اسکی اسی طرح جواب دیا ہے ابن
منیر نے اور یہ مبنی ہے اسپر کہ خدا کے نام توقیفی ہین اور غزالی اور ایک گروہ بیچ کے راہ چلے ہین پس کہا
انہون نے کہ منع کی جگہ وہ ہے کہ نہ وارد ہوئی ہو نص ساتھ اس چیز کے کہ اس سے مشتق ہوتی ہے
اس شرط سے کہ نہ ہو یہ نام مشتق مشعر ساتہ نقص کے پس جائز ہے نام رکہنا خدای تعالے کا ساتہ واقی
کے یعنے نگہ رکہنے والا اواسطے قول اللہ تعالے کے کہ جسکو تو اُسکے دن گنہ سے نگاہ رکہے سو تو نے
اسپر رحمت کی اور نہین جائز ہے نام رکہنا خدای تعالے کا ساتہ بنّاء کے یعنے بنا کرنے والا اگرچہ وارد ہوا ہے
قول اللہ تعالی کا والسماء بنیناها باید اور اس قصے مین جائز ہونا تشبیہ کا ہے جہت عام سے اگرچہ
مختلف ہو جہت خاصہ اسواسطے کہ اصحاب فیل محض باطل پر تہے اور اوس اونٹنی والے محض حق پر تھے ۔
ولیکن آئی تشبیہ جہت ارادے اللہ کے سے حرام سے مطلق منع کرنے مین اوپر اہل باطل کی طرف سے
پس واضح ہے اور اوپر اہل حق کی طرف سے پس واسطے اُن معنو کے جنکا ذکر پہلے گذر چکا ہے یعنے
مکے مین ضعیف مسلمانون کا ہونا اور یہ کہ جائز ہے بیان کرنا مثال کا اور عبرت پکڑنا اُس شخص کا جو باقی تہم

ساتہ اُسکے جو گذر چکا ہو خطابی نے کہا اس قصہ مین جو ساتہ اسکی تعظیم کے یہ معنی ہین کہ حرم مین لڑائی نہ کی جاوے اور صلح کی طرف رُخ کیا جاوے اور خونریزی سے پرہیز کیا جاوے اور تیجو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بات مجہ سے طلب نہ کرینگے جس مین کہ خدا کے حرم کی تعظیم ہو مگر کہ مین اونکو دونگا تو سہیلی نے کہا کہ اس حدیث کے کسی طریق مین واقع نہین ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انشاء اللہ کہا ہو باوجودیکہ آپ کو ہر حال مین انشاء اللہ کے کہنے کا حکم تہا اور جواب یہ ہے کہ وہ امر واجب تہا پس اس مین انشاء اللہ کہنے کی حاجت نہ تہی اور تعاقب کیا گیا ہے ساتہ اُسکے کہ خدا نے اس قصے مین فرمایا۔ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ تو خدا نے اس جگہ انشاء اللہ کہا باوجود متحقق ہونے وقوع اسکے کے واسطے تعلیم اور ارشاد کے پس اولے یہ ہے کہ حمل کیا جاوے اسپر کہ انشاء اللہ راوی سے ساقط ہوا یا یہ قصہ اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے تہا اور نہین معارض ہے اسکو ہونا سورہ کہف کا مکے اسواسطے کہ نہیں کوئی مانع یہ کہ بعض سورت کا نزول متاخر ہوا ہو اور یہ جو راوی نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ترکش سے تیر نکال کر پانی مین ڈالا اور پانی جوش مارنے لگا تو یہ قصہ اس قصے کے سوائے ہے جو مغازی مین بہی جابر کی حدیث سے آویگا کہ لوگون کو حدیبیہ مین پیاس لگی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک لوٹا تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے وضو کیا پہر اپنا ہاتہ اُس مین رکہا تو آپ کی انگلیون سے پانی جوش مارنے لگا آخر حدیث تک اور یہ قصہ کوئیں کے قصے سے پہلے تہا اور اوس فصل مین کئی معجزے ظاہر ہوئے اور اسمین بیان ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہتہیارون کی برکت کا اور جو آپ کی طرف نسبت کیا گیا ہے اور اس جگہ کے سوا اور کئی جگہون مین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیون سے پانی کا نکلنا واقع ہوا ہے اور یہ جو کہا کہ خزاعہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خیرخواہ تہے تو اسکی اصل یہ ہے کہ کفر کی حالت مین بنی ہاشم نے خزاعہ کے ساتہ قسم کہائی تہی کہ آپس مین ایک دوسرے کی مدد کرینگے پہر اسلام مین بہی بدستور اُس پر قائم رہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے خیرخواہی چاہنی بعض معاہدین اور اہل ذمہ سے جب کہ دلالت کرے قرینہ اُنکی خیرخواہی پر اور گواہی دے تجربہ ساتہ مقدم کرنے اُنکے کے اہل اسلام کو انکے غیر پر اگرچہ وہ اُنکے ہم دین ہون اور سمجہا جاتا ہے اس سے کہ جائز ہے خیرخواہی چاہنی بعض بادشاہون کی دشمن سے واسطے مدد لینے کے غیرون پر اور یہہ کافرون کی دوستی نہین گنی جاتی بلکہ یہ اُنسے خدمت لینے کی قبیل سے ہے اور کم کرنے شرکت جماعت انکی سے اور نہی کرنا بعض کا ساتہ بعضون کے اور اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ کافرون سے مدد لینی مطلق جائز ہو اور یہ جو فرمایا کہ اگر کافر مجہ پر غالب ہوئے تو اُن کی مراد حاصل ہوئی اور اگر مین اُنپر غالب ہوا الخ تو حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے اسمین شک کیا باوجودیکہ آپ کو یقین تہا کہ خدا آپ کی مدد کریگا اور آپ کو غالب کریگا
اس واسطے کہ اللہ تعالے نے آپ سے اسکا وعدہ کیا ہے تو یہ شک بطور تنزل کے ہے ساتہ خصم کے اور فرض
کرنے امر کے خصم کے گمان پر اسی نکتہ کے واسطے پہلی قسم کو حذف کیا اور آیندہ یقین کیا اور یہ جو فرمایا کہ یہان
تک کہ میری گردن جدا ہو تو مراد یہ ہے کہ مین مرجاؤن اور اپنی قبر مین تنہا باقی رہون اور احتمال ہے کہ مراد
یہ ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کافرون سے لڑین یہان تک کہ انکی لڑائی مین تنہا رہین اور ابن منیر نے
کہا کہ شاید حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ کی ہے ساتہ ادنے کے اعلے پر یعنے واسطے میرے قوت ہے
ساتہ اللہ کے وہ چیز کہ تقاضا کرتی ہے کہ مین اسکے دین کے واسطے لڑون اگر تنہا ہون پس کسطرح نہ
لڑون مین اسکے دین سے ساتہ موجود ہونے مسلمانون کے اور کثرت انکی کے اور اس فصل مین رغبت
دلائی ہے پر اور برادری پر اور باقی رہنا اس شخص پر کہ ہو اہل اسکے سے اور خرچ کرنا خیرخواہی کا واسطے قرابتیون
کے اور اسمین بیان ہے اس چیز کا کہ تہے اسپر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قوت سے اور ثابت رہنے سے بیچ
جاری کرنے حکم اللہ کے اور پہنچانے امر اسکے کی اور اس حدیث مین ہے کہ عادت جاری ہے کہ جمع ہوئے
لشکرون پر بہاگنے کا امن نہین بخلاف اسکے کہ ایک قبیلے سے ہو کہ وہ عادت مین بہاگنے کو عار سمجہتے ہین
اور کس چیز نے معلوم کرادیا عروہ کو کہ اسلام کی دوستی قرابت کی دوستی سے اعظم ہے اور یہ بات انکو
اس سے ظاہر ہوئی کہ مسلمانون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مین نہایت مبالغہ کیا اور یہ جو
صدیق اکبر نے کہا کہ لات کی شرمگاہ چاٹ تو لات ایک بت کا نام ہے انہی بتون مین سے جنکو قریش
اور ثقیف پوجتے تہے اور عرب کی عادت تہی کہ اسکے ساتہ گالی دیتے تہے لیکن ام کے لفظ سے یعنے لات
کی جگہ مان کے لفظ بولتے تہے تو ارادہ کیا صدیق نے مبالغہ کا عروہ کو گالی دینے مین ساتہ قائم کرنے
معبود اسکے کی اسکی مان کی جگہ مین اور اسکے اس غصے کا سبب تہا کہ اس نے مسلمانون کی طرف بہاگنے
کو نسبت کیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بولنا خراب لفظ کا واسطے ارادے جہڑک اس شخص کے کہ
ظاہر ہوا اس سے وہ چیز کہ وہ اسکے سبب سے اسکا مستحق ہوا اور ابن منیر نے کہا کہ صدیق اکبر کے قول مین
خسیس کرنا ہے واسطے دشمن کے اور جہٹلانا انکا اور تعریض ہے یعنے اشارت ہے ساتہ الزام دینے انکی
کے انکے اس قول پر کہ لات اللہ کی بیٹی ہے بلند ہے اللہ اس سے بہت بلند ہونا بایں طور کہ اگر وہ بیٹی ہوتی
تو البتہ ہوتی واسطے اسکے وہ چیز کہ عورتون کے واسطے ہوتی ہے یعنے شرمگاہ اور یہ جو عروہ
نے کہا کہ اے دغاباز کیا مینے تیری دغابازی کے مٹانے مین کوشش نہین کی تو یہ اشارہ ہے طرف
اس چیز کی کہ اسلام سے پہلے مغیرہ کے واسطے واقع ہوا تہا اور وہ قصہ یون ہے کہ مغیرہ ثقیف کی تیرہ

آدمیون کے ساتہ نکلا تو اُس نے اُنکو دہوکا دیکر مار ڈالا اور اُنکا مال لے لیا تو دونو فریق جوش مین آئے
یعنے قاتل اور مقتول کے وارث تو عروہ نے کوشش کرکے اُنکے درمیان صلح کرائی اور تیرہ آدمیون
کی دیت مقتولون کے وارثون کو دلائی اور یہ قصہ دراز ہے اور یہ جو فرمایا کہ اسپر مال پس نہیں
اُس سے کچہ مطلب یعنے مین اُس سے تعرض نہین کرتا اس واسطے کہ اُس نے اُنکو دہوکے سے لیا
اور اس سے سمجہا جاتا ہے کہ نہین حلال ہے مال کافر کا امن کی حالت مین دہوکے سے اسواسطے
کہ رفیق صحبت کرتے ہین امانت پر اور امانت اپنے مالکون کی طرف ادا کی جاتی ہے مسلمان ہو یا کافر
اور یہ کہ کافرون کے مال تو صرف لڑائی اور غلبے سے حلال ہوتے ہین اور شاید حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے مال کو اُسکے ہاتہ مین چہوڑا واسطے ممکن ہونے اس بات کی کہ اُسکی قوم مسلمان ہو اور رد ہو اُنکا مال
اُنکو پہیر دے اور اس سے سمجہا جاتا ہے کہ حربی کافر جب حربی کا مال تلف کرے تو اُسپر تاوان نہین
یعنے اسکا بدلا نہین اور یہ ایک وجہ ہے واسطے شافعیہ کے اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
کہنکہار لیتے منہ اور بدن کو مل لیتے تہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کہنکہار پاک ہے اور اسی طرح کہ جو بال جدا
ہو اور یہ کہ جائز ہے برکت ڈہونڈہنی نیکون کے فضلون سے جو پاک ہون اور شاید اصحاب نے اُسکو عروہ
کے سامنے کیا اور اسمین مبالغہ کیا واسطے اشارت کرنے کی اُسنے طرف رد کی اُسپر جو خوف کیا تہا اُس نے
بہاگنے اُسکے سے اور گویا کہ اُنہون نے زبان حال سے کہا کہ جو اپنے امام سے ایسی محبت رکہتا ہو اور اُسکی
ایسی تعظیم کرتا ہو کسطرح گمان کیا جاتا ہے ساتہ اُسکے کہ وہ اُنکو چہوڑ کر بہاگ جاویگا اور اسکو دشمن
کی سپرد کریگا بلکہ وہ سخت غیرت کرنے والے ہین ساتہ اُسکے اور ساتہ دینے اُسکے کی اور مدد اُسکی کے
ان قبیلون سے کہ برادری کے سبب ایک دوسری کی رعایت کرتے ہین اور مستفاد ہوتا ہے اُس سے
جواز پہونچنے کا طرف مقصود کی ساتہ ہر طریق جائز کے اور عروہ کے قصے مین فوائد سے ہے وہ چیز کہ دلالت
کرتی ہے اُسکی جودت اور بیدار ہونے پر اور بیان ہے اُسکا کہ تہے اُسپر اصحاب مبالغہ کرنے سے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مین اور توقیر مین اور آپ کے امرون کی رعایت کرنے مین اور دور کرنے اُس شخص
کے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ظلم کرے ساتہ فعل کے یا قول کے اور برکت حاصل کرنے کی ساتہ آثار
آپکے اور یہ جو بنی کنانہ کے ایک مرد نے کہا کہ مین مناسب نہین جانتا کہ یہ لوگ خانے کعبے سے رد کیے جاوین
تو قریش نے اُسکو کہا کہ ہم سے ہٹ جا یہان تک کہ لین ہم واسطے جانون اپنی کے جسکے ساتہ ہم راضی
ہون اور اس قصے سے معلوم ہوا کہ لڑائی مین دغا کرنا درست ہے اور جائز ہے ظاہر کرنا ارادہ ایک
چیز کا اور حالانکہ مقصود اُسکا غیر ہو اور یہ کہ بہت مشرک احرام کے آدمیون اور حرم کی تعظیم کرتے تہے

اور جو اوس سے روکے اُسپر انکار کرتے تھے واسطے ذلیل پکڑنے کے ساتھ بقایا دین ابراہیم کے اور یہ جو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکرز گنہ کار مرد ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ وہ پچاس آدمی لیکر
رات کو حدیبیہ مین آیا تھا کہ اصحاب پر شبخون کرے تو محمد بن مسلمہ نے کہا اونکو پکڑ لا اور مکرز بھاگ
گیا اور شاید حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکیطرف اشارہ کیا ہوگا اور یہ جو راوی نے کہا کہ ناگہان
سہیل آیا تو ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ قریش نے سہیل بن عمرو کو بلایا اور اُسکو کہا کہ اس مرد
یعنے پیغمبر کے پاس جا اور اُس سے صلح کر تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کا ارادہ صلح کا ہے
جبکہ اُنھون نے اسکو بھیجا اور یہ جو اُس نے کہا کہ لا ہمارے اور اپنے درمیان صلحنامہ لکھ تو ایک
روایت مین ہے کہ جب وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا تو اُن کے درمیان بات چیت
ہوئی یہان تک کہ واقع ہوئی اُن کے درمیان صلح اس پر کہ دس برس لڑائی موقوف رہے۔
اور یہ کہ امن مین رہین لوگ ایک دوسرے سے اور یہ کہ پیغمبر اس سال پھر جاوین اور یہ جو ابو بصیر نے کہا
کہ خدا نے آپکا ذمہ پورا کیا تو ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ ابو بصیر نے کہا کہ یا حضرت آپ
کو معلوم ہے کہ اگر مین اُنکے پاس جاؤن تو مجھکو اپنے دین سے فتنے مین ڈالین گے سو کیا میننے جو کچھ
کہ کیا اور نہین میرے اور اون کے درمیان کوئی عہد اور نہ عقد اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان
صلح کے زمانے مین دار الحرب سے آوے تو جو اسکی تلاش مین آوے اسکو قتل کیا جاوے جبکہ انکیطرف
پھیر دینے کی شرط ہو اسواسطے کہ جب ابو بصیر نے اسکو مار ڈالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسپر انکار
نہ کیا اور نہ اُس مین قصاص کا حکم کیا اور نہ دیت کا اور یہ جو کہا کہ کاش اُسکا کوئی مددگار ہوتا تو اسمین
اشارت ہے طرف اُسکی ساتھ بھاگ جانے کے تا کہ نہ پھیر دین اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طرف
کافرون کی اور رمز ہے طرف اسکی کہ پہونچے اسکو یہ بات مسلمانون سے یہ کہ اُسکو جا ملین
اور جمہور علماء شافعیہ وغیرہ سے کہتے ہین کہ جائز ہے تعریض ساتھ اُسکے نہ تصریح جیسا کہ اس قصے
مین ہے اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ابو بصیر وغیرہ کے بلانے کو بھیجا تو ایک روایت
مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کیطرف خط لکھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خط پہونچا
اور وہ مرض الموت مین تھا سو وہ مر گیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خط اُس کے ہاتھ مین تھا
اور ابو جندل نے اوسکو اُس جگہ دفنایا اور اُسکی قبر کے پاس مسجد بنائی اور ابو جندل اور اوسکے ساتھی مدینے
مین آئے سو ابو جندل ہمیشہ مدینے مین رہا یہان تک کہ جہاد کیواسطے شام کو نکلا اور شہید ہوا اور
ابو بصیر کے قصے مین کئی فائدے ہین۔ جائز ہے قتل کرنا کافر ظالم کرنیوالے کا دہوکے سے

ابوبصیر سے دغا نہین گنا جاتا اسواسطے کہ وہ صلح مین داخل نہ ہوا تھا کہ وہ اُس وقت مکے مین قید تھا لیکن جب اوس نے خوف کیا کہ وہ مشرک اُسکو مشرکون کی طرف پہیر بہجاویگا تو اُسکو اپنی جان سے دفع کیا ساتھ قتل کرنے اُسکو کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر انکار نکیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جو ابوبصیر کی طرح کرے تو اسپر نہ قصاص ہے اور نہ دیت اور ایک روایت مین ہے کہ جب مقتول کے وارثون کو خبر پہونچی تو انہون نے قاتل کی قوم سے دیت کا مطالبہ کیا تو ابوسفیان نے اسکو کہا کہ نہ اسکا محمد پر مطالبہ ہے اسواسطے کہ اوس نے اپنا عہد پورا کیا اور اسکو تمہارے ایلچی کے حوالے کیا اور اُس نے اسکو اسکے حکم سے قتل نہین کیا اور نہ ابوبصیر کی قوم پر مطالبہ ہے اس واسطے کہ وہ اون کے دین پر نہین اور یہ کہ جو کافرون سے مسلمان ہو کر آتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو کافرون کیطرف نہ پہیرتے تھے مگر انکے طلب کرنے سے یعنے خود بخود نہ پہیرتے تھے اسواسطے کہ جب انہون نے ابوبصیر کو پہلی بار طلب کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اُنکے حوالے کیا اور جب دوسری بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا تو اسکو انکی طرف نہ بہیجا یعنے خود بخود بلکہ اگر وہ کسیکو اسکے لینے کیواسطے بھیجتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو اُنکے حوالے کر دیتے سو جب ابوبصیر نے اسکا خوف کیا تو وہان سے بہاگا اور اس سے معلوم ہوا کہ شرط پہیر دینے کی یہ ہے کہ جو مسلمان ہو کر بھاگ آیا ہو وہ امام کے شہر مین ٹہیرا ہوا اور اسکے قبضے مین ہو اور جو اوسکے ہاتھ کے تلے نہو اُسکو پہیر دینا لازم نہین اور استنباط کیا ہے اس سے بعض متاخرین نے کہ اگر بعضے بادشاہ مسلمان مثلاً بعض کافر بادشاہون سے صلح کرین اور کوئی اور بادشاہ مسلمان اون سے جہاد کرے اور اونکو مار ڈالے اور اون کے مال لوٹ لیجاوے تو اسکو یہ جائز ہے اس واسطے کہ جس نے اس سے صلح کی ہے اسکی صلح اُس شخص کو شامل نہین جس نے اوس سے صلح نہین کی اور نہین پوشیدہ ہے یہ کہ محل اسکا وہ ہے کہ اُس جگہ تعمیم کا کوئی قرینہ نہو اور یہ جو کہا کہ خدا نے یہ آیت اُتاری ﴿هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ﴾ الایۃ تو ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت ابوبصیر کے حق مین اُتری اور مشہور اس کے شان نزول مین یہ ہے جو کہ مسلم نے روایت کی ہے کہ قریش کی ایک جماعت نے چاہا کہ مسلمانون کو غافل پا کر مار لین تو مسلمانون نے اونکو پکڑ لیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو چھوڑ دیا اور یہ جو زہری نے کہا کہ ہم نہین جانتے کہ مہاجر عورتون سے ایمان لانے کے بعد کوئی مرتد ہوئی ہو تو مراد ساتھ اُسکے اشارت ہے طرف اُسکی کہ معاقبہ جو بہ نسبت دونون طرفون کے مذکور ہے سوائے اس کے نہین کہ وہ صرف ایک ہی طرف مین واقع ہوا ہے اسواسطے کہ نہین معلوم ہے کہ مہاجر عورتون مین سے کوئی مرتد ہو کر کافرون کی طرف بھاگ گئی ہو بخلاف عکس اوسکی کے اور ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے

کہ ام الحکم ابوسفیان کی بیٹی مرتد ہوئی اور اپنے خاوند عیاض سے بھاگ گئی پس نکاح کیا اس سے ایک مرد نے ثقیف سے اور قریش میں سے اُسکے سوائے کوئی عورت مُرتد نہیں ہوئی لیکن وہ اُسکے بعد پھر مسلمان ہوئی جبکہ ثقیف مسلمان ہوئے پس اگر یہ بات ثابت ہو تو تطبیق سچی ہوگی درمیان دونوں کے بایںطور کہ اُس نے اُس سے پہلے ہجرت نہیں کی تھی پس وہ مہاجرات میں معدود نہ تھے اور اس حدیث میں کئی فائدے ہیں سوا اُن کے جو پہلے گذرے ایک یہ کہ ذو الحلیفہ اہل مدینے کا میقات ہے واسطے حاجی کے اور عمرہ کرنے والے کے اور یہ کہ قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا اور اسکا اپنے ساتھ ہانکنا سنت ہے واسطے حاجی اور عمرے کرنے والے کے برابر ہے کہ حج اور عمرہ فرض ہو یا نفل اور یہ کہ اشعار سنت ہے مثلہ نہیں اور یہ کہ سر منڈانا بال کترنے سے افضل ہے اور یہ کہ وہ عبادت ہے عمرہ کرنیوالے کے حق میں بند کیا گیا ہو یا بند نہ کیا گیا ہو اور یہ کہ بند کیا ہوا جس جگہ بند ہوا اسی جگہ اپنی قربانی ذبح کرے اگرچہ حرم میں نہ پہنچے اور جو اسکو کعبے جانے سے روکے اُس سے لڑے اور اور دے اسکے حق میں یہ ہے کہ نہ لڑے جبکہ صلح کی طرف راہ پاوے اور یہ کہ مستحب ہے بھیجنا طلایہ اور جاسوسوں کا آگے لشکر کے اور لینا یقینی بات کو دشمن کے کام میں تاکہ مسلمانوں کو غافل پاویں اور جائز ہونا دھوکے کا لڑائی میں اور تعریض ساتھ اسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ آپکا خاصہ ہے کہ آپ خیانت سے ممنوع ہیں اور نیز اس حدیث میں فضیلت مشورہ کرنیکی ہے واسطے نکالنے رائے کے اور خوش کرنے دلوں اتباع کے اور یہ کہ جائز ہے بعض مسامحت کرنے دین کے امر میں اور یہ کہ نہیں لائق ہے تابع کو اعتراض کرنا اپنے متبوع پر ساتھ محض اُس چیز کے کہ ظاہر ہو حال میں بلکہ لازم ہے اُسپر ماننا اس واسطے کہ متبوع بہت پہچاننے والا ہے ساتھ عاقبت کاموں کے اکثر اوقات ساتھ کثرت تجربے کے خاصکر وہ شخص کہ وحی سے مدد کیا گیا ہو اور یہ کہ جائز ہے اعتماد کرنا کافر کی خبر پر جبکہ قائم ہو کوئی قرینہ اسکے صدق پر یہ بات خطابی نے کہی ہے واسطے استدلال کرنے کے بایںطور کہ جس خزاعی مرد کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی خبر لانیکو بھیجا تھا وہ کافر تھا میں کہتا ہوں کہ ممکن ہے کہ خزاعی اس وقت مسلمان ہو لیکن اُسکا اسلام مشہور نہ ہوا ہو پس یہ دلیل اسکے دعوے پر قائم نہیں ہو سکتی (فتح)

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْقَرْضِ

قرض میں شرط کرنیکا بیان

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو ذکر کیا کہ اُسنے بعض بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں مانگیں تو اُس نے اسکو ہزار اشرفیاں کچھ مدت ٹھیرا کر دیں

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَعَطَاءٌ اِذَا اَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ یعنے اور ابن عمر اور عطار نے کہا کہ جب قرض مین اسکے مدت معین کرے تو جائز ہے **ف** ان سب کی شرح قرض مین گذر چکی ہے معلوم ہوا کہ قرض مین مدت معین کی شرط کرنی جائز ہے **بَابُ** الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللهِ باب ہے بیان مین مکاتب کے اور اس چیز کے نہین حلال ہے شرطون سے جو کتاب اللہ کے مخالف ہین **ف** پہلے یہ باب گذر چکا ہے بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ اور یہ باب پہلے سے عام ہے اگرچہ دونو کی حدیث ایک ہے اور نیز کتاب العتق مین بھی گذر چکا ہے مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ اور پہلے گذر چکا ہے کہ مراد اسکی تفسیر کرنی پہلی کی ہے ساتھ دوسرے کے اور مراد اس جگہ تفسیر کرنی اسکے قول لیس فی کتاب اللہ کی ہے اور یہ کہ مراد ساتھ اسکے وہ چیز ہے جو کتاب اللہ کے مخالف ہو یہ تقویت کی اسکی بخاری نے ساتھ اس چیز کے کہ نقل کیا ہے اسکو عمر یا ابن عمر سے اور اسکی توجیہ یہ ہے کہ کہا جاوے کہ مراد ساتھ کتاب اللہ کے حدیث مین حکم اسکا ہے اور وہ عام ہے اس سے کہ نص ہو یا نکالا گیا اور جو اسکے سوا ہے ہو پس وہ مخالف ہے ساتھ اس چیز کے کہ کتاب اللہ مین ہے (فتح) وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ یعنے اور جابر بن عبد اللہ نے مکاتب کے حق مین کہا کہ مکاتبون اور ان کے مالکون کے درمیان جو شرطین قرار پا چکی ہون وہ معتبر ہین یعنے جبکہ کتاب اللہ کے مخالف نہ ہوں تا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ یعنی اور ابن عمر یا عمر نے کہا کہ جو شرط کہ کتاب اللہ کے مخالف ہو پس وہ باطل ہے اگرچہ سو شرط کرے **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْهُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيهَا فَاَعْتِقِيهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ بریرہ رضہ اسکے پاس آئی اسحال مین کہ اس سے بدل کتابت کا ادا کرنا چاہتی تھی تو عائشہ رضہ نے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین تیرے مالکون کو بدل کتابت ادا کر دون اور تیری آزادی کا حق میرے واسطے ہوگا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مینے آپ سے یہ حال بیان کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو خرید کے آزاد کر پس تحقیق آزادی کا حق اسی کا ہے جو آزاد کرے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگون کا کہ شرطین کرتے ہین جو کتاب اللہ مین

باب کرے شرط سو اگرچہ نہیں دیتی اسکو فائدہ وہ تو ہو نہ میں کتاب اللہ کہ کرے شرط ایسی جو نہیں
مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْاِقْرَارِ وَالشُّرُوطِ الَّذِي يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَاِذَا قَالَ مِائَةٌ اِلَّا
وَاحِدَةً اَوْ ثِنْتَيْنِ یعنی باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ جائز ہے شرط کرنی اور استثنا کرنی بیچ اقرار میں اور بیان ہے ان
شرطوں کا کہ لوگوں میں مروج ہیں یعنی بیع شرا وغیرہ معاملات میں اور جب کوئی کہے کہ مجھ پر سو ہے مگر ایک یا دو تو
یہ اقرار صحیح ہے اور لازم ہیں اسپر ننانوے یا اٹھانوے **ف** یہ جو کہا کہ استثنا اقرار میں تو یہ عام ہے یعنے خواہ
استثنا تھوڑی چیز کا ہو بہت سے یا بہت کا تھوڑی سے اور نہیں اختلاف ہے بیچ استثنا کرنے تھوڑی
چیز کے بہت چیز سے اور اسکے عکس میں اختلاف ہے پس جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ بھی جائز ہے اور قوی تر
حجت انکی یہ آیت ہے اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِيْنَ ساتھ اس آیت کے اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ
اس واسطے کہ دونوں میں ایک تو ضرور دوسری سے زیادہ ہے اور ہر ایک کو دوسرے سے مستثنی کیا ہے
اور بعض مالکیہ کا یہ مذہب ہے کہ وہ فاسد ہے یہ قول ابن ماجشون وغیرہ کا ہے اور ابن قتیبہ کا بھی یہی
مذہب ہے اور اس نے گمان کیا ہے کہ یہی مذہب ہے بصریوں کا اہل لغت سے اور یہ کہ جوازہ کوفیوں کا مذہب
ہے اور اسکی مفصل شرح آیندہ آویگی (فتح) وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ رَجُلٌ لِكَرِيِّهِ
اِرْحَلْ رِكَابَكَ فَاِنْ لَمْ اَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ یعنی اور ابن
عون نے ابن سیرین سے روایت کی کہ ایک مرد نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ اپنے اونٹ کو لے جا
پس اگر میں فلانے فلانے دن میں تیرے ساتھ نہ جاؤں گا تو واسطے تیرے سو درہم ہے سو وہ نہ نکلا
یعنے پس یہ شرط صحیح ہے فَقَالَ شُرَيْحٌ مَنْ شَرَطَ عَلٰى نَفْسِهٖ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ یعنے
شریح نے کہا کہ جو شرط کرے اپنی جان پر اپنی رغبت سے بغیر زبردستی کے تو وہ شرط اسپر لازم ہو جاتی ہے
وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ اِنْ لَمْ اٰتِكَ الْاَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِيْ
وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِيْ اَنْتَ اَخْلَفْتَ فَقَضٰى عَلَيْهِ یعنے اور ایوب نے
ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے اناج بیچا اور کہا کہ اگر میں تیرے پاس بدھ کے دن نہ
آؤں تو نہیں بیع درمیان میرے اور تیرے سو وہ نہ آیا تو شریح نے خریدار سے کہا کہ تو نے خلاف وعدہ
کیا ہے تو حکم کیا اوسپر ساتھ فسخ کرنے بیع کے **ف** اور حاصل اسکا یہ ہے کہ شریح نے دونوں مسئلوں
میں شرط لینے والے پر حکم کیا ساتھ اوس چیز کے کہ شرط کی اوس نے اپنی جان پر بغیر زبردستی کے اور
اور موافقت کی ہے اوسکی دوسرے مسئلے میں ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق نے اور مالک نے اور اکثر علما بیع کو صحیح
کہتے ہیں اور شرط کو باطل کرتے ہیں اور پہلے مسئلے میں سب لوگ اسکے مخالف ہیں اور بعضوں نے اسکی یہ وجہ

بیان کی ہے کہ عادت یہ ہے کہ اونٹوں والا اونکو چراگاہ کی طرف بھیجتا ہے پس جب اتفاق کریں ساتھ سوداگر کے ایک معین دن میں اور اسکے واسطے اونٹ حاضر کرے اور سوداگر کے واسطے سفر کی تیاری نہو تو یہ اونٹوں کو ضرر پہونچاویگا واسطے اوس چیز کے کہ محتاج ہے طرف اسکی چارے سے پس واقع ہوا درمیان انکی تعارف ایک مال معین پر کہ شرط کرے اوسکو تاجر اپنی جان پر جبکہ خلاف وعدہ کرے تاکہ مدد دے ساتھ اسکے اونٹوں کے چارے پر اور جمہور نے کہا کہ وہ وعدہ ہے پس نہیں لازم ہے پورا کرنا اوسکا واللہ اعلم (فتح) **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدا من احصاھا دخل الجنۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ننانوین نام میں ایک کم سو جو ان کو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے یاد کر رکھے یا انکی معنے پوچھے اور انپر عمل کرے وہ بہشت میں داخل ہوگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت چیز سے تھوڑی چیز کا استثنا کرنا درست ہے **باب** الشروط فی الوقف وقف میں شرط کرنے کا بیان - **حدثنا** قتیبۃ بن سعید ثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری ثنا ابن عون انبانی نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستامرہ فیھا فقال یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا قال فتصدق بھا عمر انہ لا تباع ولا توھب ولا تورث وتصدق بھا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیھا ان یاکل منھا بالمعروف ویطعم غیر متمول قال فحدثت بہ ابن سیرین فقال غیر متاثل مالا **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ عمر فاروق رض نے خیبر میں ایک زمین پائی یعنی وہاں کی غنیمت میں سے انکے حصے آئی تو عمر فاروق رض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس مشورے کو آئے کہ اس زمین کو کیا کریں پس کہا کہ یا حضرت میں نے خیبر میں ایک زمین پائی ہے کہ میں نے کبھی کوئی مال نہیں پایا کہ میرے نزدیک اس زمین سے زیادہ نفیس ہو تو آپ مجھکو اس میں کیا حکم کرتے ہیں یعنے میں چاہتا ہوں کہ اسکو خدا کے راہ میں مقرر کروں پھر میں نہیں جانتا کہ کس طرح مقرر کروں آپ اسکا طور فرمائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو اس زمین کے اصل کو وقف کر اور اسکے حاصل کو خیرات کر تو تصدق کیا اسکو عمر رض نے اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے وہ زمین اور نہ ہبہ

کیجاوے اور نہ میراث کیجاوے اور تصدق کیا حاصل اُسکے کو فقیرون مین اور قرابتیون مین اور غلامون کے آزاد کرنے مین یعنے جیسے کہ زکوۃ مکاتبون کو دیتے ہین تاکہ بدل کتابت ادا کرکے آزاد ہون اور خدا کے راہ مین یعنے غازیون اور حاجیون کے لئے اور بیچ مسافرون کے یعنے اگرچہ گھرون مین مال رکھتے ہون اور مہمانون مین نہین گناہ اُس شخص پر کہ متولی ہو اُس زمین کا یعنے اُسکی تدبیر کرے اور اُسکا حاصل مصارف مذکورہ مین خرچ کرے یہ کہ کھاوے اسمین سے موافق دستور کے یعنے بقدر قوت کے لیوے اور کھلاوے یعنے اہل اپنے کو جو کہ مالدار ہو اس حالت مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اُس کے حاصل مین سے ابن سیرین نے کہا کہ غیر متمول کے معنے یہ ہین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الوصایا کتاب ہے بیچ بیان وصیتون کے **ف** وصایا وصیت کی جمع ہے اور کبھی وصیت کرنے والے کے فعل پر بولی جاتی ہے اور کبھی بولی جاتی ہے اُس چیز پر کہ وصیت کیجاتی ہے ساتھ اُسکے مال اور عہد وغیرہ سے اور شرع مین وصیت ایک عہد خاص کا نام ہے جو منسوب ہے طرف مابعد موت کے یعنی زندگی مین کہہ جاوے کہ میرے مرنے کے بعد یون کرنا اور کبھی اُسکے ساتھ احسان ہوتا ہے اور نیز شرع مین وصیت اُس چیز پر بھی بولی جاتی ہے جسکے ساتھ ممنوع چیزون سے زجر واقع ہو اور مامورات پر رغبت واقع ہو وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِیَّۃُ الرَّجُلِ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ یعنے اور بیان اُس حدیث کا کہ مرد کی وصیت اُسکے نزدیک لکھی ہوئی ہے **ف** نہین واقف ہوا مین اس حدیث پر ساتھ لفظ مذکور کے اور شاید یہ حدیث بالمعنے مروی ہے پس تحقیق مُراد مرد ہے لیکن تقیید اسکی ساتھ مرد کے باعتبار غالب کے ہی نہین تو نہین فرق ہے وصیت صحیحہ مین درمیان مرد اور عورت کے اور نہین شرط ہے اسمین اسلام اور نہ ہوشیاری اور نہ اجازت خاوند کی اور سوا اسکے کچھ نہین کہ شرط کیجاتی ہے اُسکے صحیح ہونے مین عقل اور آزادی اور اما وصیت لڑکے ہوشیار کی پس اسمین خلاف ہے حنفیہ اور شافعی رح نے اسکو منع رکھا ہے اظہر قول مین اور صحیح کہا ہے اسکو مالک اور احمد اور شافعی نے ایک قول مین ترجیح دی ہے اسکو ابن ابی عصرون وغیرہ نے اور میل کی ہے طرف اسکی سبکی نے اور تائید کی اُسکی باین طور کہ تہائی مال مین وارث کا حق نہین پس نہین کوئی وجہ واسطے منع کرنے وصیت لڑکے ہوشیار کے اور معتبر اسمین یہ ہے کہ سمجھے وہ چیز کہ وصیت کرتا ہے ساتھ اُسکے اور موطا مین ابن عمر رض سے روایت ہے کہ اُنہون نے نابالغ لڑکے کی وصیت جائز رکھی اور بیہقی نے ذکر کیا کہ شافعی نے کہا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو مین اسکا قائل ہون اور وہ حدیث قوی ہے پس تحقیق اُسکے راوی ثقہ ہین اور اُسکے واسطے شاہد ہے اور قید کیا ہے امام مالک نے اُسکے صحیح ہونے کو ساتھ اُسکے جبکہ سمجھے ۔۔۔

اور نہ غلط کرے اور احمد نے اسکو سات سال کے ساتھ قید کیا ہے اور ایک روایت اُس سے دس سال کی ہے (فتح) وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرَا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ إِلَى جَنَفًا جَنَفًا مَيْلًا مُتَجَانِفٍ مَائِلٍ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ لازم ہوا تم پر جب حاضر ہو کسی کو تم مین سے موت اگر کچھ مال چھوڑے کہ وصیت کرے واسطے ماں باپ کے اور ناتے والون کے موافق دستور کے ضرور ہے پرہیزگارون پر پھر جو کوئی اسکو بدلے بعد اسکے کہ سن چکا تو اُسکا گناہ انہین پر ہے جنہون نے بدلا بے شک اللہ ہے سنتا جانتا پھر جو کوئی ڈرا وصیت کرنیوالے کی طرف داری سے۔ امام بخاری نے کہا کہ جنفا کے معنے ایک طرف جھکنا اور میل کرنا ہے اور متجانف کے معنے کہ قرآن مین واقع ہوا ہے میل کرنیوالے کے ہین۔

ف یہ جو فرمایا ان ترک خیرا تو یہ قول دلالت کرتا ہے بعد اتفاق کے اسپر کہ مراد ساتھ خیر کے مال ہے اسپر کہ جو مال نہ چھوڑے اسکے واسطے مال کے ساتھ وصیت کرنی مشروع نہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد خیر سے بہت مال ہے کہ جسکے پاس تھوڑا مال ہو اسکے واسطے وصیت مشروع نہین ابن عبدالبرؒ نے کہا کہ اجماع ہے اسپر کہ جسکے پاس بہت تھوڑا مال ہو اُسکے واسطے وصیت مستحب نہین اور اجماع کی نقل مین نظر ہے پس ثابت زہریؒ سے یہ ہے کہ خدا نے وصیت کو واجب ٹھیرایا ہے خواہ مال تھوڑا ہو یا بہت اور شافعیہؒ کے نزدیک تصریح یہ ہے کہ وصیت مستحب ہے بغیر فرق کرنے کے درمیان تھوڑے اور بہت مال کے ہان ابوالفرج سرخسی نے اُنہین سے کہا ہے کہ اگر مال تھوڑا ہو اور عیال بہت ہو تو مستحب ہے اُسکو باقی رکھنا اوپر اونکے اور کبھی وصیت بغیر مال کے ہوتی ہے جیسا کہ کسی کو معین کرے جو اوسکی اولاد کی بھلایون مین دیکھے یا وصیت کرے طرف اُنکی ساتھ اس چیز کے کہ وہ اسکو اسکے بعد کرین اپنے دین اور دنیا کی بھلایون سے اور اسکے مستحب ہونے مین کسیکو اختلاف نہین اور اختلاف ہے کہ وصیت مین مال کثیر کی حد کیا ہے پس علیؓ سے روایت ہے کہ سات سو قلیل مال ہے اور ایک روایت اُن سے یہ ہے کہ آٹھ سو قلیل مال ہے اور ابن عباسؓ سے بھی اسیطرح مروی ہے اور عائشہؓ سے مروی ہے اس شخص کے حق مین جس نے بہت عیال چھوڑا اور تین ہزار چھوڑے کہ یہ مال کثیر نہین اور حاصل اسکا یہ ہے کہ یہ امر نسبتی ہے مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور احوال کے (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ

تابعہ محمد بن مسلم عن عمرو عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین لائق ہے مرد مسلمان کو کہ اوسکے پاس ایک چیز ہو کہ وصیت کی صلاحیت رکھتی ہو قبیل مال سے اور معاملہ سے ساتھ لوگون کے کہ دو راتین گذارے مگر کہ اوسکی وصیت اُس کے پاس لکھی ہو **ف** قید مسلمان کی باعتبار غالب کے ہے پس نہین ہے کوئی مفہوم واسطے اسکے یا ذکر کیا اوسکو واسطے رغبت دلانے اوسکے کے تاکہ واقع ہو جلدی ساتھ بجالانے اُسکے کے واسطے اُسکے کہ مشعر ہے ساتھ اُسکے اسلام کی نفی کرنے سے اُسکے تارک سے اور کافر کی وصیت بھی جائز ہے فی الجملہ اور ابن منذر نے اسمین اجماع حکایت کیا ہے اور بحث کی اسمین سبکی نے اس جہت سے کہ وصیت مشروع ہے واسطے زیادتی کے نیک عمل مین اور کافر کے واسطے مرنیکے بعد کوئی عمل نہین اور جواب دیا ہے اس نے ساتھ اسکے کہ نظر کی ہے انہون نے کہ وصیت آزاد کرنے کی مانند ہے اور وہ صحیح ہے ذمی اور حربی سے اور یہ جو کہا یبیت یعنی رات گذارتی اسکا مفعول محذوف ہے یعنی آمنا یا ذاکرا اور ابن تین نے کہا کہ تقدیر اُسکی ہو عوگا ہے یعنی بیمار ہوا اور پہلی تقدیر اولی ہے اس واسطے کہ استحباب وصیت کا بیمار کے ساتھ خاص نہین ہان علماء نے کہا ہے کہ نہین مستحب ہے یہ کہ لکھے تمام چیزین حقیر اور نہ وہ چیز کہ جاری ہوئی ہے عادت ساتھ نکلنے کے اس سے اور وفا سے واسطے اسکے قریب سے اور ایک روایت مین تین رات کا ذکر آیا ہے پس گویا کہ ذکر دو اور تین رات کا واسطے دور کرنے حرج کے ہے واسطے ہجوم شغلون آدمی کے کہ ان کے ذکر کی طرف محتاج ہے پس فراخی کی واسطے اسکے اللہ نے یہ قدرتا کہ یاد کرے وہ چیز کہ محتاج ہے طرف اسکی اور مختلف ہونا روایتون کا اس مین دلالت کرتا ہے کہ وہ واسطے تقریب کے ہے نہ واسطے حد مقرر کرنیکے اور معنے یہ ہین کہ نہ گذرے اسپر زمانہ اگرچہ تھوڑا ہو مگر کہ اسکی وصیت اسکے پاس لکھی ہو اور اسمین اشارت ہے طرف معاف ہونے تھوڑے زمانے کی اور شاید کہ تین راتین تاخیر کی نہایت ہین اسی واسطے ابن عمرؓ نے کہا کہ جب سے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے تب سے مینے ایک رات نہین کاٹی مگر کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی ہے اور دارقطنی مین یہ حدیث اس لفظ سے آئی ہے کہ نہین حلال ہے کسی مسلمان کو یہ کہ دو راتین کاٹے مگر کہ اوسکی وصیت اسکے پاس لکھی ہوئی ہو اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے باوجود آیت کے ظاہر کے اوپر واجب ہونے وصیت کے اور یہی قول ہے زہری اور عطا اور ابو مجلز اور طلحہ بن مصرف کا اور لوگون مین اور حکایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شافعیؒ سے قدیم قول مین اور یہی قول ہے اسحاقؒ کا اور داؤدؒ کا اور اختیار کیا ہے اسکو ابو عوانہ اور ابن جریر اور اور لوگون نے ابن عبد البر

اور اور لوگوں نے اور ابن عبد البر نے کہا کہ وصیت کے نہ وجب ہونے پر اجماع ہو چکا ہے سوای اس شخص کے جس نے خلاف کیا اسی طرح کہا ہے اُس نے اور استدلال کیا گیا ہے واسطے نہ وجب ہونے کے معنے کے اعتبار سے اس واسطے کہ اگر وصیت نہ کرتا تو اُسکا تمام مال اسکے وارثون مین تقسیم کیا جاتا یعنے اُسکا تقسیم کرنا بالاجماع جائز ہے پس اگر وصیت وجب ہوتی تو البتہ نکالا جاتا اُس کے مال سے ایک حصہ جو وصیت کے قائم مقام ہوتا اور آیت کا یہ جواب دیتے ہین کہ وہ منسوخ ہے۔ جیسا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ مال اولاد کا تھا اور وصیت ماں باپ کے واسطے تھی تو منسوخ کیا اللہ نے اس سے جو چاہا اور ہر ایک کیواسطے ماں باپ سے چھٹا حصہ ٹھیرایا اور جو وصیت کو وجب کہتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ جو چیز منسوخ ہوی ہے وہ وصیت واسطے والدین اور قرابت والوں کے ہے جو وارث ہوتے ہین اور ایسی جو وارث نہین ہوتا پس نہین آیت مین اور نہ ابن عباسؓ کی تفسیر مین وہ چیز کہ تقاضا کرے منسوخ ہونے اُسکے کو اُسکے حق مین اور جو واجب ہونے کا قائل نہین وہ حدیث کا یہ جواب دیتا ہے کہ مراد ما حق امر سے احتیاط ہے اس واسطے کہ کبھی اچانک موت آجاتی ہے اور وہ بغیر وصیت کے ہوتا ہے اور نہین لائق ہے مسلمان کو کہ غافل ہو جاوے موت کی یاد سے اور تیاری سے واسطے اسکے اور یہ شافعیؒ سے مروی ہے اور اُسکے غیر نے کہا کہ حق کے معنے لغت مین شئے ثابت ہے اور بولا جاتا ہے شرعاً اس چیز پر کہ ثابت ہو ساتھ اُسکے حکم اور حکم ثابت عام ہے اس سے کہ وجب ہو یا مستحب اور حق کا لفظ مباح پر بھی بولا جاتا ہے لیکن بہت کم یہ بات قرطبی نے کہی ہے پس اگر مقترن ہو ساتھ اسکے علی یا مانند اسکی تو ہو گا ظاہر وجب مین نہین تو احتمال پر ہے اور بنا بر اس تقدیر کے پس نہین حجت ہے اس حدیث مین واسطے اس شخص کے جو واجب ہونے کا قائل ہے بلکہ مقترن ہوا ہے یہ حق ساتھ اس چیز کے کہ دلالت کرے مستحب ہونے پر اور وہ تفویض کرنا وصیت کا ہے طرف ارادے وصیت کرنے والے کی جس جگہ کہ کہا کہ اسکے واسطے کوئی چیز ہو کہ اس مین وصیت کرنے کا ارادہ کرے پس اگر وصیت وجب ہوتی تو اسکو اُسکے ارادے کے ساتھ معلق نہ کرتے اور جس روایت مین لایحل کا لفظ آیا ہے تو احتمال ہے کہ اسکے راوی نے اسکو بالمعنے ذکر کیا ہو اور ارادہ کیا ہو ساتھ نفی حلت کی ثبوت جواز کا ساتھ معنے اعم کے کہ داخل ہوتا ہے نیچے اُسکے وجب اور مستحب اور مباح اور جو وصیت کے واجب ہونے کے قائل ہین وہ آپس مین بھی مختلف ہین پس اکثر کا تو یہ مذہب ہے کہ وہ فی الجملہ وجب ہے اور طاؤس اور قتادہ اور حسن اور جابر بن زید سے اور اور لوگون سے روایت ہے کہ خاص ان نہین قرابتیون کے واسطے وجب ہوتی ہے جو وارث نہین ہوتے روایت کی یہ حدیث ابن جریر

وغیرہ نے اُنسے کہتے ہین پس اگر غیر قرابتیون کے واسطے وصیت کرے تو وہ جاری نہین ہوتی اور رد کی جاویگی کل تہائی طرف قرابتیون کے اور یہ قول طاؤس کا ہے اور حسن اور جابر بن زید نے کہا کہ تہائی کی دو تہائی اور قتادہ نے کہا کہ تہائی کی تہائی اور قوی تر اُس چیز کا کہ رد کیا جاتا ہے اوپر اُنکے وہ چیز کہ حجت پکڑی ہے ساتھ اُسکے شافعی نے عمران بن حصین کی حدیث سے بیچ قصے اُس شخص کے جس نے اپنے مرنے کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کئے تھے اور اُنکے سوا اُسکے پاس اور کچھ مال نہ تھا۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بلایا اور اُنکے تین حصے کئے سو دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکھا پس ٹھہرایا آزاد کرنے اُسکے کو بیماری مین وصیت اور اگر کوئی کہے کہ شاید وہ معتق کے قرابتی تھے تو جواب اسکا یہ ہے کہ وہ قرابتی نہ تھے اسواسطے کہ عادت عرب کی نہ تھی کہ مالک ہووے اس شخص کو کہ اُسکے اور اُسکے درمیان قرابت ہو اور سوا اُسکے نہین کہ مالک ہوتے تھے اس شخص کو کہ اُسکے واسطے قرابت نہ ہو یا عجم مین سے ہو پس اگر قرابت کے واسطے وصیت باطل ہوتی تو البتہ باطل ہوتی اُنکے حق مین اور یہ استدلال قوی ہے اور نقل کیا ہے ابن منذر نے ابو ثور سے کہ مراد ساتھ وجوب وصیت کے آیت اور حدیث مین خاص ہے ساتھ اس شخص کے جسپر حق شرعی ہو خوف کرے یہ کہ مالک کو نہ پہونچے اگر نہ وصیت کرے ساتھ اُسکے مانند امانت کی اور قرض اللہ کی اور آدمی کی اور دلالت کرتا ہے قید کرنا آپ کا ساتھ قول اپنے کے کہ واسطے اسکے کوئی چیز ہو کہ اوس مین وصیت کا ارادہ کرتا ہو اسواسطے کہ اسمین اشارت ہے طرف قادر ہونے اُسکے کی اوپر دینے اسکے کی فے الحال اگرچہ مہلت کی ساتھ ہو پس جب ارادہ کریگا تو اسکو جائز ہوگا اور حاصل اسکا جمہور کے قول کیطرف پھرتا ہے کہ وصیت فرض عین نہین اور فرض عین تو نکلنا ہے حقوق سے کہ واجب ہین واسطے غیر کے برابر ہے کہ تنجیز کے ساتھ ہو یا وصیت سے اور محل واجب ہونے وصیت کا تو صرف اس صورت مین ہے جبکہ عاجز ہو تنجیز اُس چیز کے سے کہ اُسپر ہے یعنے اسکو سر دست نہ دے سکتا ہو اور نہ جانتا ہو اسکو غیر اسکا ان لوگون مین سے کہ ثابت ہوتا ہے حق ساتھ گواہی اسکی کے پس اگر قادر ہو یا اوسکا غیر اسکو جانتا ہو تو واجب نہین اور معلوم ہوا مجموع اس چیز کے سے کہ ذکر کیا ہمنے کہ وصیت کبھی واجب ہوتی ہے اور کبھی مستحب اس شخص کے حق مین جو کثرت ثواب کی امید رکھے اور مکروہ ہے اسکے عکس مین اور مباح ہے اُسکے حق مین کہ اس مین دو نو امر برابر ہون اور حرام ہے اس صورت مین جبکہ اسمین ضرر ہو جیسا کہ ابن عباس سے ثابت ہو چکا ہے کہ وصیت مین ضرر پہونچانا کبیرہ گناہون سے ہے روایت کی یہ حدیث نسائی وغیرہ نے اور اسکے راوی ثقہ ہین اور حجت پکڑی ہے ابن بطال نے واسطے تابع ہونے

غیر کے ساتھ اسکے کہ ابن عمرؓ نے وصیت نہین کی پس اگر وصیت واجب ہوتی تو اسکو ترک نہ کرتے اور حالانکہ وہ حدیث کے راوی ہین اور تعاقب کیا گیا ہے اسکا بایں طور کہ اگر یہ بات ابن عمرؓ سے ثابت ہو تو اعتبار اُس چیز کا ہے کہ اُس نے روایت کی نہ اُسکی رای کا علاوہ ازین ثابت اُس سے صحیح مسلم مین جیسے کہ پہلے گذرا یہ ہے کہ مین نے کوئی رات نہین کاٹی مگر کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہے اور جس نے حجت پکڑی ہے کہ اُس نے وصیت نہین کی تو اُس نے اس روایت پر اعتماد کیا ہے جو ایوب نے نافع سے روایت کی ہے کہ مرض الموت مین ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ کیا تو وصیت نہین کرتا تو ابن عمرؓ نے کہا کہ اپنا مال میرا پس خدا جانتا ہے جو کچھ کہ مین اسمین کیا کرتا تھا اور اپنا میرا گھر پس مین نہین چاہتا کہ میری اولاد کو کوئی اسمین شریک ہو اور اُسکی سند صحیح ہے اور تطبیق دونون یہ ہے کہ وہ محمول ہے اسپر کہ وہ وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھتے تھے اور اُسکی خبرگیری کرتے تھے پھر انکا یہ حال ہوا کہ جس چیز کی متعلق وصیت کرتے تھے اسکو فی الحال جاری کرنا شروع کیا اور اسی کیطرف اشارہ ہے ساتھ قول اسکے کے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ مین اس مین کرتا تھا اور شاید اسکو باعث یہ حدیث ہوئی جو اُن سے رقاق مین آوے گی کہ جب تو شام کرے تو صبح کی انتظار نہ کر پس جب جس چیز کے تصدق کا ارادہ کرتے تھے اسکو فی الحال جاری کرنے لگے اور اسکو اُسی وقت صدقہ کر دیا اور نہ محتاج ہوا طرف تعلیق کی اور وصایا مین آویگا کہ اُس نے اپنے بعضے گھر وقف کر دیئے تھے اور ساتھ اُسکے حاصل ہوگی توفیق و اللہ اعلم اور استدلال کیا گیا ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکتوبۃ عندہ اوپر جائز ہونے اعتماد کے کتابت اور خط پر اگرچہ نہ مقترن ہو ساتھ گواہی کے اور خاص کیا ہے احمد اور محمد بن نصر نے شافعیہ سے اسکو ساتھ وصیت کے واسطے ثابت ہونے حدیث کے بیچ اسکے سوائے اور احکام کے اور جمہور نے جواب دیا ہے کہ ذکر کی گئی کتابت واسطے اُس چیز کے کہ اس مین ہے ضبط مشہود بہ سے کہتے ہین کہ معنے اپنی پاس وصیت لکھ رکھنے کے یہ ہین کہ اُسکی شرط سے یعنے ساتھ گواہی کے اور محب طبری نے کہا کہ اسمین شرط کا مقدر کرنا بعید ہے اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ استدلال کیا ہے انہوں نے گواہ کرنے کی شرط ہونے پر ساتھ امر خارجی کے مانند قول اللہ تعالی کی شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت حین الوصیۃ پس قول اللہ تعالے کا دلالت کرتا ہے اوپر اعتبار گواہ کرنے کی وصیت مین اور قرطبی نے کہا کہ ذکر کتابت کا مبالغہ ہے بیچ زیادہ کرنے مضبوطی کے نہیں تو جس وصیت مین گواہی ہو اسپر سب کا اتفاق ہے اگرچہ لکھی ہو اور استدلال گیا ہے ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصیتہ مکتوبۃ عندہ اسپر کہ وصیت جاری ہوتی ہے اگرچہ اُسکے

صاحب کے پاس ہو اور اُسکو اپنے غیر کے حوالے نہ کیا ہو اور اسی طرح اگر اُسکو اپنے غیر کے نزدیک رکھا ہو اور اُسکو پھیر لیا ہو اور اسحدیث مین منقبت ہی واسطے ابن عمرؓ کے واسطے جلدی کرنے اُنکے اُسکے طرف بجالانے قول شارع کے اور ہمیشگی کرنے اسکے کے اوپر اُسکے اور اسمین رغبت دلائی ہے واسطے تیاری موت کی اور احتراز کے پہلے موت کی اسواسطے کہ آدمی نہین جانتا کہ اسکو موت کب آ پکڑیگی اسواسطے کہ کوئی وقت نہین جو فرض کیا جاوے مگر کہ اسمین ایک بڑی جماعت مر گئی اور ہر ایک بعینہ جائز ہے کہ فی الحال مرجاوے پس لائق ہے یہ کہ ہو تیاری کرنے والا واسطے اسکے پس لکھے وصیت اپنی کو اور جمع کرے اسمین وہ چیز کہ حاصل ہو واسطے اُسکے ساتھ اُسکے ثواب اور دور ہو اُس سے گناہ اللہ کے حقوق سے اور بندون کے حقوق سے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ واسطے اسکے کوئی چیز ہو اوپر صحیح ہونے وصیت کی ساتھ منافع کے یعنے مثلاً اُس چیز کے منافع خدا کے راہ مین دی جاوین اور یہی قول ہے جمہور کا اور منع کیا ہے اُسکو ابن ابی لیلی اور ابن شبرمہ اور داؤد اور اُسکے تابعدارون نے اور اختیار کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے وصیت پر اور اُسکا اطلاق تندرست آدمی کو بھی شامل ہے لیکن سلف نے خاص کیا ہے اسکو ساتھ بیمار کے اور حدیث مین تو اسکو مقید نہین کیا واسطے موافق ہونے عادت کی ساتھ اسکے اور قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکتوبہ عام ہے اس سے کہ اپنے خط سے ہو یا غیر کے خط سے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ ضروری کامون کو لکھنے سے ضبط کیا جاوے اس واسطے کہ وہ یادداشت سے زیادہ تر ثابت ہے (فتح)

حدثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ ثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً وَلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً ترجمہ عمرو بن حارث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ختن جویریہ بنت حارث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی کے بھائی سے روایت ہے کہ نہین چھوڑا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرنیکے وقت کوئی درہم اور دینار اور نہ غلام اور نہ لونڈی اور نہ کوئی اور چیز مگر خچر سفید اور اپنے ہتھیار اور زمین کہ اسکو صدقہ کیا **ف** یہ جو کہا کہ نہ غلام اور نہ لونڈی تو مراد اس سے یہ ہے کہ حالت غلامی مین یعنے غلامی کی حالت مین نہ چھوڑے پس اس مین دلالت ہے اسپر کہ

جو تمام حدیثون مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلامون کا ذکر آیا ہے تو وہ یا تو مر گئے تھے اور یا آپ نے انکو آزاد کر دیا تھا اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر آزاد ہونے ام ولد کے بنا بر اسکے کہ ماریہ ابراہیم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کی مان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ ہی اور جو کہتا ہے کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین مر گئی تھی تو اسمین حجت نہین اور ایک روایت مین عائشہ رض سے ہے کہ نہین چھوڑا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی درہم اور نہ دینار اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کے اور ابن منیر نے کہا کہ باب کی اکثر حدیثین ترجمے کے مطابق ہین مگر عمرو بن حارث کی حدیث اُسکے مطابق نہین پس اسمین وصیت کا ذکر نہین ۔ ولیکن صدقہ مذکورہ احتمال ہے کہ ہو اس سے پہلے اور احتمال ہے کہ اسکے ساتھ وصیت کی ہو پس مطابق ہوگی حدیث ترجمے کی اس حیثیت سے اور ظاہر ہوتی ہے یہ بات کہ مطابقت دونو احتمالون پر حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ آپ نے زمین کے منفعت کو صدقہ کیا ہے پس ہوا حکم اسکا حکم وقف کا اور وہ اس صورت مین وصیت کے معنے مین ہے واسطے باقی رہنے اسکے کے بعد موت کے اور شاید بخاری نے قصد کیا ہے اس چیز کو کہ واقع ہوئی ہے عائشہ رض کی حدیث مین جو عمرو بن حارث کی حدیث کی مانند ہے اور وہ نفی کرنی اُسکی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہین کی (دفتح)

حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مَالِكٌ هُوَابْنُ مِغْوَلٍ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ ترجمہ طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ مینے عبداللہ بن ابی اوفے سے پوچھا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی تو اس نے کہا کہ نہین تو مین نے کہا کہ لوگون پر کسطرح وصیت لازم ہوئی یا انکو وصیت کا کسطرح حکم ہوا اُس نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت کی کہ اُسکے ساتھ عمل کیا جاوے اور اُسکے ساتھ تمسک کیا جاوے **ف** یہ جو اُس نے کہا کہ وصیت نہین کی تو اسی طرح جواب دیا اور شاید اُس نے سمجھا کہ سوال ایک خاص وصیت سے واقع ہوا ہے پس اسی واسطے جائز ہوئی نفی اسکی یہ مراد نہین کہ اُس نے مطلق وصیت کی نفی کی ہے اسواسطے کہ اس نے اسکے بعد ثابت کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت کی اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہین کی اور ساتھ اسکے تمام ہوگا اعتراض یعنے کسطرح حکم ہوا مسلمانون کو وصیت کا اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو

نہین کیا امام نووی نے کہا کہ شاید ابن اوفے کی مراد یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تہائی مال کے ساتہ وصیت نہین کی اسواسطے کہ آپنے اپنے بعد مال نہین چھوڑا اور اپر زمین پس اُسکو اپنی زندگی مین وقف کر دیا تہا اور اپر ہتھیار اور خچر اور مانند اوسکی پس تحقیق خبر دی آپنے کہ ہمارا کوئی وارث نہین ہوگا بلکہ تمام مال آپ کا جو آپکے پیچہے رہیگا وہ صدقہ ہی ہے نہ باقی رہے بعد اُسکے وہ چیز کہ وصیت کرین ساتہ اُسکے مالیت کی جہت سے اور اپر وصیتین بغیر اسکے تو ابن ابی اوفے نے انکی نفی کا ارادہ نہین کیا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ آپنے علیؓ کی طرف وصیت نہین کی جیسے کہ عائشہ رضہ کی حدیث آیندہ مین انکی تصریح واقع ہوئی ہے اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث مین قرینہ تہا جو مشعر تہا ساتہ خاص کرنے سوال کے ساتہ وصیت بالخلافتہ کے مین کہتا ہون کہ ابن حبان نے روایت کی ہے یہ حدیث ساتہ ایسے لفظ کے کہ دور کرتا ہے اشکال کو پس کہا کہ کسی نے ابن ابی اوفے سے پوچھا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی ہے تو اُس نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز نہین چھوڑی جسمین وصیت کرتے اُس نے کہا تو لوگون کو وصیت کا حکم کیون کیا اور خود وصیت نہین کی اُس نے کہا کہ کتاب اللہ کی وصیت کی اور قرطبی نے کہا کہ طلحہ کا استبعاد ظاہر ہے اسواسطے کہ ابن ابی اوفے نے کلام کو مطلق چھوڑا پس اگر کوئی چیز معین مراد ہوتی تو اسکو خاص کرتے پس اعتراض کیا اُسنے اسپر بایطور کہ لازم کی اللہ نے مسلمانون پر وصیت اور انکو اُسکا حکم ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو کیون نہین کیا پس جواب دیا اُس نے ساتہ اُس چیز کے جو دلالت کرتی ہے کہ اس نے تقیید کی جگہ اطلاق کیا اور یہ مشعر ہے کہ ابن ابی اوفے اور طلحہ دونو اعتقاد رکھتے تہے کہ وصیت واجب ہے اور جو ابن ابی اوفے نے کہا کہ اوصی بکتاب اللہ تو شاید یہ اشارہ ہے طرف اس حدیث کی کہ مین نے تم مین وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسکو پکڑو گے تو گمراہ نہ ہوگے اور اپر جو صحیح ہو چکا ہے مسلم وغیرہ مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرنے کے وقت تین چیزون کی وصیت کی ایک یہ کہ عرب کے جزیرے مین دو دین باقی نہ رہین اور ایک روایت مین ہے کہ نکالو یہود کو عرب کے جزیرہ سے دوسری یہ کہ فرمایا کہ سلوک کیا کرنا ایلچیون سے جیسا کہ مین اُنسے سلوک کیا کرتا تہا اور تیسری چیز کو ذکر نہین کیا اور اسی طرح ثابت ہوا ہے نسائی مین کہ آخر اُس چیز کا کہ کلام کیا ساتہ اسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے وقت مرنے کے نماز تہی اور لونڈیان اور سوائے اُنکے اور حدیثون سے کہ ممکن ہے حصر کرنا انکا ساتہ تتبع کے پس ظاہر یہ ہے کہ ابن ابی اوفے کی مراد انکی نفی کرنی نہین اور شاید کہ اقتصار کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر وصیت کے ساتہ کتاب اللہ کے اسواسطے کہ وہ اعظم اور اہم ہے اور اسواسطے کہ اُس مین بیان ہے

ہر چیز کا یا تو بطور نص کے اور یا بطور استنباط کے پس جب تابع ہونگے لوگ ساتھ اس چیز کے کہ قرآن
مین ہے تو عمل کرینگے ساتھ ہر چیز کے کہ حکم کیا انکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اس آیت کے
کہ جو تمکو رسول دے سو لے لو یا اشرف وصیتون مذکورہ سے اسکو کوئی چیز یاد نہ ہوگی یا یہ بات کہنے
کے وقت اسکو یاد نہ ہوگی اور اولے یہ ہے کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ مراد ساتھ نفی کے نفی خلافت کی
وصیت کی ہے یا مال کی وصیت ہو اور جائز ہے مطلق نفی کرنی اوپر پہلی صورت مین پس ساتھ قرینہ حال کے
اور اوپر دوسری صورت مین پس اسواسطے کہ وہ عرف مین متبادر ہے (فتح) **حَدَّثَنَا عَمْرُو**
ابْنُ زُرَارَةَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوْا عِنْدَ عَائِشَةَ
اَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهٗ اِلٰى صَدْرِيْ اَوْ قَالَتْ
حِجْرِيْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدْ انْخَنَثَ فِيْ حِجْرِيْ فَمَا شَعَرْتُ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ فَمَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ
ترجمہ اسود رض سے روایت ہے کہ لوگون نے عائشہ رض کے پاس ذکر کیا کہ علی مرتضے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے وصی تھے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو خلافت کی وصیت کی تھی تو عائشہ رض نے
کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کب اسکو وصیت کی اور حالانکہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تکیہ دیا ہوا
تھا اپنے سینے سے یا کہا اپنی گود سے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک طشت منگوایا اور حالانکہ جھک
گئے تھے میری گود مین یعنے بسبب بیجان ہونے کے تو مین نے معلوم نہ کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے
یعنے اُس وقت تک تو میری گود مین تھے کہ آپنے جان دی پس مین نہین جانتی کہ آپنے علی رض کو کب
وصیت کی **ف** قرطبی نے کہا کہ شیعہ نے حدیثین وضع کی تہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
علی رض کو واسطے خلافت کی وصیت کی ہے سو رد کیا اوپر ایک جماعت اصحاب نے اس بات کو اور اسیطرح
جو انکے پیچھے ہین پس بعض انمین سے وہ چیز ہے کہ استدلال کیا ساتھ اُسکے عائشہ رض نے اور بعض اس
سے یہ ہے کہ علی مرتضے نے اُس چیز کا اپنی جان کے واسطے دعوی نہین کیا اور نہ پیچھے اُسکے کہ خلیفہ ہوئے
اور نہ ذکر کیا اسکو کسی نے اصحاب سے دن سقیفہ کے اور ان لوگون نے علی رض کو عیب لگایا اور انکی
شان گھٹائی اس وجہ سے کہ قصد کیا انہون نے اسکی تعظیم کا اسواسطے کہ منسوب کیا انہون نے اسکو باوجود
بڑی شجاعت اور بڑی بہادری کے طرف مداہنت اور تقیہ کے یعنے کہا کہ علی مرتضے رض نے تقیہ کی وجہ
سے یہ بات کہی تہی اور منسوب کیا انکو طرف منہ پھیرنے کی طلب حق سے باوجود قادر ہونے اُنکے
اوپر اُسکے اور اُسکے غیر نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ لوگون نے ذکر کیا نزدیک عائشہ رض کے کہ حضرت صلے اللہ
وسلم نے اپنی مرض الموت مین علی رض کے واسطے خلافت کی وصیت کی ہے پس اس واسطے جائز

ہوا اُسکو انکار کرنا اس سے اور سند پکڑی عائشہ رض نے ساتھ ملازمت اپنی کے واسطے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ کی مرض الموت مین یہانتک کہ عائشہ رض کی گود مین آپ کا انتقال ہوا اور نہ واقع ہوئی
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز اس قسم سے یعنے خلافت کی وصیت تو واسطے علی رض کے
پس جائز ہوئی عائشہ رض کو نفی کرنی اسکی واسطے ہونے اسکی کے منحصر مجلسون معین مین کہ نہ غائب ہوئی عائشہ رض
کسی چیز مین اُنسے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر رض کو حکم
کرو کہ لوگون کو نماز پڑہاوے اور اُسکے اخیر مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور آپ
نے کوئی وصیت نہ کی اور عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ
نہ کیا اور روایت کی امام احمد اور بیہقی نے دلائل النبوت مین کہ جب جنگ جمل کے دن علی رض مرتضے
غالب ہوئے تو کہا کہ اے لوگو نہین وصیت کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت مین کچھ
آخر حدیث تک اور اوپر خلافت کے سوائے اور وصیتین پس وارد ہوئی ہین کئی حدیثون مین کہ جمع ہوئی
مین اُس سے کئی چیزین انہین سے ایک حدیث یہ ہے جو احمد رح نے عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ جس
بیماری مین آپکا انتقال ہوا اُس مین آپنے فرمایا کہ سونے کے ٹکڑے کو کیا ہوا مینے کہا کہ میرے پاس ہے
فرمایا کہ اسکو خدا کے راہ مین خرچ کر ڈال اور ایک روایت مین عبداللہ بن عقبہ سے روایت ہے کہ نہین
وصیت کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرنے کے وقت مگر ساتھ تین چیزون کے واسطے ہر ایک
کے داریین اور اشعریین سے ایک سو وسق اناج خیبر سے اور یہ کہ نہ چھوڑے جاوین عرب کے جزیرے
مین دو دین اور یہ کہ جاری کی جاوے جماعت اسامہ کی اور مسلم مین ابن عباس رض سے روایت ہے کہ مین
تین چیزون کی وصیت کرتا ہون یہ کہ سلوک کرو ایلچیون سے جیسے کہ مین اُنسے سلوک کیا کرتا
تہا اور ابن ابی اوفے کی حدیث مین ہے کہ مین کتاب اللہ کی وصیت کرتا ہون اور ایک روایت مین ہے
کہ مرنے کے وقت اکثر وصیت آپکی نماز کی تہی اور لونڈیون کی یعنے اُنسے سلوک کرنا اور نسائی مین
عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا فتنے فسادون سے اپنی مرض الموت
مین اور لازم پکڑے جماعت کو اور کہا ماننے کے اور واقدی نے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ مین فاطمہ رض
کو وصیت کرتا ہون کہ جب مین مر جاؤن تو کہے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اور طبرانی نے اوسط مین
عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ مرض الموت مین لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہمکو وصیت کیجئے فرمایا کہ مین تمکو وصیت
کرتا ہون ساتھ پہلے مہاجرین کے اور اولاد انکی کے اور جو انکے بعد مین یعنے انکے ساتھ نیکی کریو اور اس حدیث کی سند مین کوئی شخص ہے
کہ اسکا حال معلوم نہین اور ابن ماجہ کی روایت مین ہے کہ فرمایا کہ جب مین مر جاؤن تو نہلاؤ مجھکو ساتھ سات مشکون کے غرس کے کوئین سے اور

کنوان قبا مین تہا اور اسمین پانی پیا کرتے تہے اور بزار کی مسند مین ہے کہ مین وصیت کرتا ہون کہ نماز پڑہین جہہر ہاتہ کھلے چھوڑ کر بغیر امام کے یہ حدیث ضعیف ہے اور رافضیون کی جہوٹی بناوٹی حدیثون سے ہی جو کہ زردا کی ہے کثیر بن یحیی نے ابو عوانہ سے اپنی اجلح سے اوسنے زید بن علی بن حسین سے کہ جب وہ دن ہوا حسین آپنے انتقال فرمایا پس ذکر کیا قصہ دراز بیچ اسکے پس علیؓ داخل ہوئے تو عائشہؓ اٹھ کھڑی ہوئین پس پہنچے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پس خبر دی اسکو ساتہ ہزار باب کی یعنے دروازے کی جو قیامت کے پہلے ہوگا کہولا جاویگا ہر دروازے سے ہزار دروازہ اور یہ حدیث مرسل ہے یا معضل ہے (فتح) **باب** اَنْ يَّتْرُكَ وَرَثَتَهٗ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّتَكَفَّفُوا النَّاسَ باب ہے اس بیان مین کہ اگر اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پہیلا کر **ف** اسی طرح اقتصار کیا لفظ حدیث پر پس باب باندہا ساتہ اسکے اور شاید اُس نے اشارہ کیا ہے کہ جس شخص کے پاس مال نہو مگر تھوڑا تو نہین مستحب ہے واسطے اسکے وصیت جیسے کہ پہلے گذرا (فتح) **حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَيْمٍ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرَ مِنْهَا فَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَاِنَّكَ مَهْمَا اَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتّٰى اللُّقْمَةُ الَّتِيْ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ يَوْمَئِذٍ اِلَّا ابْنَةٌ ترجمہ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ مین بیمار ہوا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میری خبر لینے کو آئے اور حالانکہ مین مکے مین تہا یعنے حجۃ الوداع مین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بُرا جانتے تہے یہ کہ مرے اس زمین مین جس سے ہجرت کی ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا رحم کرے عفراء کے بیٹے پر مین نے کہا کہ یا حضرتؐ مین اپنے کل مال کی وصیت کرتا ہون یعنے اپنا کل مال خیرات کرتا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین (پھر مینے کہا کہ دو تہائی مال کی وصیت کرون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین (پھر مینے کہا کہ آدھے مال کی وصیت کرون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ نہین پھر مین نے کہا کہ تہائی مال کی وصیت کرون فرمایا ہان تہائی وصیت کر اور تہائی بہی بہت ہے اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ انکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہاتہ پہیلا کر اور تحقیق جب تو

کچھہ خرچ کریگا تو وہ صدقہ ہے یہان تک کہ وہ لقمہ جسکو تو اپنی بی بی کے منہ مین ڈالے گا یعنی اسکا بھی تجھکو
ثواب ملیگا اور عنقریب ہے کہ خدا تجھکو اس بیماری سے اٹھاوے یعنے تیری زندگی دراز ہوگی اور
اسی طرح اتفاق ہوا کہ سعد اسکے بعد پچاس برس تک جیتے رہے) یہان تک کہ نفع پاوینگے تجھ سے بہت
لوگ اور ضرر پاوینگے تجھ سے اور لوگ اور اس دن انکی ایک بیٹی کے سوا اور کچھ اولاد نہ تھی **ف** ابن
منیر نے کہا کہ تعبیر کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ وارثوں کے اور نہ فرمایا کہ اگر تو اپنی بیٹی کو چھوڑے
باوجودیکہ نہ تھی واسطے اسکے اسدن مگر ایک بیٹی اسواسطے کہ وارث اس وقت متحقق نہ ہوئے تھے اس
واسطے کہ سعد نے یہ بات کہی تھی بنا بر مرنے اپنے کے اس بیماری مین اور باقی رہنے بیٹی اسکے بعد اسکے
تاکہ وہ اسکی وارث ہووے اور یہ بھی جائز تھا کہ وہ اس سے پہلے مر جاوے سو جواب دیا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ساتھ کلام کلی کے مطابق واسطے ہر حالت کے اور وہ ورثتک ہے اور نہ خاص کیا بیٹی کو اسکی
غیر سے اور یہ جو فرمایا کہ جب تو کچھ خرچ کرے الخ تو ایک روایت مین اسکے بدلے یہ ہے کہ جو کچھ کیا تو خرچ
کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اسکا ضرور ثواب پاویگا یہ روایت مقید ہے ساتھ رضامندی
خدا کے اور متعلق کیا ثواب کے حاصل ہونے کو ساتھ اسکے اور یہ معتبر ہے اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ واجب کا ثواب
نیت سے زیادہ ہوتا ہے اسواسطے کہ بی بی پر خرچ کرنا واجب ہے اور اسکے فعل مین ثواب ہے سو جب اسکے
ساتھ خدا کی رضامندی کی نیت کرے تو اسکا ثواب اسکے ساتھ زیادہ ہوگا یہ بات ابن ابی حمزہ نے کہی ہے
اور تنبیہ کی ساتھ نفقہ کے اسکے غیر پر وجوہ احسان نیکی سے اور یہ جو کہا کہ جو کچھ تو خرچ کریگا الخ تو وجہ تعلق
اسکی قول کی ساتھ قصے وصیت کے یہ ہے کہ سعد کا سوال مشعر ہے ساتھ اسکے کہ اسنے بہت ثواب لینے کی رغبت
کی سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو تہائی پر زیادہ کرنے سے منع کیا تو اسکو بطور تسلی کے فرمایا
کہ جو کچھ کہ تو اپنے مال مین کرے صدقہ ناجز سے اور نفقہ سے اگرچہ وہ واجب ہو تو اسکا ثواب پاویگا جبکہ
تو اسکے ساتھ خدا کی رضامندی چاہیگا اور شاید کہ خاص کیا ہے عورت کو ساتھ ذکر کے اس واسطے
کہ اسکا نفقہ ہمیشہ جاری رہتا ہے بخلاف اسکے غیر کے ابن دقیق العید نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ
خرچ کرنے مین ثواب مشروط ہے ساتھ صحیح ہونے نیت کے اور خدا کی رضامندی چاہنے کے اور یہ مشکل ہے
جبکہ عارض ہو اسکو مقتضے شہوت کا پس تحقیق نہین حاصل ہوتی غرض ثواب ہے یہان تک کہ اسکے ساتھ
خدا کی رضامندی چاہے اور پہلے گذر چکی ہے تخلیص اس مقصود کی اور جواب ہے کہ ملتا اسکو اور کبھی ہوتی
ہے اس مین دلیل اسپر کہ واجب جب ادا کیا جاوے اوپر قصد ادا واجب کے واسطے چاہنے رضامندی خدا
کے تو اسپر اسکو ثواب ملتا ہے پس تحقیق قول انکا حتے تجعل فی فی امرأتک نہین تحقیق ہے واسطے

اسکے ساتھ غیر واجب کے اور لفظ حتّے کا اس جگہ تقاضا کرتا ہے مبالغہ کو بیچ حاصل کرنے ثواب کی نسبت
معنے کی اور یہ جو کہا کہ نفع پاوینگے تجھ سے بہت لوگ الخ تو مراد یہ ہے کہ نفع پاوینگے ساتھ تیرے مسلمان
غنیمتون سے اُس چیز سے کہ فتح کریگا اللہ تیرے ہاتھ پر کفر کے شہرون سے اور ضرر پاوینگے ساتھ
تیرے کافر جو تیرے ہاتھ پر ہلاک ہووینگے اور یہ جو کہا کہ اُس دن صرف اسکی ایک بیٹی تھی تو ایک روایت
مین ہے کہ نہین وارث ہوتی مجھکو مگر ایک بیٹی اور نووی وغیرہ نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ نہین وارث
ہوتی مجھکو اولاد سے یا خاص وارثون سے یا عورتون سے نہین تو سعد کے واسطے عصبے تھے اور
وہ بہت تھے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ نہین وارث ہے مجھکو کوئی اصحاب فروض سے اور
اس حدیث مین کئی فائدے ہین سواے اسکے کہ پہلے گذری زیارت بیمار کی واسطے امام کے اور جو اُس
سے کم ہو اور موکد ہوتی ہے ساتھ سخت ہونے بیماری کے اور یہ کہ مستحب ہے رکھنا ہاتھ کا بیمار کے ماتھے پر
اور اسکے مُنہ پر اور بیمار عضو پر ہاتھ پھیرنا اور کشادگی کرنی واسطے اُسکے زندگی کے دراز ہونے مین اسواسطے
کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے ماتھے پر رکھا پھر
میرے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا پھر فرمایا کہ الٰہی شفا دے سعد کو اور اسکی ہجرت پوری کر پس ہمیشہ مین
آپکے ہاتھ کی سردی پاتا رہا اور یہ کہ جائز ہے خبر دینی بیمار کی ساتھ شدت بیماری اپنی کے اور قوت دُکھ
اپنے کے جبکہ نہ مقترن ہو ساتھ اسکے کوئی چیز اس سے کہ منع ہے یا مکروہ ہے نہ راضی ہونیسے ساتھ
اور یہ کہ یہ نہین منافی ہے متلبس ہونے کو ساتھ صبر محمود کے اور جبکہ یہ بیماری کے درمیان جائز ہے
تو تندرستی کے بعد خبر دینی بطریق اولے جائز ہوگی اور یہ کہ اعمال نیکی اور بندگی کے جبکہ ہو اُس سے
وہ چیز کہ نہین ممکن ہے تدارک اُسکا تو قائم ہوتا ہے غیر اُسکا ثواب مین جگہ اسکی اور بہت وقت
اُسپر زیادہ ہوتا ہے اور یہ ہوا واسطے ہی کہ سعد نے خوف کیا یہ کہ مرے اُس گھر مین جس سے اس نے
ہجرت کی پس فوت ہو اُس سے بعض ثواب ہجرت اُسکی کا پس خبر دی اُسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے ساتھ اُسکے کہ اگر اپنے ہجرت کی جگہ سے متخلف رہا پس عمل کیا کوئی عمل نیک حج
یا جہاد وغیرہ سے تو ہوگا اُسکے واسطے ثواب بدلے اُس چیز کے کہ فوت ہوا ہے اس سے اور بہت سے اور
یہ کہ جائز ہے جمع کرنا مال کا اس واسطے کہ تنوین اُس کے قول مین وانا ذو مالٍ واسطے
کثرت کے ہے اور اسکے بعض طریقون مین صریح واقع ہوا ہے کہ مین بہت مالدار
ہون اور اس حدیث مین رغبت دلانی ہے اوپر صلہ رحم کے اور احسان کرنے کے
طرف قرابت والون کی اور یہ کہ قریب ناتے دار کے ساتھ سلوک

کرنا افضل ہے بعید کے ساتھ سلوک کرنے سے اور خرچ کرنا بیچ نیکی کے راہوں میں اسواسطے کہ مباح امر میں جب خدا کی رضامندی کا قصد کرے تو وہ بندگی ہو جاتی ہے اور تحقیق تنبیہ کی اُسپر ساتھ قول حظوظ دنیا کی عادی کے اور وہ رکھنا لقمہ کا ہے اپنی بی بی کے منہ میں اسواسطے کہ نہیں ہوتا ہے یہ اکثر اوقات مگر وقت ملاعبت اور کھیل کے اور باوجود اُسکے پس اُسکے فاعل کو ثواب ملتا ہے جبکہ اسکے ساتھ قصد صحیح ہو پس کسطرح ہے ساتھ اُس چیز کے کہ وہ اُس سے اوپر ہے اور اسمین یہ ہے کہ منع ہے نقل کرنا مردے کا ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کی اسواسطے کہ اگر یہ امر جائز ہوتا تو البتہ حکم کرتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ نقل کرنے سعد بن خولہ کے خطابی نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو تو جائز ہے اُسکو وصیت کرنی ساتھ زیادہ کے تہائی سے واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے پس مفہوم اُسکا یہ ہے کہ جسکا کوئی وارث نہ ہو پروا نہ کریگا وہ ساتھ وصیت کے ساتھ اس چیز کے کہ زیادہ ہو اس واسطے کہ وہ اپنے پیچھے کوئی وارث نہیں چھوڑتا کہ اُسپر محتاجی کا خوف ہو اور تعاقب کیا گیا ہے بایںطور کہ یہ محض تعلیل نہیں اور سوائے اسکے نہیں کہ اس میں تنبیہ ہے زیادہ تر نفع دینے والی چیز پر اور اگر محض تعلیل ہو تو البتہ تقاضا کرتی کہ تہائی سے زیادہ کے ساتھ وصیت جائز ہو جسکے وارث مالدار ہوں اور البتہ نافذ ہوتی انپر وصیت بغیر اجازت انکی کے اور اسکا کوئی قائل نہیں اور بر تقدیر تسلیم بات کے کہ تعلیل محض ہو پس وہ واسطے کم کرنے کے ہے تہائی سے نہ واسطے زیادہ کرنے کے اُسپر اسواسطے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تہائی کی وصیت جائز رکھی اور یہ کہ نہ اعتراض کیا جاوے ساتھ اسکی وصیت کرنے والے کو مگر یہ کہ اُس سے کم کرنا اولے ہے خاصکر اُسکو جسکے وارث مالدار نہ ہوں پس تنبیہ کی سعد کو اسپر اور اسمین بند کرنا ذریعے کا ہے واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ پھیر انکو اُنکی ایڑیوں پر تاکہ نہ ذریعہ پکڑے کوئی ساتھ بیماری کے واسطے سبب حب وطن کے یہ بات ابن عبد البر نے کہی ہے اور اسمین قید کرنا مطلق قرآن کا ہے ساتھ سنت کے اسواسطے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ بعد وصیت کے کہ وصیت کی جاوے ساتھ اُسکے یا قرض کے پس اسمین مطلق وصیت کا ذکر ہے اور قید کیا ہے اسکو سنت نے ساتھ تہائی کی اور یہ کہ جو اللہ کے واسطے کوئی چیز چھوڑے اسکو اسمین رجوع کرنا لائق نہیں اور نہ وہ اسمین سے کسی چیز کا مختار ہے اور اسمین افسوس ہے اوپر فوت ہونے اُس چیز کے کہ حاصل ہو ساتھ اُسکے ثواب اور یہ کہ جس سے یہ فوت ہو وہ جلدی کرے طرف پورا کرنے اسکے کے ساتھ غیر اُسکے کے اور اسمین تسلی ہے واسطے اُس شخص کے کہ فوت ہوا اُس سے کوئی کام کاموں سے

ساتھ حاصل کرنے اس چیز کے کہ وہ اُس سے اعلیٰ ہے واسطے اسکے کہ اشارہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
واسطے سعد کے اُسکے نیک عمل سے بعد اسکے اور یہ کہ جائز ہے صدقہ کرنا سب مال کا واسطے اس شخص کے
کہ صبر کے ساتھ مشہور ہو اور نہ ہو واسطے اُسکے وہ شخص کہ اُسکا خرچ اُسپر لازم ہے اور یہ مسئلہ کتاب الزکوٰۃ
مین پہلے گذر چکا ہے اور یہ کہ جائز ہے استفسار کرنا تحمل سے جبکہ کئی وجہون کا احتمال رکھے اسواسطے
کہ جب سعد کو سارے مال کی وصیت کرنے سے منع ہوا تو اُسکے نزدیک احتمال ہوا کہ اس سے کم مین شاید
منع ہو اور شاید جائز ہو پس استفسار کیا اس چیز سے کہ اُس سے کم ہے اور اسمین نظر کرنی ہے وارثون
کی بھلائی مین اور یہ کہ خطاب شارع کا واسطے واحد کے عام ہوتا ہے اُس شخص کو کہ اُسکی صفت پر ہو
مکلفین سے واسطے اتفاق کرنے علماء کے اوپر حجت پکڑنے کے ساتھ اس حدیث کے اگرچہ واقع ہوا
خطاب ساتھ صیغے افراد کے اور البتہ بعید بات کہی اس شخص نے جس نے کہا کہ یہ حکم سعد کے ساتھ خاص ہے اور
جو اُسکی طرح ہو اُس شخص سے کہ اپنے پیچھے وارث ضعیف چھوڑے یا جو پیچھے چھوڑے وہ قلیل ہو اس
واسطے کہ بیٹی اُسکے شان سے ہے یہ بات کہ طمع کیا جاوے بیچ اُسکے اور اگر ہو بغیر مال کے نہ رغبت کی
جاوے بیچ اسکے اور یہ کہ جو تھوڑا مال چھوڑے پس اختیار واسطے اُسکے ترک کرنا وصیت کا ہے اور باقی
رکھنا مال کا ہے واسطے وارثون کے اور یہ کہ اسمین رعایت ہے عدل کی درمیان وارثون کے اور یہ کہ رعایت
کرنی عدل کی ہے بیچ وصیت کے اور یہ کہ تہائی کثرت کی حد مین ہے اور تحقیق اعتبار کیا ہے بعض فقہائے
بیچ غیر وصیت کے اور حاجت ہوئی احتجاج کی ساتھ اُسکے طرف ثبوت طلب کثرت کے بیچ حکم معین کے
اور یہ جو کہا کہ تہائی بھی بہت ہے تو اُسکے معنے یہ ہین کہ تجھکو تہائی کافی ہے اور احتمال ہے کہ یہ واسطے
بیان جواز کے ہو یعنے تہائی مال کی وصیت کرنی جائز ہے اور اولےٰ یہ ہے کہ اس سے کم کیا جاوے اور اُسپر
زیادہ نہ کیا جاوے اور یہی ہے وہ چیز کہ جسکی طرف فہم دوڑتا ہے اور احتمال ہے کہ معنے یہ ہون کہ
تہائی کی وصیت کرنی اکمل ہے یعنے اُسکا ثواب بہت ہے اور احتمال ہے کہ اسکے معنے یہ ہون کہ بہت
ہے تھوڑا نہین اور یہ سب معنون سے اولےٰ ہے یعنے کثرت نسبتی امر ہے اور یہ جو کہا کہ نہین وارث
ہوتی مجھکو مگر بیٹی تو استدلال کیا ہے ساتھ اُسکے اُس شخص نے جو قائل ہے ساتھ رد کرنے باقی سے
ذوی الارحام پر واسطے حصر کے بیچ قول اُسکے کہ نہین وارث ہے میری مگر بیٹی اور تعاقب کیا گیا ہے بایطور
کہ مراد ذوی الفروض ہین جیسے کہ پہلے گذرا اور جو رد کرنے کا قائل ہے وہ اُسکے ظاہر کا قائل نہین اس
واسطے کہ نہین دیتی وہ اُنکو فرض اُنکا پھر رد کرین اُسپر باقی کو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتدا
مین سب کی مالک ہوتی ہے (فتح) **باب** الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ تہائی مال کی وصیت کرنے کا بیان

ف یعنے جواز اُسکا یا مشروعیت اسکی اور اُسکی تقریر پہلے باب مین گذر چکی ہے اور اجماع قرار پا چکا ہی اسپر کہ تہائی سے زیادہ مال کے ساتھ وصیت کرنی منع ہے ولیکن اختلاف کیا گیا ہے اُس شخص کے حق مین جسکا وارث ہو اور آوےگی شرح اسکی بیچ باب لا وصیۃ لوارث کی اور اُس شخص کے حق مین کہ اُسکا کوئی وارث نہ ہو پس جمہور اُسکو منع کرتے ہین اور جائز رکہا ہے اسکو حنیفہ اور اسحاق اور شریک اور احمد نے ایک روایت مین اور یہی ہے قول علی اور ابن مسعود کا اور انکی حجت یہ ہے کہ وصیت آیت مین مطلق ہے اور قید کیا ہے اسکو سنت نے ساتھ اُس شخص کے کہ اُسکا کوئی وارث ہو اور جسکا کوئی وارث نہین وہ اپنے اطلاق پر باقی رہے گا اور پہلے باب مین انکی ایک توجیہ گذر چکی ہے اور اسمین بھی اختلاف ہی کہ کیا اعتبار کیا جاوے تہائی مال کا وقت وصیت کی یا وقت موت کے اور یہ اختلاف دو قولون پر ہے اور یہ دو وجہین ہین واسطے شافعیہ کے زیادہ تر صحیح دوسری وجہ ہے پس قائل ہے ساتھ پہلی وجہ کے مالک اور اکثر عراقی اور یہی قول ہے نخعی اور عمر بن عبد العزیز کا اور قائل ہے ساتھ وجہ ثانی کے ابو حنیفہ اور احمد اور باقی اور یہی قول ہے علی بن ابی طالب اور ایک جماعت کا تابعین سے اور پہلون نے تمسک کیا ہے ساتھ اسکے کہ وصیت عقد ہی اور عقود مین اعتبار کئے جاتے ہین ساتھ اول اپنے کی اور بایںطور کہ اگر نذر مانی یہ کہ صدقہ کرے ساتھ تہائی مال اپنے کے تو اعتبار کیا جاتا ہے بوقت نذر کے اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اس طور کے کہ نہین ہی وصیت عقد ہر جہت سے اسواسطے نہین اعتبار کی جاتی اُسمین فوریت اور نہ قبول اور جواب دیا گیا ہے ساتھ فرق کے درمیان نذر اور وصیت کی بایںطور کہ وصیت سے رجوع جائز ہے اور نذر لازم ہوتی ہے اور نتیجہ اس اختلاف کا ظاہر ہوتا ہے اُس چیز مین کہ جبکہ حادث ہو واسطے اُسکے مال بعد وصیت کے اور نیز اسمین بھی اختلاف ہے کہ کیا حساب کیا جاوے تیسرا حصہ تمام مال سے یا نافذ ہوگی ساتھ اُس چیز کے کہ جانتا ہے اسکو موصے یعنے وصیت کرنیوالا سوائے اُسکے جو اُسپر پوشیدہ ہے یا نیا حاصل ہوا واسطے اُسکے اور نہین معلوم کیا اُسنے اسکو اور ساتھ پہلی قول کے قائل ہین جمہور اور ساتھ دوسرے کے قائل ہے مالک اور جمہور کی حجت یہ ہے کہ نہین شرط ہے کہ یاد کرے تعداد مقدار مال کی وقت وصیت کے اتفاقاً اگرچہ اُسکی جنس اسکو معلوم ہو پس اگر اسکا معلوم کرنا شرط ہوتا تو البتہ یہ جائز نہ ہوتا (فتح) وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ اِلَّا الثُّلُثُ یعنے اور حسن بصری نے کہا کہ نہین جائز ہے واسطے ذمی کے وصیت مگر ساتھ تہائی مال کے یعنے اگر ذمی کافر وصیت کرے تو نہین نافذ ہوتی مگر تہائی مین ف ابن بطال نے کہا کہ مراد بخاری کی ساتھ اُسکے رد کرنا ہے اس شخص پر جو حنیفہ کیطرح کہتا ہے کہ جو وارث نہ ہو اسکے واسطے تہائی مال سے

زیادہ کے ساتھ وصیت کرنی درست ہے اور اسی واسطے حجت پکڑی ہے اس نے ساتھ قول اللہ تعالیٰ
کے کہ حکم کر درمیان انکے ساتھ اس چیز کے کہ خدا نے اتاری ہے اور وہ چیز کہ حکم کیا ہے ساتھ اس کے حضرت
اللہ علیہ وسلم نے تہائی مال کے ساتھ وصیت کرنے سے وہی حکم ہے ساتھ اس چیز کے کہ خدا نے
اتاری سو جس نے اس حد سے تجاوز کیا تو اس نے ممنوع کام کیا اور ابن منیرؒ نے کہا کہ بخاری کی یہ مراد
نہیں بلکہ انکی مراد شہادت لینی ہے ساتھ آیت کے اس پر کہ جب ذمی کے وارث ہمارے پاس مقدمہ
لاویں تو نہیں جاری ہوگی وصیت انکی مگر تہائی مال سے اس واسطے کہ ہم نہیں حکم کرتے درمیان
انکے مگر ساتھ حکم اسلام کے واسطے دلیل قول اللہ تعالیٰ کے کہ حکم کر درمیان انکے ساتھ اس چیز کے کہ خدا نے
اتاری (فتح) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ یعنے اور ابن عباسؓ نے کہا
کہ حکم ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہ حکم کریں درمیان انکے ساتھ اس چیز کے کہ خدا نے اتاری خدا نے فرمایا
کہ حکم کر درمیان انکے ساتھ اس چیز کے کہ خدا نے اتاری حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ
لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ ترجمہ ابن عباسؓ
سے روایت ہے کہ اگر کم کریں لوگ وصیت کو تہائی سے چوتھائی تک تو بہتر ہو اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی مال کے ساتھ وصیت کر اور تہائی بھی بڑی ہے یا فرمایا بہت ہے ف یہ تعلیل
کے ہے واسطے اس چیز کے کہ اختیار کیا ہے اسکو ابن عباسؓ نے کم کرنے سے تہائی سے اور شاید ابن عباسؓ نے لیا ہے
اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصف کرنے سے تہائی کو ساتھ کثرت کے اور اسکی توجیہ پہلے باب میں گذر
چکی ہے اور جس نے لیا ہے ابن عباسؓ کی قول کو مانند اسحاق بن راہویہ کی اور مشہور شافعیؒ کے مذہب
سے یہ ہے کہ مستحب ہے کہ تہائی مال سے کم کیا جاوے اور نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں لکھا ہے کہ اگر وارث
محتاج ہوں تو مستحب ہے کہ تہائی سے کم کیا جاوے اور اگر مالدار ہوں تو نہ کم کیا جاوے (فتح) حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ ثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي قَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ أُرِيدُ
أَنْ أُوصِيَ وَإِنَّمَا لِي ابْنَةٌ فَقُلْتُ أُوصِي بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثُ
قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ قَالَ فَأَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ فَجَازَ ذٰلِكَ لَهُمْ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ مین بیمار ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی کی تو مین نے کہا کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ خدا مجھکو اپنی ایڑیون پر نہ پھیرے یعنے جس جگہ سے مین نے ہجرت کی ہے یعنے مکے سے وہان مجھکو نہ مارے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امید ہے کہ خدا تجھکو بیماری سے اٹھاوے اور نفع پاوین ساتھ تیرے کئی لوگ مین نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ وصیت کرون یعنے اپنا مال خیرات کرون اور سوای اسکے کچھ نہین کہ میری صرف ایک بیٹی ہے تو مین نے کہا کہ مین آدھے مال کی وصیت کرتا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدھا مال بہت ہے مینے کہا کہ تہائی مال کی وصیت کرتا ہون فرمایا تہائی کی وصیت کر اور تہائی بھی بہت ہے راوی نے کہا کہ لوگون نے تہائی کے ساتھ وصیت کی پس جائز ہوئی وصیت اُنکے ساتھ تہائی کی **ف** مین نے اس حدیث کو کسی طریق مین نہین دیکھا کہ نصف کو کثرت کے ساتھ موصوف کیا ہو اور سوای اسکے نہین کہ اسمین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کل مین اور نہ دو تہائیون مین اور نہین ہے اس روایت مین اشکال مگر اس جہت سے کہ اسمین نصف کو کثرت کے ساتھ موصوف کیا ہے اور تہائی کو بھی کثرت کے ساتھ موصوف کیا ہے پس کسطرح منع ہوئی وصیت ساتھ آدھے مال کے اور جائز ہوئی ساتھ تہائی کے اور جواب اسکا یہ ہے کہ دوسری روایت جسمین نصف کا جواب ہے دلالت کرتی ہے آدھے مال کے منع ہونے پر اور اوسکی تہائی مین منع نہین آئی بلکہ اقتصار کیا اوپر وصف کرنے اُسکے کے ساتھ کثرت کے اور اُسکی علت بیان کی کہ وارثون کو مالدار باقی چھوڑنا اولی ہے بنابر اُسکے پس قول اسکا الثلث خبر مبتدا محذوف کی ہے تقدیر اسکی مباح ہے اور آپکا قول الثلث کثیر دلالت کرتا ہے کہ اولے یہ ہے کہ اُس سے کم کیا جاوے اور یہ جو راوی نے کہا کہ لوگون نے تہائی کی وصیت کی تو شاید مراد امام بخاری کی ساتھ اُسکے اشارہ کرنا ہے کہ تہائی سے کم کرنا جو ابن عباس رض کی حدیث مین آیا ہے وہ استحباب کے واسطے ہے نہ واسطے منع کے واسطے تطبیق کے درمیان دونو حدیثون کے (فتح) **باب** قَوْلِ الْمُوصِي لِوَصِيِّهِ تَعَاهَدْ وَلَدِي وَمَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوٰى باب ہے بیان مین قول وصیت کرنے والے کے واسطے وصی اپنے کے یعنے جسکو وصیت کی کہ میری اولاد کی خبر گیری کر اور بیان ہے اُس چیز کا کہ جائز ہے واسطے وصی کے دعوی سے **ف** وارد کی بخاری نے اسمین حدیث عائشہ رض کی بیچ قصے جھگڑے سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کی لونڈی کے بیٹے مین اور تحقیق باب باندھا ہے واسطے اُس کے کتاب الاشخاص مین دعوے الموصی للمیت ای عن المیت یعنے مردے کی طرف سے اور نکالنا دونو امرون

ذکور کا ترجمہ میں حدیث سے ظاہر ہے اور اسکی شرح کتاب الفرائض میں آویگی (فتح) حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان عتبۃ بن ابی وقاص عہد الی اخیہ سعد بن ابی وقاص ان ابن ولیدۃ زمعۃ منی فاقبضہ الیک فلما کان عام الفتح اخذہ سعد فقال ابن اخی قد کان عہد الی فیہ فقام عبد بن زمعۃ فقال اخی وابن امۃ ابی ولد علی فراشہ فتساوقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سعد یا رسول اللہ ابن اخی کان عہد الی فیہ فقال عبد بن زمعۃ اخی وابن ولیدۃ ابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو لک یا عبد ابن زمعۃ الولد للفراش وللعاھر الحجر ثم قال لسودۃ بنت زمعۃ احتجبی منہ لما رای من شبہہ بعتبۃ فما راھا حتی لقی اللہ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بہائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تہی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجہ سے ہے یعنے میرے نطفے سے ہے سو لے لینا اسکو طرف اپنی سو جب فتح مکہ کا سال ہوا تو اسکو سعد بن ابی وقاص نے لیا اور کہا کہ میرا بہتیجا ہے کہ میرے بہائی نے مجہکو اسکے حق میں وصیت کی تہی تو عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بہائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہے اے عبد بن زمعہ کہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہے اور واسطے زانی کے محرومی ہے یعنے میراث اور نسب سے پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سودہ زمعہ کی بیٹی کو فرمایا کہ پردہ کر اُس سے اے سودہ بسبب اُس چیز کے کہ دیکہی مشابہت اسکی ساتہ عتبہ کے تو اُس لڑکے نے اُس سودہ کو نہ دیکہا یہاں تک کہ مر گیا باب اذا اومأ المریض براسہ اشارۃ بینۃ جازت جب اشارہ کرے بیمار اپنے سر سے اشارہ ظاہر یعنی کچہہ خفا نہو تو جائز ہے یعنی کیا حکم جاوے ساتہ اسکے (فتح) حدثنا حسان بن ابی عباد ثنا ھمام عن قتادۃ عن انس ان یہودیا رض راس جاریۃ بین حجرین فقیل لہا من فعل بک افلان او فلان حتی سمی الیہودی فاومأت براسہا فجیء بہ فلم یزل حتی اعترف فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض راسہ بالحجارۃ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکے کا سر دو پتہروں کے درمیان کچلا یعنی ایک پتہر اُسکے سر کے نیچے رکہا اور ایک اوپر سے مارا تو اسکو کہا گیا کہ کسنے تیرے ساتہ یہ کام کیا کیا فلانے نے کیا فلانے نے یعنی جن جن پر گمان تہا انکا نام لیا یہاں تک کہ یہودی

کی طرف جلدی کی تو سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا بہتیجا ہے اسکے بارے میں نے (یعنی بہائی) مجہہ وصیت کی تہی۔

کا نام لیا گیا تو لڑکے نے اپنے سر سے اشارہ کیا یعنے ہان پہر اُسکو لایا گیا تو ہمیشہ نگر رکہا اسکو یہانتک کہ اُس نے اقرار کیا کہ مین نے ہی یہ کام کیا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اُسکا سر پتہر و نسے کچلا گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیمار اپنے سر سے اشارہ کرے تو اسکا اشارہ معتبر ہے -

باب لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ نہین جائز ہے وصیت واسطے وارث کے **ف** یہ ترجمہ حدیث مرفوع کا لفظ ہے گویا کہ نہین ثابت ہوئی ہے وہ بخاری کی شرط پر پس باب باندہا ساتہ اسکے موافق عادت اپنی کے اور بے پرواہ ہوا ساتہ اسچیز کے کہ دے حکم اُسکے کو اور تحقیق روایت کیا اُسکو ابو درداء اور ترمذی وغیرہ نے ابی امامہ کی حدیث سے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حجۃ الوداع کے دن اپنے خطبے مین فرماتے تہے کہ خدا نے ہر حقدار کو اپنا حق دیا پس نہین جائز وصیت واسطے وارث کے اور اُسکی سند مین اسماعیل بن عیاش ہے اور تحقیق قوی کیا ہے حدیث اسکی کو شامیون سے ایک جماعت نے اماموں سے انہین سے احمد اور بخاری مین اور یہ حدیث اُس نے شرحبیل بن مسلم سے روایت کی ہے اور وہ شامی ہے ثقہ ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور شہاب بن عمرو ابن خارجہ سے ہے نزدیک ترمذی اور نسائی کے اور انس سے نزدیک ابن ماجہ کے اور عمرو بن شعیب اور جابر سے نزدیک دارقطنی کے اور علی سے نزدیک ابن ابی شیبہ کے اور انہین سے کسیکی سند کلام سے خالی نہین لیکن انکا مجموع تقاضا کرتا ہے کہ حدیث کیواسطے اصل ہے بلکہ شافعی نے ام مین کہا کہ یہ متن متواتر ہے پس کہا امام شافعی نے کہ پایا ہمنے اہل فتوی کو اور اُس شخص کو کہ یاد رکہا ہمنے اُسنے اہل علم بالمغازی سے قریش وغیرہ سے کہ نہین مختلف ہین اسمین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہین وصیت واسطے وارث کے اور روایت کرتے ہین اُسکو ان لوگون سے کہ یاد رکہا ہے انہون نے اسکو اُن سے کہ ملاقات کی ہے انہون نے آپ سے پس ہو گی یہ نقل کل کی کل سے پس یہ قوی تر ہے نقل واحد سے اور تنازع کیا ہے فخر رازی نے اس حدیث کے متواتر ہونے مین اور بر تقدیر تسلیم اس بات کے پس مشہور شافعی کے مذہب سے یہ ہے کہ قرآن سنت کے ساتہ منسوخ نہین ہوتا و لیکن حجت اسمین اجماع ہے بنا بر مقتضی حدیث کے جیسے کہ شافعی وغیرہ نے اسکی تصریح کی ہے اور مراد ساتہ نہ صحیح ہونے وصیت کے واسطے وارث کے عدم لزوم ہے یعنی لازم نہین ہوتی اسواسطے کہ اکثر اسپر ہین کہ وہ موقوف ہے وارثون کی اجازت پر اور دارقطنی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ نہین جائز ہے وصیت واسطے وارث کے مگر یہ کہ وارث چاہین کہا ساتہ اسکے اور اُسکے راوی معتبر ہین اور شاید بخاری نے اشارہ کیا ہے طرف اسکی پس باب باندہا ساتہ حدیث کے اور یہ حدیث ابن عباس رض کی موقوفا بہی آئی ہے لیکن

اُسکی تفسیر مین اخبار ہے ساتھ اس چیز کے کہ تھی حکم سے پہلے اترنے قرآن کے سو پس ہوئی حکم منسوخ
ساتھ اس تقریر کے اور وجہ دلالت اسکی کی واسطے ترجمہ کے اس جہت سے ہے کہ منسوخ ہونا وصیت کا
واسطے والدین کے اور ثابت کرنی میراث واسطے انکے بدلے وصیت کی مشعر ہے ساتھ اسکی کہ نہ جمع کیا جاوے
واسطے ماں باپ کی درمیان میراث اور وصیت کی اور جب اسطرح ہوا تو جو اُن دونوں سے کم ہے اولی ہے
ساتھ اسکے کہ نہ جمع کیا جاوے واسطے اسکے یہ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تھی وصیت واسطے
ماں باپ کے اور قرابت والوں کے الخ پس ظاہر ہوئی وجہ مناسبت کی ساتھ اس زیادت کی (فتح الباری)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ
لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ
لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ ابتداء
اسلام مین مال سب اولاد کا تھا اور وصیت ماں باپ کے واسطے تھی یعنے ماں باپ وارثوں مین داخل نہ تھے
تو منسوخ کیا اللہ نے اس حکم سے جو کچھ چاہا پس ٹھیرایا واسطے مرد کے مانند حصے دو عورتوں کی یعنے دو
عورتوں کے برابر اور ٹھیرایا واسطے ماں باپ کے ہر ایک کو دونوں مین سے چھٹا حصہ اور ٹھیرایا واسطے عورت
کی آٹھواں حصہ یعنے جبکہ خاوند کی اولاد ہو اور چوتھائی جبکہ اولاد نہ ہو اور ٹھیرایا واسطے خاوند کے آدھا مال
اور چوتھائی یعنے دو حالوں مین **ف** جمہور علماء نے کہا کہ یہ وصیت اول اسلام مین واجب تھی واسطے
ماں باپ میت کی اور قرابتیوں کے بنابر اسکے کہ مناسب جانے اُسکو میت برابری کرنی اور تفضیل سے پھر
حکم فرائض کی آیت سے منسوخ ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ تھی وصیت واسطے ماں باپ اور قرابتیوں اسکے
سوا انکی اولاد کے پس تحقیق وہ وارث ہوتی تھی اس چیز کو کہ وصیت کی بعد باقی رہتی اور عجب بات ہے کہ ابن
شریح نے پیکھا کہ تھے مکلف ساتھ وصیت کے واسطے والدین کے اور قرابت والوں کے بقدر حصے کے
کہ خدا کے علم مین مقدر تھا پہلے اتارنے اسکے کی اور امام الحرمین نے اسپر سخت انکار کیا ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ آیت مخصوص ہے سو واسطے کہ اقربین عام ہے اس سے کہ وارث ہون اور وصیت ان سب کے
واسطے واجب تھی پس خاص کیا گیا وصیت کی آیت سے وہ شخص کہ وارث نہین ساتھ آیت فرائض کے
اور ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نہین جائز وصیت واسطے وارث کی اور باقی رہا حق اس شخص کا کہ نہین
وارث اقربین سے وصیت مین اپنے حال پر یہ قول طاوس وغیرہ کا ہے اور اختلاف کیا گیا ہے
بیچ معین کرنے ناسخ آیت وصیت کی واسطے ماں باپ اور قرابت والوں کے سو بعض کہتے ہین کہ

فرائض کی آیت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حدیث مذکور ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسپر اجماع نے دلالت کی ہے اگرچہ اسکی دلیل متعین نہین ہوئی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ حدیث لاوصیة لوارث کے باینطور کہ وارث کو واسطے ہرگز وصیت صحیح نہین کما تقدم اور بر تقدیر نافذ ہونے اسکے کے تہائی سے نہین صحیح ہے وصیت کیواسطے اسکے اور واسطے غیر اسکے کے ساتھ اسچیز کے کہ تہائی سے زیادہ ہو اگرچہ وارث جائز رکھین اور ساتھ اسکے قائل ہوا ہے مزنی اور داؤد اور قوی کیا ہے اسکو سبکی نے اور حجت پکڑی ہے اس نے واسطے اسکے ساتھ حدیث عمران بن حصین کے اس شخص کی جس نے چھ غلام آزاد کئے تھے پس تحقیق اسمین مسلم کے نزدیک ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو سخت بات کہی یعنے کہا کہ اگر مین جانتا تو اسکا جنازہ نہ پڑھتا اور نہین منقول ہے یہ بات کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وارثون سے مراجعت کی ہے پس دلالت کی اس نے کہ یہ مطلق منع ہے اور نیز دلیل پکڑی ہے اس نے ساتھ قول راوی کے سعد بن ابی وقاص کی حدیث مین کہ اسکے بعد تہائی سے وصیت کرنی جائز تھی پس مفہوم اسکا یہ ہے کہ تہائی سے زیادہ کے ساتھ وصیت کرنی جائز نہین اور ساتھ اسکے کہ منع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد کو وصیت کرنے سے ساتھ آدھے مال کے اور نہین استثنے کی صورت اجازت کی اور جو تہائی سے زیادہ کے ساتھ وصیت کو جائز رکھتا ہے دلیل پکڑی ہے اس نے ساتھ زیادتی کے جو پہلے گذر چکی ہے اور وہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے مگر یہ کہ وارث چاہین۔ پس اگر یہ زیادتی صحیح ہو تو وہ دلیل ظاہر ہے اور دلیل پکڑی ہے جائز رکھنے والون نے معنے کے اعتبار سے باینطور کہ منع تو اصل مین صرف حق وارثون کے واسطے تھا پس جب جائز رکھین تو منع نہین ہوگا اور اختلاف کیا ہے اسکی اجازت کیوقت مین پس جمہور اسپر ہین کہ اگر موصے کی زندگی مین جائز رکھین تو جائز ہے انکو رجوع کرنا جب چاہین اور اگر اسکے بعد جائز رکھین تو نافذ ہو جاتی ہے یعنے لازم ہو جاتی ہے انکو رجوع کرنا صحیح نہین ہوتا اور تفصیل کی ہے مالکیہ نے زندگی مین درمیان مرض الموت اور غیر اسکے کے پس لاحق کیا ہے انہون نے مرض الموت کو ساتھ مابعد موت کے اور استثنے کیا ہے بعضون نے اسکو جبکہ ہو اجازت دینے والا وصیت کرنے والے کے عیال مین اور خوف کرے باز رہنے انکے سے منقطع ہونا معروف اسکے کو اس سے اگر زندہ رہے پس تحقیق واسطے مثل اسکی کے جائز ہے رجوع کرنا اور کہا زہری اور ربیعہ نے کہ انکو رجوع کرنا مطلق درست نہین اور اتفاق کیا ہے انہون نے اوپر اعتبار ہونے موصے لہ کے وارث بیچ دن مرنے کے یہان تک کہ اگر وصیت کرے واسطے بھائی اپنے کے جو وارث ہے جبکہ اسکے واسطے بیٹا نہ ہو جو بھائی مذکور کو محروم

کرے پس پیدا ہو واسطے اسکے بیٹا پہلے مرنے اسکے کے جو مجروم کرے بھائی کو تو بھائی مذکور کیواسطے وصیت جائز ہے اور اگر اپنے بھائی کے واسطے وصیت کرے اور اُسکے واسطے بیٹا ہو تو بیٹا وصیت کرنیوالے کے مرنے سے پہلے مرجاوے تو وہ وصیت وارث کیواسطے ہے یعنے پس جائز نہ ہوگی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اُسکے اوپر منع کرنے وصیت اُس شخص کے کہ بیت المال کے سوا اسکا کوئی وارث نہ ہو واسطے کہ وہ منتقل ہوتا ہے وراثۃ واسطے مسلمانوں کے اور وارث کو واسطے وصیت باطل ہے اور یہ وجہ بعض ضعیف ہے حکایت کیا ہے اسکو قاضی حسین نے اور اُسکے قائل کو لازم آتا ہے کہ ذمی کی وصیت کو جائز نہ رکھے یا مقید کرے اُس چیز کو کہ مطلق چھوڑی اُس نے (فتح) **بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ** مرنیکے وقت صدقہ کرنے کا بیان یعنے جائز ہوگا اسکا یعنی جائز ہے اگرچہ صحت کیحالت مین افضل ہے (فتح) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ** ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَاْمُلُ الْغِنٰى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یعنے پوچھا کہ یا حضرت کونسی خیرات افضل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو (اور تجھکو زندگی کی امید ہو) اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہانتک کہ جب تو مرنے لگے اور روح حلق مین پہونچے تو اسوقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ فلانے وارث کا ہو چکا یعنے اسواسطے کہ اگر اُس وقت کسی کو نہ دیگا تو بھی مال اُسکے ہاتھ سے گیا اور وارثون کو ملا **ف** ظاہر یہ ہے کہ یہ مذکور بطور مثال کے ہے خطابی نے کہا کہ پہلا اور دوسرا فلانا موصے لہ ہین اور اخیر فلانا وارث اسواسطے کہ اگر وہ چاہے تو اسکو جائز رکھے اور اگر چاہے تو اسکو باطل کرے اور اُسکے غیر نے کہا کہ احتمال ہے کہ مراد ساتھ سب کے وہ شخص ہو کہ اُسکے واسطے وصیت کیجاوے اور سوائے اسکے نہین کہ تیسرے فلانے مین کان کے لفظ کو داخل کیا واسطے اشارت کرنیکے طرف مقید کرنے تقدیر کی واسطے اُسکے ساتھ اُسکے اور کرمانی نے کہا کہ احتمال ہے کہ پہلا فلانا وارث ہو اور دوسرا مورث اور تیسرا موصے لہ مین کہتا ہون کہ احتمال ہے کہ اُسکا بعض وصیت ہو اور بعض اقرار اور ایک روایت مین واقع ہوا ہے کہ کرو واسطے فلانے کے اتنا اور صدقہ کرو ساتھ اتنے کے اور ابن ماجہ وغیرہ کی روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مین تھوکا پھر اپنی انگلی سبابہ رکھی

پہر فرمایا کہ کہان سے عاجز جانتا ہے مجھکو ابن آدم اور تحقیق مین نے پیدا کیا ہے تجھکو مثل اس چیز سے سو
تو نے مال جمع کیا اور خدا کے راہ مین نہ دیا یہان تک کہ جب روح حلق مین پہونچے تو تو نے کہا کہ
فلانے کو اتنا دینا اور اتنا صدقہ کرنا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندگی اور صحت کی حالت مین خیرات
کرنی اور قرض کا ادا کرنا افضل ہے مرنے کے بعد اور بیماری مین دینے سے اور اشارہ کیا طرف اسکی
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہ قول اپنے کے (وانت صحیح الخ) اس واسطے کہ صحت کی حالت
مین مال کا نکالنا اسپر دشوار ہوتا ہے اکثر اوقات واسطے اس چیز کے کہ ڈراتا ہے اسکو شیطان ساتہ اسکے
اور زینت دیتا ہے واسطے اسکے ممکن ہونے طول حیاتی کے سے اور محتاج ہونے سے طرف
مال کی جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ شیطان تمکو محتاجی کا وعدہ دیتا ہے اور نیز پس شیطان اکثر اوقات
زینت دیتا ہے واسطے ظلم کے وصیت مین اور رجوع کرنے کی وصیت سے پس خاص ہوگی تفضیل صدقہ
حاضر کے بعض سلف نے کہا کہ دنیا دار لوگ اپنے مالون مین دو بار خدا کی نافرمانی کرتے ہین ایک بار تو اسکے
ساتہ بخل کرتے ہین اور حالانکہ وہ انکے ہاتہ مین ہے نکل جاوے یعنے بعد مرنے کے اور ترمذی وغیرہ نے
ابو درداء سے روایت کی ہے کہ مثل اسکی جو مرتے وقت آزاد کرے اور صدقہ دے مثل اس شخص کی
ہے کہ ہدیہ بہیجے جبکہ سیر ہو اور یہہ راجع ہے طرف معنے حدیث باب کی اور ابن حبان وغیرہ نے ابو سعید سے
روایت کی ہے کہ البتہ خیرات کرنا مرد کا اپنی زندگی اور تندرستی مین ساتہ ایک درہم کے بہتر ہے واسطے
اسکے اس سے کہ خیرات کرے وقت مرنے اپنے کے ساتہ سو درہم کے (فتح) **باب قول اللہ**
عَزَّوَجَلَّ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ وارث ہونا بعد وصیت
کے ہے جو کی گئی یا قرض کی ف مراد بخاری کی اس ترجمے سے اور اللہ خوب جانتا ہے دلیل پکڑنا ہے
ساتہ اس چیز کے کہ اختیار کیا ہے اسکو اقرار بیمار کے سے ساتہ قرض کے مطلق یعنے بیمار اقرار کرے کہ فلانے
کا مجہ پر اتنا قرض ہے برابر ہے کہ مقر لہ وارث ہو یا اجنبی اور وجہ دلالت کی یہہ ہے کہ برابری کی خدا نے
درمیان وصیت اور قرض کے بیچ مقدم کرنے انکے کے میراث پر اور تفصیل نہین کی پس خارج ہوئی
وصیت واسطے وارث کے ساتہ اس دلیل کے کہ پہلے گذری اور اقرار بالدین اپنے حال پر باقی رہا اور
قول اللہ تعالی کا من بعد وصیۃ متعلق ہے ساتہ اس چیز کے کہ پہلے گذر چکی ہے کل
ورا ثتون سے نہ ساتہ اس چیز کے کہ متصل ہے ساتہ اسکے تنہا اور گویا کہ اسنے کہا کہ قسمت
ان چیزون کے واقع ہوتی ہے بعد وصیت کے اور وصیت اس جگہ مال

* یعنی زندگی مین ایک بار دینا بہتر ہے بعد موت کے سو بار دینے سے ۱۲ منہ

موصے بہ ہے اور قول خدا کا یوصی بہا صفت ہے مقید کرتی ہے موصوف کو اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ معلوم کیا جاوے کہ میت کو وصیت کرنی جائز ہے یہ بات سہیلی نے کہی ہے اور وصیت کی تنکیر فائدہ دیتی ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اگر واجب ہوتی تو کہا جاتا مِنۡ بَعۡدِ الۡوَصِيَّةِ (فتح) وَيُذۡكَرُ اَنَّ شُرَيۡحًا وَعُمَرَ بۡنَ عَبۡدِ الۡعَزِيۡزِ وَطَاؤُسًا وَعَطَاءً وَابۡنَ اُذَيۡنَةَ اَجَازُوۡا اِقۡرَارَ الۡمَرِيۡضِ بِدَيۡنٍ یعنے اور ذکر کیا جاتا ہے کہ قاضی شریح اور عمر بن عبد العزیز اور طاؤس اور عطا اور ابن اذینہ نے جائز رکھا اقرار بیمار کا ساتہ قرض کے یعنے اگر بیمار کہے کہ فلانے کا مجہ پر اتنا قرض ہے تو یہ جائز ہے اور وہ اقرار اسکا صحیح ہے وَقَالَ الۡحَسَنُ اَحَقُّ مَا يُصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ اٰخِرُ يَوۡمٍ مِنَ الدُّنۡيَا وَاَوَّلُ يَوۡمٍ مِنَ الۡاٰخِرَةِ یعنے اور حسن بصری نے کہا کہ لائق تر اس چیز کا کہ تصدیق کیا جاوے ساتہ اسکے مرد اخیر دن دنیا کا ہے اور پہلا دن آخرت کا یعنے مرنے کے دن اگر اقرار کرے قرض کا تو اسکی تصدیق کی جاوے وَقَالَ اِبۡرَاهِيۡمُ وَالۡحَكَمُ اِذَا اَبۡرَاَ الۡوَارِثَ مِنَ الدَّيۡنِ بَرِئَ یعنے اور ابرہیم اور حکم نے کہا اگر بیمار وارث کو قرض سے بری کرے تو بری ہوجاتا ہے یعنے اگر بیمار اپنے وارث کو کہے کہ میرا اسپر کچہ قرض نہیں تو وہ وارث قرض سے بری ہوجاتا ہے اور دوسرے وارثوں کو نہیں پہونچتا کہ مورث کے قرض کی بابت اسپر دعوی کریں یعنے اسکا قول معتبر ہے اور وارثوں پر حجت ہے وَاَوۡصٰى رَافِعُ بۡنُ خَدِيۡجٍ اَنۡ لَّا تُكۡشَفَ امۡرَاَتُهُ الۡفَزَارِيَّةُ عَمَّا اُغۡلِقَ عَلَيۡهِ بَابُهَا یعنے اور رافع بن خدیج نے وصیت کی اور اقرار کیا کہ نہ کہولی جاوے اسکی عورت فزاریہ اس مال سے کہ بند کیا گیا ہے اس مال پر دروازہ اسکا یعنے میرے مرنیکے بعد کوئی بہی بی بی فزاریہ سے تعرض نہ کرے اور اسکو کچہ نہ کہے کہ وہ مال اسکے ملک ہے ف اور اسکا یہ قول کافی ہے واسطے اسکے حاجت گواہ کی نہیں وَقَالَ الۡحَسَنُ اِذَا قَالَ لِمَمۡلُوۡكِهٖ عِنۡدَ الۡمَوۡتِ كُنۡتُ اَعۡتَقۡتُكَ جَازَ یعنے اور حسن بصری نے کہا کہ اگر مرنیکے وقت اپنے غلام سے کہے کہ میں نے تجہکو آزاد کر دیا تہا تو جائز ہے یعنے اور وہ غلام آزاد ہوجاتا ہے ف اور یہ حسن کے طریق پر ہے کہ بیمار کا اقرار مطلق جائز ہے وَقَالَ الشَّعۡبِيُّ اِذَا قَالَتِ الۡمَرۡاَةُ عِنۡدَ مَوۡتِهَا اِنَّ زَوۡجِيۡ قَضَانِيۡ وَقَبَضۡتُ مِنۡهُ یعنے اور شعبی نے کہا کہ اگر عورت اپنے مرنے کے وقت کہے کہ میرے خاوند نے میرا حق مہر ادا کر دیا ہے اور میں نے اس سے لے لیا ہے تو اسکا یہ اقرار معتبر ہے یعنے وارثوں کو نہیں پہونچتا کہ اسکے مرنے کے بعد اسکے خاوند سے مہر کا تقاضا کریں ف ابن تین نے کہا کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ نہیں تہمت لگائی جاتی عورت ساتہ میل کرنیکے طرف خاوند اپنے کی اس حال میں خاصکر جبکہ ہو واسطے عورت کے اولاد اسکی غیر سے یعنے دوسرے خاوند سے وَقَالَ بَعۡضُ النَّاسِ لَا يَجُوۡزُ اِقۡرَارُهٗ لِسُوۡءِ الظَّنِّ بِهٖ لِلۡوَرَثَةِ ثُمَّ اسۡتَحۡسَنَ

فقال بعضہم لا یجوز اقرارہ بالودیعۃ والبضاعۃ والمضاربۃ یعنے اور بعض لوگون نے کہا کہ نہین جائز ہے
اقرار بیمار کا واسطے بدگمانی کے ساتہ اسکے واسطے وارثون کے یعنے اسواسطے کہ وارث گمان کرینگے
کہ اس نے ہمارے محروم کرنے کیواسطے اقرار کیا ہے پہر اُسے بعض نے استحسان کیا پس کہا کہ جائز ہے اقرار
اُسکا ساتہ امانت کسی کے اور پونجی کے اور مضاربت کے یعنے کہے کہ یہ سب مال فلانے کا ہے
کہ اُسکا مضارب ہے ف ابن تین نے کہا کہ اگر مراد اس قائل کی یہ ہے کہ جب اقرار کرے ساتہ
مضاربت کے مثلاً واسطے وارث کی تو لازم آوے گا اُسکو تناقض اور نہین تو نہین اور فرق کیا ہے
بعض حنفیہ نے ساتہ اسکے کہ نفع مال کا مضاربت مین مشترک ہے درمیان محنت کرنے والے کے اور مالک
کے پس نہ ہوگا مانند قرض محض کی اور ابن منذر نے کہا کہ اجماع ہے اسپر کہ اقرار بیمار کا واسطے غیر وارث
کے جائز ہے لیکن اگر ہو اُسپر قرض تندرستی مین تو ایک گروہ نے کہا کہ ابتدا کیا جاوے ساتہ قرض
تندرستی کے اور جنکے واسطے بیماری مین اقرار کیا ہے اُنکا قرض پیچھے ادا کیا جاوے یہ قول
نخعی اور اہل کوفہ کا ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ وارث کیواسطے بیمار کا اقرار جائز ہے یا نہین
پس جائز رکہا ہے اسکو مطلق اوزاعی اور اسحاق اور ابو ثور نے اور یہی راجح ہے نزدیک شافعیہ کے
اور یہی قول ہے امام مالک کا مگر اُس نے استثنا کیا ہے جبکہ اپنے بیٹے کے واسطے اقرار کرے اور ہو
ساتہ اُسکے وہ شخص کہ شریک ہو اُسکو غیر بیٹے سے مانند چچا کے بیٹے کی مثلاً اسواسطے کہ وہ تہمت
کیا جاتا ہے اسمین کہ اپنے بیٹے کو زیادہ دے اور چچا کے بیٹے کو کم دے بغیر عکس کے اور نیز استثنا کیا
ہے اُس چیز کو جبکہ اقرار کرے واسطے بی بی اپنی کے کہ پہچانا جاوے ساتہ محبت اُسکی کے اور میل
کی طرف اُسکی اور گویا کہ درمیان اُسکے اور درمیان اولاد اُسکی کے غیر اُس عورت سے دوری ہے خاصکر
جبکہ ہو واسطے اُسکے اس عورت سے اس حالت مین اولاد اور حاصل منقول کا مالکیہ سے مدار امر کی تہمت
ہے اور اُسکے نہ ہونے پر پس اگر تہمت نہ ہو تو جائز ہے نہین تو نہین اور یہی اختیار رویانی کا ہے
شافعیہ سے اور شریح اور حسن بن صالح سے ہے کہ نہین جائز ہے اقرار اُسکا واسطے وارث کے مگر واسطے
بی بی اپنی کے ساتہ مہر اُسکے کے اور قاسم اور سالم اور ثوری اور شافعی سے ایک قول مین کہ گمان کیا ہے
ابن منذر نے کہ شافعی نے رجوع کیا ہے پہلے سے طرف اُسکی اور ساتہ اسی کے قائل ہے احمد کہ نہین
جائز ہے اقرار بیمار کا واسطے اپنے وارثون کے مطلق اس واسطے کہ اُنکے واسطے کہ وصیت منع ہے
پس نہین امن ہے اس سے کہ زیادہ کرے وصیت کو واسطے اُسکے پس گردانے اُسکو اقرار اور جو
اسکو مطلق جائز رکہتا ہے اُس نے محبت پکڑی ہے ساتہ اُس چیز کے کہ حسن سے پہلے گذر چکی ہے

کو قریب المرگ کے حق میں تہمت بعید ہے اور ساتھ فرق کے درمیان وصیت اور قرض کے اسواسطے
کہ اتفاق کیا ہے علماء نے اسپر کہ اگر تندرستی کی حالت میں اپنے وارث کے واسطے وصیت کرے اور
اقرار کرے واسطے اسکے ساتھ قرض کے پھر اُس سے رجوع کرے تو اقرار سے رجوع کرنا اسکا صحیح نہیں
برخلاف وصیت کے پس صحیح ہے رجوع کرنا اُس سے اور اتفاق ہے سب کا اسپر کہ بیمار جب اقرار کرے
ساتھ وارث کے تو اسکا اقرار صحیح ہے باوجودیکہ متضمن ہے اقرار کو واسطے اسکے ساتھ مال کے اور بایں
طور کہ مدار احکام کے ظاہر پر ہے پس نہ چھوڑا جاویگا اقرار اسکا واسطے گمان محتمل کے پس تحقیق امر
اسکا سپرد اسکے طرف اللہ کی ہے (فتح) وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ
فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے
کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے یعنے اپنے گمان سے کسی مسلمان پر بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے
ف اور مقصود ساتھ ذکر کرنے اسکے کے رد کرنا ہے اُس شخص پر جو بیمار پر بدگمانی کر کے منع کرے اسکے
تصرف کو وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِيْنَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ
اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ اور نہیں حلال ہے مال مسلمانوں کا واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
کہ منافق کی نشانی یہ ہے کہ جب اسکے پاس امانت رکھی جاوے تو اسمیں خیانت کرے ف یہ
حدیث کا ایک ٹکڑا ہے پوری حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے اور وجہ تعلق اسکے کی ساتھ
رد کرنے کے اُس شخص پر جو بیمار کے اقرار کو منع کرتا ہے اور اسکو جائز نہیں رکھتا اس جہت سے ہے کہ وہ
دلالت کرتی ہے خیانت کی مذمت پر پس اگر ترک کرے ذکر اس چیز کے کہ اسپر ہے حق ہے اور چھپاوے
اسکو تو ہوگا خیانت کرنے والا مستحق کی پس لازم آیا وجوب ترک خیانت کا سے وجوب ہونا اقرار کا
اسواسطے کہ اگر وہ چھپاوے تو ہوگا خائن اور جو اُسکے اقرار کو معتبر نہ جانے تو اسکو کتمان پر حمل کریگا
(فتح) وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا فَلَمْ يَخُصَّ
وَارِثًا وَلَا غَيْرَهٗ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور خدا نے
فرمایا کہ خدا حکم کرتا ہے تمکو یہ کہ ادا کرو امانتوں کو طرف مالکوں اُنکے کے پس نہیں خاص کیا خدا نے وارث
کو اور نہ اُسکے غیر کو اس باب میں عبد اللہ بن عمرو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
ف یعنے نہیں فرق کیا خدا نے درمیان وارث کے اور اُسکے غیر کے بیچ حکم کرنے کے ساتھ ادا کرنے
امانت کے پس صحیح ہوگا اقرار برابر ہے کہ وارث کے لئے ہو یا اُسکے غیر کے (فتح) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
ابْنُ دَاوُدَ اَبُو الرَّبِيْعِ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَبُوْ سُهَيْلٍ

عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہین جب بات کہی تو جھوٹ بولے اور جب اسکے پاس امانت رکھی جاوے تو اسمین خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے باب تَاْوِیْلِ قَوْلِہٖ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ بِھَا اَوْدَیْنٍ یعنے باب ہے بیچ بیان مراد اس آیت کی کہ قسمت بعد وصیت کی ہے کہ وصیت کیجاوے ساتھ اسکے یا قرض کے ف یعنے بیان مراد کا ساتھ مقدم کرنے وصیت کے ذکر مین قرض پر یعنے خدا نے جو وصیت کو قرض پر مقدم کیا تو اسکی کیا وجہ ہے باوجودیکہ دین مقدم ہے ادا مین اور ساتھ اسکے ظاہر ہوگا بھید بیچ تکرار کرنے اس ترجمہ کے (فتح) وَیُذْکَرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ قَضٰی بِالدَّیْنِ قَبْلَ الْوَصِیَّةِ یعنے اور ذکر کیا جاتا ہے کہ حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ادا کرنے قرض کے پہلے وصیت کی یعنے وصیت کو جاری کرنے سے پہلے قرض ادا کیا جاوے ف یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے روایت کیا ہے اسکو احمد اور ترمذی وغیرہ نے علی بن ابیطالب سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ دین وصیت کے پہلے ہے اور تم پڑھتے ہو وصیت کو پہلے قرض کے اور اسکی سند ضعیف ہو لیکن ترمذی نے کہا کہ عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور شاید بخاری نے اعتماد کیا ہے اسپر واسطے قوت پانے اسکے کے ساتھ اتفاق کے اوپر مقتضے اسکے کے نہین تو بخاری کی عادت جاری نہین ہوئی کہ وارد کرے ضعیف کو دلیل پکڑنے کے مقام مین اور جو چیز بخاری نے باب مین وارد کی ہے وہ بھی اسکو قوت دیتی ہو اور نہین اختلاف ہے علما کو اسمین کہ قرض مقدم کیا جاوے وصیت پر مگر ایک صورت مین اور وہ صورت وہ ہو کہ اگر وصیت کرے واسطے کسی شخص کے ساتھ ہزار کے مثلا اور وارث اسکی تصدیق کرے اور حکم کری ساتھ اسکے پھر ایک دوسرا دعوی کرے کہ اسکا مردی کے ذمے مین قرض ہے جو پورا ہوتا ہے تمام مال موجود اسکے کو اور وارث اسکی تصدیق کرے پس ایک وجہ مین واسطے شافعیہ کے مقدم کی جاوے وصیت قرض پر اسصورت خاص مین پھر تحقیق نزاع کی ہے بعضون نے بیچ مطلق ہونے وصیت کی مقدم قرض پر آیت مین اسواسطے کہ آیت مین کوئی صیغہ ترتیب کا نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ حصے وارثون کی قرض ادا کرنے اور جاری کرنے وصیت کے بعد واقع ہوتے ہین اور آیت مین حرف او کی اباحت کیواسطے لائی گئی ہے مانند قول تیرے کی کہ بیٹھ زید کے پاس یا عمرو کے پاس یعنے جائز ہے واسطے تیرے بیٹھنا پاس ہر ایک کے دونون سے خواہ اکٹھا ہو یا جدا جدا اور سوائے

سکے کچھ نہین کہ مقدم کی گئی وصیت واسطے معنے کے کہ تقاضا کرتا ہے اہتمام کو واسطے تقدیم اسکی کے اور
خلاف کیا گیا ہے بیچ تعیین کرنے ان معنے کے اور حاصل اس چیز کا کہ ذکر کیا ہے اسکو اہل علم نے تقدیم کے
تقاضا کرنیوالی چیزون سے چھ امر ہین ایک انمین سے خفت اور ثقل ہے مانند ربیعہ اور مضر کی پس مضر اشرف ہے
ربیعہ سے لیکن چونکہ ربیعہ کے لفظ ملکے تھے تو مقدم کیا گیا ذکر مین اور یہ راجع ہے طرف لفظ کی دوسرا
امر باعتبار زمانے کے ہے مانند عاد اور ثمود کی تیسرا امر باعتبار صیغے کے ہے مانند ثلث اور رباع کی چوتھا
امر باعتبار رتبے کے ہے مانند نماز اور زکوۃ کی اسواسطے کہ نماز حق بدن کا ہے اور زکوۃ حق مال کا ہے
اور بدن مقدم ہے مال پر پانچوان امر مقدم کرنا سبب کا ہے مسبب پر مانند قول اللہ تعالے کی عزیز
حکیم بعض سلف نے کہا کہ غالب ہوا پس جب غالب ہوا تو حکم کیا چھٹا امر ساتھ شرف اور فضیلت کے
مانند قول اللہ تعالی کی مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ اور جب یہ بات قرار پا چکی ہے تو سہیلی نے ذکر کیا
کہ مقدم کرنا وصیت کا ذکر مین دین پر اسواسطے ہے کہ وصیت تو صرف واقع ہوتی ہے بطور نیکی اور سلوک
کرنے کے برخلاف قرض کے پس تحقیق وہ سوا اسکے نہین کہ وہ واقع ہوتا ہے اکثر اوقات بعد میت
کے ساتھ ایک قسم تفریط کے پس واقع ہوا ابتدا کرنا ساتھ وصیت کے واسطے ہونے اسکے کی فضل اور اسکے
غیر نے کہا کہ مقدم کی گئی وصیت قرض پر یعنے ذکر مین اسواسطے کہ وہ ایک چیز ہے کہ لیجاتی ہے بغیر عوض
کے اور دین لیا جاتا ہے ساتھ عوض کے پس ہوگا نکالنا وصیت کا زیادہ تر دشوار وارث پر قرض کے
نکالنے سے اور ہوگا ادا کرنا اسکا جگہ گمان کرنے قصور کے بخلاف قرض کے پس تحقیق وارث اطمینان
رکھتا ہے ساتھ نکالنے اسکے کے پس مقدم کی گئی واسطے اس سبب کے اور نیز وہ پس حصہ فقیر اور مسکین کا ہے
اکثر اوقات اور قرض حصہ قرضخواہ کا ہے جو طلب کرتا ہے اسکو ساتھ قوت کے اور واسطے اسکے جائز ہے
کلام کرنی جیسا کہ صحیح ہو چکا ہے کہ حقدار کو کلام کرنے کی جگہ ہے اور نیز پس وصیت پیدا کرتا ہے اسکو موصے
اپنے نفس کیطرف سے پس مقدم کی گئی واسطے رغبت دلانے کے اوپر عمل کرنے کے ساتھ اسکے
برخلاف قرض کے کہ وہ بنفسہ ثابت ہے اسکا ادا کرنا مطلوب ہے برابر ہے کہ یاد کرے یا نہ یاد کرے اور نیز
وصیت ممکن ہے ہر ایک سے نزدیک اس شخص کی جو اسکے وجوب کا قائل ہے پس وہ کہتا ہے
کہ وصیت ہر ایک کے واسطے لازم ہے پس مشترک ہین آپس مین تمام مخاطبین اسواسطے کہ وہ واقع ہوتی
ہے ساتھ مال کے اور عہد کے کما تقدم اور کم ہے وہ شخص کہ خالی ہو کسی چیز سے اس سے بخلاف دین کے
پس تحقیق وہ ممکن ہے کہ پایا جاوے اور نہ پایا جاوے اور جسکا وقوع اکثر ہو وہ مقدم ہے اس چیز پر
جسکا وقوع کم ہو اور ابن منیر نے کہا کہ مقدم کرنا وصیت کا قرض پر لفظ مین نہین تقاضا کرتا مقدم

کرنے اسکے کو معنے مین اسواسطے کہ وہ دونوا کٹھے ذکر کئے گئے ہین بیچ سیاق بعدیت کی لیکن میراث متصل ہے وصیت کی بعدیت مین اور نہین متصل ہے دین کے بلکہ وہ اسکے بعد کے بعد ہے پس لازم ہے کہ دین مقدم کیا جاوے ادا مین باعتبار قبلیت کی پس تقدیم دین کی وصیت پر لفظ مین اور باعتبار بعدیت کی پس مقدم کی جاویگی وصیت قرض پر معنے مین (فتح) وَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓی اَهْلِهَا فَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ اَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِیَّةِ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ خدا حکم کرتا ہے تمکو کہ ادا کرو امانتون کو طرف اہل انکے کی پس ادا کرنا امانت کا لائق تر ہے نفل وصیت سے ف یعنے پس دین کہ امانت کی قبیل سے ہے اسکا مقدم کرنا وصیت پر بہتر ہے وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًی یعنے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ثواب ہے صدقہ کا مگر پیچھے مالداری کے یعنے اور قرضدار مالدار نہین مگر یہ کہ ادائے قرض کے بعد مال باقی رہے پس اسوقت جائز ہے کہ خیرات کرے ساتھ وصیت کے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرض مقدم ہے وصیت پر اور محتاج کو خیرات کرنی ضرور نہین وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا یُوْصِی الْعَبْدُ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهٖ یعنے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ نہ وصیت کرے غلام مگر اپنے مالکون کی اجازت سے وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِهٖ یعنے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام حاکم ہے اپنے سردار کے مال مین ف یہ حدیث کتاب العتق مین گذر چکی ہے اور مراد بخاری کی ساتھ اسکے توجیہ کرنی کلام ابن عباسؓ کی ہے جو مذکور ہوئی ابن منیر نے کہا کہ جب معارض ہوا غلام کے مال مین حق اسکا اور حق سردار اسکے کا تو مقدم کیا گیا قوی تر اور وہ سردار کا حق ہے اور کیا گیا غلام مسؤل عنہ اور رہ وہ ایک نگاہبانون کا ہے لیے اسکے پس اسی طرح حق دین کا جب معارض ہوا اسکو حق وصیت کا اور دین واجب ہے اور وصیت مستحب ہے واجب ہوا مقدم کرنا قرض کا پس یہ ہے وجہ مناسبت اس اثر اور حدیث کی ساتھ ترجمے کے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا حَکِیْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَكْ لَهٗ فِیْهِ وَكَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی قَالَ حَکِیْمٌ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَیْئًا حَتّٰی اُفَارِقَ الدُّنْیَا فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ یَدْعُوْ حَکِیْمًا لِیُعْطِیَهُ الْعَطَاءَ فَیَاْبٰی اَنْ یَّقْبَلَ مِنْهُ

شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ ترجمہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال مانگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیا پھر مینے آپ سے مانگا تو پھر آپ نے دیا پھر مجھکو فرمایا کہ اے حکیم البتہ یہ مال سبز اور شیرین ہے یعنے بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جس نے اسکو لیا جان کے سخاوت سے یعنے بے حرصی سے لیا تو اسکے واسطے اس مال مین برکت دی جاوے گی اور جس نے اسکو جان کی حرص سے لیا تو اسکو اسمین ہرگز برکت نہ ہوگی اور اسکا حال اس شخص کا سا ہوگا کہ کھاتا ہے اور اسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنے دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے تو مینے کہا کہ یا حضرت قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا کہ مین آپکے بعد زندگی بھر کسی سے کبھی کچھ نہ مانگونگا بس تھے ابو بکر بلاتے حکیم کو یعنے اپنی خلافت مین تاکہ انکو بیت المال سے انکا حصہ دین تو حکیم انکار کرتے تھے کہ قبول کرین اس سے کچھ پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت مین انکو بلایا تا کہ انکو انکا حصہ بخشش سے دین تو حکیم نے قبول کرنے سے انکار کیا تو عمر فاروق نے کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے مین پیش کرتا ہون انکو اسکے حق اسکا جو تقسیم کیا ہے واسطے اسکے اللہ نے اس فئے سے یعنے مال غنیمت سے تو وہ لینے سے انکار کرتا ہے تو حکیم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد زندگی بھر کسی سے کچھ نہ مانگا یہانتک کہ مر گیا

ف اس حدیث کی شرح کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہے ابن منیر نے کہا کہ وجہ داخل ہونے اسکی اس باب مین اس وجہ سے ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو بخشش کے قبول کرنے مین زاہد بنایا یعنے بخشش کو بے حرص کے (حرص سے) نہ لے اور لینے والے ہاتھ کو نیچا ٹھیرایا واسطے نفرت دلانے اسکی کے قبول کرنے اسکے سے اور نہین واقع ہوا مثل اسکے قرض کی تقاضا کرنے مین پس حاصل یہ ہے کہ جو وصیت کا لینے والا ہے اسکا ہاتھ نیچا ہے اور قرض کا لینے والا اپنے حق کا پورا لینے والا ہے یا تو ہوگا اسکا ہاتھ اونچا ساتھ اس چیز کے کہ فضیلت دیا گیا ہے قرض دینے سے اور یا یہ کہ نہ ہوگا ہاتھ اسکا نیچا پس ثابت ہوگی تقدیم قرض کی یعنے ادا کرنے مین وصیت پر (فتح) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ

عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْاَۃُ فِیْ بَیْتِ زَوْجِھَا رَاعِیَۃٌ وَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْ رَعِیَّتِھَا وَالْخَادِمُ فِیْ مَالِ سَیِّدِہٖ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ مَالِ اَبِیْہِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ سنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ تم مین ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا پس بادشاہ سب ملک پر حاکم ہے تو وہ اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنی جورو اور بال بچون پر حاکم ہے تو وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انکو نیک کام سکھایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور عورت اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہے تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اُس نے اُسکی خیرخواہی اور مال کی حفاظت کی یا نہین اور غلام اور نوکر بھی اپنے آقا کے مال مین حاکم ہے اور وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اُس نے اپنے آقا کی خیرخواہی کی یا نہین راوی نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ اُس نے کہا اور مرد اپنے باپ کے مال مین حاکم ہے تو وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الاحکام مین آویگی اور تحقیق مخالفت کی طحاوی نے اس مسئلے مین اپنے اصحاب کی پس ذکر کیا اختلاف علماء کا مانند اُسکی کہ پہلے گذرا پھر ذکر کیا اُس نے کہ صحیح وہ ہے جو جماعت کا مذہب ہے اور تصریح کی ساتھ ضعیف کرنے اُسچیز کے کہ پہلے گذری ہے ابو حنیفہ رح اور زفر اور ابو یوسف اور محمد رح سے اس مسئلے مین **باب** اِذَا وَقَفَ اَوْ اَوْصٰی لِاَقَارِبِہٖ وَمَنِ الْاَقَارِبُ باب ہے اس بیان مین کہ جب کوئی اپنے قرابتیون کے واسطے کچھ وقف کرے یا وصیت کرے تو اُسکا کیا حکم ہے اور بیان اسکا کہ قرابت والے کون ہین **ف** حذف کیا ہے بخاری نے جواب اِذَا کا واسطے اشارہ کرنے اسطرف کہ اسمین اختلاف ہے یعنے کیا یہ صحیح ہے یا نہین اور بخاری نے دوسرے مسئلے کو بھی استفہام کی جگہ وارد کیا ہے کہ اسمین بھی اختلاف ہے اور ترجمہ شامل ہے برابری کرنے کو درمیان وقف اور وصیت کے اس چیز مین کہ متعلق ہے ساتھ قرابتیون کے اور بخاری اس جگہ سے مسائل وقف کی طرف شروع ہوا ہے پس یہ باب باندھا واسطے اُسچیز کے کہ ظاہر ہوئی واسطے اُسکے اور پھر رجوع کیا اخیر مین طرف کامل کرنے کتاب وصایا کی اور ماوردی نے کہا کہ جائز ہے وصیت واسطے اس شخص کے کہ جائز ہے اسپر وقف کرنا چھوٹے اور بڑے سے اور عاقل سے اور دیوانے سے اور موجود سے اور معدوم سے یعنے جو ابھی پیدا نہین ہوا جب کہ نہ ہو وارث اور قاتل اور وقف کے معنے ہین منع کرنا بیع رقبہ کا یعنے چیز کے اصل نہ بیچی جاوے اور اُسکی منفعت کو خدا کے راہ مین خرچ کیا جاوے اوپر وجہ مخصوص کے اور تحقیق اختلاف کیا ہے علماء نے اقارب مین کہ کون ہین سو ابو حنیفہ رح نے کہا کہ قرابت ہر ذی رحم محرم ہے یعنے وہ ناطے دار ہے جسکے

ساتھ عورت کا نکاح کبھی درست نہ ہووے برابر ہے کہ باپ کیطرف سے ہو یا ماں کی طرف سے ولیکن
ابتدا کیا جاوے ساتھ قرابتیوں باپ کے پہلے ماں کے اور ابو یوسف رح اور محمد رح نے کہا کہ قرابتی وہ ہیں
جنکو جمع کرے باپ یا ابتدا ہجرت سے برابر ہے کہ باپ کیطرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے بغیر تفصیل کے
زیادہ کیا ہے زفر نے کہ جو انمیں سے قریب ہو وہ مقدم کیا جاوے اور یہ ایک روایت امام ابو حنیفہ رح
سے بھی آئی ہے اور اقل درجہ انکا جنکو مال وقف اور وصیت کا دیا جاوے تین آدمی ہیں یعنی اس سے
کم نہ کرے اور محمد رح کے نزدیک دو آدمی ہیں اور ابو یوسف رح کے نزدیک ایک ہے اور نہ خرچ کیا جاوے مالداروں
پر نزدیک انکے مگر یہ کہ اسکی شرط کیجاوے اور شافعیہ نے کہا کہ قریب وہ ہے جو نسب میں جمع ہو برابر
ہے کہ قریب ہے یا بعید مسلمان ہو یا کافر مالدار ہو یا فقیر مرد ہو یا عورت وارث ہو یا غیر وارث محرم ہو یا
غیر محرم اور اختلاف کیا ہے انہوں نے فروع میں اور اصول میں دو وجہوں پر کہتے ہیں کہ اگر پائی
جاوے جمع محصور زیادہ تین سے تو سب کو دیا جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ بند کیا جاوے تین پر اور اگر
غیر محصور ہوں تو نقل کیا ہے طحاوی رح نے اتفاق کو باطل ہونے پر اور اس میں نظر ہے اسواسطے کہ
شافعیہ کے نزدیک ایک وجہ جواز کی ہے اور خرچ کیا جاوے اُنسے واسطے تین کے اور نہیں واجب ہے
برابری اور کہا احمد نے قرابت میں مانند شافعی کی لیکن اس نے کافر کو خارج کیا ہے اور مالک نے کہا
کہ خاص ہے قرابت ساتھ عصبے کے برابر ہے کہ وارث ہو یا نہ ہو اور پہلے اُنکے فقیروں کو دیا جاوے
یہاں تک کہ بے پرواہ ہو جاویں پھر مالداروں کو دیا جاوے اور حدیث باب کی دلالت کرتی ہے واسطے
اس چیز کے کہ شافعی رح نے کہا بغیر شرط ہونے تین آدمیوں کے پس ظاہر اُسکا اکتفا ہے ساتھ دو کے
اور انشاء اللہ اسکا بیان ہم آیندہ کرینگے (فتح) وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي طَلْحَةَ اجْعَلْهُ لِفُقَرَاءِ اَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اور ثابت
نے انس سے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کو فرمایا کہ اسکو یعنے باغ کو اپنے
قرابت والوں کے محتاجوں کو تقسیم کر دے تو ابو طلحہ نے اسکو حسان اور ابی بن کعب میں تقسیم کر دیا
ف یہ حدیث پوری آیندہ آویگی وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَ حَدِيْثِ
ثَابِتٍ قَالَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَا اَقْرَبَ
اِلَيْهِ مِنِّيْ وَكَانَ قَرَابَةَ حَسَّانَ وَاُبَيٍّ مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ
بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ
ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ اِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْاَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ

مَنَاۃَ بْنِ عَدِیِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِکِ بْنِ النَّجَّارِ فَھُوَ یُجَامِعُ حَسَّانَ وَاَبَا طَلْحَۃَ اُبَیًّا اِلٰی سِتَّۃِ
اٰبَاءٍ اِلٰی عَمْرِو بْنِ مَالِکٍ وَھُوَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبِ بْنِ قَیْسِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ بْنِ
عَمْرِو بْنِ مَالِکِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِکٍ یَجْمَعُ حَسَّانَ وَاَبَا طَلْحَۃَ وَاُبَیًّا وَقَالَ بَعْضُھُمْ
اِذَا اَوْصٰی لِقَرَابَتِہٖ فَھُوَ اِلٰی اٰبَائِہٖ فِی الْاِسْلَامِ یعنے اور حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے
ثمامہ سے اس نے روایت کی انس سے ساتھ مثل حدیث ثابت کی کہ انس نے روایت کی ہے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ اسکو اپنے قرابتیون کے محتاجون مین کر دے انس نے کہا پس ٹھیرایا اسکو
ابو طلحہ نے واسطے حسان اور ابی بن کعب کے اور وہ دونو اسکی طرف مجھ سے زیادہ تر قریب تھے اور حسان
اور ابی بن کعب ابو طلحہ سے کہ نا تبیدار تھے بایں طور کہ ابو طلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید
منات بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ہے اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام پس ابو طلحہ
اور حسان حرام مین جمع ہوتے ہین اور وہ تیسرا باپ ہے اور حرام بن عمرو بن زید منات بن عدی بن عمرو
بن مالک بن نجار پس یہ نسب جمع کرتی ہے حسان کو اور ابو طلحہ کو اور ابی کو چھٹوین باپ مین طرف عمرو چھٹے
ابن مالک کی اور ابی بن کعب کی نسب اس طور سے ہے کہ ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید
بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار پس عمرو بن مالک جمع کرتا ہے حسان اور ابو طلحہ اور ابی بن
کعب کو ف اور ملخص اسکا یہ ہے کہ ایک دو مردون کا جنکو ابو طلحہ نے خاص کیا قریب تر
ہے طرف اسکی دوسرے سے پس حسان جمع ہوتا ہے ساتھ اسکے تیسرے باپ مین اور ابی بن کعب
جمع ہوتا ہے ساتھ اسکے چھٹے باپ مین پس اگر قریب تر ہونا معتبر ہوتا تو البتہ خاص کیا جاتا ساتھ اسکے
حسان بن ثابت سوای غیر اپنے کے پس معلوم ہوا کہ قریب تر ہونا معتبر نہین اور سوا اسکے نہین
کہ کہا انس نے کہ وہ دونو مجھ سے قریب تر تھے اسواسطے کہ جو ابو طلحہ اور انس کو جمع کرتا ہے وہ نجار
ہے اس واسطے کہ انس بنی عدی بن نجار سے ہے اور ابو طلحہ اور ابن ابی کعب مالک بن نجار کی اولاد سے
ہین اسی واسطے ابی بن کعب ابی طلحہ کی طرف انس سے قریب تر ہین اور احتمال ہے کہ ابو طلحہ نے
رعایت کی ہو بیچ حق اس شخص کے کہ دیا اسکو اپنے قرابتیون سے فقیر کو لیکن استثنا کیا ہو اس
شخص کو کہ کفایت کیا گیا ہو ان دونو لوگون مین سے جنکا خرچ انپر لازم ہے پس اسیواسطے نہ داخل
کیا انس کو پس گمان کیا انس نے کہ یہ واسطے دور ہونے نسب اسکی کے ہے ابو طلحہ سے اور استدلال
کیا گیا ہے واسطے احمد کے ساتھ اسکے کہ مراد ساتھ ذوالقربےٰ کے بیچ اس آیت کے وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی
الْقُرْبٰی بنی ہاشم اور مطلب کی اولاد ہے واسطے خاص کرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انکو ساتھ

حصے ذوالقربے کے اور سوای اسکے کچھ نہین کہ جمع ہوتے ہین ساتھ اولاد مطلب کے چوتھے باب مین اور پہچانا
گیا ہے اسکا طحاوی سے نے بایطور کہ اگر یہ مراد ہوتی تو البتہ شریک ہوتے ساتھ انکے بنی نوفل اور بنی عبدشمس
اسواسطے کہ وہ دونو عبد مناف کی اولاد ہین مانند مطلب کی اور ہاشم کی پس جب خاص کیے گئے
بنی ہاشم اور بنی مطلب سوائے بنی نوفل اور بنی عبدشمس کے تو دلالت کی اس نے اسپر کہ مراد ساتھ
حصے ذوی القربے کے دینا اسکا ہے واسطے مخصوص لوگون کے کہ بیان کیا انکو نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے ساتھ خاص کرنے آپکے کے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو پس نہ قیاس کیا جاویگا جو کوئی وقف
کرے یا وصیت کرے واسطے قرابت والون اپنے کے بلکہ لفظ اپنے اطلاق اور عموم پر محمول ہوگا
یہانتک کہ ثابت ہو جو مقید کرے اسکو یا خاص کرے اسکو واللہ اعلم وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَوْصٰی
لِقَرَابَتِهٖ فَهُوَ اِلٰی اٰبَآئِهٖ فِی الْاِسْلَامِ یعنے اور بعضون یعنے ابو یوسف وغیرہ نے کہا کہ جب
اپنے قرابتیون کے واسطے وصیت کرے تو جاری ہوگی وصیت طرف باپون اسکے کی اسلام مین
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَلْحَةَ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ
اَبُوْطَلْحَةَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ ترجمہ انس رض سے
روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رض سے فرمایا کہ مین مناسب دیکھتا ہون کہ تو اسکو قرابت
والون مین تقسیم کر دے تو ابو طلحہ رض نے کہا کہ یا حضرت مین یہ کام کرتا ہون تو ابو طلحہ رض نے اسکو
اپنے قرابتیون مین اور چچا کی اولاد مین تقسیم کیا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ
الْاَقْرَبِیْنَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ یَا بَنِیْ فِهْرٍ یَا بَنِیْ عَدِیٍّ لِبُطُوْنِ
قُرَیْشٍ وَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ یعنے اور ابن عباس رض نے کہا کہ جب یہ آیت اتری کہ ای محمد عذاب الٰہی سے
ڈرا اپنی قریب برادری والون کو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پکارنے لگے کہ ای فہر کی اولاد ای عدی
کی اولاد واسطے قوم قریش کے اور ابو ہریرہ رض نے کہا کہ جب یہ آیت اتری کہ ای محمد اپنی قریبی رشتہ
دارون کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ قریش کے ف ابن عباس رض
کی حدیث کی شرح تفسیر مین آوے گی اور ابو ہریرہ رض کی حدیث آیندہ باب مین اور مراد یہان عشیرہ سے قریبی
برادری ہے باپ کی طرف سے بَابٌ هَلْ یَدْخُلُ النِّسَآءُ وَالْوَلَدُ فِی الْاَقَارِبِ کیا عورتین اور
اولاد بھی قرابت والون داخل ہوتی ہین یعنے جبکہ قرابتیون کیواسطے وصیت یا وقف کرے ف اسطرح

وارد کیا ہے ترجمے کو ساتھ استفہام کے اس واسطے کہ اس مسئلے میں اختلاف ہے جیسا کہ پہلے گذرا (فتح)
حَدَّثَنَا ابُو الیَمَانِ اَنَا شُعَیبٌ عَنِ الزُّھرِیِّ اَخبَرَنِی سَعِیدُ بنُ المُسَیَّبِ وَاَبُو سَلَمَۃَ
ابنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیرَۃَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ حِینَ اَنزَلَ
اللّٰہُ وَاَنذِر عَشِیرَتَکَ الاَقرَبِینَ قَالَ یَا مَعشَرَ قُرَیشٍ اَو کَلِمَۃً نَحوَھَا اشتَرُوا اَنفُسَکُم لَا اُغنِی
عَنکُم مِّنَ اللّٰہِ شَیئًا یَا بَنِی عَبدِ مَنَافٍ لَا اُغنِی عَنکُم مِّنَ اللّٰہِ شَیئًا یَا عَبَّاسُ بنُ عَبدِ
المُطَّلِبِ لَا اُغنِی عَنکَ مِنَ اللّٰہِ شَیئًا وَیَا صَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُولِ اللّٰہِ لَا اُغنِی عَنکِ مِنَ اللّٰہِ
شَیئًا وَیَا فَاطِمَۃُ بِنتُ مُحَمَّدٍ سَلِینِی مَا شِئتِ مِن مَّالِی لَا اُغنِی عَنکِ مِنَ اللّٰہِ شَیئًا تَابَعَہٗ
اَصبَغُ عَنِ ابنِ وَھبٍ عَن یُونُسَ عَنِ ابنِ شِھَابٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب خدا نے یہ آیت
اتاری کہ اے محمد اپنے قریب ناتیداروں کو ڈرا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے
یا مانند اسکی اور کلمہ فرمایا کہ خرید واپنی جانوں کو دوزخ سے کہ میں تم سے خدا کا عذاب کچھ دفع نہیں کر
سکتا اے عبد مناف کی اولاد میں تم سے خدا کا عذاب کچھ دفع نہیں کر سکتا اے عباس بن عبد المطلب
میں تمکو خدا کے عذاب سے کچھ کام نہیں آتا اور اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ کی میں تمکو خدا کے عذاب سے
کچھ کام نہیں آتا اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھ سے جو چاہے میرے مال سے کہ میں تجھسے خدا کا عذاب
کچھ دفع نہیں کرتا **ف** اور جگہ شاہد کی اس سے یہ قول آپکا ہے اے صفیہ اے فاطمہ اس واسطے کہ برابری
کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ اسکے درمیان قوم اپنی کے پس پہلے سب کو عام کیا پھر بعض بطنوں کو
خاص کیا پھر ذکر کیا اپنے چچا کو اور اپنی پھوپھی کو اور بیٹی کو پس دلالت کی اس نے کہ عورتیں بھی قرابتیوں
میں داخل ہیں اور فروع بھی انمیں داخل ہیں دلالت کی اس نے اوپر تخصیص کرنے اس شخص سے جو اسکا
ہو اور نہ ساتھ اس شخص کے کہ مسلمان ہو اور احتمال ہے کہ ہو لفظ اقربین کی صفت لازمہ واسطے عشیرہ کے
اور مراد ساتھ عشیرہ کے قوم آپکی ہے اور وہ قریش ہیں اور عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ذکر کیا قریش کو پس کہا وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اپنی قوم کو اور بنا بر اسکے پس
آپ کو اپنی قوم کے ڈرانے کا حکم ہوا ہوگا پس نہ خاص ہوگا یہ ساتھ اقرب کے انمیں سے سوائے ابعد کے پس نہیں
حجت ہے بیچ اسکے وقف کے مسئلے میں اس واسطے کہ صورت اسکی وہ ہے جبکہ وقف کرے قرابتیوں پر
پر یا اسپر جو سب لوگوں میں اسکے نزدیک زیادہ قریب ہو مثلاً اور آیت متعلق ہے ساتھ ڈرانے قوم
کے پس دونو جدا ہوئے اور ابن منیر نے کہا کہ شاید وہاں کوئی قرینہ تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے
ڈرانیکی تعمیم سمجھی پس اسی واسطے عام لوگوں کو ڈرایا اور احتمال ہے کہ پہلے خاص کیا ہو ساتھ ظاہر

قرابت کی پھر عام کیا ہو واسطے اس چیز کے کہ نزدیک آگئے ہی دلیل سے تعمیم پر اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سب لوگون کی طرف بھیجے گئے ہین (فتح) **باب** هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ کیا
وقف کرنے والا اپنے وقف کی چیز سے فائدہ اٹھاوے **ف** یعنے باینطور کہ وقف کرے اپنے
جان پر پھر اپنے غیر پر یا باین طور کہ شرط کرے واسطے جان اپنی کے منفعت سے ایک جز معین یا ٹھیرا دے
واسطے ناظر وقف کے کوئی چیز اور وہی خود اُسکا محافظ ہو اور ان کل مسلون مین خلاف ہے پس
ایہر وقف کرنا اپنے نفس پر پس اُسکی بحث آیندہ آویگی باب الوقف کیف یکتب مین اور ایہر شرط
کرنا کسی چیز کا منفعت سے پس آویگا بیان اُسکا بیچ باب اس آیت کی وابتلوا الیتامی اور ایہر جو نظر کی
متعلق ہے پس ذکر کرتا ہون اُسکو اسجگہ (فتح) وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ۔
مِنْهَا وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً أَوْ شَيْئًا لِلّٰهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا
كَمَا يَنْتَفِعُ بِهِ غَيْرُهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ **ترجمہ** تحقیق شرط کی عمر نے وقف مین کہ نہین گناہ اُس شخص
پر کہ اُسکا متولی ہو یعنے تدبیر کرے اُسکی اور اُسکا حاصل اُسکے مصارف مین پہونچاوے یہ کہ کھاوے
اُس سے اور تحقیق متولی ہوتا ہے وقف کرنے والا اور غیر اُسکا یعنے کبھی وہ اور کبھی وہ اور اسی طرح
ہر وہ شخص کہ ٹھیراوے اونٹ قربانی کا یا کوئی چیز واسطے اللہ کے تو جائز ہے اُسکو نفع اٹھانا ساتھ
اُسکے جیسے کہ نفع اُٹھاتا ہے ساتھ اُسکے غیر اُسکا اگرچہ صریح شرط نہ کرے کہ مین بھی اس سے فائدہ اٹھاؤنگا
ف یہ ایک ٹکڑا ہے قصے وقف عمر کے سے اور تحقیق پہلے گذر چکا ہے موصول شروط کے اخیر مین
اور قول اُسکا قد یلی الواقف وغیرہ الخ بخاری کی فقاہت سے ہے اور وہ تقاضا کرتا ہے کہ ولایت
نظر کی واسطے وقف کرنے والے کے نہین نزاع بیچ اُسکے اور حالانکہ اسطرح نہین اور گویا کہ تفریع کی ہے
اُس نے اوپر مختارات کی نزدیک اپنے نہین تو مالکیہ کے نزدیک یہ ہے کہ جائز نہین اور بعضے کہتے ہین کہ اگر
دفع کرے اسکو وقف کرنے والا واسطے غیر اپنے کے تا کہ اُسکا اناج جمع رکھے اور نہ متولی ہو مدد کرنے
اسکی کا مگر وقف کرنے والا تو جائز ہے ابن بطال نے کہا کہ سوا اسکے نہین کہ منع کیا ہے اس سے مالک نے
واسطے بند کرنے ذریعہ کے تا کہ نہ ہووے جیسا کہ اُس نے اپنی جان پر وقف کیا یا زمانہ دراز ہو اور وقف
بھول جاوے یا وقف کرنے والا مفلس ہو جاوے پس دست اندازی کرے اُسمین واسطے اپنی جان کے
یا مر جاوے اور اسکے وارث اُسمین تصرف کرین اور یہ جواز کو منع نہین کرتا جبکہ حاصل ہو امن اس سے
لیکن نہین لازم آتا اس سے کہ جائز ہے واسطے وقف کرنے والے کے نظر کرنی یہ کہ وہ اُسکے ساتھ
نفع اٹھاوے ہان اگر اُسکی شرط کرے تو جائز ہے راجح قول پر اور جو چیز کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ

اسکے بخاری نے عمر کے قصے سے ظاہر ہے جواز مین پھر قوی کیا اسکو ساتھ قول انہو کے کہ جو شہیں اوے اونٹ قربانی الخ پھر وارد کین بخاری نے دو تو حدیثین انس اور ابو ہریرہ کی بیچ قصے اُس شخص کے جس نے قربانی کا اونٹ ہانکا تہا اور حکم کیا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے سوار ہونے کا اور اسکی پوری شرح کتاب الحج مین گذر چکی ہے اور بیان کیا مین نے وہان جس نے اسکو جائز کہا ہے مطلق اور جس نے اسکو منع کیا ہے اور جس نے ضرورت اور حاجت کے ساتھ قید کیا ہے اور تحقیق استدلال کیا ہے ساتھ اسکے اُس شخص نے جو جائز رکھتا ہے وقف کو اپنی جان پر اس جہت سے کہ جب جائز ہے اسکو نفع اٹہانا ساتھ اس چیز کے کہ ہدی بہیجے اسکو بعد خارج ہونے اسکے کے ملک اُسکی سے بغیر شرط کے تو جائز ہونا اسکا ساتھ شرط کے اولے ہے اور ابن منیر نے اسپر اعتراض کیا ہے بایں طور کہ حدیث ترجمے کے مطابق نہین مگر جو کہتا ہے کہ کلام کرنے والا داخل ہے اپنے خطاب کے عموم مین اور یہ مسائل خلاف کے سے ہے اصول مین کہا اور راجح نزدیک مالکیہ کے حکم کرنا عرف کا ہے تاکہ نکلے غیر مخاطب عموم سے ساتھ قرینہ کے ابن بطال نے کہا کہ نہین جائز ہے واسطے وقف کرنے والے کے یہ کہ نفع اٹہاوے اپنے وقف کی چیز سے اسواسطے کہ اس نے اسکو اللہ کے واسطے نکالا ہے اور اپنے ملک سے کاٹ دیا ہے پس نفع اٹہانا ساتھ کسی چیز کے اس سے رجوع کرتا ہے اپنے صدقے مین پھر کہا اس لیے کہ سوائے اسکے نہین کہ جائز ہے واسطے اُسکے نفع اٹہانا اگر شرط کرے اسکو وقف مین یا محتاج ہو جاوے وہ یا وارث اُسکے انتہے اور جو چیز کہ جمہور کے نزدیک ہے یہ ہے کہ جائز ہے اسکو نفع اٹہانا جبکہ وقف کرے اسکو اور پر جہت عامہ کے سوائے خاصہ کے جیسا کہ اخیر وصایا مین آویگا اور مسئلے کے فروع سے یہ بات ہے کہ اگر وقف کرے محتاجون پر مثلا پھر وہ خود محتاج ہو جاوے یا کوئی اُسکی اولاد سے محتاج ہو جاوے تو کیا وہ اسکو بھی شامل ہے یا نہین اور مختار یہ ہے کہ جائز ہے ساتھ اس شرط کے کہ نہ خاص ہووے ساتھ اسکے تاکہ نہ بلایا جاوے کہ مالک ہوا ہے وہ اسکا بعد اُسکے (فتح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ ہانکتا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہو تو اس نے کہا یا حضرت یہ قربانی کا اونٹ ہے کہ خانے کعبے لے جاتا ہون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی بار مین فرمایا کہ سوار ہو ہوئی تجھکو خرابی ہو حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا

یَسُوْقُ بَدَنَۃً فَقَالَ ارْکَبْھَا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْھَا وَیْلَکَ فِی الثَّانِیَۃِ اَوْ فِی الثَّالِثَۃِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکمرد کو دیکھا کہ اونٹ ہانکتا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسپر سوار ہولے تو اُس نے کہا کہ یا حضرت یہ قربانی کا اونٹ ہے تو فرمایا کہ اُسپر سوار ہولے تجھکو خرابی ہو یہ کلمہ دوسری یا تیسری بار فرمایا **باب** اِذَا وَقَفَ شَیْئًا فَلَمْ یَدْفَعْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ فَھُوَ جَائِزٌ جب وقف کرے کسی چیز کو اور اُسکو اپنے غیر کی طرف دفع نہ کرے یعنی اسکو اپنے پاس رکھے تو وہ جائز ہے **ف** یعنے صحیح ہے اور یہی قول ہے جمہور کا اور مالک سے روایت ہے کہ نہین تمام ہوتا وقف مگر ساتھ قبض کے یعنے جب تک دوسرا کوئی اسکو قبض نہ کرے تب تک وقف پورا نہین ہوتا اور یہی قول ہے محمد بن حسن کا اور شافعی رح کا بھی ایک یہی قول ہے اور دلیل پکڑی ہے طحاوی نے ساتھ اُسکے کہ وقف آزاد کرنے کی مانند ہے واسطے مشترک ہونے اُن دونو کے اسمین کہ وہ دونو اللہ کے تملیک مین پس جاری ہو گا ساتھ قول مجرد کے قبض سے اور جدا ہوتا ہے وہ ہبہ سے اس بات مین کہ ہبہ تملیک آدمی کی ہے پس نہ تمام ہو گا مگر ساتھ قبض کرنے اُسکے کے اور استدلال کیا ہے بخاری نے اسمین ساتھ قصے عمر کے پس کہا اسواسطے کہ عمر نے وقف کیا اور فرمایا کہ نہین گناہ اُسپر متولی ہو اُسکا یہ کہ کہا وے اُس سے اور نہین خاص کیا کہ اسکا متولی عمر ہے یا کوئی غیر اُسکا پس بیچ وجہ دلالت کے اس سے خفا ہے اور تحقیق تعاقب کیا گیا ہے بایںطور کہ غایت اسچیز کی کہ عمرؓ سے ذکر کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جو وقف کا متولی ہو مباح ہے اسکو کھانا اُس سے اور یہ پہلے باب مین بھی گذر چکا ہے اور نہین لازم آتا اُس سے یہ کہ ہر شخص کو جائز ہے یہ کہ متولی ہو وقف مذکور کا بلکہ وقف کو واسطے متولی کا ہونا ضرور ہے پس احتمال ہے کہ ہو مالک اسکا اور احتمال ہے کہ ہو غیر اُسکا پس نہین عمر کے قصے مین جو ایک احتمال کو معین کرے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ مراد بخاری کی یہ ہے کہ عمر نے جب وقف کیا پھر شرط کیا تو نہ حکم کیا اُنکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نکالنے اُسکے کے اپنے ہاتھ سے پس ہو گی تقریر آپ کی یعنے برقرار رکھنا آپکا دال ہے اوپر صحیح ہونے وقف کے اگرچہ نہ قبض کرے اسکو موقوف علیہ (فتح) لِاَنَّ عُمَرَ وَقَفَ وَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَّلِیَہٗ اَنْ یَّاْکُلَ وَلَمْ یَخُصَّ اِنْ وَّلِیَہٗ عُمَرُ اَوْ غَیْرُہٗ یعنے اسواسطے کہ عمر نے وقف کیا اور کہا کہ نہین گناہ اس شخص پر کہ متولی ہو اُسکا یہ کہ کہا وے اور نہین خاص کیا کہ اُسکا متولی عمر ہے یا غیر اُسکا وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَفْعَلُ فَقَسَمَھَا فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ یعنے اور بھی

صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کو فرمایا کہ مین مناسب جانتا ہون کہ تو اسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے تو اُس نے کہا کہ مین کرتا ہون پس تقسیم کیا ابو طلحہ نے اپنے قرابتون مین اور چچا کی اولاد مین **ف** یہ حدیث موصول پہلے گذر چکی ہے اور داؤدی نے کہا کہ جو چیز کہ استدلال کیا ہے ساتھ اسکے بخاری نے اور صحیح ہونے وقف کے پہلے قبضے کے عمر اور ابو طلحہ کے قصے سے وہ حمل کرنا چیز کا ہے اپنی ضد پر اور تمثیل اُسکی ساتھ غیر جنس اُسکی کے اور دفع کرنا ظاہر کا ہے اپنی وجہ سے اسواسطے کہ اُس نے روایت کی ہے کہ عمر نے وقف اپنے بیٹے کو دیا اور یہ کہ ابو طلحہ نے دفع کیا صدقہ اپنا طرف ابی بن کعب اور حسان کی اور ابن تین نے جواب دیا ہے کہ بخاری کی مراد یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے اسکی ملک نکالدی ساتھ مجرد قول اُسکے کے ھی للہ صدقۃ اور اسی واسطے مالک کہتے ہین کہ صدقہ لازم ہوتا ہے ساتھ قول کے اگرچہ کہتے ہین کہ نہین تمام ہوتا مگر ساتھ قبض کرنے کے ہان استدلال کرنا اُسکا ساتھ قصے عمر کے اعتراض کیا گیا ہے اسپر اور شبہ داؤدی کا صحیح ہے اور پہلے ذکر کی ہے مین نے توجیہ اسکی اور اسپر ابن بطال بس نزاع کی اسنے استدلال کرنے مین ساتھ قصے ابی طلحہ کے بایںطور کہ احتمال ہے کہ اسکا ہاتھ اُس سے نکلا ہو اور احتمال ہے کہ بدستور رہا ہو پس نہین دلالت ہے ہمین اور ابن منیر نے جواب دیا ہے کہ ابو طلحہ نے اپنی زمین کے صدقے کو مطلق چھوڑا اور سپرد کیا طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مصرف اسکا کہ آپ جسکو چاہین دین سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ تو اسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے تو سپرد کیا واسطے اُسکے قسمت اسکی کو درمیان اُنکے گویا کہ اسکو اُسکے ہاتھ مین برقرار رکھا بعد اسکے کہ صدقہ جاری ہوا مین کہتا ہون کہ اسکی تصریح آیندہ آویگی کہ ابو طلحہ اُسکے قسمت کے متولی ہوئے تھے اور ساتھ اسکے پورا ہوگا جواب اور تحقیق مباشر ہوا ابو طلحہ اسکے مصرف کو بطور تفصیل کے پس تحقیق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ معین کی تھی واسطے اسکے جہت مصرف کی پر اجمال کیا تھا پس اختصار کیا اقربین پر پس جبکہ نہ تھا ابو طلحہ یہ کہ تمام قرابت والون کو اسمین شامل کرے واسطے منتشر ہونے اور بکھرنے اُنکے کی اقتصار کیا بعض پر پس خاص کیا ساتھ اسکے اس شخص کو کہ اختیار کیا اسکو اُنمین سے (فتح) **باب** اِذَا قَالَ دَارِیْ صَدَقَۃٌ وَلَمْ یُبَیِّنْ لِلْفُقَرَآءِ اَوْ غَیْرِہِمْ فَھُوَ جَائِزٌ وَیَضَعُھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ اَوْ حَیْثُ اَرَادَ جب کوئی کہے میرا گھر اللہ کے واسطے صدقہ ہے اور نہ بیان کرے کہ محتاجون کیواسطے ہے یا اُنکے غیر کیواسطے تو یہ جائز ہے یعنے صحیح ہے اور رکھے اسکو اپنے قرابت والون مین یا جس جگہ چاہے **ف** یعنی تمام ہوتا ہے صدقہ

پہلے معین کرے جہت مصرف اُسکی کے پھر معین کرے بعد اُسکے اس شخص مین کہ چاہے قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَى وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ۔
فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کو فرمایا جبکہ
اُس نے کہا کہ میرے سب قسم کے مال سے مجھکو باغ بہت پیارا ہے جسکا نام بیرحا ہے اور وہ اللہ کے واسطے
صدقہ ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز رکھا ف یہ بخاری کی فقاہت سے ہے وَقَالَ
بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ حَتّٰى يُبَيِّنَ لِمَنْ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ یعنے اور بعضون نے کہا کہ نہین جائز ہے یہانتک کہ
بیان کرے کہ کس کے واسطے ہے یعنے معین کرے اُسکے مصرف کو **بَابٌ** إِذَا قَالَ أَرْضِي أَوْ
بُسْتَانِي صَدَقَةٌ لِلّٰهِ عَنْ أُمِّي فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ جب کہے کہ میری زمین یا میرا
باغ صدقہ ہے واسطے اللہ کے میری ماں کی طرف سے تو وہ جائز ہے اگرچہ نہ بیان کرے کہ وہ کسکے
واسطے ہے ف پس یہ باب خاص ہے پہلے باب سے اسواسطے کہ پہلا باب اُس چیز کے بیان مین ہے جسکہ
نہ معین ہو وہ شخص کہ صدقہ کیا گیا ہے اُسکی طرف سے اور نہ وہ شخص کہ اُسپر صدقہ ہوا اور یہ باب اُس چیز
کے حق مین ہے جبکہ معین ہو وہ شخص کہ اُسکی طرف سے صدقہ ہوا فقط ابن بطال نے کہا کہ امام مالک
کا یہ مذہب ہے کہ وقف صحیح ہے اگرچہ نہ معین کرے مصرف اسکا اور موافق ہوا ہے اسکو ابو یوسف
اور محمد اور شافعی ایک قول مین ابن قصار نے کہا کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ جب کہے کہ وقف ہے
یا صدقہ ہے تو سوا اُسکے کچھ نہین کہ مراد ساتھ اسکے نیکی اور قربت ہے اور سب لوگون مین اولے ساتھ
نیکی اُسکی کے اُسکے قربت والے مین خاصکر جبکہ محتاج ہون اور وہ مانند اُس شخص کی ہے کہ اپنے تہائی
مال کے ساتھ وصیت کرے اور اُسکا مصرف معین نہ کرے کہ وہ صحیح ہے اور اسکو محتاجون مین خرچ
کیا جاوے گا اور دوسرا قول شافعی رح کا یہ ہے کہ وقف صحیح نہین یہانتک کہ اُسکے مصرف کی جہت کو معین
کرے نہین تو وہ چیز اُسکے ملک مین باقی ہے اور بعض شافعیہ نے کہا کہ اگر کہے کہ مین نے اسکو وقف کیا
اور مطلق چھوڑے تو اسمین اختلاف ہے اور اگر کہے کہ مینے اسکو اللہ کے واسطے وقف کیا تو یقیناً اسکے
ملک سے نکل جاتا ہے اور اُسکی دلیل ابو طلحہ کا قصہ ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ
يَزِيدَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَعْلٰى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ
سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ
وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ
حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ کی ماں مر گئی

اور وہ اُس سے غائب تہا یعنے کہین گیا ہوا تہا تو اُس نے کہا کہ یا حضرتؐ میری ماں مرگئی اور مین اُس سے غائب تہا تو کیا اسکو کوئی چیز فایدہ دیتی ہے اگر مین اُسکی طرف سے خیرات کرون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان تو اُس نے کہا کہ مین آپ کو گواہ کرتا ہون کہ میرا باغ مخراف اُسپر صدقہ ہے **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی قبر پر نماز پڑہی یعنے اُسکا جنازہ پڑہا اور مخراف میوہ دار مکان کو کہتے ہین اور چونکہ باغ سے میوہ چنا جاتا ہے اسواسطے اُسکا نام مخراف کہا

باب إِذَا تَصَدَّقَ أَوْ وَقَفَ بَعْضَ مَالِهِ أَوْ بَعْضَ رَقِيقِهِ أَوْ دَوَابِّهِ فَهُوَ جَائِزٌ جب کوئی اپنا کچہ مال یا اپنے کچہ غلام یا چوپایے صدقہ کرے یا وقف کرے تو وہ جائز ہے **ف** یہ ترجمہ معقود ہے واسطے جواز وقف کرنے منقول چیز کے اور ابو حنیفہؒ اسمین مخالف ہین اور پکڑا جاتا ہے اُس سے جواز وقف کرنا مشترک چیز کا اور مخالف اسمین محمد بن حسنؒ ہے لیکن خاص کیا ہے منع کو ساتہ اُس چیز کے کہ ممکن ہو قسمت اُسکی اور دلیل پکڑی ہے واسطے اُسکے جوری نے اور وہ شافعیہ سے ہے بایں طور کہ قسمت بیع ہے اور وقف کی بیع جائز نہین اور تعاقب کیا گیا ہے ساتہ اسطور کے کہ قسمت افراز ہے پس نہین ہے کوئی ڈر اور وجہ ہونے اُسکے کی کہ پکڑا جاتا ہے اس سے جواز وقف کرنا مشترک چیز کا اور وقف منقول چیز کا وہ اسکے قول سے ہے کہ (وقف کرے یا صدقہ کرے اپنے بعض غلام یا چوپائی) پس تحقیق اسمین داخل ہے وہ چیز جبکہ وقف کرے ایک جز کو غلام سے یا چوپائے سے یا وقف کرے ایک کو اپنے دو غلامون سے یا گہوڑون سے مثلا پس یہہ سب صحیح ہے نزدیک اُس شخص کے جو جائز رکہتا ہے منقول چیز کے وقف کو اور رجوع کرتا ہے طرف اُسکی تعیین مین (فتح) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ ترجمہ کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ مینے کہا کہ یا حضرتؐ میری توبہ کا شکریہ ہے کہ مین اپنے مال سے جدا ہون اس حال مین کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کے واسطے خیرات ہے یعنے مین چاہتا ہون کہ اپنا تمام مال خیرات کرون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کچہ مال کو اپنے پاس رکہ لے سو وہ تیرے حق مین بہتر ہے کعب نے کہا کہ جو حصہ میرا خیبر مین ہے اسکو رکہ لیتا ہون **ف** یہ حدیث پوری اپنی پوری شرح کے ساتہ کتاب المغازی مین آوے گی اور شاہد ترجمہ کا اس سے آپکا یہ قول ہے کہ اپنا کچہ مال اپنے پاس رکہ لے پس تحقیق وہ ظاہر ہے بیچ حکم کرنے آپکے کے ساتہ نکالنے بعض مال۔

اپنے کے اور رکھ لینے بعض مال کے بغیر تفصیل کے درمیان اُسکے مقسوم اور مشترک ہو سو جو ساجھی صرف کرنے
وقف کرنے کو منع کرتا ہے وہ دلیل کا محتاج ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اُسکے اوپر کرو وہ کرنے
تصدق کے ساتھ سارے مال اپنے کے اور کتاب الزکوۃ میں اسکی بحث گذر چکی ہے اور کچھ کتاب الایمان
مین آوے گی (فتح) **باب** مَنْ تَصَدَّقَ اِلٰی وَکِیْلِہٖ ثُمَّ رَدَّ الْوَکِیْلُ اِلَیْہِ جو اپنے وکیل کو خیر
خیرات کرے پھر وکیل اسکو اپنے موکل کیطرف رد کرے تو اسکا کیا حکم ہے **ف** یہ باب اکثر نسخون مین
نہین اور بعض مین ہے وَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ
عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ لَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا
الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جَآءَ اَبُوْطَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ
اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَآءَ قَالَ وَکَانَتْ حَدِیْقَۃً کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُہَا
وَیَسْتَظِلُّ فِیْہَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآئِہَا قَالَ فَہِیَ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ اَرْجُوْ بِرَّہٗ وَذُخْرَہٗ
فَضَعْہَا اَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بَخٍ یَا اَبَا طَلْحَۃَ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ قَبِلْنَاہُ مِنْکَ وَرَدَدْنَاہُ عَلَیْکَ فَاجْعَلْہُ فِی الْاَقْرَبِیْنَ
فَتَصَدَّقَ بِہٖ اَبُوْطَلْحَۃَ عَلٰی ذَوِیْ رَحِمِہٖ قَالَ وَکَانَ مِنْہُمْ اُبَیٌّ وَحَسَّانٌ قَالَ فَبَاعَ
حَسَّانُ حِصَّتَہٗ مِنْہُ مِنْ مُّعَاوِیَۃَ فَقِیْلَ لَہٗ تَبِیْعُ صَدَقَۃَ اَبِیْ طَلْحَۃَ فَقَالَ اَلَا اَبِیْعُ صَاعًا
مِّنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِّنْ دَرَاہِمَ قَالَ وَکَانَتْ تِلْکَ الْحَدِیْقَۃُ فِیْ مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِیْ حُدَیْلَۃَ
الَّتِیْ بَنَاہُ مُعَاوِیَۃُ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کرسکو گے
جب تک اپنی محبوب مال کو خدا کے راہ مین خرچ نہ کرو گے تو ابو طلحہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو
کہا کہ یا حضرت خدا تعالے اپنی کتاب مین فرماتا ہے کہ نیکوکاری ہرگز حاصل نہ کرسکو گے جب تک اپنی پسندیدہ
مال کو خدا کے راہ مین خرچ نہ کرو گے اور میرے سب مال سے مجھکو باغ بیرحا بہت پیارا ہے انس نے کہا
کہ وہ ایک باغ تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسمین داخل ہوا کرتے تھے اور اسکے سائے مین بیٹھے تھے
اور اسکا پانی پیتے تھے ابو طلحہ نے کہا پس وہ باغ اللہ اور رسول کا ہے یعنے مین نے اسکو خدا کے
راہ مین دیا کہ مین امید رکھتا ہون اسکی نیکی کی اور ذخیرہ ہونے کے واسطے قیامت کے سو یا حضرت
جس جگہ خدا آپ کو دکھاوے وہان رکھیے یعنے جسکو مناسب دیکھین اسکو دیجئے تو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاباش ہے ابو طلحہ یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے ہمنے اسکو تجھ سے قبول کیا اور پھیر

اسکو تجھپر پھیر دیا پس تقسیم کر اسکو اپنے قرابت والون پر تو ابو طلحہ نے اُسکو اپنے قرابتیون مین تقسیم کیا اور انمین سے ابی بن کعب اور حسان تھے تو حسان نے اسمین سے اپنا حصہ معاویہ کے ہاتھ بیچ ڈالا یعنے لاکھ درہم سے تو کسی نے اسکو کہا کہ کیا تو ابو طلحہ رض کے صدقے کو بیچتا ہے تو حسان نے کہا کہ کیا نہ بیچون مین ایک صاع کھجور کو بدلے ایک صاع درہمون کے یعنے مین بہت مہنگا بیچتا ہون انس رض نے کہا کہ تہا یہ باغ بیچ جگہ محل بنی حدیلہ کے جسکو معاویہ نے بنا کیا ف اور نزاع کیا گیا ہے بخاری پر نکالنے اس باب کے ابو طلحہ کے قصے سے یعنے یہ نزاع کہ ابو طلحہ کے قصے سے مسئلہ باب کا ثابت نہین ہوتا اور جواب دیا گیا ہے کہ مراد اسکی یہ ہے کہ ابو طلحہ نے جب مطلق تصدق کیا اور مصرف کی تعیین کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سپرد کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ چھوڑ اسکو اپنے قرابت والون مین تو ہوگا یہ منشا اس چیز کے کہ باب باندھا ساتھ اسکے اور اُسکا مقتضی یہ ہے کہ یہ صحیح ہو اور یہ جو کہا کہ حسان نے اپنے حصے کو اُس سے معاویہ کے ہاتھ بیچا تو یہ دلالت کرتا ہے کہ ابو طلحہ نے انکو اُس باغ کا مالک کر دیا تہا اور انپر وقف نہین کیا تہا اس واسطے کہ اگر اسکو وقف کرتا تو حسان کو اسکا بیچنا جائز نہ ہوتا پس اعتراض کیا جاتا ہے اس شخص پر جو استدلال کرتا ہے ساتھ کسی چیز کے ابو طلحہ کے قصے سے وقف کے مسائل مین مگر اس چیز مین کہ اسمین صدقہ وقف کو مخالف نہین اور احتمال ہے کہ جب ابو طلحہ نے اسکو انپر وقف کیا تو انپر شرط کی ہو کہ جو انمین سے اپنے حصے کے بیچنے کا محتاج ہو اسکو اُسکا بیچنا جائز ہے اور تحقیق کہا ہے ساتھ جائز ہونے اس شرط کے بعضے علماء نے مانند علی وغیرہ کی واللہ اعلم (فتح) **بَاب** قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَۃَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنُ فَارْزُقُوْھُمْ مِّنْہُ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جب حاضر ہون تقسیم کے وقت ناتے والے اور یتیم اور محتاج تو انکو کہلا دو اور کہو انکو بات اچھی **حَدَّثَنَا** اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ نَاسًا یَزْعُمُوْنَ اَنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللّٰہِ مَا نُسِخَتْ وَلٰکِنَّھَا مِمَّا تَھَاوَنَ النَّاسُ ھُمَا وَالِیَانِ وَالٍ یَّرِثُ وَذَاکَ الَّذِیْ یَرْزُقُ وَوَالٍ لَّا یَرِثُ وَقَالَ فَذَاکَ الَّذِیْ یَقُوْلُ بِالْمَعْرُوْفِ یَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ اَنْ اُعْطِیَکَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کچھ لوگ گمان کرتے ہین کہ یہ آیت منسوخ ہوگئی ہے اور قسم ہے اللہ کی منسوخ نہین ہوئی ولیکن لوگون نے سستی کی ہے وہ دو قسم کے لوگ ہین کہ ترکے کی قسمت کے متولی ہوتے ہین ایک والی وہ ہے کہ خود وارث ہوتا ہے اور یہ وہ ہے جو حاضرون کو رزق دیتا ہے اور دوسرا والی وہ ہے کہ وارث نہین ہوتا

کہا پس یہ وہ ہے جو اچھی بات کہتا ہے کہ میں تیرے واسطے مالک نہیں کہ تجھکو دون **ف** اس حدیث کی شرح تفسیر میں آویگی اور یہ کہ نا سخ ہے ابن عباس رض کی کیا مراد ہے اور یہ کہ انہیں سے عائشہ رض ہے اور سوا اسکے اقوال سے ہیچ دعوی ہونے اُسکے کہ محکم یا منسوخ (فتح) حاصل مطلب یہ ہے کہ ترکے کی تقسیم کرنے والے اور اسمین تصرف کرنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہین ایک قسم وہ ہین کہ وہ خود وارث ہوتے ہین انکو یہ حکم ہے کہ حاضرون کو کچھ دو اور ایک قسم وہ ہین کہ وہ خود وارث نہین مانند ولی یتیم کی کہ وہ خود اُسکے مال کا وارث نہین کہ دوسرے کو دے تو انکو حکم ہے کہ حاضرون کو اچھی بات کہو اور نرمی سے نالو **باب** مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تُوُفِّيَ فُجَاءَةً اَنْ يَتَصَدَّقُوْا عَنْهُ وَ قَضَاءِ النُّذُوْرِ عَنِ الْمَيِّتِ باب ہے بیان مین اس چیز کے کہ مستحب ہے واسطے اُس شخص کے کہ مر گیا ناگہانی موت سے یہ کہ خیرات کرین وارث اُسکے طرف سے اور ادا کرنا نذرون کا مردے کی طرف سے **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ ثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک مردنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری ماں اچانک مر گئی اور مین گمان کرتا ہون کہ اگر وہ کلام کرتی تو خیرات کرتی کیا پس مین اُسکی طرف سے صدقہ کرون کیا اُسکا ثواب اُسکو پہونچیگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان اُسکی طرف سے خیرات کر **ف** اور ابن عباس رض کی یہ حدیث ہے کہ سعد بن عبادہ نے کہا کہ میری ماں مر گئی اور اُسپر نذر ہے اور گویا کہ اسمین رمز ہے کہ عائشہ رض کی حدیث مین مراد رجلا سے سعد بن عبادہ ہے اور تحقیق گذر چکی ہے حدیث ابن عباس رض کی سعد بن عبادہ کے قصے مین اور لفظ سے اور نہین مخالفت ہے درمیان قول اسکے کے کہ میری ماں مر گئی اور اُسپر نذر ہے اور اس قول مین کہ میری ماں مر گئی اور مین اس سے غائب تھا کیا پس نفع دیتی ہے اُسکو کوئی چیز یہ کہ صدقہ کرون مین اُسکی طرف سے اسواسطے کہ احتمال ہے کہ اُس نے نذر اور صدقہ دونو کا حکم پوچھا ہو اور نسائی کی روایت مین ہے کہ مین نے کہا کہ یا حضرت میری ماں مر گئی کیا پس مین اسکی طرف سے صدقہ کرون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان مین نے کہا کہ کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی کا پلانا **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اِسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اَقْضِهِ عَنْهَا **ترجمہ** ابن عباس رض

روایت ہی کہ سعد بن عبادہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فتوی چاہا پس کہا کہ میری ماں مرگئی اور اسپر نذر ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکی طرف سے ادا کر اور ایک روایت مین ہے کہ کیا کفایت کرتا ہے یہ کہ مین اُسکی طرف سے بردہ آزاد کرون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکی طرف سے آزاد کر پس فائدہ دیا اس روایت نے بیان اُس چیز کا کہ وہ نذر مذکور تہی اور وہ یہ ہے کہ اُسنے نذر مانی تہی کہ غلام آزاد کرے پس آزاد کرنے سے پہلے مرگئی اور احتمال ہے کہ مطلق نذر مانی ہو بغیر معین کرنیکے یعنے کہا ہو کہ مجہ پر نذر ہے پس ہوگی اسمین حجت واسطے اس شخص کے کہ فتوے دیتا ہے نذر مطلق مین ساتہ کفارے قسم کے اور آزاد کرنا اعلے کفارے قسمون کا ہے پس واسطے اُسکے حکم کیا اسکو یہ کہ اسکی طرف سے بردہ آزاد کرے اور حکایت کی ہے ابن عبد البر نے بعضون سے کہ سعد کی ماں پر روزے کی نذر تہی اور حق یہ ہے کہ یہ اور شخص کا قصہ ہے اور اسکا بیان کتاب الصیام مین گذر چکا ہے اور باب کی حدیث مین کئی فائدے ہین ایک یہ کہ جائز ہے صدقہ کرنا مردے کی طرف سے اور یہ اُسکو فائدہ دیتا ہے ساتہ پہونچنے ثواب صدقہ کے طرف اُسکی خاصکر جبکہ اولاد سے ہو اور یہ مخصص ہے واسطے عموم آیت وان لیس للانسان الا ما سعی کے اور ملحق ہے ساتہ صدقہ کے غلام آزاد کرنا اُسکی طرف سے نزدیک جمہور کے خلاف ہے واسطے مشہور کے نزدیک مالکیہ کے اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ غیر صدقہ کے یعنے صدقہ کے سوا اور نیکی کے عملون مین اختلاف ہے کہ کیا اُنکا ثواب بہی مردے کو پہونچتا ہے یا نہین مانند حج اور روزے کی اور کچہ اسکا بیان روزے کے بیان مین ہو چکا ہے اور یہ وصیت کا ترک کرنا جائز ہے اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد کی ماں کی وصیت کے ترک کرنے پر مذمت نہین کی یہ بات ابن منذر نے کہی ہے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتہ اُسکے کہ انکار کرنا اسپر دشوار ہوا واسطے مر جانے اُسکے کے اچانک اور ساقط ہوئی اس سے تکلیف اور جواب دیا گیا ہے کہ فائدہ انکار کا یہ ہے کہ اگر انکار کرے تو اُسکا غیر اُسکے ساتہ نصیحت پکڑتا اُس شخص سے کہ اُسکو سُنے پس جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو برقرار رکہا تو دلالت کی اُس نے جواز پر اور اسمین بیان ہے اس چیز کا کہ تہے اسپر اصحاب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مشورہ کرنے کو دین کے کامون مین اور اسمین عمل کرنا ہے ساتہ گمان غالب کے اور اسمین جہاد کرنا ہے ماں کی زندگی مین اسواسطے کہ ایک روایت مین ہی کہ اُسکی ماں مرگئی اور وہ جہاد مین تہا اور یہ محمول ہے اسپر کہ اُس نے ماں سے اجازت لے لی تہی اور اسمین سوال کرنا ہی تحمل سے اور جلدی کرنیسے طرف عمل نیکی کی اور جلدی کرنی طرف نیکی ماں باپ کی اور یہ کہ صدقہ کا ظاہر کرنا کبھی بہتر ہوتا اُسکے چہپانے سے اور وہ وقت صدق نیت کی بیچ اُسکے اور جائز ہے واسطے حاکم اٹہانا گواہی کا

بیچ غیر مجلس حکم کے (فتح) **باب** الاشھاد فی الوقف والصدقۃ والوصیۃ وقف اور صدقے اور وصیت میں گواہ کرنا **حدثنا** ابراھیم بن موسی انا ھشام بن یوسف ان ابن جریج اخبرھم قال اخبرنی یعلی انہ سمع عکرمۃ مولی ابن عباس یقول انبانا ابن عباس ان سعد بن عبادۃ اخا بنی ساعدۃ توفیت امہ وھو غائب عنھا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امی توفیت وانا غائب عنھا فھل ینفعھا شیء ان تصدقت بہ عنھا قال نعم قال فانی اشھدک ان حائطی المخراف صدقۃ علیھا ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ کی ماں مر گئی اور وہ اُس سے غائب تھا تو وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا حضرت میری ماں مر گئی اور میں اُس سے غائب تھا تو کیا اسکو کوئی چیز نفع دیتی ہے اگر میں اُسکی طرف سے صدقہ کروں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تو اُس نے کہا کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ مخراف اُسپر صدقہ ہے **ف** اور لاحق کیا ہے بخاری نے وقف کو ساتھ صدقے کے لیکن بیچ استدلال کے واسطے اُسکے ساتھ قصے سعد کے نظر ہے اسواسطے کہ قول اُسکا کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں احتمال ہے کہ مراد ساتھ اُسکے شہادت معتبر ہو اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ اُسکے صرف اطلاع دینی ہو اور استدلال کیا ہے مہلب نے واسطے گواہ کرنے کے وقف میں ساتھ قول اللہ تعالے کے کہ گواہ کر و جب آپس میں سودا کرو پس جب بیع میں گواہ کرنے کا حکم ہے اور حالانکہ اُسکے واسطے بدلہ ہے تو مشروع ہونا اُسکا وقف میں باوجود یکہ اسمیں عوض نہیں بطریق اولے ہے اور ابن منیر نے کہا کہ شاید بخاری کی مراد دفع کرنا توہم کا ہے اُس شخص سے کہ گمان کرتا ہے کہ وقف نیکی کے کاموں میں ہے پس مستحب ہے چھپانا اُسکا پس بیان کیا بخاری نے کہ مشروع ہے ظاہر کرنا اُسکا اسواسطے کہ وہ بیچ اس بات کے ہے کہ نزاع کی جاوے بیچ اُسکے خاص کر وارثوں سے (فتح)

باب قول اللہ عز وجل وآتوا الیتمی اموالھم ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب ولا تاکلوا اموالھم الی اموالکم انہ کان حوبا کبیرا وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی فانکحوا ما طاب لکم من النساء باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ دیدو یتیموں کو اُنکے مال اور نہ بدل لو گندا ستھرے سے اور نہ کھاؤ اُنکے مال اپنے مالوں کے ساتھ یہ ہے بڑا وبال اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کرو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو تمکو خوش آویں عورتوں سے **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب عن الزھری قال کان عروۃ بن الزبیر یحدث انہ سال عائشۃ وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی فانکحوا ما طاب لکم قالت عائشۃ ھی الیتیمۃ فی حجر ولیھا فیرغب

فِی جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ قَالَتْ فَبَيَّنَ اللّٰهُ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَنَّ الْيَتِيمَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ اَوْ مَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا بِاِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَنْكِحُوهَا اِذَا رَغِبُوا فِيهَا اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الْاَوْفٰى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا ترجمہ عروہ رض سے روایت ہے کہ اس نے عائشہ رض سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ اگر ڈرو تم کہ انصاف کرو گے یتیم لڑکیوں کے حقمین تو نکاح کرو جو تمکو خوش آوین عورتوں سے عائشہ رض نے کہا کہ وہ یتیم لڑکی ہے اپنی ولی کی پرورش مین پس رغبت کرتا ہے ولی اسکے جمال مین اور مال مین اور چاہتا ہے کہ نکاح کرے اس سے ساتھ کم مہر کے اسکی عورتوں کے دستور سے یعنے مثل سے تو انکو انکے نکاح سے منع ہوا مگر یہ کہ انصاف کرین واسطے انکے بیچ کامل کرنے مہر کے اور حکم ہوا کہ انکے سوا اور عورتوں سے نکاح کرین یعنے اور لوگون نے اس سے مطلق منع سمجھے کہ یتیم لڑکی سے ولی کو مطلق نکاح کرنا درست نہین۔ عائشہ رض نے کہا کہ پھر اجازت مانگی لوگون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بعد اترنے اس آیت کے وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا الآیۃ تو خدا نے یہ آیت اتاری کہ رخصت مانگتے ہین تجہ سے عورتون کے حق مین تو کہہ خدا رخصت دیتا ہے تمکو انمین عائشہ رض نے کہا پس بیان کیا اللہ تعالے نے اس آیت مین کہ یتیم لڑکی جب خوبصورت اور مالدار ہوتی تہی تو اسکے نکاح مین رغبت کرتی تہی اور نہ ملاتی تہی انکو ساتھ دستور انکے کے ساتھ کامل کرنے مہر کے اور جب نامرغوب ہوتی تہی بیچ کم ہونے مال کے اور جمال کے تو اس سے نکاح نہین کرتے تہے اور انکے سوا اور عورت تلاش کرتے تہے عائشہ رض نے کہا پس جیسا کہ رغبت نہ ہونے کے وقت اسکو چہوڑتے ہین پس ویسا ہی نہین ہے واسطے انکے کہ انسے نکاح کرین جبکہ اسمین رغبت کرین مگر یہ کہ اسکے واسطے انصاف کرین ساتھ مہر پورے کے اور اسکا حق اسکو دین ف اس حدیث کی پوری شرح کتاب التفسیر مین آویگی

باب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَابْتَلُوا الْيَتَامٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوهَا اِسْرَافًا وَبِدَارًا اَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ

فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اِلٰی قَوْلِہٖ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ آزماتے رہو یتیمون کو یہان تک کہ پہونچین نکاح کی عمر کو پھر اگر دیکھو انہین ہوشیاری تو حوالے کرو انکے مال اور کہا نہ جاؤ انکو اڑا کر اور گھبرا کر یہ کہ بڑے نہ ہو جاوین اور جو کوئی مالدار ہو تو چاہیے کہ بچتا رہے اور جو کوئی محتاج ہووے تو کہاوے موافق دستور کے اخیر آیت تک حَسِیْبًا کا فِیًا یعنے حسیبا (کہ اس آیت مین واقع ہوا ہے) کے معنے مین کفایت کرنے والا وَمَا لِلْوَصِیِّ اَنْ یَّعْمَلَ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ وَمَا یَاْکُلُ مِنْہُ بِقَدْرِ عُمَالَتِہٖ اور جائز ہے واسطے وصی کے یہ کہ یتیم کے مال مین محنت کرے اور بقدر اپنی محنت کے اُس سے کہاوے ف اور یہ اختلافی مسئلون سے ہے پس بعضے کہتے ہین کہ جائز ہے واسطے وصی کے (یعنے جسکو مردہ وصیت کر جاوے) یہ کہ لے یتیم کے مال سے بقدر اپنی محنت کے اور یہ قول عائشہ رضہ کا ہے اور عکرمہ اور حسن وغیرہ کا اور بعضے کہتے ہین کہ نہ کہاوے اُس سے مگر وقت حاجت کے پھر اختلاف کیا ہے انہون نے پس کہا عبیدہ اور سعید بن جبیر اور مجاہد نے کہ جب کہاوے پھر مالدار ہو جاوے تو ادا کرے اور بعضے کہتے ہین کہ ادا کرنا واجب نہین اور بعضے کہتے ہین اگر چاندی سونا ہو تو نہین جائز ہے یہ کہ لے اُس سے کچھ مگر بطور قرض کے اور اگر انکے سوا اور کچھ ہو تو جائز ہے بقدر حاجت کے اور یہ صحیح تر قول ابن عباس رضہ کا ہے اور یہی قول ہے شعبی اور ابو العالیہ وغیرہ کا روایت کیا ہے ان سب کو ابن جریر نے اپنی تفسیر مین اور کہا ہے اُس نے ساتہ واجب ہونے قضا کے مطلق اور مدد کی ہے اُسکی اور مذہب شافعی رحمہ کا یہ ہے کہ لے اقل دو امر کا اپنی اجرت سے اور نفقہ سے اور نہین واجب ہے پہیرنا صحیح قول پر اور حکایت کی ابن تین نے ربیعہ سے کہ مراد ساتہ مالدار اور محتاج کے اس آیت مین یتیم ہے یعنے اگر یتیم مالدار ہو تو نہ زیادتی کرے بیچ خرچ کرنے کے اوپر اسکے اور اگر محتاج ہو تو چاہیے کہ کہلاوے اپنے مال موافق دستور کے اور اسمین اسپر ہرگز دلالت نہین کہ یتیم کے مال سے کہانا درست ہے (فتح) حَدَّثَنَا ہٰرُوْنُ ثَنَا اَبُوْسَعِیْدٍ مَوْلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ ثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَۃَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَّہٗ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ یُقَالُ لَہٗ ثَمْغٌ وَّکَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی اسْتَفَدْتُّ مَالًا وَّھُوَ عِنْدِیْ نَفِیْسٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِاَصْلِہٖ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْھَبُ وَلَا یُوْرَثُ وَلٰکِنْ یُّنْفَقُ ثَمَرُہٗ فَتَصَدَّقَ بِہٖ عُمَرُ فَصَدَقَتُہٗ ذٰلِکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَفِی الرِّقَابِ وَالْمَسَاکِیْنِ وَالضَّیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَلَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ

وَلِيَّهٗ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُوْكِلَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهٖ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اپنا ایک مال یعنے زمین خیرات کی اور اُس مال کو ثمغ کہا جاتا تھا یعنے اور وہ زمین تھی مقابل مدینہ کے اور وہ کھجوروں کے درخت تھے تو عمرؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ یعنے مال حاصل کیا ہے اور وہ میرے نزدیک بہت نفیس ہے سو مین چاہتا ہون کہ اسکو خیرات کر دون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تصدق کر ساتہ اصل اُسکے کے اس حال مین کہ نہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ کی جاوے اور نہ میراث کی جاوے ولیکن اُسکا میوہ خرچ کیا جاوے سو تصدق کیا اسکو عمرؓ نے پس یہ صدقہ اُسکا ہے اللہ کے راہ مین اور آزاد کرنے بردون کے اور محتاجون مین اور مہمانون مین مسافرون مین اور قرابتیون مین نہین گناہ اسپر کہ متولی ہو اُسکا یعنے اسکی تدبیر کرے یہ کہ کہاوے اس سے موافق دستور کے یا کھلاوے اپنے یار کو اس حال مین کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کو اُسکے حاصل سے **ف** مہلب نے کہا کہ تشبیہ دی ہے بخاری نے وصی کو ساتہ ناظر وقف کے یعنے جو وقف کا متولی اور مدبر ہو اور وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ نظر واسطے اُن لوگون کے جنپر وقف کیا گیا ہے محتاجون وغیرہ سے مانند نظر کی ہے واسطے یتیمون کے اور تعاقب کیا ہے اُسکا ابن منیر نے بایطور کہ وقف کرنے والا وہ مالک ہے واسطے منافع اُس چیز کے کہ وقف کیا اسکو پس اگر شرط کرے واسطے اُس شخص کے کہ متولی ہو اُسکی نظر کا کچہ تو یہ اسکو جائز ہے اور وصیت کرنے والا اسطرح نہین اسواسطے کہ اُسکی اولاد اُسکے بعد اُسکے مال کے وارث ہوتے مین ساتہ قسمت کرنے اللہ کے واسطے انکے پس نہ ہوگا وہ اُنمین مانند وقف کرنے والے کی اور مقتضی اُسکا یہ ہے کہ وصیت کرنے والا جب ٹہیراوے واسطے وصی کے یہ کہ کہاوے مال موصی علیہم کے سے تو صحیح نہین اور حالانکہ اسطرح نہین بلکہ وہ جائز ہے جبکہ معین کرے اسکو اور سوائے اُسکے نہین کہ اختلاف کیا ہے سلف نے اُس چیز مین جب وصیت کرے اور نہ معین کرے واسطے وصی کے کچہ کیا اسکو جائز ہے یہ کہ لے بقدر محنت اپنی کے یا نہین اور کرمانی نے کہا کہ وجہ مطابقت کی اس وجہ سے ہے کہ تصدیہ ہے کہ وصی لے یتیم کے مال سے اپنی اجرت ساتہ دلیل قول عمرؓ کے کہ نہین گناہ اسپر کہ متولی ہو اُسکا یہ کہ کہاوے موافق دستور کے (فتح) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِيْ وَالِي الْيَتِيْمِ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ مَّالِهٖ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ جو مالدار ہو تو چاہئے کہ بچتا رہے اور جو فقیر ہو تو چاہئے کہ کہاوے موافق دستور کے عائشہؓ نے کہا کہ یہ آیت والی کے حق مین اتری یہ کہ پہونچے اُسکے مال سے جب

ہو محتاج بقدر اُسکے مال کے موافق دستور کے یعنے اگر بہت ہو تو بہت کہ اور اگر تہوڑا ہو تو تہوڑا اے یا لے بقدر اپنی محنت کہ **باب** قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا باب ہے بیان مین اس آیت کہ کہ جو لوگ کہاتے ہین مال یتیمون کے ناحق وہی کہاتے ہین اپنے پیٹ مین آگ اب بیٹہین گے آگ مین **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو سات کبیرے گناہون سے صحابہ نے کہا کہ یا حضرت وہ کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے ساتہ شرک کرنا اور جادو کرنا اور اس جان کا مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج کہانا اور یتیم یعنے بے باپ لڑکے کا مال کہانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بہاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے غافل ہین عیب لگانا **ف** اور غرض یہان اس قول سے یہ ہے کہ کہانا مال یتیم کا۔ اور اسکی پوری شرح کتاب الحدود مین آوے گی (فتح) **باب** قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ باب ہے بیان مین اس آیت کہ کہ پوچہتے ہین تجہ سے یتیمون کا حکم تو کہہ سنوارنا انکا بہتر ہے اور اگر انکا خرچ ملا رکہو تو تمہارے بہائی ہین اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے والا اور اگر چاہتا اللہ تو تم پر مشکل ڈالتا اللہ زبردست ہے تدبیر والا لَاَعْنَتَكُمْ لَاَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ یعنے لاعنتکم کی لفظ کہ اس آیت مین واقع ہے اُسکے معنے لاحرجکم وضیق ہین یعنے تم پر مشکل ڈالتا اور تم کو تنگ پکڑتا وَعَنَتْ خَضَعَتْ یعنے وعنت کی لفظ کہ آیت وعنت الوجوہ مین واقع ہوئی ہے اسکے معنے خضعت ہین یعنے جہکے اور ذلیل ہوئے **ف** یہ تفسیر ابن عباسؓ کی ہے ویسے لیکن خدا نے تم پر فراخی کی اور آسانی کی پس کہا کہ جو مالدار ہو تو چاہیئے کہ بچتا رہے اور جو محتاج ہو تو چاہیے کہ کہاوے موافق دستور کے کہتے ہین کہ جب کوئی محتاج یتیم کے مال کا والی ہو تو کہاوے بقدر اپنی محنت کہ اُسکے مال پر اور اُسکے منفعت کی جب تک کہ نہ زیادتی کرے (فتح) وَقَالَ لَنَا سُلَيْمَانُ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى اَحَدٍ وَصِيَّتَهٗ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ کسی کی وصیت

کو رد نہین کیا یعنے اگر کوئی یتیمون کو انکی سپرد کرتا تو اسکی وصیت کو قبول کرتے اور یتیمون کے متولی
ہوتے ف ابن تین نے کہا کہ ابن عمر اُسکے ساتھ ثواب چاہتے تھے واسطے اس حدیث کے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا پرورش کرنیوالا بہشت مین ایسے مین جیسے یہ دو نو انگلیان یعنے
شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی اور اسکی شرح کتاب الادب مین آویگی اور محل کراہت دخول کا
وصیت مین یہ ہے کہ خوف کیا جاوے تہمت کا یا ضعیف ہونے کا قیام سے ساتھ حق اُسکے کے
(فتح) وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَحَبُّ الْاَشْيَاءِ اِلَيْهِ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ اَنْ يَّجْتَمِعَ اِلَيْهِ نُصَحَاؤُهٗ وَاَوْلِيَاؤُهٗ
فَيَنْظُرُوْا الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ لَّهٗ اور تھے ابن سیرینؒ سب چیزون سے محبوب تر طرف اُسکی بیچ مال یتیم کے
یہ کہ جمع ہون طرف اُسکی خیر خواہ اُسکے اور ولی اُسکے پس نظر کرین اور فکر کرین اُس چیز مین کہ وہ
اسکے واسطے بہتر ہے وَكَانَ طَاؤُسٌ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْيَتٰمٰى قَرَأَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ یعنے اور تھے طاؤسؒ جب پوچھے جاتے یتیمون کی کسی چیز سے تو یہ آیت
پڑھتے کہ خدا کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے والا وَقَالَ عَطَاءٌ فِيْ يَتٰمٰى الصَّغِيْرِ وَ
الْكَبِيْرِ يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ بِقَدْرِهٖ مِنْ حِصَّتِهٖ یعنے اور عطاء نے کہا بیچ حق یتیمون
چھوٹون اور بڑون کے خرچ کرے ولی ہر آدمی پر بقدر حال اسکے کے اُسکے حصے سے ف
روایت ہے کہ پوچھے گئے عطا ایک مرد سے کہ متولی ہو یتیمون کے مال کا کہ انمین چھوٹے ہون اور بڑے ہون
اور انکا مال اکٹھا ہو تقسیم نہ ہوا ہو تو عطاؒ نے کہا کہ خرچ کرے ہر آدمی پر ان مین سے اُسکے مال سے اسکی
قدر پر اور قتادہؒ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ نہ پاس جاؤ مال یتیم کے مگر ساتھ اس طریق
کے وہ بہتر ہے تو لوگ نہ ملاتے تھے انکو کھانے مین اور نہ اُسکے غیر مین تو مشکل ہوئی انپر یہ بات
تو خدا نے رخصت اتاری کہ اگر اُسکا خرچ ملا رکھو تو تمہارے بھائی ہین اور سعید بن جبیر سے
روایت ہے کہ سبب نازل ہونے اس آیت کا یہ ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ کھاتے ہین یتیمون
کے مال ظلم سے تو لوگون نے اُنکے مال اپنے مال سے جدا کر دیے تو یہ آیت اتری کہ کہہ سنوارنا
انکا بہتر ہے اور اگر انکا خرچ ملا رکھو تو تمہارے بھائی ہین تو لوگون نے اُنکے مال اپنے مال
کے ساتھ ملائے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ کھاتے ہین یتیمون کے
مال ظلم سے تو لوگون نے یتیمون کے مال اور کھانے سے کنارہ کیا پس یہ انپر دشوار ہوا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکی شکایت ہوئی تو یہ آیت اتری اور تجھ سے پوچھتے ہین یتیمون کا حکم اور
انکو انکا خرچ ملانا جائز ہوا اور نیز ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ملانا یہ ہے کہ وہ تیرا دودھ پیوے

اور تو او سکا دودھ پیوے اور تو اسکے پیالے سے کھا دے اور وہ تیرے میسے کھا وے اور اللہ جانتا ہے خرابی کرنیوالے کو سنوارنے والے سے یعنے جسکی نیت یتیم کے مال کھانے کی ہو اور جو اُس سے پرہیز کرے اور ابو عبید نے کہا کہ مخالطت یہ ہے کہ جو یتیم درمیان عیال ولی کے ہو پس دشوار ہو اُسپر جدا کرنا اُسکے کھانے کا پس لے مال یتیم کے سے بقدر اُسکے کہ دیکھتا ہے کہ یہ کفایت کرتا ہے اسکو ساتھ کوشش کے پس ملاتا ہے اسکو ساتھ۔ خرچ اپنے عیال کے اور چونکہ اسمین زیادتی اور کمی واقع ہوتی ہے تو اس سے لوگوں نے خوف کیا تو خدا نے انپر فراخی کی یعنے انکے ملانے کی اجازت ہوئی (فتح) **بَابُ اِسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ اِذَا كَانَ لَهُ صَلَاحًا وَنَظَرِ الْاُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْيَتِيمِ** خدمت لینی یتیم سے سفر مین اور وطن مین جبکہ یہ اسکے واسطے اصلاح ہو یعنے اُسکے سنوارنے اور تربیت مین دخل رکھے اور نظر کرنی اور توجہ کرنی ماں کی اور اسکے خاوند کی واسطے یتیم کے اُسکے حال کے سنوارنے مین **حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ** بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَاَخَذَ اَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا ترجمہ انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے یعنے ہجرت کرکے اس حال مین کہ آپ کا کوئی خادم نہ تھا ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلا تو اُس نے کہا کہ یا حضرت انس لڑکا عقلمند ہے پس چاہئے کہ آپکی خدمت کرے تو مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سفر مین اور حضر مین تو نہ فرمایا مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے کسی چیز کے کہ مین نے اسکو کیا کہ تو نے یہ اسطرح کیون کیا اور نہ واسطے کسی چیز کے کہ مین نے اسکو کیا کہ تو نے یہ اسطرح کیون نہین کیا **ف** اس حدیث کی شرح آیندہ آوے گی اور ابو طلحہ رض انس رض کی ماں ام سلیم کا خاوند ہے پس حدیث مطابق ہے واسطے ایک دو رکنون ترجمہ کے اور اسپر جو رکن کہ اُس سے پہلے ہے اور وہ توجہ کرنی ماں کی ہے اپنے بیٹے یتیم کے حال مین تو گویا کہ سمجھا جاتا ہے اس سے کہ ابو طلحہ نے یہ کام نہ کیا مگر بعد رضامندی ام سلیم کے یا اشارہ کیا بخاری نے طرف اس چیز کی کہ اُسکے بعض طریقون مین وارد ہوئی ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہلے پہل مدینے مین آئے تو ام سلیم نے انس کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر کیا اور اسپر ابو طلحہ پس حاضر کیا اُس نے انس رض کو پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جبکہ آپ نے جنگ خیبر کیطرف نکلنے کا ارادہ کیا

جیسا کہ جہاد میں صریح آوے گا اور جست لال کیا گیا ہے بیچ حکم مسئلے اس باب کے پس مالکیہ سے ہے کہ مال وغیرہ کو جائز ہے تصرف کرنا بیچ بہلایوں اس شخص کے کہ انکی پرورش میں ہیں یتیم لڑکے لڑکیوں سے اگرچہ وصی نہ ہوں اور اشکال کیا ہے بعضوں نے اسکے جواز پر پس تحقیق وہ چاہتا ہے اسکو کہ مشغول ہو یتیم ساتھ خدمت کے ادب سکھانے سے اور یہ ضد ہے مطلوب کی اور اسکا جواب یہ ہے کہ نکالنا حکم مذکور کا اس حدیث سے تقاضا کرتا ہے قید کرنے کو ساتھ اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے بیچ خبر مستدل بہ کے اور وہ یہ ہے کہ ہو نزدیک اس شخص کے کہ ادب دے اسکو اور نفع اٹھاوے ساتھ ادب سکھانے اسکے کے جیسا کہ واقع ہوا ہے انس سے خدمت نبوی میں پس تحقیق فائدہ اٹھایا انس نے ساتھ مواظبت کے اوپر اسکے آداب کے ساتھ اس چیز کے کہ فوقیت حاصل کی اس نے اپنے غیر سے جس کو اپنے باپ نے ادب سکھایا (فتح) **بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ** جب کوئی زمین وقف کرے اور اسکی حدیں بیان نہ کرے تو وہ جائز ہے یعنے وقف کرنا اور اسی طرح صدقہ یعنے وقف کرنا ساتھ لفظ صدقہ کے **ف** اسی طرح مطلق چھوڑا ہے اس نے جواز کو اور وہ محمول ہے اس پر جبکہ موقوف اور صدقہ کی گئی چیز مشہور ہو جدا ہو ساتھ اس حیثیت کے کہ امن ہو اس سے کہ اپنے غیر کے ساتھ ملے نہیں تو حد کا بیان کرنا بالاتفاق ضرور ہے لیکن غزالی نے اپنے فتاوے میں ذکر کیا ہے کہ جو لکھے کہ گواہ رہو کہ میرا تمام ملک وقف ہے اور اسکا مصرف کا ذکر کرے اور اس کسی چیز کی حد معین نہ کرے تو اسکی جائداد کل وقف ہو جاتی ہے اور نہیں ضرر کرتا نہ جاننا گواہوں کا حدوں کو اور احتمال ہے کہ بخاری کی مراد یہ ہو کہ وقف صحیح ہے ساتھ صیغے کے کہ نہیں ہے تحدید بیچ اسکے بہ نسبت اعتقاد وقف کرنے والے کے اور ارادے اسکے کے واسطے کسی چیز معین کے اپنے جی میں اور سوائے اسکے نہیں کہ معتبر ہے تحدید واسطے گواہ کرنے کے اوپر اسکے تاکہ بیان ہو حق غیر کا واللہ اعلم (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَى وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَايِحٌ شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَقَدْ -

سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَفِیْ بَنِیْ عَمِّهٖ وَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ وَیَحْیَی بْنُ یَحْیٰی عَنْ مَّالِكٍ رَّابِحٌ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ مدینے مین مال مین یعنے کہجورون کے درختون مین سب انصاری زیادہ تھے اور اُسکے سب مال مین اسکو بہت پیارا باغ بیرحا تہا جو مسجد کے سامنے تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مین داخل ہوا کرتے تہے اور اسکا میٹھا پانی پیا کرتے تہے انس رضہ نے کہا کہ جب یہ آیت اُتری کہ نیکوکاری ہرگز نہ حاصل کرسکوگے جب تک اپنے پیارے مال کو خدا کے راہ مین خرچ نہ کروگے تو ابوطلحہ کہڑے ہوئے تو انہون نے کہا یا حضرتؐ خدا فرماتا ہے کہ ہرگز نیکوکاری حاصل نہ کرسکوگے جب تک اپنے پیارے مال کو خدا کے راہ مین خرچ نہ کروگے اور میرے سب مال مین مجھکو باغ بہت پیارا ہے جسکا نام بیرحا ہے اور وہ خدا کے واسطے صدقہ ہے مین امید رکھتا ہون اسکی نیکی کی اور اسکو ذخیرہ ہونے کی نزدیک خدا کے سو یا حضرتؐ رکہیں اسکو جس جگہ خدا آپ کو دکہا دے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاباش یہ مال فائدہ دینے والا ہے اور مین نے سنا جو تو نے کہا اور مجھکو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تو اسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کردے تو ابوطلحہ رضہ نے کہا کہ یا حضرتؐ مین کرتا ہون تو ابوطلحہ نے اسکو اپنے قرابتیون اور چچا کی اولاد مین تقسیم کیا ف اور ایک روایت مین ہے کہ ابوطلحہ نے وہ باغ حسان اور ابی کو دیا اور استدلال کیا ہے ساتھ اسکے اُس شخص نے جو کہتا ہے کہ اقل اُنکا دیا جاوے قرابت والون سے جبکہ منحصر ہون دو آدمی مین اور اس استدلال مین نظر ہے اس واسطے کہ واقع ہوا ہے بیچ روایت ماجشون کے اسحاق سے جو پہلے گذر چکی ہے کہ ابوطلحہ نے اسکو اپنے ناتے دارون مین تقسیم کیا اور انمین سے حسان اور ابی بن کعب مین یعنے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے دو سے زیادہ کو دیا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ ابوطلحہ نے اسکو ابی بن کعب اور حسان بن ثابت اور اسکے بہائی شداد بن اوس اور نبیط بن جابر مین تقسیم کیا اور ابوطلحہ کے قصے مین اور بہی کئی فائدے ہین سوائے اُنکے کہ پہلے گذری یہ کہ وقف نہین محتاج ہے اپنے منعقد ہونے مین طرف قبول کرنے اُس شخص کی جس پر وقف کیا گیا اور استدلال کیا ہے ساتھ اسکے بعض مالکیہ نے اوپر صحیح ہونے صدقہ مطلق کے پھر اسکو معین کرے صدقہ کرنے والا واسطے اُس شخص کے کہ چاہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے واسطے جمہور کے اس مین کہ جو وصیت کرے کہ تفریق کی جاوے اسکے مال کی تہائی جس جگہ وصی کو خدا دکہا دے تو اسکی وصیت صحیح ہوجاتی ہے اور تفریق کرے اسکو وصی نیکی کی راہون مین اور نہ کہاوے اس سے کچھ اور نہ دے اس سے کچھ میت کے کسی وارث کو اور مخالفت کی ہے اسمین ابو ثور نے

والے کو اجازت کرنے حنفیہ کے اول مین سوا دوسرے کے اور اس حدیث مین جواز صدقہ کرنے کا ہے زندہ آدمی کی طرف سے بیچ غیر مرض الموت کے ساتھ زیادہ کے تہائی مال سے اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے کے صدقے کے مقدار کی تفصیل نہ پوچھی اور سعد بن ابی وقاص کو کہا کہ تہائی بھی بہت ہے اور یہ کہ جو قرابتیون مین زیادہ قریب ہو اسکو غیرون پر مقدم کیا جاوے اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنی حب مال کیطرف مرد فاضل عالم کی اور ہمین اسپر کچہ نقص نہین اور تحقیق خبر دی ہے خدا نے انسان کی کہ اسکو خیر کی بہت محبت ہے اور خیر سے مراد اسجگہ بالاتفاق مال ہے اور یہ کہ جائز ہے پکڑنا باغون اور بستانون کا اور داخل ہونا اہل فضل و علم کا بیچ اُسکے اور آرام کرنا اُنکے سایہ مین اور کھانا اُنکے میوہ سے اور آرام کرنا بیچ اُنکے اور کبھی ہوتا ہے یہ مستحب مترتب ہوتا ہے اُسپر ثواب جبکہ قصد کرے ساتھ اُسکے تفریح جان کے عبادت کی مشقت سے اور خوش کرنا اُسکا واسطے عبادت کے اور یہ کہ جائز ہے کسب کرنا زمین اور غیر منقول چیز کا اور مباح ہونا پانی پینے کا یار کے گھر سے اگرچہ وہ حاضر نہو جب کہ اُسکے نفس کی خوشی معلوم ہو اور یہ کہ جائز ہے طلب کرنا میٹھے پانی کا اور تفضیل بعض پانی کی بعض پر اور یہ کہ جائز ہے استدلال کرنا ساتھ عموم کے اسواسطے کہ ابو طلحہ رضہ نے آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا سے یہ سمجھا کہ وہ اپنے کل افراد کو شامل ہے پس نہ ٹھہرا یہانتک کہ وارد ہوا اُسپر بیان معین چیز سے بلکہ جلدی کی طرف خرچ کرنے محبوب چیز کے اور برقرار رکھا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر اُسکے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اُسکے واسطے اُس چیز کے کہ امام مالک اُسکی طرف گئی ہین کہ صدقہ صحیح ہوتا ہے ساتھ قول کے پہلے قبض سے پس اگر وہ معین کے واسطے ہو تو مستحق ہے اسکے مطالبہ کو ساتھ قبض کرنے اسکے کے اور اگر ہو واسطے جہت عام کے تو قائل کے ملک سے نکل جاتا ہے اور جائز ہے واسطے امام کو خرچ کرنا اسکا صدقہ کے راہ مین اور یہ کل حکم اُس وقت ہے جبکہ صدقہ کرنیوالے کی مراد ظاہر نہ ہو اور جب ظاہر ہو تو اُسکی تابعداری کیجاوے اور یہ کہ جائز ہے متولی ہونا صدقہ کرنے والے کا اپنے صدقے کی تقسیم کو اور یہ جائز ہے لینا مالدار کو صدقہ نفل سے جبکہ اسکو بغیر سوال کے حاصل ہو اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر جائز ہونے حبس اور وقف کے برخلاف اُس شخص کے جو اسکو منع کرتا ہے اور باطل کرتا ہے اور اسمین حجت نہین کیونکہ احتمال ہے کہ ابو طلحہ کا صدقہ تملیک ہو اور یہی معلوم ہوتا ہے ابن ماجشون کے سیاق سے اور یہ کہ جائز ہے زیادتی کرنی صدقہ نفل مین اوپر قدر نصاب زکوۃ کے اور اسمین فضیلت ہے واسطے ابو طلحہ کے اسواسطے کہ آیت شامل ہے اوپر رغبت دلانے کے اوپر خرچ کرنے مال پیارے کے پس ترقی کی اُس نے طرف خرچ کرنے احب المحبوب کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکی راے کو ٹھیک کہا اور شکر کیا اپنے

رب سے فعل اُسکا پھر حکم کیا اسکو یہ کہ خاص کرے ساتھ اُسکے اپنے اہل کو اور مراد رکھی اپنے راضی ہونے سے ساتھ اُسکے ساتھ فرمانے اپنے کے شاباش اور یہ کہ تمام ہوتا ہے وقف ساتھ قول وقف کے کہ مین نے یہ وقف کیا ہے اور یہ کہ صدقہ اوپر جہت عام کے نہین محتاج ہے طرف قبول معین کے بلکہ جائز ہے واسطے امام کے قبول کرنا اُسکا اُس سے اور دینا اُسکا جسکو مناسب دیکھے جیسا کہ ابو طلحہ کے قصہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ نہین اعتبار کیا جاتا قرابت مین وہ شخص کہ جمع کرے اُسکو اور وقف کرنیوالے کو باپ معین نہ چوتھا اور نہ غیر اُسکا اس واسطے کہ ابی بن کعب سوائے اسکے نہین کہ جمع ہوتا ہے ساتھ ابو طلحہ کے چھٹے باپ مین اور یہ کہ نہین واجب ہے مقدم کرنا قریب کا قریب البعد پر اسواسطے کہ حسان اور اُسکا بھائی قریب تر تھے تمام پکڑنا قرابت والون کا اس واسطے کہ حرام کی اولاد مین ابو طلحہ اور حسان جمع ہوتے ہین مدینے مین بہت تھے چہ جائیکہ عمرو بن مالک جسکی ساتھ جمع ہوتے ہین (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ اَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ ثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّهُ تُوُفِّيَتْ اَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مِخْرَافًا فَاَنَا اُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری ماں مر گئی تو کیا اُسکو فائدہ دیتا ہے اگر مین اُسکی طرف سے خیرات کرون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان اُس نے کہا کہ میرا ایک باغ ہے سو مین آپ کو گواہ کرتا ہون کہ مینے اُسکو اُسکی طرف سے تصدق کیا **ف** یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے **بَابٌ** اِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ اَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ جب ایک جماعت ایک مشترک زمین کو صدقہ کرین تو جائز ہے **ف** ظاہر یہ ہے کہ بخاری کی مراد رد کرنا ہے اُس شخص پر جو انکار کرتا ہے وقف کرنے مشترک چیز کے سے مطلق (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے بنا کرنے کا حکم کیا سو فرمایا کہ اے بنجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھ سے مول کر و قیمت لو بنی بنجار نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ہم اس کی قیمت نہین چاہتے مگر خدا سے یعنے ہم نے آپ کو بدون قیمت کے دیا اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین **ف** یہ حدیث پوری کتاب الصلوۃ مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول انکا ہے کہ ہم اسکی قیمت نہین چاہتے

ف طرف ابو طلحہ کی ابی بن کعب کے اور دادا جو دادا ... ہیں ... اور یہ نہین واجب ... ۱۲م

واسطے خدا سے پس ظاہر یہ ہے کہ انہون نے زمین کو خدا کے واسطے صدقہ کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو قبول کیا پس اسمین دلیل ہے واسطے مسئلے باب کے اور واقدی نے ذکر کیا ہے کہ ابو بکر نے اسکا مول اسکے مالکون کو دیا پس اگر یہ ثابت ہو تو ہو گی حجت واسطے ترجمہ کے اس جہت سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو برقرار رکھا اور انکے قول پر انکار نہ کیا پس اگر ایسی چیز کا وقف کرنا جائز نہ ہوتا تو البتہ انپر انکار کرتے اور انکے واسطے حکم بیان کرتے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس قصے کے کہ حکم مسجد کا ثابت ہوتا ہے واسطے بنا کے جبکہ واقع ہو ساتھ صورت مسجد کے اگرچہ نہ تصریح کرے بناء کرنے والا ساتھ اسکے اور بعضے مالکیہ سے ہے کہ اگر اذن دیوے بیچ اسکے تو اسکے واسطے مسجد کا حکم ثابت ہوتا ہے اور حنفیہ سے ہے کہ اگر اسمین جماعت کی نماز کی اجازت دے تو ثابت ہوتا ہے اور مسئلہ مشہور ہے اور نہین ثابت ہوتا نزدیک جمہور کے مگر یہ کہ تصریح کرے بنا کرنے والا ساتھ وقف کرنے کے یا ذکر کرے صیغہ محتمل اور نیت کرے ساتھ اسکے اور جزم کیا ہے بعض شافعیہ نے ساتھ مثل اس چیز کے کہ منقول ہے حنفیہ سے لیکن خاص ویران زمین مین جسکا کوئی مالک نہ ہوا اور حق یہ ہے کہ نہین باب کی حدیث مین وہ چیز کہ دلالت کرے واسطے اثبات کے اور نہ واسطے نفی اسکی کے (فتح) **بَابُ الْوَقْفِ وَكَيْفَ يُكْتَبُ** باب ہے وقف کے بیان مین اور کسطرح لکھا جاوے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُوْرَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضہ نے خیبر مین ایک زمین پائی جسکا نام ثمغ تہا یعنی وہان سے خریدی تو عمر فاروق رضہ نے تین رات خواب مین دیکہا کہ ثمغ کو صدقہ کر تو اس نے کہا کہ یا حضرت مینے خیبر مین ایک زمین پائی کہ مین نے اس سے زیادہ تر نفیس کبہی کوئی مال نہین پایا تو آپ مجھکو اسمین کیا حکم کرتے ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو زمین کے اصل کو وقف کر اور اسکے حاصل کو تصدق کر تو تصدق کیا اسکو عمر نے اس شرط پر کہ نہ بیچے جاوے اصل اسکی اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ میراث کیجاوے اور نہ خرید کیجاوے جبتک کہ آسمان قائم رہے پس تصدق کیا اسکو عمر نے۔ محتاجون مین اور قرابتیون مین اور گردنون کے آزاد کرنے مین اور خدا کے راہ مین اور مہمان مین اور

مسافرون مین نہین گناہ اُس شخص پر کہ متولی ہو اُسکا یہ کہ کہا وے اُس سے موافق دستور کے یا کہلاوے
یار کو اس حال مین کہ جمع کرنے والا ہو مال کو یعنے مالک ہو کسی چیز کا اُسکے رقبے سے **ف** یہ جو کہا کہ اصل
زمین کو وقف کر اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ کی جاوے اور نہ میراث کی جاوے تو یہ شرط
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کلام سے ثابت ہی جیسا کہ پانچ باب کے پہلے نافع رضہ کی روایت سے گذر
چکا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تصدق کر اسکے اصل کو کہ نہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ کیجاوے
اور نہ میراث کی جاوے ولیکن اُسکا پہل خرچ کیا جاوے اور عمر فاروق رضہ نے پہلے یہ شرط
کی تہی کہ عمر کی آل سے کے اہل رای اُسکے متولی ہون پہر اپنی وصیت کیوقت اپنی بیٹی حفصہ کو معین کیا
اور بیان کیا ہے اسکو عمر بن شبہ نے ابی غسان سے کہ یہ نسخہ عمر رضہ کے صدقے کا ہے لیا مینے اسکو اسکی
کتاب سے جو عمر کے گھر والون کے پاس تہی پس مینے اسکو حرف بحرف نقل کیا اسکی صورت یہ ہے کہ یہ وہ
چیز ہے جسکو لکہا عبد اللہ یعنے خدا کے بندے عمر نے جو امیر المومنین ہے بیچ حق زمین ثمغ کے کہ اسکی متولی
حفصہ ہے جب تلک وہ جیتی رہے جسکو مناسب جانے اُسکو اسکا پہل دیوے پس اگر مر جاوے
تو اسکے متولی اہل رائی ہین حفصہ کے گھر والون سے اور عمر فاروق رضہ نے اسکے وقف کرنیکو موخر کیا تہا
اور نہین واقع ہوا اس سے پہلے اسکے مگر مشورہ لینا اسکی کیفیت سے اور طحاوی نے ابن شہاب سے
روایت کی ہے کہ عمر رضہ نے کہا کہ اگر مینے اپنا صدقہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر نہ کیا ہوتا تو مین اسکو
پہیر لیتا اس سے معلوم ہوا کہ نہین جاری کیا عمر رضہ نے وقف کو مگر وقت وصیت اپنی کے اور استدلال
کیا ہے طحاوی نے ساتھ اس قول عمر رضہ کے واسطے ابی حنیفہ رح اور زفر رح کے اس باب مین کہ زمین کا
وقف کرنا نہین منع کرتا ہے انہین رجوع کرنے کو اور جس چیز نے عمر رضہ کو رجوع کرنیسے منع کیا تہا وہ
یہ ہے کہ اُس نے اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تہا پس مکروہ جانا انہون نے یہ کہ جدا ہون
آپ سے ایک امر پر پہر مخالفت کرین طرف غیر اُس امر کی اور انہین دو وجہ سے حجت نہین ایک یہ کہ حدیث
منقطع ہے اس واسطے کہ ابن شہاب نے عمر رضہ کو نہین پایا دوم یہ ہے کہ احتمال ہے کہ ہو جو کچہ کہ مینے
پہلے کہا اور احتمال ہے کہ عمر رضہ دیکہتے ساتہ صحیح ہونے وقف کے مگر یہ کہ وقف کرنے والا رجوع کی شرط
کرے تو اسکو رجوع کرنا جائز ہے اور تحقیق روایت کی ہے طحاوی نے مانند اسکی علی رضہ سے پس نہین
حجت انہین واسطے اُس شخص کے جو کہتا ہے کہ وقف لازم نہین باوجود ممکن ہونے اس احتمال کے
اور اگر یہ احتمال ثابت ہو تو ہوگا حجت واسطے اُس شخص کے جو کہتا ہے ساتہ صحیح ہونے تعلیق وقف کے
اور وہ مالکیہ کے نزدیک ہی اور ساتہ اسی کے قائل ہے ابن سریج اور کہا اُس نے کہ پہر آتے ہین منافع

اُسکے بعد مدت معین کے طرف اُسکی پہر اُسکے وارثون کی طرف پس اگر ہو واسطے تعلیق کے مدت تو صحیح
ہے اتفاق جیسا کہ کہے کہ بیٹے اسکو ایک سال زید پر وقف کیا پھر محتاجون پر اور عمر رض کی یہ حدیث اصل
ہے بیچ جائز ہونے وقف کی اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ پہلے پہل اسلام مین عمر رض نے وقف کیا اور
واقدی نے کہا کہ پہلے جو چیز اسلام مین وقف ہوئی مخیریق کی زمین تھی جسکے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
وصیت کی تھی پس وقف کیا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ترمذی نے کہ ہم نہین جانتے درمیان
اصحاب اور متقدمین کے خلاف بیچ جائز ہونے وقف زمینون کے اور شریح سے روایت ہے
کہ اس نے حبس سے انکار کیا اور بعضون نے انہین سے اُسکی تاویل کی ہے اور ابو حنیفہ رح نے کہا
کہ لازم نہین اور اُسکے یارون نے اُسکی مخالفت کی ہے مگر زفر رح نے پس حکایت کی ہے طحاوی نے
عیسے بن ابان سے کہا کہ ابو یوسف وقف کے بیچنے کو جائز رکھتا تھا پھر اُسکو عمر رض کی یہ حدیث پہونچی تو
اُس نے کہا کہ کسی کو اُسکی مخالفت کی گنجایش نہین اور اگر یہ حدیث ابو حنیفہ رح کو پہونچتی تو اُسکے ساتھ
قائل ہوتے لیکن یہ حدیث اسکو نہین پہونچی پس رجوع کیا ابو یوسف نے وقف کی بیع سے اور ہوگیا
یہ حال کہ گویا کہ نہین خلاف ہے آپس درمیان کسی کے اور باوجود حکایت کرنے طحاوی کے اسکو پس
مدد کی ہے اُس نے مانند عادت اپنی کی پس کہا کہ قول آپ کا عمر رض کے قصے مین کہ اصل کو روک رکھ اور
اُسکے میوے کو خرچ کر نہین لازم پکڑتا ہمیشگی کو بلکہ احتمال ہے کہ ہو مراد مدت اختیار اُسکی کی واسطے اسکے
اور نہین پوشیدہ ہے ضعف اس تاویل کا اور نہین سمجھی جاتی قول اُسکے سے کہ مین نے وقف کیا اور
حبس کیا مگر ہمیشگی یہانتک کہ تصریح کرے ساتھ شرط کے نزدیک اُسکے جبکہ یہ مذہب ہے اور شاید طحاوی
کی اس روایت پر وقف نہین ہو آپس مین یہ ہے کہ یہ وقف ہے جب تک کہ آسمان اور زمین قائم رہین اور قرطبی
نے کہا کہ وقف کا رد کرنا اجماع کے مخالف ہے پس نہ التفات کیا جاویگا طرف اُسکی اور جو اسکو رد
کرتا ہے اُسکا احسن عذر یہ ہے جو ابو یوسف نے کہا پس تحقیق وہ اعلم ہے ساتھ ابو حنیفہ رح کے اُسکے غیر
سے اور شافعی نے اشارہ کیا ہے کہ وقف کرنا اہل اسلام کا خاصہ ہے یعنے وقف کرنا ارضی اور
غیر منقول چیز کا اور ہم نہین جانتے کہ جاہلیت مین یہ واقع ہوا ہو اور حقیقت وقف کی شرع مین وارد
ہونا ایسے صیغے کا ہے کہ قطع کرے تصرف وقف کی کو بیچ رقبہ موقوف چیز کے کہ اُس سے ہمیشہ نفع
اٹھایا جاتا ہے اور ثابت کرتا ہے اُسکے منفعت کو خرچ کرنے کو بیچ جہت نیکی کے اور باب کی حدیث
مین اور بھی کئی فائدے ہین جائز ہے ذکر کرنا اولاد کا اپنے باپ کو ساتھ جز و نام اسکے کی بغیر کنیت اور
لقب کی اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنا وصیت کا اور نظر کا وقف پر واسطے عورت کی اور مقدم کرنا اُسکا

اس شخص پر کہ اُسکے اقران سے ہو مردون سے اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنی نظر کی طرف اُسکی کہ تمام نہ
رکھا گیا ہو جبکہ موصوف ہو ساتھ صفت معین کے کہ اُسکو جدا کرے اور یہ کہ وقف کرنے والا متولی
ہوتا ہے نظر کا اپنے وقف پر جبکہ نہ نسبت کرے اُسکو طرف غیر اپنے کی شافعی نے کہا کہ ہمیشہ رہی
ایک جماعت کثیر اصحاب سے اور جو اُنکے بعد ہین کہ اپنے وقفون کے متولی ہوتے تھے نقل کیا ہے
اسکو ہزارون نے ہزارون سے نہین اختلاف ہے انکو بیچ اسکے اور یہ کہ جائز ہے مشورہ کرنا اہل علم اور دین
اور فضل سے بیچ طریقون نیکی کے برابر ہے کہ دینی کام ہون یا دنیاوی اور یہ کہ مشورہ دینے والا مشورہ
دیوے ساتھ بہتر اُس چیز کے کہ ظاہر ہو واسطے اُسکے تمام امرون مین اور اس حدیث مین فضیلت
ظاہرہ ہے واسطے عمر کے واسطے رغبت کرنے اُسکے کے بیچ بجالانے قول اللہ تعالے کے
لن تنالوا البر الآیۃ اور اسمین فضیلت ہے اُس صدقے کی جو ہمیشہ جاری رہے اور صحیح ہونا شرطون وقف کا
اور تابعداری کرنی اُنکی بیچ اُسکے اور یہ کہ نہین شرط ہے معین کرنا مصرف کا لفظ مین اور یہ کہ وقف
نہین ہوتا مگر اس چیز مین کہ اُسکی اصل ہو کہ اُسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے پس نہین صحیح ہے وقف کرنا
اُس چیز کا کہ اُسکا فائدہ ہمیشہ جاری نہ رہے مانند کھانے کی اور یہ کہ نہین کافی ہے وقف مین لفظ
صدقے کے برابر ہے کہ کہے مینے صدقہ کیا ساتھ اس طرح کے یا مینے اسکو صدقہ گردانا یہان
تک کہ اُسکے ساتھ کچھ اور چیز جوڑے واسطے متردد ہونے صدقے کے درمیان اسکے کہ ہو تملیک رقبہ
کی یا وقف کرنا منفعت کا پس جب نسبت کرے طرف اُسکی جو جدا کرے ایک احتمال کو تو صحیح ہوتا ہے
بخلاف اُسکے جب کہے کہ مینے وقف کیا یا حبس کیا پس وہ صریح ہے بیچ اسکے راجح مذہب پر اور بعضے
کہتے ہین کہ صریح خاص وقف کی لفظ ہے اور اسمین نظر ہے واسطے ثابت ہونے تحبیس کے عمر کے اس
قصے مین ہان اگر کہے کہ مینے صدقہ کیا ساتھ اسطرح کے اس طرح پر یا ذکر کرے عام جہت کو تو صحیح ہے
اور تمسک کیا ہے جس نے جائز رکھا ہے اکتفا کرنے کو ساتھ قول اُسکے کہ ...د صدقہ کیا ہے ساتھ اسطرح
کے ساتھ اُس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے باب کی حدیث مین کہ پس صدقہ کیا ... کو عمر نے اور جیسے پہلے بیان
کیا ہے کہ اسمین حجت نہین اسواسطے کہ اس نے جوڑا ساتھ اسکے اُس شرط کو کہ نہ بیچا جاوے اور نہ ہبہ کیا جاوے
اور احتمال ہے کہ ہو قول اُسکا فتصدق بہا عمر راجع طرف پہلے کی اور یہ حذف کرنے مضاف کی یعنے پس صدقہ کیا
اُسکے پہلے کو پس نہین متعلق واسطے اُس شخص کے کہ ثابت کرتا ہے وقف کو ساتھ لفظ صدقے کی تنہا اور ساتھ
اس دوسرے احتمال کے جزم کیا ہے قرطبی نے اور یہ کہ جائز ہے وقف کرنا الدارون پر اسواسطے کہ قرابت
والی اور مہمان نہین قید کئے گئے ساتھ حاجت کے اور یہی صحیح تر ہے نزدیک شافعیہ کے اور یہ کہ جائز ہے واسطے

وقف کرنے والے کی یہ کہ شرط کرے واسطے نفس اپنے کے ایک جز کو موقوف چیز کے نفع سے اسواسطے کہ
عمر رضہ نے شرط کی واسطے اس شخص کے کہ وقف کا متولی ہو یہ کہ کھاوے اس سے موافق دستور کے اور نہ
مستثنی کیا یہ کہ وہ خود اسکا متولی ہو یا غیر اسکا پس دلالت کی اس نے اوپر صحیح ہونے شرط کے اور جب
جائز ہے بیچ چیز مبہم کے جسکو عادت معین کرے تو جسکو وہ خود معین کرے وہ بطریق اولی جائز ہوگی
اور استنباط کیا جاتا ہے اس سے صحیح ہونا وقف کا اپنے نفس پر اور یہی ہے قول ابن ابی لیلی اور
ابو یوسف اور احمد کا ارجح روایت میں اس سے اور ساتھ اسی کے قائل ہوا ابن شعبان مالکیہ سے
اور انکے جمہور منع پر ہیں مگر جبکہ مستثنی کرے واسطے نفس اپنے کے تھوڑی چیز ساتھ اس حیثیت کے کہ نہ اتہام
کیا جاوے یہ کہ قصد کیا ہے اس نے اپنے وارثوں کے محروم کرنے کا اور شافعیہ سے ابن سریج اور
ایک جماعت اور محمد بن عبد اللہ انصاری شیخ بخاری نے اسمین ایک ضخیم جز تصنیف کی ہے اور استدلال
کیا گیا ہے واسطے اسکے ساتھ اس قصہ عمر رضہ کے اور ساتھ قصہ راکب بدنہ کے اور ساتھ حدیث انس کے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور اسکی آزادی کو اسکا مہر ٹہرایا اور وجہ استدلال کرنے کی ساتھ
اسکے یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کرنیکے ساتھ اپنے مالک سے نکالا پھر اسکو شرط کے
ساتھ اپنی طرف پھیرا اور ساتھ قصے عثمان رضہ کے جو آیندہ آویگا اور استدلال کیا ہے مانعین نے ساتھ
قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سبل الثمرہ اور تسبیل پھل کی مالک کرنا ہے اسکا واسطے غیر کے
اور آدمی نہیں قادر ہے اسپر کہ خود اپنے تئیں اسکا مالک کرے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے
کہ اسکا منع ہونا محال نہیں اور اسکا منع ہونا مالک کرنا اسکا ہے واسطے نفس اپنی کے سوای اسکی نہیں
کہ وہ واسطے نہ ہونے فائدے کے ہے اور فائدہ وقف میں حاصل ہے اسواسطے کہ مستحق ہونا اسکو بطور ملک
کے غیر مستحق ہونے اسکے کا ہے بطور وقف کے خاصکر جبکہ ذکر کرے واسطے اسکے اور مال کو پس بنا کرے وہ
اور حکم ہے کہ سمجھا جاتا ہے اس وقف سے اور نیز انہوں نے استدلال کیا ہے ساتھ اسکے کہ جس چیز پر
عمر کی حدیث دلالت کرتی ہے یہ ہے کہ عمر رضہ نے شرط کیا واسطے متولی اپنے وقف کی یہ کہ کھاوے اس سے
بقدر اپنی محنت کے اور اسی واسطے منع کیا اسکو یہ کہ کرے واسطے نفس اپنے کے اس سے مال کو پس اگر اپنے
نفس پر وقف کا صحیح ہونا اس سے پکڑا جاتا تو نہ منع کرتے اسکو مال پکڑنے سے اپنے نفس کیواسطے اور
گویا کہ اس نے شرط کیا ایک امر کو اپنے نفس کے واسطے کہ اگر اس سے چپ رہتے تو البتہ مستحق ہوتی اسکو
واسطے قیام اسکے کے اور یہ ارجح قول ہے علماء کے دو قولوں سے کہ وقف کرنیوالا جب شرط کرے واسطے
متولی کے بقدر اسکے کام کے تو جائز ہے اسکو یہ کہ لے بقدر اپنے کام کے اور اگر وقف کرنیوالا اپنے

نفس کے واسطے قبول ہونے کی شرط کرے اور شرط کرے اجرت کو تو اس شرط کی صحت مین شافعیہ کے نزدیک خلاف ہے مانند ہاشمی کی جبکہ کام کرے زکوۃ مین کیا ہے حصہ عاملین کا اور راجح جواز ہے اور عثمانؓ کی حدیث آیندہ اُسکی تائید کرتی ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر جائز ہونے وقف کے وارث پر مرض الموت مین پس اگر زیادہ کرے تہائی پر تو رد کیا جاوے اور اگر اس سے خارج ہووے تو لازم ہوتا ہے اور یہ ایک روایت ہے امام احمدؒ کی اس واسطے کہ عمرؓ نے اپنے بعد اپنے وقف کا متولی اپنی بیٹی حفصہ کو ٹھہرایا اور وہ اُسکے وارثون مین سے ہے اور ٹھہرایا واسطے اُس شخص کے کہ والی ہو اُسکے وقف کا یہ کہ کھاوے اُس سے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ عمرؓ کا وقف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین اُس سے صادر ہوا تہا اور جسکے ساتھ وصیت کی تہی وہ تو صرف شرط نظر کی ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اُسکے کہ اگر وقف کرنے والا وقف کے متولی کیواسطے کچھہ مقرر کرے تو اسکو لے اور اگر اُسکے واسطے شرط نہ کرے تو نہین جائز ہے مگر یہ کہ اہل وقف کی صفت مین داخل ہو مانند محتاجون کی اور مسکینون کی اور اگر وہ تو معنون پر ہو اور وے اُسکے ساتھ راضی ہون تو جائز ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اسپر کہ تعلیق وقف کی صحیح نہین اسواسطے کہ قول اسکا حبس الاصل مخالف ہے اسکی مدت معین کرنے کو اور مالک اور ابن سریج سے ہے کہ صحیح ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ قول اسکے کہ لا تباع اسپر کہ وقف نقل نہ کیا جاوے ساتھ اسکے اور ابو یوسف سے ہے کہ اگر وقف کرنے والا شرط کرے کہ اگر اُسکے منافع بیکار ہو جاوین تو بیچا جاوے اور اُسکا مول اُسکے غیر مین خرچ کیا جاوے اور وقف کیا جاوے بیچ اُس چیز کے کہ نام رکھی گئی ہے پہلے مین اور اسیطرح اگر شرط کرے بیع کی جبکہ دیکھے نفع کو بیچ نقل کرنے اُسکے کے طرف جگہ دوسری کی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر وقف کرنے مشترک چیز کے اسواسطے کہ سو حصے کہ عمرؓ کے واسطے خیبر مین تھے وہ تقسیم نہ ہوئے تہے اور یہ کہ نہین سرایت زمین وقف شدہ مین بخلاف آزاد کرنیکے اور نہین منقول ہوا کہ وقف کی سرایت کی ہو عمرؓ کے حصے سے طرف اُسکے غیر کی باقی زمین سے یعنے اور شریکون کے حصے وقف نہین ہوتے اور بعضے متاخرین سے محکی ہے کہ اُس نے حکم کیا اُسمین ساتھ سرایت کرنے کی اور وہ شاذ اور منکر ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ خیبر قہر اور غلبے سے فتح ہوا اور اسکی بحث آیندہ آویگی۔ (فتح)

بَابُ الْوَقْفِ لِلْفَقِيْرِ وَالْغَنِيِّ وَالضَّيْفِ باب ہے بیان مین وقف کرنیکے واسطے محتاج اور مالدار اور مہمان کے

حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ

بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالضَّيْفِ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ عمر رضہ نے خیبر
مین زمین پائی تو وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو اسکو صدقہ کر تو تصدق کیا اسکو عمر رضہ نے محتاجون مین اور مسکینون مین اور قرابت
والون مین اور مہمانون مین **بَاب** وَقْفِ الْاَرْضِ لِلْمَسْجِدِ وقف کرنا زمین کا واسطے مسجد کے **ف**
نہین اختلاف ہے علماء کو بیچ شروع ہونے اسکے کے نہ اسکو جو وقف کا منکر ہے اور نہ جو اسکی نفی کرتا ہے
مگر مشترک چیز مین واسطے احتمال بعض شافعیہ کے ابن رفعہ نے کہا کہ ظاہر ہوتا ہے کہ وقف کرنا سا بھی
چیز کا بیچ اس چیز کے کہ نہین ممکن ہے فائدہ اٹھانا ساتھ اسکے نہین صحیح اور یقین کیا ہے ابن صلاح
نے ساتھ صحیح ہونے اسکے کے یہانتک کہ حرام ہے جنبی پر ٹھہرنا بیچ اسکے اور نزاع کیا گیا وہ بیچ اسکے
ابن منیر نے کہا کہ شاید مراد بخاری کی رد کرنا ہے اس شخص پر جو خاص کرتا ہے جواز وقف کو ساتھ مسجد
پس دلالت کی اس نے اسپر کہ صحیح ہونا وقف کا نہین خاص ہے ساتھ مسجد کے اور وجہ لینے اسکے کی باب کی
حدیث سے یہ ہے کہ جنہون نے کہا کہ ہم اسکا مول نہین چاہتے مگر خدا سے تو گویا کہ انہون نے تصدق کیا
ساتھ زمین مذکور کے پس تمام ہوا منعقد ہونا وقف کا پہلے بنا کرنے کے پس پکڑا جاتا ہے اس سے کہ جو وقف
کرے زمین کو اس شرط پر کہ اسمین مسجد بناوے تو منعقد ہوتا ہے وقف پہلے بنا کے اور نہین پوشیدہ
ہے تکلف اسکا (فتح) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالَ ثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ
ثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَ بِالْمَسْجِدِ
فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ حَائِطَكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو حکم
کیا ساتھ بنانے مسجد کے پس فرمایا کہ اے نجار کی اولاد اس حاطے والے باغ کی مجھ سے قیمت کرا (مول
لو) تو انہون نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ہم اسکا مول نہین چاہتے مگر خدا سے **ف** اس حدیث کی باقی بحث
ہجرت مین آوے گی **بَاب** وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوْضِ وَالصَّامِتِ باب ہے بیان
مین وقف کرنے چو پایون کے اور گھوڑون کے اور اسبابون کے اور چاندی سونے کے
ف کراع عطف خاص کا ہے عام پر اور چاندی سونے کے سوا سب مال
اور اسباب کو عروض کہتے ہین اور صامت ناطق کی ضد ہے یعنے جب رہنے والا اور
مراد ساتھ اسکے چاندی سونا ہے اور وجہ لینے اسکے کی باب کی حدیث سے جو مشتمل
ہے اوپر قصے گھوڑے عمر کے یہ ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے اوپر صحیح ہونے وقف منقول

وجہ یہ ہے کہ اور کوئی مالک اس زمین کا سوا ان کے نہ تھا وقف کرنا زمین مذکورہ کا پہلے اس سے کہ مسجد ہو

چیزون کے پس لحق ہوگی ساتہ اُسکے وہ چیز کہ اُسکے معنے مین سے منقولات سہ جبکہ پائی جاوسے شرط اور وہ بند رکہنا چیز کا ہے پس نہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ کیجاوے بلکہ اُس سے فایدہ اٹھایا جاوے اور نفع اٹھانا ہر چیز مین موافق اُسکے ہے (فتح) وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ تَاجِرٍ يَتَّجِرُ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رِبْحِ تِلْكَ الْأَلْفِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا یعنے اور کہا زہری نے اُس شخص کے حق مین کہ اُس نے ہزار اشرفیان خدا کی راہ مین وقف کین اور اپنے غلام سوداگر کو دین کہ اُنکے ساتہ سوداگری کرے اور گردانا اُنکے نفع کو صدقہ واسطے محتاجون اور قرابتیون کے تو کیا اُس مرد کو جائز ہے کہ اُس ہزار اشرفی کے نفع سے کچھ کہا وے زہری نے کہا کہ اسکو اُنکے نفع سے کہانا جائز نہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ زہری کے نزدیک اس قسم کا وقف کرنا جائز ہے **حدثنا** مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا فَحَمَلَ عَلَيْهَا رَجُلًا فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتَاعَهَا فَقَالَ لَا تَبْتَعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہی کہ عمر فاروق رضہ نے اپنا گھوڑا کسی کو خدا کے راہ مین چڑہنے کو دیا اور وہ گھوڑا انکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تہا کہ کسی کو چڑہنے کے واسطے دین تو عمر فاروق رضہ نے وہ گھوڑا ایک مرد کو چڑہنے کیواسطے دیا تو کسی نے عمر رضہ کو خبر دی کہ اُس نے اُسکو بازار مین کھڑا کیا ہے کہ اُسکو بیچے تو عمر فاروق رضہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کہ اُسکو خریدین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو نہ خرید اور اپنے صدقے کو پھر نہ لے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الہبہ مین گذر چکی ہے اور اعتراض کیا ہے اسپر اسماعیلے نے پس کہا اُس نے کہ نہین ذکر کیا بخاری نے باب مین مگر زہری کے اثر کو اور عمر رضہ کی حدیث کو اور اثر زہری کا مخالف ہی اُسکے جو پہلے گذر چکا ہے اس وقف سے جسکی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر رضہ کو اجازت دی باینطور کہ اُسکی اصل روکی جاوے اور اُسکے پہل سے فائدہ اٹہایا جاوے اور چاندی سونا سوا اسکے نہین کہ فائدہ اٹہایا جاتا ہے ساتہ اُنکے باینطور کہ نکلے ساتہ عین اُنکے کے طرف ایک چیز کے سوا اُنکے اور نہین یہ بند کرنا اصل کا اور فائدہ اٹہانا ساتہ پہل اُسکے کے بلکہ اجازت اُسکی ہے کہ پھرے اس سے نفع ساتہ زیادتی کے مانند پہل کی اور غلہ کی اور سلوک کرنے کی اور حالانکہ چیز کی اصل ذات قایم ہو پس ہے وہ چیز کہ نہین فائدہ اٹہایا جاتا ساتہ اسکے

کر ساتھ فوت کرنے اصل ذات انکی کے تو یہ وقف نہیں اور جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ تحقیق جو چیز کہ حصر کیا ہے
اُس نے اسکو بیچ نفع اٹھانے کے ساتھ صاحب کے مسلّم نہیں یعنے اسکو ہم نہیں مانتے بلکہ ممکن ہے ۔
انتفاع ساتھ صاحب کی بطور رسلوک کے باینطور کہ بند کیا جاوے مثلاً اُس سے وہ چیز کہ جائز ہے پہننا اُس کا
واسطے عورت کی پس صحیح ہوگا وقف باینطور کہ انکی اصل بند کی جاوے اور فائدہ اٹھاوین ساتھ اسکے عورتیں
ساتھ پہننے کیوقت حاجت کی طرف انکی جیسا کہ مینے انکی توجیہ پہلے بیان کی ہے (فتح) **باب**
نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ باب ہے بیان مین خرچ عامل وقف کے **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ
اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ
صَدَقَةٌ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے
وارث دینار اور درہم کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میرے بی بیون کے خرچ اور کارندے کی محنت
کے سو صدقہ ہے خدا کے راہ مین **ف** حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ زمین مدینے مین تھی اور
کچھ فدک اور خیبر مین سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ اُسکے حاصلات سے اپنی بی بیون کو
سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کرتے تھے سو فرمایا کہ میرے وارث
تو ایک درہم کے برابر بھی نہ بانٹین گے باقی رہی یہ زمین سو بعد میری بی بیون اور کارندون کے خرچ
کے یہ بھی راہ خدا مین صدقہ ہے) اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ وقف کی کارندے کو اجرت لینی درست
ہے اور مراد ساتھ عامل کے اس حدیث مین کارندہ ہے زمین پر اور اجیر اور مانند انکی یا مراد خلیفہ ہے بعد آپکے اور یہ جو کہا
کہ نہ بانٹین گے تو یہ صیغہ نہی کا بھی ہو سکتا ہے اور نفی کا بھی ہو سکتا ہے اور مشہور تر یہ ہے کہ نفی ہے اور ساتھ اسکی قایم ہوتے
مین معنے تاکہ معارض نہ ہو اس چیز کو کہ عائشہ سے پہلے گذر چکی ہے کہ نہیں چھوڑی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز
کہ میراث کیجاوے آپ کی طرف سے اور نہی کی رعایت کی توجیہ یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکا یقین نہ تھا کہ آپ اپنے
پیچھے کچھ نہ چھوڑینگے بلکہ اسکا احتمال تھا پس منع کیا اسکو بانٹنے اُس چیز کے سے کہ پیچھے چھوڑین اگر ایسا اتفاق ہو اور
یہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث تو نام رکھا انکا وارث اس اعتبار سے کہ وہ بالقوہ آپکے
وارث ہین ولیکن منع کیا انکو میراث سے دلیل شرعی نے اور وہ قول آپ کا ہے کہ ہمارے یعنے پیغمبرون کے مال کو کوئی وارث
نہین ہوتا جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کے راہ مین صدقہ ہے اور اسکی شرح آیندہ آوے گی (فتح) **حدثنا**
قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِيْ وَقْفِهٖ اَنْ يَّاْكُلَ مَنْ وَلِيَهٗ
وَيُؤْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے اپنے وقف مین شرط کی کہ جو اسکا متولی ہو وہ خود

خود کہاوے اور اپنے دوست غیر متمول کو کہلاوے **بَابٌ** اِذَا وَقَفَ اَرْضًا اَوْ بِئْرًا اَوِ اشْتَرَطَ لِنَفْسِهٖ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ جب کوئی زمین یا کوئین کو وقف کرے یا اپنے واسطے اور مسلمانوں کے ڈول کی طرح شرط کرے یعنے عام مسلمانوں کیطرح وہ بھی اس سے فائدہ اٹھاویگا تو اسکا کیا حکم ہے **ف** یہ باب باندہا گیا ہے واسطے اس شخص کے کہ شرط کرے واسطے نفس اپنے کے آنکو وقف سے کچھ منفعت کو اور مقید کیا ہے بعض علماء نے جواز کو جبکہ ہو منفعت عام یعنی اسکو عام مسلمانوں کیواسطے وقف کرے تو اس وقت خود اسکو بھی اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے (فتح) وَاَوْقَفَ اَنَسٌ دَارًا فَكَانَ اِذَا قَدِمَ هَا نَزَلَهَا یعنے انس نے اپنا گھر مدینے میں وقف کر دیا تہا سو جب مدینے میں آتے تھے تو اس میں اترتے تھے **ف** اور یہ موافق ہے واسطے اس چیز کے کہ گذر چکی ہے مالکیہ سے کہ جائز ہے یہ کہ وقف کرے گھر کو اور اوس سے ایک گھر اپنے واسطے مستثنےٰ کرے (فتح) وَتَصَدَّقَ الزُّبَیْرُ بِدُوْرِهٖ وَقَالَ لِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهٖ اَنْ تَسْكُنَ غَیْرَ مُضِرَّةٍ وَلَا مُضَرٍّ بِهَا فَاِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَیْسَ لَهَا حَقٌّ یعنے اور تصدق کیا یعنے وقف کیا زبیر نے اپنے گھروں کو اور کہا واسطے مردودہ کے اپنے بیٹیوں سے یعنے جسکو خاوند نے طلاق دیکر گھر سے نکالدیا تہا یہ کہ ان گھروں میں رہو اسحال میں کہ نہ ضرر کرنے والی ہو گھروں کو اور نہ کوئی اسکو ضرر پہونچاوے پھر اگر خاوند کر نیسے بے پرواہ ہوجاوے تو اسکے واسطے کوئی حق نہیں **ف** احتمال ہے کہ وہ لڑکی کواری ہو اور خاوند نے اسکو دخول سے پہلے طلاق دی ہو پس اس وقت اسکا خرچ باپ پر ہے کہ اسکو اپنے گھر میں جگہ دیوے اور زبیر نے اسکو وقف کے گھر میں جگہ دی معلوم ہوا کہ اس نے وقف کا فائدہ اٹھانیکی شرط کرلی تھی وفیہ المطابقۃ للترجمۃ وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِیْبَهٗ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنٰی لِذَوِی الْحَاجَةِ مِنْ اٰلِ عَبْدِ اللّٰهِ یعنے اور وقف کیا ابن عمر نے اپنا حصہ عمر کے گھر سے یعنے جو انکو عمر سے بطور میراث کے پہونچا تہا واسطے رہنے محتاجوں کے اپنی اولاد سے **ف** اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ نے اپنے گھر کو تصدق کیا بند کرکے کہ نہ بیچا جاوے اور نہ ہبہ کیا جاوے وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمَانَ حَیْثُ حُوْصِرَ اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَلَا اَنْشُدُ اِلَّا اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوْهُ بِمَا قَالَ ترجمہ ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب مصر والوں نے حضرت عثمانؓ کو انکے گھر میں محاصرہ کیا اور گھیر تو عثمان نے گھر کے اوپر سے انپر جہانکا اور کہا کہ میں تمکو خدا کی قسم دیتا ہوں اور نہیں قسم دیتا میں مگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو کہ کیا تمکو معلوم

معلوم نہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رومہ کے کنوئین کو کھودے گا تو واسطے اُسکے بہشت ہے تو مینے اسکو کھودوایا کیا تم نہین جانتے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کر دے گا تو اُسکے لئے بہشت ہے تو مینے لشکر کا سامان درست کر دیا راوی نے کہا پس لوگون نے اسکی تصدیق کی ساتھ اس چیز کے کہ اُس نے کہی ف جب مہاجرین مکے سے مدینے مین آئے تو انہون نے میٹھا پانی نہ پایا اور غفاری ایک مرد کی ایک نہر تھی اُس نہر کا نام رومہ تھا اور وہ اسکا پانی ایک مشک ایک مد سے بیچا کرتا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ کیا تو اُسکو میرے ہاتھ بیچتا ہے بدلے ایک نہر بہشت کے اُس نے کہا کہ یا حضرت مین عیالدار ہون اور میرے اور میرے عیال کے واسطے اسکے سوا کوئی سبب معاش کا نہین یہ خبر عثمان رضہ کو پہونچی تو اُس نے اسکو پینتیس ہزار درہم سے مول لیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ مینے اسکو خدا کے راہ مین وقف کیا اور اگر وہ پہلے نہر تھی تو نہین مانع یہ کہ عثمان نے اسمین کنوان کھودا ہو اور شاید کہ نہر کنوئین کی طرف جاری ہو پس عثمان نے اسکو فراخ کیا اور اسکو گول کیا پس اسکا کھودنا اسکی طرف منسوب ہوا اور یہ جو کہا کہ انہون نے اسکی تصدیق کی تو ایک روایت مین ہے کہ جنہون نے اسکی تصدیق کی وہ علی رضہ اور طلحہ رضہ اور زبیر رضہ وغیرہ تھے اور ایک روایت مین ہے کہ کیا تم نہین جانتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیر اے حرا پس نہین اوپر تیرے مگر نبی اور صدیق اور شہید تو انہون نے کہا کہ کیون نہین اور ایک روایت مین ہے کہ عثمان نے کہا کہ کیا تم نہین جانتے کہ مسجد تنگ تھی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ فلانے کی اولاد کی جگہ خرید کر مسجد مین زیادہ کرے بدلے بھلائی کے بہشت مین تو مینے اسکو اپنے ذاتی مال مین سے خرید کر مسجد مین ملایا اور آج کے دن تم مجکو اُس مین نماز پڑھنے سے منع کرتے ہو اور اُنکے سوائے اور کئی چیزین ذکر کین اور اس حدیث مین مناقب ظاہر ہین واسطے عثمان رضہ کے اور یہ کہ جائز ہے مرد کو بیان کرنا اپنے مناقب کا وقت حاجت کیطرف اُسکی وقت دفع کرنے ضرر کے واسطے حاصل کرنے منفعت کے اور مکروہ ہے تو اُس وقت ہے جبکہ فخر اور خود پسندی کے واسطے ہو (فتح) معلوم ہوا کہ اگر وقف کرنیوالا وقف مین اپنے واسطے کچھ منفعت کی شرط کرے تو جائز ہے وفیہ المطابقۃ للترجمۃ وَقَالَ عُمَرُ فِیْ وَقْفِہٖ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَّلِیَہٗ اَنْ یَّاْکُلَ وَقَدْ یَلِیْہِ الْوَاقِفُ وَغَیْرُہٗ فَھُوَ وَاسِعٌ لِکُلٍّ یعنے اور کہا عمر رضہ نے اپنے وقف مین کہ نہین گناہ اُسپر جو متولی ہو اسکا یہ کہ کھاوے اور کبھی متولی ہوتا ہے وقف کرنیوالا اور غیر اسکا پس وہ عام ہے واسطے ہر ایک کے ف اسکی شرح پورے طور سے پہلے گذر چکی ہے اور اسمٰعیلی نے دعوی کیا ہے کہ نہین باب کی حدیثون مین کوئی چیز کہ ترجمہ کے موافق ہو مگر اثر انس رضہ کا

اور حالانکہ اسطرح نہین بلکہ یہ سب اثر اسکے مطابق ہین پس ایپر قصہ انس رض کا پس ظاہر ہے ترجمہ مین اور ایپر قصہ زبیر رض کا پس اس جہت سے ہے کہ لڑکی اکثر اوقات کنواری ہوتی ہے اور دخول سے پہلے طلاق دیجاتی ہے تو اسکا خرچ اسکے باپ پر ہوتا ہے پس لازم ہوتا ہے اسپر گھر دینا اسکو واسطے رہنے کے اور جب اسکو اپنے وقف کے گھر مین ٹھیراوے تو گویا کہ اس نے شرط کی اپنے نفس پر رفع۔ تکلیف کی اور ایپر قصہ ابن عمر کا تو وہ بھی اسی طور سے ہے اسواسطے کہ آل مین اولاد بھی داخل ہے چھوٹی ہون یا بڑی اور ایپر قصہ عثمان رض کا پس اشارہ کیا طرف اس چیز کی کہ اسکے بعض طریقون مین وارد ہوئی ہے کہ عثمان رض نے گھر مین بند ہونے کے دن گھر کے اوپر سے جھانک کر کہا کہ مین تمکو قسم دیتا ہون اللہ کی اور اسلام کی کہ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے اور انہین میٹھا پانی نہ تھا سوائے کنوئین رومہ کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ رومہ کے کنوئین کو مول لیوے پھر اپنا ڈول اس کنوئین مین ایسا ٹھیراوے جیسے اور مسلمانون کے ڈول بدلے بھلائی کے بہشت مین یعنے اسکو مول لے کر خدا کے راہ مین وقف کر دے اپنی ملکیت مین نہ رکھے اور کچھ بیان اسکا کتاب الشرب مین گذر چکا ہے اور ایپر قصہ عمر رض کا پس باب باندھا ہے اس نے واسطے اسکے خاص پہلے کئی ابواب کے اور اسکی توجیہ پہلے گذر چکی ہے (فتح) **بَابُ** اِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا يَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ فَهُوَ جَائِزٌ جب وقف کرنے والا کہے کہ نہین جانتے ہم مول مگر خدا سے تو یہ جائز ہے

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِي بِحَائِطِكُمْ قَالُوْا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کی مجھے قیمت کر دو مول لو تو انہون نے کہا کہ ہم اسکا مول نہین جانتے مگر خدا سے **ف** اسماعیلی نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ انہون نے اسکو نہ بیچا پھر اسکو مسجد گردانی مگر یہ قول مالک کا کہ مین اسکا مول نہین جانتا مگر خدا سے نہین کرتا اسکو وقف اور کبھی مراد اپنے غلام کے واسطے یہ بات کہتا ہے پس نہین کرتا اسکو وقف اور کہتا ہے واسطے مدبر کے پس جائز ہوتی ہے بیع اسکی اور ابن منیر نے کہا کہ مراد بخاری کی یہ ہے کہ وقف صحیح ہے ساتھ کسی لفظ کے کہ دلالت کرے اوپر اسکے یا ساتھ تنہا ہونے اسکے کہ یا ساتھ قرینے کے اور یا کہنا کہ اسکی مراد یہی ہے بیشک نہین بلکہ احتمال ہے کہ مراد اسکی یہ ہو کہ وہ نہین ہوتا ساتھ مجرد اسکے کہ اس بات کو وقف پر (فتح) **بَابُ** قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ

وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جب پہونچے کسی کو تم مین سے موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہئے تم مین سے یا دو اور ہون تمہارے سوای اخیر آیت تک ف زجاج نے معانی مین کہا کہ یہ تینون آئتین قرآن کی سب قرآن سے مشکل ہین اعراب مین اور حکم مین اور معنے مین اور اَوْلَیَانِ جو اس آیت مین واقع ہوا ہے واحد اسکا اولی ہے اور اسی قبیل سے ہے اولے بہ اے احق بہ اور اُسکے معنے یہ ہین کہ دو گواہ اور پہلے دو گواہون کی جگہ کہڑے ہون اُن لوگون سے کہ مال کو اپنا حق بنایا ہے ہر ایک نے دو نو جہوٹے گواہون سے ساتہ زبردستی کے اوپر اُنکے اور وہ مردے کے قرابت والے ہین اور اَوْلَیَانِ یعنے لائق تر ہین ساتہ گواہی کے واسطے قرابت انکی کے اور معرفت انکی کے اور عثر کے معنے ظہر ہین یعنے ظاہر ہوا اور اعثرنا کے معنے اظہرنا ہین یعنے ہمنے ظاہر کیا (فتح) اور مقصود بخاری کا اُسکا شان نزول بیان کرنا ہے وَقَالَ لِیْ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَھْمٍ مَعَ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ وَعَدِیِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّھْمِیُّ بِاَرْضٍ لَیْسَ بِھَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِکَتِہٖ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّۃٍ مُخَوَّصًا مِنْ ذَھَبٍ فَاَحْلَفَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَکَّۃَ فَقَالُوْا ابْتَعْنَاہُ مِنْ تَمِیْمٍ وَّعَدِیٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِیَائِہٖ فَحَلَفَا لَشَھَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَھَادَتِھِمَا وَاَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِھِمْ قَالَ وَفِیْھِمْ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ بنی سہم کا ایک مرد تمیم داری (ایک صحابی کا نام ہے لیکن اس وقت نصرانی تہا ابھی مسلمان نہین ہوا تہا) اور عدی بن بدار (یہ بھی نصرانی تہا اُسکا اسلام ثابت نہین) کے ساتہ سفر کو نکلا یعنے تجارت کے واسطے مدینے سے شام کو پس سہمی بیمار ہوا اور اپنے ہاتہ سے اپنی وصیت لکھی پھر اسکو اپنے اسباب مین چھپایا پھر تمیم اور عدی دونو کو وصیت کی اور انکو حکم کیا کہ میرا ترکہ میرے وارثون کو پہونچا دینا پھر وہ سہمی مرگیا ایسی زمین مین جسمین کوئی مسلمان نہ تہا تمیم نے کہا کہ جب وہ مرگیا تو ہمنے اُسکے ترکے سے ایک پیالہ لیا اور وہ اُسکے کل تجارتی اسباب سے زیادہ قیمت دار تہا تو ہمنے اُسکو ہزار درہم سے بیچا تو مینے اور عدی نے اسکو آپسمین بانٹ لیا اور ایک روایت مین ہے کہ جب وہ مرگیا تو دونو نے اسکا اسباب کھولا پھر اُسکا ترکہ لیکر اُسکے وارثون پاس آئے اور دونو نے جو کچھ چاہا سو انکو دیا تو اُسکے وارثون نے اُسکا اسباب کھولا اور اُس مین وصیت لکھی پائی یعنے

اور اسکو ڈہونڈہا تو نہ پایا انہون نے اُنہین ایک پیالہ چاندی کا جسپر سونے کے نقش تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دونو کو قسم دی یعنے اور اُنہون نے قسم کھائی پہر اُسکے وارثون نے کہ مین پیالہ پایا یعنے ایک جماعت پاس تو انہون نے کہا کہ ہمنے اسکو تمیم اور عدی سے خریدا ہے تو سہمی کے وارثون سے دو مرد کھڑے ہوئے سو دونو نے قسم کہائی کہ البتہ ہماری گواہی تحقیق ہے اُنکی گواہی سے اور یہ کہ یہ پیالہ ہمارے ساتہی کا ہے راوی نے کہا تو اُنکے حق مین یہ آیت اتری یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ آخر تک ف اور استدلال کیا گیا ہے ساتہ اس حدیث کیواسطے جواز رد کرنے قسم کے اوپر مدعی کے پس قسم کہا وہی اور مستحق ہووے اور اسکی بحث آیندہ آوے گی اور استدلال کیا ہے ساتہ اس کے ابن سریج شافعی نے واسطے حکم کرنے کے ساتہ ایک گواہ اور قسم مدعی کے اور تکلف کیا اس نے اُسکے نکالنے مین پس کہا اس نے کہ قول اللہ تعالے کا پس اگر خبر ہو جاوے کہ دونو نے گناہ حاصل کیا۔ نہین خالی اس سے کہ دونو اقرار کرین یا اُنپر گواہی دین دو گواہ یا ایک گواہ اور دو عورتین یا ایک گواہ اور اجماع ہے اسپر کہ اقرار بعد انکار کے نہین واجب کرتا قسم کو اوپر طالب کے اور اسی طرح ساتہ دو گواہون کے اور ساتہ ایک گواہ اور دو عورتون کے پس نہ باقی رہا مگر ایک گواہ پس اسی واسطے مستحق ہوئے طالب دونو کی قسم کو ساتہ ایک گواہ کے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتہ اسکے کہ وارد ہوا ہے قصہ کئی طریقون سے بیچ سبب نزول کے ان مین سے کسی طریق مین یہ نہین کہ اسی جگہ گواہ موجود تہا بلکہ کلبی کی روایت مین ہے کہ انہون نے گواہ طلب کیا پس نہ پایا انہون نے گواہ کو پس حکم کیا انکو یہہ کہ اس سے قسم لین ساتہ اس چیز کے کہ اسکے اہل دین پر بڑی ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتہ اس حدیث کے اوپر جائز ہونے گواہی کافرون کے بنابر اسکے کہ مراد ساتہ غیر کے کافرین اور معنے یہ ہین کہ تم سے یعنے تمہارے اہل دین سے یا دو اور تمہارے غیر سے یعنے غیر اہل دین تمہارے سے اور ساتہ اسکے قائل ہے ابو حنیفہ رہ اور جو اُسکے تابع ہے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتہ اسکے کہ وہ ظاہر آیت کے ساتہ قائل نہین پس تحقیق وہ نہین جائز رکھتا ہے گواہی کافر کی مسلمان پر سوای اسکے نہین کہ جائز رکھتا ہے وہ گواہی بعض کافرون کی بعض پر اور جواب دیا گیا ہے ساتہ اسکے کہ آیت دلالت کرتی ہے ساتہ منطوق اپنے کے اسپر کہ کافر کی گواہی مسلمان پر جائز ہے اور ساتہ ایما اپنے کے اسپر کہ کافر کی گواہی کافر پر بطریق اولے جائز ہے پہر دلیل نے دلالت کی اسپر کہ کافر کی گواہی مسلمان پر جائز نہین پس باقی رہی گواہی کافر کی کافر پر اپنے حال پر اور خاص کیا ہے ایک جماعت نے قبول کو ساتہ اہل کتاب کے اور ساتہ اہل وصیت کی اور ساتہ نہ موجود ہونے مسلمان کے اس وقت اُن مین سے ابن عباس

ہے اور ابو موسے اشعری اور سعید بن مسیب اور شریح اور ابن سیرین اور اوزاعی اور ثوری اور ابو عبید
اور احمد اور ان لوگون نے ظاہر آیت کو لیا ہے یعنے آیت مین اہل کتاب کی گواہی ہے اور وہ وصیت
مین تہی اور اُس وقت مسلمان بھی موجود نہ تہا اور قوی کیا ہے اسکو نزدیک انکے باب کے حدیث نے
پس تحقیق سیاق اسکا مطابق ہے واسطے ظاہر آیت کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتہ غیر کے قوم
ہے اور معنے یہ ہین کہ تم مین سے یا تمہاری قوم مین سے یا دو اور تمہاری غیر سے یا تمہاری قوم کے
غیر سے اور یہ قول حسن کا ہے اور دلیل پکڑی ہے واسطے اسکے نحاس نے باینطور کہ لفظ آخر کے
ضرور ہے یہ کہ مشارک ہووے اُسکو جو پہلے اس سے ہے صفت مین تا کہ نہ جائز ہو یہ کہ کہے تو مررت برجل
کریم ولئیم آخر۔ بنابر اسکے پس صفت کے رُگئے ہین دونو ساتہ عدالت کے پس متعین ہوا کہ دوسرے دو بہی
اسی طرح ہون اور تعاقب کیا گیا ہے باینطور کہ اگرچہ جائز ہے اس آیت کریمہ مین لیکن حدیث اُسکے خلاف
پر دلالت کرتی ہے اور صحابی جب سبب نزول کا حکایت کرے تو ہوتا ہے بیچ حکم حدیث مرفوع کے
اتفاقا اور نیز پس بیچ اُس چیز کے کہ اُس نے کہا ہے رد کرنا مختلف فیہ کا ہے ساتہ مختلف فیہ
کے اس واسطے کہ متصف ہونا کافر کا ساتہ عدالت کے مختلف فیہ ہے اور وہ فرع ہے اسکی گواہی
کے قبول کرنے کے سو جو اسکی گواہی کو قبول کرتا ہے اُسکو عدالت کے ساتہ موصوف کرتا ہے اور
جو نہین کرتا سو نہین اور اعتراض کیا ہے ابو حیان نے اوپر مثال کے جسکو نحاس نے ذکر کیا ہے ساتہ
اس طور کے کہ وہ مطابق نہین پس اگر تو کہے جَاءَنِی رَجُلٌ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُ کَافِرٌ یعنے آیا میرے پاس ایک
مرد مسلمان اور دوسرا کافر تو صحیح ہے بخلاف اسکے کہ کہے تو آیا میرے پاس مرد مسلمان اور کافر اور آیت
پہلے قبیل سے ہے نہ دوسرے سے اس واسطے کہ قول اللہ تعالے کا اَوْ اٰخَرَانِ اسکے قول اِثْنَانِ
کی جنس سے ہے اس واسطے کہ ہر ایک اُن دونو مین صفت رجلان کی ہے پس گویا کہ کہا فرجلان
اِثْنَانِ وَرَجُلَانِ اٰخَرَانِ اور اماموں کی ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور تحقیق
ناسخ اسکا یہ قول اللہ تعالی کا ہے مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ یعنے جنکو تم پسند کرتے ہو گواہوں
سے اور حجت پکڑی ہے انہون نے ساتہ اجماع کے اوپر رد کرنے گواہی فاسق کے اور کافر فاسق
سے بد ہے اور پہلون نے جواب دیا ہے ساتہ اسکے کہ نسخ احتمال سے ثابت نہین ہوتا اور دو
دلیلون مین تطبیق دینی اولے ہے ایک کے لغو کرنے سے اور ساتہ اسکے کہ سورہ مائدہ سب سورتون
سے پیچھے اتری ہے یہانتک کہ صحیح ہو چکا ہے ابن عباسؓ سے اور عائشہ رضہ سے اور عمرو بن شرحبیل
سے اور ایک جماعت سلف سے کہ سورہ مائدہ محکم ہے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت اُس

شخص کے حق مین اتری ہے جو مسافر مرے اور اُسکے پاس کوئی مسلمان نہو پس اگر تہمت کئے جاوین تو دونو سے قسم لی جاوے اور انکار کیا ہے احمد نے اُس شخص پر جو کہتا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور صحیح ہو چکا ہے ابو موسے اشعری سے کہ اُس نے اسکے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد عمل کیا پس روایت کی ہے ابو داود نے ساتھ سند کے کہ اسکے راوی سب معتبر ہین شعبی سے کہ ایک مسلمان کی موت حاضر ہوئی اور اُس نے کسی مسلمان کو نہ پایا پس گواہ کیا اُس نے دو مردون کو اہل کتاب سے پس آئے کوفے مین ساتھ ترکہ اسکے کے اور وصیت اُسکی کے اور ابو موسے اشعری کو خبر ہوئی پس کہا اُس نے کہ یہ نہین ہوا بعد اُسکے کہ تہا بیچ زمانے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس قسم دی انکو بعد عصر کے کہ نہ دونو نے خیانت کی اور نہ جہوٹ بولا اور نہ حق چہپایا اور انکی گواہی جائز رکھے اور ترجیح دی ہے فخر رازی نے اور سبقت کی ہے اُس سے طبری نے واسطے اسکے کہ قول اللہ تعالی کا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خطاب ہے واسطے مسلمانون کے اور جب کہا اَوْ اٰخَرَانِ تو ظاہر ہوا کہ مراد غیر مخاطبین مین پس متعین ہوا کہ وہ مسلمانون کے سوا ہے ہین اور نیز پس جواز گواہ کرنے مسلمان کا نہین مشروط ہے ساتھ سفر کے اور یہ کہ ابو موسے نے حکم کیا ساتھ اسکے پس نہ انکار کیا کسی نے اصحاب سے پس ہوگی حجت اور مذہب کرابیسی اور طبری اور اور لوگون کا یہ ہے کہ مراد ساتھ شہادت کے آیت مین قسم ہے اور تحقیق نام رکہا ہے خدا نے قسم کو شہادت لعان کی آیت مین اور تائید کی انہون نے اسکی ساتھ اجماع کے اسپر کہ نہین لازم ہے گواہ کو یہ کہ کہے کہ مین اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہون اور یہ کہ گواہ پر قسم نہین کہ اُس نے حق کی گواہی دی ہے کہتے ہین پس مراد ساتھ شہادت کے قسم ہے واسطے دلیل قول اللہ تعالے کے فَیُقْسِمَانِ بِاللّٰہِ یعنے قسم کہاوین ساتھ اللہ کے پس اگر معلوم ہو جاوے کہ انہون نے جہوٹی قسم کھائی ہے تو پھر آتی ہے قسم وارثون پر یعنے وارث قسم کہاوین اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ قسم مین عدد معین کی شرط نہین اور نہ عدالت بخلاف شہادت کے اور تحقیق دو نو شرط کی گئی ہین اس قصے مین پس قوی ہوا حمل کرنا اسپر کہ وہ گواہی ہے اور بعضے آیت کے رد کرنے کی یہ علت بیان کرتے ہین کہ وہ مخالف ہے قیاس کے اور صول کے واسطے اُس چیز کے کہ اسمین ہے قبول کرنی گواہی کافر کی سے اور بند کرنے گواہ کے سے اور قسم دینے اُسکے سے اور شہادت مدعی کے سے واسطے اپنے اور مستحق ہونے اسکے سے ساتھ مجرد قسم کے تو اُسکا جواب یہ ہے کہ وہ بنفسہ مستقل حکم ہے اپنی نظیر سے بے پرواہ ہے اور تحقیق قبول کیجاتی ہے گواہی کافر کی بعض جگہون مین جیسا کہ طب مین سے اور نہین مراد ہے ساتھ حبس کے قید خانہ بلکہ مراد روک رکہنا ہے واسطے قسم کے تاکہ ہلاک ہو لیوے نماز

سے اور اپر قسم دینی گواہ کو پس وہ مخصوص ہے ساتھ اس صورت کی وقت قائم ہونے شک کے اور اسپر
گواہی دینی مدعی کی واسطے نفس اپنے کی اور مستحق ہونا اسکا ساتھ محض قسم کے پس تحقیق شامل ہے آیت نقل
قسموں کو طرف انکی وقت ظاہر ہونے خیانت وصیوں کے یعنے جنکو مردے نے وصیت کی پس
مشروع ہے واسطے انکے یہ کہ قسم کہاویں اور مستحق ہوں جیسے کہ مشروع ہے قسم واسطے مدعی خون کی قسامت
میں یہ کہ قسم کہاوے اور مستحق ہو پس نہیں وہ گواہی مدعی کے واسطے نفس اپنے کے بلکہ باب حکم سے ہے
واسطے اسکے ساتھ قسم اسکی کے کہ گواہی کے قائم مقام ہے واسطے قوی ہونے جانب اسکی کی اور کیا فرق
ہے درمیان ظاہر ہونے موت کے بیچ صحیح ہونے دعوے کی ساتھ خون کے اور ظاہر ہونے اسکے کے
بیچ صحیح ہونے دعوی کے ساتھ مال کے (فتح) **بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُوْنَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ
الْوَرَثَةِ** باب ہے بیچ بیان ادا کرنے وصی کے مردے کے قرضوں کو بغیر حاضر ہونے وارثوں کے
ف داؤدی نے کہا کہ یہ حکم بالاتفاق جائز ہے کسی کو اسمیں اختلاف نہیں (فتح) **حَدَّثَنَا**
مُحَمَّدُ ابْنُ سَابِقٍ اَوِ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْهُ ثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ
الشَّعْبِيُّ ثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ اَبَاهُ اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ
وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيْرًا وَاِنِّيْ
اُحِبُّ اَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَتِهٖ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ
فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا
بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى
اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَاَنَا وَاللّٰهِ رَاضٍ اَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰى
اَخَوَاتِيْ تَمْرَةً فَسَلِمَ وَاللّٰهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اُغْرُوْا بِيْ
هَيَّجُوْا بِيْ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انکا
باپ جنگ احد کے دن شہید ہوا اور اُس نے چھ بیٹیاں چھوڑیں اور اپنے اوپر قرض چھوڑا سو جب
کھجوروں کے میوہ کاٹنے کا وقت حاضر ہوا تو میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا سو میں نے کہا کہ یا حضرت
آپ کو معلوم ہے کہ میرا باپ جنگ احد کے دن شہید ہوا اور اسپر بہت قرض ہے اور میں چاہتا ہوں
کہ آپ کو قرضخواہ دیکھیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس جا اور ہر قسم کی کھجوروں کو علیحدہ

علیحدہ ڈھیر کر دینے ہر ایک قسم کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگائی پھر بھیجے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلایا سو جب انھون نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو مجھ سے برانگیختہ ہوئے یعنے اڑا اور ضد کی سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا جو کرتے تھے تو انہین سے بڑے ڈھیر کے گرد تین بار گھومے پھر اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہون کو
بلا سو ہمیشہ انکو ماپ ماپ کر دیتے رہے یہان تک کہ خدا نے میرے باپ کی امانت ادا کی اور قسم ہے اللہ کی مین راضی تھا
کہ خدا میرے باپ کی امانت ادا کرے اور مین اپنی بہنون کی طرف ایک کھجور نہ لاؤن پس قسم ہے اللہ کی کہ سب
ڈھیر ثابت رہے یہان تک کہ مین دیکھتا ہون طرف اس ڈھیر کی جس پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے گویا
کہ انہین سے ایک کھجور کم نہین ہوئی امام بخاری نے کہا کہ اغروابی کے معنے ہیجوا ہین یعنے مجھکو انہون نے برانگیختہ
کیا اور آیت فاغرینا بینہم الخ کی یہی معنے ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **كِتَابُ الْجِهَادِ** کتاب
ہے جہاد کے بیان مین **ف** جہاد کے معنے لغت مین مشقت کے ہین اور شرع مین خرچ کرنا
کوشش کا کافرون کی لڑائی مین اور نفس اور شیطان اور فاسقون کے مجاہدی کو بھی جہاد کہا جاتا ہے
پس یہہ مجاہدہ نفس کا پس اوپر سیکھنے امور دینی کے ہے پھر اوپر عمل کرنے کے ساتھ انکے پھر
انکے سکھانے پر اور یہہ مجاہدہ شیطان کا پس اوپر دفع کرنے اس چیز کے ہے کہ لاتا ہے اسکو شبہات
سے اور زینت دیتا ہے اسکو شہوات سے اور یہہ مجاہدہ کافرون کا پس واقع ہوتا ہے ساتھ
ہاتھ کے اور مال کے اور زبان کے اور قلب کے اور یہہ مجاہدہ فاسقون کا پس ہاتھ کے ساتھ ہے پھر زبان
کے پھر دل کے اور اسمین اختلاف ہے کہ کافرون سے لڑنا پہلے فرض عین تھا یا فرض کفایہ (فتح) +

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ باب ہے بیان مین فضیلت جہاد کے اور سیر کے **ف** سیر جمع سیرت
کی ہے ساتھ معنے چال چلن کے اور جہاد کے بابون کو سیر کہا گیا تو یہہ اسواسطے ہے کہ وہ سیکھی گئی ہین
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات اور چال چلن سے اونکی جنگون مین (فتح) وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى
إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ أَوْفٰى
بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ إِلٰى
قَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ یعنے اور بیان مین اس آیت کے
کہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے انکی جان اور مال اس قیمت پر کہ انکے لئے بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کے
راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا ہے اسکے ذمے پر سچا توراۃ اور انجیل اور قرآن
مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے سو خوشیان کرو اس بیع پر جو تم نے کی ہے اور یہی ہے

بڑی مراد کلمنی اخیر آیت تک ف اور مراد ساتھ بیع کے اس آیت مین وہ بیع ہے جو انصار سے عقبہ کی رات مین واقع ہوئی یا عام مراد ہے اور تحقیق وارد ہوئی ہے وہ چیز کہ پہلے احتمال پر دلالت کرتی ہے نزدیک احمد کے عبداللہ بن رواحہ سے کہ مینے کہا یا حضرت ص شرط کرین واسطے اپنے رب کے اور واسطے نفس اپنے کی جو چاہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے رب کے واسطے یہ شرط کرتا ہون کہ اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹہیراؤ اور مین اپنے واسطے یہ شرط کرتا ہون کہ روکو مجھ سے وہ چیز کہ روکتے ہو تم اس سے اپنی جانون کو تو انہون نے کہا کہ اگر ہم یہ کام کرین تو ہمکو کیا ثواب ہے فرمایا کہ بہشت تو انہون نے کہا کہ نفع دیا ہے اس تجارت نے نہ ہم بیع کو پہیرین اور نہ پہراتے ہین پس یہ آیت اتری (فتح **حدثنا** الحسن بن الصباح ثنا محمد بن سابق ثنا مالك بن مغول قال سمعت الوليد بن العيزار ذكر عن ابي عمرو الشيباني قال قال عبد الله بن مسعود سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله اي العمل افضل قال الصلوة على ميقاتها قلت ثم اي قال ثم بر الوالدين قلت ثم اي قال الجهاد في سبيل الله فسكت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو استزدته لزادني **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہو کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا حضرت کون عمل افضل ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑہنی مینے کہا کہ پہر کون افضل ہے فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنی مینے کہا کہ پھر کون فرمایا خدا کے راہ مین جہاد کرنا پہر مین چپ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہ نہ پوچھا اور اگر مین آپ سے زیادہ چاہتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھکو زیادہ کرتے یعنے اگر اس سے زیادہ پوچہتا تو زیادہ فرماتے **ف** عجب بات کہی ہے نووی نے بیچ شرح اس حدیث کی پس کہا کہ اگر نماز کو اپنے وقت مین پڑہے تو ہوگا جہاد مقدم اوپر نیکی ماں باپ کے اور اگر اسکو موخر کرے تو ہوگی نیکی مقدم اوپر جہاد کے اور مین اسکی اس باب مین کوئی سند نہین پہچانتا اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ مقدم کرنا نماز کا جہاد اور نیکی پر واسطے ہونے اسکے کے لازم ہے واسطے مکلف کی ہر حال مین اور مقدم کرنا نیکی کا جہاد پر واسطے موقوف ہونے اسکو کے ماں باپ کی اجازت پر اور طبری نے کہا کہ سوائے اسکے کچہ نہین کہ خاص کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تین چیزون کو اس واسطے کہ وہ عنوان ہین اس چیز پر کہ اُنکے سوا ہین بندگیون سے پس تحقیق جو ضائع کرے نماز فرض کو یہان تک کہ نکالے اسکو اپنے وقت سے بغیر عذر کے باوجود کم ہونے اُسکی محنت کے اوپر اسکے اور بڑے ہونے فضیلت اسکی کے پس وہ

واسطے اسوا اسکے کے زیادہ ترضائع کرنے والا ہے کو جو اپنے ماں باپ سے نیکی نہ کرے باوجود بہت ہونے حق انکے کے اوپر اسکے تو وہ انکے غیر کے ساتھ اور بھی بہت کم نیکی کرے گا اور جو چھوڑے لڑائی کافرون کی باوجود سخت دشمنی انکی کے واسطے دین کے تو انکے سوائی فاسقون کے جہاد کو زیادہ تر چھوڑنے والا ہوگا پس ظاہر ہوا کہ یہ تینون چیزین جمع ہوئی ہین اس بات مین کہ جو انکی محافظت کرے وہ انکے سوا اور چیزون کی زیادہ تر حفاظت کریگا اور جو انکو ضائع کرے وہ انکے سوا اور چیزون کو زیادہ تر ضائع کریگا (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنِي مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِنِ اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا .... ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد فتح ہونے مکے کے نہ رہا ولیکن جہاد اور اسکی نیت کا ثواب باقی ہے اور جب تم جہاد کے لئے بلائے جاؤ تو نکلو ف اس حدیث کی شرح آیندہ اویگی (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا خَالِدٌ ثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ مین نے کہا یا حضرت ہم جہاد کو سب عملون سے افضل جانتے ہین کیا پس ہم جہاد نہ کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن افضل جہاد سے حج مقبول ہے ف اس حدیث کی شرح کتاب الحج مین گذر چکی ہے اور وجہ داخل ہونے اسکے کی اس باب مین اس جہت سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رض کے اس قول کو برقرار رکھا کہ ہم جہاد کو سب عملون سے افضل کہتے ہین (فتح الباری) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنَا عَفَّانُ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ حَصِينٍ اَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ یا حضرت مجھکو وہ عمل بتلائیے جو جہاد کے برابر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ایسا کوئی عمل نہین پاتا کہ جہاد کے برابر ہو فرمایا کہ کیا تجھ سے ہو سکتا ہے کہ جب غازی جہاد کو نکلے تو اپنی مسجد مین داخل ہو

سو نماز مین کھڑا رہے اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ کھولے تو اُس نے کہا کہ کس سے ہو سکتا ہے ابو ہریرہ رضہ نے کہا کہ غازی کا گھوڑا البتہ زقند مارتا ہے اپنے رسّی مین تو اسکا کودنا غازی کے واسطے نیکیان لکھی جاتی ہین ف اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ کسی نے کہا کہ کیا چیز جہاد کے برابر ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسکی طاقت نہین رکھتے تو اصحاب رضہ نے دو یا تین بار آپ سے یہی پوچھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اسکی طاقت نہین رکھتے اور تیسری بار فرمایا مثل جہاد کی خدا کے راہ مین آخر حدیث تک اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ کوئی اسکے عمل کے دسوین حصے کو نہین پہونچتا اور یہ جو اُس نے کہا کہ یہ کسی سے ہو سکتا ہے تو اسمین فضیلت ظاہرہ ہے واسطے مجاہد فی سبیل اللہ کے یعنے غازی راہ خدا کے تقاضا کرتی ہے کہ جہاد کے برابر کوئی عمل نہین اور عیدین کے باب مین ابن عباس رضہ سے مرفوع روایت گذر چکی ہے کہ ایام العشر یعنے ذی الحجہ کے پہلے دس دن کے عمل سے کوئی عمل افضل نہین لوگون نے کہا کہ خدا کے راہ مین جہاد کرنا بھی اسکے برابر نہین تو احتمال ہے کہ باب کی حدیث کا عموم ابن عباس رض کی حدیث سے مخصوص ہوا اور احتمال ہے کہ حدیث باب کی خاص ساتھ اُس شخص کے جو نکلے اس حال مین کہ اپنی جان اور مال نثار کرتا تھا پس شہید ہوا جیسا کہ ابن عباس رض کی باقی حدیث مین ہے کہ نکلا اس حال مین کہ اپنی جان اور مال خدا کے راہ مین نثار کرنے کا قصد کرتا تھا پس نہ پھرا ساتھ کسی چیز کے پس مفہوم اُسکا یہ ہے کہ جو اسکے ساتھ پھر آوے وہ اُس فضیلت کو نہین پاتا ولیکن مشکل ہے جو حدیث باب کے اخیر مین واقع ہوا ہے کہ غازی کے واسطے اللہ ضامن ہوا ہے اور اسکا جواب یہ ہے کہ فضیلت مذکور اُس شخص کے ساتھ خاص ہے جو کسی چیز کے ساتھ نہ پھرے اور نہین لازم آتا اس سے یہ کہ نہ ہو واسطے اُس شخص کے کہ پھر آوے ثواب فی الجملہ اور سب سے زیادہ تر شبہ مین وہ چیز ہے جو ترمذی وغیرہ نے ابو درداء سے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہتر عملون تمہارے کے نزدیک رب تمہارے کے اور بلند کرنے والا تمہارے درجون کو اور بہتر واسطے تمہارے چاندی سونے کے خرچ کرنے سے اور بہتر واسطے تمہارے جہاد کرنے سے لوگون نے کہا کہ کیون نہین فرمایا اللہ کا ذکر کرنا پس یہ ظاہر ہے اسمین کہ اللہ کا ذکر کرنا سب عملون سے افضل ہے اور خرچ جہاد سے بھی اور چاندی سونے کے خرچ کرنے سے بھی باوجودیکہ جہاد مین نفع متعدی ہے اور عیاض نے کہا کہ حدیث باب کی شامل ہے اوپر بڑے ہونے امر جہاد کے اسواسطے کہ روزہ وغیرہ جو فضائل اعمال سے مذکور ہوا ہے جہاد ان سب کے برابر ہے یہان تک کہ ہو گئے تمام حالات غازی کے اور تصرفات

اُسکی جو مباح ہیں ہے برابر واسطے اجر ہو طلب کے نماز وغیرہ پر اسی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تو اُسکی طاقت نہیں رکھتا اور اس حدیث میں ہے کہ فضائل قیاس سے نہیں پائے جاتے وہ تو
صرف اللہ کے احسان سے ہیں اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ جہاد سب عملوں سے افضل ہے
مطلق جیسے کہ اُسکی تقریر پہلے گذر چکی ہے اور ابن دقیق العید نے کہا کہ قیاس چاہتا ہے کہ جہاد افضل ہو
سب عملوں سے کہ وہ وسیلے ہیں اسواسطے کہ جہاد وسیلہ ہے طرف اعلان کرنے دین کی اور پھیلانے
اُسکے کی اور بجھانے کفر کی پس فضیلت اسکی اس اعتبار سے ہے (فتح) **بَابُ** اَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ
مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ سب لوگوں میں افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان اور مال سے
خدا کے راہ میں جہاد کرے وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یعنے اور بیان میں تفسیر ان آیتوں کے کہ اے ایمان والو کیا میں بتلاؤں
تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو ایک دُکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور لڑو
اللہ کے راہ میں اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو آخر
تک **ف** روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری تو مسلمانوں نے کہا کہ اگر ہم اس تجارت کو جانتے تو اپنا مال
اور جان اسمیں خرچ کر ڈالتے تو پھر یہ آیت اُتری کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر الخ (فتح)
حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ ثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ
قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ
يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا کہ یا حضرت
سب لوگوں میں افضل کون ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسلمان جو اپنی جان اور مال سے
خدا کے راہ میں جہاد کرے اصحاب رضہ نے کہا کہ پھر کون افضل ہے فرمایا وہ مسلمان کہ پہاڑ کے کسی راہ
میں ہو خدا سے ڈرے اور لوگوں کو اپنی بدی سے چھوڑے **ف** اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں میں
کامل ایماندار کون ہے اور گویا کہ مراد ساتھ مومن کے وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ اس چیز کے کہ معین
ہوا سپر قیام ساتھ اُسکے پھر یہ فضیلت حاصل کرے اور نہیں ہے مراد جو فقط جہاد کرے اور فرض عین کو
چھوڑ دے پس اُسوقت ظاہر ہوگی بزرگی غازی کی واسطے اس چیز کے کہ اُسمیں ہے خرچ کرنے
مال اور جان اپنی کے سے واسطے اللہ تعالے کے اور اس واسطے کہ اسمیں نفع متعدی ہے سوائے اسکی نہیں کہ

مسلمان گوشہ گیر جو اسکے بعد افضل ہے تو اسواسطے کہ جو لوگون مین ملا جلا رہتا ہے وہ نہین سلامت رہتا گناہ کے ارتکاب سے اور وہ مقید ہے ساتھ وقوع فتنون کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا کہ وہ مرد ہے کہ پہاڑ کے دری مین لوگون سے گوشہ گیر ہے نماز پڑہتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور لوگون کو اپنی بدی سے بچاتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ ایک مرد پہاڑ کے راہ مین گذرا اور اسمین میٹھے پانی کی نہر تھی تو اسکو خوش لگی تو اس نے کہا کہ اگر مین لوگون سے کنارہ کرون تو خوب ہو پھر اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کر پس تحقیق جگہ کھڑی ہونے تمہارے کی خدا کے راہ مین افضل ہے اسکے نماز پڑہنے سے اپنے گھر مین ستر سال اور اس حدیث مین فضیلت تنہا ہونے کی ہے اسواسطے کہ اسمین سلامتی ہے لغو اور غیبت سے اور مانند اسکی سے اور پہر لوگون سے بالکل علیحدہ ہونا پس جمہور کہتے ہین کہ محل اسکا نزدیک واقع ہونے فتنون کے ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ سب لوگون مین بہتر وہ شخص ہوگا کہ اپنے گھوڑے کی باگ خدا کے راہ مین پکڑے ہوگا موت کو تلاش کرتا ہوگا اور ایک وہ مرد کہ پہاڑون کے راہون سے ایک راہ مین ہو نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دے۔ اور لوگون کو اپنی بدی سے بچاوے پس یہ حدیث تائید کرتی ہے کہ گوشہ گیری فتنے فساد کے وقت کے ساتھ خاص ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ ان حدیثون مین پہاڑ کے راہون کا ذکر ہے تو یہ اسواسطے ہے کہ وہ اکثر اوقات خالی ہوتے ہین پس جو جگہ کہ لوگون سے دور ہو وہ اسمین داخل ہے د فتح **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب عن الزہری اخبرنی سعید بن المسیب ان ابا ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل المجاہد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یجاہد فی سبیلہ کمثل الصائم القائم وتوکل اللہ للمجاہد فی سبیلہ بان یتوفاہ ان یدخلہ الجنۃ او یرجعہ سالما مع اجر او غنیمۃ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ خدا کے غازی کی مثل اور خدا خوب جانتا ہے جو اسکے راہ مین جہاد کرتا ہے مثل روزہ دار اور شب بیدار کی ہے اور خدا ضامن ہوا ہے واسطے اس شخص کے کہ اسکے راہ مین جہاد کرے ساتھ اسکے سو اگر اسکو ماریگا تو بہشت مین داخل کریگا یا پہیر لاویگا اسکو سلامت ساتھ ثواب یا مال غنیمت کے **ک ف** یہ کہا کہ اسکو بہشت مین داخل کرے گا تو مراد یہ ہے کہ بغیر حساب اور عذاب کے اور یا مراد یہ ہے کہ بغیر حساب اور عذاب کے اور یا مراد یہ ہے کہ موت کی گہڑی اسکو بہشت مین داخل کرے گا جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ شہیدون کی روحین بہشت مین چرتی ہین اور ساتھ اس تقریر کے دفع ہوگا اعتراض اس شخص کا جو کہتا ہے کہ ظاہر

حدیث کا برابری کرنی ہے درمیان شہید کے اور سلامت پہرآنے والی کے اسواسطے کہ ثواب کا حاصل ہونا لازم پکڑتا ہے بہشت کو داخل ہونے کو اور حاصل جواب کا یہہ ہے کہ مراد ساتھ داخل ہونے بہشت کے دخول خاص ہے اور یہہ جو کہا کہ پہر لاوے گا اسکو ساتھ اجر کے یا غنیمت کے تو اسکے معنے یہ ہین کہ ساتھ اجر خالص کے اگر کوئی چیز غنیمت نہ لاوے یا ساتھ غنیمت خالص کے کہ اُسکے ساتھ اجر ہے اور گویا کہ سکوت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجر ثانی سے جو غنیمت کے ساتھ ہے واسطے ناقص ہونے اُسکے کی بہ نسبت پہلے اجر کی جو بغیر غنیمت کے ہے اور اس تاویل کا باعث یہ ہے کہ ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ غنیمت لاوے تو اُسکو ثواب حاصل نہین ہوتا اور حالانکہ اِس طرح نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ یا غنیمت کہ اسکے ساتھ اجر ہے جو ناقص ہے اجر اُس شخص کے سے جو غنیمت نہ لاوے اسواسطے کہ قواعد چاہتے ہین کہ وہ غنیمت نہ لانے کے وقت افضل ہے ثواب مین اس سے جبکہ غنیمت پاوے پس حدیث صریح ہے نفی حرمان مین اور نہین صریح جمع کی نفی مین اور تحقیق روایت کی ہے مسلم نے عبد اللہ بن عمرو رضہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کے لشکر کی کافرون سے لڑے پہر کافرون کا مال لوٹے تو انہون نے دو تہایان اپنی آخرت کی مزدوری سے دنیا مین پائین اور ایک تہائی اُنکی واسطے باقی رہی اور جنہون نے غنیمت نہ پائی تو اُنکی مزدوری پوری ہو گی پس یہ حدیث تائید کرتی ہے تاویل مذکور کی اور یہ کہ جو غنیمت پاوے وہ بہی ثواب کے ساتھ پہرتا ہے لیکن اُسکا ثواب کم ہے اُس شخص کے ثواب سے کہ غنیمت نہ پاوے پس ہو گی غنیمت بیچ مقابلے جزا کے اجر غزا سے پس جب مقابلہ کیا جاوے اجر غانم کا ساتھ اُس چیز کے کہ حاصل ہوا ہے اُسکو دنیا سے ساتھ اجر اُس شخص کے کہ نہین غنیمت پائی اُس نے باوجود مشترک ہونے اُنکے کے محنت اور مشقت مین تو ہو گا اجر غنیمت پانے والے کا کم اجر غنیمت نہ پانے والے سے اور یہ موافق ہے واسطے قول جناب کے حدیث صحیح مین جو آئندہ آتی ہے کہ بعضے ہم مین سے مر گئے اور انہون نے اپنی مزدوری سے کچھ نہ کہایا اور یہ جو کہا کہ غازی کو غنیمت پانے کے سبب سے ثواب کم ملتا ہے تو بعضون نے اُسپر یہ شبہ وارد کیا ہے کہ مخالف ہے واسطے اُس چیز کے کہ اُسپر اکثر حدیثین دلالت کرتی ہین اور تحقیق مشہور ہوئی ہے مدح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حلال کرنے غنیمت کو اور ٹہیرانے آپکے کہ اُسکو اپنی امت کی فضائل سے پس اگر اُسکے پانی سے ثواب کم ہوتا تو اُسکے ساتھ مدح واقع نہوتی اور نیز پس یہ چاہتا ہے کہ جنگ بدر والے اصحاب کا ثواب جنگ احد والے اصحاب سے کم ہو مثلاً اس واسطے کہ بدر والون نے غنیمت پائی اور احد والون نے نہ پائی باوجودیکہ بدر والے بالاتفاق افضل ہین اور یہ اعتراض ابن عبد البر وغیرہ نے کیا ہے اور ذکر کیا اُس نے کہ بعضون

نے اس سے جواب دیا ہے بایں طور کہ عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث ضعیف ہے اسواسطے کہ وہ حمید بن ہانی کی روایت سے ہے اور وہ مشہور نہین اور یہ قول ان بعض کا مردود ہے اسواسطے کہ وہ ثقہ ہے حجت پکڑی جاتی ہے ساتھ اُسکے نزدیک مسلم کے اور نسائی وغیرہ نے اسکی توثیق کی ہے اور نہین معلوم ہی کہ کسی نے اسکی جرح کی ہو اور بعضے کہتے ہین کہ ثواب کا کم ہونا اُس غنیمت پر محمول ہے جو اپنی غیر وجہ سے لی جاوی یعنے بے وجہ لے جاوے اور ظاہر ہونا فساد اس وجہ کا بے پرواہ کرتا ہے اسکو رد کرنے سے اس واسطے کہ اگر امر اس طرح ہوتا تو اُنکے واسطے تہائی ثواب باقی نہ رہتا اور نہ اُس سے کم اور بعضون نے کہا کہ ثواب کا کم ہونا اس شخص پر محمول ہے جو قصد کرے غنیمت کا اپنے جہاد کے ابتدا مین اور پورا ثواب اُسکی واسطے ہی جو محض جہاد کا قصد کرے اور اسمین نظر ہے اس واسطے کہ ابتداء حدیث کی تصریح کرتی ہے ساتھ اُسکے کہ مقسم راجع ہے طرف اُس شخص کی جسکی نیت خالص ہو واسطے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسکے اول مین کہ نہ نکالے اُسکو مگر میرا ایمان اور میرے رسول کی تصدیق اور ابن دقیق العید نے کہا کہ دونو حدیثون مین تعارض نہین بلکہ دونو مین حکم قیاس پر جاری ہے اسواسطے کہ مزدوریان مختلف ہوتی ہین باعتبار زیادتی مشقت کی اور اس چیز مین کہ ہو مزدوری اسکی باعتبار مشقت کے اسواسطے کہ مشقت کو لئے دخول ہے مزدوری مین اور سوائے اسکے نہین کہ مشکل وہ عمل ہے جو متصل ہے ساتھ لینے غنیمتون کے یعنے پس اگر ثواب کم ہوتا تو البتہ سلف صالح غنیمتون کو نہ لیتے پس ممکن ہے یہ کہ جواب دیا جاوے ساتھ اسکے کہ لینا اسکا جہت تقدیم بعضے مصالح جزئیہ کے سے ہی بعض پر اس واسطے کہ لینا غنیمتون کا ابتدا اسلام مین مدد تھا دین پر اور قوت واسطے ضعیف مسلمانون کے اور یہ مصلحت عظیم ہے معاف کیا جاتا ہے واسطے اُسکے بعض نقص کا اجر مین اس اعتبار سے کہ ہی اور ایہر جواب اُس شخص سے کہ شبہ کرتا ہے اس پر ساتھ حال اہل بدر کے پس جو چیز کہ لائق ہے یہ کہ ہو مقابلہ درمیان کمال مزدوری اور کم ہونے اسکے کو واسطے اس شخص کے کہ جہاد کرے اپنی جان سے جبکہ نہ غنیمت پاوے یا جہاد کرے پس غنیمت پاوے پس غایت اسکی یہ ہے کہ حال اہل بدر کا مثلاً نزدیک نہ پانے غنیمت کے افضل ہے اُس سے وقت پانے اُسکو کے اور نہین نفی کرتا یہ کہ ہو حال انکا افضل انکو غیر کے حال سے اور جہت سی اور نہین وارد ہوتی اسمین نفی کہ اگر وہ غنیمت نہ پاتے تو ہوتا اجر انکا اپنے حال پر بغیر زیادت کی اور لازم نہین آتا اس سے کہ وہ بخشے گئی ہین اور وہ افضل مجاہدین ہین یہ کہ اُنکے سوا کوئی اور مرتبہ نہ ہو اور ایہر اعتراض ساتھ حلال ہونے غنیمتون کے پس وارد نہین اسواسطے کہ نہین لازم آتا حلال ہونے سے ثبوت وفا اجر کا واسطے ہر غازی کے اور مباح سے الاصل نہین مستلزم ہے ثواب کو بنفسہ لیکن ثابت ہو چکا ہے کہ لینا غنیمت کا اور غالب ہونا اُسپر

کافرون سے حاصل کرتا ہے ثواب کو اور باوجود اسکے پس باوجود صحت ثبوت فضل کے غنیمت کے لینے مین
اور صحت مدح کرنے کی ساتھ لینے اُسکے کی نہین لازم آتا اس سے کہ ہر غازی کو حاصل ہو واسطے اسکے اجر اُسکے
جہاد سے نظیر اس شخص کی ہے جو غنیمت نہ لاوے مین کہتا ہون کہ جس نے اہل بدر کی مثال دی ہے
اسکی مراد تو پہلی ہی نہین تو امر بنا برا سکے کہ آخر قرار پا چکا ہے بایںطور کہ نہین لازم آتا ہونے اُنکے سے
باوجود لینے غنیمت کی کمتر ثواب مین اُس چیز سے کہ اگر نہ ہوتا واسطے اُنکے اجر غنیمت کا یہ کہ ہون ہیچ
حال لینے اُنکے کے غنیمت کو مفضول یعنے فضیلت دیے گئے بہ نسبت اُنکی کہ اُنکے بعد ہین مانند اس
شخص کی کہ جنگ احد مین حاضر ہوا واسطے ہونے اُنکی کے کہ انہون نے کوئی چیز غنیمت سے نہ پائی
بلکہ اجر بدری کا کئی گنا زیادہ ہے اجر اُس شخص کے سے کہ اُسکے بعد ہے مثال اسکی یہ ہے کہ لکھے کہ
اگر فرض کیا جاوے اجر بدری کا بغیر غنیمت کے چھ سو حصہ اور اجر اُحدی کا مثلاً بغیر غنیمت کی سو حصہ
پس جب ہم اُسکی نسبت کرین باعتبار حدیث عبداللہ بن عمرو کے ہوگا واسطے بدری کے واسطے
لینے اُسکے کی غنیمت کو دو سو حصہ اور وہ چھ سو کی تہائی ہے تو ہوگا بدری اکثر اجر مین احدی سے
اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ ممتاز ہوئے اہل بدر ساتھ اسکے واسطے ہونے اُسکے اول جنگ کہ حاضر ہوئی
تھے اسمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیچ لڑائی کافرون کے اور تھا مبداء مشہور ہونے اسلام کا
اور قوت اہل اسکے کا پس ہوگا اجر اس شخص کا کہ اسمین حاضر ہوا مثل اُس شخص کی کہ اُسکے بعد سب
جنگون مین حاضر ہوا فضیلت مین کوئی چیز اُسکے برابر نہ ہوگی اور ذکر کیا ہے بعض متاخرین نے
واسطے تعبیر کرنے کی ساتھ دو تہائی اجر کے بیچ حدیث عبداللہ بن عمرو کے لطیفہ بالغہ اور وہ یہ ہے
کہ خدا نے غازی کے واسطے تین کرامتین تیار کی ہین دو دنیاوی اور ایک اخروی پس دنیاوی سلامت
آنا اور غنیمت لانا اور اخروی بہشت مین داخل ہونا ہے پس جب سالم اور غانم پھر آوے تو تحقیق حاصل
ہونگی واسطے اُسکے دو تہائیان اُس چیز سے کہ خدا نے اُسکے واسطے تیار کی ہے اور خدا کے پاس
اُسکے واسطے ایک تہائی باقی رہی اور اگر بدون غنیمت کی پھر آوے تو اُسکے بدلے خدا اُسکو ثواب
دیتا ہے بیچ مقابلے اس چیز کے کہ اُس سے فوت ہوئی اور گویا کہ معنے حدیث کے یہ ہین کہ غازی کو کہا
جاتا ہے کہ جب فوت ہو تجھ سے کوئی چیز دنیا کے امر سے تو مین اُسکے عوض تجھکو ثواب دونگا اور ایہ ثواب
مختص ساتھ جہاد کے پس وہ حاصل ہے واسطے دونو فریق کے اور اس حدیث مین ہے کہ فضائل
نہین پائی جاتے ہمیشہ ساتھ قیاس کے بلکہ وہ اللہ کے فضل سے ہین اور یہ کہ اعمال صالحہ نہین مستلزم
ہین ثواب کو واسطے ذوات اپنی کے اور سوای اسکے کچھ نہین کہ حاصل ہوتے ہین ساتھ نیت

خالص سے زخم) **بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ** باب ہے بیان مین دعا
کرنے کو ساتھ جہاد اور شہید ہونے کے واسطے مردون اور عورتون کے یعنے جائز ہے مرد اور عورت کو یہ کہ
دعا کرے کہ الٰہی مجھکو جہاد کرنے والون مین کر یا مجھکو شہیدون سے کر وَقَالَ عُمَرُ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي
شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ یعنے اور عمر رضنے کہا کہ الٰہی روزی کر مجھکو شہادت اپنے رسول کے شہر
مین یعنے مدینے منورہ مین **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ
عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ
مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ
ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا
عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي
مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ
دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور
تھا کہ ام حرام کے پاس جایا کرتے تھے سو وہ آپ کو کہانا کہلاتی تھی اور ام حرام عبادہ بن صامت کی نکاح مین
تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پاس گئے تو اس نے آپ کو کہانا کہلایا اور وہ آپکے سر کے بال دیکہنے
لگی یعنے تا کہ آپکے سر سے جوئین نکالے یعنے اس واسطے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ
تھی) تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پہر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام کہتی ہے کہ مینے کہا کہ یا حضرت آپ
کیون ہنستے ہین فرمایا کہ چند لوگ میری امت کی میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کے راہ مین اس سمندر
کے اندر سوار بادشاہ ہین تختون پر یا فرمایا جیسے بادشاہ تختون پر تو مینے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے
دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی ان غازیون مین شریک کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لیے
دعا کی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر رکھ کر سو گئے پہر ہنستے ہوئے جاگے تو مینے کہا کہ یا حضرت آپ
کیون ہنستے ہین فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کے راہ مین جیسے کہ

پہلی بار فرمایا تھا میں نے کہا کہ یا حضرت دعا کیجئے کہ خدا مجھکو بھی ان میں شریک کرے فرمایا کہ تو پہلوں کون
مین سے ہے جو سمندر میں سوار ہونگے تو ام حرام معاویہ کے زمانے میں دریا میں جہاز پر سوار
ہوئین سو جب دریا سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر پڑیں اور مر گئیں **ف** ابن منیر وغیرہ نے کہا
کہ وجہ دخول اس ترجمہ کی فقہ میں یہ ہے کہ ظاہر شہادت کی دعا سے لازم پڑتا ہے طلب نصرت کافر
کے کہ مسلمان پر اور خدا کی نافرمان کی مدد کرنے کو اُسکے فرمانبردار پر یعنے اس واسطے کہ مسلمان تو اُسی
وقت ہی شہید ہوتا ہے جبکہ کافر غالب ہوں لیکن مقصود اصلی سوائے اسکے کچھ نہیں کہ حاصل ہونا درجے
بلند کا ہے جو مترتب ہے شہادت کے حاصل ہونے پر اور جو چیز اُس نے ذکر کی ہے وہ مقصود لذاتہ نہیں اور
سوائے اسکے نہیں کہ واقع ہوتی ہے ضرورت وجود سے پس مغتفر ہوا حاصل ہونا مصلحت بڑی کا دفع
کرنے کافروں کے سے اور ذلیل کرنے انکے سے اور قہر انکے سے ساتھ قصد قتل کرنے انکے کو ساتھ حاصل ہونے
اس چیز کے کہ واقع ہوتی ہے اسکی ضمن میں قتل کرنے بعض مسلمانوں کے سے اور جائز ہوئی تمنا کرنی
شہادت کی واسطے اس چیز کے دلالت کرتی ہے اُسپر صدق اُس شخص کے سے کہ واقع ہوتی ہے واسطے
اُسکے خدا کے بول بالا کرنے سے یہاں تک کہ خرچ کیا اُس نے اپنی جان کو اُسکے حاصل کرنے میں پھر وارد
کی بخاری نے حدیث انس کی ام حرام کے قصے میں اور مراد اُس سے ام حرام کا یہ قول ہے کہ آپ دعا
کیجئے کہ خدا مجھکو بھی ان میں شریک کرے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے واسطے دعا کی اور
اسکی پوری شرح کتاب الاستیذان میں آویگی اور یہ ظاہر ہے بیچ مطابق ہونے کے ساتھ ترجمہ کے
عورتوں کے حق میں اور پکڑا جاتا ہے اُس سے حکم عورتوں کا بطریق اولے اور عجب بات لکھی ابن
تین نے پس کہا کہ نہیں حدیث میں تمنا شہادت کی بلکہ اُس میں تو صرف جہاد کی تمنا ہے اور
اسکا جواب یہ ہے کہ شہادت بھی ہے ثمرہ عظمی مطلوبہ جہاد میں (فتح) اور عمرؓ کے اثر کی شرح حج کے
خیر میں گذر چکی ہے **باب** دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کے راہ میں جہاد کرنے والوں
کے درجوں کا بیان يُقَالُ هٰذِهٖ سَبِيْلِىْ وَهٰذَا سَبِيْلِىْ یعنے کہا جاتا ہے کہ یہ ہے راہ میرے یعنے
سبیل کا لفظ مذکر اور مونث دو طرح سے آتا ہے وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ غُزًّى وَاحِدُهَا غَازٍ
یعنے بخاری نے کہا کہ غزّی جو قرآن میں واقع ہوا ہے اُسکا واحد غازی ہے هُمْ دَرَجَاتٌ لَهُمْ دَرَجَاتٌ
یعنے ہم درجات (کہ قرآن میں واقع ہوا ہے) کے معنے لَهُمْ دَرَجَاتٌ ہیں یعنے اُنکے واسطے درجے ہیں
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ نَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ

كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهُ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ اُرَاهُ قَالَ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سچے دل سے خدا کو اور اسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹہیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا تو کرم اور فضل کے راہ سے ضرور ہوگیا خدا پر اُسکا بہشت مین بیجانا خواہ اس نے اپنا وطن خدا کے راہ مین جہاد کے واسطے چہوڑا ہو یا اسی زمین یعنے اسی شہر مین ٹہیر رہا جسمین پیدا ہوا تو لوگون نے کہا کہ یا حضرتؐ کیا ہم لوگون کو خوشخبری نہ سناوین یعنے اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سناوین کہ بہشت جہاد پر موقوف نہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون کو چھوڑو کہ عمل کرین کہ بے شک بہشت مین سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے تیار رکھی ہین ہر دو درجون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان ہے اور سب سے اونچی اور اُسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اُسی سے بہشت کی سب نہرین پہوٹ نکلتی ہین

ف ابن بطال نے کہا کہ زکوۃ اور حج کو اس واسطے ذکر نہین کیا کہ وہ فرض نہ تہا مین کہتا ہون کہ بلکہ وہ حدیث مین مذکور تہا بعض راویون سے رہگیا پس تحقیق ثابت ہو چکا ہے صحیح ترمذی مین معاذ کی حدیث سے اور اُس نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ آپ نے زکوۃ کو بھی ذکر کیا ہے یا نہین اور نیز پس نہین ذکر کی گئی یہ حدیث واسطے بیان ارکان کے پس اقتصار کرنا اُس چیز پر کہ مذکور ہے اس واسطے ہے کہ وہ اکثر اوقات بار بار آتی ہے اور اوپر زکوۃ پس نہین واجب ہے مگر اُسپر کہ اُسکو واسطے مال ہے ساتہ شرط اُسکی کے اور اوپر حج پس نہین واجب ہی مگر ایک بار ساتہ دیر کے اور یہ جو کہا کہ خواہ اپنے گہر مین بیٹھے تو اُسمین تانیس ہے واسطے اُس شخص کے کہ محروم رہے جہاد سے اور یہ کہ وہ اجر سے محروم نہین بلکہ واسطے اُسکے ایمان سے اور التزام فرائض سے وہ چیز ہے کہ اُسکو بہشت مین پہونچاتی ہے اگرچہ غازیون کے درجے مین کم ہو اور یہ جو کہا کہ جتنا زمین اور آسمان کے درمیان فرق ہے تو ایک روایت مین ہے کہ دو درجون کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے اور ایک مین پانچ سو برس کا ذکر ہے سو اگر یہ دونو روائتین ٹہیک ہون تو ہوگا اختلاف عدد کا بہ نسبت اختلاف سیر کے اور ترمذی کی ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اگر تمام مخلوقات انکے ایک درجے مین جمع ہون تو اُسمین سما جاوین اور نہین اس سیاق مین وہ چیز کہ نفی کرے اُسکو کہ بہشت مین اور درجے ہون کہ تیار کیے گئے ہون

واسطے غیر مجاہدین کے کم درجے مجاہدین کے ہے اور مراد اوسط سے اعدل اور افضل ہے جیسے کہ اس
آیت میں ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا اور طیبی نے کہا کہ مراد ساتھ ایک کی علو حسی ہے
اور ساتھ دوسرے کی علو معنوی اور ابن حبان نے کہا کہ مراد ساتھ اوسط کے فراخی ہے اور ساتھ اعلے
کے فوقیت اور فردوس اس باغ کو کہتے ہیں جسمیں ہر چیز ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ وہ ہے جسمیں انگور
ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ رومی زبان ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سریانی ہے اور اس حدیث میں
فضیلت ظاہرہ ہے واسطے مجاہدین کے اور اسمیں عظمت بہشت کی ہے اور عظمت فردوس کی
اور اسمیں اشارت ہے کہ غازی کے درجے کو کبھی غیر غازی بھی پا لیتا ہے یا تو ساتھ نیت خالص کے
اور یا ساتھ اس چیز کے کہ برابر ہے اسکو نیک عملوں سے اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
سب کو حکم کیا ہے کہ فردوس کی دعا مانگیں بعد اسکے کہ انکو بتا دیا خدا نے اسکو غازیوں کے واسطے
تیار کیا ہے اور اسمیں جواز دعا کا ہے ساتھ اس چیز کے کہ نہ حاصل ہووے واسطے داعی کے واسطے
اس چیز کے کہ ذکر کیا ہے اسکو میں نے اور اول اولی ہے (فتح) اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فقط دعا کو بھی بہشت
کے حاصل کرنے میں تاثیر ہے اور نری دعا سے ہی بہشت حاصل ہو سکتی ہے ورنہ دعا مانگنے کے کوئی معنی
نہ تھے حَدَّثَنَا مُوْسٰى ثَنَا جَرِيْرٌ ثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ
اَرَقَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ **ترجمہ** سمرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو دیکھا کہ میرے پاس آئے تو مجھکو
ایک درخت پر لے چڑھے سو مجھکو ایک گھر میں داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا میں نے کبھی اس سے
بہتر اور افضل نہیں دیکھا تو دونوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے **ف** یہ ٹکڑا حدیث کا شاہد ہے واسطے
حدیث ابو ہریرہ رضی کے جو اس سے پہلے مذکور ہے اور مفسر ہے واسطے اسکے کہ مراد ساتھ اوسط کے افضل
ہے واسطے تعریف کرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شہیدوں کے گھر کو ساتھ اسکے کہ وہ نہایت
بہتر اور افضل ہے (فتح) **بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِنَ
الْجَنَّةِ** صبح یا شام کو خدا کے راہ یعنے جہاد میں کوشش کرنی یعنے اسکی فضیلت کا بیان اور مقدار تمہاری
کمان کی جگہ بہشت سے یعنے بہشت کی اتنی جگہ بھی نہایت بہتر ہے **ف** غدوہ مشتق ہے غدو سے اور
وہ نکلنا ہے اول دن میں جس وقت میں ہو دوپہر تک اور روحہ رواح سے مشتق ہے اور رواح نکلنا ہے
جس وقت میں ہو ڈھلنے سورج کے سے اسکے ڈوبنے تک حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ ثَنَا وُهَيْبٌ

ثنا حمید عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ صبح یا شام کو خدا کے راہ مین یعنے جہاد مین کوشش کرنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہے ف ابن دقیق العید نے کہا کہ اسکے دو معنے ہو سکتے ہین ایک یہ کہ احتمال ہے کہ ہو یہ باب جیسی چیز کے اتارنے سے یعنے جگہ دیکھی گئی چیز کے واسطے ثابت کرنے اسکے کہ نفس مین اسواسطے کہ دنیا نفس مین محسوس ہے یعنے نظر آتی ہے عظیم ہے طبیعتون مین اسواسطے کہ واقع ہوئی ہے فضیلت دینی ساتھ اسکے نہین تو یہ بات معلوم ہے کہ تمام دنیا بہشت کی ایک ذرہ کے برابر بھی نہین دوسرا یہ کہ احتمال ہے کہ ہو مراد ساتھ اسکے یہ کہ یہ قدر ثواب بہتر ہے اس ثواب سے کہ حاصل ہو واسطے اس شخص کے کہ اگر اسکو ساری دنیا ملے تو اسکو خدا کی بندگی مین خرچ کرے مین کہتا ہون کہ اس دوسرے معنے کی تائید کرتی ہے وہ حدیث جو ابن مبارک نے کتاب الجہاد مین حسن کے مرسل سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جنمین عبداللہ بن رواحہ تہا پس پیچھے رہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مین حاضر ہووے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تو تمام دنیا کو خرچ کرے تو نہ پاوے فضیلت صبح کو کوشش کرنے انکی کی جہاد مین اور حاصل یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ دنیا کچھ چیز نہین اور جہاد نہایت ہی بہت بڑا کام ہے اور یہ کہ جس کو کوڑے کے برابر بہشت سے جگہ ملے تو گویا کہ حاصل ہوا واسطے اسکے امر عظیم بہتر تمام دنیا سے پس کیا حال ہے اس شخص کا جسکو بہشت کے اعلے درجے ملین اور نکتہ اسمین یہ ہے کہ سبب تاخیر کا جہاد مین میل کرنا ہے طرف کسی سبب کی دنیا کے اسباب سے پس تنبیہ کیگئی اس متاخر کو کہ اسقدر کم جگہ بہشت مین بہتر ہے تمام دنیا سے رفع حدثنا ابراہیم بن المنذر ثنا محمد بن فلیح ثنی ابی عن ہلال ابن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقاب قوس فی الجنۃ خیر مما تطلع علیہ الشمس وتغرب وقال الغدوۃ او الروحۃ فی سبیل اللہ خیر مما تطلع علیہ الشمس وتغرب ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہے اس چیز سے کہ جسپر آفتاب طلوع اور غروب کرے یعنے تمام دنیا سے اور فرمایا کہ صبح یا شام کو جہاد مین جانا بہتر ہے اس چیز سے کہ اسپر آفتاب چڑہے اور ڈوبے ف آیندہ باب مین انس رض کی حدیث مین یہ لفظ ہے لقاب قوس احد کم اور یہی مطابق ہے واسطے ترجمہ باب کے حدثنا قبیصۃ ثنا سفیان عن ابی حازم عن سہل بن سعد عن النبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام یا صبح کو جہاد میں کوشش کرنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے **بَابُ** الْحُورُ الْعِينُ وَصِفَتُهُنَّ باب ہے بیان میں حورعین اور انکی صفت کے يُحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ حیران ہوتی ہے تمہیں آنکھ یعنے بسبب چمک اسکی حسن کے شَدِيدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ نہایت سیاہی آنکھ والی اور نہایت سفیدی آنکھ والی یعنے انکی آنکھ کی سیاہی نہایت تک ہے اور اسکی سفیدی بھی نہایت تک ہے ف یہ تفسیر ہے حورعین کی۔ زَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ أَنْكَحْنَاهُمْ یعنے آیت زوجناہم کے معنے کہ اس آیت میں واقع ہوا ہے۔ انکحناہم ہیں یعنے نکاح کر دیا ہمنے انکا ساتھ حورعین کے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّوْحَةُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيدِهِ يَعْنِي سَوْطَهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا **ترجمہ** انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ نہیں مرتا جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اسکو خوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے یعنے جسکی مغفرت ہوئی ہو اُسکو یہ آرزو نہیں کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا کی اُسکو بادشاہی ملے مگر شہید واسطے اس چیز کے کہ دیکھتا ہے شہید ہونے کی فضیلت سے کہ تحقیق اُسکو خوش لگتا ہے کہ دنیا کی طرف پھر آوے اور دوبارہ خدا کے راہ میں مارا جاوے اور نیز انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے راہ میں صبح یا شام کو کوشش کرنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے اور البتہ بقدر کمان ایک تمہاری کے بہشت سے یا اسکے کوڑے کی جگہ بہشت سے بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اور اگر کوئی عورت بہشت کی رہنے والوں سے زمین کی طرف جھانکے تو البتہ روشن کرے اس چیز کو کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے یعنے ساری دنیا کو روشن کر دیوے اور اُسکو خوشبو سے

پہروںوے اور البتہ اُسکے سر کی اوڑہنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہے ف یہ چار حدیثین ہین اول حدیث کی شرح آئیندہ آویگی اور دوسری کی شرح پہلے گذر چکی ہے اور تیسری کی شرح بہشت کی صفت مین آویگی اور اسی طرح چوتھی کی بھی اور مہلب نے کہا کہ سوای اسکے نہین کہ بخاری نے انس رض کی یہ حدیث وارد کی ہے تاکہ بیان کرے اُس معنے کو جسکے سبب سے شہید دنیا کی طرف پہر آنے کی تمنا اور آرزو کرتا ہے تاکہ خدا کے راہ مین دوبارہ مارا جاوے واسطے ہونے اُسکے کے کہ وہ شہادت کی فضیلت اپنے گمان سے زیادہ دیکہتا ہے اسواسطے کہ ہر ایک کو حورعین سے وہ عورت ملیگی کہ اگر دنیا کی طرف جہانکے تو ساری دنیا کو روشن کردے اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین خشک ہوتی زمین شہید کے خون سے یہان تک کہ اُسکی بی بیان حورعین سے اُسکے پاس جلدی آتی ہین اور انمین سے ہر ایک کے ہاتہ مین لباس ہوتا ہے جو بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہے اور ایک روایت مین ہے کہ اُسکو بہتر حورین ملتی ہین روایت کی یہ حدیث ترمذی نے (تصحیح) **باب تمنے الشہادۃ** باب ہے بیان مین آرزو کرنے شہادت کے ف اسکی توجیہ کتاب الجہاد کے اول مین گذر چکی ہے اور یہ کہ اُسکی آرزو اور اُسکا قصد کرنا مرغب فیہ ہے یعنے اُسمین رغبت دی گئی ہے اور اس باب مین کئی حدیثین صریح مین انمین سے ایک انس رض کی حدیث ہے کہ جو سچے دل سے شہادت کو طلب کرے وہ اُسکو دی جاویگی اگرچہ اُسکو نہ پاوے یعنے اسکو اُسکا ثواب ملیگا اور اس سے زیادہ تصریح مراد مین وہ حدیث ہے جو حاکم نے روایت کی ہے کہ جو خدا کے راہ مین شہید ہونا طلب کرے سچے دل سے پہر مر جاوے یعنے اپنے گہر مین تو خدا اسکو شہید کا ثواب دیتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ جو سچے دل سے خدا سے شہادت چاہے تو خدا اسکو شہیدون کے مرتبے مین پہونچاویگا اگرچہ اپنے بچھونے پر مرے (فتح) **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب عن الزھری اخبرنی سعید بن المسیب ان ابا ھریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول والذی نفسی بیدہ لولا ان رجالا من المؤمنین لا تطیب انفسھم ان یتخلفوا عنی ولا اجد ما احملھم علیہ ما تخلفت عن سریۃ تغزو فی سبیل اللہ والذی نفسی بیدہ لوددت انی اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ کئی مسلمانوں کے جی خوش نہ ہونگے مجہ سے پیچہے رہنے یعنے نقر اور مین سواری نہین پاتا جسپر سب اصحاب کو سوار کرون تو نہین کسی لشکر سے پیچہے نہ رہتا جو خدا کے راہ مین جہاد کرتا قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قابو مین میری جان ہے

کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاون پہر زندہ کیا جاون پہر مارا جاون پہر زندہ کیا جاون پہر مارا جاون

ف یہ جو کہا کہ مین آرزو کرتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن تو بعضے شارحین نے اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس آرزو کا صادر ہونا مشکل ہے باوجودیکہ آپ کو معلوم تہا کہ آپ شہید نہین ہونگے اور ابن تین نے جواب دیا ہے کہ شاید اس آرزو کا صادر ہونا اس آیت کے اترنے سے پہلے تہا کہ خدا تجہ کو لوگون سے بچاویگا اور تعاقب کیا گیا ہے ساتہ اسکے کہ اس آیت کا نزول اوائل ہجرت مین تہا اور اس حدیث مین تصریح ہے کہ ابوہریرہ رضہ نے یہ حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور ابوہریرہ رضہ ہجرت کے ساتوین سال آئے تہے اور جو چیز کہ ظاہر آتی ہے جواب مین یہ ہے کہ نیکی اور بہتری کی آرزو اسکے وقوع کو نہین چاہتی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ اگر موسے علیہ السلام صبر کرتے تو خوب ہوتا کما سیاتی تقریبًا فی مکانہ اور کتاب التمنی مین اسکی نظیرین بہت آوینگی اور گویا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مبالغہ کرنا ہے بیچ بیان کرنے فضیلت جہاد کے اور رغبت دلانے کے مسلمانون کو اوپر اسکے ابن تین نے کہا کہ یہ زیادہ تر مشابہ ہے اور نووی نے کہا کہ اس حدیث مین رغبت دلائی ہے حسن نیت پر اور بیان شدت شفقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کا اپنی امت پر اور آپ کی مہربانی کا ساتہ انکے اور مستحب ہونا طلب قتل کا خدا کے راہ مین اور جواز اس قول کا کہ مین دوست رکہتا ہون کہ ایسی ایسی نیکی حاصل کرون اگرچہ اسکو معلوم ہو کہ وہ حاصل نہین ہوگی اور اسمین ترک کرنا مصلحتون کا ہے واسطے مصلحت راجح یا ارجح کے یا واسطے دور کرنے مفسدی کے اور اسمین جواز آرزو کرنے اسچیز کا ہے جو عادت مین محال ہو اور کوشش کرنی بیچ دور کرنے مکروہ چیز کے مسلمانون سے اور یہ کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہین اسواسطے کہ اگر فرض عین ہوتا تو اس سے کوئی پیچہے نہ رہتا مین کہتا ہون کہ اسمین نظر ہے اسواسطے کہ سوائے اسکے کچہ نہین کہ خطاب تو اس شخص کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو قادر ہو اور جو عاجز ہو پس وہ معذور ہے یعنے وہ خطاب مین داخل نہین اور خدا نے فرمایا ہے غیر اولے الضرر اور جہاد کے فرض کفایہ ہونے کی دلیلین اسکے سوائے اور ہین اور اسکی بحث وجوب النفیر مین آویگی (فتح)

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا اَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ اَيُّوبُ اَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ

علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم کو جعفر نے لیا تو وہ بھی شہید ہوا پھر
اسکو عبداللہ بن رواحہ نے لیا تو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کیے تو اسکو
خدا نے فتح دی اور فرمایا کہ ہمکو خوش نہین لگتا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے یا فرمایا کہ انکو یعنے شہیدون کو خوش
نہین لگتا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے اور آپکی آنکھون سے آنسو جاری تھی ف اس حدیث کی شرح کتاب المغازی
مین آویگی اور وجہ داخل ہونے اسکی اس باب مین اس قول سے ہے کہ انکو خوش معلوم نہین ہوتا کہ وہ
ہمارے پاس ہوتے یعنے بسبب اسچیز کے کہ دیکھا انہون نے فضیلت شہادت کی سے پس نہین خوش آتا
انکو کہ دنیا کی طرف پلٹ آوین بنیر اسکے کہ دوبارہ شہید ہون اور ساتھ اس تقریر کے حاصل ہوگی تطبیق
درمیان دونو حدیثون باب کے اور دلیل اسچیز کی کہ ذکر کیا مینے استثنا سے وہ حدیث ہے جو انس
سے آیندہ آوے گی کہ نہین کوئی کہ بہشت مین داخل ہو جو دوست رکھے اس بات کو کہ دنیا مین
پھر آوے مگر شہید (فتح) بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔ باب
بیان مین فضیلت اس شخص کے کہ خدا کے راہ مین سواری سے گر کر جاوے تو وہ غازیون سے ہے وَقَوْلِ
اللهِ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ
عَلَى اللهِ وَقَعَ وَجَبَ یعنے اور بیان اس آیت کا کہ جو نکلے اپنے گھر سے ہجرت کر کے طرف خدا اور اسکے رسول
کی پھر اسکو موت پاوے تو اسکی مزدوری اللہ پر واجب ہوئی وقع کے معنے وجب کے ہین یعنے واجب ہوئی
ف یعنے حاصل ہوتا ہے ثواب ساتھ قصد جہاد کے جبکہ نیت خالص ہو پس واقع ہو درمیان قاصد کے
او فعل کے کوئی مانع پس تحقیق قول خدا کا کہ پھر اسکو موت پاوے عام ہے اس سے کہ قتل سے ہو یا
ساتھ گرنے کے چارپائے سے اور سوائے اسکے پس مناسب ہوئی آیت ساتھ ترجمہ باب کے اور طبری نے
روایت کی ہے کہ یہ آیت اتری ایک مرد کے حق مین کہ مسلمان تھا اور مکے مین مقیم تھا یعنے فتح مکہ سے
پہلے پس جب اس نے یہ آیت سنی کہ کیا نہ تھی زمین اللہ کی فراخ پس ہجرت کرتے تم بیچ اسکے تو اس نے
اپنے گھر والون کو کہا اور حالانکہ وہ بیمار تھا کہ مجھکو مدینے کی طرف نکالو تو انہون نے اسکو نکالا پھر
وہ راہ مین مرگیا تو اس وقت یہ آیت اتری (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ ثَنِي اللَّيْثُ
ثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ
قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا
أَضْحَكَكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ
قَالَتْ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا

فاجابها مثلها فقالت ادع الله ان یجعلنی منهم فقال انت من الاولین فخرجت مع زوجها عبادة بن الصامت غازیا اول ما رکب المسلمون البحر مع معاویة فلما انصرفوا من غزوتهم قافلین فنزلوا الشام فقربت الیها دابة لترکبها فصرعتها فماتت

ترجمہ ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے قریب سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگے تو میں نے کہا کہ یا حضرت ص آپ کیوں ہنستے ہیں فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کئے گئے اس دریا سبز میں سوار جیسے بادشاہ تختوں پر تو ام حرام نے کہا کہ یا حضرت ص خدا سے دعا کیجئے کہ خدا مجھکو بھی ان غازیوں میں شریک کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے واسطے دعا کی پھر دوسری بار سوئے پس کیا مانند پہلی بار کے یعنے ہنستے ہوئے جاگے تو ام حرام نے کہا جیسے پہلے کہا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جواب دیا جیسے پہلے دیا تھا تو ام حرام نے کہا کہ آپ دعا کیجئے کہ خدا مجھکو بھی انہیں شریک کرے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو پہلی جماعت سے ہے کہ سبز دریا میں سوار ہونگے تو ام حرام اپنے خاوند عبادہ بن صامت کے ساتھ نکلی اس حال میں کہ وہ جہاد کا ارادہ رکھتا تھا پہلے پہل کہ مسلمان معاویہ کے ساتھ دریا میں سوار ہوئے سو جب وے جہاد سے پھرے اس حال میں کہ پلٹ آنے والے تھے تو شام میں اترے تو چوپایہ ام حرام کے نزدیک کیا گیا تاکہ اسپر سوار ہووے یعنے اور وہ سوار ہوئی تو چوپایہ نے اسکو گرا دیا اور مر گئیں ف اس حدیث کی شرح کتاب الاستیذان میں آویگی اور شاہد ترجمہ کا اس سے یہ قول ہے کہ چوپایہ اسکے نزدیک کیا گیا تاکہ اسپر سوار ہووے تو چوپایہ نے اسکو گرایا تو وہ مر گئی باوجود دعا کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے اسکی کہ تو پہلی جماعت سے ہے اور وے بادشاہوں کی طرح ہیں تختوں پر بہشت میں (فتح) **باب** من ینکب او یطعن فی سبیل الله باب ہے بیان میں اس شخص کے کہ اسکو خدا کے راہ میں مصیبت یا زخم پہنچے **ف** مراد بیان فضیلت اس شخص کی ہے کہ واقع ہووے اسکو یہ خدا کے راہ میں **حدثنا** حفص بن عمر ثنا همام عن اسحاق عن انس قال بعث النبی صلی الله علیه وسلم اقواما من بنی سلیم الی بنی عامر فی سبعین رجلا فلما قدموا قال لهم خالی اتقدمکم فان امنونی حتی ابلغهم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم والا کنتم منی قریبا فتقدم فامنوه فبینما هو یحدثهم عن النبی صلی الله علیه وسلم اذ اومؤا الی رجل منهم فطعنه فانفذه فقال الله اکبر فزت ورب الکعبة ثم مالوا علی بقیة اصحابه فقتلوهم الا رجلا اعرج صعد الجبل قال همام واراه اخر معه فاخبر جبرئیل النبی صلی الله علیه وسلم انهم قد لقوا ربهم فرضی عنهم وارضاهم فکنا نقرأ ان بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا ثم نسخ بعد فدعا علیهم اربعین صباحا علی رعل وذکوان وبنی لحیان وبنی عصیة

اللّٰہَ وَرَسُولَهُ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ستر مرد قاری قوم بنی عامر (عرب کی ایک قوم کا نام ہے) کی طرف بھیجے یعنے واسطے دعوت اسلام کے اور اُنکے ساتھ ام سلیم کا بھائی تھا یعنے انس رضہ کا ماموں سو جب وے اُنکے نزدیک آئے تو میرے ماموں نے اُنکو کہا کہ مین تم سے آگے بڑھ جاتا ہون سو اگر انہون نے مجھے امان دی یہان تک کہ مین اُنکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہونچاؤن تو بہتر نہین تو تم میرے نزدیک رہیو اگر مجھ پر کوئی مصیبت آوے تو میری مدد کریو تو وہ آگے بڑھ گیا سو کافرون نے اُسکو امان دی پس جس حالت مین کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم بیان کرتا تھا تو ناگہان انہون نے اپنے ایک مرد کی طرف اشارہ کیا تو اُس نے اُسکو نیزہ مارا اور اُسکو گذارا یعنے اُسکو ایسا نیزہ مارا کہ اُسکی دوسری طرف سے نکل گیا تو اُس نے کہا اللہ بڑا ہے قسم ہے کعبے کی رب کی مین نے اپنا مطلب پایا پھر کافر لوگ اُسکے باقی ساتھیون کی طرف جھک پڑے تو اُنکو بھی مار ڈالا مگر ایک لنگڑا مرد کہ پہاڑ پر چڑھ گیا ہمام نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ اُسکے ساتھ ایک اور مرد بھی تھا تو جبرئیل نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وے لوگ اپنے رب سے ملے تو خدا اُن سے راضی ہوا اور اُنکو راضی کیا تو ہم قرآن مین پڑھتے تھے کہ ہماری قوم کو یہ پیغام پہونچا دو یہ کہ ہم اپنے رب سے ملے تو وہ ہم سے راضی ہوا اور ہمکو راضی کیا پھر اُسکے بعد یہ آیت منسوخ ہوئی تو چالیس صبحین یعنے چالیس دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنپر بددعا کی یعنے اُن کافرون کے چار قبیلون پر رعل پر اور ذکوان پر اور بنی لحیان پر اور بنی عصیہ پر جنہون نے خدا اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی ف اور جہاد کے آخر مین آویگا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی سلیم کے کئی قبیلون پر بددعا کی اسواسطے کہ اُنہون نے قاریون کو مار ڈالا اور یہ صریح تر ہے مقصود مین (فتح الباری) یہ ستر صحابی تھے اور سب قرآن کے قاری تھے کافرون نے سب کو مار ڈالا مگر ایک آدمی بچ نکلا

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ هُوَ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰہِ مَا لَقِيتِ ترجمہ جندب بن سفیان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعض جنگون مین تھے تو آپ کی انگلی زخمی ہوئی پس ظاہر ہوا اُس سے خون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین تو کچھ مگر انگلی کہ تو نے خون بہایا اور خدا کے راہ مین ہے جس چیز کو تو ملی یعنے درد و تکلیف سے ف یہ حدیث آئندہ آویگی اور اُسمین ہے کہ آپکی انگلی زخمی ہوئی اور یہ موافق ہے واسطے ترجمہ کے اور گویا کہ اُس نے اشارہ کیا ہے طرف حدیث معاذ کی اور اسی باب مین ہے جو ابو داؤد اور حاکم نے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو راہ خدا مین کچھ زخم لگے

اسکا یا اونٹ اسکے خدا کے راہ مین یا اسکو کوئی جانور کاٹے تو وہ شہید ہے (فتح) **باب من یجرح فی سبیل اللہ** باب ہے بیان مین ثواب اس شخص کے کہ خدا کے راہ مین زخمی ہووے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف انا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیمۃ واللون لون الدم والریح ریح المسک **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہین زخمی ہوتا کوئی خدا کے راہ مین اور خدا خوب جانتا ہے جو اسکے راہ مین زخمی ہوتا ہے مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور حالانکہ اسکا رنگ خون کا ہوگا اور اسکی خوشبو مشک کی خوشبو ہوگی **ف** کتاب الطہارت مین پہلے گذر چکا ہے کہ ہوگا زخم دن قیامت کے اپنی شکل پر جبکہ زخم کیا گیا خون سے جوش مارتا ہوگا اور اصحاب سنن نے روایت کی ہے کہ جو خدا کے راہ مین زخمی ہو یا کسی چیز کے لگنے سے اسکے عضو سے خون جاری ہو تو آویگا قیامت کو دن اس حال مین کہ خون جوش مارتا ہوگا اسکا رنگ زعفران کا ہوگا اور اسکی خوشبو مشک کی ہوگی اور اس زیادتی سے معلوم ہوا کہ صفت مذکورہ شہید کے ساتھ خاص نہین بلکہ وہ حاصل ہے واسطے ہر شخص کے کہ زخمی ہو اور احتمال ہے کہ ہو مراد ساتھ اس زخم کے وہ زخم کہ اسکے سبب سے آدمی مر جاوے پہلے درست ہونے اسکے کے نہ وہ جو دنیا مین تندرست ہو جاوے پس تحقیق اثر زخم کا اور خون بہنے کا دور ہو جاتا ہے اور نہین نفی کرتا یہ کہ ہو واسطے اسکی فضیلت فی الجملہ لیکن ظاہر یہ ہے کہ جو قیامت کے دن آویگا اور اسکا زخم خون سے جوش مارتا ہوگا وہ وہ شخص ہے جو دنیا سے جدا ہوا اور اسکا زخم بدستور جاری تہا اور علما نے کہا کہ حکمت بیچ اٹہانے اسکے کی اس حال مین یہ ہے کہ ہو لئے کے ساتھ گواہ ساتھ فضیلت اسکی کے ساتھ خرچ کرنے اسکے کی اپنی جان کو خدا کی بندگی مین اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کی اسپر کہ شہید اپنے خون اور کپڑون مین دفن کیا جاوے اور نہ دور کیا جاوے اس سے خون ساتھ غسل وغیرہ کے تا کہ آوے قیامت کے دن جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف کی ہے اور اسمین نظر ہے اس واسطے کہ نہین لازم آتا دنیا مین خون کے دہونے سے یہ کہ اس حال سے اٹہایا جاوے اور بے پرواہ کرتا ہے استدلال سے واسطے ترک غسل شہید کے اس حدیث مین قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احد کے شہیدون مین کہ لپیٹو اور ڈالو ان کو ساتھ خونون انکے جیسے کہ اسکا بیان بسط کے ساتھ آئندہ آویگا (فتح) **باب قول اللہ عز وجل قل ہل تربصون بنا الا احدی الحسنیین والحرب سجال** باب ہے بیان مین اس آیت

ہے کہ نہین انتظار کرتے تم ہمارے حق مین مگر دو نیکیون مین سے ایک یعنے فتح یا شہادت اور لڑائی ڈول ہین کبھی کوئی غالب اور کبھی کوئی غالب ف سورۂ برات کی تفسیر مین آوے گا کہ مراد ساتھ حسنیین کے فتح ہے یا شہادت اور ساتھ اسکے ظاہر ہوگی مناسبت قول بخاری کی بعد اسکے کہ لڑائی باری باری سے ہے پس اگر مسلمان غالب ہونگے تو انکی فتح ہوگی اور اگر کافر غالب ہونگے تو مسلمانون کے واسطے شہادت ہوگی (فتح) حدثنا یحیی بن بکیر ثنا اللیث ثنی یونس عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ ان ابا سفیان بن حرب اخبرہ ان ہرقل قال لہ سألتک کیف کان قتالکم ایاہ فزعمت ان الحرب سجال ودول وکذلک الرسل تبتلی ثم تکون لہم العاقبۃ ترجمہ ابو سفیان سے روایت ہے کہ ہرقل نے اسکو کہا کہ مین نے تجھ سے پوچھا کہ تمہارے لڑائی کا اسکے ساتھ کیا حال ہے تو تو نے کہا کہ لڑائی ڈول ہین یعنے کبھی وہ غالب ہوتا ہے اور کبھی یہ غالب ہوتے ہین سو یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ پہلے انکی آزمایش ہوتی ہے پھر انجام کو انکے واسطے آرام ہوتا ہے یعنے فتح نصیب ہوتی ہے ف یہ ہرقل کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے پوری حدیث کتاب کے ابتدا مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ لڑائی ڈول ہین اور ابن منیر نے کہا کہ تحقیق یہ ہے کہ نہین بیان کی اس نے حدیث ہرقل کی مگر واسطے قول اسکے کے کہ یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ اول انکی آزمایش ہوتی ہے پھر انجام کو انکو فتح نصیب ہوتی ہے اور ساتھ اسکے ثابت ہوگی یہ بات کہ انکے واسطے دو نیکیون سے ایک ہی اگر وے غالب ہون تو انکے واسطے دنیا ہی ہے اور عاقبت بھی اور اگر انکا دشمن غالب ہوا تو رسولون کے واسطے انجام کو بہتری ہے یعنے عاقبت مین اور یہ قول پہلی تقریر کی نفی کو مستلزم نہین اور اسکے معارض نہین بلکہ ظاہر یہ ہے کہ پہلی تقریر اولے ہے اسواسطے کہ وہ نقل ابی سفیان کی سے ہے جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سے روایت کی ہے اور یہ دوسری پس وہ ہرقل کے قول سے ہے جو اسنے اپنی کتابوں سے سیکھی تھی (فتح) باب قول اللہ عز وجل من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ الآیۃ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا

باب ہے بیان مین اس آیت کی کہ مسلمانون مین بعضے وہ مرد ہین جنہون نے سچ کر دکھایا جس پر اللہ سے عہد کیا تھا تو انمین سے بعض وہ ہین جو اپنا ذمہ پورا کر چکے اور بعضے وہ ہین جو انکی انتظار کرتے ہین اور نہین بدلا انہون نے کچھ یعنے اپنے عہد کو نہ بدلا ف مراد ساتھ معاہدہ مذکور کے وہ ہے جسکا ذکر پہلے گذر چکا ہے اس آیت مین ولقد کانوا عاھدوا اللہ من قبل لا یولون الادبار اور یہ سب پہلے پہل احد کی طرف نکلے تھے اور یہ قول ابن اسحاق کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد وہ عہد ہے جو عقبہ کی رات انصار سے

واقع ہوا تہا جبکہ انہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اسپر کہ آپ کو جگہ دین اور آپ کی مدد
کرین اور پہلی تقریر اولے ہے اور یہ جو فرمایا کہ بعضے انمین سے وہ ہین جنہون نے اپنی نحب پوری کی تو مراد
یہ ہے کہ بعض انین سے مرگئے اور اصل نحب کے معنے نذر کے ہین اور جب کہ ہر جاندار چیز کے واسطے موت
ضرور ہے تو گویا کہ وہ نذر لازم ہے واسطے اُسکے پس جب مرگیا تو اُس نے اپنی نذر پوری کی اور
مراد اسجگہ وہ شخص ہے جو اپنے عہد پر مرگیا واسطے مقابل ہونے اُسکے ساتہ اُس شخص کے جو اسکی انتظار
کرتا ہے ختم حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ
أَنَسًا ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ ثَنَا زِيَادٌ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ
الْمُشْرِكِينَ لَئِنِ اللهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَ
انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ
إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا
سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ فَقَالَ سَعْدٌ فَمَا
اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ
أَوْ طَعْنَةً بِالرُّمْحِ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ وَقَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ
أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي
أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ أَنَّ
أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوا
بِالْأَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ
لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ میرا چچا انس بن نضر جنگ بدر مین حاضر نہوا
تو یہ بات اسپر گران گذری تو اُس نے کہا کہ یا حضرت غائب ہوا مین پہلی لڑائی سے جو آپ نے کافرون
سے کی یعنے مین افسوس کرتا ہون کہ مین پہلی ہی لڑائی مین آپ کے ساتہ حاضر نہین ہوا قسم ہے خدا کی
کہ اگر خدا نے مجہکو کافرون کی لڑائی مین حاضر کیا تو البتہ خدا دیکہیگا جو مین کرونگا یعنے لڑائی مین نہایت
مبالغہ کرونگا اور بہاگونگا نہین سو جب جنگ احد کا دن ہوا تو مسلمان ننگے ہوے یعنے شکست کہائی
انس بن نضر نے کہا کہ الٰہی مین عذر کرتا ہون طرف تیری اُس چیز سے کہ انہون نے

یعنی اپنے ساتھیون کو مراد رکہتا ہون یعنے مسلمانون کے بہاگنے سے اور بری ہوتا ہون طرف تیری اس چیز سے کہ اُنہون نے کی یعنے مین کافرون کے کام سے بیزار ہون پہر میرا چچا انس بن نضر آگے بڑہے اور سامنے آیا اس کو سعد بن معاذ تو میرے چچا نے کہا کہ اے سعد مین بہشت چاہتا ہون قسم ہے رب نضر (اپنے باپ) کی بیشک مین بہشت کی بو پاتا ہون نزدیک احد کے تو سعد نے کہا کہ یا حضرت ص جو انس نے کیا ہے وہ مجہ سے نہین ہو سکتا یعنے لشکر سے آگے بڑہ کر کافرون سے لڑنا اور اُنکے مقابلے مین صبر کرنا انس بن مالک نے کہا سو ہمنے اُسکے بدن مین کچہ اوپر اسّی زخم پائے تلوار کا زخم یا نیزہ کا زخم یا تیر کا زخم اور ہمنے اُسکو پایا اور حالانکہ وہ قتل کیا گیا تہا اور کافرون نے اُسکے کان ناک وغیرہ کاٹ ڈالے تہے تو اُسکو مقتولون مین کسی نے نہ پہچانا مگر اُسکی بہن نے اُسکے پورون سے انس نے کہا کہ ہم گمان کرتے تہے کہ یہ آیت اُتری اُسکے حق مین اور اُسکی مانند ون کے حق مین کہ مسلمانون مین سے کئی مرد ہین جنہون نے سچ کر دکہایا جسپر اللہ سے عہد کیا تہا آخر آیت تک اور انس نے کہا کہ انس بن نضر کی بہن نے اور اسکا نام ربیع تہا ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو انس بن نضر نے کہا کہ یا حضرت قسم ہے اُسکی جسنے آپکو حق کے ساتہ بہیجا کہ اسکا دانت نہ توڑا جائیگا تو اس عورت کے وارث دیت کی ساتہ راضی ہوئے اور قصاص کو چہوڑ دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ کے بعضے بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین خدا کے بہروسے پر تو خدا اُنکی قسم کو سچا کر دے ف بدر کو پہلا جنگ اسواسطے کہا کہ وہ پہلا جنگ ہے جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود نکلے تہے اور اس سے پہلے اور بہی جنگ ہوئے تہے لیکن خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین نکلے تہے اور یہ جو اُس نے کہا کہ مین بہشت کی خوشبو پاتا ہون تو احتمال ہے کہ حقیقی خوشبو ہو اور احتمال ہے کہ بہشت کی خوشبو پائی ہو یا اُس نے کوئی پاک خوشبو پائی ہو کہ اُسکی خوشبو نے اُسکو بہشت کی خوشبو یاد دلائی ہو اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اُس نے اپنے ذہن مین بہشت کو حاضر کیا جو شہید کے واسطے تیار کی گئی ہے تو اُس نے تصور کیا کہ وہ اسی جگہ مین ہے جہان وہ لڑتا ہے تو معنے یہ ہونگے کہ بہشت اس جگہ مین حاصل ہوگی تو وہ اُسکو واسطے مشتاق ہوا اور انس بن نضر کے قصے مین کئی فائدے ہین جو از بذل نفس کا جہاد مین اور فضل وفا عہد کا اگرچہ نفس پر دشوار ہو یہان تک کہ پہنچے طرف ہلاک کرنے اُسکو کی اور یہ کہ طلب کرنا شہادت کا جہاد مین نہین شامل ہے اُسکو نہی ڈالنے نفس کے سے طرف ہلاکت کی اور اسمین فضیلت ظاہرہ ہے واسطے انس بن نضر کے اور بیان ہے اُس چیز کا کہ تہے اُسپر اصحاب صحت ایمان سے اور کثرت تقوی اور ورع سے اور قوت یقین سے (فتح) حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری ح وحدثنا اسمعیل ثنی اخی عن سلیمان اراہ عن محمد بن ابی عتیق عن ابن شہاب عن خارجۃ بن زید ان زید بن ثابت قال نسخت الصحف فی المصاحف ففقدت ایۃ من الاحزاب کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہا فلم اجدہا الا

مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نے ورقوں کو قرآنوں میں نقل کیا تو ہم نے سورہ احزاب کی ایک آیت گم کی کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا کہ اسکو پڑھتے تھے تو ہم نے اسکو نہ پایا مگر پاس خزیمہ انصاری کے جسکی گواہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مردوں کی گواہی کے برابر ٹھہرائی تھی اور وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ کہ مسلمانوں میں کئی مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا انہوں نے جسپر قول کیا تھا اللہ سے تمام ہوئی۔ بَابُ عَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْقِتَالِ جہاد سے پہلے نیک عمل کرنے کا بیان وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّمَا تُقَاتِلُوْنَ بِاَعْمَالِكُمْ یعنے ابو درداء نے کہا کہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہ تم اپنے عملوں سے لڑتے ہو یعنے نیک عمل کرو کہ انکو کافروں کی لڑائی میں دخل ہے اور تمکو اس سے تقویت ہوتی ہے اور لڑائی میں مدد پہونچتی ہے وَقَوْلُهٗ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ اے ایمان والو کیوں کہتے ہو منہ سے جو نہیں کرتے بڑی بیزاری ہے اللہ کی یہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو اللہ چاہتا ہے انکو جو لڑتے ہیں اسکے راہ میں قطار باندھ کر جیسے وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا ترجمہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس نے لوہے سے اپنا منہ ڈھکا ہوا تھا یعنے خود آہنی پہنکر لڑنے کے واسطے تیار ہو کر آیا تو اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کافروں سے لڑوں یا مسلمان ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے مسلمان ہو پھر کافروں سے لڑ تو وہ مسلمان ہوا پھر کافروں سے لڑا پس شہید ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے عمل تھوڑا کیا اور ثواب بہت لیا ف اور ایک روایت میں ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ خبر دو مجھکو اس مرد سے کہ بہشت میں داخل ہوا اور اس نے نماز نہ پڑھی پھر کہا کہ وہ عمرو بن ثابت ہے اور ابن اسحاق نے اسکا قصہ مغازی میں اس طور سے بیان کیا ہے کہ وہ اسلام سے انکار کیا کرتا تھا پھر جب جنگ احد کا دن ہوا تو اسکو ظاہر ہوا تو اس نے تلوار لی یہاں تک کہ قوم میں آیا اور انمیں داخل ہوا اور لڑنے لگا یہاں تک کہ زخمی ہو کر گرا تو اسکی قوم نے اسکو معرکے میں پایا تو انہوں نے کہا کہ تو یہاں کیوں آیا ہے کیا اپنی قوم کی حمایت کے واسطے یا اسلام کی رغبت سے

تو اس نے کہا کہ میں اسلام کی رغبت سے آیا ہوں میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ لڑا یہان تک کہ پہونچی
مجھ کو وہ چیز کہ پہونچی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بہشتی ہے اور باب کی حدیث کی اگلی
تطبیق اس طور سے ہے کہ اس نے پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اگر مشورہ لیا تہا پہر مسلمان ہو کر لڑا
اور ابن منیر نے کہا کہ مناسبت ترجمہ کی اور آیت کی ساتھ حدیث کے ظاہر ہے اور بیچ مناسبت آیت کے
واسطے ترجمہ کے خفا ہے اور گویا کہ وہ اس جہت سے ہے کہ خدا نے عتاب کیا ہے اُس پر جو کہے کہ میں نیک کام
کرونگا اور نہ کرے اور صفت کی اُس پر جو قول کو پورا کرے اور لڑنے کے وقت ثابت رہے بہاگے نہیں یا اس
جہت سے ہے کہ خدا نے انکار کیا اُس شخص پر جو لڑائی سے پہلے ناپسند بات کہو پس کہو لا گیا عیب کہ اُس
نے خلاف کیا پس مفہوم اسکا ثابت ہونا فضل کا ہے بیچ مقدم کرنے صدق کے اور قصد صحیح کے اوپر
وفا کے اور یہ اصلح اعمال سے ہے اور میری رائے میں یہ دوسری توجیہ اظہر ہے اور کرمانی نے
کہا کہ مقصود آیت سے اس ترجمہ میں قول اُسکا بیچ آخر آیت کے ہے کہ جیسے دیوار میں سیسہ پلائی اسواسطے
کہ لڑائی میں صف باندہنی عمل صالح ہے لڑائی کے پہلے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبہی تہوڑے عمل سے
بہی بہت اجر حاصل ہوتا ہے اللہ کے فضل اور احسان سے (فتح) **بَابٌ** مَنْ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ
فَقَتَلَهُ اگر کسی کو تیر غرب لگ جائے یعنے اُسکے پہینکنے والا معلوم نہ ہو اور اُسکو مار ڈالے تو اُسکا کیا حکم ہے **حَدَّثَنَا**
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ
اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي
الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا
جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ام ربیع براء
کی بیٹی اور وہ ماں ہے حارثہ بن سراقہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو اس نے کہا کہ یا حضرت
کیا آپ مجہ سے حارثہ کا حال بیان نہیں فرماتے اور حارثہ جنگ بدر کے دن شہید ہوا تہا اسکو تیر غرب لگا
تہا یعنے ناگہان پس اگر وہ بہشت میں ہے تو میں اُسکے غم میں صبر کرون اور اگر بہشت کے سوا کہیں اور
ہو تو محنت کر کے اسکو رولون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں حال تو یون ہے
کہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں اور مقرر تیرا بیٹا پہونچا ہے اونچے بہشت میں یعنے یہ نہ سمجہنا کہ وہ بہشت فقط
ایک ہی ہے بلکہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں ایک سو ایک اعلے اور تیرا بیٹا فردوس اعلے میں ہے جو
سب سے عمدہ ہے **ف** غرب اُس تیر کو کہتے ہیں جسکا مارنے والا معلوم نہ ہو یا معلوم ہو کہ کدہر سے آیا یا

مارنے والے سے بے قصد آیا ہو اس سے معلوم ہوا کہ جسکو تیر غرب لگے اسکو بہت ہی بڑا ثواب ہے **باب**
مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو تو اسکے واسطے کیا ثواب
ہے یا اسکا جواب محذوف ہے یعنے پس وہی معتبر ہے **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ فَمَنْ فِيْ
سَبِيْلِ اللهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری
رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ یا حضرت ایک مرد غنیمت کے واسطے
لڑتا ہے کہ لوٹ کا مال پاوے اور ایک مرد ذکر کے واسطے لڑتا ہے کہ لوگوں میں مذکور ہو اور شجاعت کے ساتھ مشہور
ہو اور ایک مرد لڑتا ہے کہ اسکا رتبہ دیکھا جاوے یعنے لوگوں کو دکھانے کے واسطے لڑتا ہے تا کہ لوگ اسکی بہادری
دیکھیں (اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک مرد اپنی قوم کی حمایت کے واسطے لڑتا ہے اور ایک
اپنے غصے کے واسطے لڑتا ہے تو حاصل ان روایتوں سے یہ ہے کہ لڑنا پانچ چیزوں کے سبب سے واقع
ہوتا ہے طلب غنیمت کے واسطے اور اظہار شجاعت اور ریا کے واسطے اور حمیت کے واسطے اور غصے کے واسطے
اور ہر ایک کو ان میں سے شامل ہے مدح اور ذم پس اسی واسطے نہ حاصل ہوا جواب ساتھ اثبات کے اور نہ
ساتھ نفی کے) تو کون ہے خدا کے راہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا
کا بول بالا ہو وہ خدا کے راہ کا غازی ہے یعنے جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کے راہ
میں ہے **ف** مراد ساتھ کلمۃ اللہ کے دعوت اللہ کی ہے طرف اسلام کی اور احتمال ہے کہ ہو مراد کہ تحقیق
نہیں ہوتا ہے خدا کے راہ میں مگر وہ شخص کہ ہو سبب لڑنے اسکے کا طلب کرنا اس بات کا کہ خدا کا بول
بالا ہو فقط اس معنے سے کہ اگر کوئی سبب اسباب مذکورہ سے اسکے ساتھ ملا وے تو اسکے واسطے مخل ہو
اور احتمال ہے کہ نہ مخل ہو جبکہ حاصل ہو ضمن میں نہ بطور اصل اور مقصود کے اور ساتھ اسی کے تصریح
کی طبری نے پس کہا اس نے کہ جب ہو اصل باعث وہی اول ہے یعنے خدا کا بول بالا ہونا تو نہیں
ضرر کرتا اسکو جو کچھ کہ عارض ہو واسطے اسکے بعد اسکے اور یہی قول ہے جمہور کا لیکن ابو داود نے
ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ یا حضرت
بھلا بتلاؤ تو کہ اگر کوئی مرد جہاد کرے تلاش کرتا ہوا اجر اور ذکر کو یعنے تا کہ لوگوں میں اسکا نام ہو تو کیا اسکے
واسطے کچھ ثواب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں تو اس نے یہ بات تین بار دوہرائی ہر بار
یہی فرماتے تھے کہ اسکے واسطے کچھ نہیں پھر فرمایا کہ اللہ نہیں قبول کرتا عمل کو مگر جو اسکے واسطے خالص ہو

اور اسکے ساتہ خدا کی رضامندی چاہے اور ممکن ہے یہ کہ عمل کیا جاوے اُس شخص کے حق مین جو دو نو کے
واسطے اکٹہا قصد کرے ایک صد پس نہ مخالف ہو گا مرجح کو اور لایعنے جسکی نیت ابتدا مین خدا کے بول
بالا کرنے کے واسطے غالب ہو اور اُسکے سوائے مغلوب ہو تو اُسکا کچہ ڈر نہین پس ہونگے مرتبے پانچ یہ کہ دو نو
چیزون کے واسطے اکٹہا قصد کرے یا صرف ایک ہی کا قصد کرے یا ایک کا قصد کرے اور دوسرا اُسکے ضمن مین حاصل
ہو پس گناہ یہ ہے کہ خدا کے دین بلند کرنے کے سوائے کوئی اور چیز قصد کرے پس کبہی حاصل ہوتا ہے
اعلا اُسکے ضمن مین اور کبہی نہین ہوتا اور اُسکے تلے دو مرتبے داخل ہوتے ہین اور یہ وہ چیز ہے جسپر ابو موسیٰ
کی حدیث دلالت کرتی ہے اور اگر دو نو چیزون کا قصد کرے تو وہ بھی منع ہے لیکن پہلے سے کم اور
اُسپر ابو امامہ کی حدیث دلالت کرتی ہے اور مطلوب یہ ہے کہ صرف اعلا کا قصد کرے اور کبہی حاصل ہوتا ہے
غیر اعلا کا اور کبہی نہین ہوتا تو اسمین بہی دو مرتبے ہین ابو جمرہ نے کہا کہ محققون کا یہ مذہب ہے کہ جب
اول قصد خدا کے دین بلند کرنے کا ہو تو نہین ضرر کرتا اُسکو جو اُسکے بعد اُسکے ساتہ ملے اور ابو داؤد
مین ایک حدیث ہی جو دلالت کرتی ہے کہ اگر باعث اصلی اعلا ہو تو دخول غیر اعلا کا ضمناً
نہین قدح کرتا اعلا مین اور بیچ جواب دینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اُس چیز کے کہ مذکور ہوئی نہایت
بلاغت اور ایجاز ہے اور وہ جوامع الکلم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ہے اس واسطے کہ اگر اُسکو
جواب دیتے کہ جو چیز مذکور ہوئی ہے وہ خدا کے راہ مین نہین ہے تو احتمال تہا کہ اُسکے سوائے ہر چیز خدا کے
راہ مین ہوتی اور حالانکہ اسطرح نہین پس پہری طرف لفظ جامع کے کہ پہری ساتہ اُسکے جواب سے
ماہیت قتال کی سے طرف حال مقاتل کے پس یہ لفظ شامل ہے جواب کو اور زیادتی کو اور احتمال ہے کہ
ہو ضمیر بیچ قول آپکے فہو راجع طرف قتال کی جو قاتل کے ضمن مین ہے یعنے پس لڑنا اُسکا لڑنا خدا کے
راہ مین ہے اور شامل ہے طلب اعلا کلمۃ اللہ کی اور پر طلب رضامندی اُسکی کے اور طلب ثواب اُسکے
کے اور طلب پہیلانے دشمنون اُسکے کے اور یہ کل امر آپس مین لازم ہین اور حاصل اُس چیز سے کہ مذکور ہوئی یہ ہے
کہ لڑنا منشا اُسکا قوت عقلی ہے اور قوت غضبی اور قوت شہوانی اور نہین ہوتی اللہ کے راہ مین مگر پہلے
اور اس حدیث مین بیان ہے اسباب کا کہ سوائے اُسکے کچہ نہین کہ عملون کا ثواب نیت صالح سے ہے اور یہ کہ
جو فضیلت غازی کے حق مین وارد ہوئی ہے وہ خاص ہے ساتہ اُس شخص کے کہ مذکور ہوا اور اسمین جواز
سوال کا ہے علت سے اور مقدم ہونا علم کا عمل پر اور اسمین مذمت ہے حرص کرنے کی دنیا پر اور پر لڑنے
کے واسطے حصے نفس کے غیر طاعت مین (فتح) **بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ** جسکی
دو نو قدم خدا کے راہ مین گرد آلود ہون یعنے اُسکے واسطے کیا ثواب ہے **وَقَوْلِ اللّٰهِ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ** کہ کہ

قولہ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ یعنے نہ چاہیے مدینے والون کو اور جو اُنکے گرد گنوار ہین کہ رہجاوین رسول اللہ کے ساتھ سے اور نہ یہ کہ اپنی جان کو چاہین زیادہ اُسکی جان سے یہ اسواسطے کہ نہ کہین پیاس کھینچتے ہین اور نہ منت اور نہ بہوک اللہ کے راہ مین اور نہ پاون پہیرتے کہین جس سے خفا ہون کافر اور نہ چہینتے ہین دشمن سے کچہ چیز مگر کہ لکھا جاتا ہے واسطے اُنکے ساتھ اُسکے نیک عمل تحقیق اللہ نہین کہوتا حق نیکوکارون کا **ف** ابن بطال نے کہا کہ مناسبت آیت کی واسطے ترجمہ کے یہ ہے کہ خدا نے اس آیت مین فرمایا ہے کہ نہین پہیرتے پاؤن کہین جس سے کافر خفا ہون الخ نیز آیت مین ہے کہ مگر اُنکے واسطے نیک عمل لکھا جاتا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نیک عمل کو تفسیر کیا کہ جو اُسکے ساتھ عمل کرے اُسکو آگ نہ پہونچے گی اور فی سبیل اللہ سے مراد تمام بندگیان ہین انتہی اور یہ اسی طرح ہے جسطرح کہ اُس نے کہا لیکن متبادر اطلاق کے وقت فی سبیل اللہ کے لفظ سے جہاد ہے اور تحقیق وارد کیا ہے اُسکو بخاری نے بیچ فضیلت چلنے کے طرف جمعہ کی واسطے استعمال کرنے لفظ کے اپنے عموم مین اور لفظ اُسکے اُسجگہ یہ ہے کہ حرام کریگا اُسکو اللہ آگ پر اور ابن منیر نے کہا کہ مطابقت آیت کی اس جہت سے ہے کہ خدا نے اُنکو اُنکی قوموں پر ثواب دیا اگرچہ وہ لڑائی کے ساتھ مباشر نہ ہوئے اور اسی طرح دلالت کرتی ہے حدیث کہ جسکے پاؤن خدا کے راہ مین گرد آلودہ ہون خدا اُسکو آگ پر حرام کر ڈالے گا برابر ہے کہ لڑائی کے ساتھ مباشر ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور تمام مناسبت سے ہے یہ بات کہ پاؤن کا پہیرنا متضمن ہے شی کو جو مؤثر ہے بیچ غبار آلودہ کرنے پاؤن کے خاصکر اُس وقت مین انتہی

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنِيْ عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْسٍ اِسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ ترجمہ عبد الرحمن بن جبیر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین گرد آلودہ ہوتے دونو پاؤن کسی بندی کے اللہ کے راہ مین پہر پہونچے اُسکو آگ **ف** اور معنے یہ ہین کہ آگ کا پہونچنا دور ہوتا ہے ساتھ موجود ہونے گرد مذکور کے اور اسمین اشارہ ہے طرف عظیم ہونے قدر تصرف کی اللہ کے راہ مین اور جبکہ محض غبار کے پہونچنے پر آگ حرام ہو جاتی ہے تو کیا حال ہے اُس شخص کا جو کوشش کرے اور اپنی قوت خرچ کرے اور واسطے اس حدیث کی کئی شواہد ہین بعضے انمین سے وہ چیز ہے جو طبرانی نے ابو درداء رضہ سے روایت کی ہے کہ جسکے پاؤن خدا کے راہ مین گرد آلودہ ہون دور کرتا ہے اُسکو اللہ آگ سے ہزار برس کی راہ واسطے سوار جلد باز کے **بَابُ** مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ الرَّاْسِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اللہ کے راہ مین سر سے

گرد کا پونچھنا ف ابن منیر نے کہا کہ بخاری نے یہ باب اور اس سے پچھلا باب اسواسطے باندھا ہے کہ دفع کرے وہم کراہت غسل غبار کے کو اور پونچھنے اسکے کو واسطے ہونے اسکے کے جہاد کی نشانیوں سے جیسا کہ مکروہ جانا ہے بعض سلف نے پونچھنے کو بعد وضو کے میں کہتا ہوں کہ فرق دونو کے درمیان اس جہت سے ہے کہ طہارت شرع میں مطلوب ہے اور گرد جہاد کا اثر ہے اور جب جہاد گذر جاوے تو نہیں ہیں کوئی معنے واسطے باقی رکھنے اثر اسکے کے اور ایسے ہی وضو پس مقصود ساتھ اسکے نماز ہے پس مستحب ہے باقی رکھنا اثر اسکے کا یہاں تک کہ مقصود حاصل ہو تو دونو مسئلوں میں فرق ظاہر ہے (فتح) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهٗ وَلِعَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ائْتِیَا اَبَا سَعِیْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِیْثِهٖ فَاَتَیْنَاهُ وَهُوَ وَاَخُوْهُ فِیْ حَائِطٍ لَّهُمَا یَسْقِیَانِهٖ فَلَمَّا رَاٰنَا جَاءَ فَاحْتَبٰی وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ یَنْقُلُ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَاْسِهِ الْغُبَارَ فَقَالَ وَیْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ وَیَدْعُوْنَهٗ اِلَی النَّارِ ترجمہ عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے اسکو اور علی بن عبداللہ کو کہا کہ تم دونو ابو سعیدؓ کے پاس جاؤ اور اسکی حدیث سنو تو ہم اسکے پاس آئے اور حالانکہ ابو سعید اور اسکا بھائی اپنے احاطے والے باغ میں تھے باغ کو پانی سینچتے تھے سو جب ابو سعیدؓ نے ہمکو دیکھا تو آئے اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے پس کہا اس نے کہ ہم مسجد کی اینٹیں لیجاتے تھے ایک ایک اینٹ اور عمار دو دو اینٹیں لیجاتے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے پاس گذرے اور اسکے سر سے گرد پونچھی اور فرمایا کہ عمار کے واسطے خرابی ہونا ہے کہ اسکو باغی گروہ قتل کریگا عمار انکو خدا کی طرف بلاویگا اور وے اسکو آگ کی طرف بلاوینگے ف اس حدیث کی پوری شرح نماز کے ابتدا میں گذر چکی ہے اور مراد اس جگہ یہ قول اسکا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے پاس آئے اور اس کے سر سے گرد پونچھی (فتح) یعنے پس معلوم ہوا کہ جہاد کے غبار سر سے پونچھنی درست ہے بَابُ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ باب ہے بیان میں نہانے کے بعد لڑائی کے اور غبار کے ف اسکی توجیہ پہلے باب میں گذر چکی ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرَئِیْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ قَالَ هٰهُنَا وَاَوْمَا اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ خندق کے دن پہرسے اور ہتھیار رکھے اور غسل کیا تو آپکے پاس جبرئیل آئے اور حالانکہ اُنکے سر کو گرد نے احاطہ کیا تھا یعنے اُنکے سر مین گرد بیٹھی تھی تو اُس نے کہا کہ آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور قسم ہے اللہ کی مینے تو ہتھیار نہین اوتارے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس طرف یعنے کس طرف جاتے ہو جبرئیل نے کہا کہ اسجگہ اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا یعنے اس طرف چلو کہ وہ یہودی تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف نکلے اِس حدیث کی شرح مغازی مین آوے گی اس سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے بعد نہانا درست ہو **باب** فَضْلِ قَوْلِ اللّٰہِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ باب ہی بیان مین فضیلت اُس شخص کے جسکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی کہ تو نہ گمان کر جو لوگ ماری گئے خدا کے راہ مین مُردے بلکہ وے زندہ ہین انپے رب کے پاس روزی دیے جاتے ہین خوشی کرتے ہین ساتھ اُس چیز کے جو دی اُنکو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہین اُنکی طرف سے جو ابھی نہین پہونچے اُنمین اُس قول تک کہ خدا نہین ضائع کرتا اجر نیکوکارون کا ۔

حدثنا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الَّذِیْنَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَۃَ ثَلٰثِیْنَ غَدَاۃً عَلٰی رِعْلٍ وَّ ذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنَسٌ اُنْزِلَ فِی الَّذِیْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَۃَ قُرْاٰنٌ قَرَاْنَاہُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْہُ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی اُن لوگون پر جنہون نے اصحاب بیرمعونہ کو مار ڈالا تھا چالیس صبحین رعل پر اور ذکوان پر اور عصیہ پر جنہون نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی انس رضہ نے کہا کہ جو لوگ بیر معونہ مین ماری گئی تہی اُنکے حق مین قرآن اُترا جو ہم پڑہا کرتے تہے پہر اسکے بعد منسوخ ہوا اور وہ قرآن یہ ہے کہ ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہونچا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے سو وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اوس سے راضی ہوئے **ف** یہ حدیث مختصر ہے اور پوری حدیث کتاب المغازی مین آوے گی اور اشارہ کیا ہے ساتھ وارد کرنے آیت کے طرف اس چیز کی کہ اسکے بعض طریقون مین وارد ہوئی ہے جیسا کہ ہم اسکو ذکر کرینگے نزدیک قول اسکے کہ اُنکے حق مین یہ آیت اُتری کہ ہماری قوم کو پہونچا دو الخ پہر یہ آیت منسوخ ہوئی اور یہ آیت اُتری کہ نہ گمان کر انکو جو خدا کے راہ مین ماری گئے مردے الخ (فتح) اور معونہ ایک جگہ کا نام ہے وہان ایک کنوان ہے اسجگہ ستر قاری صحابی مارے گئے تھے جنکا ذکر گذر چکا ہے **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ اِصْطَبَحَ نَاسٌ اَلْخَمْرَ یَوْمَ

اُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَاءَ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن صبح کو کچھ لوگون نے شراب پی پہر شہید ہوئے ف مغازی مین آویگا کہ جابر کا باپ بھی انہین مین تہا ابن منیر نے کہا کہ مطابقت اسکی سات ترجمہ کے مشکل ہے مگر یہ کہ ہو مراد انکی کہ جو شراب انہون نے اس دن پی تہی اس نے انکو ضرر نہ کیا اسواسطے کہ خدا نے انکی مرنے کے بعد انکی تعریف کی اور انسے غم اور خوف دور کیا اور یہ اسواسطے ہوا کہ شراب اس دن مباح تہی مین کہتا ہون کہ ممکن ہے کہ وارد کیا ہو اسکو واسطے اشارت کی طرف ایک قول کی اقوال سے جو آیت مترجم بہا کے نزول مین وارد ہین اسواسطے کہ ترمذی نے نیز جابر رض سے روایت کی ہے کہ خدا نے جب جابر کے والد سے کلام کیا اور اس نے دنیا کی طرف پلٹ آنے کی آرزو کی پہر اس نے کہا کہ اے میرے رب میرے پچھلون کو پیغام پہونچا دے تو خدا نے یہ آیت اتاری وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا

باب ظِلِّ الْمَلٰئِكَةِ عَلَى الشَّهِيْدِ باب ہے بیان مین سایہ کرنے فرشتون کے شہید پر **حدثنا** صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جِيْءَ بِاَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهٖ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهٖ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيْلَ ابْنَةُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ فَلِمَ تَبْكِيْ اَوْ لَا تَبْكِيْ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ اَفِيْهِ حَتّٰى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَهٗ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے کہ میرا باپ لایا گیا یعنے جنگ احد کے دن اور حالانکہ وہ مثلہ کیا گیا تہا یعنے کافرون نے اسکی ناک وکان وغیرہ کاٹ ڈالے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا تو مین اسکا منہ کہولنے لگا تو میری قوم نے مجھکو منع کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلانے والی عورت کی آواز سنی لوگون نے کہا کہ وہ عمرو کی بیٹی یا اسکی بہن ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون روتی ہے یا فرمایا رو نہین کہ ہمیشہ فرشتے اسکو اپنے پرون پر سایہ کئے رہے یعنے شہید پر بظاہر جتنی ذلت گذری خدا کے نزدیک اتنی ہی اسکی عزت ہوتی ہے - امام بخاری نے کہا کہ مینے صدقہ اپنے استاد سے کہا کہ کیا اس حدیث مین رفع کا لفظ بہی ہے یعنے یہانتک کہ اسکی لاش اٹہائی گئی تو اسنے کہا کہ اکثر اوقات اسکو ابن عیینہ نے کہا ہے ف یہ حدیث ترجمہ مین ظاہر ہے اور اسکی شرح کتاب الجنائز مین گذر چکی ہے

باب تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا باب ہے بیان مین آرزو کرنے غازی کے یہ کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا غُنْدَرٌ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَدٌ يَّدْخُلُ

الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وله ما علی الارض من شیء الا الشهید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامة ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نہین کہ بہشت مین داخل ہو دوست رکھے اس بات کو کہ دنیا کی طرف پلٹ آوے اور حالانکہ اسکو تمام دنیا ملے مگر شہید کہ وہ آرزو کرے گا کہ دنیا مین پھر پلٹ آوے اور خدا کے راہ مین مارا جاوے دس بار بسبب اُس چیز کے کہ دیکھتا ہے عمدہ درجہ شہادت کا **ف** اور یہ حدیث آرزو کے ساتھ بھی وارد ہو چکی ہے جیسا کہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتی آدمی کو لایا جاوے گا تو خدا کہے گا کہ اے آدم کے بیٹے تو نے اپنا گھر کیسا پایا تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب بہت عمدہ جگہ تو خدا فرماویگا کہ مانگ جو چاہے اور آرزو کر تو وہ کہیگا کہ مین کچھ نہین مانگتا اور کچھ تمنا نہین کرتا مین تجھ سے یہی مانگتا ہون کہ تو مجھ کو دنیا مین پھر بھیجے اور مین دس بار تیرے راہ مین مارا جاؤن شہادت کا عمدہ درجہ دیکھ کر روایت کی یہ حدیث نسائی وغیرہ نے اور مسلم مین ہے کہ خدا شہیدون پر مطلع ہوگا تو فرماوے گا کہ کیا تمکو کسی چیز کی خواہش ہے تو وہ کہین گے کہ ہم یہی چاہتے ہین کہ تو ہمکو زندہ کرے یہان تک کہ ہم تیرے راہ مین دوبارہ مارے جاوین اور ترمذی مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو فرمایا کہ کیا مین تجھ کو خبر نہ دون کہ اللہ نے تیرے باپ کو کیا کہا خدا نے فرمایا کہ اے بندے میرے مجھ سے مانگ جو چاہے اور آرزو کر تو اُس نے کہا کہ اے رب مجھکو زندہ کر کہ مین تیرے راہ مین دوبارہ مارا جاؤن تو خدا تعالے نے فرمایا کہ یہ بات مجھ سے پہلے گذر چکی ہے کہ وہ پھر نکلے نہین (فتح) **باب الجنة تحت بارقة السیوف**

بہشت تلوارون کی چمک کے تلے ہے **ف** یہ اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے اور کبھی بارقہ کہا جاتا ہے اور مراد اُس سے نفس تلوار ہوتی ہے پس ہوگی اضافت بیانی اور تحقیق وارد کیا ہے ساتھ لفظ تحت ظلال السیوف کے اور گویا کہ اس نے اشارہ کیا ہے ساتھ ترجمہ کے طرف حدیث عمار ابن یاسر کے کہ بہشت تلوارون کی چمک کے تلے ہے اور ابن منیر نے کہا کہ شاید بخاری کی مراد یہ ہے کہ جب تلوارین چمکنے والی ہین تو انکا سایہ بھی ہوگا قرطبی نے کہا کہ یہ کلام جامع ہے اور نفیس ہے متضمن ہے شامل ہے اوپر کئی قسم بلاغت کے ساتھ اختصار اور شیرینی لفظ کے پس تحقیق اس نے فائدہ دیا ہے اوپر رغبت جہاد کے اور خبر دینے کی ساتھ ثواب کے اوپر اسکے اور رغبت دلانے کے اوپر نزدیک ہونے دشمن کے (فتح) وقال المغیرة بن شعبة اخبرنا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من قتل منا صار الی الجنة یعنی مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ ہماری نبی نے ہمکو خبر دی کہ جو ہم سے مارا گیا وہ بہشت کی طرف پھرا

فقال عمر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الیس قتلانا فی الجنۃ وقتلاھم فی النار قال بلی
یعنے اور عمر فاروق رضہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا نہین مقتول ہمارے بہشت مین اور مقتول
کافرون کے دوزخ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیون نہین ف یہ حدیث پوری پہلے گذر چکی
ہے اور مغازی مین آویگی حدثنا عبد اللہ بن محمد ثنا معویۃ بن عمرو ثنا ابو اسحاق
عن موسی بن عقبۃ عن سالم ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ وکان کاتبہ قال کتب الیہ
عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واعلموا ان الجنۃ تحت
ظلال السیوف تابعہ الاویسی عن ابن ابی الزناد عن موسی بن عقبۃ ترجمہ عبد اللہ بن
ابی اوفے رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جان لو کہ بہشت تلوارون کے سایہ کے
نیچے ہی ف یہ حدیث پوری اور اسکی شرح آیندہ آویگی ف مہلب نے کہا کہ ان حدیثون مین ہے کہ جائز
ہو یہ بات کہنی کہ مسلمانون کے مقتول بہشت مین ہین لیکن بطور اجمال کے نہ بطور تعیین کے (فتح) باب
من طلب الولد للجہاد جو جہاد کے واسطے اولاد چاہے ف یعنے نیت کرے وقت صحبت
کے حاصل ہونے اولاد کی تاکہ اللہ کے راہ مین جہاد کرے پس حاصل ہوگا واسطے اسکے ساتھ اسکے اجر اگرچہ یہ
بات واقع نہ ہو (فتح) وقال اللیث ثنی جعفر بن ربیعۃ عن عبد الرحمن بن ھرمز قال
سمعت ابا ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال سلیمان بن داود
لاطوفن اللیلۃ علی مائۃ امرأۃ او تسع وتسعین کلھن تاتی بفارس یجاھد فی سبیل اللہ
فقال لہ صاحبہ قل ان شاء اللہ فلم یقل ان شاء اللہ فلم تحمل منھن الا امرأۃ واحدۃ
جاءت بشق رجل والذی نفس محمد بیدہ لو قال ان شاء اللہ لجاھدوا فی
سبیل اللہ فرسانا اجمعون ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سلیمان بن داود نے کہا کہ البتہ مین آج کی رات سو عورت پر گھومونگا یعنے انسے صحبت کرونگا
یا کہ نناوین عورت پر ہر ایک انمین سے ایک بچہ جنے گی جو سوار ہو کر خدا کے راہ مین جہاد کرے گا تو
اسکے ساتھی نے اسکو کہا کہ انشاء اللہ کہو تو سلیمان نے انشاء اللہ نہ کہا تو نہ حاملہ ہوئی انمین سے مگر ایک
عورت کہ آدھا بچہ لائی قسم ہے اس ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر سلیمان انشاء اللہ کہتے تو البتہ
وہ کل خدا کے راہ مین سوار ہو کر جہاد کرتے ف اس حدیث کی شرح کتاب الایمان مین آویگی باب
الشجاعۃ فی الحرب والجبن لڑائی مین بہادری اور بزدلی کرنی یعنے مدح دلیری کی اور مذمت بزدلی کی
حدثنا احمد بن عبد الملک بن واقد ثنا حماد بن زید عن ثابت عن انس قال

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلٰى فَرَسٍ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں مین زیادہ تر بہتر تھے اور سب لوگوں مین زیادہ تر دلاور تھے اور سب لوگوں سے زیادہ تر بخشش کرنے والے تھے اور البتہ ایک بار مدینے والے دشمن سے ڈرے او حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہو کر لوگوں سے آگے نکل گئے اور فرمایا کہ ہمنے تو اس گھوڑے کا قدم دریا پایا یعنے نہایت تیز قدم **ف** اس حدیث سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال شجاعت معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت کی دلیل ہے اور اسکی شرح آیندہ آوے گی **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب عن الزهری اخبرنی عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم ان محمد بن جبیر قال اخبرنی جبیر بن مطعم انه بینما هو یسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه الناس مقفله من حنین فعلقت الاعراب یسئلونه حتی اضطروه الی سمرة فخطفت رداءه فوقف النبی صلی الله علیه وسلم فقال اعطونی ردائی لو کان لی عدد هذه العضاه نعما لقسمته بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا **ترجمہ** جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا تھا اور آپکے ساتھ لوگ تھے وقت پلٹنے آپکے کے حنین سے تو راہ مین گنوار لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لپٹے اور آپ سے مانگنے لگے یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک درخت کی طرف دبایا تو آپ کی چادر اُتاری گئی یعنے آپ کی چادر گنواروں نے اُتار لی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے اور فرمایا کہ مجھکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے شمار برابر اونٹ ہوتے تو مین سب تم کو بانٹ دیتا پھر تم مجھکو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے **ف** اور غرض اس حدیث سے یہان یہ قول ہے کہ پھر تم مجھکو بخیل اور نامرد نہ پاتے (فتح) **باب** ما يتعوذ من الجبن نامردی سے پناہ مانگنے کا بیان **حدثنا** موسى بن اسماعيل ثنا ابو عوانة ثنا عبد الملك بن عمير سمعت عمرو بن ميمون الاودي قال كان سعد يعلم بنيه هؤلاء الكلمات كما يعلم المعلم الغلمان الكتابة ويقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ منهن دبر الصلوة اللهم اني اعوذ بك من الجبن واعوذ بك ان ارد الى ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنيا واعوذ بك من عذاب القبر فحدثت به مصعبا فصدقه ترجمہ عمرو بن میمونؓ سے روایت ہے کہ سعد اپنے بیٹوں کو یہ کلمے سکھایا کرتے تھے جیسے کہ معلم لڑکوں کو

سکھانا ہے اور کہتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کلموں سے پناہ مانگا کرتے تھے پیچھے نماز کے وہ کلمے یہ ہیں الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں بُری اور نکمی عمر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے تو میں نے یہ حدیث مصعب سے بیان کی تو اس نے انکی تصدیق کی ف ایک روایت میں ہے کہ جنکو سعد اپنی اولاد سے یہ دعا سکھاتے تھے وہ چودہ مرد تھے اور شاید بنین تہیں حدثنا مُسَدَّدٌ ثنا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِیْ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور نامردی اور بڑہاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ف انکی شرح بہی دعوات میں آوے گی اور فرق عجز اور کسل میں یہ ہے کہ کسل ترک کرنا چیز کا ہے ساتھ قدرت کے اسکے شروع کرنے میں اور عجز نہ قادر ہونا ہے **باب** مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهٖ فِی الْحَرْبِ قَالَهٗ اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ جو بیان کرے اپنا حاضر ہونا لڑائی میں یعنے یہ جائز ہے ریا نہیں روایت کیا ہے اسکو ابو عثمان رض نے سعد سے ف یہ اشارہ ہے طرف الحدیث کی جو مغازی میں سعد سے آوے گی کہ اس نے کہا کہ پہلے پہل خدا کے راہ میں مجھکو تیر لگا اور طرف انکی جو طلحہ کی فضیلت میں آیندہ آوے گی ابی عثمان رض سے کہ نہ باقی رہا ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جن دنوں میں آپنے لڑائی کی تہی سوای طلحہ اور سعد کے دو نوں نے یہ حدیث ابو عثمان رض سے بیان کی رفتی حدثنا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ ثنا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَسَعْدًا وَّالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ یُحَدِّثُ عَنْ یَّوْمِ اُحُدٍ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں طلحہ اور سعد اور مقداد اور عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ رہا تو میں نے انہیں سے کسی کو نہ سنا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتا ہو مگر ہاں میں نے طلحہ سے سنا کہ حدیث بیان کرتا تھا جنگ احد کے دن سے ف ابن بطال نے کہا کہ اکثر اصحاب کبار نہیں حدیث بیان کرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے واسطے خوف زیادتی اور نقصان کے اور ایسے حدیث بیان کرنا طلحہ کا پس وہ جائز ہے جبکہ ریا اور خود پسندی سے امن ہو اور استحباب کی طرف ترقی کرتا ہے جبکہ ہو جگہ جو پیروی کرے ساتھ

فعل اسکے کے **باب** وُجُوْبِ النَّفِيْرِ باب ہی بیان مین واجب ہونے نفیر کے **ف** یعنی کافرون کی لڑائی کی طرف نکلنا (فتح) وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ یعنی اور بیان ہے اُس چیز کا کہ واجب ہی جہاد اور نیت سے **ف** یعنے اور بیان قدر واجب کا جہاد سے اور شروع ہونا نیت کا بیچ اسکے اور واسطے لوگون کے جہاد مین دو حال ہین ایک حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ایک بعد آپکے پس یہ پہلا حال پس پہلے پہل جو جہاد شروع ہوا ہے تو بعد ہجرت نبوی کے ہوا ہے اتفاقاً یعنے جہاد بعد ہجرت کو مشروع ہوا پہر بعد اُسکے مشروع ہوا تو کیا فرض عین تہا یا فرض کفایہ یہ دو قول مشہور مین واسطے علماء کے اور یہ دونو شافعی کے مذہب مین ہین اور ماوردی نے کہا کہ مہاجرین پر فرض عین تھا اور اُنکے سوائے اور لوگون پر فرض نہین تہا اور تائید کرتا ہے اسکی واجب ہونا ہجرت کا پہلے فتح کے بیچ حق ہر مسلمان کے طرف مدینے کی واسطے مدد اسلام کے اور سُہیلی نے کہا کہ صرف انصار پر فرض عین تہا اور دن پر نہ تہا اور تائید کرتا ہے اسکی بیعت کرنا اُنکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رات عقبہ کی اسپر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جگہ دین اور آپ کی مدد کرین تو دونو کے قول سے ثابت ہوتا ہی کہ جہاد مہاجرین اور انصار پر فرض عین تہا اور اُنکے غیر کے حق مین فرض کفایہ تہا اور باوجود اسکے پس نہین بیچ حق دونو گروہ کے عموم پر بلکہ انصار کے حق مین تو اُس وقت فرض تہا جب کہ کوئی رات کو مدینے پر آپڑے اور مہاجرین کے حق مین جبکہ کسی کافرون کی لڑائی کا ابتداءً ارادہ ہو اور تائید کرتی ہے اسکی جو واقع ہوا ہے بدر کے قصے مین پس وہ مانند صریح کی ہے بیچ اسکے اور بعضے کہتے ہین کہ فرض عین تہا اُس جنگ مین جسمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود نکلتے تہے سوائے اُسکے جسمین نہ نکلتے تھے اور تحقیق یہ ہے کہ جہاد فرض اُس شخص کے حق مین تہا جسکے حق مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معین کر دیا تہا اگرچہ نہ نکلے اور دوسرا حال بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس وہ فرض کفایہ ہے مشہور قول پر مگر یہ کہ اسکی طرف حاجت بلاوے مانند اسکی کہ پڑے اُن پر دشمن اور متعین ہوتا ہے اسپر جس کو امام معین کرے اور ادا ہوتا ہے فرض کفایہ ساتھ فعل اُسکے کے سال مین ایک بار نزدیک جمہور کے اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ جزیہ اُسکے بدلے واجب ہوتا ہے اور نہین واجب ہوتا جزیہ ایک سال مین زیادہ ایک بار سے اتفاقاً تو چاہیے کہ اُسکا بدل بہی اسیطرح ہو اور بعضے کہتے ہین کہ واجب ہے جب ممکن ہو اور قدرت ہو اور یہ قوی ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہی کہ بدستور رہا جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تہا یہان تک کہ بڑے بڑے شہر فتح ہوئے اور زمین کے کنارون مین اسلام پہیلا پہر ہر طرف اُس چیز کی کہ اُسکا ذکر پہلے ہو چکا

ہے اور نیز تحقیق یہ ہے کہ جنس جہاد کفار کی متعین ہے ہر مسلمان پر یا تو اپنے ہاتھ سے اور اپنی زبان سے اور یا اپنے مال سے اور یا اپنے دل سے (فتح) وَقَوْلِهِ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ یعنی اور خدا نے فرمایا کہ نکلو ہلکے اور بوجھل اور لڑو اپنے مال اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے اگر کچھ مال ہوتا نزدیک اور سفر ہلکا تو تیرے ساتھ چلتے اس قول تک کہ اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں **ف** یہ آیت پیچھے ہے یعنے ترتیب قرآنی میں اُس آیت سے جو اُسکے بعد ہے اور امر اسمین مقید ہے ساتھ قبل اپنے کے سو اسطے کہ خدا نے عتاب کیا ان مسلمانوں پر جو پیچھے رہتے ہیں حکم نفیر کے پہر اسکے پیچھے یہ فرمایا کہ نکلو ہلکے اور بوجھل اور گویا کہ بخاری نے مقدم کیا ہے امر کی آیت کو عتاب کی آیت پر واسطے عام ہونے اسکے کے اور طبری نے ابو ضحی سے روایت کی ہے کہ سورہ برات میں پہلے یہ آیت اتری کہ نکلو ہلکے اور بوجھل اور بعضے اصحاب نے اس امر سے عموم سمجھا پس نہ پیچھے رہتے تھے کسی جہاد سے یہان تک کہ مر گئے اور انہین ابو ایوب انصاری اور مقداد وغیرہ ہین اور معنے خِفَافًا وَثِقَالًا کے یہ ہین کہ خواہ تیار ہو یا نہ تیار ہو خوش ہو یا نہ خوش اور بعضے کہتے ہین کہ سوار ہون یا پیادے (فتح) وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ إِلَّا قَلِيْلٌ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ اے ایمان والو کیا ہوا ہے تمکو جب تم کو کہا جاوے کہ کوچ کرو اللہ کے راہ مین تو ڈہے جاتے ہو زمین پر کیا ریجہے ہو دنیا کی زندگی پر آخرت چھوڑ کر سو کچھ نہین دنیا کا برتنا آخرت کے حساب مین مگر تھوڑا **ف** طبری نے کہا کہ جائز ہے کہ ہو آیت الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما یعنے اگر نہ نکلوگے تو تمکو دیگا دکھ کی مار خاص ساتھ اُس شخص کے جسکا نکلنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چاہین تو وہ باز رہے اور حسن بصری اور عکرمہ سے روایت ہے کہ وہ منسوخ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ مخصوص ہے منسوخ نہین (فتح) وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ سَرَايَا مُتَفَرِّقِيْنَ یعنے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت فانفروا ثبات کے معنے یہ ہین کہ نکلو اور کوچ کرو جدا جدا لشکر ہو کر وَيُقَالُ وَاحِدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ یعنے اور کہا جاتا ہے کہ ثبات کا واحد ثبۃ ہے یعنے ثبات جمع کا صیغہ ہے **ف** یعنے نکلو لشکر بعد لشکر کے یا نکلو سب اکٹھے اور بعضے گمان کرتے ہین کہ وہ ناسخ ہے واسطے اس آیت کے کہ نکلو ہلکے یا بوجھل اور تحقیق یہ ہے کہ یہ منسوخ نہین بلکہ رجوع ہے دونو آیتوں مین طرف امام کی ہے اور حاجت اسکی کی (فتح)

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا يَحْيٰى ثَنَا سُفْيَانُ ثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا **ترجمہ** ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہین ہجرت بعد فتح کے ولیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم بلائے جاؤ یعنے جہاد کے لئے تو نکلو۔ **ف** خطابی نے کہا کہ اول اسلام مین ہجرت فرض تھی اس شخص پر جو مسلمان ہو واسطے کم ہونے مسلمانون کے مدینے مین اور محتاج ہونے انکے طرف اجماع کی سو جب خدا نے مکے کو فتح کیا تو داخل ہوئے لوگ خدا کے دین مین فوج فوج تو مدینے کی طرف ہجرت کرنے کی فرضیت موقوف ہوئی اور باقی رہا فرض ہونا جہاد کا اور نیت کا اس شخص پر جو قائم ہو ساتھ اسکے یا اسپر دشمن اترے اور نیز تھی حکمت بیچ واجب ہونے ہجرت کی اس شخص پر جو مسلمان ہوتا کہ سلامت رہے کافرون کی ایذا سے اس واسطے کہ تحقیق وہ عذاب کرتے تھے اس شخص کو جو ہمین مسلمان ہوتا یہان تک کہ اپنے دین سے پلٹ جاوے اور انکے حق مین یہ آیت اتری إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ الآية یعنے جن لوگون کی جان کہینچتے ہین فرشتے اس حال مین کہ وہ برا کر رہے ہین اپنا کہتے ہین تم کس بات مین تھے وہ کہتے ہین ہم تھے مغلوب اس ملک مین کہتے ہین کہ کیا نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ کہ وطن چھوڑ جاؤ وہان الآیۃ اور اس ہجرت کا حکم باقی ہے اس شخص کے حق مین جو دار الکفر مین مسلمان ہوا اور اس سے نکلنے پر قادر ہو اور نسائی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین قبول کرتا اللہ مشرک سے کوئی عمل بعد اسکے کہ مسلمان ہو یا کافرون سے جدا ہووے اور ابوداؤد مین ہے کہ فرمایا کہ مین بیزار ہون ہر مسلمان سے کہ کافرون کے درمیان ٹہیرے اور یہ اسکے حق مین محمول ہے جسکو اپنے دین پر امن نہو اور یہ جو کہا کہ لیکن جہاد اور نیت ہے تو طیبی وغیرہ نے کہا کہ اسکے معنے یہ ہین کہ تحقیق ہجرت یعنے وطن چھوڑ کر مدینے مین جانا فرض عین تہا وہ موقوف ہوا لیکن وطن چھوڑنا بسبب جہاد کے باقی ہے اور اسی طرح وطن چھوڑنا بسبب نیت صالح کے مانند بہاگنے کی دار الکفر سے یا نکلنے کی واسطے طلب علم کے اور بہاگنے کی ساتھ دین کے فتنے سے اور نیت کے ان تمام چیزون مین اور نووی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ تحقیق جو نیکی کہ ہجرت موقوف ہونے کے ساتھ موقوف ہوئی ہے ممکن ہے حاصل کرنا اسکا ساتھ جہاد کے اور نیت صالح کے اور جب حکم کرے تمکو امام ساتھ نکلنے کی طرف جہاد کی اور مانند اسکی کی نیک عملون سے تو اسکی طرف نکلو اور ابن عربی نے کہا کہ ہجرت وہ نکلنا ہے دار الحرب سے طرف دار الاسلام کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین فرض تھی اور آپ کے بعد بھی بدستور رہی جو اپنی جان پر خوف کرے اور جو بالکل موقوف ہوگئی ہے وہ قصد کرنا طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے جس جگہ کہ ہون اور اس حدیث مین بشارت ہے

لیکہ ہمیشہ دارالاسلام رہیگا اور یہ کہ واجب ہی نکلنا طرف جہاد کی اُس شخص پر جسکو امام معین کرے اور یہ کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ابن ابی جمرہ نے کہا جسکا حاصل یہ ہے کہ ممکن ہے اشارہ حدیث کا سالک کی احوال پر اسطرح کہ اول اسکو حکم کیا جاوے کہ اپنی مرغوب چیزون سے ہجرت کرے یہان تک کہ اسکو واسطے فتح حاصل ہو پس جب نہ حاصل ہو واسطے اُسکے فتح تو حکم کیا جاوے ساتھ جہاد کے اور وہ جہاد نفس و شیطان کا ہے ساتھ نیت صالح کے (فتح) **بَابُ** اَلْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ باب ہی بیان مین کافر کے کہ مسلمان کو مار ڈالے پھر اُسکے بعد وہ مسلمان ہو جاوے پس درست کرے اسلام کو بعد قتل کے یعنے دین مین استقامت حاصل کرے اور استقامت پر زندہ رہے پھر خدا کے راہ مین مارا جاوے **ف** ابن منیر نے کہا کہ ترجمہ مین فیسدد ہے یعنے استقامت حاصل کرے اور حدیث مین ہے کہ پس شہید ہووے تو گویا کہ اُس نے تنبیہ کی ہے ساتھ اسکے اسپر کہ شہادت تو صرف اسواسطے ذکر کی گئی ہے کہ تا تنبیہ کرے اوپر وجہون تسدید کے اور یہ کہ ہر تسدید اسی طرح ہے اگرچہ شہادت افضل ہے لیکن بہشت مین داخل ہونا شہید کے ساتھ خاص نہین پس ٹہیرایا بخاری نے ترجمہ کو مانند شرح کی واسطے معنے حدیث کی (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ہنستا ہے یعنے راضی ہوتا ہے دو شخصون سے کہ ایک دوسرے کو قتل کرے اور وہ دونو بہشت مین داخل ہون یہ ایک خدا کے راہ مین لڑتا ہے پس مارا جاتا ہے اور بہشت مین داخل ہوتا ہے پھر خدا قاتل کی توبہ قبول کرتا ہے پھر شہید ہوتا ہے پس داخل ہوتا ہے بہشت مین **ف** خطابی نے کہا کہ جو ہنسی بندون کو خوشی کے وقت عارض ہوتی ہے وہ خدائے تعالے پر جائز نہین اور سوا اسکے نہین کہ یہ مثال بیان کی گئی ہے واسطے اس فعل کے جو اترتا ہے بیچ جگہ اعجاب کے نزدیک بشر کے پس اُسکو دیکھتے مین تو ہنستے ہین اور معنے اسکے خبر دینا ہے رضامندی اللہ کی سے ساتھ فعل ایک اُنکی کے اور قبول کرنے اُسکے کے واسطے دوسرے کی اور بدلہ دینا ان دونو کو اُنکے فعل پر ساتھ بہشت کے باوجود مختلف ہونے حال اُن دونو کی اور تحقیق تاویل کی ہے بخاری نے ہنسی کی دوسری جگہ مین اوپر معنے رحمت کو اور وہ قریب ہی اور تاویل کرنی اسکی ساتھ معنے رضا کے قریب تر ہے پس تحقیق ضحک دلالت کرتا ہے رضا اور قبول پر اور ابن جوزی نے کہا کہ اکثر سلف ایسی صفات کی تاویل سے باز رہتے ہین اور

فتح الباری مین ہے ایسی تصرفات سے احتراز لازم ہے ۱۲ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۱۲ (ابو محمد عفی عنہ)

دیکہتے ہین اسکو جیسے کہ وارد ہوا اور سزاوار یہ ہے کہ ایسی صفتون مین امرار کی رعایت رکہی جاوے اور یہہ اعتقاد رکہے کہ خدا کی صفتین مخلوق کی صفتون کی مانند نہین اور معنے امرار کے یہ ہین کہ اسکی مراد کو نہ جانے باوجود اعتقاد پاک کرنے کے مین کہتا ہون کہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد ساتہ ضحک کی متوجہ ہونا ساتہ رضامندی کی ہے متعدی کرنا اسکا ساتہ الے کے کہ مراد اس سے توجہ اور رضا ہے اور یہ جو کہا کہ دو نو بہشت مین داخل ہوتے ہین تو ابن عبد البر نے کہا کہ معنے اس حدیث کی اہل علم کے نزدیک یہ ہین کہ پہلا قاتل کافر تہا مین کہتا ہون کہ یہی ہے جسکو بخاری نے ترجمہ مین استنباط کیا ہے ولیکن نہین ہے کوئی مانع یہ کہ ہو پہلا قاتل مسلمان واسطے عموم قول آپکے کے کہ پہر توبہ کرتا ہے اللہ قاتل پر جیسے کہ قتل کرے مسلمان مسلمان کو جان بوجہ کر بغیر شبہ کے پہر قاتل توبہ کرے اور خدا کے راہ مین شہید ہووے اور سوائے اسکے نہین کہ ایسے شخص کے دخول کو وہ شخص منع کرتا ہے جسکا مذہب یہ ہے کہ جو مسلمان کو جان بوجہ کر مار ڈالے اسکی توبہ قبول نہین اور اسکی بحث تفسیر سورہ نساء مین آوے گی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور پہلی وجہ کو تائید کرتی ہے یہ حدیث جو ہمام سے روایت ہے کہ پہر خدا دوسرے کی توبہ قبول کرتا ہے اور اسکو اسلام کی طرف راہ دکہاتا ہے اور زیادہ تر صریح یہ روایت ہے جو کہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا گیا کہ کسطرح ہے یہ بات یا حضرتؐ فرمایا کہ دو نو مین سے ایک کافر تہا پس مار ڈالے دوسرے کو پہر مسلمان ہووے پس جہاد کرے پہر قتل کیا جاوے اور ہمام کی روایت مین اتنا زیادہ ہے پہر ہدایت کرے اسکو طرف اسلام کی پہر خدا کے راہ مین جہاد کرے پس شہید ہووے۔ ابن عبد البر نے کہا کہ اس حدیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ جو خدا کے راہ مین مارا جاوے پس وہ بہشت مین ہے (فتح) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ثَنَا سُفْيٰنُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عَنْبَسَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْهِمْ لِيْ فَقَالَ بَعْضُ بَنِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُوْمِ ضَاْنٍ يَنْعٰى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّيْ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ اَسْهَمَ لَهُ اَوْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنِيْهِ السَّعِيْدِيُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعِيْدِيُّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہے بعد اسکے کہ مسلمانون نے اسکو فتح کیا تو مین نے کہا کہ یا حضرت مال غنیمت سے مجہکو بہی حصہ دیجئے تو سعید بن عاص کے بعضے بیٹون نے یعنے ابان بن سعید نے

کہا کہ یا حضرت اسکو حصہ نہ دیجیے تو ابو ہریرہ نے کہا کہ یہ ابن قوقل کا قاتل ہے یعنے جنگ بدر کے دن
یہ کافرون کے ساتھ تھا اور اُس نے ابن قوقل صحابی کو قتل کیا تھا تو ابان بن سعید نے کہا کہ عجب ہے واسطے
اِس حیوان کے یعنے ابو ہریرہ کے کہ اترا ہمپر قدوم ضان پہاڑ کے راہ سے عیب کرتا ہے مجھپر ایک مرد
مسلمان کے قتل کرنے کا خدا نے اسکو میرے ہاتھ سے بزرگی دی یعنے میرے سبب سے شہادت کے درجے
کو پہنچا اور مجھکو اُسکے ہاتھ مین ذلیل نہ کیا راوی نے کہا مین نہین جانتا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
ابو ہریرہ کو حصہ دیا یا نہ دیا ف ایک روایت مین ہے کہ نعمان بن قوقل نے جنگ احد کے دن کہا کہ
الٰہی مین تجھکو قسم دیتا ہون کہ نہ غروب ہو آفتاب یہان تک کہ مین بہشت مین داخل ہون تو وہ اسی
دن شہید ہوگیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے اُسکو بہشت مین دیکھا اور باقی شرح
اس حدیث کی آیندہ آویگی اور مراد اس حدیث سے یہ قول ہے کہ خدا نے اُسکو میرے ہاتھ سے بزرگ کیا
اور مجھکو اُسکے ہاتھ سے ذلیل نہ کیا اور مراد اسکی یہ ہے کہ نعمان ابان کے ہاتھ سے شہید ہوا پس بزرگ کیا اُسکو
خدا نے ساتھ شہادت کے اور نہ قتل ہوا ابان اپنے کفر پر کہ آگ مین داخل ہوتا اور یہی مراد ہے ساتھ اہانت
کے بلکہ ابان اسکے بعد زندہ رہا یہان تک کہ اُس نے توبہ کی اور مسلمان ہوا اور تھا اسلام اسکا بعد صلح
حدیبیہ کے قبل خیبر کے اور یہ بات اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہی اور حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اسکو اُسپر برقرار رکھا اور یہی موافق ہے واسطے اس چیز کے کہ شامل ہے اُسکو ترجمہ اور یہ جو
راوی نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو حصہ دیا یا نہین تو ایک روایت مین
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو فرمایا کہ اے ابان بیٹھ جا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
ابو ہریرہ کو حصہ نہ دیا اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے اُس شخص نے جو کہتا ہے کہ جو لڑائی سے فراغت ہونے کے
بعد حاضر ہو وہ نہین شریک ہوتا ساتھ اُس شخص کے جو اُسمین حاضر ہوا اگرچہ اُنکی مدد کو نکلا ہو اور یہ قول جمہور
کا ہے اور کوفیون کا یہ مذہب ہے کہ وہ بھی اُنکے ساتھ شریک ہوتا ہے اور جواب دیا ہے اُنکی طرف سے طحاوی نے
ساتھ اس طور کے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ آدمی نجد کی طرف بھیجے تھے پہلے اس سے کہ شروع ہون
بیچ سامان جنگ خیبر کے پس اسی واسطے اُنکو حصہ نہ دیا اور اسپر جو کوئی لشکر کے ساتھ نکلنے کا ارادہ کرے اور اُسکو
کوئی مانع روک دے تو اسکو حصہ دیا جاوے جیسے کہ حصہ دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان وغیرہ کو جو
جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے تھے لیکن انہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلنے کا ارادہ کیا تھا تو ایک
شرعی مانع نے اُنکو اُس سے روکا (فتح) باب مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ جو جہاد کو روزے پر اختیار
کرے یعنے تاکہ ضعیف کر ڈالے اُسکو روزہ لڑنے سے اور نہین منع ہے یہ واسطے اُس شخص کے

کہ معلوم ہووے یہ کہ اسکو نقصان نہین کرتا (فتح) **حدثنا** آدم ثنا شعبة ثنا ثابت البنانی
سمعت انس بن مالک قال کان ابو طلحة لا یصوم علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم
من اجل الغزو فلما قبض النبی صلی الله علیه وسلم لم اره یفطر الا یوم فطر او
اضحی **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ ابو طلحہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین روزہ نفل نہ رکھا
کرتے تھے واسطے جہاد کے یعنے واسطے نگاہ رکھنے قوت کے جہاد کے لیے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
انتقال ہوا تو مینے اسکو نہین دیکھا کہ روزہ کھولتا ہو مگر دن عید فطر اور قربانی کے **ف** یعنے ان دونو
مین روزہ نہ رکھتا تھا اور مراد ساتھ یوم الاضحے کے وہ دن ہے جسمین قربانی کرنی جائز ہے پس
داخل ہونگے تینون دن تشریق کے اور اس قصے مین اشعار ہے ساتھ اسکے کہ ابو طلحہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد جنگ کے ملازم نہ تھے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس نے جنگ نہین کیا
اور سوائے اسکے نہین کہ ابو طلحہ نے نفلی روزہ جہاد کے واسطے چھوڑ دیا تھا تو اس خوف سے کہ اسکو لڑنے سے
ضعیف نہ کر ڈالے باوجودیکہ اس نے اپنی اخیر عمر مین پھر جہاد کی طرف رجوع کیا پس حاکم نے روایت کی
ہے کہ وہ جہاد کے واسطے جہاز مین سوار ہوا سو مرگیا تو لوگون نے اسکو سات دن کے بعد دفنایا اور اسکی
لاش بگڑی نہین تھی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو طلحہ صیام الدہر یعنے ہمیشہ روزے کے ساتھ
کچھہ ڈر نہ دیکھتے تھے یعنے ہمیشہ کے روزے کو جائز سمجھتے تھے (فتح) **باب** الشهادة سبع سوی القتل
شہادت سات قسم ہے سوای مقتول ہونے کے **ف** اسمین اختلاف ہے کہ شہید کو شہید کیون کہتے ہین
نضر بن شمیل نے کہا اسواسطے کہ وہ زندہ ہے پس گویا کہ انکی روح شاہد ہے یعنے حاضر ہے اور ابن انباری نے
کہا اسواسطے کہ اللہ اور اسکے فرشتے گواہی دیتے ہین واسطے اسکے ساتھ بہشت کے اور بعضے کہتے ہین
اسواسطے کہ حاضر کی جاتی ہے نکلنے روح اسکے کے وہ چیز کہ تیار کی گئی ہے واسطے کرامت اور
بزرگی سے اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ گواہی دیجاتی ہے واسطے اسکو ساتھ امان کے آگ سے اور بعضے
کہتے ہین اسواسطے کہ اسپر گواہ ہے ساتھ ہونے اسکے کے شہید اور بعض کہتے ہین اسواسطے کہ نہین حاضر ہوتے
اس کے پاس وقت مرنے اس کے کے مگر فرشتے رحمت کے اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ وہ گواہی دیگا قیامت کے دن
ساتھ پہونچانے رسولون کے اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ گواہی دیتے ہین واسطے اسکے فرشتے ساتھ نیک ہونے خاتمہ
کی اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ پیغمبر گواہی دینگے واسطے اسکے ساتھ حسن اتباع کے واسطے انکی اور بعضے کہتے ہین کہ اسواسطے کہ خدا گواہی
دیتا ہے واسطے اسکے ساتھ نیک نیت کے اور اخلاص اسکے کے اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ فرشتے جان نکلنے
کے وقت اسکے پاس حاضر ہوتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مشاہدہ کرتا ہے ملکوت کو دنیا کے گھر سے

اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ گواہی دی گئی ہے واسطے اُسکے ساتھ امان کے آگ سے اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ علامت شاہد ہی ساتھ اسکے کہ اُس نے نجات پائی اور اُنمین سے بعضے چیزین خاص ہین ساتھ اُس شخص کے جو خدا کے راہ مین مارا جاوے اور بعضے اُنمین سے عام ہین اُسکے غیر کو اور بعضے مین نزاع ہے اور یہ ترجمہ حدیث کا لفظ ہے روایت کیا ہے اُسکو مالک نے جابر بن عتیک کی روایت سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت کی بیمار پرسی کو آئے پس ذکر کی ساری حدیث اور اُسمین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے درمیان شہید کسکو گنتے ہو اصحابؓ نے کہا کہ جو خدا کے راہ مین مارا جاوے اور اُسمین یہ بھی ہے کہ شہید سات قسم ہین سوائے قتل کے جو خدا کے راہ مین ہو پس ابوہریرہؓ کی حدیث پر اتنا زیادہ ذکر کیا کہ جو آگ مین جل کر مر جاوے اور جو ذات الجنب کے درد سے مرے اور عورت کہ نفاس کی حالت مین مرے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جو خدا کی راہ مین مرے وہ بھی شہید ہے اور ایک روایت مین ہے کہ جو اپنے مال کے بچانے کے واسطے مارا جاوے وہ شہید ہے اور دین اور خون اور اہل مین بھی اسی طرح فرمایا اور ایک روایت مین سِلّ کا لفظ آیا ہے اور اسماعیلی نے کہا کہ حدیث ترجمہ کے مخالف ہے اور ابن بطال نے کہا کہ ترجمہ حدیث سی بالکل نہین نکلتا اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ وہ کتاب کے صاف کرنے سے پہلے مرگیا اور احتمال ہے کہ مراد اسکی تنبیہ ہو اسپر کہ شہادت قتل مین بند نہین بلکہ اُسکے واسطے اور کئی اسباب ہین اور اُن اسبابون کے عدد مین حدیثین مختلف آئی ہین پس بعضی مین تو پانچ کا ذکر ہے اور بعضے مین سات کا اور جو بخاری کی شرط کے موافق ہے وہ پانچ کی روایت ہے پس تنبیہ کی ساتھ ترجمہ کے اسپر کہ عدد وارد مین تحدید مراد نہین یعنے حد بیان کرنی مراد نہین اور جو ظاہر ہوتا ہے واسطے میرے یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اول اقل معلوم کروایا پھر اُسپر زیادتی معلوم کروائی پس ذکر کیا اُسکو اور وقت مین اور نہین قصد کیا بند کرنے کا بیچ کسی چیز کے اُس سے اور تحقیق جمع ہوئی ہین واسطے ہمارے کھرے طریقون سے زیادہ بیس خصلتون سے پس مجموع اس چیز کا کہ مینے پہلے ذکر کیا ہے چودہ خصلتین ہین اور باب مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مین ابو مالک کی حدیث گذر چکی ہے کہ جسکو پچھلا اُسکے گھوڑے یا اونٹ نے یا کاٹا اسکو زہریلے جانور نے یعنے سانپ وغیرہ نے یا مر گیا اپنے بچھونے پر ساتھ کسی موت کی کہ اللہ نے چاہا تو تحقیق وہ شہید ہے اور ایک روایت مین ہے کہ مسافر کی موت شہادت ہی اور ایک روایت مین ہی کہ جو خدا کے راہ مین چوکیداری کی حالت مین مرا وہ شہید ہی اور ایک روایت مین ہے کہ جو خدا کے راہ مین اپنے بچھونے پر مرے وہ بھی شہید ہے اور نیز یہ کہا مبطون کے حق مین اور لدیغ اور غریق اور شریق کے حق مین اور جسکو درندہ کھا لیوے اور جو

اپنی سواری سے گر کر مرجاوے اور صاحب ہدم اور ذات الجنب اور ایک روایت مین ہے کہ سر پہرنے والا
دریا مین کہ پہونچے اسکو قے واسطے اسکے اجر شہید کا ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ جو خالص نیت سے شہادت
طلب کرے وہ شہید لکہا جاتا ہے اور آئندہ آویگا کہ جو طاعون مین مرے وہ بہی شہید ہے اور ایک روایت
مین ہے کہ جسکو اسکی سواری گراوے اور ایک روایت مین ہے کہ جو پہاڑ کے سر سے گرایا جاوے اور جسکو
درندہ کہا لیوے اور دریا مین ڈوب جاوے وہ خدا کے نزدیک شہید ہے اور انکے سوائے اور چیزین بہی
حدیثون مین وارد ہوئی ہین لیکن انکے ضعیف ہونے کی وجہ سے مینے انکو بیان نہین کیا ابن تین
نے کہا کہ یہ سب موتین ہین جنمین سختی ہے کہ خدا نے امت محمدیؐ پر احسان کیا ہے ساتہ اس طور کے
کہ گردانا اسکو پاک کرنا واسطے انکے گناہون کے اور زیادتی انکے اجرون مین کہ پہونچاوے انکو ساتہ
انکے شہیدون کے مرتبے مین مین کہتا ہون جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ یہ سب لوگ جو مذکور ہوئے ہین درجے
مین برابر نہین اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو احمد وغیرہ نے روایت کی کہ کسی نے حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ کونسا جہاد افضل ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے گہوڑے کی کونچین
کاٹی جاوین اور جسکا خون گرایا جاوے یعنے آپ بہی مارا جاوے اور گہوڑا بہی اور حضرت علی رض سے
روایت ہے کہ ہر موت کہ اسکے ساتہ مسلمان مرے پس وہ شہید ہے لیکن شہادت کم وبیش ہے اور ان
بیماریون کی شرح کتاب الطب مین آوے گی اور حاصل ان حدیثون کا یہ ہے کہ شہید دو قسم ہین ایک شہید
دنیا کا اور ایک آخرت کا اور شہید آخرت کا وہ ہے کہ کافرون کی لڑائی مین مارا جاوے آگے بڑہنے والا
نہ پیٹہ دینے والا خالص نیت والا اور دوسری قسم آخرت کا شہید ہے اور وہ لوگ وہ ہین جو اوپر مذکور
ہوئے ساتہ اس معنے کے کہ انکو بہی شہیدون کے اجر کی جنس سے دیا جاوے گا اور دنیا مین شہیدون کے
احکام انپر جاری نہین ہوتے اور جب یہ بات مقرر ہوئی ہوگا اطلاق شہید کا غیر مقتول فی سبیل اللہ
پر بطور مجاز کے (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُونُ وَ
الْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین ایک تو وہ جو وبا مین مرجاوے دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے
مرے یعنے دستون سے اور اسہال سے اور تیسرا وہ جو ڈوب جاوے اور چوتہا وہ جسپر دیوار گر پڑے اور پانچوان وہ
جو خدا کی راہ مین شہید ہووے یعنے جہاد مین مارا جاوے حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا عَاصِمٌ
عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُونُ

شهادة لکل مسلم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وبا یعنے عام بیماری شہادت ہے واسطے ہر مسلمان کے **باب** قول اللہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللہ باموالهم وانفسهم الی قوله غفورا رحیما باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کے راہ میں اپنے مال سے اور جان سے اس قول تک کہ ہے اللہ بخشنے والا مہربان ف ذکر کی امین بخاری نے حدیث براء اور زید بن ثابت کی بیچ سبب نازل ہونے اسکے کے اور اسکی پوری تفسیر سورہ نساء میں آویگی (فتح) **حدثنا** ابو الولید ثنا شعبة عن ابی اسحق قال سمعت البراء یقول لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین دعا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم زیدا فجاء بکتف فکتبها وشکی ابن ام مکتوم ضرارته فنزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر ترجمہ براء رض سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدن کا ضرر نہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بلایا تو وہ مونڈھے کی ہڈی لیکر آیا یعنے اسواسطے کہ اس وقت کاغذ کم ملتا تھا تو اس نے اسکو اسپر لکھا اور ابن ام مکتوم نے اپنے ضریر یعنے اندھے ہونے کی شکایت کی تو یہ آیت اتری کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان جنکو ضرر نہیں +

حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ ثنا ابراهیم بن سعد الزهری ثنی صالح بن کیسان عن ابن شهاب عن سهل بن سعد الساعدی انه قال رأیت مروان بن الحکم جالسا فی المسجد فاقبلت حتی جلست الی جنبه فاخبرنا ان زید بن ثابت اخبره ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم املی علیه لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل اللہ فجاءه ابن ام مکتوم وهو یملها علی قال یا رسول اللہ لو استطیع الجهاد لجاهدت وکان رجلا اعمی فانزل اللہ علی رسوله وفخذه علی فخذی فثقلت علی حتی خفت ان ترض فخذی ثم سری عنه فانزل اللہ غیر اولی الضرر ترجمہ سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے دیکھا تو میں اسکی طرف متوجہ ہوا یہاں تک کہ میں اسکے پہلو میں بیٹھا تو اس نے ہمکو خبر دی کہ زید بن ثابت نے اسکو خبر دی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ آیت لکھوائی کہ برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمانوں سے اور لڑنے والے اللہ کے راہ میں تو ابن ام مکتوم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت کو مجھ سے لکھواتے تھے تو اس نے کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اگر میں جہاد کی طاقت رکھتا تو البتہ جہاد

کرتا اور وہ اندھا مرد تھا تو خدا نے اپنے رسول پر وحی اتاری اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی تو آپ کی ران مجھپر بھاری ہوئی یہاں تک کہ میں ڈرا کہ میری ران ٹوٹ نہ جاوے پھر وہ حالت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوئی تو خدا نے یہ آیت اتاری غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ یعنے جنکو دکھ نہیں

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ لڑنے کے وقت صبر کرنا **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفٰى كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفے رض سے روایت ہے کہ جب تم کافروں سے ملو یعنے جنگ میں تو صبر کرو اور قایم رہو یعنے صف جنگ میں نہ پھرو اور پیٹھ نہ دو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسلمانوں کا کافروں سے مقابلہ ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ کافروں کے مقابلے سے پیٹھ نہ پھیریں **بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلَى الْقِتَالِ** لڑائی کی رغبت دلانے کا بیان وَقَوْلِ اللّٰهِ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ رغبت دلا مسلمانوں کو لڑائی پر **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَاِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِيْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهُ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف نکلے تو ناگہاں مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد کھائی کھودتے تھے سردی کے دن میں یعنے تاکہ کافر مدینے کے اندر نہ آسکیں اور صحابہ کے پاس غلام نہ تھے جو انکے واسطے یہ کام کریں تو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی جو چیز کہ انکے ساتھ ہے تکلیف اور بھوک سے تو کہا الٰہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو بخشدے انصار اور مہاجرین کو تو انصار اور مہاجرین نے آپکے جواب میں کہا ہم وہ ہیں جنہوں نے محمدؐ سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جبتک ہم زندہ رہیں گے **ف** اس حدیث کی پوری شرح کتاب المغازی میں آویگی اور ترجمے کا نکالنا اس حدیث سے اس جہت سے ہے کہ تحقیق بیچ مباشر ہونے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھودنے کو ساتھ نفس اپنے کے حرص دلانی ہے واسطے مسلمانوں کے عمل پر تاکہ لوگ اسمیں آپ کی پیروی کریں (فتح)

بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ مدینے کے گرد کھائی کھودنے کا بیان **حَدَّثَنَا** اَبُوْ مَعْمَرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ

وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد کھائی کھودنے لگے اور اپنی پیٹھون پر مٹی اٹھا اٹھا کر اور جگہ پھینکتے تھے اور کہتے تھے ہم وہ ہین جنہون نے محمد سے بیعت کی اسلام پر جبتک ہم زندہ رہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو جواب دیتے تھے کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو برکت کر انصار اور مہاجرین مین **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَهُوَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا **ترجمہ** براء رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مٹی نقل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر توہمکو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے **حَدَّثَنَا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا إِنَّ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا **ترجمہ** براء رض سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ احزاب کے دن دیکھا کہ مٹی نقل کرتے تھے یعنے مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے اور حالانکہ مٹی نے آپ کی پیٹ کی سفیدی کو ڈھانکا ہوا تھا یعنے آپ کا پیٹ گرد آلود تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تیری ہدایت نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ صدقہ کرتے اور نماز پڑھتے سو اتار ہمپر چین کو اور ثابت رکھ ہماری قدمون کو اگر ہم کافرون سے مقابلہ کرین تحقیق اس گروہ نے ہمپر سرکشی کی ہے جب وہ ہمارے فتنے کا ارادہ کرتے ہین تو ہم انکار کرتے ہین **ف** اس حدیث کی شرح مغازی مین آوے گی

بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

اگر کسی کو عذر جہاد سے روک رکھے تو اسکے واسطے غازی کا ثواب ہے جب کہ اسکی نیت سچی ہو **ف** عذر ایک وصف ہے جو طاری ہوتی ہے مکلف پر کہ مناسب ہے واسطے سہولت کے اوپر اسکے (فتح) **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ح** وَثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ وَقَالَ مُوسَى ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوَّلُ عِنْدِي أَصَحُّ **ترجمہ**

انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک مین تھے سو فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے پیچھے رہ گئے
مین رہگئے ہین نہین چلے ہم پہاڑون کے کسی اونچے نیچے راہ مگر کہ وہ ہمارے ساتھ تھے یعنے ثواب مین وے بھی
ہمارے شریک ہوئے ناچاری نے اُنکو روک رکہا **ف** اور مراد ساتھ عذر کے عام ہے بیماری اور عدم قدرت سے
اوپر سفر کے اور ایک روایت مین ہے کہ انکو بیماری نے روکا اور گویا کہ وہ محمول ہے اکثر اوقات پر اور مطلب سے
لمعا گواہی دیتی ہے واسطے اس حدیث کی یہ آیت کہ نہین برابر بیٹھنے والے مسلمانون سے جنکو کوئی دُکھ
نہین آلاتا پس تحقیق وہ فاصل ہے درمیان قاعدین اور مجاہدین کے پھر مستثنے کیا ضرر والون کو قاعدین
سے تو گویا کہ انکو فاضلون کے ساتھ ملایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی پہونچتا ہے ساتھ نیت اپنی
کے عامل کے اجر کو جبکہ روکے اُسکو عذر عمل کرنے سے (فتح) **بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللهِ**
یہ باب ہے بیان مین فضیلت روزہ رکہنے کے خدا کے راہ مین **ف** ابن جوزی نے کہا کہ جب سبیل اللہ کی
لفظ مطلق ہو تو مراد ساتھ اُسکے جہاد ہوتا ہے اور قرطبی نے کہا کہ سبیل اللہ سے مراد طاعت اللہ کی ہے
پس مراد یہ ہے کہ جو خدا کی رضامندی کے واسطے روزہ رکھے مین کہتا ہون احتمال ہے کہ اس سے عام مراد
ہو پہر بیچ فوائد ابو طاہر مین ابو ہریرہ رضی سے حدیث پائی اسکی لفظ یہ ہے کہ کوئی نہین جو خدا کے راہ مین چوکیداری
کرتا ہو تو روزہ رکھے خدا کے راہ مین آخر حدیث تک اور ابن دقیق العید نے کہا کہ اکثر استعمال اُسکی عرف
مین جہاد پر ہے پس اگر جہاد پر محمول ہو تو ہوگی فضیلت واسطے جمع ہونے دو عبادتون کے اور احتمال
ہے کہ مراد اللہ کی طاعت ہو جسطرح کہ ہو اور اول توجیہ قریب تر ہے اور نہین معارض ہوگا یہ اُسکو کہ جہاد
مین روزہ کہولنا افضل ہے اسواسطے کہ روزیدار ضعیف ہوتا ہے دشمن کے مقابلے مین جیسے کہ اُسکی
تقریر پہلے گذر چکی ہے اسواسطے کہ فضیلت مذکور اُس شخص کے حق مین محمول ہے جو ضعف کا خوف نکرے خاصکر
جسکو اسکی عادت ہو پس یہ امور نسبیہ سے ہے پس جسکو روزہ جہاد سے ضعیف نہ کرے تو روزہ اُسکے حق مین
افضل ہے تاکہ دونو فضیلتون کو جمع کرے (فتح) **حَدَّثَنَا** اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَسُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ اَبِي عَيَّاشٍ
عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا
فِي سَبِيْلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ترجمہ ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے راہ مین یعنے جہاد مین ایک روزہ رکھیگا خدا اسکو دوزخ
سے ستر برس کی راہ دور ڈالے گا **ف** اور مراد ستر برس سے کثرت ہے اور تائید کرتی ہے اُسکی یہ بات
کہ نسائی کی روایت مین سو برس کا ذکر آیا ہے (فتح) **بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ** خدا کے

راہ مین خرچ کرنے کا بیان **حدثنا** سعد بن حفص ثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمة
انه سمع ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من انفق زوجين في سبيل الله
دعاه خزنة الجنة كل خزنة باب اي فل هلم قال ابو بكر يا رسول الله ذاك الذي
لا توى عليه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اني لارجو ان تكون منهم **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کے راہ مین بلاوین گے اسکو
بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازون کے کہین گے او میان فلانے ادہر آئے تو ابو بکر رضہ
صدیق نے عرض کیا کہ یا حضرت اس شخص کو تو کچھ ڈر نہین یہ کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہووے اور
دوسرے کو چھوڑدے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مجھکو امید ہے کہ تو انہین لوگون
مین ہے جنکو سب بہشت کے فرشتے بلاوینگے **ف** جوڑا خرچ کرے یعنے دو اشرفی دوے یا دو روپے یا دو
پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو اونٹنیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اور یہ جو فرمایا کل خزنة باب تو یہ ترکیب
مقلوب ہے اسواسطے کہ مراد چوکیدار ہر دروازے کے ہین اور جہاد بیچ کیا کہ اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد
سب عملون سے افضل ہے اسواسطے کہ غازی دیا جاتا ہے ثواب نمازی کا اور روزے دار کا اور صدقہ دینے
والے کا اگرچہ کام نہ کرے اسواسطے کہ باب ریان روزے دارون کے واسطے ہے اور تحقیق ذکر کیا گیا ہے اس
حدیث مین کہ غازی ان سب دروازون سے بلایا جاوے گا ساتھ خرچ کرنے قلیل چیز کے مال سے خدا کے
راہ مین انتہے اور وہ پڑ کر بھاری ہوا ہے اسپر ظاہر حدیث سے رد کرتا ہے اسکو جو پہلے روزے کے باب مین
پہلے بیان کیا ہے زیادتی سے احمد کی حدیث مین اسواسطے کہ نہین ہے کہ ہر عمل والے کے واسطے ایک
دروازہ ہے کہ وہ اس سے بلایا جاویگا ساتھ اسکے اور یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد ساتھ خدا کے راہ کے
وہ چیز ہے کہ وہ عام ہے جہاد سے اور جو اسکے سوا اور عمل ہین (فتح) **حدثنا** محمد بن سنان ثنا
فليح ثنا هلال عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قام على المنبر فقال انما اخشى عليكم من بعدي ما يفتح عليكم من بركات الارض
ثم ذكر زهرة الدنيا فبدأ باحدهما وثنى بالاخرى فقام رجل فقال يا رسول الله
او يأتي الخير بالشر فسكت عنه النبي صلى الله عليه وسلم قلنا يوحى اليه وسكت الناس
كان على رؤسهم الطير ثم انه مسح عن وجهه الرحضاء فقال اين السائل انفا او
خير هو ثلاثا ان الخير لا يأتي الا بالخير وانه كل ما ينبت الربيع يقتل او يلم الا اكلة الخضر
اكلت حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس فثلطت وبالت ثم رتعت فان

هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ فَجَعَلَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَنْ لَّمْ يَاْخُذْهَا بِحَقِّهٖ فَهُوَ كَالْاٰكِلِ لَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے ہوی تو فرمایا کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ مجھکو اپنے پیچھے تمپر اُس چیز کا ڈر ہے جو کہولی جاوے گی تمپر زمین کے برکات ہی یعنے اناج اور لباس اور چاندی سونے کی کان وغیرہ سے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی زینت اور آرایش ذکر کی سوایک کو پہلے بیان کیا اور دوسری بار دوسری کو تو ایک مرد کہڑا ہوا تو اُس نے کہا یا حضرت کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنے جب زمین کی پیدا ہوی چیز کو برکت فرمایا تو پہر بدی کیونکر ہوگی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے جواب سے چپ رہے ہمنے کہا کہ آپ کو وحی ہوتی ہے اور لوگ چپ ہو بیٹھے کہ اُنکے سرون پر جانور ہین کروے انکو شکار کرنا چاہتے ہین اور ڈرتے ہین کہ مبادا حرکت کرنے سے اڑ نہ جاوین پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے مبارک سے پسینہ پونچھا تو فرمایا کہان ہے اب پوچھنے والا کیا وہ خیر ہے یہ آپنے تین بار فرمایا یعنے وہ مال خیر نہین مقرر خیر سے خیر ہی آتی ہے البتہ ہرایک گہاس جسکو ربیع کی فصل اُگاتی ہے جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہے یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہے یعنے جبکہ حد سے زیادہ چرے مگر اُسی جانور سبزہ کہانے والے کو ہلاک نہین کرتی کہ وہ کہایا کیا یہان تک کہ جب اُسکی دونو کوکہین تنی گئین یعنے سیر ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پہر اُس نے جگالی کی اور لید کی اور پیشاب کیا پہر چرنے لگا اور کہانا شروع کیا بیشک یہ مال دنیا کا ہرا ہرا اور میٹھا ہی اور خوب مصاحب ہی مال مسلمان کا جس نے اُسکو بچا لیا یعنے حلال وجہ سے کمایا اور خرچ کیا اُسکو خدا کے راہ مین اور یتیمون مین اور مسکینون مین اور مسافرون مین اور جس نے اس مال کو ناحق لیا یعنے حرام وجہ سے جمع کیا تو اس مالدار کا حال اس بیمار کا حال ہے کہ جوع کلبی کی بیماری سے کہاتا جاتا ہے اور کبھی سیر نہین ہوتا اور وہ مال قیامت کے دن اُسپر گواہ ہوگا یعنے اسپر کہ اُس نے ناحق طور سے کمایا تہا

ف اس حدیث کی پوری شرح رقاق مین آویگی اور غرض اس حدیث سے یہ قول راوی کا ہے فَجَعَلَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنے اسکو خدا کے راہ مین خرچ کیا پس یہ قول اسکا موافق ہے واسطے ترجمہ کے اور نسائی مین خریم سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کے راہ مین کچھ خرچ کرے تو اُسکے واسطے سات سو گنا ثواب لکہا جاتا ہے مین کہتا ہون کہ یہ موافق ہے واسطے اس آیت کے مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ الآيَة یعنے مثال ان لوگون کی جو اپنے مال خدا کے راہ مین خرچ کرتے مین اخیر آیت تک (فتح) بَابُ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهٗ بِخَيْرٍ جو غازی کا سامان

درست کرے یا اسکے پیچھے اسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کرے **ف** غازی کا سامان درست کرنے یعنی
اسکے سفر کا سامان تیار کرے اور اسکے پیچھے اسکے گھر والوں کی خبر لیا کرے **حدثنا** ابو معمر
ثنا عبد الوارث ثنا الحسین ثنی یحیی قال ثنی ابو سلمة قال ثنی بسر بن سعید ثنی
زید بن خالد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد
غزا ومن خلف غازیا فی سبیل اللہ بخیر فقد غزا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کے راہ مین لڑنے والے کا سامان درست کرے تو بیشک
وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کرے تو مقرر وہ بھی غازی ہوا یعنے
اسکو بھی غازی کے برابر ثواب ملیگا **ف** ابن حبان نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ وہ بھی ثواب مین غازی
کے برابر ہے اگرچہ حقیقۃً جہاد نکرے اور ایک روایت مین ہے کہ اسکے واسطے بھی غازی کے برابر ثواب
لکھا جاتا ہے نہین کم کی جاتی ثواب اسکی سے کچھ چیز روایت کی یہ حدیث ابن حبان نے اور ابن ماجہ نے
روایت کی ہے کہ جو غازی کا سامان درست کرے یہان تک کہ پورا ہو تو اسکے واسطے ہی اسکے برابر
ثواب ہوتا ہے یہان تک کہ غازی مرجاوے یا پھر آوے اور اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوتے
ہین ایک یہ کہ وعدہ مذکور مرتب ہے سامان غازی کے تمام کرنے پر کہ کسی چیز کی اسکو حاجت نہ رہے
دوم یہ کہ وہ برابر ہے ساتھ اسکے اجر مین یہان تک کہ یہ جہاد گذرے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو فرمایا کہ چاہیے کہ ہر دو مردون سے ایک مرد نکلے اور
ثواب دونو کے درمیان ہے یعنے آدھم آدھ اور ایک روایت مین ہے کہ پھر بیٹھنے والون کو فرمایا کہ جو غازی
کے پیچھے اسکے گھر کی خبر گیری کرے ساتھ اچھی طرح کے تو اسکے واسطے ثواب ہے مثل نصف ثواب غازی
کے پس اسمین اشارت ہے اس طرف کہ غازی جب اپنا سامان خود درست کرلیوے یا قائم ہووے ساتھ
کفایت اس شخص کے کہ اسکے پیچھے اسکے گھر کی خبرداری کرے تو ہوگا اسکے واسطے ثواب دو بار اور تحقیق
حجت پکڑی ہے ساتھ اسکے اس شخص نے جسکا مذہب یہ ہے کہ مراد ساتھ حدیثون کے جو وارد ہوئی
ہین ساتھ مثل ثواب فعل کے حاصل ہونا اصل ثواب کا ہے واسطے اسکے بغیر دوگنا ہونے کے اور یہ کہ
دوگنا ہونا خاص ہے اس شخص کے حق مین ہے جو مباشر عمل کا ہو یعنے جو اپنے ہاتھ سے عمل کرے قرطبی نے
کہا کہ نہین حجت ہے واسطے اسکی اس حدیث مین دو وجہ سے ایک یہ کہ وہ محل نزاع کو شامل نہین اسواسطے
کہ مطلوب تو صرف یہ ہے کہ تحقیق دلالت کرنے والا نیکی پر مثلاً کیا اسکے واسطے مثل اجر فاعل اسکے
کی ہے ساتھ دوگنا ہونے کے یا بغیر دوگنا ہونے کے اور حدیث باب کی سوائے اسکے نہین کہ چاہتی ہے شارکت

کو اور مشاطرۃ یعنے آدہم آدہ ہونے کو پس دونو مین فرق ظاہر ہے دوم یہ کہ احتمال ہے کہ نصف کا لفظ زیادہ ہو مین کہتا ہون کہ اسکی حاجت نہین کہ اُسکے زیادہ ہونے کا دعوی کیا جاوے بعد ثابت ہونے اُسکے کی صحیح مین اور جو چیز کہ اسکی توجیہ مین ظاہر ہوتی ہے یہ ہے کہ وہ لفظ بولی گئی ہے بہ نسبت مجموع ثواب کے جو حاصل ہوتا ہے واسطے غازی کے اور پیچہے رہنے والے کو اُسکے گہر مین ساتہ اچھی طرح کے پس تحقیق کل ثواب جب تقسیم کیا جاوے درمیان ہونو کے آدہم آدہ تو ہوگا واسطے ہرایک کے دونوین سے مثل اُس چیز کے کہ دوسرے کے واسطے ہے پس نہین تعارض ہے دونو حدیثون مین اور اپہر جو وعدہ دیا گیا ساتہ مثل ثواب عمل کے اگرچہ اسکو نہ کرے جبکہ ہو واسطے اُسکے اُسمین دلالت یا مشارکت یا نیت صالح تو نہین اپنے اطلاق پر دوگنا ہونے مین واسطے ہرایک کے اور پہیرنا خبر کا اپنے ظاہر سے محتاج ہے طرف سند کی اور شاید سند اسکی جو کہتا ہے کہ عامل خود اپنی جان سے مشقت کا مباشر ہوتا ہے برخلاف دلالت کرنے والے کے اور مانند اسکی لیکن جو غازی کو اپنے مال سے مثلاً سامان بہت کر دے اور اسی طرح وہ شخص کہ اُسکے پیچہے والون کی خبر گیری کرے وہ بھی کچہ مشقت کا مباشر ہوتا ہے پس تحقیق نہین حاصل ہوتا اُس سے جہاد مگر جبکہ اس عمل سے کفایت کیا جاوے پس ہوگیا گویا کہ وہ بھی اُسکے ساتہ جہاد کا مباشر ہے برخلاف اُس شخص کے جو مثلاً صرف نیت پر اقتصار کرے اور اسکی بحث آیندہ آویگی ۔

رقم حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي ترجمہ انس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ مدینے مین ام سلیمؓ کے گہر کے سوا کسی کے گہر مین نہ جایا کرتے تہے مگر اپنی بیبیون پر تو کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ عنایت کس سبب سے ہی فرمایا کہ اسکا بہائی میرے لشکر مین مارا گیا **ف** ابن تین نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس اکثر جایا کرتے تہے یعنے مراد کثرت کی ساتہ جانا ہے نہین تو کبہی اُسکی بہن ام حرام کے پاس بہی جایا کرتے تہے اور شاید ام سلیم مقتول کی بہن تہی یا اسکا غم ام سلیم کو ام حرام سے زیادہ ہوا تہا مین کہتا ہون کہ اس تاویل کی کچہ حاجت نہین اسواسطے کہ ام سلیم اور ام حرام کا ایک گہر تہا اور نہین مانع ہے یہ کہ دونو نہین ایک بڑے گہر مین ہون کہ ہرایک کے واسطے اسمین علیحدہ جگہ ہو پس ایک بار اسکی طرف منسوب کیا گیا اور ایک بار اوسکی طرف منسوب کیا گیا اور ابن منیر نے کہا کہ مطابقت حدیث کی ساتہ ترجمے کے آپکے اس قول کی جہت سے ہے کہ اُسکے پیچہے اُسکے گہر کی اچہی طرح خبر گیری کرے

اسواسطے کہ یہ عام ہے اس سے کہ انکی زندگی مین ہو یا اسکے مرنے کے بعد ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے دل کو جبر کرتے تھے اسطور سے کہ انکی ملاقات کو جاتے تہے اور اسکی علت یہ بیان کرتے تھے کہ اسکا بہائی میرے لشکر مین یا میری طاعت مین مارا گیا پس اسمین ہے کہ اسکے پیچھے اسکے گہر کی خبرگیری اچھی طرح سے کرتے تھے بعد مرنے اسکے کے اور یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نیک اخلاق سے ہے

(دفعہ) بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ کافرون کے ساتہ لڑنے کے وقت خوشبو لگانا ف اور حنوط وہ چیز ہے جو مردے کو لگائی جاتی ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَنَسٍ قَالَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ اَتَى اَنَسٌ ثَابِتَ ابْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ يَا عَمِّ مَا يَحْبِسُكَ اَلَّا تَجِيْءُ قَالَ الْآنَ يَا ابْنَ اَخِيْ وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ يَعْنِيْ مِنَ الْحَنُوْطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُجُوْهِنَا حَتّٰى نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ اَقْرَانَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ +

ترجمہ موسے بن انس رض سے روایت ہے اور حالانکہ ذکر کیا اس نے دن یمامہ (ایک شہر کا نام ہے) مین یعنے جب کہ مسلمانون نے مسیلمہ کذاب اور اسکے یارون کا محاصرہ کیا صدیق اکبر رض کی خلافت مین موسے نے کہا کہ انس ثابت بن قیس کے پاس آئے اور حالانکہ اس نے اپنی دو نوں رانین ننگی کی تہین اور وہ خوشبو لگاتا تہا تو انس رض نے کہا کہ اے چچا تجھکو کس چیز نے روکا ہے کہ تو جنگ مین نہین آتا تو اس نے کہا کہ اے میرے بھتیجے مین ابہی آتا ہون اور خوشبو ملنے لگا پہر ثابت صف مین آکر بیٹھ گئے اور ذکر کی راوی نے حدیث مین ہزیمت لوگون کی یعنے جو مسلمانون کو شکست ہوئی تو ثابت بن قیس نے کہا کہ ہمارے آگے سے ہٹ جاؤ یعنے میرے لئے جگہ کشادہ کرو تا کہ ہم کافرون سے لڑین ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اس طرح نہ کیا کرتے تھے یعنے بلکہ صف اپنی جگہ سے نہ پہرتی تہی بری ہے وہ چیز کہ عادت ڈالی ہے تم نے اپنے جیبون کو یعنے لڑائی سے بہاگنے والون کو تو بیخ کی کہ تمنے عادت ڈالی اپنے دشمنون کو جو قوت مین تمہارے برابر ہین یہ کہ تم ان سے بہاگ جاتے ہو یہان تک کہ انہون نے تم مین طمع کیا اور تم سے لڑنے کی خواہش کی ف اور طبرانی اور حاکم وغیرہ نے یہ حدیث اسطور سے نقل کی ہے کہ ثابت بن قیس جنگ یمامہ کے دن آیا اور حالانکہ خوشبو لگائی تہی اور دو کپڑے سفید پہنے تہے جنمین کفنائے جاوین اور حالانکہ مسلمانون نے شکست کہائی تہی تو اس نے کہا کہ الٰہی مین بیزار ہون اس چیز سے کہ یہ کافر لائے اور عذر کرتا ہون طرف تیری اس چیز سے کہ مسلمانون نے کی یعنے

بھاگنا پھر فرمایا کہ بری ہے وہ چیز جو تم نے اپنے جیسون کو عادت ڈالی آجکے دن ایک گھڑی تھہلو انسے نہ روکو تو اُس نے حملہ کیا اور لڑا یہان تک کہ شہید ہوا اور اُسکی زرہ چورائی گئی تھی تو ایک مرد نے یعنے بلال نے اُسکو شہید ہونے کے بعد خواب مین دیکھا تو اُس نے کہا کہ میری زرہ فلانی جگہ پالان کے تلے ہانڈی مین رکھی تھی اور اُسکے سوائے اور کئی چیزون کی بھی اُس نے وصیت کی تو جسطرح اُس نے کہا تھا اُسی طرح لوگون نے زرہ کو پایا اور اُسکی وصیتون کو جاری کیا مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ہلاکت چاہنی اپنی جان کی جہاد مین اور ترک کرنا اخذ رخصت کا اور تیاری کرنی واسطے مرنے کے ساتھ خوشبو لگانے اور کفن پہننے کے اور اسمین بیان ہے قوت ثابت بن قیس کی کا اور صحت یقین اُسکی کی اور نیت اُسکی کی اور یہ کہ جائز ہے بلانا ایک دوسری کو طرف لڑائی کی اور رغبت دلانی اوپر اُسکے اور جھڑکنا اُسکا جو اُس سے بھاگے اور اسمین اشارت ہے طرف اُس چیز کی کہ تھے اُسپر اصحاب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین شجاعت سے اور ثابت رہنے سے لڑائی مین اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اُسکے اُسپر کہ ران عورت نہین یعنے اُسکا ڈھانکنا فرض نہین اور اُسکی بحث نماز کے بیان مین گذر چکی ہے (فتح الباری)

باب فَضْلُ الطَّلِيعَةِ باب ہے بیان فضیلت مقدمہ لشکر کے یعنے جو لوگ کہ دشمن کی طرف بھیجے جاتے ہین تاکہ دشمن کی خبر لاوین اور اُسکا حال معلوم کر کے امام کو آکر بتلاوین **حدثنا** ابو نعیم ثنا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ کون ہے کہ کافرون کی خبر لاوے تو زبیر نے کہا کہ یا حضرت مین لاتا ہون پھر فرمایا کہ کون ہے کہ کافرون کی خبر لاوے تو زبیر نے کہا کہ یا حضرت مین لاتا ہون پھر فرمایا کہ کون ہے کہ کافرون کی خبر لاوے تو زبیر نے کہا کہ مین لاتا ہون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا ہے اور میرا خالص مددگار اور جان نثار زبیر ہے **ف** اور نسائی کی روایت مین ہے کہ بنی قریظہ کے جنگ کے دن جب امر سخت ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ اُنکی خبر لاوے آخر حدیث تک اور اسمین ہے کہ زبیر تین بار اُنکی طرف گئے اس سے معلوم ہوا کہ مراد قوم سے پہلی روایت مین بنی قریظہ ہین اور اُسکا بیان مغازی مین آویگا اور یہ کہ جب قریش وغیرہ عرب کو سب کافر مدینے پر چڑھ آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے کے گرد خندق کھودی تو مسلمانون کو یہ خبر پہونچی کہ یہودی بنی قریظہ نے جو مسلمانون سے عہد کیا ہوا تھا سو انہون

نے ہونے والا اور مسلمانوں کی لڑائی پر کفار قریش سے شریک ہوئے اور حواری کی شرح آگے آوے گی رفقہ

باب هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ کیا امام صرف ایک آدمی کو تنہا دشمن کی خبر لانے کے واسطے بھیجے **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ أَظُنُّهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا یعنے فرمایا کون ہے کہ دشمن کی خبر لاوے تو زبیر آپ کا حکم بجا لایا پھر دوسری بار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا تو زبیر آپ کا حکم بجا لایا پھر تیسری بار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا پھر بھی زبیر ہی آپ کا حکم بجا لایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا ایک خالص مددگار ہوتا ہے اور میرا خالص مددگار زبیر بن عوام ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے استعمال کرنا تجسس کا جہاد میں اور اس میں تعریف ہے زبیر کی اور قوت دل اسکے اور صحت یقین اسکے کی اور یہ کہ جائز ہے مرد کو سفر کرنا تنہا اور یہ کہ تنہا سفر کرنے کی ممانعت تو صرف اس وقت ہے جبکہ اسکی طرف حاجت نہ بلاوے اور اسکی بحث آیندہ آوے گی **باب** سَفَرِ الْاِثْنَيْنِ باب ہے بیان میں سفر کرنے دو شخصوں کے **ف** یعنے جواز اسکا اور مراد سفر دو شخصوں کا ہے نہ سفر کرنا سفر کے دن برخلاف اسکے جسکو داودی نے سمجھا پھر بخاری پر اعتراض کیا اور رد کیا ہے ابن تین نے اسطور کرواردی ہے بخاری نے اسمین حدیث مالک بن حویرث کی کہ تم دونوں اذان دیا کرو اور تکبیر کہا کرو اور اشارت کی ساتھ اسکے طرف اس چیز کی کہ اسکے بعض طریقوں میں واقع ہوئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہ بات اس وقت کہی جبکہ انہوں نے اپنی قوم کی طرف سفر کرنے کا ارادہ کیا پس لیا جاتا ہے جواز اجازت دینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے واسطے انکے میں کہتا ہوں کہ شاید اس نے اشارہ کیا ہے ساتھ ضعیف ہونے حدیث کے جو وارد ہوئی ہے جھڑک میں سفر کرنے اکیلے اور دو آدمی کے اور وہ حدیث یہ ہے جو اصحاب سنن نے عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں یعنے تین کو سفر کرنا درست ہے میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث حسن الاسناد ہے اور صحیح کہا ہے اسکو ابن خزیمہ اور حاکم نے اور باب باندھا ہے واسطے اسکے ابن خزیمہ نے النہی عن سفر الاثنین وان ما دون الثلاثۃ عصاۃ یعنے دو کو سفر کرنا منع ہے اور یہ کہ تین سے کم گنہگار ہیں اس واسطے کہ معنے شیطان

سے بچکر گنہگار ہین اور طبری نے کہا کہ یہ جھڑکنا ادب اور ارشاد کی ہے واسطے اس چیز کے کہ خوف کیا جاتا ہے تنہا
پر وحشت اور وحدت سے اور یہ حرام نہین پس تنہا جنگل مین چلنے والا اور اسی طرح گھر مین تنہا رات
کاٹنے والا نہین امن مین ہے وحشت سے خاصکر جبکہ اسکا فکر ردی اور دل ضعیف ہو اور
حق یہ ہے کہ لوگ اسمین مختلف ہین پس احتمال ہے یہ کہ یہ نہی واقع ہوئی ہو واسطے کہارنے اوکے
پس نہ شامل ہوگی اسکو جبکہ اُسکی حاجت ہو اور بعضے کہتے ہین کہ معنے الراکب شیطان کے یہ
ہین کہ تنہا سفر کرنے پر اسکو شیطان باعث ہوتا ہے یا وہ اپنے فعل مین شیطان کے مشابہ
ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ اسواسطے مکروہ ہے کہ اگر اکیلا آدمی سفر کرے اور سفر مین مرجاوے
تو نہ پاویگا کسی کو کہ اُسکا خبر گیر ہو اور اسکو کفناوے وفناوے اور اسی طرح اگر دو مین سے ایک
مرجاوے تو نہ پاویگا کسی کو کہ اُسکا مددگار ہو بخلاف تین آدمی کے کہ وہ اکثر اوقات اس خوف سے
امن مین ہوتے ہین (فتح) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ
اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَنَا اَنَا وَصَاحِبٌ لِّيْ اَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ترجمہ مالک بن حویرث
سے روایت ہے کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پھرا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو
مجھکو اور میرے ساتھی کو فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے
کہ تم دونو مین بڑا امام بنے باب اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ گھوڑون
کی چوٹیون مین خیر وابستہ ہے قیامت کے دن تک ف اسی طرح باب باندھا ہے بخاری نے ساتھ
لفظ حدیث کے بغیر زیادتی کے اور تحقیق استنباط کی ہے اُس نے اُس سے وہ چیز کہ آیندہ باب
مین آوے گی (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی
چوٹیون مین وابستہ ہے دن قیامت تک حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حُصَيْنٍ وَابْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ وَتَابَعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
اَبِي الْجَعْدِ ترجمہ عروہ بن جعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑون

کی چوٹیوں میں نیکی وابستہ ہو قیامت کے دن تک ف ایک روایت میں ہے کہ راوی نے کہا کہ عروہ بہت گھوڑے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ دیکھے میں نے انکے گھر میں ستر گھوڑے دیکھے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اونٹ عزت ہیں واسطے اپنے مالکوں کے اور بکریوں میں برکت ہے (فتح) حدثنا مسدد ثنا یحیی عن شعبۃ عن ابی التیاح عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ فی نواصی الخیل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی چوٹیوں میں ہے ف یعنے برکت انکی چوٹیوں میں اترتی ہے عیاض نے کہا کہ جب گھوڑوں کی چوٹیوں میں برکت ہو تو بعید ہے کہ انمیں نحوست ہو پس احتمال ہے یہ کہ جو نحوست جسکا ذکر آیندہ آتا ہے بیچ غیر ان گھوڑوں کے جو جہاد کے واسطے باندہے جاویں اور یہ کہ جو گھوڑے کہ جہاد کے واسطے تیار کیے گئے ہیں وہی خاص کیے گئے ہیں ساتہ خیر اور برکت کے یا کہا جاوے گا کہ برائی اور بھلائی کا ایک ذات میں جمع ہونا ممکن ہے پس تحقیق تفسیر کی گئی ہے خیر ساتہ اجر اور غنیمت کے اور نہیں منع ہے یہ کہ ہو یہ گھوڑا اس قبیل سے کہ بدشگونی لی جاتی ہے ساتہ اسکے میں کہتا ہوں کہ اسکی بحث آیندہ آوے گی اور یہ جو کہا کہ گھوڑا تو مراد ساتہ اسکے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے واسطے پکڑا جاتا ہے بایں طور کہ اسپر سوار ہو کر لڑائی کیجاوے یا اسکے واسطے باندہا جاوے واسطے فرمانے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آیندہ حدیث میں کہ گھوڑے تین قسم ہیں پس تحقیق روایت کی ہے احمد نے اسماء بنت یزید سے بطور رفع کے کہ گھوڑوں کی چوٹیوں میں خیر وابستہ ہے قیامت کے دن تک سو جو اسکو باندہے واسطے تیاری کے خدا کے راہ میں اور ثواب کی نیت سے اسپر خرچ کرے تو ہوگا سیر ہونا اسکا اور بھوک اسکی اور سیراب ہونا اسکا اور پیاس اسکی اور لید اسکی اور پیشاب اسکا نجات اسکی ترازو میں قیامت کے دن اور واسطے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آیندہ باب کی حدیث میں کہ اجر اور غنیمت یعنے وہ اجر اور غنیمت میں ہے اور مراد ماتھے سے ہے وہ بال ہیں جو ماتھے پر لٹکے ہوتے ہیں خطابی وغیرہ نے کہا کہ احتمال ہے کہ مراد ماتھے سے تمام ذات گھوڑے کی ہو اور یہ بعید ہے باب کی تیسری حدیث سے اور مسلم میں جریر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی انگلی سے اپنے گھوڑے کا ماتھا پھیرتے تھے اور کہتے تھے آخر حدیث تک پس احتمال ہے کہ ماتھا اس واسطے خاص کیا گیا ہو کہ وہ گھوڑے کی اگلی طرف میں ہے واسطے اشارت کرنے کے طرف اس بات کی کہ فضیلت بیچ آگے بڑہنے کو ہے ساتہ اسکے طرف دشمن کی سوائے پیچھے رہنے کے اس واسطے کہ اسمیں پیٹہ دینے کی طرف اشارہ ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتہ اسکی اسپر کہ جو چیز وارد ہوئی ہے بیچ اسکے نحوست سے وہ اپنے ظاہر پر نہیں یعنے اسکو ظاہری معنے

مراد ہین لیکن احتمال ہے کہ ہو مراد اسجگہ جنس گہوڑے کی یعنے تحقیق وہ در پے اسباب کی ہے کہ اسمین خیر ہو پس اسپر چوپانا ہے اسکو واسطے عمل غیر صالح کے پس حاصل ہونا گناہ کا واسطے عارض ہونے اس امر خارجی کے ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ اسمین اشارت ہے طرف فضیلت دینے گہوڑے کی اسکو سوائے اور چوپایون پر اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات اور جانورون کے حق مین نہین کہی اور نسائی مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گھوڑون سے زیادہ تر کوئی چیز محبوب نہ تھی اور خطابی نے کہا کہ اسمین اشارت ہے کہ جو مال گہوڑون کے رکہنے سے کمایا جاوے وہ سب مالون سے بہتر اور پاکیزہ تر ہے اور عرب مال کو خیر کہتے ہین (فتح) بَابٌ اَلْجِهَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ جہاد جاری اور لازم ہے ساتھ امام عادل اور گنہ گار کے لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ یعنے واسطے دلیل قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ گہوڑون کی چوٹیون مین بہلائی وابستہ ہے قیامت کے دن تک **ف** یہ استدلال پہلے امام احمد نے کیا ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ گھوڑون کی پیشانیون مین خیر قیامت تک باقی رہیگی اور تفسیر کیا خیر کو ساتھ ثواب اور غنیمت کی اور غنیمت ساتھ اجر کے سوای اسکے نہین کہ حاصل ہوتی ہے گہوڑون سے ساتھ جہاد کے اور نہین قید کیا اسکو ساتھ اسوقت کے جبکہ ہو امام عادل یعنے امام کے عادل ہونے کی اسمین قید نہین پس دلالت کی اس نے اسپر کہ نہین فرق ہے بیچ حاصل ہونے اس فضیلت کے درمیان اسکے کہ ہو جہاد ساتھ امام عادل کے یا ظالم کے اور اس حدیث مین ترغیب ہے بیچ جہاد کرنے کی گھوڑے پر اور نیز اسمین خوشخبری ہے ساتھ باقی رہنے اسلام کے اور مسلمانون کے قیامت کے دن تک اسواسطے کہ جہاد کے باقی رہنے کو مجاہدین اور غازیون کا باقی رہنا لازم ہے اور غازی مسلمان ہین اور وہ مانند دوسری حدیث کی ہے کہ ہمیشہ میرے امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر قیامت تک کہ اسمین بھی بشارت ہے ساتھ باقی رہنے دین اسلام کے قیامت تک اور استنباط کیا ہے اس سے خطابی نے ثابت کرنا حصے کا واسطے گھوڑے کے کہ مستحق ہوتا ہے اسکو سوار اسکے سبب سے پس اگر مراد اسکی حصہ زیادہ ہے واسطے سوار کے پیادے پر تو اسمین کچھ نزاع نہین اور اگر اسکی یہ مراد ہے کہ گہوڑے کے واسطے دو حصے ہین سوای حصے اسکے سوار کے تو یہ محل نزاع ہے اور حدیث اسپر دلالت نہین کرتی (فتح) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ ثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ **ترجمہ** عروہ بارقی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر گہوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہے قیامت کے دن تک اجر یعنے ثواب اخروی اور غنیمت **بَابٌ**

مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ جو خدا کی راہ مین یعنے جہاد کی نیت سے گہوڑا روک رکھے یعنے اسکی فضیلت کا بیان واسطے دلیل اس آیت کی کہ تیار کرنے گھوڑون کے سے واسطے جہاد کے

ف ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہی کہ گھوڑی کی چوٹی پر شیطان کا قابو نہین۔ ✣

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کے راہ مین یعنے جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھے خدا کو مان کر اور اُسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اُسکے چارہ اور پانی پینے کی اور اسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اُسکے ترازو مین ہوگا قیامت کے دن یعنے جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام منظور نہ ہو تو یہ ثواب پاوے ف یہ جو کہا کہ اُسکا وعدہ سچا جان کر تو وعدے سے مراد وہ چیز ہے کہ وعدہ دیا ہے ساتھ اُسکے خدا نے ثواب سے اور مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے وقف کرنا گھوڑے کا واسطے دفع کرنے کے مسلمانون سے اور استنباط کیا جاتا ہے اُس سے جواز وقف کرنا غیر گھوڑون کا یعنے جب گھوڑے کا وقف کرنا جائز ہوا تو اسکے سوا اور چیزون منقولہ اور غیر منقولہ کا وقف کرنا بطریق اولے جائز ہوگا اور یہ جو کہا کہ لید اسکی تو مراد اسکا ثواب ہی نہ یہ کہ بعینہ اسکی لید ترازو مین تولی جاویگی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو نیت سے ثواب ملتا ہی جیسا کہ عمل کرنے والا ثواب پاتا ہے اور یہ کہ حاجت کے واسطے مکروہ چیز کا نام لینا درست ہی اور ابن ابی حمزہ نے کہا کہ اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ نیکیاں قبول کیجاتی ہین اُسکے صاحب سے واسطے نص کرنے شارع کے اسپر کہ وہ اسکے ترازو مین تولی جاوینگی بخلاف اور نیکیون کے کہ وہ کبھی مقبول نہین ہوتین پس نہین داخل ہوتین ترازو مین اور ابن ماجہ مین روایت ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی راہ مین گھوڑا باندہے پھر اسکو اپنے ہاتھ سے گھاس کاٹ کر کھلاوے تو اوسکے واسطے ہر ایک دانے کے بدلے نیکی لکھی جاتی ہے (فتح) بَابُ اسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ باب ہے بیان مین ذکر کرنے نام گھوڑے اور گدہے کی اور جائز ہونے اُسکے کے واسطے امتیاز کے غیر جنس اُسکی سے ف یعنی جائز ہے نام رکھنا گھوڑے اور گدہے کا اور اسی طرح جائز ہے نام رکھنا اُنکے سوائے اور چوپایون کا ساتھ نامون کے کہ خاص کرین اُنکو سوائے نامون جنسون انکی کے اور تحقیق کوشش کی ہے اُس نے جس نے سیرت نبوی مین تالیف کی ساتھ بیان کرنے نامون اُس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے حدیثون

مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھوڑون سے اور انکی سواے آپکے اور چوپایون سے اور اس باب کی حدیثون مین وہ چیز ہے جو قوی کرتی ہے اُس شخص کے قول کو جس نے ذکر کی ہے نسب بعضے عربی گھوڑون اصیلون کی اسواسطے کہ نام وضع کئے گئے ہین واسطے جدائی کرنے کے درمیان افراد جنس کے (فتح) حدثنا محمد بن ابی بکر ثنا فضیل بن سلیمان عن ابی حازم عن عبد اللہ ابن ابی قتادۃ عن ابیہ انہ خرج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتخلف ابو قتادۃ مع بعض اصحابہ وھم محرمون وھو غیر محرم فراوا حمارا وحشیا قبل ان یراہ فلما راوہ ترکوہ حتی راٰہ ابو قتادۃ فرکب فرسا لہ یقال لہ الجرادۃ فسالھم ان یناولوہ سوطہ فابوا فتناولہ فحمل فعقرہ ثم اکل واکلوا فندموا فلما ادرکوہ قال ھل معکم منہ شیئ قالوا معنا رجلہ فاخذھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاکلہا ترجمہ ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا یعنے سال حدیبیہ کے تو ابو قتادہ اپنے بعضے یارون کے ساتھ جدا ہوا اور اُسکے یار احرام باندھے ہوے تھے اور وہ احرام سے نہ تہا تو انہون نے گورخر دیکھا پہلے اس سے کہ اُسکو ابو قتادہ دیکھے سو جب انہون نے اسکو دیکھا تو اُسکو چھوڑ دیا یعنے ابو قتادہ کو نہ بتلایا یہان تک کہ اُسکو ابو قتادہ نے دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوا جسکو جرادہ کہا جاتا تہا ابو قتادہ نے اُنسے سوال کیا کہ اُسکو اسکا کوڑا پکڑا دین تو انہون نے نہ مانا تو اس نے اتر کر کوڑا لیا اور گورخر پر حملہ کیا اور اُسکو زخمی کیا اور پکڑ لیا پھر ابو قتادہ نے اُسکا گوشت کہایا اور اُسکے یارون نے بھی کہایا پھر اُسکے کہانے سے پشیمان ہوئے پھر جب انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے ساتھ اُسکا کچہ گوشت ہے ہمنے کہا کہ اُسکی ایک ران ہمارے ساتھ ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو لیکر کہایا ف اس حدیث کی بحث کتاب الحج مین گذر چکی ہے اور غرض اُس سے یہ قول ہے کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا جسکو جرادہ کہا جاتا ہے یعنے پس معلوم ہوا کہ گھوڑے کا نام رکہنا جائز ہے (فتح) حدثنا علی بن عبد اللہ ابن جعفر ثنا معن بن عیسیٰ ثنا ابی بن عباس بن سھل عن ابیہ عن جدہ قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائطنا فرس یقال لہ اللحیف وقال بعضھم اللخیف بالخاء ترجمہ سہل رض سے روایت ہے کہ ہمارے باغ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تہا جسکا نام لحیف تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا نام لخیف تہا حدثنا اسحٰق بن ابراھیم سمع یحیی بن ادم ثنا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون عن معاذ قال کنت ردف النبی

صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار یقال لہ عفیر فقال یا معاذ ھل تدری ما حق اللہ علی عبادہ وما حق العباد علی اللہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا وحق العباد علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ شیئا فقلت یا رسول اللہ افلا ابشر بہ الناس قال لا تبشرھم فیتکلوا ترجمہ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک گدہے پر سوار تہا جسکو عفیر کہا جاتا تھا یعنے خاکی رنگ تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ بہلا تو جانتا ہے کہ بندون پر خدا کا کیا حق ہے اور بندون کا خدا پر کیا حق ہے مینے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کہ مقرر خدا کا حق تو بندون پر یہ ہے کہ اسکی بندگی کرین اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرین اور بندون کا حق خدا پر یہ ہے کہ عذاب نہ کرے اس شخص کو جو اسکے ساتھ کسی کو شریک نکرے تو مینے کہا کہ اگر حکم ہو تو لوگون کو خوشخبری سنا دون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ خوشخبری سنا انکو پس اعتماد کر بیٹھینگے اور عمل کے ساتھ کوشش نکرینگے ف اس حدیث کی شرح کتاب العلم مین گذر چکی ہے اور باقی شرح اسکی کتاب رقاق مین آوے گی (فتح) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبۃ سمعت قتادۃ عن انس بن مالک کان فزع بالمدینۃ فاستعار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لنا یقال لہ مندوب فقال ما راینا من فزع وان وجدناہ لبحرا ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے مین ایک بار ہول پڑی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گہوڑا عاریت لیا جسکو مندوب کہا جاتا تھا تو فرمایا کہ ہمنے تو کچھ ہول نہین دیکھی اور البتہ ہمنے تو اسکا قدم دریا پایا یعنے نہایت تیز قدم پایا ف یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے اور موافقت اسکی ساتھ ترجمہ کے ظاہر ہے (فتح) باب ما یذکر من شؤم الفرس باب ہے بیان مین اس چیز کے کہ ذکر کی جاتی ہے گہوڑی کی نحوست سے ف یعنے کیا وہ اپنے عموم پر ہے یا بعض گہوڑون کے ساتھ خاص ہے اور کیا وہ اپنے ظاہر پر ہے یا موول ہے اور اسکی تفصیل آیندہ آویگی اور تحقیق اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ وارد کرنے حدیث سہل کے بعد حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے طرف اسکی کہ جو حصر کہ ابن عمر کی حدیث مین ہے وہ اپنے ظاہر پر نہین اور اشارہ کیا ہے ساتھ ترجمہ باب کے جو اسکے بعد ہے اور وہ یہ ہے کہ گہوڑے تین آدمیون کے واسطے ہین طرف اسکی کہ نحوست مخصوص ہے ساتھ بعض گہوڑون کے سوائے بعضے کی اور یہ سب اشارات اسکی تیز نظر اور باریک بینی کا نتیجہ ہے (فتح) حدثنا ابو الیمان نا شعیب عن الزہری قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الشؤم فی ثلثۃ فی الفرس والمرأۃ والدار ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی تو تین چیزمین ہے گھوڑے مین اور عورت مین اور گھر مین
ف ابن عربی نے کہا کہ حصران تین چیزون مین بہ نسبت عادت کے ہے نہ بہ نسبت پیدائش کے اور
اُسکے غیر نے کہا کہ خاص کی گئین یہ تین چیزین ساتھ ذکر کے واسطے دراز ہونے ملازمت اُنکی کے کہ یہ
مدت تک ساتھ رہتی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ نہین نحوست اور بدشگون لینا مگر تین چیزمین
اور ایک روایت مین ہے کہ اگر بدشگون لینا کسی چیز مین ہے تو اُن مین ہے اور طیرہ اور شوم کے معنے
ایک ہین اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نامبارکی ان تین چیزون مین ہے ابن قتیبہ نے کہا
اہل جاہلیت شگون بدلیا کرتے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو منع کیا اور اُنکو جتلا دیا کہ
شگون بد نہین سو جب اُنہون نے نہ مانا تو باقی رہی نحوست ان تین چیزون مین مین کہتا ہون کہ ابن
قتیبہ نے اسکی ظاہر کو لیا ہے اور لازم آتا ہے اُسکے قول پر کہ جو بدشگون لے ساتھ کسی چیز کے انمین سے
تو اُسپر اترتی ہے وہ چیز جسکو وہ بُرا جانے اور قرطبی نے کہا کہ نہین گمان کیا جاتا ساتھ ابن قتیبہ کے
کہ وہ حمل کرتا ہے اسکو اُسپر جسکو اہل جاہلیت اعتقاد کرتے تھے بنابرا سکے کہ وہ بذاتہ نفع اور نقصان پہونچاتا
ہے پس یہ خطا ہے اور سوائے اسکے نہین کہ مراد اسکی یہ ہے کہ یہی تین چیزین ہین جنکے ساتھ لوگ اکثر
اوقات شگون بد لیتے ہین سو جب کسی کے جی مین کوئی چیز واقع ہو تو اُسکو جائز ہے یہ کہ اسکو اسکے
غیر کے ساتھ بدل ڈالے اور ایک روایت مین ہے کہ اگر نحوست کسی چیز مین ہے تو ان تین چیزون مین ہے اور یہ
موافق ہے واسطے حدیث سہل کے جو باب کی دوسری حدیث ہے اور وہ تقاضا کرتی ہے نہ جزم کرنے کو
ساتھ اسکے بخلاف روایت زہری کے ابن عربی نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ اگر فرضًا خدا نے کسی چیز مین
نامبارکی پیدا کی ہے اس قبیل سے کہ جاری ہوئی ہے بعض عادت سے تو سوائے اسکے کچھ نہین کہ پیدا
کرتا اسکو اللہ ان چیزون مین اور مازری نے کہا کہ محمل اس روایت کا یہ ہے کہ اگر نحوست حق ہے تو یہ
تین چیزین زیادہ تر لائق ہین ساتھ اسکے اس معنے سے کہ واقع ہوتا ہے دلون مین بدشگون لینا ساتھ ان
چیزون کے اکثر اس چیز سے کہ واقع ہوتا ہے ساتھ غیر اُنکے کے اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ اُس نے
اس حدیث سے انکار کیا کہ ابوہریرہ رض بھول گیا اور اُسکے انکار کے کوئی معنے نہین باوجودیکہ اور اصحاب نے
بھی اسمین ابوہریرہ رض کی موافقت کی ہے اور بعضون نے اسکی یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث بیان کی گئی
ہے واسطے بیان کرنے اعتقاد لوگون کے بیچ اسکے نہ یہ کہ وہ اخبار ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ
ثابت ہونے اسکو کے اور چال حدیثون کی جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس تاویل کو بعید ٹھہراتے ہین ابن
عربی نے کہا کہ یہ جواب ساقط ہے اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسواسطے نہین بھیجے

کئے تاکہ خبر دین لوگون کو انکے اعتقاد گذشتہ اور حال کی ہے اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ بہیجے گئے ہین ساتہ تعلیم کرنے اُس چیز کے جسکا اعتقاد رکہنا لوگون کو لازم ہے اور ایک روایت مین ہے کہ نہین ہے نحوست او تحقیق ہوتی ہے نحوست عورت مین اور گہر مین اور گہوڑے مین اور اسکی سند مین ضعف ہے اور عبد الرزاق نے اپنے مصنف مین معمر سے روایت کی ہے کہ مینے سُنا جو اس حدیث کی تفسیر کرتا ہے کہتا ہے کہ عورت کی نحوست یہ ہے کہ اولاد نہ جنے اور گہوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اُسپر جہاد نہ کیا جاوے اور گہر کی نحوست یہ کہ ہمسایہ بد ہو اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ کسی نے مالک سے اُسکے معنے پوچھے تو مالک نے کہا کہ بہت ایسے گہر ہین کہ لوگ انمین بسے پس ہلاک ہوئے مازری نے کہا کہ مالک اسکو اپنے ظاہر پر عمل کرتے ہین اور معنے اسکے یہ ہین کہ خدا کی تقدیر سے اکثر اوقات ایسی چیز کا اتفاق پڑتا ہے کہ مکروہ ہوتی ہے نزدیک بسنے کے گہر مین پس ہوتا ہے یہ مانند سبب کے ابن عربی نے کہا کہ نہین ارادہ کیا مالک نے اضافت شوم کا طرف گہر کی سوائے اسکے کچھ نہین کہ وہ مراد ہے عادت کی جاری ہونے سے بیچ اُسکے پس اشارہ کیا طرف اسکی کہ لائق ہے واسطے مرد کے نکلنا گہر سے واسطے نگاہ رکھنے اپنے اعتقاد کی تعلق سے ساتہ باطل کے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اس حدیث کے یہ ہین کہ دراز ہوتا ہے عذاب کرنا دل کا ساتہ اُنکے باوجود مکروہ ہونے اُنکے کے واسطے ملازمت اُنکی کے ساتہ بسنے کے اور صحبت کے اگرچہ نہ اعتقاد کرے آدمی نحوست کا بیچ اُسکے پس اشارت کی حدیث نے طرف حکم کرنے کی ساتہ جدا کرنے اُنکے کے تاکہ دور ہو عذاب کرنا مین کہتا ہون جو چیز کہ اشارہ کیا ہے طرف اُسکی ابن عربی نے بیچ تاویل کلام مالک کے اولی ہے اور وہ نظیر ہے حکم کرنے کی ساتہ بہاگنے کی کوڑہی سے باوجود صحیح ہونے نفی عدوی کے اور مراد ساتہ اُسکے مادہ کا اوکہاڑنا ہے اور بند کرنا ذریعہ کا تاکہ نہ موافق ہووے اس سے کوئی چیز تقدیر کو پس اعتقاد کرے جسکی واسطے یہ واقع ہو کہ یہ عدوی سے ہی یا طیرہ سے پس واقع ہو بیچ اعتقاد اس چیز کے کہ منع کیا گیا ہے اُسکے اعتقاد رکہنے سے پس اشارہ کیا گیا ہے ساتہ پرہیز کرنے کی ایسی چیز سے اور طریق اس شخص کے حق مین کہ واقع ہو واسطے اسکے مثلا یہ بیچ گہر کے یہ کہ جلدی کرے طرف پہرنے کی اُس سے اسواسطے کہ اگر وہ اسمین بدستور رہیگا تو اکثر اوقات باعث ہوگا اسکو یہ اوپر اعتقاد صحت طیرہ اور تشاؤم کے اور ابو داؤد مین انس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا کہ ہم ایک گہر مین تہے کہ اسمین ہمارے دشمن بہت ہین تو ہم دوسری گہر کی طرف پہر گئے ہین تو آپ اسمین کیا فرماتے ہین سو فرمایا تو کہ اسکو چہوڑ دو کہ وہ برا ہے ابن عربی نے کہا کہ سوائے اسکے نہین کہ حکم کیا انکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہ نکلنے کے اُس سے واسطے اعتقاد اُنکے کی کہ یہ اُس گہر سے ہی اور نہین جیسا کہ گمان کیا انہون نے لیکن خدا تعالی نے

کیا اسکو موافق واسطے ظاہر ہونے قضاء الہی کے اور حکم کیا انکو ساتہہ نکلنے کے اس سے تا کہ نہ واقع ہو واسطے انکے بعد اوسکے کوئی چیز پس بدستور رہے اعتقاد انکا ابن عربی نے کہا کہ حضرت ؐ نے جو اسکو برا فرمایا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے اور یہ کہ ذکر کرنا اوسکا ساتھ بری اس چیز کے کہ اسمین واقع ہو جائز ہے بغیر اسکے کہ اعتقاد کرے کہ یہ اسمین ہے اور نہین منع ہے مذمت کرنا بری چیز کی جگہ کا اگرچہ شرع مین وہ چیز اس سے نہ ہو جیسے کہ مذمت کیا جاتا ہے گنہگار اور پر گناہ کے اگرچہ گناہ خدا کی تقدیر سے ہوتا ہے اور خطابی نے کہا کہ وہ استثناء غیر جنس سے ہی اور اسکے معنی ابطال مذہب جاہلیت کا ہی بیچ شگون بد لینے کے گویا کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کے واسطے گہر ہو کہ وہ اسمین رہنے کو برا جانے یا عورت ہو کہ اسکی صحبت کو برا جانے اور یا گھوڑا ہو کہ اسکی عادت کو برا جانے تو چاہیے کہ اس سے جدا ہو وے اور بعضے کہتے ہین کہ گہر کی نحوست یہ ہی کہ تنگ ہو اور اسکا ہمسایہ بد ہو اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ اولاد نہ جنے اور گھوڑے کی نحوست یہ ہی کہ اسپر جہاد نہ کیا جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ گھوڑے کی شومی یہ ہی کہ کمذات ہو اور عورت کی شومی یہ ہے کہ پہلے خاوند کی طرف جہکے اور گہر کی شومی یہ ہے کہ مسجد سے دور ہو اور اذان کی آواز نہ سنی جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم پہلے تہا پہر منسوخ ہوا ساتھ آیت کی کہ کوئی مصیبت نہین کہ پہنچے تمکو زمین مین مگر کتاب مین ہے اور نسخ احتمال سے ثابت نہین ہوتا خاصکر باوجود ممکن ہونے تطبیق کے اور خاصکر تحقیق وارد ہوئی ہے نفی شگون بد لینے کی نفس الحدیث مین پہر ثابت کرنا انکا چیزون مذکورہ مین اور بعضے کہتے ہین کہ حمل کیا جاتا ہے شوم اوپر کم ہونے موافقت کے اور بری طبیعت کے اور وہ مانند حدیث سعد بن ابی وقاص کے ہی کہ آدمی کی نیک بختی یہ ہے کہ اوسکی عورت نیک ہو اور گہر نیک ہو اور گھوڑا نیک ہو اور بدبختی اسکی یہ ہے کہ اسکی عورت بری ہو اور گہر برا ہو اور گھوڑا برا ہو اور یہ خاص ہوتا ہے ساتھ بعض قسمون مذکورہ کے سوا بعض کے اور ساتہہ اسکے تصریح کی ابن عبد البر نے پس کہا کہ ہوتی ہے نحوست واسطے ایک قوم کے سوائے دوسری قوم کے (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ اگر نحوست اور ناسازگی کسی چیز مین ہو تو عورت مین اور گھوڑے مین اور گہر مین بَابُ الْخَيْلِ لِثَلَاثَةٍ باب ہی اس بیان مین کہ گھوڑے تین آدمیون کے واسطے ہین ف اسیطرح اقتصار کیا ہے بخاری نے ابتداء حدیث پر اور حوالہ کیا تفسیر اسکی کو اوپر اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے بیچ اسکے اور بعضے شارحین نے اس سے حصر سمجہا ہی پس کہا کہ گھوڑا رکہنا نہین خارج ہوتا اس سے کہ ہو مطلوب مباح یا منع پس داخل ہوگا مطلوب مین واجب اور مندوب اور داخل ہوگا ممنوع مین مکروہ اور حرام باعتبار اختلاف مقاصد کے اور

بعضون نے اعتراض کیا ہے باین طور کہ مباح حدیث مین مذکور نہین اسواسطے کہ دوسرے قسم جسمین کہ یہ خیال کیا گیا ہے وارد ہوئی مین مقید ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ نہ بھولا یا حق اللہ کا بیچ اسکے پس ملحق ہوگا ساتھ مندوب کے اور بھید اسمین یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات سوای اسکے نہین کہ کوشش کرتے تہے ساتھ ذکر کرنے اس چیز کے کہ اس مین رغبت دلانا ہے یا منع کرنا اور ایہر مباح محض پس اس سے چپ رہتے تہے واسطے اس چیز کے کہ آپ کی عادت ہے کہ آپکا چپ رہنا معافی ہے اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ قسم دوسری دراصل مباح ہے مگر یہ کہ اکثر اوقات چڑہتی ہے طرف ندب کے ساتھ قصد کے برخلاف قسم پہلی کے پس تحقیق وہ ابتدا ہی سے مطلوب ہے (فتح) وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً یعنے اور خدانے فرمایا کہ خدانے گھوڑے بنائ اور خچرین اور گدہے کہ اوپر سوار ہو اور رونق .... ف یعنے تحقیق اللہ نے پیدا کیا ہے انکو واسطے سوار ہونے اور رونق کے سو جسنے انکو اسمین استعمال کیا ہے اسنے مباح کام کیا پس اگر فعل کے ساتھ بندگی کا قصد ہو تو چڑہیگا طرف ندب کے اور اگر گناہ کا قصد ہو تو اسکے واسطے گناہ حاصل ہوگا اور دلالت کرتی ہے حدیث باب کی اس تقسیم پر (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلَى ذَلِكَ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہے سو وہ مرد ہے جسنے گھوڑون کو خدا کی راہ مین یعنے جہاد کے واسطے باندہ رکہا پہر اونکو لمبی رسی مین باندہا کسی چراگاہ یا باغ کی چمن مین سو وے اپنی رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہان تک پہنچے اور جتنے گہاس کو چرے تو اس مرد کے واسطے اتنی نیکیان ہونگی اور اگر گہوڑے کی رسی ٹوٹ گئی پہر وے ایک بار یا دو بار زقند مار گئی تو اس مرد کے واسطے اسکے ٹاپونکی مٹی اور انکی لید نیکیان ہونگی اور اگر وے کسی دریا پر گذرے اور اسمین سے پانی پیویں اگرچہ مالک نے اسکے پلانے کا قصد نہ کیا

ہو تو بھی اسکے واسطے نیکیاں ہونگی تو ایسے گھوڑے اس مرد کے ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑے
کو باندہا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے لیے یعنے کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے
اس مرد پر وبال ہین اور پوچہے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گدہون کے حال سے تو فرمایا کہ نہین اُتاری گئی
مجہپر اُنکے حق مین کوئی چیز مگر یہ آیت جامعہ اور نادر کہ شامل ہے اونکے احکام کو کہ جسنے ذرہ بہر بہلائی کی
وہ دیکہہ لیگا اسے اور جسنے ذرہ بہر برائی کی وہ بھی اُسے دیکہہ لیگا **ف** یہ جو کہا کہ گھوڑے تین آدمیون
کے واسطے ہین تو وجہہ حصر کرنے کی تین ہین یہ ہے کہ جو گھوڑے رکہتا ہے تو یا تو انکو سواری کے واسطے
پالتا ہے یا تجارت کے واسطے اور ہر ایک دونون مین سے یا تو اسکے ساتھ اللہ کی بندگی کا فعل متصل
ہوتا ہے اور وہ پہلی قسم ہے یا گناہ کا فعل ہوتا ہے اور وہ اخیر ہے اور یا اس سے خالی ہوتا ہے اور وہ
دوسرا ہے اور یہ جو کہا کہ اُسنے پانی پلانے کا قصد نہ کیا ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ آدمی اجر دیا جاتا ہے دیر
تفصیلون کے جو واقع ہوتی ہین فعل طاعت مین جبکہ اسکے اصل کا قصد کیا ہو گرچہ ان تفصیلون کا قصد
کیا ہو اور تحقیق تاویل کی ہے اسکی بعض شارحین نے پس کہا ابن منیر نے کہ سوے اسکے نہین کہ اجر دیا گیا اس
واسطے کہ یہ وقت ہو کہ نہین نفع اوٹہایا جاتا ساتھ پینے اُسکے کہ بیچ اسکے پس غمناک ہوتا ہے مالک اسکا
ساتھ اسکے پس اجر دیا جاتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ جبکہ پیوے غیر کے پانی سے بغیر اسکی اجازت
کے پس غمناک ہوتا ہے مالک اسکا واسطے اسکے پس ثواب دیا جاتا ہے اور یہ سب پہرنا ہے قصد سے
اور تیسرے مرد کو بیان نہین کیا اور وہ شخص وہ ہے کہ گھوڑے کو باندہے اس نیت سے کہ اسکی سوداگری
فائدہ اوٹہاوے یعنے ساتھ نسل اسکے کے یا ساتھ اس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے اجرت اسکی سے اس شخص کی
کہ اسپر سوار ہووے یا مانند اسکے اور لوگون سے بے پرواہ ہووے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے
بچے پہر وہ خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون میں ہے نہ بہولا اور پوری حدیث علامات النبوۃ مین آویگی اور
یہ جو کہا کہ اسکی گردنون مین خدا کا حق نہ بہولا تو بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ اچہی طرح اسکا مالک بنے
اور اسکے پیٹ بہرنے اور سیراب ہونے کی خبرگیری کرے اور سواری مین اسپر شفقت کرے اور سوائے اسکے
نہین کہ خاص کی گئی ہے گردن ساتھ ذکر کے اسواسطے کہ وہ استعارہ کیجاتی ہے بہت وقت حقوق لازمہ مین
اور اسی قبیل سے ہے یہ آیت فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ اور یہ جواب اس شخص کا ہے جو گھوڑون مین زکوۃ کو واجب نہین
کہتا اور یہ قول جمہور کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتھ حق کے چھوڑنا اُنکے نر کا ہے اور سوار کرنا
اسپر خدا کی راہ مین اور یہ قول حسن اور شعبی اور مجاہد کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد حق سے زکوۃ
ہے اور یہ قول حماد اور ابو حنیفہ کا ہے اور مخالفت کی ہے اسکی اسکے دونون یارون نے اور تمام فقہاء

مشہور ہیں کہ ابو عمر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اس سے پہلے کسی نے یہ بات نہیں کہی ہو اور ریا کے معنے یہ ہیں کہ ظاہر میں بندگی ہو اور باطن میں اسکے برخلاف ہو اور ظاہر یہ ہے کہ ریا میں واو ساتھ معنے او کے ہے اسواسطے کہ یہ چیزیں کبھی جدی جدی ہوتی ہیں شخصوں میں اور ہر ایک ان میں سے جدا جدا مذموم ہے اور اس حدیث میں بیان ہے کہ سوائے اسکے نہیں کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر اسوقت ہوتی ہے جبکہ ہو انکا پالنا طاعت میں یا مباح کاموں میں ہو نہیں تو انکا پالنا مذموم ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہ آیت جامع ہے تو یہ واسطے شامل ہونے اسکے کے ہے سب قسموں کو بندگی اور گناہ سے اور اسکا نام فاذہ رکھا واسطے منفرد ہونے اسکے کے اپنے معنے میں ابن تین نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ آیت دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو گدہوں کے پالنے میں نیک عمل کریگا اوسکا ثواب دیکھے گا اور جو گناہ کریگا وہ اُسکا عذاب دیکھے گا ابن بطال نے کہا کہ اسمیں تعلیم ہے استنباط اور قیاس کرنے کی اسواسطے کہ تشبیہ دیگئی ہے وہ چیز کہ نہیں ذکر کیا اللہ نے حکم اسکا اپنی کتاب میں ساتھ اس چیز کے کہ ذکر کیا اسکو ذرہ بھر عمل سے بھلائے سے ہو یا برائی سے جبکہ دونوں کے معنے ایک ہوں اور یہ بہت عمدہ قیاس ہے نہیں منکر ہوتا اسکا مگر جسکو سمجھ نہیں اور تعاقب کیا ہے اسکا ابن منیر نے کہ یہ قیاس سے کسی چیز میں نہیں وہ صرف استدلال عموم کے ساتھ ہے اور اسمیں تحقیق ہے واسطے ثابت کرنے عمل کے ساتھ ظواہر عموم کے اور یہ کہ وہ لازم کیا گیا ہے یہانتک کہ دلالت کرے دلیل تخصیص پر اور اسمیں اشارت ہے طرف فرق کے درمیان حکم خاص منصوص کے اور عام ظاہر کے اور یہ کہ ظاہر منصوص سے دلالت کم ہے (فتح)

باب مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْغَزْوِ بیان ہے اس شخص کا جو غیر کے چوپائے کو کوڑا مارے یعنے اوسکی مدد اور رفاقت کے واسطے **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ثنا اَبُو عَقِيلٍ ثنا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنِيْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَهٗ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ اَبُو عَقِيلٍ لَا اَدْرِيْ غَزْوَةً اَوْ عُمْرَةً فَلَمَّا اَنْ اَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّتَعَجَّلَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَلْيَتَعَجَّلْ قَالَ جَابِرٌ فَاَقْبَلْنَا وَاَنَا عَلٰى جَمَلٍ لِّيْ اَرْمَكَ لَيْسَ فِيْهِ شِيَةٌ وَالنَّاسُ خَلْفِيْ فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَضَرَبَهٗ بِسَوْطِهٖ فَوَثَبَ الْبَعِيْرُ مَكَانَهٗ فَقَالَ اَتَبِيْعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِيْ طَوَائِفِ اَصْحَابِهٖ فَدَخَلْتُ اِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيْفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُوْلُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاقٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَعْطُوْهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ

الثَّمَنَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مینے ایکبارہ حضرت صلعم کے ساتھ سفر کیا ابوعقیل راوی نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ جہاد کا سفر تھا یا عمرے کا سو جب ہم مدینے کیطرف پلٹے تو حضرت ؐ نے فرمایا کہ جو اپنے گھر والون کی طرف جلدی جانا چاہے تو چاہیے کہ جلدی جاوے جابرؓ نے کہا سو ہم متوجہ ہوئے اور حالانکہ مین اپنے اونٹ پر سوار تھا جو خالص سیاہ تھا اسمین کوئی داغ نہ تھا اور لوگ میرے پیچھے تھے سو جسحالت مین کہ مین اسی طرح تھا تو اونٹ مجہپر کھڑا ہوا یعنے تھک گیا تو حضرت ؐ نے فرمایا کہ اے جابر تو اسکو روک رکھ تو حضرت ؐ نے اوسکو اپنے کوڑے سے ایک چوٹ ماری تو اونٹ اپنی جگہہ سے کودا تو حضرت ؐ نے فرمایا کہ کیا تو اونٹ کو بیچتا ہے مین نے کہا ہان سو جب ہم مدینے مین آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد مین داخل ہوئے تو مین آپکے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط (ایک جگہہ کا نام ہے کہ مسجد کے آگے پتھرون سے فرش کی ہوئی تھی) کے کنارے مین باندھا تو مینے آپ سے کہا یہ آپکا اونٹ ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لائے اور اونٹ کے گرد گھومنے لگے اور کہتے تھے کہ اونٹ ہمارا اونٹ ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کے کئی اوقیے بھیجے اور فرمایا یہ جابرؓ کو دیدو پھر فرمایا کہ تونے پورا مول لے لیا مینے کہا ہان فرمایا کہ مول اور اونٹ دونو تیرے ہین **ف** یعنے مول بھی دیا اور اونٹ بھی مجھکو عطا کیا **بَابُ** الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ سخت چوپائے پر سوار ہونا وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ اور نر گھوڑے پر سوار ہونا **ف** اور اخذ کیا ہے مصنف نے سخت چوپائے پر سوار ہونے کو نر پر سوار ہونے سے اسواسطے کہ وہ اکثر اوقات مین سخت ہوتا ہے مادہ سے اور اخذ کیا ہے اُسنے نر ہونا اسکے کو اس سے کہ ذکر کیا اوسکو ساتھ ضمیر مذکر کے اور ابن منیر نے کہا کہ یہ استدلال صحیح نہین ہے اسواسطے کہ عود صحیح ہے لفظ کے اور فرس کا لفظ مذکر ہے اگرچہ مؤنث پر بھی واقع ہوتا ہے اور عکس کیا ہے اسکو ایک جماعت نے پس کہا کہ صحیح ہے پھرنا ضمیر کا لفظ پر اور معنے پر ابن منیر نے کہا اور نہین باب کی حدیثون مین وہ چیز کہ دلالت کرے اوپر فضیلت دینے نر کے مگر یہ کہ ہم کہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی تعریف کی ہے اور مادہ سے سکوت فرمایا پس ثابت ہوئی تفصیل ساتھ اسکے ابن بطال نے کہا کہ معلوم ہے کہ مدینہ گھوڑیون سے خالی نہ تھا اور نہین منقول ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نہ آپکے تمام اصحاب سے کہ نرون کے سوا گھوڑیون پر سوار ہوئے ہون مگر وہ چیز کہ ذکر کی گئی ہے سعید بن عاص سے اور اسکے اس قول مین توقف ہے (فتح) وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ یعنے اور راشد بن سعد نے کہا کہ تھے سلف یعنے اصحاب اور جو اُنکے بعد ہین دوست رکھتے نر گھوڑون کو اسواسطے کہ وہ دلاور تر اور بہادر تر ہین گھوڑیون سے

ایک روایت میں ہے کہ تھے دوست رکھتے گھوڑیوں کو لوٹوں اور شبخونوں میں اور واسطے اسچیز کے کہ پوشیدہ ہے لڑائی کے کاموں سے اور تھی دوست رکھتے گھوڑوں کو لڑائی میں اور قلعوں میں اور اسچیز میں کہ ظاہر ہے لڑائی کے کاموں سے اور روایت ہے کہ تھے خالد بن ولید نہ لڑتے مگر گھوڑیوں پر اسواسطے کہ وہ پیشاب کو دور کرتی ہیں اور گھوڑا پیشاب کو روک رکھتا ہے (فتح) حدثنا احمد بن محمد انا عبد اللہ ثنا شعبۃ عن قتادۃ قال سمعت انس بن مالك کان فی المدینۃ فزع فاستعار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحۃ یقال لہ مندوب فرکبہ وقال ما راینا من فزع وان وجدناہ لبحرا ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ مدینے میں گھبراہٹ پڑی یعنے اسواسطے کہ دشمن آگیا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیا کہ کہا جاتا تھا اسکو مندوب یعنی مٹھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسپر سوار ہوئے اور جب پھرے تو فرمایا کہ ہم نے خوف کی کوئی چیز نہیں دیکھی اور البتہ ہمنے اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا باب سہام الفرس باب ہے بیان میں حصے گھوڑے کے یعنے وہ چیز کہ مستحق ہوتا ہے اسکو سوار مال غنیمت سے بسبب اپنے گھوڑے کے (فتح) وقال مالك یسہم للخیل والبراذین منہا یعنے اور امام مالک نے کہا کہ حصہ کیا جاوے واسطے گھوڑے کے اور واسطے ترکی گھوڑوں کے لقولہ تعالی والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا واسطے اس آیت کے کہ بنائے ہمنے گھوڑے اور خچریں اور گدہے کہ تم انپر سوار ہو ف ابن بطال نے کہا کہ وجہ استدلال کی ساتھہ آیت کے یہ ہے کہ خدا نے احسان جتایا ساتھ سوار ہونے گھوڑوں کے اور تحقیق حصہ ٹھیرایا ہے واسطے انکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور نام خیل کا واقع ہوتا ہے برذون اور ہجین پر بخلاف بغال اور حمیر کے اور گویا کہ آیت نے تمام پکڑ لیا ہے ہر چیز کو کہ سواری کیجاتی ہے اس جنس سے واسطے اسچیز کے کہ چاہتا ہے اسکو احسان جتانا پس جبکہ نہ نص کی اوپر برذون اور ہجین کے بیچ اسکے تو دلالت کی اسنے اوپر داخل ہونے انکے گھوڑوں میں اور مراد ہجین سے وہ گھوڑا ہے جسکا ایک ماں باپ عربی ہو اور دوسرا غیر عربی اور بعضے کہتے ہیں کہ جسکا باپ فقط عربی ہو (فتح) ولا یسہم لاکثر من فرس یعنے اور نہ حصہ نکالا جاوے واسطے زیادہ کے ایک گھوڑے سے یعنے اگر کسی غازی کے پاس ایک سے زیادہ گھوڑے ہوں تو صرف ایک ہی گھوڑے کا حصہ نکالا جاوے اور گھوڑوں کا حصہ نہ نکالا جاوے ف یہ بقیہ ہے امام مالک کی کلام کا اور یہی ہے قول جمہور کا اور لیث اور ابو یوسف اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ دو گھوڑوں کا حصہ نکالا جاوے اس سے زیادہ کا نہ نکالا جاوے اور اسباب میں

ایک حدیث بھی آئی ہے جسکو دارقطنی نے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے ابی عمرہ سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حصہ میرے واسطے نکالا اور چار حصے میرے گھوڑے کے واسطے نکالے سو میں نے پانچ حصے لیے اور قرطبی نے کہا کہ کسی نے نہیں کہا کہ دو گھوڑوں سے زیادہ کے واسطے حصہ نکالا جاوے مگر جو سلیمان بن موسے سے روایت ہے کہ ہر گھوڑے کے واسطے دو حصے ٹھہرائے جاوین خواہ کتنے ہی ہوں اور واسطے مالک اسکے ایک حصہ ہے یعنے گھوڑے کے دو حصوں کے سوا (فتح) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے کے واسطے دو حصے ٹھہرائے ہیں اور اسکے مالک کے واسطے ایک حصہ ٹھہرایا **ف** یعنے سوائے دو حصوں گھوڑے کے تو سوار کے واسطے تین حصے ہونگے اور خیبر کے جنگ میں آوے گا کہ نافع نے اسکو اسی طرح تفسیر کیا ہے اور اسکا لفظ یہ ہے کہ اگر مرد کے ساتھ گھوڑا ہو تو اسکے واسطے تین حصے ہیں اور اگر اسکے ساتھ گھوڑا نہ ہو تو اسکے واسطے صرف ایک حصہ ہے اور ابو داؤد وغیرہ نے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ حضرت صلعم نے مرد اور اسکے گھوڑے کے واسطے تین حصے ٹھہرائے ایک حصہ اسکا اور دو حصے اسکے گھوڑے کے اور دارقطنی نے رمادی کے طریق سے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوار کے واسطے دو حصے ٹھہرائے دارقطنی نے کہا کہ اسمین راوی سے وہم ہو گیا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ وہم نہیں سو واسطے کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ ٹھہرائے واسطے سوار کے بسبب اسکے گھوڑے کے دو حصے سوائے حصے اسکے کے جو اسکے ساتھ خاص ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو ابن ابی شیبہ ساتھ اسی اسناد کے تو کہا اسہم للفرس سہمین یعنے گھوڑے واسطے دو حصے ٹھہرائے اور اسی طرح روایت کیا ہے اسکو ابن ابی عاصم نے ابن ابی شیبہ سے اور شاید کہ رمادی نے اسکو معنے کے ساتھ روایت کیا ہے اور تحقیق روایت کیا ہے احمد نے ابن ابی اسامہ اور ابن نمیر دونو سے ساتھ اس لفظ کے اسہم للفرس یعنے گھوڑے کے واسطے دو حصے مقرر کیے اور نیز اسی تاویل پر محمول ہوگی وہ حدیث جو عبداللہ سے رمادی کی روایت کی طرح مروی ہے روایت کیا ہے اسکو دارقطنی نے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو علی بن حسین نے اور وہ ثابت تر ہے نعیم سے عبداللہ بن مبارک سے ساتھ لفظ اسہم للفرس کے اور تمسک کیا ہے ساتھ ظاہر اس روایت کے بعضے اس شخص نے جسنے دلیل

پکڑی ہے واسطے ابو حنیفہ کے بیچ قول اسکے کے کہ گھوڑے کے واسطے ایک حصہ ہے اور اسکے سوار کے واسطے دوسرا حصہ ہے تو سوار کے واسطے دو حصے ہونگے فقط اور نہیں حجت ہے واسطے اسکے بیچ اسکے واسطے اس چیز کے کہ ہمنے ذکر کی کہ مراد دو حصے گھوڑے کے ہین سوائے حصے سوار کے جو انکی ساتھ خاص ہے اور نیز حجت پکڑی گئی ہے واسطے اسکے ساتھ اس چیز کے کہ روایت کی ہے ابو داؤد نے مجمع بن جاریہ کی حدیث سے بیچ قصے خیبر کے کہا پس دی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوار کو دو حصے اور پیادے کو ایک حصہ اور اسکی سند مین ضعف ہے اور اگر ثابت ہو تو حمل کیا جاویگا اس چیز پر کہ پہلے گذری کہ مراد دو حصے گھوڑے کے ہین سوائے حصے اسکے کے اسواسطے کہ وہ دونون امرون کے محتمل ہے اور تطبیق وینی دونون روایتون مین اولے ہے خاصکر پہلی سندین زیادہ تر ثابت ہین اور انکے راویون کے ساتھ زیادتی علم کی ہے اور صریح تر اس سے وہ چیز ہے جو ابو داؤد نے ابی عمرہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے کی دو حصے دی اور واسطے ہر انسان کے ایک حصہ تو سوار کے واسطے تین حصے ہونگے اور واسطے نسائی کے زبیر کی حدیث مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو چار حصے دیے دو حصے اسکے گھوڑے کے اور ایک حصہ اسکا اور ایک حصہ اسکی قرابت کے واسطے اور کہا محمد بن سحنون نے کہ اکیلا ہوا ہے ابو حنیفہ ساتھ اسکے سوائے فقہاء شہرون کے اور ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ مین برا جانتا ہون کہ چوپائے کو مسلمان پر فضیلت دون اور یہ ضعیف شبہ ہے اسواسطے کہ درحقیقت کل حصے مرد کے واسطے ہین مین کہتا ہون اگر حدیث ثابت نہوتی تو البتہ شبہ قوی ہوتا اسواسطے کہ مراد کمی بیشی ہے درمیان پیادے اور سوار کے پس اگر گھوڑا نہ ہوتا تو سوار کو پیادے سے ایک حصہ زیادہ نہ دیا جاتا سو جسنے سوار کے واسطے دو حصے ٹھہرائے تو اسنے برابری کی درمیان گھوڑے اور مرد کے اور تحقیق یہ بھی تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ اصل عدم مساوات ہے درمیان انسان اور چوپائے کے سو جب نکلا یہ اصل ساتھ مساوات کے تو چاہیے کہ کمی بیشی بھی اسیطرح ہو اور تحقیق فضیلت دی ہے حنفیہ نے چوپائے کو آدمی پر بعض احکام مین پس کہتے ہین کہ اگر مار ڈالے کوئی کتا شکاری کہ اسکی قیمت دس ہزار سے زیادہ ہو تو اسکو ادا کرے اور غلام مسلمان کو مار ڈالے تو نہ ادا کرے اسمین مگر کم دس ہزار درہم سے اور حق یہ ہے کہ اعتماد اس مین خبر پر ہے یعنی حدیث پر اور نہین اکیلا ہوا ابو حنیفہ ساتھ اس چیز کے کہ اوسنے کہی پس یہی قول مروی ہے عمر اور علی اور ابو موسیٰ سے لیکن ثابت عمر اور علی سے مانند قول جمہور کے ہے اور استدلال کیا گیا ہے واسطے جمہور کے باعتبار معنے کے بایں طور کہ گھوڑا محتاج ہے طرف محنت کی واسطے خدمت اپنی کے اور گھاس اپنے کے اور ساتھ اسکے کہ حاصل ہوتی ہے ساتھ اسکے لڑائی مین بے پرواہی سے وہ چیز کہ نہین پوشیدہ ہے

اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اسپر کہ مشرک جب لڑائی مین حاضر ہو اور مسلمانون کے ساتھ لڑے تو اسکے
واسطے حصہ ٹھیرایا جاوے اور یہی قول ہے بعض تابعین کا مانند شعبی کے اور نہین حجت ہر بیچ اسکے اسواسطے کہ اسمین
جگہ کوئی عموم کا صیغہ وارد نہین ہوا اور استدلال کیا گیا ہے اسکے واسطے جمہور کے ساتھ اسحدیث کہ نہین حلال ہوئین غنیمتین
واسطے کسی کے پہلے ہمسے اور اسکا بیان اپنی جگہہ مین آویگا اور اسحدیث مین ترغیب ہے گھوڑون کی حاصل کرنے پر
اور انکے رکھنے پر جہاد کے واسطے اسچیز کے کہ اسمین ہی برکت ہے اور اعلاء کلمۃ اللہ ہے اور عظام شوکت ہے جیسا کہ خدا
نے فرمایا ومن رباط الخیل ترہبون بہ عدو اللہ وعدوکم یعنے اور گھوڑون کے باندہنے سے کہ ڈراؤ تم ساتھ
اسکے خدا کے دشمنون کو اور اپنے دشمنون کو اور اختلاف کیا گیا ہے اس شخص کے حق مین جو جہاد کیطرف نکلے
اور اسکے ساتھ گھوڑا ہو پس مر جاوے پہلے حاضر ہونے لڑائی کے تو مالک نے کہا کہ مستحق ہے گھوڑے کی حصے
کا اور امام شافعی اور باقی امام کہتے ہین کہ نہ حصہ نکالا جاوے واسطے اسکے مگر جبکہ حاضر ہو لڑائی مین اور اگر گھوڑا
لڑائی مین مر جاوے تو مستحق ہوتا ہے مالک اسکا اور اگر اسکا مالک مر جاوے تو بدستور رہتا ہے استحقاق اسکا اور
وہ واسطے وارثون کے ہے اور اوزاعی سے روایت ہے کہ جو لڑائی کی جگہہ مین پہنچے اور اپنا گھوڑا بیچ ڈالے تو اسکے واسطے
حصہ نکالا جاوے لیکن مستحق ہے بائع اسچیز سے کہ غنیمت لائے پہلے عقد کے اور خریدار اسچیز سے کہ غنیمت لائے
بعد اسکے اور جو مشتبہ ہو وہ بانٹا جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ ٹھیرایا جاوے یہانتک کہ دونو صلح کرین اور ابو
حنیفہ سے روایت ہے کہ جو داخل ہو دشمن کی زمین مین پیادہ تو نہ ٹھیرایا جاوے واسطے اسکے مگر حصہ پیادے کا اور اگرچہ
گھوڑا خریدے اور اسپر لڑے اور اختلاف کیا گیا ہے دریا کے غازیون مین جبکہ انکے ساتھ گھوڑے ہون تو
شافعی اور اوزاعی نے کہا کہ اسکے حصے نکالا جاوے (فتح) باب مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ اگر
کوئی لڑائی مین کسی کے چوپائے کی مہار کھینچے تو اسکا کیا حکم ہے حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا
رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُونَا
بِالسِّهَامِ فَأَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ
وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ترجمہ ابی اسحق سے روایت ہے کہ ایک مرد نے براء بن عازب سے کہا کہ کیا تم جنگ حنین کے دن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سے بہاگ گئے تہے تو براء نے کہا کہ لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہرگز
نہین بہاگے اسکا قصہ یون ہے کہ تحقیق ہوازن تیرانداز لوگ تہے اور مقرر جب ہم انسے ملے تو ہمنے انپر حملہ

گیا تو وہ شکست کہا کر بہاگے اور مسلمان غنیمت پر متوجہ ہوئے اور سامنے ہوئی ہمکو قوم ہوازن ساتھہ تیرون کے یعنے ہمکو سامنے سے تیر مارنے لگے یعنے اور مسلمانون نے شکست کہائی اور بہاگے اور اپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بس نہین بہاگے پس البتہ تحقیق مینے انکو دیکہا اور حالانکہ آپ اپنے سفید خچر پر سوار تہے اور ابو سفیان اسکی لگام پکڑے تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تہے کہ مین پیغمبر ہون آمین کچہ جہوٹ نہین ہے مین عبد المطلب کا بیٹا ہون **ف** اسکی پوری شرح جنگ حنین مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ ابو سفیان اسکی لگام پکڑے تہا (فتح) **باب** الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّآبَّةِ باب ہے بیان مین رکاب کے واسطے چوپائے کے **ف** بعضے کہتے ہین کہ رکاب لوہے کی ہوتی ہے اور لکڑی کی اور غرز نہین ہوتی مگر چمڑے سے اور بعضے کہتے ہین کہ دونون ہم معنے ہین یا غرز اونٹ کے واسطے ہوتی ہے اور رکاب گہوڑے کے واسطے ہوتی ہے۔ (فتح) **حدثنا** عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنا پاؤن رکاب مین رکہتے تہے اور آپکی اونٹنی آپکے ساتھہ سیدہی کہڑی ہوتی ہے تو ذو الحلیفہ کی مسجد کے نزدیک سے احرام باندہتے تہے **ف** یہ حدیث ظاہر ہے اسچیز مین کہ باب باندہا واسطے اسکے غرز سے اور اوپر رکاب پس لاحق کیا اسکو ساتھہ اسکے سو اسطے کہ وہ اسکے معنے مین ہین ابن بطال نے کہا گویا کہ بخاری نے اشارہ کیا ہے طرف اسکے کہ جو عمر سے روایت ہے کہ رکابون کو کاٹ ڈالو اور گہوڑون پر چڑہو تو یہ مطلق رکابون کے منع کرنے پر دلیل نہین اور سوائے اسکے کچہ نہین کہ مراد عادت ڈالنے انکی ہے اوپر سوار ہونے گہوڑون کے (فتح) **باب** رُكُوْبِ الْفَرَسِ الْعُرْيِ ننگے گہوڑے پر سوار ہونیکا بیان **ف** یعنے جسپر زین ہو اور نہ پالان **حدثنا** عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِيْ عُنُقِهِ سَيْفٌ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ آگے آئے انکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال مین کہ ننگے گہوڑے پر سوار تہے اسپر زین نہ تہی اور اسکی گردن پر تلوار لٹکی ہوئی تہی **ف** یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث کا جو پہلے گذر چکی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طلحہ کا گہوڑا عاریت لیا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ ایکبار مدینے مین ہول پڑے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو آگے سے آملے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آواز کی طرف انسے آگے بڑہ گئے تہے اور وہ ننگے گہوڑے پر سوار تہے بغیر زین کے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ کے گہوڑے پر سوار تہے اور شجاعت مین پہلے گذر چکا ہے کہ حضرت صلعم سب لوگون سے دلاور تر تہے اور اسکی شرح ہبہ مین گذر چکی ہے اور نیز

بیان ہی اس چیز کا کہ تھے اسپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تواضع سے اور یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھوڑے کی سواری کا نہایت تجربہ تھا اسواسطے کہ ننگے گھوڑے پر سوار ہونا نہیں حاصل ہوتا مگر اس شخص سے جو سواری کرنی خوب جانتا ہو اور یہ کہ جائز ہے لٹکانا تلوار کا گردن میں واسطے حاجت کے جبکہ اسکو اسمین مدد ہو اور اسحدیث مین وہ چیز ہے جو اشارہ کرتی ہے طرف اسکے کہ لائق ہے واسطے سوار کے یہ کہ سواری کی حفاظت کرے اور اسکی خبرگیری کرے اور طبع کو اسکے ساتھ ریاضت کراوے تاکہ اچانک اسکو کوئی سختی پیش نہ آوے تو اسکے واسطے تیاری کی ہوگی (فتح) **بَابُ الْفَرَسِ الْقَطُوْفِ** سست قدم گھوڑے کا بیان **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَةَ كَانَ یَقْطِفُ اَوْ كَانَ فِیْهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا یُجَارٰی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی کہ ایک بار مدینے والے گھبرائے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوے جو سست قدم تھا یا اسمیں کچھ سستی تھی سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھری تو فرمایا کہ ہمنے تمہارے اس گھوڑے کا قدم دریا پایا تو اسکے بعد کوئی گھوڑا اسکے ساتھ نہ چل سکتا تھا **ف** اسحدیث کی شرح پہلے گذر چکی ہے اور اسحدیث مین بیان ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت کا اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سست قدم گھوڑے پر سوار ہوے تو وہ تیز قدم ہوگیا (فتح) **بَابُ السَّبْقِ بَیْنَ الْخَیْلِ** باب ہے بیان مین گھڑدوڑ کے **ف** یعنے اسکے مشروع ہونے کی اور مراد سبق سے اس جگہ یہی ہی جو دوڑ کے واسطے رکھا جاتا ہے پھر کہا کہ باب ہے بیان مین ضمار کرنے گھوڑون کے واسطے گھڑدوڑ کے واسطے اشارت کرنے کے طرف اسبات کی کہ سنت گھڑدوڑ مین یہی کہ پہلے گھوڑون کو اضمار کرین اور اگر نہ اضمار کیے گئے ہون تو نہین منع ہے گھڑدوڑ اوپر اون کے پھر کہا باب غایة السباق للخیل المضمرة یعنے بیان اسکا اور بیان غایت ان گھوڑون کا کہ نہین ضمار کیے گئے (فتح) **حَدَّثَنَا** قَبِیْصَةُ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَجْرَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَیْلِ مِنَ الْحَفْیَاءِ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ وَاَجْرٰی مَا لَمْ یُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِیْمَنْ اَجْرٰی وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ نَبِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ قَالَ سُفْیٰنُ بَیْنَ الْحَفْیَاءِ اِلَی الثَّنِیَّةِ خَمْسَةُ اَمْیَالٍ اَوْ سِتَّةٌ وَبَیْنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ مِیْلٌ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ دوڑایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا اضمار کیا ہوا حفیا سے ثنیۃ الوداع تک اور دوڑایا اس گھوڑے کو کہ نہ اضمار کیا گیا تھا ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک ابن عمرؓ نے کہا کہ مین گھوڑون کی دوڑ لینے والون مین تھا سفیان نے کہا

کہ حفیا سے ثنیہ تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک ایک میل کا فاصلہ ہے **ف** حفیا نام ہے ایک جگہ کا چند کوس پر مدینہ سے اور ثنیۃ الوداع ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اہل مدینہ مسافرون کو وہان تک پہنچانے کو جاتے ہین **باب** اِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْقِ اضمار کرنا گھوڑے کا واسطے گھڑ دوڑ کے **ف** گھڑ دوڑ یہ ہے کہ دو گھوڑے دوڑاتے ہین کہ دیکھین کون آگے نکل جاوے اور ضمار اسکو کہتے ہین کہ گھوڑے کو خوب گھانس کھلاتے ہین تا قوی اور فربہ ہو بعد ازان کم کرتے جاتے ہین گھانس کو اور اسکی خوراک پر لا ٹہیراتے ہین اور ایک مکان مین بند کرکے اوپر جھول ڈالتے ہین کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لاتا ہے اور جب اسکا عرق خشک ہوتا ہے تو اسکا گوشت ہلکا ہو جاتا ہے اور قوی ہوتا ہے دوڑنے مین (فتح) **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَمَدًا غَايَةً فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ گھڑ دوڑ کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان اُن گھوڑون کے کہ نہین ضمار کیے گئے تھے اور اسکی انتہا ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک تھی اور مقرر عبداللہ بن عمر بھی گھڑ دوڑ کرنے والون مین تھے ابو عبداللہ یعنے بخاری نے کہا کہ امد کے معنے غایت ہے یعنے نہایت فطال علیہم الامد یعنے دراز ہوئی انپر غایت یعنے امد کے معنے کہ اس آیت مین واقع ہوا ہے غایت ہین **ف** ابن بطال نے کہا کہ باب باندھا ہے بخاری نے ساتھ طریق لیث کے ساتھ ضمار کے اور وارد کیا ہے ساتھ لفظ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ کے تا کہ اشارت کرے ساتھ اسکے طرف تمام حدیث کے اور ابن منیر نے کہا کہ نہین التزام کیا بخاری نے اسکو اپنے تراجم مین بلکہ اکثر اوقات باب باندھا ہے مطلق واسطے اس چیز کے کہ کبھی ثابت ہوتی ہے اور کبھی منفی ہوتی ہے پس معنی قول اسکے اضمار الخیل للسبق یعنے کیا ضمار شرط ہے یا نہین پس بیان کیا ساتھ اس روایت کے جسکو وارد کیا کہ شرط نہین اور اگر ہوتی غرض اسکی اقتصار محض تو البتہ ہوتا اقتصار کرنا اوپر اس طرف کے جو مطابق ہے واسطے ترجمہ کے اولی لیکن عدول کیا اس نے اس سے واسطے اس نکتہ کے اور نیز پس واسطے دور کرنے اعتقاد اس بات کے کہ ضمار جائز نہین واسطے اس چیز کے کہ اس مین مشقت ہانکنے اسکے سے اور خطر ہے بیچ اس کے پس بیان کیا اسنے کہ یہ منع نہین بلکہ جائز ہے مین کہتا ہون کہ ابن بطال اور ابن منیر کی کلام مین منافات نہین (فتح) **باب** غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ نہایت گھڑ دوڑ کی واسطے ان گھوڑون کے کہ ضمار کیے گئے ہون **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَابَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمُوسَى وَكَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ سِتَّةُ

امْيَالٍ اَوْ سَبْعَةٌ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ فَارْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ اَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِيْلٌ اَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيْهَا

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ گھڑدوڑ کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان ان گھوڑون کے کہ ضمار کیے گئے تھے سو انکو حفیا سے چھوڑا اور گھڑدوڑ کی انتہا ثنیۃ الوداع تھی ابو اسحق کہتا ہے کہ مین نے موسے سے کہا کہ ان دونون جگہون کے درمیان کتنا فاصلہ ہے اسنے کہا چھ یا سات میل ہے اور گھڑدوڑ کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان ان گھوڑون کے کہ نہین ضمار کیے گئے تھے سو چھوڑا انکو ثنیۃ الوداع سے اور اسکی انتہا مسجد بنی زریق تھی مینے کہا کہ اسکے درمیان کتنا فاصلہ ہے اوسنے کہا کہ میل یا مانند اسکے اور ابن عمرؓ بھی گھڑدوڑ کرنے والے لوگون مین تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے گھڑدوڑ کرنی اور یہ عبث مین داخل نہین بلکہ یہ ریاضت محمودہ ہے جو پہنچانے والی ہے طرف حاصل کرنے مقاصد کے جہاد مین اور نفع اٹھانے کے ساتھ اسکے وقت حاجت کے اور وہ دائر ہے درمیان استحباب اور اباحت کے باعتبار باعث کے او پر اسکے قرطبی نے کہا کہ نہین خلاف ہے بیچ جائز ہونے گھڑدوڑ کے اوپر گھوڑون کے اور انکے سوا اور چوپایون سے اور اوپر قدمون کے اور اسیطرح آپس مین تیر اندازی کرنے اور استعمال کرنا ہتھیارون کا اسواسطے کہ اس مین تجربہ کرنا ہے لڑائی پر اور یہ کہ جائز ہے ضمار کرنا گھوڑون کا اور نہین پوشیدہ ہے اختصاص استحباب اسکا ساتھ ان گھوڑون کے تیار کی گئی ہین واسطے جہاد کے اور یہ کہ جائز ہے نشان کرنا ساتھ ابتدا کے اور انتہا کے نزدیک گھڑدوڑ کے اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنا فعل کا طرف امر تھہرنے کے اسواسطے کہ مراد اسکی قول سابق سے یہ ہے کہ آپ نے حکم کیا یا مباح کیا **تنبیہ** نہین تعرض کیا اس حدیث مین واسطے گرو رکھنے کے اوپر اسکے لیکن باب باندھا ہے واسطے اسکے ترمذی نے باب المراهنة على الخيل اور شاید اسنے اشارہ کیا ہے طرف اس چیز کے کہ روایت کی احمد نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑدوڑ کی اور رہن رکھا اور تحقیق اجماع کیا ہے علماء نے اوپر جواز گھڑدوڑ کے بغیر عوض کے لیکن بند کیا ہے اسکو شافعی اور مالک نے اونٹ اور گھوڑے دوڑانے مین اور تیر اندازی مین اور خاص کیا ہے اسکو بعض علماء نے ساتھ گھوڑون کے اور جائز رکھا ہے اسکو عطا نے ہر چیز مین اور اتفاق کیا ہے علماء نے اوپر جائز ہونے گھڑدوڑ کے ساتھ عوض کے بشرطیکہ وہ دونو گھڑدوڑ کرنے والون کے غیر کیطرف سے ہو مانند امام کے جس جگہہ کہ انکے ساتھ کوئی گھوڑا نہ ہو اور جائز کہا ہے جمہور نے یہ کہ دونون مین سے ایک طرف سے ہو اور اسیطرح جبکہ ہو ساتھ انکے تیسرا حلال کرنے والا بشرطیکہ اپنے پاس سے کچھ نہ نکالے تاکہ نکلے عقد قمار کیصورت سے اور وہ یہ ہے کہ جانبین سے شرط ہو اور دو نو مال مشروط نکالین جو آگے بڑھ جاوے سو دونون کا مال لیوے پس اتفاق ہے علماء کا اسکے

منع ہونے پر اور ان مین سے بعضون نے شرط کی ہے محلل مین کہ نہ مستحق ہو سبقت مجلس سبقت مین اور یہ کہ مراد ساتھ مسابقت بالخیل کے اوپر سوار ہونا ہے نہ محض دو گھوڑونکا چھوڑنا بغیر سوار کے واسطے قول اسکے کے حدیث مین کہ عبد اللہ بن عمر بھی گھڑ دوڑ کرنے والون مین تھے سیطرح استدلال کیا ہے ساتھ اسکے بعضون نے اور اسمین نظر ہے اسواسطے کہ جو سوار ہونے کی شرط نہین کرتا نہین منع کرتا صورت سواری کو اور سوا اسکی نہین کہ حجت پکڑی ہی جمہور نے بایں طور کہ گھوڑے خود بخود راہ نہین پاتے ساتھ قصد غایت کی بغیر راکب کے اور اکثر اوقات نفرت کرتے ہین اور اسمین نظر ہے اسواسطے کہ راہ پانا نہین خاص ہے ساتھ سوار ہونے کے اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنا مسجد کا طرف قوم خاص کے اور باب باندھا ہے واسطے اسکے بخاری نے کتاب الصلوۃ مین اور یہ کہ جائز ہے معاملہ کرنا چوپایون کا وقت حاجت کے ساتھ اسچیز کے کہ ہو تہذیب واسطے اسکے بیچ غیر حاجت کی مانند ہو کھار کھنے کے اور دوڑانے کی اور یہ کہ خلقت کو اپنی اپنی جگہون مین اتارا جاوے سو اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضمار کیے گئے اور نہ ضمار کیے گئے مین فرق کیا اور اگر انکو باہم ملاتے تو غیر مضمر تھک جاتا (دفعہ) گھڑ دوڑ مین شرط ایک طرف سے ہو تو درست ہی اور اگر دونون طرف سے ہو تو درست نہین کہ یہ قمار ہی لیکن اگر کوئی تیسرا آدمی انکے درمیان گھوڑا ڈالے اس شرط سے کہ اگر تیسرا گھوڑا بڑھ گیا تو دونو سے لیوے گا اور اگر پیچھے رہا تو کچھ نہین دے گا تو یہ درست ہی اس صورت مین اگر دونون مین سے ایک بڑھ جاوے تو اسکو بھی دوسرے کو لینا درست ہوگا اور تیسرے آدمی کو محلل کہتے ہین کہ اسکے سبب سے یہ شرط جانبین کی حلال ہو گئی

باب نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہے بیان مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کے

ف اسی طرح جدا کیا ہے بخاری نے اس باب کو واسطے اشارت کرنے کی طرف اسکے کہ قصوے اور عضبا ایک اونٹنی کا نام ہے وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ یعنے اور ابن عمر نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسامہ کو اپنے پیچھے قصوے اونٹنی پر سوار کیا **ف** یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث کا اور پوری حدیث کتاب الحج مین گذر چکی ہے وَقَالَ الْمِسْوَرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ یعنے اور مسور نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین اڑی قصوے **ف** یہ ایک حدیث دراز کا ٹکڑا ہے جو کتاب الشروط مین گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا كَانَ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَاءُ مِنْ هٰهُنَا طَوَّلَهُ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ ترجمہ انس سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کو عضبا کہا جاتا تھا **حَدَّثَنَا** مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ

تُسَمّٰى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا
فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهٗ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَلَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا
وَضَعَهٗ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اونٹنی تہی اسکا نام غضبا تہا کوئی اسکے
آگے نہ بڑہتا تہا یا نہ قریب تہا کہ اس سے آگے بڑھے یعنی جس اونٹ سے مقابلہ کرتی تہے آگے بڑہجاتی تہی تو ایک
گنوار اپنے اونٹ پر آیا تو وہ عضبا سے آگے بڑھ گیا تو یہ اسکا آگے بڑہنا مسلمانوں پر ناگوار گذرا یہانتک
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو پہچانا یعنے اثر اسکی غم کا تو فرمایا کہ حق ہے یعنے امر ثابت ہے اللہ
پر یہ کہ نہیں اونچی ہوتی کوئی چیز دنیا سے مگر کہ اسکو پست کر دیتا ہے **ف** اس مین اختلاف ہے کہ عضبا
وہی قصوی یا کوئی اور تہی پس جزم کیا ہے حربی نے ساتھہ اول کے اور کہا کہ اسکے تین نام تہے عضبا
اور قصوی اور جدعا اور یہی روایت ہے واقدی سے اور اسکی غیر نے کہا کہ عضبا اور تہی اور کہا کہ جدعا
شہبا تہی اور وحی کے اترنے کے وقت آپکو اسکے سوا اور کوئی اونٹنی نہ اوٹہاتی تہی اور اسکے سوا اور بہی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی اونٹنیاں تہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے رکہنا اونٹوں کا واسطے سواری کے
اور واسطے گہر دوڑ کے اوپر اونکے اور اس حدیث مین زاہد بنانا ہے دنیا مین واسطے اشارہ کرنے کی طرف اسکی کہ کوئی
چیز اس سے اونچی نہیں ہوتی مگر کہ پست ہوتی ہے اور اسمین رغبت دلانا ہے تواضع پر اور اسمین خلق حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور تواضع اور عظمت آپکی اصحاب کے سینون مین (فتح) **باب** بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ قَالَهٗ اَنَسٌ باب ہے بیان مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفید خچر کے بابت
انس رض نے کہی ہے **ف** یہ اشارہ ہے طرف حدیث اسکی کے کہ قصے حنین مین ہے اور اسمین ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید خچر پر سوار تہے (فتح) وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ یعنے اور ابو حمید نے کہا کہ ایلہ (ایک شہر کا نام ہے بحرین مین) کے
بادشاہ نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک خچر سفید بہیجی **ف** یہ اشارہ ہے طرف حدیث اسکی کے جو دراز ہے
اور غزوہ تبوک مین آویگی اور جاننا چاہیے کہ جس خچر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین کے دن سوار تہے
وہ غیر اس خچر کے ہے جو ایلہ کے بادشاہ نے تحفہ بہیجا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ جس خچر پر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حنین کے دن سوار تہے اسکا نام دلدل تہا (فتح) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا يَحْيٰى
ثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً ترجمہ عمرو بن حارث سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے اپنے کچھ نہیں چھوڑا مگر خچر سفید اور اپنے ہتہیار اور زمین

کر چھوڑا اسکو بطور صدقہ کے **ف** اس حدیث کی شرح مغازی میں آویگی **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا یحیی بن سعید عن سفیان ثنی ابو اسحاق عن البراء قال قال له رجل یا ابا عمارۃ ولیتم یوم حنین قال لا واللہ ما ولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولی سرعان الناس فلقیہم ھوازن بالنبل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلۃ بیضاء وابو سفیان ابن الحارث اخذ بلجامھا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اسکو کہا کہ اے ابا عمارہ کیا تمنے جنگ حنین کے دن پیٹھ پھیری تھی اُسنے کہا کہ قسم ہے اللہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری ولیکن جلد باز لوگون نے پیٹھ پھیری تو ہوازن انکو تیرون کے ساتھ ملے یعنے سامنے سے انکو تیر اندازی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان اسکی لگام پکڑے تھا اور حضرت ص فرماتے تھے کہ میں پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہون **ف** اور غرض اس سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے اور اسکی شرح مغازی میں آویگی اور استدلال کیا ہے ساتھ اُسکے اسپر کہ جائز ہے رکھنا خچرون کا اور چڑھانا گدھون کا گھوڑیون پر اور اسپر حدیث علی کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو نہیں جانتے روایت کی یہ حدیث ابو داؤد نے اور صحیح کہا ہے اسکو ابن حبان نے پس کہا طحاوی نے کہ اسکو ایک قوم نے لیا ہے تو کہا کہ یہ کام کرنا حرام ہے اور نہیں ہے حجت بیچ اسکے اسواسطے کہ معنے اسکے رغبت دلانا ہے اوپر زیادہ کرنے گھوڑون کے اور گویا کہ مراد وہ لوگ ہیں کہ نہیں جانتے ثواب کو جو اسپر مرتب ہوتا ہے (فتح) **باب** جہاد النساء عورتون کے جہاد کا بیان **حدثنا** محمد بن کثیر انا سفیان عن معاویۃ بن اسحق عن عائشۃ بنت طلحۃ عن عائشۃ ام المؤمنین قالت استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الجہاد فقال جہادکن الحج وقال عبد اللہ بن الولید ثنا سفیان ثنا معویۃ بھذا **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جہاد کی اجازت چاہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے اور واسطے اسکے شاہد ہے ابو ہریرہؓ کی حدیث کہ جہاد کبیر کا یعنے عاجز ضعیف کا اور عورت کا حج اور عمرہ ہے **حدثنا** قبیصۃ ثنا سفین عن معویۃ بھذا وعن حبیب بن ابی عمرۃ عن عائشۃ بنت طلحۃ عن عائشۃ ام المؤمنین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالہ نساءہ عن الجہاد فقال نعم الجہاد الحج **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون نے آپ سے

جہاد کا حکم پوچھا حضرت صلعم نے فرمایا کہ عورتون کا جہاد حج ہے **ف** ابن بطال نے کہا کہ عائشہ کی حدیث دلالت کرتی ہے کہ جہاد عورتون پر واجب نہین لیکن حضرت صلعم نے یہ جو فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے تو اس سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ انکو نفل کرنا بھی جائز نہین اور جہاد انپر واجب جو نہین تو یہ واسطے اسکے ہی کہ انمین ہے مغایرت اس چیز کو کہ انسے مطلوب ہے ستر کرنے سے اور مردون سے دور رہنے سے پس اسی واسطے حج افضل ہے واسطے انکے جہاد مین کہتا ہون کہ تحقیق اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اسکے بیچ وارد کرنے اسکے کے ترجمہ کو مجمل اور پیچھا کرنا اسکا ساتھ ان بابون کے جو تصریح کرتے ہین ساتھ نکلنے عورتون کے جہاد مین (فتح) **باب** غَزْوَةِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ دریا مین سوار ہوکر عورت کا جہاد کرنا **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بِنْتِ مِلْحَانَ فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُهُمْ مِثْلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ أَوْ مِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ام حرام) ملحان کی بیٹی کے پاس گئے تو اسکے پاس تکیہ کرکے سو گئے پھر ہنستے ہوے جاگے تو اسنے کہا کہ یا حضرت صلعم آپ کیون ہنستے ہین فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے اس دریا سبز مین سوار ہونگے خدا کی راہ مین یعنے جہاد کے واسطے مثل انکی جیسے پادشاہ تختون پر تو اسنے کہا کہ یا حضرت صلعم آپ خدا سے دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی ان غازیون مین شریک کرے حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی اسکو بھی ان مین شریک کر پھر دوسری بار سو کر ہنستے جاگے تو اسنے حضرت صلعم کو اسکی مثل کہا یعنے جیسے پہلے کہا تھا تو حضرت صلعم نے بھی اسکو اسی طرح کہا تو اسنے کہا کہ آپ دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی ان مین شریک کرے حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو پہلے غازیون مین شریک ہے پچھلون سے نہین انس نے کہا سو ام حرام نے عبادہ بن صامت سے نکاح کیا تو قرظہ کی بیٹی کے ساتھ دریا مین سوار ہوئی سو جب جہاد سے پھری تو اپنے چوپائے پر سوار ہوئی تو اسنے اسکی گردن توڑ ڈالی تو سواری سے گر پڑی اور مر گئی **ف** یہ جو کہا کہ پھر اسنے عبادہ سے نکاح کیا تو اس سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ام حرام نے حضرت صلعم کے اس قول کے بعد نکاح کیا اور اول جہاد مین گذر چکا ہے کہ ام حرام عبادہ کے نکاح مین تہی تو حضرت ان کے پاس داخل ہوئے اور ظاہر اسکا یہ ہے کہ وہ اسوقت اسکے نکاح مین تہی پس یا تو یہ روایت اسپر محمول ہوگی

کہ وہ اُسکی بی بی تہی پہر تو اُسنے اسکو طلاق دی پہر اُسکے بعد اس سے رجوع کیا یہ جواب ابن تین کا ہے اور
یا قول راوی کا کانت تحت عبادۃ جملہ معترضہ ہو مراد راوی کی وصف کرنا ام حرام کا ہے ساتھ اسکے اس حال مین
کہ نہین مقید ہو ساتھ کسی حال کے حالات مین اور دوسری روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسنے اس سے اسکے
بعد نکاح کیا اور یہی اولی ہے کہ دوسری روایت کے موافق ہو (فتح) **بَابُ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ**
دُوْنَ بَعْضِ نِسَآئِهِ اوٹہانا مرد کا اپنی بی بی کو جہاد مین سوائے اپنی بعضی بی بیون کے یعنی یہہ جائز ہے۔
حدثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ ثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ
ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ
كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ
أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَأَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ
غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ ترجمہ
عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب سفر کو نکلنے کا ارادہ کرتے تہے تو اپنی
بی بیون مین قرعہ ڈالتے تہے سو جسکا نام قرعہ مین نکلتا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لے جاتے تہے تو
حضرت صلعم نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا ایک جہاد مین جسمین جنگ کیا تہا تو اس مین میرا نام نکلا تو مین حضرتؐ
کے ساتھ نکلی بعد نازل ہونے حجاب کے **ف** یہ حدیث کی پوری شرح تفسیر مین آوے گی اور یہ ظاہر ہے
باب مین اور اسمین تصریح ہے کہ اوٹہانا عائشہ رضؓ کا ساتھ اپنے تہا بعد قرعہ ڈالنے کے اپنی بی بیون مین (فتح)
بَابُ غَزْوِ النِّسَآءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ عورتون کا جہاد کرنا اور لڑنا ساتھ مردون کے **حدثنا**
أَبُوْ مَعْمَرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرٰى خَدَمَ
سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهٖ فِيْ أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ
تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِيْ أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے کہ جب جنگ احد
کا دن ہوا تو لوگون نے حضرت صلعم سے پیٹھ پہیری اور مقرر مین نے عائشہؓ اور ام سلیمؓ کو دیکہا کہ پنڈلیون سے
کپڑا اوپر کہینچے ہوئے تہین مین انکی پنڈلیون کی پازیبین دیکہتا ہون اپنی پیٹہون پر مشکین بہر بہر لاتی تہین
اور لوگون کو پلاتی تہین پہر پہر جاتی تہین اور انکو بہر لاتی تہین اور انکو لوگون کے منہ مین گراتی تہین **ف**
اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلعم انکو جہاد مین ساتھ لیجاتے تہے تو وہ زخمیون کا دوا کرتی تہین اور ایک
روایت مین ہے کہ عورتین حضرت صلعم کی ساتھ جنگ مین حاضر ہوا کرتی تہین پانی پلاتی تہین لڑنے والون کو

اور دوا کرتی تہین زخمیون کا اور ایک روایت مین ہے کہ جنگ حنین مین عورتین حضرت صلعم کے ساتھ نکلیں تو حضرت صلعم
نے انسے پوچھا تو انہون نے کہا کہ ہم نکلی ہین کہ بال بٹین اور خدا کی راہ مین مدد کرین اور زخمیون کا دوا کرین اور تیر دون
اور ستو پلا دین اور مین نے کسی حدیث مین یہہ تصریح نہین دیکھی کہ وہ لڑین اور اسیواسطے کہا ابن منیر نے کہ باب
مین عورتون کے لڑنے کا ذکر ہے اور حدیث مین نہین پس یا تو مراد اس سے غازیون کی مدد کرنی ہے اور یا مراد
یہہ ہے کہ وہ نہ کہڑی ہولین واسطے پانی پلانے زخمیون کے اور مانند اونکے کے مگر کہ وہ دریے ہتہیار کی تہین کہ
اپنی جانون سے دفع کرین اور یہی غالب ہے اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ ام سلیم رض نے حنین کے دن خنجر لیا تہا تو کہا
اگر کوئی کافر میرے نزدیک آیا تو مین اسکا پیٹ پہاڑ ڈالون گی اور احتمال ہے کہ غرض بخاری کی ساتھ ترجمہ
سے یہ کہ بیان کرین عورتین نہ لڑین اگرچہ جہاد مین نکلین پس حاصل اسطور سے ہے کہ لڑنا اونکا ساتھ مردون کے یعنے
کیا وہ جائز ہے یا جب مردون کے ساتھ جہاد مین نکلین تو اقتصار کرین اسچیز پر کہ ذکر کی گئی ہین زخمیون کے
دوا کرنے سے اور مانند اسکے پہر ذکر کی بخاری نے حدیث انس رض کی اور غرض اس سے یہہ قول اسکا ہے کہ مین نے عائشہ رض
اور ام سلیم کو دیکہا کہ پنڈلیون سے کپڑا اوٹہائی ہین اور اسکی شرح مغازی مین آوے گی (فتح) **باب حمل**
النساء القرب الى الناس في الغزو اوٹہانا عورتون کا مشکون کو طرف لوگون کے جہاد مین یعنے جائز ہے۔

حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا يونس عن ابن شهاب قال ثعلبة ابن ابي مالك ان عمر ابن الخطاب قسم مروطا بين نساء من نساء المدينة فبقي مرط جيد فقال له بعض من عنده يا امير المؤمنين اعط هذا ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي عندك يريدون ام كلثوم بنت علي فقال عمر ام سليط احق وام سليط من نساء الانصار ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر فانها كانت تزفر لنا القرب يوم احد قال ابو عبد الله تزفر تخيط ترجمہ ثعلبہ
سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے مدینے کی کچھ عورتون کے درمیان چادرین تقسیم کین سو ایک عمدہ چادر باقی رہی
تو انکی بعض پاس والون نے کہا کہ اے امیر المومنین یہ چادر رسول اللہ صلعم کی بیٹی کو دیجیے جو آپکے نکاح مین ہے مراد
انکی ام کلثوم علی کی بیٹی تہی جو حضرت فاطمہ سے تہی تو عمر فاروق نے کہا کہ ام سلیط لائق تر ہے اس سے اور ام
سلیط ایک انصاری عورت تہی ان لوگون مین سے جنہون نے حضرت صلعم سے بیعت کی تہی عمر رض نے کہا کہ وہ جنگ
احد کے دن ہمارے واسطے مشکین اوٹہا اوٹہا لاتی تہی امام بخاری رح نے کہا کہ تزفر کے معنے تخیط ہین یعنے سیتی تہی
ف عمر فاروق رض نے ام کلثوم علی کی بیٹی سے نکاح کیا ہوا تہا اور اسکی مان فاطمہ رض تہین پس اسیواسطے
اسکو رسول اللہ کی بیٹی کہا کہ وہ حضرت صلعم کی نواسی تہی اور آپکی زندگی مین پیدا ہوئی تہی اور وہ فاطمہ رض کے
سب بیٹیون سے چہوٹی تہی اور اس حدیث کی شرح مغازی مین آوے گی (فتح) **باب مداواة النساء**

الجرحى في الغزو دوا کرنا عورتوں کا زخمیوں کو جہاد میں یعنے خواہ مرد زخمی ہو یا کوئی غیر (فتح) حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا بشر بن المفضل ثنا خالد بن ذکوان عن الربیع بنت معوذ قالت کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نسقی الماء ونداوی الجرحى ونرد القتلى ترجمہ ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ ہم جہاد میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھیں غازیوں کو پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کا دوا کرتی تھیں اور مقتولوں کو اٹھالاتی تھیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عورت اجنبی کو معالجہ کرنا مرد اجنبی کا واسطے ضرورت کے ابن بطال نے کہا کہ یہ خاص ہے ساتھ محرموں کے پھر ساتھ متجالات کے ان میں سے اس واسطے کہ جگہ زخم کی نہیں لذت اٹھائی جاتی ساتھ چھونے اسکے کے بلکہ اس سے بدن کے بال کھڑے ہوتے ہیں پس اگر غیر متجالات کے ساتھ ضرورت پڑے تو چاہیے کہ ہو بغیر مباشرت اور چھونے کے اور دلالت کرتا ہے اوپر اسکے اتفاق انکا اسپر کہ جب عورت مر جاوے اور کوئی عورت اسکو نہلانے والی نہ پائی جاوے تو نہ مباشر ہو غسل اسکا کا ساتھ چھونے کے بلکہ پردے کے اوپر سے اسکو نہلاوے اور اسکے بدن کو ہاتھ نہ لگاوے یہ قول بعض اہل علم کا مانند زہری کے اور اکثر کے قول میں تیمم کراوے اور اوزاعی نے کہا کہ بدستور دفنائی جاوے اور ابن منیر نے کہا کہ فرق درمیان حال مداوات کے اور نہلانے مردے کے یہ ہے کہ غسل عبادت ہے اور مداوات ضرورت ہے اور ضرورت حرام کو مباح کر دیتی ہے (فتح)

باب رد النساء الجرحى والقتلى پھیر لانا عورتوں کا زخمیوں اور مقتولوں کو حدثنا مسدد قال ثنا بشر بن المفضل عن خالد بن ذکوان عن الربیع بنت معوذ قالت کنا نغزو مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنسقی القوم ونخدمهم ونرد الجرحى والقتلى الى المدينة ترجمہ ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ ہم (عورتیں) حضرت صلعم کے ساتھ جہاد کرتی تھیں تو لوگوں کو پانی پلاتی تھیں اور انکی خدمت کرتی تھیں اور پھیر لاتی تھیں زخمیوں اور شہیدوں کو طرف مدینہ کی

باب نزع السهم من البدن کھینچنا تیر کا بدن سے حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله عن ابی بردة عن ابی موسى قال رمی ابو عامر فی رکبته فانتهيت اليه فقال انزع هذا السهم فنزعته فنزا منه الماء فدخلت على النبی فاخبرته فقال اللهم اغفر لعبيد ابی عامر ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے کہ ابو عامر کو گھٹنے میں تیر لگا تو میں اسکے پاس پہنچا اسنے کہا کہ اس تیر کو کھینچ لے تو میں نے اسکو کھینچا تو اسکے زخم سے پانی جاری ہوا تو میں حضرت صلعم کے پاس گیا اور آپکو خبر دی تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ الہی بخشدے عبید ابو عامر کو **ف** اس حدیث کی شرح مغازی میں آویگی مہلب نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کھینچنا تیر کا بدن سے اگرچہ اسکے پیچھے موت ہو اور یہ ہلاکت میں ڈالنے کے قبیل سے نہیں جبکہ اسکے ساتھ نفع اٹھانے کی امید رکھتا ہو اور مثل اسکے ہے داغنا وغیرہ امور جنکے ساتھ دوا کیجاتی ہے اور ابن منیر نے کہا کہ شاید باب باندھا ہے بخاری نے ساتھ اسکے تاکہ نہ خیال کیا جاوے کہ شہید کے تیر نہ کھینچا جاوے بلکہ اسمیں باقی رہے جیسے کہ حکم ہوا ہے ساتھ دفنانے اسکے کے ساتھ خون اسکے کے تاکہ اسی طرح اٹھایا جاوے پس بیان کیا ساتھ اس ترجمہ کے کہ وہ جائز ہے

اور جو بات مہلب نے کہی ہے وہ اولی ہے اس واسطے کہ حدیث باب کے متعلق ہے ساتھ اس شخص کے کہ جسکو زندگی میں تیر لگے اور ابھی وہ زندہ ہے اور جو بات ابن منیر نے کہی ہے وہ متعلق ہے ساتھ کھینچنے اسکے کے بعد موت کے (فتح) **بَاب** الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جہاد میں خدا کی راہ میں چوکیداری کرنے کا بیان **ف** یعنی بیان سمجھ کا اس میں ہے فضیلت سے **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِاَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک رات حضرت صلعم جاگتے رہے پھر جب مدینہ میں آئے تو فرمایا کہ کاش کوئی نیک آدمی میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے تو ناگہاں ہمنے ہتھیاروں کی آواز سنی تو فرمایا کہ یہ کون ہے تو اسنے کہا میں سعد بن ابی وقاص ہوں میں آیا ہوں کہ آپکی نگہبانی کروں اور حضرت صلعم سوئے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لینا خوف کو اور نگہبانی کرنی دشمن سے اور یہ کہ لوگوں پر لازم ہے کہ اپنے بادشاہ کی نگہبانی کریں واسطے خوف قتل کے اور یہ کہ جائز ہے تعریف کرنی اس شخص کی جو بھلائی کے ساتھ احسان کرے اور نام رکھنا اسکا نیکوکار اور سوائے اسکے نہیں کہ حضرت صلعم نے یہ کام کیا باوجود قوی ہونے آپکے توکل کے واسطے پیروی کرنے کے ساتھ آپکے بیچ اسکے اور حالانکہ آپنے دونوں زرہیں پہنی تہیں باوجودیکہ جب لڑائی سخت ہوتی تہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے آگے ہوتے تہے اور نیز توکل اسباب کے منافی نہیں اس واسطے کہ توکل دل کا عمل ہے اور اسباب بدن کا عمل ہے اور تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تا کہ قرار پکڑے دل میرا اور حضرت صلعم نے فرمایا کہ اونٹ کو رسی سے باندہ اور توکل کر ابن بطال نے کہا کہ یہ منسوخ ہے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث عائشہ رض کی قرطبی نے کہا کہ نہیں آیت میں وہ چیز کہ منافی ہو چوکیداری کو جیسا کہ خبر دینا اللہ کا ساتھ مدد کرنے دین اپنے کے اور ظاہر اسکا نہیں منع کرتا لڑنے کے حکم کو بنا بر اسکے پس مراد آیت میں عصمت فتنہ اور اضلال سے ہے یا روح قبض کرنے سے (فتح) **حَدَّثَنَا** يَحْيٰى بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ لَمْ يَرْفَعْهُ اِسْرَائِيْلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ وَزَادَ لَنَا عَمْرٌو وَقَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ

كان في الحراسة كان في الحراسة وان كان في الساقة كان في الساقة ان استاذن لم يؤذن له وان شفع لم يشفع تعسا كانه يقول فاتعسهم الله طوبى فعلى من كل شيء طيب وهي ياء حولت الى الواو وهي من يطيب ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منہ کے بل گر پڑا یعنے ہلاک ہوا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل دہاریدار کا بندہ اگر اسکو دیجے تو راضی ہے اور اگر نہ دیجے تو ناخوش ہوا اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت صنے فرمایا کہ ہلاک ہوا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل کا بندہ اگر دیجے تو راضی ہے اور اگر نہ دیجے تو غضبناک ہو ہلاک ہوا اور ٹوٹا پانے والا ہوا اور جب اسکو کانٹا لگے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اس بندہ کو جو اپنے گہوڑے کی باگ خدا کے راہ مین تہامے رہے اسکے بال بکہرے اور اسکے دونو قدم گرد مین بہرے اگر اسکو چوکیداری مین رکہیے تو چوکیداری مین رہے اور اگر اسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کی واسطے مقرر کیجے تو وہین رہے اور اگر وہ سردار کے پاس آنے کی اجازت مانگے تو اسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو قبول نہ ہو اور تعسا کے معنے جو آیت والذین کفروا فتعسا لہم مین واقع ہین یہ ہین کہ گویا خدا کہتا ہے کہ خدا نے انکو ہلاک کر ڈالا اور نا امید کیا اور طوبیٰ فعلی کا وزن ہے ہر چیز ستہری سے یعنے مشتق ہے طیب سے اور وہ ی واو سے بدل ہو گئی ہے اور وہ یطیب سے ہے ف اس حدیث کی شرح کتاب الرقاق مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول ہی کہ خوشی ہو جیو اس بندے کو جو اپنے گہوڑے کی باگ خدا کی راہ مین تہامے رہے واسطے قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اگر اسکو چوکیداری مین رکہیے تو چوکیداری مین رہی اور تعس سعد کی ضد ہی یعنے بدبخت اور یہ جو کہا کہ جب اوسکو کانٹا چبہے تو نکال سکے تو یہ دعا کرنے کی ساتہہ اسکے اشارت ہی طرف عکس مقصود اسکے کی اسواسطے کہ جو گر پڑے گا اسکے پاؤن مین کانٹا چبہے اور کوئی نکالنے والا نہ پاوے تو ہوتا ہے عاجز حرکت سے اور کوشش کرنے سے دنیا کے حاصل کرنے مین اور یہ جو کہا کہ خوشی ہو جیو اوس بندے کو الخ تو یہ اشارت ہے طرف رغبت دلانیکے اوپر عمل کرنیکے ساتھ اوس چیز کے کہ حاصل ہوتا اوسکی خیر دنیا اور آخرت کی اور یہ جو کہا کہ اگر چوکیداری ہو تو چوکیداری مین ہوتا ہے تو معنے اوس کے یہ ہین کہ اگر مہم چوکیداری ہو تو چوکیداری مین ہوتا ہے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ وہ چوکیداری کے ثواب مین ہے اور ابن جوزی نے کہا کہ وہ غیر مشہور ہی نہین قصد کرتا بلندی کا اور یہ جو کہا کہ اگر سفارش کری تو اسکی قبول نہ ہو تو یہ ہی ترک کرنا حب ریاست کا ہی اور شہرت کا اور فضیلت خمول اور تواضع کی اور بعض کہتے ہین کہ طوبیٰ سے مراد دعا کرنی ہے واسطے اسکے بہشت کی اسواسطے کہ طوبیٰ بہشت کے سب درختون سے مشہور ہی اور جسکو طوبیٰ ملا وہ بہشت مین داخل ہوا تکمیل وارد ہوئی ہین چند حدیثین بیچ فضیلت حراست کے جو بخاری کی شرط پر نہین ان مین ایک حدیث عثمان کی ہے جو ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ خدا کی راہ مین ایک رات چوکیداری کرنی بہتر ہے ہزار راتون سے کہ رات کو جاگے اور دن کو روزہ رکہے اور حدیث سہل بن معاذ کی کہ جو مسلمانون کے گرد

چوکیداری کرے تو دوزخ کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھیگا مگر واسطے حلال کرنے قسم کے روایت کی یہ حدیث احمد نے اور
حدیث ابی ریحانہ کی کہ جو آنکھ خدا کی راہ میں جاگے اسپر آگ حرام ہے روایت کی یہ حدیث نسائی وغیرہ نے (فتح)
باب فضل الخدمة في الغزو باب ہے بیان میں فضیلت خدمت کے جہاد میں **ف** یعنے برابر ہے کہ ہو
چھوٹے سے واسطے بڑے کے یا عکس اسکا یا ساتھ برابری کے (فتح) **حدثنا** محمد بن عرعرة قال ثنا
شعبة عن يونس بن عبيد عن ثابت البناني عن انس بن مالك قال صحبت جرير بن عبد الله
فكان يخدمني وهو اكبر من انس قال جرير اني رايت الانصار يصنعون شيئا لا اجد احدا منهم
الا اكرمته ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ میں جریر بن عبد اللہ کے ساتھ تھا یعنی سفر میں تو وہ میری خدمت
کرتا تھا اور وہ انس سے بڑا تھا جریر نے کہا کہ میںنے انصار کو دیکھا ایک چیز کرتے تھے یعنے حضرت م کے نہایت
تعظیم) نہیں پاتا میں کسی کو ان میں سے یعنے جنہوں نے حضرت م کی خدمت کی مگر کہ میں اسکی تعظیم کرتا
ہوں **ف** ایک روایت میں ہے کہ میںنے قسم کھائی کہ میں ان میں سے کسی کے ساتھ صحبت نکرونگا مگر کہ
اسکی خدمت کرونگا اور ایک روایت میں ہے کہ میں ہمیشہ انصار کو دوست رکھتا ہوں اور اسحدیث میں فضیلت
انصار کی ہے اور فضیلت جریر کی اور تواضع اسکی اور محبت اسکی واسطے حضرت م کے (فتح) **حدثنا** عبد العزيز
بن عبد الله ثنا محمد بن جعفر عن عمرو بن ابي عمرو مولى المطلب بن حنطب انه سمع انس
بن مالك يقول خرجت مع رسول الله الى خيبر اخدمه فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم
راجعا وبدا له احد قال هذا جبل يحبنا ونحبه ثم اشار بيده الى المدينة قال اللهم اني احرم
ما بين لابتيها كتحريم ابراهيم مكة اللهم بارك لنا في صاعنا ومدنا ترجمہ انس بن مالک
سے روایت ہے کہ میں حضرت م کے ساتھ خیبر کیطرف نکلا اسحال میں کہ میں آپکی خدمت کرتا تھا سو جب حضرت م
پھر کر مدینہ کو تشریف لائے اور آپکے واسطے احد پہاڑ ظاہر ہوا تو فرمایا کہ یہہ پہاڑ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم اسکو
دوست رکھتے ہیں پھر اپنے ہاتھ مبارک سے مدینہ کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ الٰہی میں حرام کرتا ہوں جو کچھ
کہ مدینہ کی دونوطرف پتھریلی زمین کے اندر ہے یعنے اسکی درخت اور شکاری جانوروں سے جیسے کہ ابراہیم
علیہ السلام نے مکہ کو حرام کیا الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے صاع اور مد میں **حدثنا** سليمان بن داود
ابو الربيع عن اسمعيل بن زكريا ثنا عاصم عن مورق العجلي عن انس قال كنا مع النبي
صلى الله عليه وسلم اكثرنا ظلا الذي يستظل بكسائه واما الذين صاموا فلم يعملوا شيئا
واما الذين افطروا فبعثوا الركاب وامتهنوا وعالجوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم
ذهب المفطرون اليوم بالاجر ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت م کے ساتھ سفر میں تھے

بعضے ہم مین سے روزیدار تہے اور بعضے بے روزہ تہے اور ہم مین سے زیادہ تر سایہ مین وہ شخص تہا جو اپنی چادر کے ساتھ سایہ کرتا تہا اور بعضے ہم مین سے اپنے ہاتھ کے ساتھ سورج سے سایہ کرتے تہے یعنے سایبان نہ تہا سو جو روزیدار تہے انہون نے کچہ کام نہ کیا یعنے روزے کے سبب سے کام سے عاجز ہوئے اور لیکن جن لوگون نے روزہ کہول ڈالا تہا تو انہون نے اونٹون کو اوٹہایا یعنے واسطے خدمت انکی کے اور پانی پلانے اور گہانس انکی کے اور روزیدارون کی خدمت کی یعنے اور خیمے قائم کیے تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ آج روزہ کہولنے والے ثواب کو لیگئے ف یعنے زیادہ ثواب کو اور یہ مراد نہین کہ روزیدارون کا ثواب کم ہوا بلکہ مراد یہ ہے کہ حاصل ہوا واسطے اُنکے اجر عمل اُنکے کا اور مانند ثواب روزیدارون کے کہ انہون نے اپنا کام بہی کیا اور روزیدارون کا کام بہی کیا پس اسی واسطے کہا ساتہہ کل ثواب کے واسطے وجود صفات کے جو تقاضا کرتے ہین واسطے حاصل کرنے اجر کے اُن مین سے ابن ابی صفرہ نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ اجر خدمت جہاد کا اعظم ہے اجر روزیدار کے سے مین کہتا ہون کہ یہ عام نہین اور اسمین رغبت دلانا ہے اوپر مدد کرنے کے بہائیون اور اسپر کہ سفر مین روزہ نہ رکہنا افضل ہے روزہ رکہنے سے اور یہ کہ سفر مین روزہ رکہنا جائز ہے بخلاف اس شخص کے جو کہتا ہے کہ منعقد نہین ہوتا اور اس حدیث مین یہ بیان نہین کہ یہ روزہ فرض تہا یا نفل اور لائق تہا کہ یہ حدیث کتاب الصیام مین بیان کیجاتی (فتح)

بَابُ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهٖ فِي السَّفَرِ باب بیان مین اس شخص کے جو سفر مین اپنے ساتھی کا اسباب اوٹہاوے۔

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامٰى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی ہر ہڈی اور ہر جوڑ جوڑ پر صدقہ ہے مدد کرنا مرد کا اسکی سواری مین اسحال مین کہ اسکو سواری پر چڑہا دیوے یا اسکا اسباب اسکی سواری پر لدا دیوے صدقہ ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کر دینا اور ہر ایک قدم جو نماز کے واسطے چلے صدقہ ہے اور راہ بتلانا صدقہ ہے ف یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب مین اسواسطے کہ وہ شامل ہے حالت سفر کو اس اطلاق سے بطریق اولی اور اسکی کچہ شرح گذر چکی اور کچہ آگے آویگی ابن بطال نے کہا کہ جب غیر کی سواری کے ساتہہ کام کرنے مین آدمی کو ثواب ہوتا ہے تو جو غیر کو اپنی سواری پر چڑہاوے ثواب کی نیت سے تو اسکو اور زیادہ ثواب ہوگا (فتح)

بَابُ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین ایک دن اسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنے کی فضیلت وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا الاٰيَة یعنے اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے ایمان والو صبر کرو یعنے ثابت رہو دین پر اور محنت کہینچو یا مقابلے مین مضبوطی کرو اور چوکیداری

کرو دار الاسلام کی سرحد پر یعنے واسطے حفاظت کرنے مسلمانون کے کافرون سے **ف** اور استدلال کرنا بخاری کا ساتھ آیت کے اختیار کرنا ہے واسطے مشہور تر تفسیر اسکی کے پس حسن بصری اور قتادہ سے روایت ہے کہ اصبروا سے مراد ثابت رہنا بندگی پر ہے اور صابروا سے مراد مضبوطی کرنا دشمن کے مقابلے مین ہے جہاد مین اور رابطوا سے مراد خدا کی راہ مین چوکیداری کرنی ہے اور محمد بن کعب سے روایت ہے کہ صبر کرو طاعت پر اور صبر کرو واسطے انتظار وعدے کے اور تیار رہو واسطے جہاد دشمن کے اور ڈرو درمیان اپنے زید بن اسلم سے روایت ہے کہ صبر کرو جہاد پر اور صبر کرو دشمن کے مقابلے مین اور تیار کرو گھوڑے اور اپر قید کرنی ایک دن کی ترجمہ مین اور اطلاق اسکا آیت مین پس گویا کہ اشارہ کیا ہے اسنے کہ مطلق اسکا مقید ہے ساتھ حدیث کے پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ اسکے کہ اقل درجہ چوکیداری کا ایک دن ہی واسطے سیاق اسکے بیچ مقام مبالغہ کے اور ذکر کرنا ساتھ جگہہ کوڑی کے نیز اسی کیطرف اشارہ کرتا ہے (فتح)

حدثنا عبد اللہ بن منیر سمع ابا النضر ثنا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار عن ابی حازم عن سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیہا وموضع سوط احدکم من الجنۃ خیر من الدنیا وما علیہا والروحۃ یروحہا العبد فی سبیل اللہ او الغدوۃ خیر من الدنیا وما علیہا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین دار الاسلام کی سرحد پر ایک دن چوکیداری کرنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت مین تمہاری کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول روز یا آخر روز بندی کا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرایش سے **ف** نسائی اور احمد وغیرہ کی روایت مین ہے کہ ایک دن یا ایک رات دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنی بہتر ہے روزے ایک مہینے کے سے اور اسکی شب بیداری سے اور احمد اور ترمذی مین روایت ہے کہ خدا کی راہ مین ایک دن چوکیداری کرنی بہتر ہے ہزار دن سے بیچ اس چیز کے کہ اسکی سوا ہی منزلون مین ابن بزیزہ نے کہا کہ نہین تعارض ہے درمیان دونون کے اسواسطے کہ وہ حمل کیجاوے گی اوپر اعلام کرنے کے ساتھ زیادت کے ثواب مین پہلے سے یا ساتھ اختلاف عمل کرنے والون کے مین کہتا ہون کہ یا باعتبار عمل کے بہ نسبت کثرت اور قلت کے اور یہ دونو باب کی حدیث کو بھی معارض نہین ہے اسواسطے کہ روزہ ایک مہینے کا اور قیام اسکا بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرایش سے (فتح)

باب من غزا بصبی للخدمۃ جو کوئی جہاد کرے ساتھ لڑکے کے کہ خدمت کے واسطے ہو نہ واسطے جہاد کے **ف** یہ اشارت ہے طرف اسکے کہ لڑکا جہاد کے ساتھ مخاطب نہین لیکن اسکو ساتھ لے جانا جائز ہے بطور تابعداری کے (فتح)

حدثنا قتیبۃ ثنا یعقوب عن عمرو عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی طلحۃ التمس غلاما من غلمانکم یخدمنی حتی اخرج

إلى خيبر فخرج بي أبو طلحة مردفي وأنا غلام راهقت الحلم فكنت أخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا نزل فكنت أسمعه كثيرا يقول اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن والعجز والكسل والبخل والجبن وضلع الدين وغلبة الرجال ثم قدمنا خيبر فلما فتح الله عليه الحصن ذكر له جمال صفية بنت حيي بن أخطب وقد قتل زوجها وكانت عروسا فاصطفاها رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه فخرج بها حتى إذا بلغنا سد الصهباء حلت فبنى بها ثم صنع حيسا في نطع صغير ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم آذن من حولك فكانت تلك وليمة رسول الله صلى الله عليه وسلم على صفية ثم خرجنا إلى المدينة قال فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يحوي لها وراءه بعباءة ثم يجلس عند بعيره فيضع ركبته فتضع صفية رجلها على ركبته حتى تركب فسرنا حتى إذا أشرفنا على المدينة نظر إلى أحد فقال هذا جبل يحبنا ونحبه ثم نظر إلى المدينة فقال اللهم إني أحرم ما بين لابتيها بمثل ما حرم إبراهيم مكة اللهم بارك لهم في مدهم وصاعهم

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ابو طلحہؓ سے کہا کہ اپنے لڑکون مین سے کوئی لڑکا تلاش کر جو میری خدمت کرے یہانتک کہ مین خیبر کی طرف نکلون تو ابو طلحہ مجھکو لیکر نکلا اسحال مین کہ مجھکو اپنے پیچھے سوار کیا ہوا تہا اور مین لڑکا تہا بلوغت کے قریب پہنچا ہوا سو جب حضرت ﷺ اترتے تہے تو مین آپکی خدمت کیا کرتا تہا اور مین حضرت سے سنتا تہا کہ بہت وقت کہتے تہے کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی سے اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجہ سے اور مردون کے غلبے سے یعنے یا دشنا ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے کہ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو پہر ہم خیبر مین آئے سو جب خدا تعالیٰ نے قلعہ فتح کیا تو ذکر کی گئی ہے واسطے حضرت ﷺ کی خوبی صفیہ بنت حیی بن اخطب کی اور اسکا خاوند لڑائی مین مارا گیا تہا اور نئی دلہن یعنے اسکی شادی تازہ ہوئی تہی تو حضرت ﷺ نے اسکو اپنی ذات کے واسطے چن لیا سو حضرت ﷺ اسکو لیکر چلے یہانتک کہ جب سد الصہباء (ایک جگہہ کا نام ہے خیبر کی راہ مین) مین پہونچے تو صفیہ حیض سے پاک ہوئین تو حضرت ﷺ نے اسکے ساتھ بنا کی یعنے اسکی ساتھ خلوت کی پہر چمڑے کے ایک دسترخوان مین حیس تیار کیا پہر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گردوالون کو اجازت دی پس تہا یہ ولیمہ حضرت ﷺ کا صفیہؓ پر پہر ہم مدینے کیطرف نکلے انسؓ نے کہا کہ مین نے حضرت ﷺ کو دیکہا کہ آپ صفیہ کے واسطے اپنے پیچھے چادر سے اونٹ کی کوہان کا گرد گہیرا یعنے واسطے پردے کے پہر اپنے اونٹ کے پاس بیٹہتے تہے اور اپنا زانو پست کیا تو صفیہ اپنے پاؤن حضرت ﷺ کے زانو پر رکہہ کر سوار ہوتین پہر ہم چلے یہانتک کہ جب ہم مدینے کے قریب پہونچے تو حضرت ﷺ نے احد کی طرف نظر کی تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہمکو دوست رکہتا ہے اور ہم اسکو دوست رکہتے مین پہر مدینے کیطرف نظر کی تو فرمایا کہ الٰہی مین حرام کرتا ہون جو

کہہ کہ اسکے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر ہے جیسے کہ ابراہیم عہ نے مکہ کو حرام کیا الٰہی برکت کر انکے صاع مین اور مد مین **ف** اسحدیث کی شرح کتاب الدعوات مین آویگی اور قصہ صفیہ کی شرح کتاب النکاح مین آویگی اور حرام ہونے مکہ کی بحث حج مین گذر چکی ہے اور غرض اسحدیث سے اسجگہہ ابتدا اوسکا ہے (فتح) **باب** رکوب البحر دریا مین سوار ہونے کا بیان **ف** امام بخاری نے اس ترجمہ کو مطلق چھوڑا ہے اسکا کچھ حکم بیان نہین کیا اور خاصکر وارد کرنا اسکا جہاد کے بابون مین اشارت کرتا ہے طرف خاص ہونے اسکی کے ساتھہ جہاد کے یعنے جہاد کے سوا اور کسی کام کے واسطے دریا مین سوار ہونا جائز نہین اور تحقیق اختلاف کیا ہی سلف نے بیچ جائز ہونے سواری اسکی کے اور بیوع کے ابتدا مین قول مطر الوراق کا گذر چکا ہے کہ نہین ذکر کیا خدا تعالی نے دریا کے سوار ہونے کو قرآن مین مگر ساتہہ حق کے اور حجت پکڑی ہے اسنے ساتہہ اس آیت کے ہوالذی یسیرکم فی البر والبحر یعنے خدا وہ ہے جو سیر کراتا ہے تمکو جنگل اور دریا مین اور زہیر بن عبداللہ کیحدیث مرفوع مین ہے کہ جو موج مارنے کی وقت دریا مین سوار ہو تو اس سے خدا کا ذمہ بری ہوا یعنے خدا تعالی کی امان سے بری ہوا اور ایک روایت ہی کہ پس چاہیے کہ نہ ملامت کرے مگر اپنی جان کو روایت کیا ابو عبید نے غریب حدیث مین اور زہیر کی صحبت مین اختلاف ہے اور تحقیق روایت کیا ہی بخاری نے اسکی حدیث کو اپنی تاریخ مین پس کہا اپنی روایت مین عن زہیر عن رجل من الصحابۃ اور اسکی اسناد حسن ہی اور اس مین تقیید منع کی ہی ساتہہ ارتجاج کے اور مفہوم اسکا یہ ہے کہ اگر ارتجاج نہ ہو تو جائز ہے اور یہی مشہور ہے اقوال علما کے سے پس جب سلامتی غالب ہو تو جنگل اور دریا برابر ہے اور بعضون نے مرد اور عورت مین فرق کیا ہے اور یہ مالک سے روایت ہی پس منع کیا ہے اسنے واسطے عورت کے مطلق اور یہ حدیث حجت ہی واسطے جمہور کے اور عنقریب گذرچکا ہے کہ پہلے پہلے دریا مین معاویہ سوار ہوا حضرت عثمانؓ کی خلافت مین اور مالک نے ذکر کیا ہے کہ عمر فاروقؓ منع کرتے تھے لوگون کو دریا مین سوار ہونے سے یہانتک کہ عثمان رض خلیفہ ہوئے تو معاویہ ہمیشہ اُن سے اجازت چاہتے رہے یہانتک کہ اونہون نے اوسکو اجازت دی (فتح) **حدثنا** ابو النعمان ثنا حماد بن زید عن یحیی عن محمد بن یحیی بن حبان عن انس بن مالک قال حدثتنی ام حرام ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوما فی بیتہا فاستیقظ وھو یضحک قالت یا رسول اللہ ما یضحکک قال عجبت من قوم من امتی یرکبون البحر کالملوک علی الاسرۃ فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت منہم ثم نام فاستیقظ وھو یضحک فقال مثل ذلک مرتین او ثلثا قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم فیقول انت من الاولین فتزوج بہا عبادۃ ابن الصامت فخرج بہا الی الغزو فلما رجعت قربت دابۃ لترکبہا فوقعت فاندقت عنقہا ترجمہ

ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت صلعم ایک دن دوپہر کو اُسکے گھر مین سوئے پہر ہنستے ہوئے جاگے تو مین نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون ہنستی ہین فرمایا کہ تعجب کیا مینے اپنی امت کی کچھ لوگون سے کہ دریا مین سوار ہونگے جیسے پادشاہ تختون پر تو مینے کہا کہ یا حضرت صلعم دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی اُن غازیون مین شریک کرے حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو انمین سے ہی پہر سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے تو فرمایا واسطے اسکے مثل اسکے دو بار یا تین بار مینے کہا یا حضرت صلعم آپ دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی اُن مین شریک کرے تو فرمایا کہ تو پہلے لوگون سے ہی تو نکاح کیا اس سے عبادہ بن صامت نے اور اسکو لیکر جہاد کیطرف نکلا سو جب ام حرام جہاد سے پہرین تو انکی سواری انکے نزدیک کی گئی تاکہ اسپر سوار ہون پہر سوار ہوئین اور سواری سے گر پڑین اور اُنکی گردن کوٹ گئی پس مر گئین **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الاستیذان مین آویگی (فتح) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دریا مین سوار ہونا درست ہی **بَابُ** مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْحَرْبِ باب ہی بیان مین اس شخص کے کہ جو مدد چاہے ساتھ ضعیفون اور نیکون کے لڑائی مین یعنے ساتھ برکت انکی کے اور دعا انکی کے (فتح) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ لِيْ قَيْصَرُ سَاَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ ترجمہ اور ابن عباس رض نے کہا کہ خبر دی مجھکو ابو سفیان نے کہ مجھکو قیصر یعنے روم کے بادشاہ ہرقل نے کہا کہ مینے تجھسے پوچھا کہ سردار لوگ اسکے تابع ہوئے ہین یا غریب تو نے کہا کہ غریب سو یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ اول غریب لوگ انکی اطاعت کرتے ہین **ف** یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث دراز کا اور پوری حدیث بدء الوحی مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے قول اسکا ضعیفون کے حق مین ہی کہ پہلے پہلے پیغمبرون کی وہی لوگ طاعت کرتے ہین اور طریق حجت پکڑنے کا ساتھ اسکے حکایت کرنا ابن عباس رض کا ہی اسکو اور برقرار رکھنا اوسکا واسطے اسکے (فتح) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہی کہ سعد نے گمان کیا کہ اسکو اسکے سوائے اور اصحاب پر زیادتی ہے یعنی بسبب شجاعت اپنی کے اور مانند اسکے کے تو حضرت صلعم نے فرمایا تمکو فتح اور روزی نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے سبب سے **ف** اور نسائی کی روایت مین ہے کہ سوائے اسکے نہین کہ مدد کرتا ہے اللہ اس امت کو ساتھ غریبون اُنکے کے انکی دعا سے اور نماز سے اور خلاص سے اور واسطے اسکے شاہد ہے احمد اور نسائی مین ابو درداء سے کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ فتح دیے جاتے ہو تم اور روزی دیے جاتے ہو تم اپنے ناچار غریبون کے سبب سے ابن بطال نے کہا کہ تاویل حدیث کی یہ ہے کہ ناچار لوگ سخت تر ہین ازروئے خلاص کے دعا مین اور اکثر ہین ازروئے خشوع کے عبادت مین واسطے خالی ہونے

ہتکا دلوں کے دنیا کے آرائش کے تعلق سے اور مہلب نے کہا کہ ارادہ کیا حضرت ؐ نے ساتھ اسکے رغبت دلانا سعد کا تواضع پر اور نفی کرنی فخر کی غیر پر اور ترک کرنا احتقار مسلمان کا ہر حالت میں اور عبدالرزاق نے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا کہ یا حضرت بھلا بتلایے تو کہ اگر کوئی اپنی قوم کا حامی ہو اور اپنے اصحاب سے دشمن کو دفع کرے تو کیا اسکا حصہ غیر کے حصے کے برابر ہوگا پس ذکر کی ساری حدیث بنا بر اسکے پس مراد ساتھ زیادتی کے زیادہ حصہ لینا مال غنیمت سے ہے تو حضرت ؐ نے اسکو بتلایا کہ لڑنے والوں کے حصے برابر ہیں پس اگر کسی کو ترجیح دیا جاتا ہے ساتھ زیادہ ہونے شجاعت اپنی کے تو غریب ترجیح پاتا ہے ساتھ زیادتی دعا اپنی کے اور خلاص اپنے کی اور ساتھ اسکے ظاہر ہوگا بھید اسباب کا کہ بخاری نے اسکے پیچھے ابو سعیدؓ کی حدیث بیان کی (فتح) **حدثنا** عبد اللہ بن محمد ثنا سفیان عن عمرو سمع جابرا عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یاتی زمان یغزو فیہ فئام من الناس فیقال فیکم من صحب النبی فیقال نعم فیفتح علیہ ثم یاتی زمان فیقال فیکم من صحب اصحاب النبی فیقال نعم فیفتح ثم یاتی زمان فیقال فیکم من صحب صاحب اصحاب النبی فیقال نعم فیفتح ترجمہ ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ جہاد کرینگے اس میں آدمیوں کے جھنڈ تو پوچھیں گے کہ کیا تم میں وہ شخص ہے کہ جسنے حضرت ؐ سے صحبت کی ہو یعنے تم میں کوئی صحابی ہے تو لوگ کہیں گے ہاں تو انکی فتح ہو جاوے گی پھر ایک وقت آویگا تو پوچھیں گے کیا تم میں کوئی ہے کہ جسنے حضرت ؐ کے اصحاب سے صحبت کی ہو یعنے تابعین تو کہا جاویگا ہاں تو انکی فتح ہوگی پھر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کہا جاویگا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جسنے حضرت ؐ کے اصحاب کے یاروں سے صحبت کی ہو یعنے تبع تابعین تو کہا جاویگا ہاں تو انکی فتح ہوگی **ف** اس حدیث کی شرح علامات النبوۃ اور فضائل اصحاب میں آویگی ابن بطال نے کہا کہ یہ حدیث دوسری حدیث کی طرح ہے کہ سب لوگوں میں بہتر میرا زمانہ ہے یعنی میرے زمانے کے لوگ یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور انکے شاگرد اور صحبت یافتہ ہیں یعنے تابعین پھر وے لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں اور انکے ہم صحبت ہیں یعنے تبع تابعین اس واسطے کہ فتح ہوگی واسطے اصحاب کے واسطے فضیلت انکی کے پھر واسطے تابعین کے واسطے فضیلت انکی کے پھر واسطے تبع تابعین کے واسطے فضیلت انکی کے اور اسی واسطے ہوگی بھلائی اور فضیلت اور فتح واسطے چوتھے طبقے کے کمتر پس کیا حال ہے ان لوگوں کا جو انکے بعد ہیں (فتح)

باب لا یقول فلان شہید یہ باب ہے اس بیان میں کہ نہ کہو کوئی کہ فلانا شہید ہے یعنے بطور قطع اور یقین کے ساتھ اسکے مگر یہ کہ وحی سے ہو اور شاید یہ اشارہ ہے طرف حدیث عمرؓ کے کہ تم اپنے جنگوں میں کہتے ہو کہ فلانا شہید ہے اور فلانا شہادت سے مرا خبردار ہو یہ نہ کہو ولیکن کہو جیسے حضرت ؐ نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مرے وہ شہید ہے

روایت کی یہ حدیث احمد اور یہ حسن ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم اپنے درمیان شہید کسکو گنتے ہو لوگوں نے کہا کہ جسکو ہتھیار لگے فرمایا بہت لوگ ایسے ہیں کہ انکو ہتھیار لگتا ہے اور حالانکہ وہ شہید نہیں بنا بر اسکے پس نہی معین کرنی وصف ایک مرد بعینہ کی سی ساتھ اسکے کہ وہ شہید ہے بلکہ جائز ہے کہ کہا جاوے بطور اجمال کے (فتح) وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ یعنے ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو اسکی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو اسکے راہ میں زخمی ہوتا ہے **ف** یہ حدیث جہاد کے ابتدا میں گذر چکی ہے اور وجہ نکالنے مسئلہ باب کی اس سے ظاہر ہوتی ہے ابو موسیٰ کی حدیث ماضی سے کہ جو لڑے واسطے کہ خدا کا بول بالا ہو تو وہ خدا کی راہ میں ہے اور نہیں اطلاع ہوتی اسپر مگر ساتھ وحی کے پس جو ثابت ہو کہ وہ خدا کی راہ میں ہے تو اسکو شہادت کا حکم کیا جاوے پس قول اسکا کہ خدا خوب جانتا ہے جو اسکے راہ میں زخمی ہو یعنے پس نہیں جانتا اسکو کوئی مگر جسکو خدا معلوم کراوے پس نہیں لائق ہے کہنا واسطے ہر شخص کے کہ جہاد میں مارا جاوے کہ وہ خدا کی راہ میں ہے (فتح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَسْكَرِهٖ وَمَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ فَقَالَ مَا اَجْزَاَ مِنَّا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا صَاحِبُهٗ فَخَرَجَ مَعَهٗ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَاِذَا اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَهٗ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ ذَكَرْتَ اٰنِفًا اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ فِي الْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلعم اور کافر آپس میں لڑے پس جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دوسرے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور حضرت

کے اصحاب مین ایک مرد تہا کہ نہ چہوڑتا تھا کافرون کے کسی اکیلے دوکیلے کو مگر کہ اسکا پیچہا کرتا تہا اور اسکو اپنی تلوار
سے مار ڈالتا تہا تو اصحاب نے کہا کہ یا حضرت صلعم نہیں ثواب پایا آج کے دن کسی نے ہم مین سے جیسا کہ ثواب پایا
فلانے نے تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ خبردار ہو بیشک وہ دوزخیون سے ہے تو قوم مین سے ایک مرد نے کہا کہ
مین اسکے ساتھ رہتا ہون تاکہ اسکے حال پر واقف ہون تو وہ مرد اسکے ساتھ نکلا کہ جب وہ کہڑا ہوتا تہا تو اسکے
ساتھ وہ بھی کہڑا ہوجاتا تھا اور جب وہ دوڑتا تھا تو اسکے ساتھ وہ بھی دوڑتا تھا تو وہ شخص سخت زخمی ہوا سو
اسنے مرنیکو شتابی کی تو اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکہا اور اسکی نوک اپنے سینے مین رکھی پہر اپنی تلوار پر بوجھ ڈالا
اور اپنے تئین مار ڈالا تو جو مرد اسکے ساتھ تہا وہ حضرت صلعم کے پاس آیا تو اُسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ
بیشک آپ اللہ کے رسول ہین حضرت صلعم نے فرمایا کہ تیرے اس کہنے کا کیا سبب ہے اُسنے کہا کہ جس مرد کے حق مین
آپنے ابہی فرمایا تہا کہ وہ دوزخیون مین سے ہے یعنے بیشک وہ دوزخیون مین سے ہے تو لوگون نے اسبات کو یعنی
آپکے اس قول کو کہ وہ دوزخی ہے بعید جانا کہ ایسا بہادر مجاہد کسطرح دوزخی ہوگا تو مینے کہا کہ مین تمہارے
واسطے اسکے ساتھ رہتا ہون سو مین اسکا حال دریافت کرنے کو نکلا پہر وہ سخت زخمی ہوا اور مرنے کیواسطے
جلدی کی سو اسنے اپنی تلوار کا قبضہ زمین مین رکہا اور اسکی نوک اپنے سینے مین رکھی پہر اسپر بوجھ ڈالا اور اپنے
تئین قتل کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر آدمی البتہ بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے ظاہر لوگون کی
نظرون مین اور حالانکہ دوزخیون سے ہے اور مقرر آدمی البتہ دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے ظاہر لوگون کی نظرون
مین اور حالانکہ وہ بہشتیون سے ہے **ف** اس حدیث کی پوری شرح کتاب المغازی مین آوے گی اور وجہ لینے
ترجمہ کی اس سے یہ ہے کہ انہون نے شہادت دی واسطے اسکے ساتھ مقدم ہونے کی جہاد کے امر مین پس اگر قتل کیا
جاتا تو نہ منع تہا یہ کہ گواہی دین واسطے اسکے ساتھ شہادت کے اور تحقیق ظاہر ہوا اس سے کہ اُسنے خدا کے واسطے جہاد
نہین کیا اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ وہ اپنی قوم کی طرف سے لڑتا تہا پس نہین بولا جاتا ہر مقتول فی الجہاد کو کہ وہ شہید
ہے سو واسطے کہ احتمال ہے کہ اسکی مثل ہو اگرچہ باوجود اسکے کہ ظاہر مین اسکو شہیدون کا حکم دیا جاتا ہے اسیواسطے
اتفاق کیا ہے سلف نے اوپر نام رکہنے مقتولون بدر اور احد کے شہدا یعنے شہید اور مراد ساتھ اسکے حکم ظاہر ہے
جو مبنی ہے گمان غالب پر اور مجاہد سے روایت ہے کہ جب حضرت صلعم جنگ تبوک کیطرف نکلے تو فرمایا کہ نہ نکلے ساتھ
ہمارے مگر قوی پس نکلا ایک مرد اونٹ ضعیف پر پس اونٹ نے اسکو کچلا تو وہ مر گیا تو لوگون نے کہا کہ شہید شہید سو
تو حضرت صلعم نے فرمایا اے بلال لوگون مین پکار دے کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین گنہگار اور اسمین بشارت
ہے کہ شہید دوزخ مین داخل نہین ہوگا اسواسطے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ دوزخیون سے ہے اور نہ ظاہر ہوا اس کو
مگر اپنے تئین مارنا اور وہ اسکے ساتھ گنہگار رہا نہ کافر لیکن احتمال ہے کہ حضرت صلعم کو اسکے باطن کفر پر اطلاع

ہوئی ہو کہ وہ باطن میں کافر تھا یا اسنے اپنے تئیں مارنے کو حلال جانا ہو اور تعجب ہے مہلب سے کہ اُسنے کہا
کہ حدیث باب کی ترجمہ کے مطابق نہیں شاید اُسنے بخاری کی مراد میں غور نہ کیا اور وہ ظاہر ہے جیسے کہ میں نے
اسکی تقریر کی (فتح) **باب** التحریض علی الرمی تیر اندازی پر رغبت دلانے کا بیان وَ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ
وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ یعنے اور
بیان ہے اس آیت کا کہ تیار کرو انکی لڑائی کو جو پیدا کر سکو زور اور گھوڑے پالنے سے کہ ڈراؤ ساتھ اسکے اپنے دشمنوں
کو اور خدا کے دشمنوں کو **ف** اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اس چیز کے کہ آیا ہے بیچ تفسیر قوت کے اس آیت
میں کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے اور وہ مسلم میں عقبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے اور
حالانکہ آپ منبر پر تھے کہ کافروں کے واسطے تیار کرو قوت سے جتنی تمسے ہو سکے خبردار ہو کہ البتہ قوت سے
مراد تیر اندازی ہے یہ حضرت ﷺ نے تین بار فرمایا اور ابوداؤد وغیرہ میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا
ایک تیر کے سبب سے تین آدمیوں کو بہشت میں داخل کرتا ہے اسکی بنانے والے کو جو ثواب کی نیت سے بناوے اور
پھینکنے والے کو اور اسکے دینے والے کو یعنے جو تیر انداز کے ہاتھ میں دے پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو
گھوڑے پر اور تمہاری تیر اندازی کرنی بہت پیاری ہے طرف میرے سواری کرنے سے اور اسمیں ہے کہ جو چھوڑ دے تیر اندازی
بعد سیکھنے اسکے کے بسبب بیزار ہونے کے اس سے تو تیر اندازی ایک نعمت ہے کہ اسنے اس نعمت کا کفران کیا اور مسلم کی
ایک روایت میں ہے کہ جو تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دے ہم میں سے نہیں یعنے ہمارے طریقے پر نہیں یا فرمایا
کہ اسنے نافرمانی کی اور قرطبی نے کہا کہ سوائے اسکے نہیں کہ تفسیر کیا قوت کو ساتھ تیر اندازی کے اگرچہ قوت
ظاہر ہوتی ہے ساتھ تیار کرنے غیر اسکے کے لڑائی کے ہتھیاروں سے اسواسطے کہ تیر اندازی سخت تر ہے دشمن
کے زخمی کرنے میں اور آسان تر ہے محنت میں **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ
يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ
يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ
قَالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ قَالُوْا
كَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ ترجمہ سلمہ بن اکوع
سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ قبیلے اسلم کے کچھ لوگوں پر گذرے کہ آپسمیں تیر اندازی کرتے تھے یعنے تاکہ دیکھیں کون آگے
بڑھ جاتا ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیر اندازی کرو اے اولاد اسمٰعیل ؑ کی یعنے عرب پس تحقیق تمہارا باپ یعنی اسمٰعیل
تیر انداز تھے اور میں فلانے کی اولاد کے ساتھ تیر اندازی کرتا ہوں تو دوسرے فریق نے یعنے جو کہ ساتھ
حضرت ﷺ تھے جو انکے مقابل میں تھے اونہوں نے اپنے ہاتھ تیر اندازی سے روکے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کیا ہوا

تمکو کہ تیر اندازی نہین کرتے انہون نے کہا کہ ہم کسطرح تیر اندازی کرین اور حالانکہ آپ انکے ساتھ ہین حضرت صلعم نے فرمایا تیر اندازی کرو اور مین تم سب کے ساتھ ہون **ف** اور مراد معیت سے معیت قصد کرنیکی ہے طرف خیر کے اور احتمال ہے کہ ہون قائمقام محلل کے اور مہلب نے کہا کہ اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ جسپر بادشاہ چڑھے بیچ جماعت تیر اندازون کے تو لائق ہے اسکو یہ کہ نہ تعرض کرے واسطے اسکے جیسے کہ ان لوگون نے کیا واسطے ہونے حضرت کے ساتھ فریق دوسرے کے اس خوف سے کہ اگر غالب ہون تو حضرت صلعم مغلوبون کے ساتھ ہونگے پس بند رہے اس سے واسطے ادب کے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ جس معنے کو واسطے وہ بند رہے تھے وہ اسمین بند نہین بلکہ ظاہر تر ہے کہ وہ بند ہوئے تھے واسطے اسچیز کے کہ معلوم کی انہون نے اپنے ساتھیون کی قوت قلوب سے جبکہ حضرت صلعم انکے ساتھ ہوئے اور یہ عظم وجہون سے ہے جو خبر دیتے ہین ساتھ فتح کے اور ایک روایت مین ہے کہ انہون نے کہا کہ جسکے ساتھ آپ ہونگے وہ غالب ہوگا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جد اعلے کا نام باپ کہا جاتا ہے اور اسمین بیان ہے حضرت صلعم کے خلق کا اور معرفت آپکی ساتھ امر دن لڑائی کے اور اسمین بلانا ہے طرف خصلتون باپون کے جو نیک ہین اور عمل کرنا ساتھ مانند انکے کے اور اسمین حسن ادب اصحاب کا ہے ساتھ حضرت صلعم کے (فتح) **حدثنا**

ابو نعیم ثنا عبد الرحمن بن الغسیل عن حمزۃ بن ابی اسید عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یوم بدر حین صففنا لقریش وصفوا لنا اذا اکثبوکم فعلیکم بالنبل قال ابو عبد اللہ اکثبوکم یعنی اکثروکم ترجمہ ابو اسید سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن حضرت صلعم نے ہمکو فرمایا جبکہ ہمنے قریش کے لڑنے واسطے صف باندہی اور قریش نے ہمارے لڑنے کے واسطے صف باندہی کہ جب وہ تمہارے نزدیک پہنچین تو لازم پکڑو اپنے اوپر تیر مارنے کو یعنے انکو تیر مارو **ف** اور ایک روایت مین ہے اپنے تیرون کو باقی رکھو اور نہ کھینچو تلوارون کو یہانتک کہ تمکو ڈہانکین پس ظاہر ہوا کہ معنے حدیث کی امر کرنا ہے ساتھ ترک کرنے تیر اندازی کے اور لڑائی کے یہانتک کہ نزدیک ہون اسواسطے کہ اگر انکو دور سے تیر مارینگے تو کبھی انکے پاس پہونچیگا اور اسکی طرف اشارہ ہے ساتھ قول حضرت صلعم کے کہ باقی رکھو اپنے تیرون کو اور یہ جو فرمایا کہ نہ کھینچو تلوارون کو یہانتک کہ تمکو ڈہانکین تو اس سے معلوم ہوا کہ مراد ساتھ قرب کے جو تیر اندازی مین مطلوب ہے قرب نسبی ہے بایں طور کہ ان تک تیر پہونچ سکے نہ قرب قریب کا کہ اسمین ملجاوین (فتح) **باب** اللھو بالحراب ونحوھا کھیلنا ساتھ برچھیون اور مانند انکے کے **ف** یعنے مانند انکے کے لڑائی کے ہتھیارون سے اور شاید اسنے اپنے قول نحوہا کے ساتھ اشارہ کیا ہے طرف اسچیز کے کہ جو ابو داؤد وغیرہ نے روایت کی ہے کہ نہین کھیل ہے یعنے مشروع یا مطلوب مگر ادب سکھانا مرد کا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بی بی سے اور تیر اندازی کرنی اپنی کمان سے (فتح) **حدثنا**

ابراہیم بن موسی انا ہشام عن معمر عن الزہری عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ قال بینا الحبشۃ

يلعبون عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم دخل عمر فأهوى إلى الحصى فحصبهم بها فقال دعهم يا عمر وزاد علي ثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر في المسجد ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حبشی حضرت ص کے پاس اپنی برچھیوں سے کھیلتے تھے تو عمر رض آئے تو کنکرے کی طرف جھکے اور کنکر اٹھا کر انکو مارے یعنی اس گمان سے کہ یہ کھیل باطل ہے تو حضرت ص نے فرمایا کہ ای عمر انکو چھوڑ دے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مسجد میں کھیلتے تھے **ف** اس حدیث میں برچھیوں کا ذکر نہیں اور شاید اسنے اشارہ کیا ہے طرف اس چیز کے کہ اسکی بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے ذکر برچھیوں کے سے جیسے کہ نماز کے بیان میں گذر چکا ہے ابن تین نے کہا کہ احتمال ہے کہ عمر فاروق نے حضرت ص کو نہ دیکھا ہو اور نہ معلوم کیا ہو کہ حضرت ص انکو دیکھتے ہیں یا گمان کیا کہ حضرت ص انکو دیکھتے ہیں اور حیا کیا کہ انکو منع کریں اور یہ اولی ہے واسطے قول اسکے کہ حدیث میں کہ وہ حضرت ص کے پاس کھیلتے تھے میں کہتا ہوں کہ یہ پہلے احتمال کو منع نہیں کرتا اور احتمال ہے کہ ہو انکار انکا مشابہ انکار اسکے کی اوپر بیگانے عورتوں کے اور انکو دین کے کام میں بہت شدت تھی خلاف اولی پر بھی انکار کرتے تھے اور جد فی الجملہ اولی ہے کھیل مباح سے اور اپر حضرت ص پس تھی در پے بیان جواز کے یعنی جائز ہے (فتح) **باب** الحرق باب ہے بیان میں ڈہال کے **ف** ابن منیر نے کہا کہ وجہ ان ترجموں کی رد کرنا اس شخص کا ہے جو خیال کرتا ہے کہ ان آلات کا پکڑنا توکل کے منافی ہے اور حق یہ ہے کہ خوف اور حذر تقدیر کو دور نہیں کرتا لیکن تنگ کرتا ہے وسوسے کے راہوں کو واسطے اس چیز کہ پیدا ہوا ہے سے انسان (فتح) ومن تترس بترس صاحبه اور بیان ہے اس شخص کا جو اپنے ساتھی کی ڈہال سے پردہ کرے یعنی پس نہیں ہے کوئی ڈر ساتھ اسکے **حدثنا** أحمد بن محمد وأنا عبد الله الأوزاعي عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك قال كان أبو طلحة يتترس مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم بترس واحد وكان أبو طلحة حسن الرمي فكان إذا رمى تشرف النبي صلى الله عليه وسلم فينظر إلى موضع نبله ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ تھے ابو طلحہ رض پردہ کرتے ساتھ حضرت ص کے ایک ڈہال سے اور ابو طلحہ خوب تیر انداز تھے سو جب وہ تیر پھینکتے تھے تو حضرت ص سر اونچا کر کے اسکے تیر گرنے کی جگہ کیطرف دیکھتے تھے **ف** یہ حدیث پوری مناقب میں آوے گی کہتے ہیں کہ تیر انداز محتاج ہوتا ہے کہ اسکو کوئی پردہ کرے واسطے مشغول ہونے اسکے دونوں ہاتھوں کے ساتھ تیر اندازی کے سو واسطے اسکو حضرت ص اپنی ڈہال سے پردہ کرتے تھے **حدثنا** سعيد بن عفير ثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال لما كسرت بيضة النبي صلى الله عليه وآله وسلم على رأسه وأدمي وجهه وكسرت رباعيته

وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا فَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقَأَ الدَّمُ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جب حضرت م کی خود آپکے سر پر توڑی گئی اور آپکا چہرہ مبارک خون آلودہ ہوا اور آپکے اگلے دانت ٹوٹ گئے اور علی رض ڈھال مین بار بار پانی لاتے تھے اور فاطمہ آپکا چہرہ مبارک دہوتی تھین سو جب فاطمہ رض نے خون کو دیکھا کہ کثرت سے پانی پر زیادہ ہوتا ہے تو قصد کیا طرف چٹائی کے سو اسکو جلایا اور اسکو حضرت م کے زخم پر لگایا تو خون بند ہوا **ف** اس حدیث کی شرح غزوہ احد مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ حضرت علی ڈھال مین پانی لاتے تھے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ ترجمہ عمر رض سے روایت ہے کہ بنی نضیر کے مال اس قسم سے تھے کہ عطا کیا اللہ تعالے نے اپنے رسول پر کہ نہین دوڑائے تھے مسلمانون نے اسپر گھوڑے اور نہ اونٹ تو وہ مال حضرت م کی واسطے خاص تھے خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پھر باقی کو ہتھیارون اور چوپایون پر خرچ کرتے تھے واسطے سامان کرنے کی راہ خدا مین یعنے جہاد مین **ف** اس حدیث کی پوری شرح کتاب فرض خمس مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ پھر باقی کو چوپایون اور ہتھیارون مین خرچ کرتے تھے واسطے سامان جہاد کے سو واسطے کہ ڈھال بھی جملہ آلات ہتھیارون سے ہے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ انکے پاس ایک ڈھال تھی تو کہا اسنے کہ اگر عمر رض نے مجھکو یہ وصیت نکی نہ ہوتی کہ اپنے ہتھیارون کو روک رکھ تو البتہ مین یہ ڈھال اپنی بعض اولاد کو دیدیتا (فتح) **بَابٌ حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ترجمہ علی مرتضے رض سے روایت ہے کہ مینے حضرت م کو نہین دیکھا کہ کسی کے حق مین کہتے ہون کہ میرے ماں باپ تجھپر قربان ہون بعد سعد کے کہ مینے آپ سے سنا فرماتے تھے کہ تیر مار میرے ماں باپ تجھپر قربان ہون **ف** اور دخول اس حدیث کا اسجگہ غیر ظاہر ہے اسواسطے کہ یہ ترجمہ کے کسی رکن کے موافق نہین اور ایک روایت مین باب کا لفظ ہے بغیر ترجمہ کے اور واسطے اسکے مناسبت ہے پہلے باب سے اسواسطے کہ تیر انداز نہین بے پرواہ ہے کسی چیز سے کہ بچا دے ساتھ اسکے جان اپنی کو غیر کے تیر سے اور علی رض کی حدیث مین جواز تفدیہ کا ہے اور اسکی پوری شرح کتاب الادب مین آوے گی (فتح) **بَابُ الدَّرَقِ**

باب بیان میں ڈہال کی یعنے جواز پکڑنے اسکے کا یا مشروعیت اسکی (فتح) حدثنا اسمٰعیل حدثنی ابن وھب قال عمرو حدثنی ابو الاسود عن عروۃ عن عائشۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وعندی جاریتان تغنیان بغناء بعاث فاضطجع علی الفراش وحول وجھہ فدخل ابو بکر فانتھرنی فقال مزمارۃ الشیطان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاقبل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعھما فلما غفل غمزتھما فخرجتا قالت و کان یوم عید یلعب السودان بالدرق والحراب فاما سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما قال لی اتشتھین ان تنظری فقلت نعم فاقامنی وراءہ خدی علی خدہ ویقول دونکم بنی ارفدۃ حتی اذا مللت قال حسبک قلت نعم قال فاذھبی قال احمد عن ابن وھب فلما غفل ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صم میرے پاس آئے اور میرے پاس چھوٹی چھوٹی دو لڑکیاں تہیں جو لڑائی بعاث کی بہادری کے کڑکی گاتی تہین تو حضرت صم بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پہیرا تو صدیق اکبر رض آئے اور مجھکو جھڑکا اور کہا کہ پیغمبر صم کے نزدیک شیطانی باجے کا کیا کام تو حضرت صم اُنکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انکو چھوڑ دے سو جب ابو بکر غافل ہوئے تو مینے اونکو اشارہ کیا تو وہ نکل گئیں عائشہ کہتی ہیں یہ عید کا دن تہا حبشی ڈہالوں اور برچھیوں سے کہیلتے تہے سو یا تو مینے حضرت صم سے التماس کی اور یا حضرت صم نے مجھکو فرمایا کہ کیا تو دیکھنا چاہتی ہے مینے کہا ہان تو حضرت صم نے مجھکو اپنے پیچھے کہڑا کیا میرا رخسارہ آپکے رخسارہ مبارک پر تہا اور فرماتے تہی کہ لو اے ارفدہ (حبش کے جد کا نام ہے) کی اولاد اپنی ڈہال اور برچھیوں کو یہانتک کہ جب مین اداس ہوگئی تو فرمایا کہ کیا بس مینے کہا ہان فرمایا پس جا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ڈہال کا رکھنا جائز ہے **باب** الحمائل وتعلیق السیف بالعنق باب ہے بیان مین حمائل کے یعنے وہ چیز کہ مار ڈالی جاتی ہے ساتھ اسکے تلوار اور لٹکانا تلوار کا گردن مین حدثنا سلیمان بن حرب ثنا حماد بن زید عن ثابت عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس واشجع الناس ولقد فزع اھل المدینۃ لیلۃ فخرجوا نحو الصوت فاستقبلھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد استبرأ الخبر وھو علی فرس لابی طلحۃ عری وفی عنقہ السیف وھو یقول لم تراعوا لم تراعوا ثم قال وجدناہ بحرا او قال انہ لبحر ترجمہ انس رض سے روایت ہو کہ تہے حضرت صم بہترین سب لوگون میں اور دلاور ترین سب لوگون مین اور ایک رات مدینے والے گہبرائے یعنے ایک آواز ہولناک آئی تو لوگ آواز کیطرف نکلے تو انکو حضرت صم آگے سے آ ملے اور خبر کی تحقیق کی کہ کچھ نہ تہا اور آپ ابو طلحہ کے ننگے گھوڑے پر سوار تہے اور آپکی گردن مین تلوار تہی اور فرماتے تہے کہ مت گہبراؤ پھر فرمایا کہ ہمنے اس گھوڑے کا قدم دریا پایا یا یون فرمایا کہ البتہ وہ دریا ہے یعنی

نہایت تیز قدم ہے **ف** اسکی حدیث کی شرح ہبہ مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول اسکا ہے کہ آپکی گردن مین تلوار تھی پس دلالت کی اسنے اسکے جواز پر اور ابن منیر نے کہا کہ مقصود بخاری کا ان ترجمون سے یہ ہے کہ بیان کرے حال سلف کا بیچ ہتھیارون لڑائی کے اور وہ چیز کہ گذر چکی ہے استعمال اسکی حضرت صلعم کی زمانے مین تاکہ ہو دے خوش تر واسطے نفس کے اور نفی کرنے والی واسطے بدعت کو (فتح) **باب** مَا جَاءَ فِي حِلْيَةِ السُّيُوفِ باب ہے بیان اس چیز کے کہ آئی ہے بیچ زیور تلوارونکی یعنے اسکے جواز اور عدم جواز کی (فتح) **حدثنا** اَحْمَدُ ابْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيْبٍ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوْحَ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوْفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ اِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْاٰنُكَ وَالْحَدِيْدَ **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے کہ البتہ ایک قوم نے کافرون کے شہر فتح کیے نہ تہا زیور انکی تلوارون کا سونا اور نہ چاندی سوائے اسکے کچھ نہیں کہ انکا زیور کچا چمڑا اور قلعی اور لوہا تہا **ف** اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ ہم ابو امامہ کے پاس گئے تو اسنے ہماری تلوارون مین کچھ چاندی کا زیور دیکھا پس غضبناک ہوئے پہر یہ حدیث فرمائی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیور کرنا تلوارون وغیرہ آلات حرب کا ساتھ غیر چاندی اور سونے کے اولی ہے اور جو اسکو مباح رکھتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ زیور کرنا تلوارون کا ساتھ چاندی سونے کے سوائے اسکے نہیں کہ مشروع ہوا ہے واسطے ڈرانے دشمن کے اور حضرت صلعم کے صحاب اس سے بے پرواہ تھے واسطے شدت انکی کے اپنے نفسون مین اور قوت انکی کے اپنے ایمانون مین (فتح)

باب مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ سفر مین دوپہر کو سونیکے وقت تلوار کو درخت سے لٹکانا **حدثنا** اَبُو الْيَمَانِ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنِيْ سِنَانُ بْنُ اَبِيْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ وَرَوَى مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اسنے حضرت صلعم کے ساتھ نجد (ایک ملک کا نام ہے درمیان یمن اور عراق کے) کیطرف جہاد کیا سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے پلٹے تو جابر بھی انکے ساتھ

پلٹے تو انکو ایک بہت خاردار درختون والے نالے مین دوپہر آئی تو حضرت ﷺ اترے اور لوگ سایہ پکڑنے کے واسطے درختون مین جداجدا ہوئے اور حضرت ﷺ ایک کیکر کے درخت کے تلے اُترے اور اپنی تلوار اُسکے ساتہہ لٹکائی اور ہم تہوڑا سا سوئے تو ناگہان ہمنے دیکہا کہ حضرت ﷺ ہمکو بلاتے ہین اور اچانک آپ کے پاس ایک گنوار ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی نے میری تلوار مجہپر کہینچی اور مین سوتا تہا تو مین جاگ اٹہا اور اسکے ہاتہہ مین ننگی تلوار تہی تو اسنے کہا کہ اب تجہکو میرے ہاتہہ سے کون بچاویگا تجہ کو مجہسے کون بچاویگا مین نے تین بار کہا اللہ بچاویگا تو خوف کے مارے تلوار اسکے ہاتہہ سے گر پڑی تو حضرت ﷺ نے اس سے بدلہ نہ لیا اور وہ آپکے پاس بیٹہا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پس تلوار کو میان مین ڈالا پس وہ یہہ بیٹہا ہے اور اسکو عقاب نہ کیا **ف** اس حدیث کی شرح کتاب المغازی مین آوے گی اور غرض اس سے یہہ ہی کہ حضرت ایک درخت کے تلے اتری اور اپنے تلوار اُسکے ساتہہ لٹکائی (فتح) **بَاب** لُبْسِ الْبَيْضَةِ باب ہے خود کے پہننے کے بیان مین **ف** اور خود وہ ہے جو پہنی جاتی سر پر آلات ہتہیارون سے (فتح)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيْدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيْرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ ترجمہ سہل سے روایت ہے کہ وہ پوچہے گئے حضرت ﷺ کے زخم سے جو احد کے دن آپکو لگا تہا تو سہل نے کہا کہ حضرت کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپکا دانت شہید کیا گیا اور آپکے سر پر خود توڑی گئی تو فاطمہ رض خون دہوتی تہین اور علی رض اسکو بند کرتے تہے سو جب حضرت فاطمہ رض نے دیکہا کہ خون زیادہ ہوتا جاتا ہے تو چٹائی لی اور اسکو جلا دیا یہانتک کہ راکہہ ہوگئی پہر اسکو چمٹایا تو خون بند ہوا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خود کا سر پر پہننا جائز ہے **بَاب** مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ جو نہین دیکہتا یعنے اعتقاد نہین کرتا توڑنا ہتہیارون کا وقت مرنے کے **ف** شاید یہ اشارہ ہے طرف اسچیز کے کہ جاہلیت کی وقت دستور تہا کہ جب اُن مین کوئی رئیس مرجاتا تو ہتہیار توڑ ڈالتے تہے اور چارپایون کی کونچین کاٹ ڈالتے تہے اور اکثر اوقات وصیت کر جاتا تہا واسطے اوسکے اور ابن منیر نے کہا اسمین اشارت طرف بند ہونے عمل جاہلیت کی کہ اسکو غیر اللہ کے واسطے کرتے تہے اور باطل ہونے اثر اسکے اور چہپانے ذکر اسکے کے برخلاف سنت مسلمانون کے بیچ تمام ان کامون کے اور شاید بخاری نے اشارہ کیا ہے ساتہہ اسکے طرف اس شخص کے جو اس سے منقول ہے کہ اسنے اپنا نیزہ توڑا وقت اصطدام کے

تا کہ غنیمت کریں اسکو دشمن اگرچہ مارا جاوے اور اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور اپنی تلوار سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا جیسا کہ جعفر بن ابیطالب سے روایت ہے کہ اوسنے جنگ موتہ میں اسی طرح کیا پس اشارہ کیا بخاری طرف اسکے کہ یہ فعل جعفر وغیرہ کا اپنے اجتہاد سے ہے اور اصل یہ ہے کہ مال کا تلف کرنا جائز نہیں اسواسطے کہ وہ ایک چیز محقق کرتا ہے امر غیر محقق میں (فتح) حدثنا عمرو بن عباس ثنا عبد الرحمن عن سفیان عن ابی اسحق عن عمرو بن الحارث قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سلاحه وبغلة بیضاء وارضا جعلها صدقة ترجمہ عمرو بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت نے اپنے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا مگر اپنے ہتھیار اور سفید خچر اور زمین کہ اسکو خدا کی راہ میں وقف کیا ف اور کرمانی نے گمان کیا ہے کہ مناسبت اسکی واسطے ترجمہ کے یہ ہے کہ حضرت کا انتقال ہوا اور آپ پر قرض تھا اور نہ بیچے آپ نے کوئی چیز اپنے ہتھیاروں سے اگرچہ آپکی زرہ گرو تھی بنا بر اسکے پس مراد ساتھ توڑنے ہتھیاروں کے بیچنا اونکا ہے اور نہیں پوشیدہ ہے دور ہونا اس توجیہ کا (فتح) باب تفرق الناس عن الامام عند القائلة والاستظلال بالشجر باب ہے بیان میں جدا جدا ہونے لوگوں کے امام سے وقت دوپہر کے اور سایہ پکڑنا ساتھ درختوں کے حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری ثنی سنان بن ابی سنان وابو سلمة ان جابرا اخبرهما ح وحدثنا موسى بن اسمعيل ثنا ابراهيم بن سعد انا ابن شهاب عن سنان بن ابى سنان الدؤلى ان جابر بن عبد الله اخبره انه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فادركتهم القائلة فى واد كثير العضاه فتفرق الناس فى العضاه يستظلون بالشجر فنزل النبى صلى الله عليه وسلم تحت شجرة فعلق بها سيفه ثم نام فاستيقظ وعنده رجل وهو لا يشعر به فقال النبى صلى الله عليه وسلم ان هذا اخترط سيفى فقال من يمنعك منى قلت الله فشام السيف فها هو ذا جالس ثم لم يعاقبه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اسنے ساتھ حضرت کے جنگ کیا تو انکو ایک نالی بہت خاردار درختوں والی میں دوپہر آئی تو لوگ درختوں میں جدا جدا ہوئے اسحال میں کہ درختوں سے سایہ پکڑتے تھے اور حضرت ایک درخت کے تلے اوترے اور اس سے اپنی تلوار لٹکائی پھر سو گئے پھر جاگے اور حالانکہ ایک مرد آپکے پاس تھا اور آپ اس سے بے خبر تھے تو حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھ پر میری تلوار کھینچی تو اسنے کہا کہ اب تجھکو میرے ہاتھ سے کون بچاویگا میں نے کہا اللہ پھر تلوار کو میان کیا ف اور یہ حدیث ترجمہ باب میں ظاہر ہے اور اسکی شرح آیندہ آویگی قرطبی نے کہا کہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ اس وقت میں کوئی آدمی حضرت کی نگہبانی نہ کرتا تھا بخلاف اسکے کہ اول امر میں تھے کہ اسوقت آپکی نگہبانی کیجاتی تھی یہانتک کہ یہ آیت اوتری کہ اللہ تجھکو لوگوں سے بچاویگا لیکن ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت اس قصہ

مین اتری اور اسکے نازل ہونیکا سبب یہی قصہ ہے پس اگر صحیح ہو تو کہا جاویگا کہ حضرت م چوکیداری کرانے مین مختار تھے پس کبھی اسکو چھوڑتے تھے واسطے قوی ہونے آپکی یقین کے پس جب یہ قصہ واقع ہوا اور یہ آیت اتری تو آپ نے چوکیداری موقوف کرائی (فتح) **بَابُ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ** باب ہے بیان مین اس چیز کے جو نیزون مین کہی گئی ف یعنے بیچ رکہنے انکے کی اور استعمال کرنے انکے کی یعنے اسکی فضیلت سے (فتح) وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي یعنے اور ذکر کیا جاتا ہے ابن عمر رضہ سے انہی حضرت م سے روایت کی ہے کہ میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے تلے ٹھیرایا گیا ہے یعنی مال غنیمت کا اور میرا مخالف ذلیل اور خوار کیا گیا ف اور اس حدیث مین اشارت ہے طرف فضیلت نیزے کی اور حلال ہونے غنیمتون کے واسطے اس امت کی اور طرف اسکی کہ حضرت م کا رزق اسمین ٹھیرا گیا ہے نہ اوسکی سوا اور کسبون مین اسواسطے بعض علماء نے کہا کہ یہ سب کسبون سے افضل ہے اور مراد خواری سے جزیہ لینا ہے اور یہ جو فرمایا کہ میرے نیزے کے سایے کے تلے تو اسمین اشارت ہے کہ اسکا سایہ دراز کیا گیا ہے ابدالآباد تک یعنی ہمیشہ رہیگا اور بیچ اقتصار کرنے کے اوپر ذکر نیزون کے سوائے اور ہتیارون لڑائی کے مانند تلوار کے یہ ہے کہ انکی عادت جاری تہی ساتھ گاڑنے جھنڈون کے نیزون کیطرف پس جبکہ نیزے کا سایہ اسبغ ہے تو ہوگی نسبت روزی کی طرف اسکے لائق تر اور تحقیق تعرض کیا ہے دوسری حدیث مین واسطے سائے تلوار کے جیسے کہ عنقریب آویگا کہ حضرت م نے فرمایا کہ بہشت تلوارون کے سائے کے تلے ہے پس نسبت کیا گیا رزق طرف سائے نیزے کے واسطے اس چیز کے کہ بیچ ذکر کی ہے کہ مقصود ساتھ نیزے کے جھنڈا ہے اور نسبت کی گئی ہے بہشت طرف سائے تلوار کے اسواسطے کہ شہادت واقع ہوتی ہے ساتھ اسکے اکثر اوقات اور نیز اسواسطے کہ تلوار کا سایہ اکثر ظاہر ہوتا ہے ساتھ کثرت حرکت تلوار کے لڑنے والے کے ہاتھ مین اور نیز اسواسطے کہ سایہ تلوار کا نہین ظاہر ہوتا مگر بعد مارنے کے اسواسطے کہ اس سے پہلے غلاف مین ہوتا ہے اور معلق ہوتا ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ وَأَبَى بَعْضٌ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت م کے ساتھ تہا یہانتک کہ جب تھے کہ بعض راہ مین تھے تو اپنے یارون کے ساتھ جدا ہوا کہ احرام باندھے تھے

اور وہ احرام سے نہ تہا تو اس نے ایک گورخر دیکہا تو اپنے گہوڑے پر سوار ہوا تو اسنے اپنے یاروں سے اپنا کوڑا مانگا تو انہون نے نہ دیا پہر اس نے اُنسے اپنا نیزہ مانگا تو بہی انہون نے نہ مانا تو اسنے اسکو خود اتر لیا پہر گورخر کو ڈانٹا اور مار ڈالا تو اسکے بعض ساتہیون نے اسکا گوشت کہایا اور بعضون نے نہ کہایا پہر جب انہون نے حضرت ﷺ کو پایا تو آپ سے اسکا حکم پوچہا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو ایک کہانا ہے کہ خدا تعالے نے تمکو کہلایا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ فرمایا کیا تمہارے ساتہ اسکا کچھ گوشت ہو **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الحج مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول اسکا ہے کہ اُسنے اُنسے اپنا نیزہ مانگا تو انہون نے نہ دیا (فتح)۔

بَاب مَا قِيْلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِيْصِ فِي الْحَرْبِ بیان اس چیز کا کہ کہی گئی ہے بیچ زرہ حضرت ﷺ کے اور حکم پیراہن کی لڑائی مین **ف** یعنے آپکی زرہ کس چیز سے تہی اور پیراہن کی پہننے کا کیا حکم ہے (فتح) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ا یہر خالد پس اسکا تو یون حال ہے کہ اُسنے اپنی زرہون کو خدا کی راہ مین بند کر رکہا ہے **ف** یہ حدیث پوری مع شرح کے کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہے اور اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتہ ذکر کرنے اس حدیث کے کہ جیسے کہ حضرت ﷺ نے زرہ پہنی ہے اس چیز مین کہ ذکر کیا ہے اوسکو باب مین ویسے ہی ذکر کیا زرہ کو اور منسوب کیا اسکو طرف بعض بہادر اصحاب کے پس دلالت کی اسنے اسکے مشروع ہونے پر اور یہ کہ اسکا پہننا توکل کے منافی نہین (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ وَقَالَ وُهَيْبٌ ثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہو کہ حضرت ﷺ نے جنگ بدر کے دن فرمایا اور حالانکہ آپ ایک قبے یعنے خیمے مین تہے کہ الٰہی مین تجہہ سے تیرا قول قرار چاہتا ہون یعنے تیرے عہد اور پیمان کے وفا سے سوال کرتا ہون جو تونے اسلام کی مدد کرنے مین کیا ہے الٰہی اگر تو مسلمانون کی ہلاکت چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہوگی تو صدیق اکبر نے آپکا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت ﷺ آپکو اتنی دعا کافی ہے کہ آپ نے پرلے سرے کی اپنے رب کی التجا کی اور حالانکہ حضرت ﷺ زرہ مین تہے تو حضرت ﷺ قبے سے باہر آئے اور آپ کہتے تہے کہ شکست کہاویگی جماعت کافرون کی اور بہاگین گے پیٹھ دیکر بلکہ قیامت ہی انکے وعدہ کا وقت اور قیامت بڑی آفت اور بڑی کڑوی ہے **ف** اور غرض اس حدیث سے یہ ہی کہ حضرت ﷺ اپنی زرہ مین تہے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا

سفیان عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت توفی النبی صلی الله علیه وسلم ودرعه
مرهونة عند یهودی بثلثین صاعا من شعیر وحدثنا معلی حدثنا عبد الواحد ثنا الاعمش و
قال رهنه درعا من حدید وقال یعلی ثنا الاعمش درع من حدید ترجمہ عائشہ رض سے روایت
ہے کہ حضرت صلعم کا انتقال ہوا اور آپکی زرہ ایک یہودی کے پاس گرو تھی بدلے تیس صاع جو کے **ف** اور غرض
اس سے یہ قول ہے کہ آپکی زرہ گرو تھی اور اسکی شرح کتاب الرہن مین گذر چکی ہے **حدثنا** موسی بن اسمعیل
ثنا وهیب ثنا ابن طاوس عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال
مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین علیهما جبتان من حدید قد اضطرت ایدیهما الی تراقیهما فکلما
هم المتصدق بصدقة اتسعت علیه حتی تعفی اثره وکلما هم البخیل بالصدقة انقبضت کل
حلقة الی صاحبتها وتقلصت علیه وانضمت یداه الی تراقیه فسمع النبی صلی الله علیه
وسلم یقول فیجتهد ان یوسعها فلا تتسع ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بخیل
اور خیرات کرنیوالے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت ہے جنپر دو کرتے یا دو زرہ مین ہون لوہے کی بندھی ہوئی
ہین ہاتھ انکے گردن تک جبکہ ارادہ کرتا ہے خیرات کرنے والا خیرات کا تو اسپر زرہ کشادہ ہو کر لمبی چوڑی ہو
جاتی ہے یہانتک کہ اسکی نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہے اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ زرہ
کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہے اور زرہ اسپر سمٹ جاتی ہے اور اسکے دونون ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین
تو وہ کوشش کرتا ہے کہ زرہ کشادہ ہووے کشادہ نہین ہوتی **ف** اس حدیث کی پوری شرح کتاب الزکوة مین
گذر چکی ہے اور غرض اس سے ذکر دو کرتون کا ہے پس تحقیق وہ مروی ہے ساتھ ب کے اور یہ مناسب ہے واسطے ذکر قمیص
کے ترجمہ مین اور نون کے ساتھ مروی ہے اور وہ مناسب ہے واسطے زرہ کے اور محل استشہاد کا واسطے ترجمہ کے
اگرچہ مثل ہے مثل ہین نہین شرط کیا جاتا ہے وجود اسکا چہ جائیکہ مشروع ہو اس جہت سے ہے کہ اسنے تمثیل بیان
کی ہے ساتھ زرہ سخی کے پس تشبیہ سخی محمود کی ساتھ شئے کے مشعر ہے ساتھ اسکے کہ زرہ محمود ہے اور موضع شاہد
کی اس سے زرہ سخی کی ہے نہ زرہ بخیل کی اور گویا کہ اسنے قائم کیا ہے سخی کو مقام شجاع کے واسطے لازم ہونے دونو کے
آپسمین اکثر اوقات اور اسی طرح ضد انکی (فتح) اور خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ سخی کمال خوشی سے خیرات
کرتا ہے ہاتھ دل کے ارادے کی اطاعت کرتے ہین اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہے اور روح قبض ہوتی
اسکا دل تنگی کرتا ہے دینے کو ہاتھ باہر نہین نکلتے گویا کسی نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے **باب** الجبة فی السفر
والحرب یہ باب ہے بیان مین کرتہ پہننے کے سفرون مین اور لڑائی مین **حدثنا** موسی بن اسمعیل ثنا
عبد الواحد ثنا الاعمش عن ابی الضحی مسلم عن مسروق حدثنی المغیرة بن شعبة قال

انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتٍ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَعَلَى خُفَّيْهِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ قضاء حاجت کو گئے پھر سامنے آئے اور میں آپکو آگے سے پانی لیکر ملا سو آپنے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنا منہ دھویا پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنی آستینوں سے نکالنے لگے سو دونوں آستینیں تنگ تھیں تو دونوں کو اسکے تلے سے نکالے پھر انکو دھویا اور مسح کیا اپنے سر پر اور دونوں موزوں پر **ف** احادیث کی شرح کتاب الطہارت میں گذر چکی ہے اور مطابقت حدیث کی ترجمہ سے ظاہر ہے (فتح) **باب الحریر فی الحرب** لڑائی میں ریشمی کپڑا پہننا **حدثنا** أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثنا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيْصٍ مِنْ حَرِيْرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر کو ریشمی کرتا پہننے کی اجازت دی واسطے کھجلی کے کہ دونوں کو تھی **ف** ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے جوؤں کی شکایت کی اور ممکن ہے تطبیق بایں طور کہ کھجلی حاصل ہوئی تھی بسبب جوؤں کے پس نسبت کی گئی علت ایک بار طرف سبب کے اور ایک بار طرف سبب کے سبب کے اور یہ قید کرنا اسکا ساتھ لڑائی کے پس شاید کہ لیا ہے بخاری نے اسکو بیچ قول سے ہمام کی روایت میں کہ نبی ؐ نے ان پر ریشمی کرتا دیکھا اور ابوداؤد کی روایت میں واقعہ ہوا ہے کہ اسکو سفر میں کھجلی تھی اور تحقیق باب باندھا ہے نسائی نے واسطے اسکے لباس میں باب بیچ بیان میں اس چیز کے کہ رخصت دیجاتی ہے واسطے مردوں کے ریشم سے واسطے کھجلی کے اور نہیں قید کیا اسکو ساتھ لڑائی کے سو بعضوں نے گمان کیا ہے کہ حرب ترجمہ میں جیم کے ساتھ ہے اور نہیں ہے جیسے کہ اسنے گمان کیا اسواسطے کہ نہ باقی رہے گی واسطے اسکے باب الجہاد میں کوئی مناسبت اور لازم آویگا اسے دوبارہ لانا باب کا ساتھ میں اسواسطے کہ حکہ اور جرب ہم معنے ہیں اور کیا ہے طبری نے جواز اسکا مستنبط جائز ہونے اسکے سے واسطے کھجلی کے پس کہا ہے اسنے کہ دلالت کی رخصت نے بیچ پہننے اسکے کے بسبب کھجلی کے یہ جو قصد کرے ساتھ پہننے اسکے کے اس چیز کو کہ وہ اعظم ہے کھجلی کے دکھ سے مانند دفع کرنے ہتھیار دشمن کے اور مانند اسکے پس تحقیق وہ جائز ہے اور تحقیق پیروی کی ہے ترمذی نے بخاری کی پس ترجمہ باندھا واسطے اسکے باب ما جاء فی لبس الحریر فی الحرب پھر مشہور قائلین جواز سے ہے کہ یہ سفر کے ساتھ خاص نہیں اور بعض شافعیہ سے روایت ہے کہ وہ سفر کے ساتھ خاص ہے اور قرطبی نے کہا کہ حدیث حجت ہے منع کرنے والے پر مگر یہ کہ دعوے کرے کہ یہ جواز زبیر اور عبد الرحمن کے ساتھ خاص ہے اور یہ دعوے صحیح نہیں میں کہتا ہوں کہ میل کیا ہے طرف اسکے عمر رض نے پس ابن عساکر نے روایت کی کہ عمر فاروق رض نے خالد رض پر ریشمی کرتا دیکھا تو کہا کہ یہ کیا ہے تو ذکر کیا واسطے اسکے خالد نے قصہ زبیر رض اور عبد الرحمن رض کا تو عمر رض نے کہا کہ

کیا تو بھی عبدالرحمن کیطرح ہے پہر حاضرین کو فرمایا تو انہون نے اسکو پہاڑ ڈالا اور تحقیق اختلاف کیا ہے سلف نے اسکے پہننے میں پس منع کیا ہے مالک اور ابو حنیفہ نے مطلقا اور شافعی اور ابو یوسف نے کہا کہ ضرورت کے واسطے جائز ہے اور ابن ماجشون سے روایت ہے کہ مستحب ہے پہننا اسکا لڑائی مین اور مہلب نے کہا کہ پہننا اسکا لڑائی مین دشمن کے ڈرانے کے واسطے ہے اور یہ سند رخصت کی ہے بیچ فریب کرنے کی لڑائی مین اور نووی نے کہا کہ حکمت بیچ پہننے ریشم کے واسطے کہجلی کے یہ ہے کہ اسمین سردی ہے اور تعاقب کیا گیا ہے اسکا ساتھ اسکے کہ ریشم تو گرم ہے اور ٹہیک بات یہ ہے کہ حکمت اسمین واسطے خاصیت کے ہے جو اسمین ہے واسطے دفع کرنے اس چیز کے کہ پیدا ہوتی ہے اس سے کہجلی مانند جوؤن کے (فتح) **حدثنا** ابو الولید ثنا همام عن قتادة عن انس **ح** وحدثنا محمد بن سنان ثنا همام عن قتادة عن انس ان عبد الرحمن والزبير شكوا الى النبي صلى الله عليه وسلم يعني القمل فارخص لهما في الحرير فرايته عليهما في غزاة ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ عبدالرحمن اور زبیر نے حضرت صلعم کیطرف شکایت کی یعنی جوؤن کی تو حضرت صلعم نے انکے واسطے ریشم پہننے کی اجازت دی تو میں نے جہاد مین انپر ریشمی کپڑا دیکہا **حدثنا** مسدد ثنا يحيى عن شعبة اخبرني قتادة ان انسا حدثهم رخص النبي صلى الله عليه واله وسلم لعبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام في حرير ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے عبدالرحمن بن عوف اور زبیر کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی **حدثنا** محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة سمعت قتادة عن انس رخص او رخص لهما لحكة كانت بهما ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے ان دونون کو رخصت یعنی ریشم پہننے کی واسطے کہجلی کے کہ ان دونون کو تہی **باب** ما يذكر في السكين باب ہے بیان مین اس چیز کے کہ ذکر کیجاتی ہے چہری مین **حدثنا** عبد العزيز بن عبد الله ثني ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن جعفر بن عمرو بن امية الضمري عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم ياكل من كتف يحتز منها ثم دعي الى الصلوة فصلى ولم يتوضا ترجمہ عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم بکری کے مونڈہے سے گوشت کہاتے تہے یعنی اس سے کاٹتے تہے پہر نماز کی طرف بلائے گئے تو آپ نے نماز پڑہی اور نیا وضو نکیا یعنی بلکہ پہلے وضو پر کفایت کی اور دوسری روایت مین ہے کہ پس چہری کو ڈالدیا **ف** یہ حدیث کتاب الطہارت مین گذر چکی ہے **باب** ما قيل في قتال الروم باب ہے بیان مین اس چیز کے کہ ذکر کیجاتی ہے بیچ لڑائی روم کے **ف** یعنی فضیلت سے اور اختلاف کیا گیا ہے روم مین پس اکثر اسپر ہین کہ وہ عیص بن اسحق بن ابراہیم عم کی اولاد سے ہین اور نام جد انکے کا بعض کہتے ہین کہ روم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ابن لیطا بن یونان بن یافث بن نوح ہے (فتح) **حدثنا** اسحق بن يزيد الدمشقي ثنا يحيى بن حمزة ثني ثور بن يزيد عن خالد بن معدان ان عمير بن الاسود العنسي حدثه انه اتى عبادة

لا عدوان نمبر ہا مفصل کی گئی ۱۲

ابْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا ترجمہ ام حرامؓ سے روایت ہے کہ مینے حضرتؐ سے سنا فرماتے تھے کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑہکر کافرون سے جہاد کریگی اُنکے واسطے بہشت واجب ہوئی ام حرامؓ کہتی ہین کہ مینے کہا یا رسول اللہ دعا کیجے خدا مجھکو اُن مین شریک کرے فرمایا تو بھی اُن مین ہوگی پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم والے بادشاہ قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے ہین مین نے کہا کہ یا حضرتؐ مین بھی اُن مین ہون فرمایا نہین یعنے تو اُن مین داخل نہین **ف** مہلب نے کہا کہ اس حدیث مین فضیلت ہے واسطے معاویہ کے اسواسطے کہ پہلے پہلے اُسنے دریا مین سوار ہوکر جہاد کیا اور فضیلت ہے واسطے بیٹے اوسکے یزید کے اسواسطے کہ پہلے پہلے اُسنے قسطنطنیہ پر جہاد کیا تھا اور تعاقب کیا ہے اسکا ابن تین نے اور ابن منیر نے جسکا حاصل یہ ہے کہ نہین لازم آتا داخل ہونا اسکے سے اس عموم مین یہ کہ نہ نکالا جاوے ساتھ دلیل خاص کے اسواسطے کہ نہین اختلاف ہے اہل علم کو کہ قول حضرتؐ کا مغفور لہم مشروط ہے ساتھ اسکے کہ ہون اہل مغفرت سے یعنے مغفرت کے لائق ہون یہانتک کہ اگر ان غازیون مین سے اسکے بعد کوئی مرتد ہو جاوے تو اس عموم مین بالاتفاق داخل ہوگا پس دلالت کی اسنے کہ مراد مغفور لہم سے وہ شخص ہے جسمین مغفرت کی شرط پائی جاوے اور یہہ قول ابن تین کا کہ احتمال ہے کہ یزید اس لشکر کے ساتھ حاضر ہوا ہو تو مردود ہے مگر یہ کہ اگر ارادہ کیا جاوے کہ وہ لڑنے کے ساتھ مباشر نہ ہوا ہوگا تو ممکن ہے پس تحقیق تھا وہ سردار اس لشکر کا بالاتفاق اور جائز رکہا ہے بعضون نے کہ مراد ساتھ شہر قیصر کے وہ شہر ہے جسمین وہ تھا جسدن حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور وہ حمص ہے اور اسوقت اسکی دار السلطنت وہی شہر تھا اور یہ دفع ہوتا ہے ساتھ اسکے کہ حدیث مین ہے کہ جو سمندر مین جہاد کرینگے وہ اس سے پہلے ہے اور یہ کہ ام حرام اُن مین تھی اور حمص فتح کیا تھا پہلے اس جہاد سے جسمین ام حرام تھی مین کہتا ہون کہ جنگ یزید کا ہجرت کے باون سال مین تھا اور اس حدیث مین ترغیب ہے واسطے بسنے کی شام مین (فتح) **بَابُ قِتَالِ الْيَهُوْدِ** باب ہے بیان مین پیشین گوئی حضرتؐ کے ساتھ لڑنے کے یہود سے **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِيَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑوگے تم اے مسلمانو یہود سے یہانتک کہ پتھر کے پیچھے یہودی چھپے گا تو پتھر کہیگا اے مسلمان یہ یہودی میری آڑ مین ہے

ف قول مہلب کا یزید کے حق مین مردود ہے ساتھ دلائل قطعیہ کے مختار ثقفی نے اس سے بڑھکر کام کئے تھے آخر مردود ہوکر مرگیا ۱۲

تو اسکو مار ڈال **ف** اس حدیث سے معلوم کہ جائز ہے مخاطب کرنا ایک شخص کو اور مراد اسکا غیر ہو جو اسکے قول کے ساتھ قائل ہو اور اسکے اعتقاد کا معتقد ہو اسواسطے کہ یہ بات معلوم ہے کہ جس وقت کیطرف حضرت صلعم نے اشارہ کیا تھا وہ ابھی نہین آیا تھا اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ مراد ساتھ قول حضرت صلعم کے کہ تم لڑوگے مسلمانون کو خطاب کرنا ہے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ خطاب شفاہی عام ہوتا ہے مخاطبین کو اور جو انکے بعد مین اور یہ باتفاق ہے حکم کی جہت سے اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ واقع ہوا ہے اسمین اختلاف بیچ غائب لوگون کے کہ کیا غائبون کو بھی نفس اسی خطاب سے حکم واقع ہوا ہے یا بطریق لحاق کے اور یہ حدیث تائید کرتی ہے اس شخص کو جسکا یہ قول ہے اور اس مین اشارت ہے طرف باقی رہنے دین اسلام کے یہانتک کہ عیسےٰ ع اترین پس تحقیق عیسیٰ علیہ السلام ہی دجال سے لڑینگے اور جزیہ اوٹھا ڈالین گے یہودی جو دجال کے تابعدار ہین اور اسکا پورا بیان علامات النبوۃ مین آویگا (فتح) **حدثنا** اسحٰق بن ابراہیم ثنا جریر عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا الیھود حتی یقول الحجر وراءہ الیھودی یا مسلم ھذا یھودی ورائی فاقتلہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم اے مسلمانون یہودیون کو قتل کروگے یہانتک کہ کہیگا پتھر کہ جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا کہ اے مسلمان یہ یہودی میری آڑ مین ہے تو اسکو مار ڈال **باب** قتال الترک یہ باب ہے بیان مین لڑائی ترک کے کہ اخیر زمانہ مین واقع ہوگی **ف** اور ترک کی اصل مین اختلاف ہے پس خطابی نے کہا کہ وہ قنطور کی اولاد ہین جو ابراہیم ع کی لونڈی تھی اور ابو عمر نے کہا کہ یافث کی اولاد سے ہین اور وہ کئی قسم ہین اور وہب بن منبہ نے کہا کہ وہ یاجوج ماجوج کے چچیرے بھائی ہین کہ جب ذو القرنین نے دیوار بنائی تو اسوقت بعض لوگ یاجوج ماجوج سے غائب تھے تو وہ دیوار سے باہر اپنی قوم کے ساتھ داخل نہ ہوئے پس نام رکھا گیا انکا ترک اور بعضے کہتے ہین کہ وہ تبع کی اولاد ہین (فتح) **حدثنا** ابو النعمان ثنا جریر بن حازم قال سمعت الحسن یقول ثنا عمرو بن تغلب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعۃ ان تقاتلوا قوما ینتعلون نعال الشعر وان من اشراط الساعۃ ان تقاتلوا قوما عراض الوجوہ کان وجوھھم المجان المطرقۃ ترجمہ عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہے کہ تم لڑوگے اس قوم سے جو بال کی جوتیان پہنتے ہین اور قیامت کی نشانیون سے یہ ہے کہ تم لڑوگے اس قوم سے جنکے منہ چوڑے ہین گویا کہ منہ انکے جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ جمی ہوئین یعنے ابر چمڑا جما ہوا یعنی انکے منہ گول اور موٹے موٹے ہین **ف** یہ حدیث اور جو اسکے بعد ہے ظاہر ہے اسمین کہ جو لوگ بالون کی جوتیان پہنتے ہین وہ ترک کے

غیر مین رفتہ حدثنا سعید بن محمد ثنا یعقوب ثنا ابی عن صالح عن الاعرج قال قال ابو
ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا الترک صغار الاعین
حمر الوجوہ ذلف الانوف کان وجوھھم المجان المطرقۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا
قوما نعالھم الشعر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ لڑوگے تم ترک سے چھوٹی آنکھوں والے سرخ منہ والے چپٹے ناکوں والے اونکے منہ جیسے ڈھالین ہین تہ بہ
تہ جمی ہوئین اور نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم اس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین **باب**
قتال الذین ینتعلون الشعر باب ہی بیان مین اُن لوگون کی لڑائی کے جو بال کی جوتیان پہنتے
ہین حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفیٰن قال الزھری عن سعید بن المسیب عن
ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما نعالھم
الشعر ولا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ قال سفیان
وزاد فیہ ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ روایۃ صغار الاعین ذلف الانوف
کان وجوھھم المجان المطرقۃ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی
قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم اس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین اور نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کے
تم اس قوم سے لڑوگے کہ اونکے منہ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ جمی ہوئین اور ایک روایت مین ہو کہ چھوٹی آنکھون والے
چپٹے ناکون والے **باب** من صف اصحابہ عند الھزیمۃ ونزل عن دابتہ واستنصر جو صف باندھے
اپنے یارون کی بعد شکست کے یعنے صف باندھی انکی جو اسکے ساتھ ثابت رہی بعد بھاگنے اور شخص کے
اور اپنے چوپائے سے اوترے اور فتح چاہے اللہ سے حدثنا عمرو بن خالد الحرانی ثنا زھیر ثنا
ابو اسحٰق قال سمعت البراء وسالہ رجل اکنتم فررتم یا ابا عمارۃ یوم حنین قال لا واللہ ما ولی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکنہ خرج شبان اصحابہ واخفافھم حسرا لیس بسلاح
رماۃ جمع ھوازن وبنی نصر ما یکاد یسقط لھم سھم فرشقوھم رشقا ما یکادون یخطئون
فاقبلوا ھنالک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی بغلتہ البیضاء وابن عمہ ابو سفیان
بن الحارث بن عبد المطلب یقود بہ فنزل واستنصر ثم قال انا النبی لا کذب انا ابن عبد
المطلب ثم صف اصحابہ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہو کہ مینے براء سے سنا اور حالانکہ ایک مرد نے اس سے پوچھا کہ
ابا عمارہ کیا تم جنگ حنین کے دن بھاگ گئے تھے اُسنے کہا کہ قسم ہے اللہ کی حضرت صلعم نے تو پیٹھ نہین پھیری
لیکن آپکے اصحاب سے نوجوان اور ہلکے لوگ نکلے اس حال مین کہ ننگے تھے انکے پاس ہتھیار نہ تھے سو وہ تیر اندازون

کے سامنے آئی جو ہوازن اور بنی نضر کی جماعت تھے نہ قریب تھا کہ انکا تیر زمین پر گرے یعنے خالی جاوے تو ہوازن نے انکو تیر مارے نہ قریب تھا کہ چوکین یعنے انکا تیر نشانے سے چوکتا نہ تھا تو دے اصحاب پھرے اسجگہہ سے طرف حضرتؐ کے اور حضرتؐ اپنے خچر سفید پر سوار تھے اور آپکے چچا کا بیٹا ابوسفیان خچر کی باگ کھینچتا تھا تو حضرتؐ اترے اور خدا سے مدد چاہی پھر فرمایا کہ مین پیغمبر ہون آمین کچھہ جھوٹ نہین عبدالمطلب کا بیٹا ہون پھر اپنے اصحاب کی انتہی **ف** اور یہ بعد اسکے تہے کہ آپ اترے اور مدد چاہی یعنے اللہ سے بعد اسکے کہ کافرون کو مٹی کی مٹھی مارے اور آ شرح کتاب المغازی مین آویگی (فتح) **بَابُ** الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ بِالْهَزِيْمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ دعا کرنی مشرکون پر ساتھہ شکست اور زلزلے کے **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عِيْسٰى ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ ترجمہ علیؓ سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا انکے گھرون اور قبرون کو آگ سے بھرے اونہون نے ہمکو نماز وسطے یعنے بیچ کی نماز سے باز رکھا یہانتک کہ سورج غروب ہوا **ف** اسحدیث مین بددعا ہے اوپر انکے ساتھہ اسکے کہ خدا انکے گھرون اور قبرون کو آگ سے بھرے اور اسمین ہزیمت شکست کی دعا نہین لیکن یہ ہزیمت پکڑی جاتی ہے زلزلے کے لفظ سے سو اسطے کہ انکے گھرون کے جلانے مین نہایت تزلزل ہے واسطے انکے جانون کے (فتح) -

حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ قنوت مین دعا کیا کرتے تھے کہ الٰہی نجات دے سلمہ بن ہشام کو الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو الٰہی نجات دے عیاش بن ابی ربیعہ کو الٰہی نجات دے مکے کے دبے ہوئے مسلمانون کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور انپر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسفؑ کے وقت مین قحط پڑا تھا **ف** اسحدیث مین ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور داخل ہونا اسکا ترجمہ مین بطور عموم کے ہے اسواسطے کہ سخت عذاب مین ترجمہ باب بہی داخل ہے پس مراد یہ ہے کہ سخت ڈال انپر سختی اور عقوبت اور پکڑ سخت اور اسکی شرح تفسیر مین آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفےؓ سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے دن حضرتؐ نے

نے کافرون پر بد دعا کی سو فرمایا کہ الٰہی اے اتارنے والے قرآن کے جلد حساب کرنے والے الٰہی شکست دے کفار کے گروہ کو
الٰہی شکست دے انکو اور انکو ڈگا دے **ف** جنگ احزاب کے دن کفار نے مدینے کو گھیر لیا تھا حضرت م کی دعا کی
نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کر بھاگ گئے اور یہ حدیث ترجمہ مین ظاہر ہے اور مراد دعا سے اُنپر جبکہ بھاگین یہ کہ
انکو قرار ندے اور داؤدی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ انکی عقل ماری جاوے اور اُنکے پاؤن کانپنے لگین وقت
لڑائی کے پس ثابت ہین (فتح) **حدثنا** عبد الله بن ابی شیبة ثنا جعفر بن عون ثنا سفین
عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون عن عبد الله قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی فی
ظل الکعبة فقال ابو جهل وناس من قریش ونحرت جزور بناحیة مکة فارسلوا فجاءوا من
سلاها وطرحوه علیه فجاءت فاطمة فالقته عنه وقال اللهم علیك بقریش اللهم علیك بقریش
اللهم علیك بقریش لابی جهل بن هشام وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة والولید بن
عتبة وابی بن خلف وعقبة بن ابی معیط قال عبد الله فلقد رایتهم فی قلیب بدر قتلی قال
ابو اسحاق ونسیت السابع قال ابو عبد الله وقال یوسف ابن ابی اسحٰق عن ابی اسحٰق امیة بن
خلف وقال شعبة امیة او ابی والصحیح امیة ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلعم خانے
کعبے کی سائے مین نماز پڑھتے تھے سو ابو جہل اور قریشون نے کہا اور حالانکہ مکے کی ایک کنارے مین اونٹ ذبح
ہوا تھا تو انھون نے کچھ آدمی بھیجے وہ اسکی اوجھڑی لائے اور حضرت م کی پیٹھ مبارک پر رکھدی تو فاطمہ رض آئین
اور اسکو حضرت م کی پیٹھ سے ڈالا اور حضرت م نے انکو بد دعا کی کہ الٰہی پکڑلے قریش کو یہ حضرت م نے تین بار فرمایا
یعنے اول مجمل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیون کا مفصل نام لیا سو فرمایا کہ الٰہی پکڑلے ابو جہل بن ہشام کو اور
عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ و ابی بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو عبداللہ نے کہا کہ مین نے
انکو جنگ بدر مین دیکھا کہ مارے گئے اور بدر کے کنوئین مین ڈالے گئے ابو اسحاق نے کہا کہ ساتوان شخص مجھکو یاد
نہین رہا جسکا نام حضرت نے لیا تھا بخاری نے کہا کہ یوسف نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ ساتوان امیہ بن خلف
ہے اور شعبہ نے کہا کہ امیہ یا ابی ہے اور صحیح امیہ ہے **ف** اور مطابقت حدیث کی ساتھ ترجمہ کے اس وجہ سے
ہے کہ سبکی تقریر کی باب کی دوسری حدیث مین (فتح) **حدثنا** سلیمان بن حرب ثنا حماد عن ایوب
عن ابن ابی ملیکة عن عائشة ان الیهود دخلوا علی النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا السام
علیك فلعنتهم فقال ما لك قالت اولم تسمع ما قالوا قال فلم تسمعی ما قلت علیکم
ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ یہودی حضرت م کے پاس آئے تو انہون نے کہا کہ السام علیک یعنی تمکو موت
ہو تو مینے انکو لعنت کی تو حضرت م نے فرمایا کہ کیا حال ہے تیرا کہ تو نے انکو لعنت کی عائشہ رض نے کہا آپ نے

جا انہوں نے کہا حضرت ص نے فرمایا کیا تو نے نہیں سُنا جو کچھ میں نے کہا اور تم پر ف اور شاید اُسنے اشارہ کیا
طرف اس چیز کے کہ اسکی بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے اسکے اخیر میں کہ ہماری دعا اُنکے حق میں قبول کیجاتی ہے اور انکی
دعا ہمارے حق میں قبول نہیں ہوتی پس اسمیں جائز ہونا دعا کا ہے اوپر مشرکوں کے اگرچہ دعا کرنے والا خوف کرے
کہ وہ اسپر بد دعا کرینگے اور اسکی پوری شرح کتاب الاستیذان میں آویگی (فتح) **باب هل يرشد المسلم اهل
الكتاب او يعلمهم الكتاب** کیا جائز ہے مسلمان کو کہ اہل کتاب کو ہدایت کرے یا اونکو کتاب سکھاوے ف مراد
کتاب اول سے تورات اور انجیل ہے اور کتاب ثانی سے وہ چیز ہے کہ عام تر ہے اس سے اور قرآن سو اور غیر اسکے سے
(فتح) **حدثنا** اسحق ثنا يعقوب بن ابراهيم ثنا ابن اخي ابن شهاب عن عمه اخبرني عبيد الله
ابن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان عبد الله بن عباس اخبره ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كتب الى قيصر فقال فان توليت فان عليك اثم الاريسيين ترجمہ ابن عباس رض سے روایت
ہے کہ حضرت ص نے روم کے بادشاہ کیطرف لکھا کہ اگر تو نے اسلام قبول نہ کیا تو تجھ پر رعیت کا گناہ ہوگا یعنے
جب تو مسلمان ہوا تو رعیت بھی مسلمان ہوگی تو انکی گمراہی کا عذاب تجھ پر ہوگا ف اور ہدایت کرنا اہل کتاب کا
اس سے ظاہر ہے اور اسپر انکو کتاب سکھانی پس شاید کہ استنباط کیا ہے انہی اسکو اس سے کہ حضرت ص نے بعض قرآن
انکی طرف لکھا تھا ساتھ عربیت کے گویا کہ مسلط کیا انکو اسکی تعلیم پر واسطے کہ نہ پڑھیں گے وہ اسکو یہاں تک کہ ترجمہ
کیا جاوے واسطے انکے اور نہ ترجمہ کیا جاوے گا واسطے انکے یہاں تک کہ پہچانے مترجم کیفیت استخراج اسکے کو
اور اس مسئلے میں سلف کو اختلاف ہے پس امام مالک کہتے ہیں کہ کافر کو قرآن تعلیم کرنا منع ہے اور ابو حنیفہ رح نے
اسکی اجازت دی ہے اور شافعی کا قول اسمیں مختلف ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ راجح تفصیل ہے درمیان
اس شخص کے کہ امید دین کی رغبت کی امید کیجاوے اور اسکے مسلمان ہونے کی امید ہو ساتھ امن کے اس سے
یہ غالب ہو ساتھ اسکے طرف طعن کے بیچ اسکے اور درمیان اس شخص کے کہ ثابت ہو جاوے کہ وہ اسمیں عبث
نہیں کرتا یا گمان ہو کہ وہ پہنچے گا ساتھ اسکے طرف طعن کے دین میں اور نیز فرق کیا جاتا درمیان قلیل کے
اس سے اور کثیر کے کما تقدم منہ اول الکتاب (فتح) **باب الدعاء للمشركين بالهدى ليتالفهم** دعا
کرنی واسطے مشرکین کے ساتھ ہدایت اسلام کے تاکہ انکے دلوں کو الفت دے **حدثنا** ابو اليمان انا
شعيب ثنا ابو الزناد ان عبد الرحمن قال قال ابو هريرة قدم الطفيل بن عمرو الدوسي
واصحابه على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله ان دوسا عصت وابت فادع
الله عليها فقيل هلكت دوس قال اللهم اهد دوسا وائت بهم ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت
ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی اور اسکے یار حضرت ص کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت ....

......یہ مقرر دوس نے نافرمانی کی اور دین اسلام نہیں مانا تو آپ انپر بد دعا کیجیے تو کسی نے کہا کہ ہلاک ہوئی قوم دوس کی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر دوس کو اور انکو مسلمان کر کے لا **ف** اور یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب مین اور یہ جو کہا کہ تا کہ الفت دی انکو تو مصنف کی فقاہت سے ہے تو یا اشارہ کیا ہے طرف اسکے کہ دونون مقامون مین فرق ہے اور یہ کہ حضرتؐ ایک بار انپر بد دعا کرتے تہے اور ایک بار اونکے واسطے دعا کرتے تہے پس پہلی حالت یعنے انپر بد دعا کرنی اسجگہہ ہے جسجگہہ انکی شوکت سخت ہو اور انکی ایذا سخت ہو جیسے کہ پہلے باب کی حدیثون مین گذر چکا ہے اور حالت دوسری یعنے انکی ہدایت کے واسطے دعا کرنی اسجگہہ ہے کہ انکے دکہہ سے امن ہو اور انکی الفت کی امید ہو اور اسکی شرح مغازی مین آویگی (فتح) **بَابُ** دَعْوَةِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَعَلٰى مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ باب ہے بیان مین بلانے یہود اور نصاریٰ کے طرف اسلام کے اور کس چیز پر لڑائی کیجاوے انسے **ف** یہ اشارہ ہے طرف اسچیز کے کہ اس سے پہلے باب مین حضرت علی رضہ سے مذکور ہے کہ لڑو انسے یہانتک کہ ہماری طرح ہون اور اسمین حکم ہے حضرتؐ کا ساتہہ اونکے کہ انکے میدان مین پہر بلانا انکا طرف اسلام کے پہر لڑنا اور وجہ لینے اسکے سے باب کی حدیث سے یہ ہے کہ حضرتؐ نے روم کیطرف لکہا احتمال ہے کہ انکو اسلام کیطرف بلاتے تہے پہلے اس سے متوجہ ہون طرف لڑائی انکی کے (فتح) **ف** اور بیان ہے اسچیز کا کہ لکہی حضرتؐ نے طرف بادشاہ فارس کے اور روم کے **ف** یہ بات باب مین مسندا مذکور ہے **ف** اور لڑنے سے پہلے اسلام کی دعوت کرنی **ف** شاید یہ اشارہ ہے طرف حدیث ابن عون کے جو لوٹ کرنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنی مصطلق کو غفلت میں اور وہ حدیث مروی ہے نزدیک اسکے کتاب العتق مین اور وہ محمول ہے نزدیک اس شخص کے جو کہتا ہے ساتہہ شرط دعوت اسلام کے پہلے لڑنے کے اسپر کہ اونکو اسلام کی دعوت پہنچ گئی تہی اور یہ مسئلہ اختلافی ہے سو ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ لڑنے سے پہلے اسلام کیطرف بلانا شرط ہے اور اکثر کا یہ مذہب ہے کہ یہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پہلے پہیلنے دعوت اسلام کے پس اگر کوئی ایسا آدمی پایا جاوے جسکو دعوت اسلام کی نہ پہنچی ہو تو نہ لڑائی کیجاوے ساتہہ اسکے یہانتک کہ اسکو دعوت اسلام کیجاوے نص کی ہے اسپر شافعی نے اور مالک نے کہا ہے کہ جسکا گہر دار الاسلام سے قریب ہو لڑائی کیجاوے اس سے بغیر دعوت کے واسطے مشہور ہونے اسلام کے اور جسکا گہر دور ہو پس دعوت قاطع ہے واسطے شک کے اور ابو عثمان مہدی سے روایت ہے کہ ہم کبہی دعوت کرتے تہے اور کبہی نہین کرتے تہے مین کہتا ہون کہ وہ محمول ہے پہلے دو حالونپر (فتح) **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ

نقشو : فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ترجمہ انس رض سے روایت ہو کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روم کے بادشاہ کیطرف خط لکہنے کا ارادہ کیا یعنی واسطے بلانے اسکے کے طرف اسلام کے تو کسی نے عرض کی کہ وے بدون مہر کے خط نہین پڑہتے تو حضرت صلعم نے چاندی کی انگشتری بنوائی جیسے کہ مین اسکی سفیدی حضرت صلعم کے ہاتہ مین دکھتا ہون اور اسمین محمد رسول اللہ کہودا گیا۔ ف اسکی شرح کتاب اللباس مین آویگی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ ثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ كِسْرٰى خَرَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہو کہ حضرت صلعم نے اپنا خط کسرے بادشاہ فارس کیطرف بہیجا یعنے طرف بیٹے نوشیروان کے جسکا نام خسرو تہا پس حکم کیا ایلچی کو کہ اسکو بحرین کے سردار کے پاس پہنچا دے یعنے تو اُسنے اسکے پاس پہنچایا اور بحرین کے سردار نے اسکو کسرے کے پاس پہنچایا سو جب کسرے نے اسکو پڑہا تو اسکو پہاڑ ڈالا پس مین گمان کرتا ہون کہ سعید بن المسیب نے کہا کہ حضرت صلعم نے انپر بد دعا کی یہ کہ پارہ کیے جاوین وے تمام پارہ پارہ ہونا ف اسحدیث کی شرح کتاب المغازی مین آویگی اور اسمین ہے کہ خط لیجانے والا عبد اللہ بن حذافہ تہا اور ذکر کرینگے ہم اسجگہ جو تعلق ہے سلطنۃ کسرے کے اور یہ کہ عظیم البحرین سے کیا مراد ہے اور اسحدیث مین بلانا ہے طرف اسلام کے ساتھ کلام کے اور لکہنے کے اور یہ کہ لکہنا قائم ہوتا ہے مقام نطق کے اور اسمین ارشاد مسلم کا ہے طرف کا فر کے اور یہ کہ بادشاہون کے درمیان عادت جاری ہے ساتھ اسکے کہ ایلچی کو قتل نہ کیا جاوے اسیواسطے کسرے نے پہاڑ ڈالا اور ایلچی کو کچہ نہ کہا (فتح) بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ باب ہے بیان مین بلانے حضرت صلعم کے لوگون کو طرف اسلام اور نبوت کے وَاَنْ لَّا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور یہ کہ نہ پکڑے بعضا ہمارا بعض کو رب سوائے اللہ کے یعنے کسیکو خدا کا شریک نہ ٹہراوے وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ کسی بندہ کا کام نہین کہ اللہ اسکو دیوے کتاب اور حکم اور پیغمبری پہر کہے لوگون کو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ اللہ کو چہوڑ کر آخر تک ف مراد اس آیت سے انکار کرنا ہے اس شخص پر جو لوگون کو کہے کہ میرے بندے ہو جاؤ اور مثل اسکی ہے یہ آیت کہ اے عیسےٰ کیا تو نے لوگون کو کہا ہے آخر آیت تک (فتح) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ

رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب إلى قيصر يدعوه إلى الإسلام وبعث بكتابه إليه مع دحية
الكلبي وأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يدفعه إلى عظيم بصرى ليدفعه إلى قيصر
وكان قيصر لما كشف الله عنه جنود فارس مشى من حمص إلى إيلياء شكرا لما أبلاه الله فلما
جاء قيصر كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين قرأه التمسوا لي ههنا أحدا من قومه
لأسألهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن عباس فأخبرني أبو سفيان أنه كان
بالشام في رجال من قريش قدموا تجارا في المدة التي كانت بين رسول الله صلى الله عليه و
سلم وبين كفار قريش قال أبو سفيان فوجدنا رسول قيصر ببعض الشام فانطلق بي وبأصحابي حتى
قدمنا إيلياء فأدخلنا عليه فإذا هو جالس في مجلس ملكه وعليه التاج وإذا حوله عظماء الروم فقال
لترجمانه سلهم أيهم أقرب نسبا إلى هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي قال أبو سفيان فقلت أنا
أقربهم إليه نسبا قال ما قرابة ما بينك وبينه فقلت هو ابن عمي وليس في الركب يومئذ أحد
من بني عبد مناف غيري فقال قيصر أدنوه وأمر بأصحابي فجعلوا خلف ظهري عند كتفي ثم
قال لترجمانه قل لأصحابه إني سائل هذا الرجل عن الذي يزعم أنه نبي فإن كذب فكذبوه
قال أبو سفيان والله لولا الحياء يومئذ من أن يأثر أصحابي عني الكذب لحدثت عني
حين سألني عنه ولكني استحييت أن يأثروا الكذب عني فصدقت ثم قال لترجمانه
قل له كيف نسب هذا الرجل فيكم قلت هو فينا ذو نسب قال فهل قال هذا القول أحد
منكم قبله قلت لا قال فهل كنتم تتهمونه على الكذب قبل أن يقول ما قال قلت لا
قال فهل كان من آبائه من ملك قلت لا قال فأشراف الناس يتبعونه أو ضعفاؤهم
قال بل ضعفاؤهم قال فيزيدون أو ينقصون قلت بل يزيدون قال فهل يرتد أحد
سخطة لدينه بعد أن يدخل فيه قلت لا قال فهل يغدر قلت لا ونحن الآن منه في مدة
نحن نخاف أن يغدر قال أبو سفيان ولم تمكني كلمة أدخل فيها شيئا أنتقصه به لا أخاف
أن تؤثر عني غيرها قال فهل قاتلتموه أو قاتلكم قلت نعم قال فكيف كانت حربه وحربكم
قلت كانت دولا وسجالا يدال علينا المرة وندال عليه الأخرى قال فماذا يأمركم به
قلت يأمرنا أن نعبد الله وحده ولا نشرك به شيئا وينهانا عما كان يعبد آباؤنا
ويأمرنا بالصلاة والصدقة والعفاف والوفاء بالعهد وأداء الأمانة فقال لترجمانه
حين قلت ذلك له قل له إني سألتك عن نسبه فيكم فزعمت أنه ذو نسب وكذلك الرسل

الرسل تبعث في نسب قومها وسألتك هل قال احد منكم هذا القول قبله فزعمت ان لا فقلت
لو كان احد منكم قال هذا القول قلت رجل يأتم يقول قد قيل قبله وسألتك هل كنتم
تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال فزعمت ان لا فعرفت انه لم يكن ليدع الكذب على
الناس ويكذب على الله وسألتك هل كان من آبائه من ملك فزعمت ان لا فقلت لو كان من
آبائه ملك قلت يطلب ملك آبائه وسألتك اشراف الناس يتبعونه ام ضعفاؤهم فزعمت
ان ضعفاءهم اتبعوه وهم اتباع الرسل وسألتك هل يزيدون او ينقصون فزعمت انهم
يزيدون وكذلك الايمان حتى يتم وسألتك هل يرتد احد سخطة لدينه بعد ان يدخل فيه
فزعمت ان لا وكذلك الايمان حين تخالط بشاشته القلوب لا يسخطه احد وسألتك هل
يغدر فزعمت ان لا وكذلك الرسل لا يغدرون وسألتك هل قاتلتموه وقاتلكم فزعمت
ان قد فعل وان حربكم وحربه تكون دولا ويدال عليكم المرة وتدالون عليه الاخرى و
كذلك الرسل تبتلى وتكون لها العاقبة وسألتك بماذا يأمركم فزعمت انه يأمركم ان
تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وينهاكم عما كان يعبد آباؤكم ويأمركم بالصلوة والصدق
والعفاف والوفاء بالعهد واداء الامانة قال وهذه صفة نبي قد كنت اعلم انه خارج
ولكن لم اظن انه منكم وان يك ما قلت حقا فيوشك ان يملك موضع قدمي هاتين
ولو ارجو ان اخلص اليه لتجشمت لقيه ولو كنت عنده لغسلت قدميه قال ابو سفيان
ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرئ فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من
محمد عبد الله ورسوله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني
ادعوك بداعية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله اجرك مرتين وان توليت فعليك
اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله
ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا ا
شهدوا بانا مسلمون قال ابو سفيان فلما ان قضى مقالته علت اصوات الذين
حوله من عظماء الروم وكثر لغطهم فلا ادري ماذا قالوا وامر بنا فاخرجنا فلما
ان خرجت مع اصحابي وخلوت بهم قلت لهم لقد امر امر ابن ابي كبشة هذا ملك
بني الاصفر يخافه قال ابو سفيان والله ما زلت ذليلا مستيقنا بان امره سيظهر
حتى ادخل الله قلبي الاسلام وانا كاره ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت

نے روم کے پادشاہ کو خط لکھا اسحال مین کہ اسکو اسلام کیطرف بلاتے تھے اور اپنا خط دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا اور
حضرت ؐ نے اسکو حکم کیا کہ خط کو بصرے کے سردار پاس پہونچادے تاکہ بصرے کا سردار اسکو روم کے پادشاہ پاس
پہنچا دیوے اور جب خدا تعالے نے روم کے پادشاہ سے فارس کی فوجین دور کین اور وہ انپر غالب ہوا تو بیت
المقدس کیطرف چلا واسطے شکر ادا کرنے اسچیز کے کہ خدا تعالے نے اسکو انعام کی سو جب حضرت ؐ کا خط روم کے
پادشاہ کے پاس پہنچا تو کہا اسنے جبکہ اوسکو پڑہا کہ کسیکو اسکی قوم سے اسجگہہ تلاش کرکے میرے پاس لے آؤ کہ مین
اسنسے انکا حال پوچھون ابن عباسؓ نے کہا کہ ابو سفیانؓ نے مجھکو خبر دی کہ وہ شام مین تہا بیچ چند مردون قریش کے
کہ تجارت کے واسطے آئے تھے اس مدت مین جو حضرت ؐ اور کفار قریش کے درمیان قرار پائی تھی یعنے دن صلح حدیبیہ
کے ابو سفیانؓ نے کہا کہ قیصر کے ایلچی نے ہمکو شام کے بعض جگہہ مین پایا تو وہ مجھکو اور میرے ساتھیون کو لے چلا یہانتک
کہ ہم بیت المقدس مین آئے اور روم کے پادشاہ پر داخل کیے گئے تو ناگہان ہمنے دیکھا کہ وہ اپنے ملک کی مجلس مین
بیٹھا ہے اور اسکے سر پر تاج ہے اور اسکے گرد روم کے سردار ہین تو اسنے اپنے مترجم یعنے دو بیانسے کہا کہ انسے
پوچھ کہ ان لوگون مین اس مرد کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہے تو ابو سفیانؓ
کہتا ہے کہ مینے کہا کہ مین اسکو رشتے مین سب سے زیادہ تر قریب ہون تو پادشاہ نے کہا کہ تیرے اور اسکی درمیان کیا
قرابت ہے مینے کہا وہ میرا چچیرا بہائی ہے اور اسدن قافلے مین عبد المناف کی اولاد سے میرے سوا کوئی نہ
تہا تو پادشاہ نے کہا اسکو میرے نزدیک لاؤ اور میرے ساتہیون کو حکم ہوا تو وے میری پیٹھ پیچھے بٹھلائے گئے
میرے دونون مونڈھون کے پاس پھر پادشاہ نے ترجمان سے کہا کہ اسکے ساتہیون سے کہہ کہ مین اس مرد سے
اس شخص کا حال پوچھتا ہون جو اپنے تئین پیغمبر گمان کرتا ہے سو اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلاؤ ابو سفیانؓ کہا کہ
قسم ہے اللہ کی کہ اگر اسدن مشہور نہ ہوتی یعنے اگر اسکا ڈر نہ ہوتا کہ میرے یار میری دروغگوئی مشہور کرینگے تو
البتہ مین اپنی طرف سے جھوٹ بولتا جبکہ اسنے مجھکو حضرت ؐ کا حال پوچھا ولیکن مینے حیا کیا اس سے کہ میری
دروغگوئی مشہور ہو سو مینے سچ کہا پھر پادشاہ نے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہہ کہ تم مین اس پیغمبر کا نسب کیسا ہے
مینے کہا کہ وہ ہم لوگون مین نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہے پھر پادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین سے اسطرح کی بات
کا دعویٰ کسی نے اس سے پہلے بھی کیا ہے مین نے کہا کہ نہین پادشاہ نے کہا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی تم اسکو
جھوٹ کی تہمت بھی کرتے تھے مین نے کہا نہین پادشاہ نے کہا کہ کیا اسکے باپ دادے مین کوئی پادشاہ بھی تہا
مین نے کہا کہ نہین پادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مین نے کہا کہ بلکہ غریب
لوگ اسکے تابع ہوئے ہین پادشاہ نے کہا کہ اسکے ساتھی بڑہتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مین نے کہا کہ
بلکہ بڑہتے جاتے ہین پادشاہ نے کہا کہ کوئی اسکے دین سے پھر بھی جاتا ہے ناخوش ہوکر بعد داخل ہونے کے

یچ اسکے مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ کیا کبھی قول قرار کرکے دغا بھی کرتا ہے مینے کہا کہ نہین لیکن اب ہمسے
اور اس سے ایک مدت تک صلح ہوئی ہے ہم ڈرتے ہین کہ دغا کرے ابو سفیان نے کہا کہ مین اتنی بات کے سوا اسمین
اور کوئی بات نہ ملا سکا کہ اسکے ساتھ حضرت ؐ کی تنقیص کرون جسکے مشہور ہونے کا مجھکو خوف نہو سوائے اس بات
کے بادشاہ نے کہا کہ کیا تمسے اور اوس سے لڑائی بھی ہوئی ہے مین نے کہا کہ ہان بادشاہ نے کہا کہ تمہارے
اور اسکی لڑائی کا کیا حال ہے یعنی کون غالب ہوتا ہے مین نے کہا لڑائی ڈول ہے کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہے
اور کبھی ہم اسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کہ تمکو کس بات کا حکم کرتا ہے مینے کہا کہ ہمکو حکم کرتا ہے کہ ہم ایک
خدا کی عبادت کرین اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹہراوین اور منع کرتا ہے ہمکو اس چیز سے کہ ہمارے باپ دادی
نے عبادت کی یعنے بت پرستی وغیرہ اور حکم کرتا ہے ہمکو نماز پڑہنے کا اور خیرات کرنے کا اور حرام سے بچنے کا اور
عہد کے پورا کرنے کا اور امانت کو ادا کرنے کا تو بادشاہ نے اپنے ترجمان سے کہا (جبکہ مین نے یہ اس سے کہا)
کہ اسکو کہہ مین نے تجھسے پوچھا کہ اسکا نسب تم مین کیسا ہے تو تو نے کہا وہ شریف خاندان ہے اور اسی طرح پیغمبر لوگ
اپنی قوم مین شریف ور عالی خاندان ہوتے آئے ہین اور مین نے تجھسے پوچھا کہ کیا تم مین کسی نے اس سے پہلے
نبوت کا دعوے کیا ہے سو تو نے کہا کہ نہین سو مین کہتا ہون کہ اگر تم مین کسی نے اس سے پہلے بھی دعوے
کیا ہوتا تو مین جانتا کہ اس شخص نے بھی پہلی بات کی پیروی کی اور اگلون کی طرح اسکو بھی ہوس نے لیا اور مین نے
تجھسے پوچھا کہ کیا نبوت کے دعوے سے پہلے بھی کبھی تم اسکو جھوٹ کی تہمت کرتے تھے سو تو نے کہا کہ نہین سو مین نے
جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹ نہ باندہے گا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹ باندہیگا اور مینے تجھسے پوچھا کہ کیا اسکے باپ
دادون میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے سو تو نے کہا کہ نہین سو مین کہتا ہون کہ اگر اسکے باپ دادون مین کوئی بادشاہ
ہوتا تو مین کہتا کہ یہہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے باپ دادی کی بادشاہی چاہتا ہے اور مین نے تجھسے پوچھا کہ کیا
سردار لوگ اسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ تو تو نے کہا کہ غریب لوگ اسکے تابع ہوئے ہین سو یہی حال ہے پیغمبرونکا
کہ اول غریب انکی اطاعت کرتے ہین یعنے اور رئیس لوگ غرور سے بے نصیب ہوتے ہین اور مین نے تجھسے پوچھا کہ
اسکے تابعدار بڑہتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین تو تو نے کہا کہ وہ بڑہتے جاتے ہین سو یہی حال ہے ایمان کا
یہانتک کہ پورا ہو یعنے ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ بڑہتا جاتا ہے یہانتک کہ پورا ہو اور کمال کو پہونچے اور مین
نے تجھسے پوچھا کہ کیا اسکے دین سے کوئی ناخوش ہوکر پہر بھی جاتا ہے تو تو نے کہا کہ نہین اور یہی حال ہے
ایمان کے لذت کا جب دلمین رچ جاوے کہ کوئی اس سے ناخوش نہین ہوتا اور مین نے تجھسے پوچھا کہ کیا وہ دغا
بھی کرتا ہے تو تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ وے دغا نہین کرتے اور مین نے تجھسے پوچھا
کہ تمسے اور اس سے لڑائی بھی ہوئی ہے سو تو نے کہا کہ اوسنے لڑائی کی ہے اور تمہاری اور اسکی لڑائی ڈول

سے کبھی وہ تم پر غالب ہوتا ہے اور کبھی تم اسپر غالب ہوتے ہو سو یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ اول انکی آزمایش ہوتی ہے پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہے اور مینے تجھسے پوچھا کہ کیا چیز تمکو تبلاتا ہے تو تونے کہا کہ ہمکو تبلاتا ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور اسکے ساتھہ کسیکو شریک نہ ٹھہراؤ اور منع کرتا ہے تمکو اس چیز سے کہ تمہارے باپ دادے عبادت کرتے تھے اور حکم کرتا ہے تمکو نماز کا اور صدقہ کا اور حرام سے بچنے کا اور عہد پورا کرنے کا اور امانت ادا کرنے کا اور یہی صفت ہے پیغمبر کی اور مین آگے سے جانتا تھا کہ پیغمبر ظاہر ہونے والا ہے ولیکن مجھکو گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگون مین سے ہوگا اور اگر تیری یہ سب باتین سچی ہین تو عنقریب ہے کہ وہ میری دونو قدمون کی جگہہ کا مالک ہوگا یعنے اسکی سلطنت اور حکومت یہانتک پہونچے گی اور اگر مین جانتا کہ مین اس تک پہونچ سکونگا تو مین اسکے دیدار کے واسطے تکلیف کرتا یعنے بہر کیف اسکی ملاقات حاصل کرتا اور اگر مین اسکے پاس ہوتا تو مین اسکے قدم دہوتا پھر بادشاہ نے حضرت صلعم کا خط منگوایا اور پڑہا تو ناگہان اسمین یہ مضمون تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنے شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا یہ خط ہے محمد کیطرف سے جو خدا کا بندہ اور اسکا رسول ہے طرف ہرقل کیطرف جو روم کا سردار ہے سلام ہے اسپر جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجھکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین و دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہوجا خدا تعالے تجھکو دوہرا ثواب دیگا یعنے ایک ثواب دین عیسوی کے قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا) اور اگر تونے اسلام قبول نہ کیا تو تیرے اوپر رعیت کا گناہ پڑے گا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرین اور کسی چیز کو اسکے ساتھہ شریک نہ ٹھہراوین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوائے اپنا رب اور مالک نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے منہ موڑین تو انسے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الٰہی کے مطیع ہین ابو سفیان نے کہا کہ جب وہ اپنی بات پوری کر چکا یعنے خط پڑہ چکا تو جو روم کے سردار اسکے گرد تھے یعنے اہل دربار انکی آوازین بلند ہوئین اور نہایت شور اور غل ہوا سو مین نہین جانتا کہ انہون نے کیا کہا اور ہمارے نکالنے کا حکم ہوا سو ہم دربار سے نکالے گئے ابو سفیان نے کہا کہ جب مین اپنے ساتھیون سمیت باہر نکلا اور انکے ساتھہ خالی ہوا تو مین نے کہا کہ ابی کبشہ کے بیٹے یعنے محمد صلعم کا رتبہ بلند ہوا کہ یہ روم کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے ابو سفیان نے کہا کہ مین جب سے ہمیشہ خوار اور یقین کرنے والا تھا کہ حضرت صلعم سب پر غالب ہونگے یہانتک کہ خدا تعالے نے مجھکو اسلام مین داخل کیا اور حالانکہ مین اسلام سے ناخوش تھا **ف** یہ حدیث پوری کتاب بدء الوحی مین گذر چکی ہے اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب مین اور کچھہ شرح اسکی آیندہ آویگی (فتح) **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ ثنا عبد العزیز

ابن ابی حازم عن ابیہ عن سھل بن سعد سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ رجلا یفتح علی یدیہ فقاموا یرجون لذلک ایھم یعطی فغدوا وکلھم یرجوا ان یعطی فقال این علی فقیل یشتکی عینیہ فامر فدعی لہ فبصق فی عینیہ فبرا مکانہ حتی کانہ لم یکن بہ شیء فقال نقاتلھم حتی یکونوا مثلنا فقال علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجب علیھم فواللہ لان یھدی بک رجل واحد خیر لک من حمر النعم ترجمہ سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ جنگ خیبر کے دن فرماتے تہے کہ البتہ مین علم دونگا اس کو جسکے ہاتہون پر خدا تعالے فتح کرے گا تو اصحاب اسکی امید کو کہڑے ہوے کہ کسکو ملے (یعنے اس کے واسطے مستعد ہوے) تو صبح کو کل اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوے اور حالانکہ ہر ایک شخص ان مین سے امیدوار تہا کہ علم اسکو ملے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی (مرتضے) کہان ہین تو لوگون نے کہا کہ یا حضرتؐ انکی آنکہین دکہتی ہین تو فرمایا کہ اون کو بلاؤ تو وہ بلائے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لب مبارک انکی آنکہ پر لگائی تو اسیوقت صحت ہو گئی جیسے کہ انکو کچہہ درد نہ تہا تو علی مرتضے) نے کہا کہ ہم انسے لڑتے ہین یہانتک کہ ہماری مثل ہون یعنے مسلمان ہو جاوین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ٹہیر جا یہانتک کہ تو انکے میدان مین اُترے پہر انکو اسلام کیطرف بلا اور خبر دے انکو ساتہہ اسچیز کے کہ اون پر واجب ہے پس قسم ہے خدا کی کہ ہدایت پانا ایک مرد کا تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے سرخ اونٹ سے **ف** اسحدیث کی شرح کتاب المغازی مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ پہر انکو اسلام کیطرف بلا (فتح) **حدثنا** عبد اللہ بن محمد ثنا معویۃ ابن عمرو قال ثنا ابو اسحاق عن حمید سمعت انسا یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا غزا قوما لم یغر حتی یصبح فان سمع اذانا امسک وان لم یسمع اذانا اغار بعد ما یصبح فنزلنا خیبر لیلا ترجمہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب کسی قوم سے جہاد کرتے تہے تو نہ لوٹ کرتے تہے یہانتک کہ فتح کرتے پس اگر اذان سنتے تو لوٹ سے باز رہتے اور اگر اذان نہ سنتے تو صبح کے بعد لوٹ کرتے سو ہم رات کو خیبر مین اترے **حدثنا** قتیبۃ ثنا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا غزا بنا ح وحدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خَرَجَ اِلَی خَیْبَرَ فَجَاءَهَا لَیْلًا وَ کَانَ اِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَیْلٍ لَا یُغِیْرُ عَلَیْهِمْ یُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ یَهُوْدُ بِمَسَاحِیْهِمْ وَمَکَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر کیطرف نکلے اور رات کو اسمین پہنچے اور آپکا معمول تھا کہ جب جہاد کے واسطے کسی قوم کے پاس جاتے تھے تو ان پر لوٹ نہ کرتے تھے یہانتک کہ صبح کرتے سو جب حضرت نے صبح کی تو یہود اپنے بیلچوں اور ٹہیلوں کے ساتھ نکلے یعنے ساتھ اسباب زراعت کی زراعت کے لیے بنجیر تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے سو جب انہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو کہا آئے محمد قسم ہے اللہ کی آئے محمد ص ساتھ لشکر کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یعنے بطور تفاول کے کہ اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیبر (یہ خبر ہے یا دعا ہے) تحقیق ہم مسلمان یا جماعت پیغمبرون کی جب کسی قوم کے میدان مین اترتے ہین تو بری ہوئی صبح اس قوم کی کہ ڈرائے گئے ہین **ف** اس حدیث کی شرح غزوہ خیبر مین آویگی اور یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے لڑنا اس شخص سے جسکو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو بغیر دعوت کے پس تطبیق دیجاوے گی درمیان اسکے اور درمیان حدیث سہل کے جو اس سے پہلے ہے کہ دعوت مستحب ہے شرط نہین اور اسمین دلالت ہے اوپر حکم کے ساتھ دلیل کے واسطے ہونے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ باز رہتے تھے لڑنے سے ساتھ مجرد سننے اذان کے اور اس مین اخذ ہے ساتھ زیادہ احتیاط کے خونون کے امرون مین اس واسطے کہ باز رہے اُن سے بیچ اس حالت کی باوجود اس احتمال کے کہ نہ ہو یہ حقیقت پر اور اس روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر مین صبح کے وقت مین پہنچے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ دن چڑھے پہنچے تھے تو ان دونون کے درمیان تطبیق اسطور سے ہے کہ شہر کے پاس اول ابتدا مین صبح کے وقت پہنچے پہر اوترے اور نماز پڑہی پہر سوار ہوئے (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہانتک

کر دوے لا الہ الا اللہ کہیں سو جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچا پایا مگر دین کا حق تلفی کا بدلا ہے اور اسکا حساب خدا کے حوالے ہے **ف** یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب مین یعنے موافق ہے ساتھ اس خبر کے کہ کہا کسیچیز پر انسے لڑائی کیجاوے اور اسکی شرح کتاب الایمان مین گذر چکی لیکن ابن عمر کیحدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ کا دینا اور تحقیق وارد ہوئی ہین کئی حدیثین ساتھ اسکے کہ ایک دوسری سے زیادہ ہین پس ابو ہریرہ کیحدیث مین توصرف لا الہ الا اللہ کا ہی ذکر ہے اور مسلم کے نزدیک اسکی حدیث مین حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ ہے اور ابن عمر رض کیحدیث مین جو ماقبل بابون مین گذر چکی ہے یہ ہے کہ جب نماز پڑہین اور قبلے کیطرف منہ کرین اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کہا دین طبری وغیرہ نے کہا کہ ایہر پہلا کلمہ پس کہا ہے اسکو حضرت ص نے بیچ حالت لڑنے اپکے ساتھ بت پرستون کے جو خدا کو واحد نہین جانتے اور ایہر دوسرا کلمہ پس کہا اسکو بیچ حالت لڑائی اہل کتاب کے جو توحید کا اقرار کرتے ہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے انکار کرین بطور عموم کے یا خصوص کے اور ایہر تیسرا کلمہ پس اسمین اشارت ہے طرف اسکے کہ جو اسلام مین داخل ہون اور اگر گواہی دین ساتھ توحید اور نبوت کے اور نہ عمل کرین ساتھ بندگیون کے تو حکم انکا یہ ہے کہ لڑائی کیجاوے انسے یہانتک کہ عمل کرین (فتح) **باب** مَنْ اَرَادَ غَزْوَةً فَوَرّٰى بِغَيْرِهَا وَمَنْ اَحَبَّ الْخُرُوْجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ باب ہے بیان مین اس شخص کے کہ ارادہ کرے جہاد کا اور توریہ کرے ساتھ غیر اسکے کے اور جو دوست رکہے سفر کو دن جمعرات کے **ف** توریہ کے معنے ہین چہپانا ایک چیز کا اور ظاہر کرنا دوسری چیز کا یعنے اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے کہ ایک جگہہ جہاد کو جاوین گے تو لوگون مین ایسا مشہور کر دیتے کہ اور جگہہ جاوینگے اور یہ اسلیے تہا کہ دشمن غافل رہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ لڑائی مین پکڑنا دشمن کا ہے غفلت پر اور ایہر سفر کرنا دن جمعرات کو پس شاید سبب اسکا وہ چیز ہے جو وارد ہے کہ حضرت ص نے فرمایا کہ برکت کی گئی ہے واسطے امت میری کے دن جمعرات کو اور یہ حدیث ضعیف ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمعرات کو دن نکلنے کو دوست رکہنا نہین مستلزم ہے ہمیشگی کرنے کو اوپر اسکے واسطے قیام مانع کے اس سے اور ایک باب کے بعد آویگا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعضے سفرون مین ہفتے کے دن نکلتے تہے (فتح) **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً

ب ۱۲ اوہ ان عبد اللہ ...

إلا ورى بغيرها ح وحدثنى احمد بن محمد انا عبد الله انا يونس عن الزهرى اخبرنى عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك قال سمعت كعب بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قلما يريد غزوة يغزوها الا ورى بغيرها حتى كانت غزوة تبوك فغزاها رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حر شديد واستقبل سفرا بعيدا ومفازا واستقبل غزو عدو كثير فجلى للمسلمين امرهم ليتاهبوا اهبة عدوهم واخبرهم بوجهه الذى يريد وعن يونس عن الزهرى اخبرنى عبد الرحمن بن كعب بن مالك ان كعب بن مالك كان يقول لقلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج اذا خرج فى سفر الا يوم الخميس ترجمہ کعبؓ مالک سے روایت ہے کہ جبکہ جنگ تبوک میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے رہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ کسی جہاد کا ارادہ نہ کرتے تھے مگر کہ اسکو اسکے غیر سے توریہ کرتے تھے یہانتک کہ جنگ تبوک کا ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا جہاد سخت گرمی میں کیا اور متوجہ ہوئے سفر دور دراز کو اور جنگلوں بے آب اور گہاس کو اور بہت دشمنوں کو سو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو اسکا حال کہولکر کہدیا تاکہ اپنے دشمن کے جہاد کا سامان درست کریں اور خبر دی انکو اپنے ارادہ کی جسکا آپ ارادہ رکہتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ کم تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلتے جبکہ نکلتے کسی سفر میں مگر کہ دن جمعرات کے **ف** یہ حدیث ترجمہ باب میں ظاہر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کا ارادہ کرتے تہے تو دوست رکہتے تہے کہ جمعرات کے دن نکلیں (فتح) **حدثنا** عبد الله ابن محمد ثنا هشام انا معمر عن الزهرى عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم خرج يوم الخميس فى غزوة تبوك وكان يحب ان يخرج يوم الخميس ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ تبوک میں جمعرات کے دن نکلے اور حضرت دن جمعرات کے نکلنے کو دوست رکہتے تہے **باب** الخروج بعد الظهر ظہر کی نماز کے بعد سفر کو نکلنا **حدثنا** سليمان بن حرب ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابى قلابة عن انس ان النبى صلى الله عليه واله وسلم صلى بالمدينة الظهر اربعا والعصر بذى الحليفة ركعتين وسمعتهم يصرخون بهما جميعا ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑہی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑہی اور میں نے اصحاب کو سنا کہ حج اور عمرے دونوں کے ساتھ

لبیک کہتے تھے **ف** یہ حدیث حج مین گذر چکی ہے اور شاید بخاری نے وارد کیا ہے اسکو واسطے اشارت کرنے کے طرف اہانت کے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول کہ میری امت کے صبحون مین برکت کی گئی ہے نہیں منع کرتا ہے جواز تصرف کو بیچ غیر وقت صبح کے اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ خاص کی گئی صبح ساتھ برکت کے واسطے ہونے سکے کے وقت نشاط کا اور یہہ حدیث صبح کی وقت مین برکت ہونے کی بیس اصحاب سے مروی ہے (فتح)

بَاب الْخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ مہینے کے اخیر مین سفر کرنے کا بیان یعنے واسطے رد کرنے اس شخص پر جو اسکو برا جانتا ہے شگون بد لینے کے طریق سے اور ابن بطال نے نقل کیا ہے کہ تھے اہل جاہلیت قصد کرتے مہینوں کے اول کو واسطے عملون کے اور یہ برا جانتے تھے تصرف کو چاندگی مین (فتح) وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچیسوین ذی قعدہ کو مدینہ سے چلے اور چوتھی ذی الحجہ کو مکے مین آئے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَتْكَ وَاللهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پچیسوین ذی قعدہ کو نکلے اور نہ دیکھتے تھے ہم مگر حج کو یعنے سوا سطے کہ جاہلیت مین حج کے مہینون مین عمرہ کرنے کو برا جانتے تھے سو جب ہم مکے کے نزدیک ہوئے تو حضرت نے حکم فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو جب خانے کعبے کا طواف کرے اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے تو احرام اتار ڈالے عائشہ رض نے کہا کہ قربانی کے دن گائے کا گوشت ہمارے پاس لایا گیا تو مینے کہا کہ یہ کیسا گوشت ہے تو گوشت لانے والے نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بی بیون کی طرف سے قربانی کی ہے **ف** ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ مہینے کے اخیر مین سفر کرنا درست ہے فقط - الحمد للہ کہ ترجمہ پارہ یازدہم صحیح بخاری تمام ہوا خدا تعالے اس سے سب مسلمانون کو فائدہ دیوے آمین ثم آمین وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

تمت

بحمد اللہ پارہ بارہوان آخر تک عاجز کے اہتمام سے زیر طبع ہے اللہ تعالی انجام دلوے فہو حسبی ونعم الوکیل

فہرست ابواب پارۂ یازدہم فیض الباری ترجمہ و شرح اردو صحیح بخاری رحمہ اللہ البارے

الحمد للہ کہ پارہ گیارھوان فیض الباری باہتمام خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ تمام ہوا باقی پارے آخر تک زیر طبع ہین - تصحیح مولانا مولوی ابو محمد احمد سلمہ اللہ الصمد - انشاء اللہ تعالی اس سال ۱۳۱۵ھ مین پانچ پارے طبع ہو جاینگے -

اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

تصنیف فاضل زمن مولانا محمد ابو الحسن ظلہ نسخہ اصح کتاب با اسناد و اعراب ملقب بہ خیر الجاری و تسہیل القاری

فیض الباری

پارہ ۱۲ بارہواں

تیسیر القاری

ومنح الباری

وحاشیہ سندی

ترجمہ و شرح اردو صحیح بخاری

بحسن اہتمام عائذ باللہ خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ رزقہ اللہ تعالیٰ ایمانا کاملاً

در مطبع محمدی واقع لاہور فقیر اللہ طبع نمود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ الْخُرُوْجِ فِيْ رَمَضَانَ رمضان کے مہینے مین سفر کرنے کا بیان حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ اَفْطَرَ قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے مین سفر کو نکلے تو آپ نے روزہ رکھا یہان تک کہ جب کدید (ایک جگہ کا نام ہے دو منزل مکے سی) پہونچے تو روزہ کہول ڈالا ابو عبد اللہ یعنے بخاری نے کہا کہ یہ زہری کا قول ہے کہ سفر مین روزہ نہ رکہے اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخیر فعل کو لیا جاتا ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الصیام مین گذر چکی ہے اور مراد بخاری کی ساتہ اسکے دور کرنا وہم اُس شخص کا ہے جو اُسکے مکروہ ہونے کا وہم کرتا ہے یعنے یہ گمان کرتا ہے کہ رمضان کے مہینے مین سفر کرنا درست نہین (فتح) بَابُ التَّوْدِيْعِ عِنْدَ السَّفَرِ سفر کرنے کی وقت وداع کرنے کا بیان یعنے جائز ہے یعنے عام تر ہے اس سی کہ مسافر مقیم کو وداع کرے اور بکر ہی جاتے ہین اُس سی دوسرے معنے بطریق اولے کے اور وہ اکثر ہین وقوع مین (فتح) وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا اِنْ لَقِيْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ اَخَذْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو ایک لشکر مین بہیجا اور ہمکو فرمایا کہ اگر تم فلانے فلانے آدمی کو ملو واسطے دو مردون کے قریش سے جنکا حضرت صلعم نے نام لیا تو انکو آگ سے جلا دیجیو ابو ہریرہ رضہ نے کہا پہر جب نکلنے کا ارادہ کیا تو ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ کے وداع کرنے کو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مینے تم کو حکم کیا تہا کہ فلانے

فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوائے خدا کے کسی کو جائز نہین سو اگر تم اُن دونو کو
پکڑو تو قتل کر ڈالنا **ف** اس حدیث کی شرح آیندہ آویگی **بَابُ** السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ يَأْمُرْ
بِمَعْصِيَةٍ امام کا کہا ماننا اور فرمانبرداری کرنا جب تک کہ نہ حکم کرین ساتھ گناہ کے **ف** ایک روایت مین مالم یأمر
بمعصیۃ کی قید نہین لیکن وہ بھی اس پر محمول ہے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي
نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ
زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ کا حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا واجب ہے جب تک کہ نہ حکم کرے ساتھ گناہ کے
اور جب گناہ کے ساتھ حکم کرے تو نہین ہے اُسکا حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا **ف** اسکی شرح کتاب الاحکام مین آویگی
اور یہ جو کہا کہ نہین ہے اسکا حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا تو مراد نفی حقیقت شرعی کی ہے نہ وجودی کی یعنے جائز
نہین نہ یہ کہ اسکا وجود ممکن نہین (فتح) **بَابُ** يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ امام کے پیچھے لڑائی
کی جاتی ہے اور اسکے سبب سے بچاؤ کیا جاتا ہے **ف** نہین زیادہ کیا بخاری نے اوپر لفظ حدیث کی اور مراد
ساتھ یقاتل کے لڑنا ہے واسطے دفع کرنے کی امام سے برابر ہے کہ ہو یہ اسکے پیچھے سے حقیقۃً یا اُسکے آگے **حَدَّثَنَا**
أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ
أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ
فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ
لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم دنیا مین پیچھے ہین اور آخرت مین آگے ہین اور جس نے میری فرمانبرداری کی تو مقرر اُس نے
خدا کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی یعنے میرا خلاف کیا اور کہا نہ مانا تو اُس نے خدا کی نافرمانی کی اور
جس نے میرے حاکم کی اطاعت کی تو اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے حاکم کی نافرمانی کی تو اُس نے
میری نافرمانی کی اور نہین سردار مگر جیسے ڈھال کہ اُسکے آڑ مین لڑائی کی جاتی ہے اور اسکے سبب سے بچاؤ کیا
جاتا ہے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہے اُسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہے سو اگر
سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اُسکے سبب سے اسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکی سوائے حکم
کرے یعنے خلاف شرع تو اُسکے سبب سے اسپر عذاب ہوگا **ف** اور تکلف کیا ہے ابن منیر نے پس کہا کہ وجہ مطابقت

ترجمہ کے ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نحن الآخرون السابقون اشارت ہی طرف اسکی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی امام ہین اور یہ کہ واجب ہے ہر شخص پر یہ کہ اسکی طرف سے لڑے اور اسکی مدد کرے اسواسطے کہ اگرچہ آپ زمانے مین متاخر ہین ولیکن متقدم ہین بیچ لینے عہد کے ہر شخص پر جو آپ سے پہلے ہی یہ کہ اگر وہ آپ کا زمانہ پاویگا تو آپ کے ساتھ ایمان لاویگا اور آپ کی مدد کریگا پس وے ظاہر مین آگے ہین اور حقیقت مین پیچھے پس مناسب ہوا یہ آپ کے قول کو کہ امام کے پیچھے لڑائی کی جاوے اس واسطے کہ وہ عام تر ہے اس سے کہ ارادہ کیا جاوے ساتھ اسکے آگا یا پیچھا اور یہ جو کہا کہ امام ڈہال ہے تو معنے اسکے یہ ہین کہ وہ سترہ اور آڑ ہے اسواسطے کہ وہ دشمن کو مسلمانون کی ایذا سے منع کرتا ہے اور بعضون کو بعضون کی ایذا سے روکتا ہے اور مراد ساتھ امام کے ہر وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ امور لوگون کے اور انتظام انکے کی (فتح) **بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ عَلَى أَنْ لَا يَفِرُّوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ** اسپر بیعت کرنی کہ لڑائی سے نہ بہاگین اور بعضون نے کہا کہ موت پر بیعت کی یعنے لڑائی سے نہ بہاگین اگرچہ مارے جاوین **ف** گویا کہ اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف اسکی کہ دونو روایتون مین منافات نہین اسواسطے کہ احتمال ہے کہ ہو یہ دو جگہون مین یا ایک دوسری مستلزم ہو (فتح) لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ واسطے اس آیت کی کہ مقرر اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتہ ملانے لگین تجہہ سے اس درخت کے نیچے **ف** ابن منیر نے کہا کہ اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتہ استدلال کرنے کی اس آیت سے کہ اصحاب رض نے صبر پر بیعت کی اور وجہ نکالنے اسکے کی اس آیت سے یہ آیت ہی کہ پہر جانا اللہ نے جو انکی جی مین تہا پہر اتارا ان پر چین اور سکینہ سے مراد چین ہے بیچ لڑائی کے پس دلالت کی اُسنے کہ انکے دلون مین یہ تہا کہ وے نہ بہاگین گی تو خدا نے انکی اسپر مدد کی اور تعاقب کیا گیا ہے بایطور کہ بخاری نے سوای اسکے نہین کہ ذکر کیا ہے آیت کو پیچھے قول کے کہ پہرنے والا ہے طرف اسکی کہ بیعت موت پر واقع ہوی تہی اور وجہ نکالنے اسکے کی آیت سے یہ ہے کہ اسمین بیعت مطلق ہے یعنے اسمین یہ ذکر کچہہ نہین کہ کس بات پر بیعت واقع ہوی تہی اور تحقیق خبر دی سلمہ بن اکوع نے کہ اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرنے پر بیعت کی اور حالانکہ وہ ان لوگون مین ہے جنہون نے درخت کے تلے بیعت کی تہی پس دلالت کی اُس نے کہ نہین منافات ہی درمیان قول اُنکے کی کہ انہون نے آپ سے مرنے پر اور نہ بہاگنے پر بیعت کی اس واسطے کہ مراد ساتہ بیعت کرنے کی موت پر یہ ہے کہ نہ بہاگین اگرچہ مر جاوین اور یہ مراد نہین کہ واقع ہو موت اور حالانکہ کوئی چارہ نہین یعنے یہ جو بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ انہون نے موت پر بیعت کی تو اس سے مراد یہ نہین کہ موت کے واقع ہونے پر بیعت کی تہی اس واسطے کہ اُس سے تو کچہہ چارہ نہین

اور یہی معنے ہین جنکے نافع نے انکار کیا اور عدول کیا طرف
قول اپنے کی کہ بلکہ بیعت کی انہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صبر پر یعنے ثابت رہنے پر اور نہ بہاگنے
پر برابر ہے کہ یہ انکو موت کی طرف پہونچاوے یا نہ اور عنقریب مغازی مین آویگی موافقت مسیب بن حزن
کے واسطے ابن عمر رض کے اس درخت کے پوشیدہ ہونے پر اور بیان حکمت کا بیچ اسکے اور وہ یہ ہے کہ
نہ حاصل ہو ساتہ اسکے فتنہ واسطے اُس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے تلے اسکے خیر سے پس اگر وہ درخت باقی رہتا تو
اُس سے امن نہ تہا کہ بعضے جاہل اسکی تعظیم کرین یہان تک کہ بہت وقت انکو اس اعتقاد کی طرف پہونچاتا
کہ اسکو نفع اور ضرر پہونچانے کی قوت ہے جیسے کہ اب ہم انکا مشاہدہ کرتے ہین اُس چیز مین کہ اُس سے کم ہے
اور طرف اسکی اشارہ کیا ہے ابن عمر رض نے ساتہ قول اپنے کی کہ یہ اللہ کی رحمت تہی یعنے اسکے بعد اس درخت کا
لوگون سے پوشیدہ ہوجانا اللہ کی رحمت تہی اور احتمال ہے کہ اسکے قول کانت رحمۃ من اللہ کے یہ معنے ہون کہ
وہ درخت خدا کی رحمت کی جگہ تہی اور اسکی رضامندی کا محل تہا واسطے نازل ہونے رضامندی کے
مسلمانون سے نزدیک اسکی (فتح) حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا جویریۃ عن نافع قال قال ابن
عمر رجعنا من العام المقبل فما اجتمع منا اثنان علی الشجرۃ التی بایعنا تحتھا کانت رحمۃ من
اللہ فسألت نافعا علی ای شیء بایعھم علی الموت قال لا بل بایعھم علی الصبر ترجمہ ابن عمر رض سے
روایت ہے کہ ہم آیندہ سال کو حدیبیہ مین پلٹ کر آئے یعنے عمرہ قضا مین تو ہم مین سے دو آدمیون نے بھی اس
درخت کی تعین پر اتفاق نہ کیا جسکے تلے ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تہی یعنے ہر چند لوگون نے
اُسکو تلاش کیا مگر کسی کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کونسا درخت تہا اور کہان تہا یہ اللہ کی رحمت تہی سو مینے نافع سے
کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے کس چیز پر بیعت کی تہی کیا مرنے پر اُس نے کہا کہ نہین بلکہ
بیعت کی انسے صبر پر حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا وھیب ثنا عمرو بن یحیی عن عباد بن تمیم
عن عبد اللہ بن زید قال لما کان زمن الحرۃ اتاہ ات فقال لہ ان ابن حنظلۃ یبایع الناس
علی الموت فقال لا ابایع علی ھذا احدا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن
زید سے روایت ہے کہ جب واقعہ حرہ کا دن ہوا تو کوئی آنے والا اسکے پاس آیا تو اس نے کہا ابن حنظلہ لوگون سے
بیعت لیتا ہے مرنے پر تو عبد اللہ بن زید نے کہا کہ مین اسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بیعت
نہ کرونگا ف مراد حرہ سے وہ جنگ ہے جو ۶۳ ترسیٹہ ہجری مین یزید بن معاویہ کے وقت مدینے مین
واقعہ ہوا اس لڑائی مین یزید کی طرف سے مسلم بن عقبہ سردار تہا اور ابن حنظلہ انصار کا سردار تہا جو مسلم کے
مقابل مین تہا اور عبد اللہ بن مطیع انکے سوا اور لوگون پر سردار تہا وہ بھی مسلم کے مقابلے مین تہا وہ

دونو اس لڑائی مین مارے گئے اور اس لڑائی کا بیان آیندہ آویگا انشاء اللہ اور یہ جو کہا کہ مین اسپر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بیعت نہ کرونگا تو اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسپر بیعت کی اور یہ صریح نہین اسیواسطے اسکے پیچھے سلمہ کی حدیث لایا واسطے تصریح کرنے اسکی کے بیچ اسکے ساتھ اسکے اور ابن منیر نے کہا کہ حکمت بیچ قول صحابی کے کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کام نہ کریگا یہ ہے کہ ہر مسلمان پر حق تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان کے ساتھ بچاوے اور تھا فرض اوپر اُسکے یہ کہ نہ بھاگے آپ سے یہانتک کہ مرجاوین آگے آپکے اور یہ برخلاف غیر اسکے کے ہے (فتح) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰى ظِلِّ شَجَرَةٍ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ اَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ ترجمہ سلمہ رض سے روایت ہو کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر مین درخت کی سائے کی طرف پھرا سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد لوگ کم ہوئے تو فرمایا کہ اے اکوع کے بیٹے کیا تو بیعت نہین کرتا مینے کہا کہ یا حضرت مین تو بیعت کرچکا ہون فرمایا پھر بیعت کر تو مینے دوسری بار پھر بیعت کی مینے اس سے کہا کہ اے ابا مسلم (یہ سلمہ کی کنیت ہے) تم اس دن کس چیز پر بیعت کرتے تھے اُسنے کہا کہ مرنے پر ف اسکی شرح کتاب الاحکام مین آویگی انشاء اللہ تعالی ابن منیر نے کہا کہ حکمت بیچ دوبار بیعت کرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سلمہ رض سے یہ ہے کہ وہ لڑائی مین پیشوا تھا پس زیادہ احتیاط کی واسطے اُس سے مکرر بیعت کی مین کہتا ہون کہ یا اس واسطے کہ وہ سوار اور پیادہ دونو کی لڑائی لڑتا تھا پس مکرر ہوئی بیعت واسطے متعدد ہونے صفت کی (فتح) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا اَبَدًا فَاَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ترجمہ انس بن مالک رض سے روایت ہو کہ جنگ خندق کے دن انصار کہتے تھے کہ ہم وہ ہین جنہون نے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہین گے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو جواب مین یہ دعا فرمائی کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو اکرام کر یعنے بخشدے انصار اور مہاجرین کو ف اور یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب مین اور اسکی شرح مغازی مین آویگی حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَخِيْ فَقُلْتُ بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا قُلْتُ عَلَامَ تُبَايِعُنَا قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ ترجمہ مجاشع رض سے روایت ہے

کہ مین اپنے بھتیجے کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تو مینے کہا کہ یا حضرت ہمسے ہجرت پر بیعت لیجیے تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذر چکی ہجرت واسطے اہل اپنے کی یعنے ہجرت کا ثواب ہو چکا اب اسکا ثواب نہین میرے
کہا آپ ہم سے کس چیز پر بیعت کرتے ہین فرمایا کہ اسلام اور جہاد پر **ف** اسکی شرح بھی مغازی مین آویگی **باب**
عَزْمِ الْاِمَامِ عَلَی النَّاسِ فِیْمَا یُطِیْقُوْنَ بادشاہ کی فرمانبرداری اُسی چیز مین واجب ہے جسکی لوگون کو طاقت ہو
اور اُنسے ہو سکے **حدثنا** عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ
لَقَدْ اَتَانِی الْیَوْمَ رَجُلٌ فَسَاَلَنِیْ عَنْ اَمْرٍ مَا دَرَیْتُ مَا اَرُدُّ عَلَیْہِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا مُؤْدِیًا نَشِیْطًا
یَخْرُجُ مَعَ اُمَرَائِنَا فِی الْمَغَازِیْ فَیَعْزِمُ عَلَیْنَا فِیْ اَشْیَاءَ لَا نُحْصِیْہَا فَقُلْتُ لَہٗ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ مَا
اَقُوْلُ لَکَ اِلَّا اَنَّا کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَسٰی اَنْ لَّا یَعْزِمَ عَلَیْنَا فِیْ اَمْرٍ اِلَّا مَرَّۃً حَتّٰی
نَفْعَلَہٗ وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَنْ یَّزَالَ بِخَیْرٍ مَّا اتَّقَی اللّٰہَ وَاِذَا شَکَّ فِیْ نَفْسِہٖ شَیْءٌ سَاَلَ رَجُلًا فَشَفَاہُ مِنْہُ
وَاَوْشَکَ اَنْ لَّا تَجِدُوْہُ وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ مَا اَذْکُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا کَالثَّغَبِ شُرِبَ صَفْوُہٗ
وَبَقِیَ کَدَرُہٗ **ترجمہ** ابو وائل رض سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رض نے کہا کہ آج ایک مرد میرے پاس آیا تو
اُس نے مجھہ سے ایک بات پوچھی کہ مین نہین جانتا کہ اسکو کیا جواب دون یعنے مجھکو اُسکا جواب نہ آیا
تو اُس نے کہا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اُس مرد کے حال کو جو لڑائی کے پورے ہتھیار رکھتا ہے اور ہمارے سردارون کے
ساتھہ خوشی سے جنگون مین نکلتا ہے تو سردار ہمپر کئی کام لازم کرتا ہے جنکی ہم طاقت نہین رکھتے تو مین
نے اُس سے کہا کہ قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتا کہ مین تجھہ کو کیا جواب دون مگر یہ کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھہ ہوتے تھے پس قریب تھا کہ کوئی کام ہمپر لازم نہ کرین امارت کے باب مین یہانتک کہ ہم اُسکو کرلی
اور تحقیق ایک تمہارا ہمیشہ خیر سے رہیگا جب تک کہ خدا سے ڈرتا رہیگا اور جب کوئی اپنے جی مین کسی چیز مین
شک کرے کہ جائز ہے یا ناجائز تو کسی مرد سے پوچھے پس شفا دے اسکو وہ مرد اس سے یعنے اللہ کی پرہیزگاری
یہی ہے کہ نہ اقدام کرے مرد اُس چیز پر جسمین شک کرتا ہے یہان تک کہ کسی عالم سے پوچھے پس راہ دکھاوے
وہ اسکو طرف اس چیز کی جسمین اسکی شفا ہے اور قریب ہے کہ نہ پاؤ گے تم اس مرد کو یعنے بعد گذرنے اصحاب
کی کہ دلون کو شک سے شفا دے اور قسم ہے اُسکی جسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین ذکر کرتا ہون مین
جو کچھ کہ باقی ہے دنیا سے مگر مانند گڑھے پانی کی کہ سائے مین ہو جسکا صاف پانی پیا گیا اور میل باقی رہا یعنے
جو دنیا گذر چکی ہے اسکی مثل گڑھے کی صاف پانی کی مثل ہے جو پیا گیا اور جو دنیا باقی ہے اسکی مثل اسکی
میل کی مثل ہے جو باقی رہا **ف** حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اس مرد نے ابن مسعود رض سے سردار کی فرمان
برداری کا حکم پوچھا کہ واجب ہے یا نہین تو ابن مسعود رض نے اسکو جواب دیا کہ سردار کی فرمانبرداری تو واجب

ہے بشرطیکہ مامور بہ خدا کی پرہیزگاری کے موافق ہو اور جبکہ یہ حال تہا ابن مسعودؓ کے زمانے مین اور حالانکہ مرگئے تھے وہ پہلے بلوی عثمان اور پیدا ہوئے ان وقتون عظیمہ کے تو کیا ہوگا اعتقاد اسکا اُس چیز مین کہ اُسکے بعد پیدا ہوئی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تہے وہ اعتقاد رکھتے اسکا کہ امام کی فرمانبرداری واجب ہے اور اسپر توقف کرنا ابن مسعود کا خصوص جواب اسکا سے اور پہرنا اسکا طرف جواب عام کی پس واسطے اس اشکال کے ہے کہ انکے واسطے واقع ہوا اور تحقیق اشارہ کیا ہے اُس نے طرف اسکی اپنی باقی حدیث مین اور مستفاد ہوتا ہے اس سے توقف کرنا فتوی دینے مین اُس چیز مین کہ مشکل ہو امر سے واسطے اُس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے فسادی اور اگر جواب دیتے اسکو ساتھ جواز باز رہنے کی تو مشکل ہوتا امر اس واسطے کہ وہ فتنے کی طرف پہونچتا ہے پس صواب توقف کرنا ہے اُسکے جواب سے اور جو اُسکی مانند ہے (فتح) **بَابٌ** کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ یُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّہَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ یہ باب ہے اس بیان مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ جب اول دن مین نہ لڑتے تہے تو لڑنے مین تاخیر کرتے تہے یہانتک کہ آفتاب ڈہلتا **ف** یعنے اس واسطے کہ اکثر اوقات ہوا زوال کے بعد چلتی ہے پس حاصل ہوتی ہے ساتھ اُسکے تبرید تیزی ہتھیارون کے اور لڑائی کی اور زیادتی نشاط مین (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَکَانَ کَاتِبًا لَّہٗ قَالَ کَتَبَ اِلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی فَقَرَاْتُہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْہَا انْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ اَیُّہَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْہُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَہَازِمَ الْاَحْزَابِ اہْزِمْہُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْہِمْ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفےؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض دنون مین جن مین دشمن سے ملے یعنے جہاد مین انتظار کی یہانتک کہ آفتاب ڈہلا پھر لوگون مین کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو جنگ مین دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کیا کرو یعنے یہ نہ چاہو کہ کافرون سے لڑائی واقع ہو کہ اُسمین طلب کرنا بلا کا ہے اور یہ منع ہے اور اللہ سے عافیت مانگو اور جب تم دشمنون سے ملو تو صبر کرو اور جانو کہ بہشت تلوارون کے سائے کے تلے ہے پھر فرمایا یعنے دعا کی کہ الٰہی اے اتارنے والے کتاب کی اور جلد لینے والے حساب کی اور بہگانے والے گروہون کفار کے شکست دے انکو اور مدد دے ہمکو کافرون پر **ف** اس حدیث مین ترجمہ باب کے معنے پائے جاتے ہین لیکن اسمین یہ نہین اذا لم یقاتل اول النہار اور شاید اُسنے اشارہ کیا ہے طرف اُس چیز کی جو اُسکے بعض طریقون مین وارد ہوئی ہے پس احمد کی

ایک روایت مین ہی کہ دوست رکھتے تھے یہ کہ کھڑے ہون طرف دشمن کی وقت ڈہلنے آفتاب کی اور
ایک روایت مین ہے کہ تھے مہلت دیتے جب آفتاب ڈہلتا پھر دشمن کی طرف کھڑے ہوتے اور بخاری
نے جزیہ مین روایت کی ہی کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اول دن مین نہ لڑتے تھے تو انتظار کرتے تھے یہان
تک کہ ہوائین چلتین اور نماز حاضر ہوتی اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ مدد اترتی پس ظاہر ہوا کہ
فائدہ تاخیر کا یہ ہے کہ نماز کے اوقات جگہ ظن قبول ہونے دعا کے ہین اور جنگ احزاب مین
ہوا کے چلنے کے ساتھ فتح حاصل ہوئی تھی - پس ہوئی جگہ ظن اسکے کی اور ترمذی کی ایک
روایت مین نعمان سے ہی کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا سو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کا دستور تھا کہ جب فجر چڑھتی تھی تو جہاد کے شروع کرنے سی باز رہتے تھے یہان تک کہ آفتاب نکلتا
سو جب آفتاب نکلتا تو لڑتے پھر جب دوپہر ہوتی تو باز رہتے پھر جب آفتاب ڈہلتا تو لڑتے پھر جب عصر
کا وقت آتا تو باز رہتے یہان تک کہ اسکو پڑھتے پھر لڑتے اور فرماتے تھے کہ اس وقت فتح کی ہوائین چلتی
ہین اور مسلمان اپنی نماز مین اپنے لشکر کے واسطے دعا کرتے ہین (فتح) بَابُ اِسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ
الْاِمَامَ اگر کوئی شخص رعیت مین سے امام سے اجازت چاہے یعنے پھرنے کی یا نکلنے سی پیچھے رہنے کے یا مانند اسکی
تو اسکا کیا حکم ہے دقولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰی
اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْهُ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ ایمان والے وہ ہین جو ایمان لائے اللہ پر
اور اسکے رسول پر اور جب ہوتے ہین ساتھ اسکے کسی امر جامع پر یعنے جیسے کہ تدبیر جہاد کی ہے تو نہین جاتے
یہان تک کہ اس سے اجازت لین ف ابن تین نے کہا کہ حجت پکڑی ہے ساتھ اس آیت کی حسن نے
اسپر کہ نہین جائز ہے کسی کو یہ کہ جاوے لشکر سے یہان تک کہ سردار سے اجازت لے اور یہ نزدیک سب فقہا
کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا اسی طرح کہا ہے اس نے اور ظاہر یہ بات ہی کہ خصوصیت بیچ
عموم وجوب اجازت لینے کی ہے نہین تو اگر ہو ان لوگون مین سی کہ معین کیا ہے انکو امام نے پس عارض ہو
واسطے اسکے وہ چیز کہ تقاضا کرے پیچھے رہنے کو یا پھر آنے کو تو تحقیق وہ محتاج ہے طرف اجازت کی
(فتح) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی نَاضِحٍ لَّنَا قَدْ اَعْیَا فَلَا یَكَادُ یَسِیْرُ فَقَالَ لِیْ مَا لِبَعِیْرِكَ قَالَ قُلْتُ اَعْیَا قَالَ
فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهٗ وَدَعَا لَهٗ فَمَا زَالَ بَیْنَ یَدَیِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا
یَسِیْرُ فَقَالَ لِیْ كَیْفَ تَرٰی بَعِیْرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَیْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِیْعُنِیْهِ قَالَ

فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ قَالَ الْمُغِيرَةُ هَذَا فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا

ترجمہ جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھکو پیچھے سے آملے اور مین اپنے اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا نہ قریب تھا کہ چلے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو فرمایا کہ تیرے اونٹ کو کیا ہوا مینے کہا کہ تھک گیا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیچھے ہوئے اور اُسکو ڈانٹا اور اسکے واسطے دعا کی (تو وہ ایسا تیز قدم ہو گیا) کہ ہمیشہ سب اونٹوں کے آگے چلتا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنا اونٹ کس طرح دیکھتا ہے مینے کہا کہ خیر کے ساتھ دیکھتا ہون معز آپ کی برکت اسکو پہونچی یعنے آپ کی برکت سے تیز قدم ہو گیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اسکو میرے ہاتھ بیچتا ہے تو مین شرمندہ ہوا اور حالانکہ اُسکے سوائے ہمارے پاس کوئی اونٹ پانی سینچنے والا نہ تھا مینے کہا کہ ہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس اسکو میرے ہاتھ بیچڈال تو مینے اُسکو آپکے ہاتھ بیچڈالا اس شرط پر کہ اُسکی سواری میرے واسطے ہوگی یہانتک کہ مین مدینے مین پہونچون جابر کہتا ہے کہ مینے کہا کہ یا حضرتؐ مینے تازہ شادی کی ہے سو مینے آپ سے اجازت چاہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اجازت دی تو مین مدینے کی طرف لوگون سے آگے بڑھا یہان تک کہ مین مدینے مین آیا تو میرا ماموں مجھکو ملا اور مجھسے اونٹ کا حال پوچھا تو خبر دی مینے اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ مینے اسمین کی تو اُس نے مجھکو ملامت کی اور جب مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی تھی تو اُس وقت آپ نے مجھسے فرمایا تھا کہ کیا تو نے کواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے مینے کہا کہ بیوہ سے نکاح کیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے کواری سے نکاح کیون نہ کیا کہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی مینے کہا یا حضرتؐ میرا باپ مر گیا یا کہا کہ شہید ہوا اور میری بہنین چھوٹی چھوٹی ہین اور مینے برا جانا کہ انکی مانند سے نکاح کرون پس نہ انکو ادب سکھاوے اور نہ انکی خبر گیری کرے تو نکاح کیا مینے بیوہ سے تاکہ اُنکے حال کی خبر گیری کرے اور

انکا ادب سکھاوی سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے تو مین صبح کو آپکے پاس اونٹ لایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اسکا مول دیا اور اونٹ بھی پھیر دیا مغیرہ نے کہا کہ یہ بیع اس شرط پر ہمارے فتوی مین درست ہے ہم اسکے ساتھ کچھ ڈر نہین دیکھتے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الشروط مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ یہ قول جابر کا ہے کہ مینے تازہ شادی کی ہے سو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دی اور باقی شرح اسکی نکاح مین آویگی اور مغیرہ نے جو کہا کہ یہ ہماری فتوے مین جائز ہے تو مراد اسکی ساتھ اسکے وہ چیز ہے جو واقع ہوئی ہے جابر سے شرط کرنے سواری اونٹ کی سے مدینے تک (فتح) **بَابُ مَنْ غَزٰى وَهُوَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهٖ** جو جہاد کرے اور حالانکہ اس نے تازہ شادی کی ہو فِيْهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے اس باب مین جابر رضہ کی حدیث ہے جو اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یعنے جو کہ پہلے باب مین گذر چکی ہے اور یہ جو اسکے بعضے طریقون مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کیون جلدی کرتا ہے مینے کہا کہ مینے تازہ شادی کی ہے **بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ** جو اختیار کرتا ہے جہاد کو بعد بنا کے یعنے بعد خلوت کرنے کو ساتھ بی بی اپنی کے فِيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے اس باب مین ابوہریرہ رضہ کی حدیث ہے جو اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے **ف** یہ اشارہ ہے طرف حدیث اسکی کی جو خمس مین آویگی کہ پیغمبرون سے ایک پیغمبر نے جہاد کیا تو فرمایا کہ جو کسی عورت کی شرمگاہ کا مالک ہوا ہو اور اسکے ساتھ صحبت نہ کی ہو تو وہ میرے ساتھ نہ جاوے اور اسکی شرح اسجگہ آویگی اور باب باندھا ہے ساتھ اسکے بخاری نے نکاح مین من احب البناء بعد الغزو اور غرض اس سے اس جگہ یہ ہے کہ خالی ہووے دل اسکا واسطے جہاد کے اور متوجہ ہووے ساتھ خوشی کے اس واسطے کہ جو کسی عورت سے نکاح کرتا ہے اسکا دل اسکے ساتھ متعلق رہتا ہے بخلاف اس شخص کے جو اسکے ساتھ صحبت کرے کہ پس تحقیق اسکے حق مین امر اکثر اوقات ہلکا ہوتا ہے اور اسکی نظیر مشغول ہونا ہے ساتھ کہانے کے پہلے نماز کے (فتح) **بَابُ مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ** خوف اور گھبراہٹ کے وقت امام کی جلدی کرنی **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ ثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ ایک بار مدینے مین ہول پڑی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کے آگے نکل گئے سو فرمایا کہ ہمنے تو کچھ چیز نہین دیکھی اور البتہ ہمنے اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا **ف** یہ حدیث کئی بار پہلے گذر چکی ہے اور موافقت اسکی باب سے ظاہر ہے **بَابُ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ** گھبراہٹ کے وقت جلدی کرنا اور گھوڑا دوڑانا **حَدَّثَنَا** الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ثَنَا الْحُسَيْنُ

ابن محمد ثنا جریر بن حازم عن محمد عن انس بن مالک قال فزع الناس فرکب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحۃ بطیئا ثم خرج یرکض وحدہ فرکب الناس یرکضون خلفہ فقال
لم تراعوا انہ لبحر قال فما سبق بعد ذلک الیوم ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ لوگ گھبرائے اور دوڑے
تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست قدم تھا پھر تنہا دوڑاتے نکلے تو
لوگ آپکے پیچھے سوار ہوئے اس حال مین کہ اپنے چوپائے دوڑاتے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مت ڈرو بے شک وہ دریا ہے تو اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اُسکے آگے نہ بڑھا **باب الخروج
فی الفزع وحدہ** خوف کے وقت تنہا نکلنا **ف** اس باب مین کوئی حدیث نہین اور شاید بخاری نے
ارادہ کیا ہو یہ کہ لکھے اسمین حدیث انس رض کی جو مذکور ہے اور طریق سے پھر اُس سے پہلے مرگیا ابن بطال نے
کہا کہ خلاصہ ان بابون کا یہ ہے کہ امام کو لائق ہے کہ اپنی جان سکو بچایا کرے اسواسطے کہ اسمین نظر کرنی
ہے واسطے مسلمانون کے مگر یہ کہ اہل غنا شدید سے اور ثبات بالغ سے پس احتمال ہے کہ ہو یہ جائز واسطے اسکے
جو شجاعت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین تھی وہ آپ کے سوا کسی مین نہ تھی خاصکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
معلوم تھا کہ خدا آپ کو بچاوے گا اور آپ کی مدد کرے گا (فتح) **باب الجعائل والحملان فی سبیل اللہ**
اگر کوئی کسی مرد کو مزدوری دیکر اپنی طرف سے جہاد کراوے اور خدا کے راہ مین کسی کو سواری چڑھنے کو دے تو اسکا
کیا حکم ہے **ف** جعالہ اسکو کہتے ہین جو مقرر کرے اُسکو بیٹھنے والا اجرت سے واسطے اُس شخص کے جو اُسکی
طرف سے جہاد کرے ابن بطال نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنے مال سے کچھ نکالے اور اسکے ساتھ مستحب کام
کرے یا مدد کرے غازی کو جہاد مین گھوڑے وغیرہ سے تو اسمین کچھ نزاع نہین اور سوائے اسکے نہین کہ اختلاف کیا ہے
علمائنے بیچ اُس چیز کے جبکہ اجارہ دے اپنی جان کو یا اپنے گھوڑے کو جہاد مین یعنے کسی کی طرف سے مزدوری
پر جہاد کرے سو مکروہ جانا ہے اسکو مالک نے اور مکروہ جانا ہے اُس نے یہ کہ لے مزدوری اسپر کہ آگے بڑھے طرف
قلعے کی اور ابو حنیفہ رح کے یارون نے جعالہ کو برا جانا ہے مگر یہ کہ مسلمانون کے ساتھ ضعف ہو اور بیت المال
مین کچھ چیز نہ ہو اور کہتے ہین کہ اگر بعضے بعضون کی مدد کرین تو جائز ہے نہ بطور بدل کے اور امام شافعی رح نے
کہا کہ نہین جائز ہے یہ کہ جہاد کرے ساتھ مزدوری کے کہ لیوے اسکو اور سوای اسکے کچھ نہین کہ یہ بادشاہ سے جائز ہے
اور کسی سے جائز نہین اس واسطے کہ جہاد فرض کفایہ ہے پس جو اسکو کرے واقع ہوگا فرض سے اور نہین جائز ہے
کہ مستحق ہو اپنے غیر سے عوض کو انتہی اور اسکی تائید کرتی ہے جو عبد الرزاق نے روایت کی ہے کہ ابن عمر رض نے کہا کہ
فائدہ پہنچاوے بیٹھنے والا غازی کو ساتھ اُس چیز کے کہ چاہے لیکن اگر غازی اپنا جہاد بیچے تو یہ جائز
نہین اور ابن عمر رض سے ایک روایت مین ہے کہ کسی نے اُن سے پوچھا کہ جعال کا کیا حکم ہے تو اُس نے اسکو

مکروہ جانا اور کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ غازی اپنا جہاد بیچتا ہے اور مزدوری دینے والا اپنے جہاد سے بھاگتا ہی اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہی کہ بخاری نے اشارہ کیا ہے طرف خلاف کی بیچ اس چیز کے کہ لے اسکو غازی کہ کیا مستحق ہوتا ہے اسکو بہ سبب جہاد کے پس نہ تجاوز کری جہاد سے طرف غیر اسکے کی یعنے جہاد کرنے کے سوا اسمین اور کچھ تصرف نہ کرے یا مالک ہوتا ہے اسکا پس تصرف کری اسمین جو چاہے کما سیاتی بیانہ (فتح) **وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ الْغَزْوَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُعِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَّالِي قُلْتُ قَدْ أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيَّ قَالَ إِنَّ غِنَاكَ لَكَ وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَّكُونَ مِنْ مَّالِي فِي هَذَا الْوَجْهِ** یعنے اور مجاہد نے کہا کہ مینے ابن عمر رضہ سے کہا کہ مین جہاد کا ارادہ رکہتا ہون تو ابن عمر رضہ نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنے کچھ مال سے تیری مدد کرون مینے کہا کہ خدا نے میری روزی مجھ پر فراخ کی ہے ابن عمر رضہ نے کہا کہ تیری مالداری تجھکو مبارک ہو اور مین چاہتا ہون کہ میرا کچھ مال اس وجہ مین یعنے خدا کے راہ مین خرچ ہو **ف** اس اثر کا بیان مغازی مین آویگا اور تنبیہ کی ہی بخاری نے ساتھ لانے اسکے اوپر مراد ابن عمر رضہ کے ساتھ اس اثر کے جو روایت کیا ہے اُس سے ابن سیرین نے اور یہ کہ نہین مکروہ ہی مدد کرنی غازی کی (فتح) **وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ نَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا وَأَنْتُمْ لَا يُجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ** یعنے اور عمر فاروق رضہ نے کہا کہ کچھ لوگ بیت المال سے مال لیتے ہین تاکہ خدا کے راہ مین جہاد کرین پہر جہاد نہین کرتے سو جو ایسا کری یعنے بیت المال سے مال لیوی اور جہاد نہ کرے تو ہم اسکے مال کے ساتھ لائق تر ہین یہان تک کہ ہم اس سے لین جو اُسنے لیا یعنے اگر وہ جہاد نہ کرے تو وہ مال اُس سے واپس لیا جاوی **وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ** یعنے اور طاؤس اور مجاہد نے کہا کہ جب تجھکو کوئی چیز دیجاوی کہ تو اسکے ساتھ خدا کے راہ مین نکلے یعنے جہاد کے واسطے تو کر ساتھ اُسکے جو کچھ چاہے اور رکہہ اسکو نزدیک اپنے اہل عیال کے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی چیز جہاد کے واسطے لی تو لینے والا اسکا مالک ہو جاتا ہے جس جگہ چاہے اسکو خرچ کری یہ ضرور نہین کہ جہاد کے سوا اسکو اور کسی جگہہ مین خرچ نکرے **حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيهِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ** ترجمہ عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ مینے ایک گھوڑا خدا کے راہ مین کسی کو چڑہنے کو دیا پہر مینے اسکو دیکھا کہ بکتا ہے تو مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا مین اسکو خریدلون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مول لے اسکو اور نہ پہیرلے اپنے صدقے کو **ف** اس حدیث کی

معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کے راہ مین دیوے اسکو پھر مول بھی نہ لیوے حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَہٗ یُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ یَّبْتَاعَہٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ عمر فاروق رض نے ایک گھوڑا خدا کے راہ مین کسی کو چڑھنے کو دیا پھر اسکو بکتا ہوا پایا تو اسکو مول لینا چاہا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا حکم پوچھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مول لے اسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو ف اور وجہ داخل ہونے قصے گھوڑے عمر رض کے کی اس باب مین اس جہت سے ہے کہ برقرار رکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے محمول علیہ کو اوپر تصرف کرنے کی بیچ اسکے ساتھ بیع وغیرہ کے پس دلالت کی اس نے اوپر قوی کرنے اس چیز کے جو طاؤس کا مذہب ہے کہ جو جہاد کے واسطے کوئی چیز لیوے اسکو اس چیز مین جہاد کے سوا اور طرح سے تصرف کرنا جائز ہے یعنی جیسا کہ ابھی اسکے اثر مین گذر چکا ہے اور ابن منیر نے کہا کہ جو لیوے مال کو بیت المال سے کسی عمل پر اور پھر وہ کام نہ کرے تو جو چیز اسنے لی ہے سو پھیر دے اور اسی طرح لینا ہے اس عمل پر جس کے وہ لائق نہ ہو اور عمر رض کا مذہب امر مذکور مین تاویل کا محتاج ہے ساتھ اس طور کے کہ حمل کیا جاوے کراہت پر اور ابن مسیب نے کہا کہ جو جہاد مین کسی چیز کے ساتھ مدد کرے تو وہ چیز اس شخص کے ملک ہوئی جو دیا گیا جبکہ پہونچے راس مغزی کو روایت کیا ہے اس اثر کو ابن ابی شیبہ وغیرہ نے اور موطا مین ابن عمر رض سے روایت ہے کہ جب تو وادالقرے مین پہونچے تو نشان تیرا ہے ساتھ اسکے یعنے تصرف کر بیچ اسکے اور یہی قول ہے ثوری اور لیث کا (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ثَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ وَلٰکِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ وَیَشُقُّ عَلَیَّ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَوَدِدْتُّ اَنِّیْ قَاتَلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ اُحْیِیْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْیِیْتُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا یعنے ہر لشکر کے ساتھ جاتا لیکن مین باربرداری اور سواری نہین پاتا اور نہ میرے پاس وہ چیز ہے جسپر سب اصحاب رض کو سوار کرون اور مجھ کو رنج ہوتا ہے کہ مسلمان مجھ سے چھوٹ رہین اور البتہ مین دوست رکھتا ہون کہ خدا کے راہ مین لڑون پس مارا جاؤن پھر زندہ کیا جاؤن پھر مارا جاؤن پھر زندہ کیا جاؤن ف اور وجہ داخل ہونے اس حدیث ابوہریرہ رض کی باب مین یہ ہے کہ وہ متعلق ہے ساتھ رکن ثانی کے ترجمہ باب سے اور وہ خدا کے راہ مین سوار کرنا ہے واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ میرے پاس وہ چیز ہے جسپر سب اصحاب کو سوار کرون (فتح) بَابُ الْاَجِیْرِ باب ہے بیان مین مزدور پکڑنے کی جہاد مین ف جو مزدور کہ جہاد مین رکھا جاوے

م عن یحیی بن سعید

اسکے واسطے دوحال ہین یا یہ کہ خدمت کے واسطے مزدور رکھا جاتا ہے تاکہ اُس سے خدمت لیجاوے یا اس واسطے مزدور رکھا جاتا ہے کہ لڑے ایسے پہلا پس کہا ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق نے کہ مال غنیمت سے اُسکو حصہ دیا جاوے اور اکثر علماء کہتے ہین کہ اسکو حصہ دیا جاوے واسطے حدیث سلمہ کے کہ مین طلحہ کا نوکر تہا اُس کے گہوڑے کی خدمت کیا کرتا تہا روایت کی یہ حدیث مسلم نے اور اسمین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا حصہ نکالا اور ثوری نے کہا کہ نوکر کے واسطے حصہ نہ نکالا جاوے مگر یہ کہ لڑے اور ایسے جب کوئی لڑنے کے واسطے نوکر رکھا جاوے تو مالکیہ اور حنفیہ کہتے ہین کہ اسکے واسطے غنیمت سے حصہ نکالا جاوے اور اکثر علماء کہتے ہین کہ اُسکے واسطے حصہ نکالا جاوے اور امام احمد رح نے کہا کہ اگر امام کسی قوم کو لڑنے کے واسطے نوکر رکھے تو اجرت کے سوای اور حصہ انکو نہ دے اور شافعی رح نے کہا کہ اُسکے حق مین سے جسپر جہاد واجب ہو اور ایسے آزاد بالغ مسلمان جب صف کفار مین حاضر ہو تو اُسپر جہاد متعین ہوتا ہے پس اسکو غنیمت سے حصہ دیا جاوے اور وہ اجرت کا مستحق نہین ہوتا (فتح) **وَقَالَ** الْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِيْنَ يُقْسَمُ لِلْاَجِيْرِ مِنَ الْمَغْنَمِ یعنے حسن اور ابن سیرین نے کہا کہ نوکر اور مزدور کو غنیمت سے حصہ دیا جاوے یعنی اور وہ اجرت کا مستحق نہین **ف** ابن ابی شیبہ نے انسے روایت کی ہے کہ جب غلام اور نوکر لڑائی مین حاضر ہون تو انکو غنیمت سے حصہ دیا جاوے وَاَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ اَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَخَذَ مِائَتَيْنِ وَاَعْطٰى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ یعنے اور لیا عطیہ بن قیس رض نے ایک گہوڑا نصف پر یعنے جو حصہ گہوڑے کو مال غنیمت سے ملے گا اسکو آدہم آدہ بانٹ لینگے تو گہوڑے کا حصہ چارسو اشرفی کو پہونچا یعنے گہوڑے کے حصے مین چارسو اشرفی آئی تو اُسنے دوسو اشرفی آپ لی اور دوسو اشرفی گہوڑے کے مالک کو دی **ف** یہ فعل جائز ہے نزدیک اُس شخص کے جو مخابرت کو جائز رکہتا ہے اور کہا ہے ساتہ صحیح ہونے اسکے کے اسجگہ اوزاعی اور احمد نے برخلاف باقی تینون امام کے اور مخابرت کی بحث مزارعت مین گذر چکی ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيٰنُ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَحَمَلْتُ عَلٰى بَكْرٍ فَهُوَ اَوْثَقُ اَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَاسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيْهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا وَقَالَ اَيَدْفَعُ يَدَهُ اِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ **ترجمہ** یعلے رض سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جنگ تبوک کیا اور مینے ایک اونٹ خدا کے راہ مین کسی کو چڑہنے کو دیا اور وہ میرے نزدیک میرے سب عملون سے مضبوط تر ہے تو مینے ایک مزدور ٹہیرایا سو وہ ایک مرد سے لڑا تو ایک نے دوسرے کو کاٹ کہایا یعنے اسکا ہاتہ اپنے منہ مین چبایا تو اُسنے اپنا ہاتہ کاٹنے والے کے منہ سے کہینچا اور اسکا سامنے کا

دانت اکھاڑ ڈالا تو کاٹنے والا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکا بدلہ معاف کیا اور فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ مین چھوڑ دیتا پس چباتا تو اسکو جیسے کہ اونٹ چباتا ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب القصاص مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ مینے ایک مزدور ٹہیرایا اور مہلب نے کہا کہ استنباط کیا ہے بخاری نے اس سے کہ جہاد مین آزاد مرد کو نوکر اور مزدور کہنا جائز ہے اور تحقیق خطاب کیا ہے اللہ نے مسلمانون کو ساتھ قول اپنے کے کہ جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے واسطے اس مین سے پانچوان حصہ ہے آخر تک پس داخل ہوا مزدور اس خطاب مین مین کہتا ہون کہ تحقیق روایت کی ہے ابو داؤد نے یہ حدیث اور طریق سے جو اس سے زیادہ تر واضح ہے اور اسکی لفظ یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی اجازت دی اور مین بڈھا تھا میرا کوئی خادم نہ تھا سو مینے مزدور تلاش کیا جو مجھکو کفایت کرے اور مین اپنا حصہ اسکو دون سو مینے ایک مرد پایا سو جب کوچ کا وقت قریب ہوا تو میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مین نہین جانتا کہ تیرا حصہ کیا ہے پس میرے واسطے کچھ چیز مقرر کر خواہ تجھکو حصہ ملے یا نہ ملے تو مینے اسکے واسطے تین اشرفیان مقرر کین (فتح) **بَابُ مَا قِيلَ فِي لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** بیان ہے اس چیز کا کہ کہی گئی ہے بیچ جھنڈے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے **ف** جھنڈے کو رایت کہتے ہین اور اسکو علم بھی کہتے ہین اور اصل یہ تھا کہ لشکر کا سردار اسکو تھامے رکھے ....

پھر اسکا یہ حال ہوگیا کہ سردار کے سر پر اور ابن عربی نے کہا کہ لوا اور رایت مین فرق ہے پس لوا وہ ہے جو نیزے کی ایک طرف مین گرہ دیا جاتا ہے پھر اُسپر لپیٹا جاتا ہے اور رایت وہ ہے جو اُسمین گرہ دی جاتی ہے پھر چھوڑ دیا جاتا ہے یہانتک کہ اسکو ہوائین ادہر ادہر پٹادین اور بعضے کہتے ہین کہ لوا رایت سے کم ہوتا ہے اور دلیل کی ہے ترمذی نے طرف فرق کی پس باب باندہا ساتھ لوا کے اور وارد کی حدیث جابر کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہوئے اور آپ کا لوا سفید تھا پھر باب باندہا واسطے رایت کے اور وارد کی حدیث برا کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لوا کالا تھا چوکھنٹا نمرہ سے اور وارد کی حدیث ابن عباس رض کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لوا کالا تھا اور لوا سفید تھا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا زرد تھا اور تطبیق دیجاتی ہے درمیان انکے ساتھ اختلاف اوقات کے یعنے کبھی سفید تھا اور کبھی زرد اور ایک روایت مین ہے کہ اکرام کیا ہے خدا نے میری امت کو ساتھ جھنڈون کے اور اسکی سند ضعیف ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسکی سند واہی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آپ کے جھنڈے کا نام عقاب تھا سیاہ چوکھنٹا تھا اور کہتے ہیں کہ ایک جھنڈے کا نام سفید جھنڈا تھا اور اکثر اوقات اسمین کوئی چیز سیاہ لگاتے تھے (فتح) **حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ**

ثنا اللیث بن سعد اخبرنی عقیل عن ابن شہاب اخبرنی ثعلبۃ بن ابی مالک القرظی ان قیس ابن سعد الانصاری وکان صاحب لواء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد الحج فرجل ترجمہ ثعلبہ بن ابی مالک رض سے روایت ہے کہ تحقیق قیس بن سعد انصاری سے اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والا تھا حج کا ارادہ کیا پس کنگھی کی ف اور مراد وہ جھنڈا ہے جو خزرج کے ساتھ خاص تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ اپنی جہادون مین ہر قبیلے کے سردار کو جھنڈا دیتے کہ وہ اسکے تلے لڑین اور غرض بخاری کی اس سے یہ ہے کہ قیس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والے تھے اور نہ مقرر تھے جہین مگر ساتھ اجازت کے بس یہی قدر ہے مرفوع حدیث سے اور اسی کی یہان حاجت ہے اور اسماعیلی نے یہ حدیث پوری روایت کی ہے بس کہا کہ اس نے آدہے سر مین کنگھی کی تو اسکا غلام کھڑا ہوا اپنی ہدی کے گلے مین ہار ڈالا سو جب قیس نے اپنی ہدی کو دیکھا کہ ہار ڈالی گئی ہے تو حج کا احرام باندہا اور آدہے سر مین کنگھی نہ کی اور یہ باب ہے قیس سے طرف اس بات کی کہ جو احرام کا ارادہ رکھتا ہو جب اپنی ہدی کے گلے مین ہار ڈالے تو محرم کے حکم مین داخل ہوتا ہے

حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا حاتم بن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع قال کان علی تخلف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خیبر وکان بہ رمد فقال انا اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج علی فلحق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان مساء اللیلۃ التی فتحہا فی صباحہا فقال رسول اللہ لاعطین الرایۃ اولیاخذن غدا رجل یحبہ اللہ ورسولہ اوقال یحب اللہ ورسولہ یفتح اللہ علیہ فاذا نحن بعلی وما نرجوہ فقالوا ھذا علی فاعطاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففتح اللہ علیہ ترجمہ سلمہ رض سے روایت ہے کہ جنگ خیبر مین علی مرتضے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے رہتے تھے اور انکی آنکھین دکھتی تھین تو علی مرتضے رض نے کہا یعنے بطور حسرت کے کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہتا ہون پھر علی مرتضے رض نکلے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جا ملے پس جب اس رات کی شام ہوئی جسکی صبح کو خیبر فتح کیا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مین علم دونگا اس مرد کو یا فرمایا کہ البتہ پکڑے گا علم کو کل وہ شخص جسکو خدا اور اسکا رسول دوست رکھتے ہین یا فرمایا کہ خدا اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے خدا اسکے ہاتھ پر فتح کریگا پس ناگہان ہم نے دیکھا کہ وہ علی مرتضے ہین اور ہم انکی امید نہ رکھتے تھے تو لوگون نے کہا کہ یہ علی ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو علم دیا تو خدا نے اسکے ہاتھ پر فتح کی ف اس حدیث کی شرح کتاب المغازی مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ مین کل علم دونگا اس مرد کو جسکو خدا اور اسکا رسول دوست رکھتے ہیں پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ اسکے کہ جھنڈا کسی معین شخص کے ساتھ خاص نہ تھا بلکہ ہر جہاد مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

جسکو چاہتے تھے اسکو دیتے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا کہ مین دینے والا ہون لوا اس مرد کو جسکو خدا اور اسکا رسول دوست رکھتے ہین اور یہ مشعر ہے ساتھ اسکے کہ رایت اور لوا برابر ہین (فتح) **حدثنا** محمد بن العلاء ثنا ابو اسامۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن نافع بن جبیر قال سمعت العباس یقول للزبیر ہہنا امرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ترکز الرایۃ ترجمہ نافع بن جبیر رض سے روایت ہے کہ سنے عباس رض سنا کہ زبیر رض کو کہتے تھے کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھکو اس جگہہ جھنڈا گاڑنے کا حکم کیا تھا **ف** اسکی شرح مغازی مین آویگی اور بیان کرون گا مین تعیین مکان کی جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور یہ وہ حجون ہے اور طبری نے کہا کہ علی رض کی حدیث مین ہے کہ امام سردار کرے لشکر پر اُس شخص کو جسکی قوت اور بصیرت اور معرفت کا اعتبار ہو اور اسکی باقی شرح مغازی مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور مہلب نے کہا کہ زبیر رض کی حدیث مین ہے کہ جھنڈا نہ گاڑا جاوے مگر ساتھ اجازت امام کے اس واسطے کہ وہ علامت ہے اسکی مکان پر پس نہ تصرف کیا جاوے اسمین مگر ساتھ حکم اسکے کے اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے پکڑنا جھنڈون کا لڑائی مین اور یہ کہ جھنڈا ہوتا ہے ساتھ امیر کے یا جو قائم کرے اسکو واسطے اسکی نزدیک لڑائی کے اور تحقیق پہلے گذر چکی ہے حدیث انس رض کی کہ لیا علم کو زید بن حارثہ نے پس وہ شہید ہوا پھر اسکو جعفر رض نے لیا تو وہ بھی شہید ہوا اور اسکی پوری شرح مغازی مین آویگی (فتح) **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالرعب مسیرۃ شہر یہ باب ہے بیان مین قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ مجھکو فتح نصیب ہوئی رعب سے مہینے کی راہ تک وقول اللہ عز وجل سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ یعنے خدا نے فرمایا کہ اب ڈالین گے ہم کافرون کے دلون مین ہیبت اس واسطے کہ انہون نے شریک ٹہیرایا اللہ کا جسکی اس نے سند نہین اتاری قالہ جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث جابر رض نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے **ف** یہ اشارہ ہے طرف حدیث اسکی کی جسکا اول یہ ہے کہ مجھکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین پس تحقیق اسمین ہے کہ مجھکو فتح نصیب ہوئی ہیبت سے مہینے بھر کی راہ تک اور اسکی شرح تیمم مین گذر چکی ہے اور مجھکو ظاہر ہوا کہ حکمت بیچ اقتصار کرنے کی ایک مہینے پر یہ ہے کہ نہ تھا درمیان اسکے اور درمیان بڑے ملکون کے جو آپ کے گرد تھے زیادہ مہینے کی راہ سے مانند شام اور عراق اور یمن اور مصر کہ نہین درمیان مدینے کے اور درمیان کسی کے انمین سے مگر مہینے کی راہ یا کم اور طبرانی مین سائب بن یزید سے روایت ہے کہ ایک مہینا میرے آگے اور ایک میرے پیچھے آور یہ حدیث جابر رض کی حدیث کے منافی نہین اور نہیں مراد ساتھ خصوصیت کے محض حاصل ہونا ہیبت کا بلکہ وہ اور جو کہ اُس سے پیدا ہوتا ہے دشمن پر فتح پانے سے (فتح) **حدثنا** یحیی بن بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب

ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب فبینا انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی قال ابو ھریرۃ وقد ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم تنتثلونھا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بھیجا گیا ساتھ جوامع الکلم کے اور مجھ کو فتح نصیب ہوئی رعب سے پس جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانون کی کنجیان میرے سامنے ہوئین سو میرے آگے رکھی گئین ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے گئے اور تم وہ خزانے نکالتے ہو **ف** جوامع الکلم اُسکو کہتے ہین جسمین لفظ تھوڑے ہون اور معانی بہت ہون اور جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جن کے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین اور زمین کے خزانون کی کنجیون سے مراد وہ چیز ہے جو کھولی جاویگی آپ کی امت پر بعد آپکے فتوحون سے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد کانین ہین (فتح) **حدثنا** ابوالیمان انا شعیب عن الزھری اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ ان ابن عباس اخبرہ ان ھرقل ارسل الیہ وھو بایلیاء ثم دعا بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغ من قراءۃ الکتاب کثر عندہ الصخب وارتفعت الاصوات واخرجنا فقلت لاصحابی حین اخرجنا لقد امر امر ابن ابی کبشۃ انہ یخافہ ملک بنی الاصفر ترجمہ ابوسفیان رضہ سے روایت ہے کہ ہرقل نے کسی کو اُس کے پاس بھیجا اور حالانکہ ہرقل بیت المقدس مین تھا پھر اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور پڑھوایا پھر جب خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو اُسکے نزدیک بہت شور و غل ہوا اور آوازین بلند ہوئین اور ہم نکالے گئے تو مینے اپنے یارون سے کہا کہ البتہ محمد کا رتبہ یہان تک بلند ہوا کہ روم کا بادشاہ اُس سے ڈرتا ہے **ف** یہ حدیث بدء الوحی مین گذر چکی ہے اور غرض اُس سے یہ قول اُسکا ہے کہ روم کا بادشاہ اُس سے ڈرتا ہے اس واسطے کہ تھی درمیان مدینے کے اور درمیان اس مکان کے جسمین ہرقل اترتا تھا ایک مہینے کی مدت تھی یا مانند اُسکی (فتح) **باب** حمل الزاد فی الغزو جہاد مین سفر کا خرچ اٹھانا وقول اللہ تعالی وتزودوا فان خیر الزاد التقوی یعنے اور خدا نے فرمایا کہ خرچ راہ ساتھ لیا کرو کہ خرچ راہ مین بہتر ہے گناہ سے بچنا یعنے سوال سے **ف** اشارہ کیا ہے ساتھ اس ترجمہ کے طرف اس بات کی کہ اٹھانا خرچ کا سفر مین توکل کے منافی نہین اور تحقیق گذر چکی ہے حج مین ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر مین جو اسکی تائید کرتی ہے (فتح) **حدثنا** عبید بن اسمعیل ثنا ابو اسامۃ عن ھشام قال اخبرنی ابی قال ھشام وحدثتنی ایضا فاطمۃ عن اسماء قالت صنعت سفرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت ابی بکر حین اراد ان یھاجر الی المدینۃ قالت فلم نجد لسفرتہ ولا لسقائہ ما نربطھما بہ فقلت

لِاَبِی بَکْرٍ وَاللّٰہِ مَا اَجِدُ شَیْئًا اَرْبِطُ بِہٖ اِلَّا نِطَاقِیْ قَالَ فَشُقِّیْہِ بِاثْنَیْنِ فَارْبِطِیْ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْاٰخَرِ السُّفْرَۃَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِکَ سُمِّیَتْ ذَاتَ النِّطَاقَیْنِ ترجمہ اسمار رض سے روایت ہو کہ بینے ابو بکر رض کے گھر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کھانا تیار کیا جبکہ آپنے مدینے کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اسمار رض نے کہا سو نہ پائے ہمنے واسطے دسترخوان آپکے کو اور نہ واسطے مشک آپ کی کے وہ چیز کہ باندھین ہم اُنکو ساتھ اُسکے تو بینے اپنے باپ ابو بکر رض سے کہا کہ قسم ہے اللہ کی مین کوئی چیز نہین پاتی جسکے ساتھ باندھون مگر اپنا کمر بند ابو بکر رض نے کہا کہ اسکو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر پس ایک سے مشک باندھ اور دوسری سے دسترخوان تو بینے اُسی طرح کیا پس اسی واسطے اسمار کا نام ذات النطاقین رکھا گیا یعنے صاحب دو کمر بند کے **ف** اور غرض اس سے یہ قول اسکا ہے کہ ہم نے آپ کو دسترخوان اور مشک باندھنے کو واسطے کوئی چیز نہ پائی پس تحقیق وہ ظاہر ہے بیچ اٹھانے آلہ خرچ کے سفر مین اور اسکی شرح ہجرت مین آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِیِّ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہو کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین قربانیون کا گوشت خرچ راہ ساتھ لیا کرتے تھے مدینے تک **ف** اسکی شرح کتاب الاضاحی مین آویگی انشاء اللہ تعالے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیٰی اَخْبَرَنِیْ بُشَیْرُ بْنُ یَسَارٍ اَنَّ سُوَیْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّھْبَاءِ وَھِیَ مِنْ خَیْبَرَ وَھِیَ اَدْنٰی خَیْبَرَ فَصَلَّوُا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْاَطْعِمَۃِ فَلَمْ یُؤْتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِسَوِیْقٍ فَلُکْنَا فَاَکَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّیْنَا ترجمہ سوید بن نعمان رض سے روایت ہو کہ وہ جنگ خیبر کے سال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہان تک کہ جب صہبا مین پہونچے اور وہ جگہ خیبر کے علاقہ سے ہے اور وہ خیبر کے تلے ہے تو انہون نے عصر کی نماز پڑھی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے منگائے پس نہ لایا گیا پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ مگر ستو تو ہم نے لقمہ منہ مین پھیرا اسکو ہم نے کھایا اور پیا یعنے بعضون نے خشک ستو کھایا اور بعضون نے پانی مین بھگو کر پیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور نماز پڑھی **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الطہارت مین گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ النَّاسِ وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ اِبِلِھِمْ فَاَذِنَ لَھُمْ فَلَقِیَھُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْہُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُکُمْ بَعْدَ اِبِلِکُمْ فَدَخَلَ

عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ترجمہ سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ لوگوں کے خرچ راہ کم ہوئے اور محتاج ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹوں کے ذبح کرنے کو اراد سے آئے یعنی پس آپ سے اپنے اونٹوں کے ذبح کرنے کی اجازت چاہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اجازت دی تو عمر فاروق رض انکو ملے تو لوگوں نے انکو اس واقعہ سے خبر دی تو عمر فاروق نے کہا کہ نہیں زندگی تمہاری بعد تمہارے اونٹوں کے پھر عمر فاروق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت نہیں زندگی انکی بعد انکے اونٹوں کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں پکار دو کہ اپنے باقی خرچ راہ لاویں یعنے جتنا جتنا کسی کے پاس خرچ راہ باقی ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس لے آوے سو اسکے واسطے دسترخوان بچھایا گیا اور باقی خرچ راہ لائے گئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسپر برکت کی دعا کی پھر انکے برتن منگوائے تو لوگوں نے لپوں سے لینا شروع کیا یہانتک کہ اپنی حاجتوں سے فارغ ہوئے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں **ف** اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ ظاہر ہونا معجزہ کا اس قبیل سے ہے کہ رسالت کی تائید کرتا ہے اور اس حدیث میں حسن خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اجابت آپ کی طرف اس چیز کی کہ التماس کریں آپ سے اصحاب آپ کو اور جاری ہونا انکا اوپر عادت بشری کے بیچ محتاج ہونے کی طرف سفر خرچ کی اور اسمیں فضیلت ظاہرہ ہے واسطے عمرؓ کے جو دلالت کرتی ہے اوپر قوی ہونے یقین اُسکی کے ساتھ قبول ہونے دعا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر نیک نظر انکی کی واسطے مسلمانوں کے علاوہ ازیں نہیں بیچ اجابت کرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے انکو اوپر ذبح کرنے اونٹوں انکے کی جو واجب کرے اس بات کو کہ وہ بغیر سواری کے باقی رہیں گے واسطے اس احتمال کی کہ بھیجے اللہ واسطے انکے وہ چیز جو انکو اٹھاوے غنیمت سے اور مانند اسکی سے ولیکن قبول کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہنا عمر کا طرف اُس چیز کی کہ اشارہ کیا ساتھ اسکے واسطے جلدی کرنے معجزے کے ساتھ برکت کی کہ حاصل ہوئی کھانے میں اور تحقیق واقع ہوا ہے واسطے عمر کے مشابہ ساتھ اس قصے کی پانی میں جیسے کہ علامات النبوت میں اسکی طرف اشارہ آویگا اور یہ جو عمر فاروق نے کہا کہ نہیں تمہاری زندگی بعد تمہارے اونٹوں کے تو یہ اس واسطے ہے کہ پے در پے پیادہ پا چلنا اکثر اوقات پہونچاتا ہے طرف ہلاکت کی ابن بطال نے کہا کہ استنباط کیا ہے اس سے بعض فقہا نے یہ کہ جائز ہے واسطے حاکم اور بادشاہ کے

محتاجین کہ جس کے پاس اپنی قوت اور حاجت سے زیادہ غلہ ہو وہ اسکے بیچنے کو واسطے واجب کرکے حکم کرے
واسطے اس چیز کے کہ اسمین ہے لوگون کی خیرخواہی سے اور سلمہ رض کی حدیث مین جائز ہونا مشوری کا ہے
امام پر ساتھ مصلحت کے اگرچہ پہلے اُس سے مشورہ نہ لیا ہو (فتح) **باب** حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ خرچ راہ کا گردنوں
پر اٹھانا یعنے جبکہ اسکا چوپایون پر اٹھانا مشکل ہو **حدثنا** صدقة بن الفضل انا عبدة عن هشام بن
عروة عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله قال خرجنا ونحن ثلثمائة نحمل زادنا على رقابنا
ففنى زادنا حتى كان الرجل منا يأكل في كل يوم تمرة قال رجل يا ابا عبد الله واين كانت التمرة
تقع من الرجل قال لقد وجدنا فقدها حين فقدناها حتى اتينا البحر فاذا حوت قد قذفه
البحر فاكلنا منها ثمانية عشر يوما ما احببنا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ ہم جہاد کو نکلے اور
ہم تین سو آدمی تھے ہم اپنا خرچ راہ اپنی گردنوں پر اٹھاتے تھے تو ہمارا خرچ راہ کم ہوا یہان تک کہ آدمی ہر دن ایک
کھجور کھاتا تھا ایک مرد نے کہا کہ اے ابا عبداللہ (یہ جابر رض کی کنیت ہے) ایک کھجور سے آدمی کو کیا ہوتا ہوگا
یعنے ایک کھجور سے آدمی کا کس طرح گذارہ ہوتا ہوگا تو جابر رض نے کہا جب کھجورین تمام ہوئین تو ایک کو بھی ہم
نے گم پایا یعنے پھر ایک بھی ہاتھ نہ آتی تھی یہان تک کہ ہم دریا پر آئے تو ناگہان ہم نے دیکھا کہ ایک مچھلی ہے
یعنے مری ہوئی جس کو دریا نے باہر پھینک دیا ہے سو ہم نے اسمین سے اٹھارہ دن تک کھایا جو کچھ ہم نے
چاہا **ف** اس حدیث کی پوری شرح کتاب المغازی مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول اُسکا ہے
کہ ہم اپنے خرچ راہ اپنی گردنوں پر اٹھاتے تھے **باب** ارداف المرأة خلف اخيها عورت کو اسکے
بھائی کے پیچھے سوار کرنا **حدثنا** عمرو بن علي ثنا ابو عاصم ثنا عثمان بن الاسود ثنا ابن ابي مليكة
عن عائشة انها قالت يا رسول الله يرجع اصحابك باجر حج وعمرة ولم ازد على الحج فقال لها
اذهبي وليردفك عبد الرحمن فامر عبد الرحمن ان يعمرها من التنعيم فانتظرها رسول الله
صلى الله عليه وسلم باعلى مكة حتى جاءت **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ اُس نے کہا یا حضرت
آپکے اصحاب حج اور عمرے دونوں کے ثواب کے ساتھ پھرتے ہین اور مینے صرف حج کیا ہے عمرہ نہین کیا یعنے چاہتی
ہون کہ مین بھی عمرہ کرون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا اور چاہیے کہ عبدالرحمن تجھکو اپنے
پیچھے سوار کرے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن کو حکم کیا کہ اسکو تنعیم سے عمرہ کراوے تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے مکے کی اونچی طرف مین عائشہ رض کی انتظاری کی یہان تک کہ عمرہ کرکے آئین **ف**
اس حدیث کی شرح کتاب الحج مین گذر چکی ہے اور مناسبت یہ ہے کہ ہو وجہ داخل ہونے اسکے کی اس جگہ
حدیث عائشہ رض کی جو پہلے گذر چکی ہے کہ تمہارا جہاد حج ہے (فتح) **حدثني** عبد الله ثنا ابن عيينة

عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُرْدِفَ عَائِشَةَ فَاُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ ترجمہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا کہ مین عائشہ رضہ کو اپنے پیچھے چڑہاؤن اور اسکو تنعیم سے عمرہ کراؤن

بَابُ الْاِرْتِدَافِ فِي الْغَزْوِ وَالْحَجِّ جہاد اور حج مین ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ مین ابوطلحہ کے پیچھے سوار تہا اور البتہ لوگ آواز بلند کرتے تہے ساتھ حج اور عمرے دونوں کے **ف** اسکی شرح کتاب الحج مین گذر چکی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حج مین ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا درست ہے اور علے ہذا القیاس جہاد کا بھی حکم ہے **بَابُ الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَارِ** گدہے پر ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى اِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَاءَهُ ترجمہ اسامہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدہے پر سوار ہوئے پالان پر جسپر کپڑا ڈالا ہوا تہا اور اسامہ رضہ کو اپنے پیچھے چڑہایا **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى اَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَاْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمَكَثَ فِيْهَا نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَهُ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ لَهُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر مکہ کی اونچی طرف سے آئے اس حال مین کہ اسامہ کو اپنے پیچھے چڑہائے ہوئے تہے اور آپ کے ساتھ بلال تہے اور عثمان بن طلحہ تہے جو کعبے کے دربانون سے تہے یہان تک کہ سواری کو مسجد حرام مین بیٹھایا اور عثمان کو حکم کیا کہ خانے کعبے کی کنجی لاوے تو خانہ کعبہ کہولا گیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے اندر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ اسامہ اور بلال اور عثمان تہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے اندر دیر تک رہے پہر نکلے تو لوگون نے کعبے کے اندر آنے مین ایک دوسرے سے جلدی کی تو عبداللہ بن عمر رضہ سب سے پہلے داخل ہوئے تو انہون نے بلال کو دروازے کے پاس کہڑا پایا

پایا اور اُس سے پوچھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی ہے تو اشارہ کیا اُس نے واسطے اسکے طرف اس مکان کی جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی عبداللہ نے کہا کہ میں اُس سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعتیں نماز پڑھی **ف** اسامہ رض کی حدیث کی شرح آئندہ آویگی اور ظاہر ہوگی وجہ داخل ہونے اسکے کی جہاد کے بابوں میں اور عبداللہ بن عمر رض کی حدیث نماز اور حج میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے اول اُسکا یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن آئے اس حال میں کہ اسامہ کو اپنے پیچھے چڑہائے ہوئے تھے **بَابُ** مَنْ اَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهٖ باب ہے بیان میں اُس شخص کے جو پکڑے رکاب کو اور مانند اسکے کو یعنے مدد کرنے سے سواری وغیرہ پر **حَدَّثَنَا** اِسْحٰقُ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز جس میں آفتاب نکلے آدمیوں کی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ پر صدقہ ہے انصاف کرنا دو شخصوں میں صدقہ ہے مدد کرنی مرد کی اسکی سواری پر سو اسکو سواری پر چڑہا دینا یا اسکا اسباب اسکی سواری پر لاد دینا صدقہ ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کرنا صدقہ ہے یعنے خیرات ہے اور ہر ایک قدم جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف دینے والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہے **ف** یعنے ہر مسلمان مکلف پر ساتہ گنتی ہر جوڑ کے اسکی ہڈیوں سے صدقہ ہے واسطے اللہ تعالے کی بطور شکر گذاری اُسکی کے اس واسطے کہ خدا نے اسکی ہڈیوں میں جوڑ بنائے کہ اُنکے سبب سے قبض اور بسط یعنے بند کرنے اور کہولنے پر قادر ہوتا ہے اور خاص کی گئیں ہڈیاں ساتہ ذکر کے واسطے اس چیز کے کہ بیچ تصرف کے ہے ساتہ اُنکے دقائق کاریگریوں سے جنکے ساتہ آدمی خاص ہے اور یہ جو کہا کہ اسکو اسکی سواری پر چڑہانا تو یہ جگہ ترجمہ کی ہے پس تحقیق قول اسکا فیحمل علیہا عام تر ہے اس سے کہ اسکا اسباب اسکی سواری پر لاد دے یا اسکو اسپر چڑہا دے اور یہ جو کہا او یرفع علیہا متاعہ۔ تو یا یہ راوی کا شک ہے یا تنویع ہے اور سوار کا چڑہانا عام تر ہے اس سے کہ اسکو بدستور اٹہا کر سواری پر سوار کرا دے یا سوار ہونے میں اسکی مدد کرے پس صحیح ہوگا ترجمہ ابن منیر نے کہا کہ نہیں لیا جاتا ترجمہ مجرد صیغہ فعل کے سے پس تحقیق وہ مطلق ہے بلکہ عموم کی جہت سے اور تحقیق روایت کی ہے مسلم نے عباس رض کی حدیث سے جنگ حنین میں کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رکاب کو پکڑنے والا تہا اور یہ جو کہا کہ تکلیف دینے والی چیز کا راہ سے دور کرنا خیرات ہے تو ابن بطال نے بعضوں سے

حکایت کی ہے کہ یہ ابوہریرہؓ کا قول ہے اور تعاقب کیا گیا ہے اسکا ساتھ اس طور کے کہ فضائل قیاس کے ساتھ
ثابت نہین ہوتی سوای اسکے کچھ نہین کہ پکڑے جاتے ہین بطور توقیف کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
(فتح) **باب** کراھیة السفر بالمصاحف الی ارض العدو کافرون کی زمین کی طرف قرآن کے ساتھ سفر کرنا مکروہ
ہے وکذلک یروی عن محمد بن بشر عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وتابعہ ابن اسحاق عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اور اسیطرح روایت ہے
محمد بن بشر سے اس نے روایت کی ہے نافع سے اسنے ابن عمر سے اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور متابعت
کی ہے عبید اللہ کی ابن اسحاق نے نافع سے اس نے ابن عمرؓ سے اوس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف**
اسپر روایت محمد بن بشر کی پس موصول کیا ہے اسکو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند مین اس لفظ سے کہ مکروہ
کہا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سفر کیا جاوے ساتھ قرآن کے طرف زمین دشمن یعنے کافر کی واسطے
اس خوف کے کہ پہونچے اسکو دشمن اور اسپر متابعت ابن اسحاق کی پس وہ ساتھ معنے کے ہے اس واسطے کہ احمد نے
روایت کیا ہے اسکو ساتھ اس لفظ کے کہ نہی کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سفر کیا جاوے ساتھ قرآن کے
طرف زمین دشمن کی اور نہی تقاضا کرتی ہے کراہت کو اس واسطے کہ وہ نہین جدا ہوتی کراہت تنزیہ یا تحریم
سے (فتح) وقد سافر النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فی ارض العدو وہم یعلمون القرآن
یعنے اور سفر کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے اصحابؓ نے بیچ زمین کافر کے اور حالانکہ وے قرآن جانتے
تھے **ف** اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اسکے طرف اسکی کہ مراد ساتھ نہی کے قرآن کے ساتھ سفر کرنے سے سفر
کرنا ساتھ قرآن لکھے ہوئے کے یعنے جو کاغذ پر لکھا ہوا ہو واسطے اس خوف کے کہ پہونچے اسکو دشمن یہ مراد نہین کہ
نفس قرآن کے ساتھ سفر کرنا منع ہے یعنی حامل قرآن مراد نہین اور تحقیق تعاقب کیا ہے اسماعیلی نے ساتھ (یعنے دل مین حفظ ہین ۱۲)
اسکے کہ کسی نے نہین کہا کہ جو قرآن اچھا جانتا ہو وہ دشمن کو گھر مین اسکے ساتھ جہاد نہ کرے اور یہ اعتراض اس شخص
کا ہے جو بخاری کی مراد نہین سمجھتا اور دعوی کیا ہے مہلب نے کہ مراد بخاری کی ساتھ اسکے قوی کرنا قول اس
شخص کا ہے جو بڑے لشکر اور چھوٹے مین فرق کرتا ہے پس بڑے مین جائز کہتا ہے اور چھوٹے مین جائز
نہین کہتا (فتح) **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمة عن مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ
سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سفر کیا جاوے ساتھ قرآن کے طرف زمین دشمن کی **ف**
اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ واسطے اس خوف کے کہ پہونچے اسکو دشمن اور ابن عبد البر نے کہا کہ اجماع
کیا ہے فقہا نے اسپر کہ نہ سفر کیا جاوے ساتھ قرآن کے چھوٹے لشکرون مین جن کے مغلوب ہونے کا خوف ہو

اور اختلاف کیا ہے انہوں نے بیچ حق بڑے لشکر کے جسکے مغلوب ہونے سے امن ہو سو امام مالک نے تو ہمیں بھی مطلق منع کیا ہے اور ابو حنیفہ رح نے تفصیل کی ہے اور دائر کیا ہے شافعیہ نے کراہت کو ساتھ خوف کی وجوداً و عدماً اور انہیں سے بعضوں نے مالکیہ کی طرح کہا ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اسپر کہ کافر کا ہاتھ قرآن کا بیچنا منع ہے واسطے موجود ہونے معنے مذکور کے بیچ اسکے اور وہ اسکی اہانت پر قدرت پانی ہے اور نہیں اختلاف ہے اسکے حرام ہونے میں اور سوای اسکے نہیں کہ اختلاف تو صرف اسمیں ہے کہ کیا صحیح ہے اگر واقع ہو اور حکم کیا جاوی ساتھ دور کرنے ملک کے اسکے اس سے یا نہیں اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ کافر کو قرآن سکھانا منع ہے پس مالک تو مطلق منع کرتے ہیں اور حنفیہ مطلق جائز رکھتے ہیں اور شافعی سے دو قول ہیں اور تفصیل کی ہے بعضے مالکیہ نے درمیان قلیل کے واسطے سبب مصلحت قائم ہونے حجت کی اوپر انکے پس جائز کہا ہے انہوں نے اسکو اور درمیان کثیر کے پس منع کیا ہے اسکو اور تائید کرتا ہے اسکی قصہ ہرقل کا اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف بعضی آیتیں لکھیں اور نووی نے اتفاق نقل کیا ہے اوپر جائز ہونے کتابت کی طرف انکی ساتھ مثل اسکے (فتح) **بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْحَرْبِ** لڑائی کے وقت تکبیر کہنے کا بیان یعنے اللہ اکبر کہنا یعنے جواز اسکا یا مشروعیت اسکی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا هٰذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَلَجَأُوا إِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ وَأَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں صبح کی اور حالانکہ خیبر والے بیلچوں کو اپنی گردنوں پر رکھ کر نکلے تھے یعنے کھیتی کے ہتھیار لیکر نکلے بیخبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے سو جب انہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے آئے محمد اور انکا لشکر آئے محمد اور انکا لشکر تو انہوں نے قلعہ کی طرف پناہ لی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللہ اکبر یعنے اللہ سب سے بڑا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق ہم مسلمان جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح اس قوم کی جو ڈرائے گئے اور ہم نے گھر کے پلے ہوئے گدھے پائے سو ہم نے انکو پکایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا کہ بیشک اللہ اور اسکا رسول منع کرتے ہیں تمکو گدھوں کے گوشت کھانے سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے وقت تکبیر کہنی درست ہے **بَابُ** مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ

فِي التَّكْبِيرِ باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ مکروہ ہے بلند کرنے آواز کے بیچ تکبیر میں حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ترجمہ ابو موسے رضہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو جب ہم کسی نالے کی بلندی پر پہونچتے تھے تو لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے اور ہماری آوازیں بلند ہوتی تھیں سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنے شور نہ کرو البتہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو یعنے بلکہ تم تو سننے نزدیک والے کو پکارتے ہو تحقیق وہ تمہارے ساتھ موجود ہے سنتا ہے قریب ہے **ف** اس حدیث کی شرح مغازی میں آویگی - اور طبری نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا اور ذکر کے ساتھ آواز بلند کرنی مکروہ ہے اور یہی قول ہے عام سلف کا اصحاب اور تابعین سے اور تصرف بخاری کا چاہتا ہے اس بات کو کہ یہ خاص ہے ساتھ تکبیر کے وقت لڑائی کے اور اس پر بلند کرنا آواز کا اسکے غیر میں پس تحقیق گذر چکا ہے کتاب الصلوۃ میں ابن عباس رض کی حدیث سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دستور تھا کہ جب فرض نماز سے پھرتے تھے تو پکار پکار کے ذکر کرتے تھے اور اسکی بحث اس جگہ گذر چکی ہے (فتح) **بَاب** التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا جب کسی نالے میں اترے تو سبحان اللہ کہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ جب ہم کسی اونچی جگہ پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے .... اور جب کسی پست جگہ میں اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے **بَاب** التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا[1] جب کسی بلند جگہ پر پہونچے تو اللہ اکبر کہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ جب ہم کسی بلند جگہ پر چڑھتے تھے یعنے مانند پہاڑ اور ٹیلے کی تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب کسی پست جگہ میں اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے **ف** یہ وہی جابر رض کی حدیث ہے جو ابھی مذکور ہو چکی ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ ثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

[1] بفتحتین بلندی و جا بلند کذا فی المنتخب ۱۲

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَہٗ اَلَمْ یَقُلْ عَبْدُ اللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قَالَ لَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ جب حج یا عمرے سے پلٹتے تہے اور نہین جانتا مین اسکو مگر ذکر کیا جہاد کو جب کسی پہاڑ کی گہاٹی یا سنگستانی زمین پر پہونچتے تہے تو تین بار اللہ اکبر کہتے تہے پہر فرماتے تہے کہ نہین کوئی لائق عبادت کے سوای اللہ کے وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین اسی کا ملک ہے اور اُسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم سفر سے پہرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کی شکر گزار ہین خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو شکست دی یعنے بہگا دیا تنہا اُسی نے صالح کہتا ہے کہ مینے سالم سے کہا کہ عبد اللہ نے انشاء اللہ نہین کہا یعنے بعد آئبون کے تو اس نے کہا کہ نہین **ف** اور غرض اس حدیث سی یہ قول ہے کہ جب پہاڑ کی کسی گہاٹی یا بلند جگہ پر آتے تہو تو تین بار اللہ اکبر کہتے تھے اور بعضے کہا کہ اللہ اکبر کہنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وقت بلند ہونے کے خبر دیتی ہے واسطے بڑائی اللہ کے جو بلند اور بزرگ ہے اور وقت واقع ہونے آنکھ کے اوپر بڑی چیز کے مخلوق اسکی ہے کہ وہ ہر چیز سے بڑا ہے اور سبحان اللہ کہنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا میدانون کے اندر مستنبط ہی یونس علیہ السلام کے

. . . .

. . . . قصے سی اس واسطے کہ

بسبب سبحان اللہ کہنے انکے کو مچہلی کے پیٹ مین نجات دی انکو اللہ نے اندہیرون سے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی میدانون کے اندر سبحان اللہ کہا تا کہ خدا آپ کو نجات دی اور بعضے کہتی ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پست جگہون مین سبحان اللہ سو واسطے کہتے تھے کہ تسبیح کے معنے پاکی بیان کرنے کی ہین پس مناسب ہوئی پاکی بیان کرنی اللہ کی پست ہونے کی صفتون سی جیسے کہ مناسب ہے بڑائی بیان کرنی اسکی نزدیک بلند جگہون کے اور نہین لازم آتا ہونے جہت بلندی اور پستی کی سے محال اللہ تعالے پر بہ کہ وصفت کیا جاوے ساتہ بلندی کے اس واسطے کہ وصف کرنی اسکی ساتہ علو کے معنے کے جہت سے ہے اور محال ہونا اسکا حس کی جہت سی ہے اس واسطے کہ وارد ہوا ہے اُسکی صفت مین عالی اور علی اور متعالی اور نہین وارد ہوئی ضد اُسکی اگرچہ خدا کے علم نے اسکو احاطہ کیا ہے (فتح) **بَابٌ یُکْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا کَانَ یَعْمَلُ فِی الْاِقَامَۃِ** لکہا جاتا ہے واسطے مسافر کے ثواب مثل اسکی کہ تہا عمل کرتا بیچ حالت اقامت کے یعنے جبکہ سفر گناہ میں نہ ہو (فتح) **حَدَّثَنَا** مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ اَنَا الْعَوَّامُ ثَنَا اِبْرَاھِیْمُ

ابو اسمٰعیل السکسکی قال سمعت ابا بردۃ واصطحبا ھو و یزید بن ابی کبشۃ فی سفر فکان یزید یصوم فی السفر فقال لہ ابو بردۃ سمعت ابا موسٰی مرارًا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ مثل ما کان یعمل مقیمًا صحیحًا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی کہ مینے ابو بردہ سے سنا اور وہ اور یزید بن ابی کبشہ دونو ایک سفر مین ساتھی تھی یزید روزہ رکھتے سفر مین تو ابو بردہ نے کہا کہ مینے ابو موسے سے کئی بار سنا کہتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اوس کا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تہا ف یہ اوس شخص کے حق مین ہی جو بندگی کرتا ہو پس روکا جاوی اوس سے اور اسکی نیت یہ ہو کہ اگر مانع نہ ہوتا تو اسکو ہمیشہ کرتا اور ابو داؤد مین صریح آچکا ہے اور نیز ایک روایت مین آیا ہے کہ بندہ جب کسی نیکی پر ہو پہر بیمار ہوجاوے تو جو فرشتہ اوسکے ساتھ موکل ہے اسکو کہا جاتا ہے کہ لکھہ واسطے اسکے مثل اسکی جو تہا عمل کرتا حالت صحت مین یہان تک کہ مین اسکو صحت دون یا اپنی طرف لاؤن روایت کی یہ حدیث عبد الرزاق اور احمد نے اور ایک روایت مین ہے کہ جب مبتلا کرتا ہے خداوند مسلمان کو ساتھ کسی بلا کے اسکے بدن مین تو خدا فرشتے کو کہتا ہے کہ لکھہ واسطے اسکے نیک عمل اوسکا جو کیا کرتا تہا پہر اگر خدا اسکو شفا دے تو اسکو گناہ سے پاک کر ڈالتا ہے اور اگر اوسکی روح قبض کرلے تو اسکو بخشد یتا ہے اور اسپر رحم کرتا ہے اور ایک روایت مین ہی کہ خدا لکھتا ہے واسطے بیمار کے افضل اوس چیز کا کہ تہا عمل کرتا حالت صحت مین جب تک کہ بیمار ہے اور ایک روایت مین ہی کہ کوئی آدمی نہین کہ رات کو نماز پڑہا کرتا ہو یعنی اسکی عادت ہو پہر غالب آوے اسپر نیند یا بیماری تو لکھا جاتا ہے واسطے اسکے اجر نماز اسکی کا اور وہ سونا اسپر صدقہ ہوتا ہے ابن بطال نے کہا کہ یہ سب بحث نفلون کے حق مین ہی اور اسپر فرضون کی پس نہین ساقط ہوتی ساتھ سفر کے اور بیماری کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اسپر کہ بیمار اور مسافر جب تکلیف اوٹھا کر عمل کرے تو ہوگا افضل عمل اسکے سے کہ صحت کی حالت اور اقامت کی حالت مین کرے اور ان حدیثون مین تعاقب ہے اوس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ عذر رخصت دینے والے واسطے ترک جماعت کے ساقط کرتے ہین کراہت اور گناہ کو خاصکر بغیر اسکے کہ ہون حاصل کرنے والے واسطے فضیلت کے اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے نووی نے شرح مہذب مین اور ساتھ پہلی وجہ کے جزم کیا ہے رویانی نے تلخیص مین اور شہادت دیتی ہے واسطے اسکے حدیث ابوہریرہ رض کی مرفوع کہ جو وضو کرے پس اچھی طرح وضو کرے پہر مسجد کی طرف جاوے اور پاوے لوگون کو کہ نماز پڑھ چکے ہون تو خدا اسکو نماز پڑہنے والے اور اسپر حاضر ہونے والے کی برابر ثواب دیتا ہے اوسکا کچہ ثواب کم نہین ہوتا روایت کی یہ حدیث ابوہریرہ وغیرہ نے اور اسکی سند قوی ہے اور سبکی کبیر نے کہا کہ جسکی عادت جماعت سے نماز پڑہنے کی ہو اور اسپر جماعت سے نماز پڑہنی

مشکل ہو اور تنہا نماز پڑہے تو اسکے واسطے جماعت کا ثواب لکہا جاتا ہے اور جسکی عادت نہ ہو لیکن جماعت
کا ارادہ کرے پس دشوار ہوا اسپر پس تنہا نماز پڑہے تو لکہا جاتا ہے واسطے اسکے ثواب قصد اسکے کا نہ ثواب
جماعت کا اس واسطے کہ اگرچہ قصد اسکا جماعت کا تہا لیکن وہ قصد مجرد ہے اور دلالت کرتی ہے واسطے
پہلے کو حدیث باب کی اور واسطے ثانی کے یہ کہ ثواب فعل کا دوگنا ہوتا ہے اور اجر قصد کا دوگنا نہین ہوتا
ساتہ اس دلیل کے کہ جو نیکی کا قصد کرے اسکے واسطے ایک نیکی لکہی جاتی ہے اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ
جو تنہا نماز پڑہتا ہے اگرچہ اسکے واسطے جماعت کا ثواب ہوتا ہے اس واسطے کہ اسکی جماعت کی عادت تہی
پس لکہا جاتا ہے واسطے اسکے ثواب اکیلے کی نماز کا ساتہ اصالت کے اور ثواب جماعت سے پڑہنے والے کا
ساتہ فضل کے (فتح) **باب** السَّيْرِ وَحْدَهٗ تنہا چلنے کا بیان **حدثنا** الحُمَيْدِيُّ ثنا سُفْيٰنُ
ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ
ثَلٰثًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيٰنُ الْحَوَارِيُّ
النَّاصِرُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون
کو بلایا یعنے فرمایا کہ کون ہے کہ کفار کے لشکر کی خبر لاوے تو زبیر نے کہا کہ مین لاتا ہون پہر حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے انکو بلایا یعنے کون ہے کہ کفار کے لشکر کی خبر لاوے تو زبیر رض نے کہا کہ یا حضرت مین جاتا ہون
پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بلایا یعنے تین بار بلایا اور زبیر رض نے تینون بار آپ کا حکم قبول کیا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار زبیر ہے
ف یہ حدیث باب الطلیعہ مین پہلے گذر چکی ہے اور اسماعیلی نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ حدیث اس باب
مین کسطرح داخل ہوئی ہے اور ابن منیر نے اسکی تقریر یون کی ہے کہ زبیر نے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا حکم قبول کیا تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اسکے ساتہ کوئی اور نہ گیا ہو مین کہتا ہون کہ اور طرق مین وارد
ہو چکی ہے وہ چیز جو دلالت کرتی ہے کہ زبیر تنہا گئے تہے اور مناقب مین عبد اللہ بن زبیر سے آویگی وہ چیز
جو اسپر دلالت کرتی ہے اور اسمین ہے کہ بیٹے نے کہا کہ اے باپ مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو جدا ہوتا ہے تو زبیر
نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ کفار کے لشکر کی خبر لاوے سو مین چلا ہون یعنے
پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زبیر تنہا گئے تہے انکے ساتہ کوئی نہ تہا (فتح) **حدثنا** اَبُو الْوَلِيْدِ ثنا
عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ ح وثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ ثنا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعلم الناس ما فی الوحدۃ ما اعلم ما سار راکب بلیل وحدہ
ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کچھ کہ تنہائی مین آفتین
ہین جو مین جانتا ہون تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نہ چلے **ف** ابن منیر نے کہا کہ لڑائی کی مصلحت کے واسطے
چلنا خاص تر ہے سفر کرنے سے اور حدیث منع کی سفر کے حق مین وارد ہوئی ہے پس جابر کی حدیث سے پکڑا جاتا
ہے کہ جائز ہے سفر کرنا تنہا واسطے ضرورت کے اور مصلحت کی جو نہین منتظم ہوتی مگر ساتھ تنہا ہونے کے مانند
بھیجنے جاسوس کے اور طلیعہ کے اور جو اس کے سوا ہے سو مکروہ ہے اور احتمال ہے کہ ہو حالت جواز کی مقید ساتھ
حاجت کے وقت امن کے اور حالت منع کے مقید ساتھ خوف کے جس جگہ ضرورت نہ ہو اور تحقیق واقع ہوئے ہین
کتب مغازی مین بھیجنا ہر ایک کا حذیفہ اور نعیم بن مسعود اور عبد اللہ بن انیس اور خوات بن جبیر اور عمرو بن
امیہ سے بیچ کئی جگہون کے انہین سے بعض جگہین صحیح مین ہین (فتح) **باب السرعۃ فی السیر** چلنے مین
جلدی کرنی یعنی بیچ رجوع کرنے کے طرف وطن کی وقال ابو حمید قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انی متعجل الی المدینۃ فمن اراد ان یتعجل معی فلیتعجل فلما اشرف علی المدینۃ الحدیث
یعنے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر مین جلد جانے والا ہون مدینے کو سو جو تم لوگون مین سے
میرے ساتھ جلد جانا چاہے تو چاہیے کہ جلد جاوے پھر جب مدینے کے قریب پہونچے آخر حدیث تک **حدثنا**
محمد بن المثنی ثنا یحیی عن ہشام اخبرنی ابی قال سئل اسامۃ بن زید کان یحیی یقول
وانا اسمع فسقط عنی عن مسیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فقال کان یسیر
العنق فاذا وجد فجوۃ نص والنص فوق العنق ترجمہ عروہ رضہ سے روایت ہے کہ کسی نے اسامہ بن
زید سے پوچھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین کس طرح چلتے تھے تو اس نے کہا کہ تیز چلتے تھے
...... پھر جب فراخ جگہ پاتے تھے تو اور زیادہ تیز چلتے تھے اور نص عنق سے تیز چلنا ہے
ف اس حدیث کی شرح کتاب الحج مین گذر چکی ہے **حدثنا** سعید بن ابی مریم انا محمد
ابن جعفر اخبرنی زید ہو ابن اسلم عن ابیہ قال کنت مع عبد اللہ بن عمر بطریق مکۃ فبلغہ
عن صفیۃ بنت ابی عبید شدۃ وجع فاسرع السیر حتی اذا کان بعد غروب الشفق ثم نزل
فصلی المغرب والعتمۃ جمع بینہما وقال انی رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر
اخر المغرب وجمع بینہما ترجمہ اسلم رضہ سے روایت ہے کہ ...... مین مکے کی راہ مین عبد اللہ بن عمر رضہ کے
ساتھ تھا تو اس کو صفیہ (اپنی بی بی) کی سخت بیماری کی خبر پہونچی سو وہ جلد چلے یہان تک کہ جب سرخی غروب
ہوئی تو پھر اترے اور مغرب اور عشا کی نماز جمع کر کے پڑھی یعنے دونو کو عشا کے وقت مین پڑھا اور عبد اللہ رضہ نے

ے عنق بفتحتین نوعی رفتار است ۱۲ منتخب

ے وجع بفتحتین دردمندی و رنجوری ۱۲ منتہی

تہا کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ جب آپ کو چلنا کوشش مین لاتا تہا یعنے جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تہی تو مغرب کی نماز کو تاخیر کرتے تہے اور دونو کو جمع کرتے تہے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف انا مالک عن سمی مولی ابی بکر عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ وشرابہ فاذا قضی احدکم نہمتہ فلیعجل الی اہلہ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے کہ باز رہتا ہے ایک تمہاری کو سونے اسکے سے اور کہانے سے اور پینے سے پہر جب کوئی اپنے کام سے فراغت پاوی تو چاہئے کہ شتابی اپنے گہر والون کے پاس آوی **ف** اس حدیث کی شرح عمرے کی بیان مین گذر چکی ہے اور مہلب نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینے کی طرف جلد چلنا اس واسطے تہا کہ تا اپنی جان کو آرام دین اور اپنے گہر والون کو خوش کرین اور جلد چلنا آپ کا مزدلفہ کی طرف اسو واسطے تہا کہ مشعر حرام مین جلد وقوف کرین اور جلد چلنا ابن عمر کا اپنی بی بی کی طرف اس واسطے تہا کہ تا اسکی زندگی ہی کچہ پاوین کہ ممکن ہو اسکو یہ کہ وصیت کرین وہ طرف اسکی ساتہ اسچیز کے کہ وصیت کرنے طرف غیر اسکے کی (فتح) **باب** اذا حمل علی فرس فراہا تباع جب کسی کو خدا کے راہ مین گہوڑا چڑہنے کو دی پہر اسکو بکتا دیکہے تو اسکو نہ خریدی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف انا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فوجدہ یباع فاراد ان یبتاعہ فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ عمر فاروق رضہ نے ایک گہوڑا کسی کو خدا کے راہ مین چڑہنے کو دیا پہر اسکو بکتا ہوا پایا تو اسکو مول لینا چاہا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا حکم پوچہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مول لے اسکو اور نہ پہیر لے اپنے صدقے کو **حدثنا** اسمعیل ثنی مالک عن زید بن اسلم عن ابیہ قال سمعت عمر بن الخطاب یقول حملت علی فرس فی سبیل اللہ فابتاعہ او فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان اشتریہ وظننت انہ بائعہ برخص فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ وان بدرہم فان العائد فی ہبتہ کالکلب یعود فی قیئہ ترجمہ عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ مینے ایک گہوڑا خدا کے راہ مین کسی کو چڑہنے کو دیا تو جس کے پاس وہ گہوڑا تہا اس نے اسکو بیچنا چاہا یا ضائع کیا سو مینے اسکو مول لینا چاہا اور مینے گمان کیا کہ وہ اسکو سستا بیچتا ہے تو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا حکم پوچہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مول لے اگرچہ وہ تجہکو ایک درہم سے دیوے پس[عٰہ] تحقیق اپنی خیرات کی چیز کا پہر لینے والا ویسا ہے جیسا کوئی اپنی قے کو اپنے پیٹ مین پہر ڈال لیوے **ف** ان دونو حدیثون کی شرح پہلے گذر چکی ہے **باب** الجہاد باذن الوالدین ماں باپ کی اجازت کو ساتہ

عٰہ اسطرح سے اپنی خیرات کو واپس لینے والے کی مثال شرعی کتی کی ہے جو اپنی قے کو کہاتا ہے

جہاد کرنا **ف** اسی طرح مطلق چھوڑا ہے اس نے اسکو اور یہی قول ہے ثوری کا اور مقید کیا ہے اسکو جمہور نے
ساتھ اسلام کے اور نہیں واقع ہوا باب کی حدیث میں کہ ماں باپ نے اسکو منع کیا تھا و لیکن شاید اس نے اشارہ
کیا ہے طرف حدیث ابو سعیدؓ کی جو آیندہ آویگی (فتح) **حدثنا ادم ثنا شعبۃ ثنا حبیب بن ابی ثابت**
قال سمعت ابا العباس الشاعر وکان لا یتھم فی حدیثہ قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول جاء
رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنہ فی الجھاد فقال احی والداک قال نعم قال ففیھما
فجاھد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے جہاد
کی پروانگی چاہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا کہ ہاں حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس انہیں دونوں میں جہاد کر **ف** یعنے خاص کر انکو ساتھ جہاد نفس کے بیچ رضا مندی
انکی اور استفاد ہوتا ہے اس سے جواز تعبیر کرنا چیز کا ساتھ ضد اسکی کے جبکہ اسکے معنے سمجھے جاویں اسواسطے
کہ صیغہ امر کا بیچ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فجاھد ظاہر اسکا پہونچانا ضرر کا ہے جو دونوں کے غیر کے واسطے
حاصل ہوتا تھا واسطے انکے اور حالانکہ یہ قطعًا مراد نہیں بلکہ مراد تو پہونچانا قدر مشترک کا ہے جہاد کی تکلیف سے
اور وہ مشقت بدن کی ہے اور مال کی اور اس سے لیا جاتا ہے کہ جو چیز جان کو مشقت میں ڈالے اسکا نام جہاد
کہا جاتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی ساتھ نیکی کرنی کبھی جہاد سے افضل ہوتی ہے اور یہ کہ جس سے
مشورہ لیا جاوے وہ محض خیر خواہی کے ساتھ مشورہ دے اور یہ کہ مکلف بندگی کے عملوں سے افضل عمل پوچھے
تا کہ اسکے ساتھ عمل کرے اس واسطے کہ اس نے جہاد کی فضیلت سنی پس جلدی کی طرف اسکی پھر نہ قناعت
کی اسمیں یہاں تک کہ اسکی اجازت چاہی پس دلالت کی اس نے اس چیز پر کہ وہ افضل ہے اسکے حق میں اور
اگر سوال نہ ہوتا تو اسکو اسکا علم حاصل نہ ہوتا اور مسلم وغیرہ کی روایت میں ہے کہ پھر جا اپنے ماں باپ کی
طرف اور اچھی طرح انکے ساتھ رہ اور ابو داؤد وغیرہ کی روایت میں ہے کہ پھر جا پس ہنسا انکو جیسا کہ تو نے انکو
رلایا اور اس سے زیادہ تر صریح یہ حدیث ہے کہ پھر جا اور اپنے ماں باپ سے پروانگی مانگ پس اگر وے تجھکو اجازت
دیں تو جہاد کر نہیں تو انکے ساتھ نیکی کر اور صحیح کہا ہے انکو ابن حبان نے اور جمہور علما نے کہا کہ حرام ہے جہاد
کرنا جبکہ ماں باپ دونوں منع کریں یا ایک منع کرے بشرطیکہ دونوں مسلمان ہوں اس واسطے کہ انکی خدمت
فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے پس جب متعین ہو جہاد تو اس وقت اجازت نہیں اور شہادت دیتی ہے
واسطے اسکے وہ حدیث جو ابن حبان نے عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ سب عملوں میں افضل کون عمل ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اس نے
کہا کہ پھر کون افضل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد تو اس نے کہا کہ میرے ماں باپ زندہ ہیں

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تجکو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم کرتا ہون اس مرد نے کہا کہ
قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا البتہ مین جہاد کرون گا اور ماں باپ کو چھوڑ دون گا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو خوب جانتا ہے پس یہ حدیث محمول ہے اوپر جہاد فرض عین کے واسطے
تطبیق کے درمیان دونو حدیثون کے اور کیا دادا اور دادی بھی ماں باپ کے ساتھ ملحق ہین بیچ اسکے یا نہین اصح نزدیک
شافعیہ کے یہ ہے کہ وہ بھی اُنکے ساتھ ملحق ہین اور نیز اصح یہ ہے کہ نہین آزاد اور غلام کے درمیان فرق نہین
واسطے شامل ہونے طلب کے پس اگر اولاد غلام ہو اور اسکا سردار اسکو اجازت دے تو ماں باپ کا اذن معتبر
نہین اور واسطے ماں باپ کے رجوع کرنا ہے بیچ اذن کے مگر یہ کہ صف مین حاضر ہو اور اسیطرح اگر ماں باپ منع
کرین یہ کہ جہاد نہ کرے پس وہ اگر ہووے صف مین تو نہین اثر ہے واسطے شرط کے یعنی شرط باطل ہو جاتی ہے
اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر حرام ہونے سفر کے بغیر اذن کے اس واسطے کہ جب جہاد منع ہے باوجود
فضیلت اسکی تو سفر مباح بطریق اولے منع ہوگا ہاں اگر ہو سفر اسکا واسطے سیکھنے فرض عین کے جس جگہ کہ متعین
ہو سفر طریقہ طرف اسکی تو نہین ہے منع اور اگر فرض کفایہ ہو تو اسمین اختلاف ہے اور اس حدیث مین فضیلت
بر والدین کی ہے اور تعظیم حق انکے کی اور بہت ہونا ثواب کا اوپر بر انکے کے اور اسکی بحث کتاب الادب مین
آویگی انشاء اللہ تعالیٰ (فتح) **بَابُ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ** باب ہے بیان مین اس
چیز کے کہ کہی گئی ہے بیچ گھنٹے کے اور مانند اسکی کے یعنی جیسے کہ گھنگرو اور پازیب وغیرہ ہے بیچ گردنون اونٹون کے یعنے
کراہت کے اور قید کیا ہے بخاری نے اسکو ساتھ اونٹ کے واسطے وارد ہونے خبر کے بیچ اسکے خاص کر (فتح) حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ حَسِبْتُ
أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي
رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ .... أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ ترجمہ ابو بشیر سے روایت ہے
کہ وہ ایک سفر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا عبد اللہ نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ اسنے کہا
اور حالانکہ لوگ اپنی سونے کی جگہ مین تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھیجا یہ کہ نہ باقی رہے اونٹ کی
گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کہ کاٹ ڈالا جاوے ف ابن جوزی نے کہا کہ اتار کی مراد مین
تین قول ہین ایک یہ کہ وہ تانت کا گنڈا اونٹون کی گردن مین اسواسطے ڈالتے تھے تاکہ نظر نہ لگے انکی گمان
مین تو انکو حکم ہوا کہ اسکو کاٹ ڈالین واسطے خبر دینے کے کہ تانت خدا کے حکم کو نہین پھیر سکتی اور یہ قول مالک
کا ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ جب اونٹ کی گردن مین تانت ڈالنے والا یہ اعتقاد کرے کہ وہ نظر کو پھیر دیتی

ع قلادہ بالکسر درای حمائل گردن بند سگ و شتر وغیرہ غیاث

ہے تو بیشک اُس نے گمان کیا کہ وہ تقدیر کو پھیر دیتی ہے اور یہ جائز نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اس واسطے منع ہے کہ
تا دور ڈالنے کے وقت چوپائے کا گلا نہ گھونٹا جاوے اور یہ محکی ہے محمد بن حسن ابو حنیفہ رحمہ کے شاگرد سے اور ترجیح دیتی
ہے اسکو کلام ابو عبید کی پس تحقیق اُس نے کہا ہے کہ یہ اس واسطے منع ہے کہ چوپائے اسکے ساتھ ایذا پاتے ہیں
اور اپنر انکی تنفس تنگ ہوتی ہے اور چرنے سے رک جاتا ہے اور اکثر اوقات درخت کے ساتھ اٹک جاتا ہے پس
اسکا گلا گھونٹا جاتا ہے یا چلنے سے باز رہتا ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ لوگ اُنمیں گھنٹا باندہتے تھے سکا یت کیا ہے
اسکو خطابی نے اور اسی پر دلالت کرتا ہے باب باندہنا بخاری کا اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ساتھ ہوتے فرشتے ان رفیقوں کے جنمیں گھنٹا ہو اور جو ظاہر ہوتا ہے یہی ہے انتہا
کیا ہے بخاری نے طرف اُس چیز کی کہ اُسکے بعضے طریقوں میں وارد ہوئی ہے کہ نہ باقی رہے کوئی گنڈا تانت کا
اور نہ گنڈا کسی اونٹ کی گردن میں مگر کہ کاٹا جاوے میں کہتا ہوں کہ نہیں فرق ہے اس میں درمیان اونٹ کے اور
غیر اسکے مگر تیسرے قول پر کہ نہیں جاری ہوئی عادت ساتھ لٹکانے گھنٹوں کے گھوڑوں کی گردنوں میں اور ایک
روایت میں آیا ہے کہ اونٹوں کی گردنوں میں تانت نہ ڈالو پس اس سے معلوم ہوا کہ حکم اونٹوں کے ساتھ خاص
نہیں اور شاید قید اسکی ترجمہ میں واسطے غالب کے ہو اور ایک روایت میں ہے کہ جو اپنی ڈاڑھی کو گرہ دے یا تانت کو گلے
میں ڈالے تو تحقیق محمد صلعم اُس سے بیزار ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ گھنٹا شیطان کا باجا ہے اور یہ روایت
دلالت کرتی ہے اسپر کہ کراہت اُسمیں واسطے آواز اُسکے کی ہے اس واسطے کہ اسمیں مشابہت ہے واسطے آواز
ناقوس کے اور شکل اسکی کے اور نووی وغیرہ نے کہا کہ یہ نہی واسطے کراہت کی ہے اور یہ کہ یہ کراہت تنزیہی ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کراہت واسطے تحریم کے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر حاجت نہ ہو تو منع کیا جاوے اور جب
حاجت ہو تو جائز ہے اور مالک سے روایت ہے کہ خاص ہوتی ہے کراہت ساتھ گنڈے تانت کے اور جائز ہے
ساتھ غیر اسکے کی جبکہ قصد دفع کرنا نظر کا ہو اور یہ سب بحث بیچ لٹکانے تعویذوں وغیرہ کے ہے جنمیں قرآن اور
انکی مانند نہ ہو اور اسپر جس چیز میں کہ اللہ کا ذکر ہو تو وہ منع نہیں پس تحقیق سوائے اسکے کچھ نہیں کہ وہ ڈالا جاتا ہے
واسطے تبرک کے اور تعوذ کے ساتھ ناموں خدا کے اور ذکر اسکے کی اور اسی طرح نہیں منع ہے جو ڈالا جاتا ہے
واسطے زینت کی جب تک کہ نہ پہونچے تکبر کو اور اسراف کو اور گھنٹے کے باندہنے میں بھی اختلاف ہے تیسرا قول
یہی ہے کہ جائز ہے بقدر حاجت کی اور بعضے کہتے ہیں کہ چھوٹا جائز ہے اور بڑا جائز نہیں (فتح) **بَابٌ مَنْ
اُكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً اَوْكَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ** جو جہاد میں لکھا جاوے اور اسکی
بی بی حج کے واسطے نکلی یا اسکو کوئی اور عذر ہو تو کیا اسکو اجازت دیجاوے کہ جہاد میں نہ جاوے **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ
ابْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ خلوت کرے کوئی مرد ساتھ عورت کے یعنے مرد اور عورت اجنبی
ایک مکان مین تنہا جمع نہون اور نہ سفر کرے کوئی عورت مگر کہ اسکے ساتھ اسکا محرم ہو تو ایک مرد نے کہا کہ یا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرا نام فلانے فلانے جہاد مین لکھا گیا یعنے جو لشکر فلانے جہاد مین جاتا ہے اسمین میرا
نام بھی لکھا گیا اور میری بی بی حج کو نکلی ہے یعنے تو مین کیا کرون آیا جہاد کو جاؤن اور اپنی بیوی کو اکیلے حج کو جانے
دون یا بیوی کے ساتھ جاؤن اور جہاد کو نہ جاؤن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا اور اپنی عورت کے ساتھ
حج کر **ف** یہ حدیث مع شرح کے حج مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہی اخیر قول ہے کہ جا اور اپنی عورت کے
ساتھ حج کر اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ایسے شخص کے حق مین حج جہاد سے افضل ہے اسلیے کہ جمع ہوا ہے واسطے
اسکے ساتھ حج نفل کے بیچ اسکے اداۓ کرنا حج فرض کا واسطے بی بی اپنی کے تو ہوگا یہ جمع ہونا واسطے اسکے
افضل مجرد جہاد سے جو حاصل ہوتا ہے مقصود اُس سے ساتھ غیر اسکے کے اور اسمین مشروعیت لکھنی لشکر کی ہے
اور نظر کرنی امام کی واسطے اپنی رعیت کی مصلحت کے (فتح) **بَابُ** الْجَاسُوسِ باب ہے جاسوس کے بیان مین
وَالتَّجَسُّسُ التَّبَحُّثُ یعنے تجسس کے معنے جستجو کرنی ہین باطن امور سے وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي
وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ اور خدا نے فرمایا کہ نہ پکڑو میرے دشمنون کو اور اپنے دشمنون کو دوست **ف** مناسبت
آیت کی یا واسطے اُس چیز کے ہے کہ تفسیر مین آویگی جو قصہ کہ باب کی حدیث مین مذکور ہے تھا سبب نزول اسکی کا
اور یا واسطے اسکے کہ نکالا جاوے اس سے حکم جاسوس کفار کا پس جب بعضے مسلمانون کو اسپر اطلاع ہو تو اُسکی
امر کو چھپاوے نہیں بلکہ اسکو امام کے پاس لے جاوے تاکہ وہ اسمین اپنی راے کے موافق کام کرے اور اختلاف
کیا ہے علماء نے بیچ جواز قتل کرنے جاسوس کفار کے اور اسکی بحث آئندہ آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ
ابْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ
بْنَ الْأَسْوَدِ وَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا
فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ
فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا
فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم يا حاطب ما هذا قال يا رسول الله لا تعجل علي إني كنت امرأ ملصقا في قريش ولم أكن من أنفسها وكان من معك من المهاجرين لهم قرابات بمكة يحمون بها أهليهم وأموالهم فأحببت إذ فاتني ذلك من النسب فيهم أن أتخذ عندهم يدا يحمون بها قرابتي وما فعلت كفرا ولا ارتدادا ولا رضا بالكفر بعد الإسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد صدقكم قال عمر يا رسول الله دعني أضرب عنق هذا المنافق قال إنه قد شهد بدرا وما يدريك لعل الله أن يكون قد اطلع على أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم فقال سفيان وأي إسناد هذا ۔ ترجمہ علی مرتضے رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا کہ چلو یہان تک کہ روضۂ خاخ (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے بارہ میل مدینے سے) مین پہونچو سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہے اور اسکے پاس ایک خط ہے سو وہ خط اُس سے چہین لو تو ہم اپنے گہوڑے دوڑاتے ہوئے چلے یہان تک کہ ہم روضہ خاخ مین پہونچے تو ناگہان ہم نے ایک شتر سوار دیکہی تو ہمنے کہا کہ خط نکال اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہمنے کہا کہ یا تو خط نکال یا بدن سے کپڑے اتار تو اُس نے اپنے بالون کے جوڑے سے خط نکالا تو ہم اُس خط کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے پس ناگہان اسمین لکہا تہا کہ یہ خط حاطب کی طرف سے ہے طرف بعض مشرکین اہل مکہ کی اس حال مین کہ خبر دیتا تہا انکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض امرون سے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب کیا ہے یعنی اس خط کے لکہنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا کہ یا حضرت مجہپر شتابی نہ کیجیے مقرر مین مرد قریش مین ملا ہوا تہا انکی برادری مین سے نہ تہا یعنے مکے مین میرا کوئی بہائی بند نہین اور جو آپکے ساتہ مہاجرین ہین انکے واسطے مکے مین قرابتی ہین کہ وہ قرابت کی سبب سے اُنکے لڑکے بالون اور مالون کو نگاہ رکہتے ہین اور جب نہین میرا کوئی قرابتی ہنین تو مینے چاہا کہ انپر کوئی احسان رکہون جس کے سبب سے وہ میرے لڑکے بالون کو نگاہ رکہین اور نہین کیا مینے یہ کفر کے سبب سے اور نہ مرتد ہونے کی سبب سے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس نے تمکو سچ کہا تو عمر فاروق رض نے کہا کہ یا حضرت مجہکو حکم ہو تو اسکو مار ڈالون کہ یہ منافق ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر وہ بدر کی لڑائی مین موجود تہا اور تجہکو کیا معلوم کہ شاید خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو خدا نے اُنسے کہا کہ کرو جو تمہارا جی چاہے کہ مین تو تمکو بخش چکا ف اس حدیث کی شرح تفسیر مین آویگی

باب الکسوۃ للاساری

قیدیون کو کپڑا پہنانا یعنے جو لنگے ستر ون کو ڈہانکے اس واسطے کہ انکی طرف نظر کرنی جائز نہین ہے

حدثنا عبد الله بن محمد ثنا ابن عيينة عن عمرو سمع جابر بن عبد الله قال لما كان يوم

بَدْرٍ اُتِیَ بِاُسَارٰی وَاُتِیَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہٗ قَمِیْصًا فَوَجَدُوْا قَمِیْصَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ یَقْدُرُ عَلَیْہِ فَکَسَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاہُ فَلِذٰلِکَ نَزَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَمِیْصَہُ الَّذِیْ اَلْبَسَہٗ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ یُّکَافِئَہٗ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ جب جنگ بدر کا دن ہوا تو قیدی لائے گئے اور عباس بھی قیدیوں میں لائے گئے اور انپر کوئی کپڑا نہ تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے واسطے چاہا میں پیراہن دیکھا تو لوگوں نے عبداللہ بن ابی کا پیراہن اسکے اندازے کے موافق پایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پیراہن اسکو پہنا دیا پس اسی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیراہن عبداللہ کو مرنے کی وقت پہنایا ابن عیینہ نے کہا کہ اسکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک احسان تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ انکو اسکا بدلہ دیں **بَابُ فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدَیْہِ رَجُلٌ** یہ باب ہے بیان میں اس شخص کے جس کے ہاتھ پر کوئی مرد مسلمان ہووے (فضیلت سعی) **حَدَّثَنَا** قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیُّ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ اَخْبَرَنِیْ سَھْلٌ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یُفْتَحُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَبَاتَ النَّاسُ لَیْلَتَھُمْ اَیُّھُمْ یُعْطٰی فَغَدَوْا کُلُّھُمْ یَرْجُوْہُ فَقَالَ اَیْنَ عَلِیٌّ فَقِیْلَ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْہِ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْہِ وَدَعَا لَہٗ فَبَرَأَ کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاہُ فَقَالَ اُقَاتِلُھُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ اُنْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِھِمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْھُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْھِمْ فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ **ترجمہ** سہل رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں کل علم دونگا اس مرد کو جسکے ہاتھوں پر فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں تو لوگوں نے وہ رات اس فکر میں کاٹی کہ دیکھیں علم کو ملے تو صبح کو سب صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضے کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ یا حضرت م انکی آنکھیں آئی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لب مبارک انکی آنکھ پر لگائی اور انکے واسطے دعا کی تو اسی وقت انکو صحت ہوگئی جیسے کہ انکو کچھ درد نہ تھا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو علم دیا تو حضرت علی مرتضے نے کہا کہ میں انسے لڑونگا یہاں تک کہ وے ہماری مثل ہوں یعنے مسلمان ہوجاویں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہاں تک کہ تو انکے میدان میں اترے پھر انسے اسلام کی درخواست کر اور خبر دے انکو جو انپر خدا کا حق واجب ہے پس قسم ہے اللہ کی کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے بہتر

واسطے بہتر ہے تجھکو سرخ اونٹ ملنے سے **ف** اور مراد اس حدیث سے یہان یہی اخیر کلمہ ہے کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے بہتر ہے تجھکو سرخ اونٹ ملنے سے اور یہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور اس حدیث کی شرح مغازی مین آویگی (فتح) **باب** الْأُسَارٰى فِي السَّلَاسِلِ قیدیون کو زنجیرون مین باندہ کرلانے کا بیان **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعجب کیا خدا نے یعنے راضی ہوا ان لوگون کے حال سے جو بہشت مین داخل ہونگے زنجیرون مین **ف** اور ابوداؤد مین ہے کہ کہینچے جاتے ہین طرف بہشت کی زنجیرون مین اور تحقیق گذر چکی ہے توجیہ عجب ہونے کی اللہ کے حق مین بیچ ابتدا جہاد کے اور یہ کہ اسکے معنے خدا کی رضامندی ہے اور مانند اسکی ابن منیر نے کہا کہ اگر مراد حقیقۃً رکھنا زنجیرون کا ہے گردنون مین تو ترجمہ مطابق ہے اور اگر مراد مجاز ہے اکراہ سے تو نہین ہے مطابق مین کہتا ہون کہ زنجیرون کا گردنون مین ہونا مقید ہے ساتہ حالت دنیا کے پس نہین ہے کوئی مانع حمل کرنے اسکے سے حقیقت پر اور معنے یہ ہین کہ بہشت مین جاوینگے اور مسلمان ہونے سے پہلے زنجیرون مین تہے یعنے زنجیرون مین بندہے ہوئے آئے تہے اور آل عمران کی تفسیر مین ابوہریرہؓ سے آویگا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی تفسیر مین کہ لوگون مین بہتر وہ لوگ ہین جو لائے جاوینگے اس حالت مین کہ انکی گردنون مین زنجیر ہونگے یہان تک کہ اسلام مین داخل ہونگے ابن جوزی نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ وہ قید کیے گئے پہر جب انہون نے اسلام کی صحت معلوم کی تو خوشی سے اسلام مین داخل ہوئے پہر بہشت مین داخل ہوئے پس ہوگا اکراہ قید کرنے پر وہ سبب پہلا اور گویا کہ اس نے اطلاق کیا ہے اکراہ پر تسلسل کو اور جبکہ بہشت مین داخل ہونے کا وہی سبب تہا تو قائم کیا مسبب کو جگہ سبب کی اور طیبی نے کہا کہ احتمال ہے کہ ہو مراد ساتہ زنجیر کے کہینچنا جسکو خدا کہینچتا ہے اپنے خاص بندون سے گمراہی سے طرف ہدایت کی لیکن حدیث آل عمران کی تفسیر مین دلالت کرتی ہے کہ مراد اس سے حقیقی قید ہے اور مانند اسکی ہے جو ابوطفیل کے طریق سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے کچہ لوگ اپنی امت سے دیکہے کہ بہشت کی طرف ہانکے جاتے ہین زنجیر مین ناخوشی سے مینے کہا کہ یا حضرت وہ کون ہین فرمایا وہ ایک قوم عجم کی ہے کہ مہاجرین انکو قید کرینگے اور انکو جبرًا اسلام مین داخل کرینگے اور ابیر ابراہیم حربی سے منع کیا ہے اُسے حمل کرنے اُسکے کو حقیقت قید پر اور کہا کہ معنے اُسکے یہ ہین کہ اسلام کی طرف کہینچے جاوینگے اس حال مین کہ ناخوش ہونگے پس ہوگا یہ سبب داخل ہونے اُنکے کا بہشت مین اور یہ مراد نہین کہ وہان زنجیر ہوگا اور بعضون نے کہا کہ احتمال

کہ مراد وہ مسلمان ہین جو کافرون کے پاس قید ہوا ہو اسی حالت مین مرجاوین یا ماری جاوین پس قیامت کے
دن اسی طرح جمع کیے جاوین اور تعبیر کیا حشر سے ساتھ داخل ہونے بہشت کے واسطے تنبیہ ہو نے دخول انکے کے
پیچہے اسکے (فتح) انکا حشر معہ ہوگا ۱۲
بَابُ فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ
باب بیان مین فضیلت اس شخص کے جو یہود اور نصاریٰ سے مسلمان ہو **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا صَالِحُ ابْنُ حَيٍّ اَبُوْ حَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ ثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ سَمِعَ اَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْاَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيْمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ اَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ اَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْ كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ اٰمَنَ بِالنَّبِيِّ فَلَهُ اَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهٖ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَاَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيْ اَهْوَنَ مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ **ترجمہ** ابو موسے رض سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنکو دوہرا ثواب ملیگا ایک مرد تو وہ ہے جس کے پاس ایک لونڈی ہو تو اسکو شرع کی احکام سکہلاوی سو اسکو اچھی طرح تعلیم کرے پہر اسکو ادب سکہلاوی پس اچھی طرح ادب سکہلا دی پہر اسکو آزاد کرے بعد اسکے اس سے نکاح کر لیوی تو اسکے واسطے دو ثواب ہین یعنے ایک ثواب اسکی تعلیم اور آزادی کا اور دوسرا نکاح کر لینے کا اور دوسرا مرد اہل کتاب ہی ہے یعنے یہود اور نصاری سے جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا تہا پہر حضرت محمد صلعم کے ساتھ ایمان لایا تو اسکے واسطے بھی دو ثواب ہین اور تیسرا وہ مملوک غلام ہے جس نے خدا کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کی خیر خواہی کی شعبی نے کہا کہ مینے تجہہ کو یہ حدیث مفت دیدی اور حالانکہ تہا مرد کوچ کرتا بیچ حاصل کرنے ادنے چیز کے اس سے طرف مدینے کی **ف** اس حدیث کی شرح عتق مین گذر چکی ہے اور مہلب نے کہا کہ نص ان تین شخصون کے حق مین آئی ہے تاکہ تنبیہ کرے ساتھ اسکے اوپر تمام ان شخصون کے جو احسان کرے دونو معنون مین جس فعل مین کہ ہو افعال بر سے اور لونڈی سے نکاح کرنے کی شرح کتاب النکاح مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور ابن منیر نے کہا کہ مومن اہل کتاب کو ضرور ہے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لایا ہو واسطے اس چیز کے کہ لیا ہے اللہ نے اُنسے عہد اور میثاق پس جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ہوگا ایمان اُنکا مستمر پس کس طرح متعدد ہوگا ایمان اُسکا تاکہ دوہرا ہو ثواب اسکا پہر جواب دیا ہے اُسنے ساتھ اس طور کے کہ ایمان اسکا پہلا بایں طور کہ موصوف مثلاً اس طرح کے رسول ہے اور دوسرا بایں طور کہ تحقیق محمد صلعم وہی موصوف ہین پس ظاہر ہوا تغایر پس ثابت ہوا تعدد انتہے اور احتمال ہے کہ اسکا اجر دوہرا اسواسطے ہو کہ اُس نے عناد نہین کیا جیسا کہ اسکے غیر نے عناد کیا ان لوگون سے جنکو خدا نے علم پر گمراہ کیا پس حاصل ہوا واسطے اسکے ثواب ثانی ساتھ مجاہدہ نفس اسکے کی اوپر مخالفت

ہم مثلوں انہی کے (فتح) بَابُ اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ باب ہی بیان مین اہل دار کے یعنی کافرون کے کہ شہرون مین رہتے ہین شبخون کیے جاوین پس انکی اولاد اور لڑکے مارے جاوین یعنے کیا یہ جائز ہے یا نہین ف اور سمجھا جاتا ہے قید کرنے اسکے سے ساتھ مارے جانے اولاد انکی کے بند کرنا خلاف کا کہ اسکے یعنے اختلاف صرف اسی مین ہے اور جواز شبخون کرنے کا جبکہ اس سے خالی ہو امام احمدؒ نے کہا کہ شبخون کرنے کا کوئی ڈر نہین اور مین نہین جانتا کہ کسی نے اسکو مکروہ جانا ہو (فتح) بیاتا لیلًا یعنے بیاتا کے معنے لیلًا مین یعنے رات کو ف بیاتا قرآن کا لفظ ہے جو آیت وجاءھا باسنا بیاتا مین واقع ہے اور بخاریؒ کی عادت ہے کہ جب حدیث مین کوئی ایسا لفظ واقع ہو جو قرآن کے لفظ کے موافق ہو تو اس قرآن کی لفظ کی تفسیر کر دیتا ہے واسطے جمع کرنے دونو مصلحتون کے اور واسطے تبرک حاصل کرنے کو ساتھ دونو امرون کے (فتح) لَنُبَيِّتَنَّهُ لَيْلًا بَيَّتَ لَيْلًا سب قرآن کے الفاظ ہین جو اس مادے سے ہین اور مراد بیت سے یہ آیت ہے بیت طائفۃ منهم غیر الذی تقول یعنے ان سب لفظون کے معنے شبخون کے ہین اور معنے بیات کو جو مراد ہین حدیث مین یہ ہین کہ لوٹ کرے کافرون کو رات مین ساتھ اس طور کے کہ انکے فردون مین تمیز اور فرق نہ ہو سکے (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيٰنُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِّنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ وَكَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ قَالَ هُمْ مِّنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو هُمْ مِّنْ اٰبَائِهِمْ ترجمہ صعب بن جثامہؓ سے روایت ہے کہ گذرے ساتھ میرے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابوا مین یا ودان مین کہ دونو نام ہین دو جگہون کے پس پوچھے گئے حال اہل دار حرب کے سے کہ شبخون کیے جاوین مشرکون سے پس ماری جاوین انکی عورتین اور انکے لڑکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی انہین مین سے ہین اور مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نہین ہے راکھ مگر واسطے اللہ کے اور اسکے رسول کے ف یہ جو فرمایا کہ وہ بھی انہین مین سے ہین تو مراد یہ ہے کہ اس حالت مین وہ حکم مین برابر ہین اور یہ مراد نہین کہ جائز ہے مار ڈالنا انکا ساتھ طریق قصد کے طرف انکی بلکہ مراد یہ ہے کہ جب ممکن ہو پہنچنا طرف باپون کی مگر ساتھ مارنے اولاد انکی کے پس اگر ماری جاوین واسطے مختلط ہونے انکے کو ساتھ انکے تو جائز ہے قتل کرنا انکا اور ایک روایت مین ہے کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتون کی

اور لڑکون کے سے روایت کی یہ حدیث ابو داؤد نے اور ساتھ معنے اسکے کہ زہری سے ساتھ دوسرے طریق کے اور شاید کہ زہری نے اشارہ کیا ہے ساتھ اسکے طرف منسوخ ہونے حدیث صعب کے اور مالک اور اوزاعی نے کہا کہ نہین جائز ہے قتل کرنا عورتون اور لڑکون کا کسی حال مین یہان تک کہ اگر اہل حرب اپنی عورتون اور لڑکون کو بچا لے ڈہال کے اپنے آگے کرین یا پناہ لین ساتھ قلعے یا کشتی کے اور اپنی عورتون اور لڑکون کو اپنے ساتھ گردانین تو نہین جائز ہے تیر اندازی کرنی طرف انکی اور نہ جلانا انکا اور ایک روایت مین ہے کہ یہ آپنے جنگ حنین کے دن فرمایا اور ایک روایت مین ہے کہ نہ قتل کرو مزدور کو اور نہ اولاد کو اور ایک روایت مین ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہوئے تو ایک عورت قتل کی ہوئی آپکے پاس لائی گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ لڑتی تہی اور عورت کی مارنے سے منع فرمایا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف مین ایک عورت قتل کی ہوئی دیکہی تو فرمایا کہ کیا مینے عورتون کے مارنے سے منع نہین کیا کس نے اسکو مارا ہے تو ایک مرد نے کہا کہ مینے اسکو مارا مینے اسکو اپنے پیچہے سوار کیا تہا تو اُس نے چاہا کہ مجہکو گرا کر مار ڈالے تو مینے اسکو مار ڈالا تو حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس مٹی سے دبائی گئی اور احتمال ہے کہ واقع متعدد ہو اور جسکی طرف اُنکے غیرون نے میل کی ہے وہ تطبیق دینی ہین درمیان دونو حدیثون کے جیسا کہ مینے پہلے اسکی طرف اشارہ کیا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور کوفیون کا اور کہتے ہین کہ اگر عورت لڑے تو اسکو مار ڈالنا جائز ہے اور ابن حبیب مالکی نے کہا کہ نہین جائز ہے قصد کرنا طرف مارنے اسکے کی جبکہ نہ ہو یہ کہ لڑائی کی مباشر ہو اور اسکی طرف قصد کرے اور یہی طرح لڑکا جو بلوغت کو قریب پہونچا ہو اور تا بعد کرتی ہے جمہور کے قول کو جو ابو داؤد وغیرہ نے ریاح سے روایت کی ہے کہ مین ایک جہاد مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگ جمع ہوئے دیکہے تو ایک عورت قتل کی ہوئی دیکہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ یہ عورت تو نہین لڑتی تہی پس تحقیق مفہوم اسکا یہ ہے کہ اگر عورت لڑے تو قتل کیجا دے اور اتفاق کیا ہے تمام نے جیسا کہ نقل کیا ہے ابن بطال وغیرہ نے اوپر منع ہونے قصد کے طرف قتل کرنے عورتون اور لڑکون کے اوپر عورتین پس واسطے ضعیف ہونے اُنکے کے اور لیکن لڑکے پس واسطے قصور اُنکے کی فعل کفر سے اور واسطے اسکی کہ ان سب کی باقی رکہنے مین نفع اٹہانا ہے ساتھ اُنکے یا تو ساتھ غلام بنانیکے یا ساتھ بدلہ لینے کی اُس شخص کے حق مین جسکا بدلہ لینا جائز ہے اور حکایت کیا ہے حازمی نے ایک قول ساتھ جواز قتل کرنے عورتون اور لڑکون کے بنا بر ظاہر حدیث صعب کی اور گمان کیا اُسنے کہ وہ ناسخ ہے واسطے حدیث نہی کے اور یہ قول غریب ہے اور اس حدیث مین عمل ہے اوپر جواز عمل کرنے کی ساتھ عام کے یہانتک کہ وارد ہو خاص اسواسطے

کہ اصحاب نے استدلال کیا ساتھ عمومات کے جو دلالت کرتے ہیں اوپر جواز قتل اہل شرک کے پھر منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے سوا اور لڑکوں کے سے پس خاص کیا گیا یہ عموم اور احتمال ہے کہ استدلال کیا جاوے ساتھ اسکے اوپر جواز تاخیر بیان کے وقت خطاب سے وقت حاجت تک اور استنباط کیا جاتا ہے اس سے روکنا اس شخص پر جو جدا ہوتا ہے عورتوں سے اور انکے سوائے اور قسموں مال کے سوائے زہد کے اس واسطے کہ اگرچہ حاصل ہوتا ہے اُنسے ضرر دین میں لیکن موقوف ہے جدا ہونا اُنسے اوپر حاصل ہونے اس ضرر کے پس جب ضرر حاصل ہو تو بچے نہیں تو بقدر حاجت کے اس سے لیوے (فتح) **باب** قتل الصبیان فی الحرب لڑائی میں لڑکوں کے مارنے کا بیان **حدثنا** احمد بن یونس ثنا اللیث عن نافع ان عبد اللہ اخبرہ ان امراۃ وجدت فی بعض مغازی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقتولۃ فانکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل الصبیان والنساء ترجمہ ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جنگ میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو انکار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے لڑکوں کے سوا اور عورتوں کے سے **باب** قتل النساء فی الحرب لڑائی میں عورتوں کا مارنا یعنے جائز ہے یا نہیں **حدثنا** اسحق بن ابراہیم قال قلت لابی اسامۃ حدثکم عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال وجدت امراۃ مقتولۃ فی بعض مغازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان ترجمہ ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جنگوں میں ایک عورت مقتول پائی گئی پس منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے سوا اور لڑکوں کے سے **ف** اور طبرانی نے ابو سعید رض سے روایت کی ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے سے اور لڑکوں کے سے اور فرمایا کہ وہ دو واسطے اُس شخص کے ہیں جو غالب ہو (فتح) **باب** لا یعذب بعذاب اللہ نہ عذاب کیا جاوے ساتھ عذاب اللہ کے **ف** اسی طرح قطع کیا ہے اُس نے حکم کو اس مسئلہ میں واسطے واضح ہونے دلیل اسکی کے نزدیک اسکے اور محل اسکا وہ ہے جبکہ نہ متعین ہو چلانا طریق طرف غلبے کی اوپر کفار کے بیچ حالت لڑائی کے (فتح) **حدثنا** قتیبۃ بن سعید ثنا اللیث عن بکیر عن سلیمان بن یسار عن ابی ہریرۃ انہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا فاحرقوھما بالنار ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اردنا الخروج انی امرتکم ان تحرقوا فلانا وفلانا وان النار لا یعذب بھا الا اللہ فان وجدتموھما فاقتلوھما ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو ایک لشکر میں بھیجا سو فرمایا کہ اگر تم فلانے فلانے

آدمی کو پاؤ تو انکو آگ سے جلا دیجیو پھر جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو ہم آپ کو وداع کرنے کو آئے تو
فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا تہا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوائے
خدا کے کسی کو نہ چاہیے سو اگر تم ان دونو کو پاؤ تو قتل کر ڈالو **ف** ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ
ان دونو مین سے ایک ہبار بن اسود ہے اور دوسرا نافع بن قیس ہے اور انکا قصہ یون ہے کہ جب
ابوالعاص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا داماد یعنے زینب بنت رسول صلعم کا خاوند قید ہو کر پکڑا آیا تو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اسکو مدینے سے چہوڑ دیا اور اسپر شرط کی کہ زینب کو یہان پہونچا دے تو اس نے زینب کا سامان
تیار کر کے اسکو ایک اونٹ پر سوار کر کے مدینے کی طرف روانہ کیا اور ہبار بن اسود اور نافع بن قیس دونو
اسکے ساتھ ہو لیے تو دونو نے زینب کی اونٹ کی کونچین کاٹ ڈالین سو وہ گر پڑین اور اس سے بیمار ہوئین
تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا لشکر بہیجا اور فرمایا کہ اگر تم ان دونو کو پاؤ تو انکو لکڑیون کے
گٹہون مین ڈالو پہر انکو آگ لگاؤ اور یہ جو فرمایا کہ نہین عذاب کرتا ساتھ آگ کے مگر اللہ تو یہ خبر ہے ساتھ معنے
نہی کے اور اختلاف کیا ہے سلف نے بیچ جلانے کے سو عمر رض اور ابن عباس رض نے تو اسکو مطلق مکروہ
جانا ہے برابر ہے کہ ہو یہ بسبب کفر کے یا بیچ حالت لڑائی کے یا بطور قصاص کے اور علی مرتضے اور خالد رض وغیرہ
نے اسکو جائز رکہا ہے اور قصاص کا بیان قریب آویگا اور مہلب نے کہا کہ یہ نہی تحریمی نہین بلکہ بطور تواضع
کو ہے اور دلالت کرتا ہے اوپر جواز جلانے کی فعل اصحاب کا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرنیون کی
آنکہون مین لوہے کی سیخین گرم کر کے پہیرین اور بتحقیق جلایا صدیق اکبر نے باغیون کو ساتھ آگ کے روبرو
اصحاب کے اور خالد بن ولید نے مرتدون کو جلایا اور مدینے کی اکثر علماء جائز کہتے ہین جلانا قلعون کا اور
سواریون کا انکے اہل پر کہا ہے اسکو ثوری اور اوزاعی نے اور ابن منیر نے کہا کہ نہین حجت ہے بیچ اس
چیز کے کہ ذکر کی واسطے جواز کے اس واسطے کہ عرنیون کا قصہ بطور قصاص کے تہا یا منسوخ ہے جیسا کہ
پہلے گذرا اور جائز رکہنا ایک صحابی کا معارض ہے ساتھ منع دوسرے صحابی کے اور قصہ قلعون اور سواریون
کا مقید ہے ساتھ ضرورت کی طرف اسکی جبکہ متعین ہو راہ واسطے فتح پانے کی دشمن پر اور بعضون نے
اسی سے قید کیا ہے اسکو ساتھ اسکے کہ نہ ہون ساتھ انکے عورتین اور لڑکے کما تقدم اور اس باب کی حدیث
پس ظاہر ہی کا اسمین حرمت کو واسطے ہی اور وہ نسخ ہے واسطے پہلے حکم اسکے کی برابر ہے کہ وحی سے
ہو یا اجتہاد سے اور وہ محمول ہے اس شخص پر جو قصد کرے طرف اسکی بیچ شخص معین کے اور تحقیق
اختلاف کیا گیا ہے بیچ مذہب مالک کے اصل مسئلے مین اور بیچ مدخین کے اور بیچ قصاص کے ساتھ آگ کے
اور اس حدیث مین جواز حکم کا ہے ساتھ چیز کے از روئے اجتہاد کے پہر رجوع کرنا اس سے اور استحباب ذکر

کرنا دلیل کا نزدیک حکم کے واسطے دور کرنے التباس کے اور ثابت کرنا حدود وغیرہ مین اور یہ کہ زمانے کا دراز ہونا نہین ادٹہاتا عقوبت کو اُس شخص سے کہ اسکا مستحق ہے اور اسمین کراہت مارنا جوون وغیرہ کا ہے ساتہ آگ کے اور اسمین منسوخ کرنا سنت کا ہے ساتہ سنت کے اور اسپر اتفاق ہے اور اسمین مشروعیت وداع کرنے مسافر کی ہے واسطے اکابر اہل بلد لینے کے اور وداع کرنا اصحاب اسکے کا واسطے اسکے بہی اور اسمین جواز نسخ حکم کا ہے پہلے عمل کرنے کے ساتہ اسکے یا پہلے قادر ہونے سے اُسکے عمل پر اور اسپر اتفاق ہے مگر بعضے معتزلون سے اور یہ مسئلہ غیر اس مسئلہ کے ہے جو مشہور ہے اصول مین بیچ واجب ہونے عمل کے ساتہ ناسخ کے پہلے جاننے اسکے کے اور اسکا کچہ ذکر نماز کے ابتدا مین گذر چکا ہے اور محققین نے اتفاق کیا ہے انہون نے اسپر کہ اگر اسکے معلوم کرنے پر قادر ہون تو ثابت ہوتا ہے حکم اُسکا بیچ حق انکے اتفاقاً پس اگر نہ قادر ہون تو جمہور اسپر ہین کہ انکے حق مین اسکا حکم ثابت نہین ہوتا اور بعضے کہتے ہین کہ ذمہ مین ثابت ہوتا ہے جیسے کہ سوتا ہو لیکن وہ معذور ہے (فتح) **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ** ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ علی مرتضے نے ایک قوم کو آگ سے جلایا[ع] سو یہ خبر ابن عباس رض کو پہونچی تو ابن عباس رض نے کہا کہ اگر مین ہوتا تو انکو نہ جلاتا اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ عذاب کرو ساتہ عذاب اللہ کے اور البتہ مین انکو قتل کرتا جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل لے یعنی مرتد ہو جاوے تو اسکو مار ڈالو الخ تو یہ خبر علی مرتضے کو پہونچی تو فرمایا کہ سچ فرمایا ابن عباس نے **ف** جنکو علی مرتضے رض نے قتل کیا وہ مرتد لوگ تہے **بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا** باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جب تم لڑائی کرو منکرون سے تو گردنین مارو یہان تک کہ جب بہت کرو خونریزی بیچ انکے تو مضبوط باندہو قیدی کو پہر یا احسان کریو پیچہے اور یا چہڑوائی لیجیو یہان تک کہ رکہدے لڑائی اپنے ہتہیار یعنے بالکل موقوف ہو جاوے **فِيْهِ حَدِيْثُ ثُمَامَةَ** اس باب مین ثمامہ کی حدیث وارد ہوئی ہے **ف** گویا یہ اشارہ ہے طرف حدیث ابوہریرہ رض کی بیچ قصے اسلام ثمامہ کے اور یہ حدیث پوری مغازی مین آویگی اور مقصود اس سے اسجگہ یہ قول ثمامہ کا ہے کہ اگر تم قتل کروگے یعنے مجہکو تو قتل کروگے خون والے کو یعنے میرا خون ساقط نہین ہوگا بلکہ میری قوم اسکا بدلہ لیگی اور اگر انعام کروگے تو انعام کروگے قدردان پر یعنے میری طرف سے اسکے بدلے سلوک ہوگا اور اگر تم مال چاہتے ہو تو مانگو جسقدر چاہو یعنے دیے جاوگے پس تحقیق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسپر برقرار رکہا اور نہ انکار کیا اسپر تقسیم کا پہر اُسکے بعد اُسپر احسان کیا پس ہوگی

[ع] یعنی آگ سے جلا کر ۱۲ (ابو محمد عفی عنہ)

اسمین تقویت واسطے قول جمہور کی کہ امر بیچ قیدیون کافرون کے مردون سے طرف اختیار امام کے ہی کہ کری
انمین جو زیادہ فائدہ دینے والا ہو مسلمانون کو اور اسلام کو اور کہا زہری اور مجاہد اور ایک جماعت نے کہ کافرون
قیدیون کو مال لیکر چھوڑ دینا ہرگز جائز نہین اور حسن اور عطا سے روایت ہی کہ قیدیون کو قتل نہ کیا جاوے بلکہ
امام کو اختیار ہے درمیان احسان کرنے کی اور چھڑوائی لیکر چھوڑ دینے کے اور امام مالک رح سے روایت ہی کہ نہین جائز
ہی احسان کرنا بغیر چھڑوائی لینے کی ۴ اور نہ ساتھ بغیر اسکے کی اور طحاوی نے کہا کہ ظاہر آیت کا حجت ہی واسطے جمہور کے
اور اسی طرح حدیث ابوہریرہ رض کی بیچ قصے ثمامہ کے لیکن ثمامہ کے قصے مین ذکر قتل کا ہے اور ابوبکر رازی نے
کہا کہ حجت پکڑی ہے ہماری اصحاب نے واسطے مکروہ ہونے چھڑوائی مشرکین کے ساتھ مال کے ساتھ اس
آیت کی۔ لولا کتاب من اللہ سبق الایہ یعنے اگر نہ ہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ آگے تو تمکو پڑتا اس لینے
مین بڑا عذاب اور نہین حجت ہی واسطے انکے اسمین اس واسطے کہ یہ غنیمت کی حلال ہونے سے پہلے تہا پس
اگر غنیمت کی حلال ہونے کی بعد یہ کرے تو یہ مکروہ نہین اور یہی ٹھیک بات ہے اور تحقیق حکایت کیا ہے ابن قیم
نے ہدی مین اختلاف کو بیچ اسکے کہ دونو امرون سے کون راجح ہے یعنے وہ چیز کہ مشورہ کیا ساتھ اسکے صدیق
اکبر نے چھڑوائی لیکر چھوڑ دینے سی یا وہ چیز کہ مشورہ دیا ساتھ اسکے عمر رض نے قتل کرنے سی سو ایک گروہ نے
عمر رض کی رای کو ترجیح دی ہے واسطے ظاہر آیت کی اور واسطے اس چیز کے کہ بیچ قصے حدیث عمر رض کے ہے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سی کہ مین روتا ہون واسطے اس چیز کے کہ سامنے کی گئی تیرے ساتھیون پر
عذاب سی واسطے لینے انکے کی چھڑوائی کو اور ایک گروہ نے صدیق اکبر کی رای کو ترجیح دی ہے اس واسطے
کہ اس وقت اسی پر حال قرار پایا ہے اور واسطے موافق ہونے انکی کے اس کتاب کو کہ آگے گذر چکی اور
واسطے موافق ہونے اسکے کی اس حدیث کو میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے اور واسطے حاصل
ہونے حب عظیم کے بعد اسکے داخل ہونے بہت لوگون کے انمین سی بیچ اسلام کے اور صحبت مین اور
جو انسے پیدا ہو چکا اور جو نیا اسلام لایا اور سوای اسکے جو تامل سے معلوم ہوتا ہے اور حمل کی گئی تہدید ساتھ
عذاب کی اس شخص کے حق مین جس نے اختیار کیا چھڑوائی کو پس حاصل ہوگا مال دنیا کا مجرد اور اللہ نے انکی
یہ بات معاف کی (انتہی) وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ
يعنى يغلب فى الأرض تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا الآية یعنے اور خدا نے فرمایا کہ نہین چاہیے نبی کو کہ اسکے
ہاتہ مین قیدی ہون جب تک کہ خونریزی کرے زمین مین یعنے غالب ہووے زمین مین تم چاہتے ہو مال دنیا
کا آخر آیت تک ف ابوعبیدہ نے کہا کہ اثخان کے معنے غالب ہونے کی ہین اور مجاہد سے روایت ہی کہ اثخان کے
معنے قتل کرنے کی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اسمین مبالغہ کرنا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ یہان تک

۴ اور حنفیہ سے روایت ہے کہ احسان کرنا ہرگز جائز نہین ساتھ چھڑوائی لینے کو

کرتا دہو زمین میں اور اصل اثخان کا لغت میں شدت اور قوت ہو اور اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اس آیت کی طرف قول مجاہد وغیرہ کی جو کفار کے قیدیوں سے چھڑوائی لینے کو منع کرتے ہیں اور حجت انکی اس آیت سے یہ ہے کہ خدا نے انکار کیا ہے چھوڑنے قیدیوں کفار بدر کے کو اوپر مال کے پس دلالت کی اُس نے اوپر نہ جائز ہونے اسکے کی بعد اسکے اور حجت پکڑی ہے انہوں نے ساتھ اس آیت کی کہ قتل کرو مشرکین کو جس جگہ انکو پاؤ کہا اُسنے پس نہیں استثنا کیا جاتا اس سے مگر وہ شخص کہ جائز ہے لینا جزیہ کا اس سے اور ضحاک نے کہا کہ بلکہ قول اللہ تعالے کا۔ فاما منا بعد واما فداء ناسخ ہے واسطے اس آیت کی فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم اور ابو عبید نے کہا کہ ان آیتوں میں کوئی آیت منسوخ نہیں بلکہ وہ محکم ہیں اور یہ اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا ساتھ اس چیز کے کہ دلالت کی اسپر تمام آیتوں میں بیچ تمام احکام اپنے کی پس جنگ بدر کے دن بعض کافروں کو قتل کیا اور بعضوں کو مال لیکر چھوڑ دیا اور بعضوں کو احسان کرکے چھوڑ دیا اور اسی طرح بنی قریظہ کو قتل کیا اور بنی مصطلق پر احسان کیا اور مکے میں ابن خطل وغیرہ کو قتل کیا اور انکے سوائے اور لوگوں پر احسان کیا اور قوم ہوازن کے لڑکے بالوں کو قید کیا اور انپر احسان کیا اور احسان کیا ثمامہ پر پس یہ کل جمہور کے قول پر دلالت کرتا ہے کہ یہ امام کی رای کی طرف ہے اور حاصل احوال انکے کا اختیار دینا امام کا ہے بعد قید کرنے کی درمیان مقرر کرنے جزیہ کے واسطے اُس شخص کے جس سے لینا اسکا مشروع ہے یا مار ڈالنا یا غلام بنانا یا احسان کرنا ساتھ عوض کے یا بغیر عوض کے یہ حکم مردوں کے حق میں ہے اور رہیں عورتیں اور لڑکے پس غلام بنائے جاویں ساتھ نفس قید کے اور جائز ہے بدلہ لینا ساتھ قیدی عورت کافرہ کے بدلے قیدی مسلمان مرد کے یا مسلمان عورت کو نزدیک کافروں کے اور اگر قیدی مسلمان ہو جاوے تو دور ہوتی ہے اس سے قتل اتفاقاً اور کیا وہ غلام رہتا ہے یا باقی خصلتیں باقی رہتی ہیں دو قول ہیں واسطے علماء کے (فتح) **باب** هَلْ لِلْاَسِيْرِ اَنْ يَّقْتُلَ اَوْ يَخْدَعَ الَّذِيْنَ اَسَرُوْهُ حَتّٰى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ فِيْهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہے بیان میں اسکے کہ کیا جائز ہے واسطے قیدی کے یہ کہ قتل کرے یا دغا بازی کرے ان لوگوں سے جنہوں نے اسکو قید کیا اس باب میں حدیث مسور کی ہے جو اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے **ف** یہ اشارت ہے طرف قصے ابو بصیر کی اور وہ بطور بسط کی شروط کے بیان میں گذر چکا ہے اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور یہ بھی اختلافی مسئلوں سے ہے اسی واسطے نہیں یقین کیا اُس نے اسمیں ساتھ حکم کے جمہور نے کہا کہ اگر انہوں نے اسکو میں جانا ہو تو انکے ساتھ عہد پورا کرے یہاں تک کہ مالک نے کہا کہ نہیں جائز ہے یہ کہ اُنسے بھاگے اور مخالفت کی ہے اسکی اشہب نے پس کہا اس نے کہ اگر

نکلے ساتھ لشکر کافر تاکہ اُنکی چھڑوائی لے تو جائز ہے اسکو قتل کرنا اسکا اور کہا ابو حنیفہ اور طبری نے کہ عہد کو اُس پر دینا باطل ہے اور جائز ہے اسکو یہ کہ اُنکے ساتھ دغا کرے اور کہا شافعیہ نے کہ جائز ہے اُسکو کہ اُنکے ہاتھ سے بھاگے اور نہیں جائز ہے اُسکو یہ کہ اُنکے مال لیوے کہتے ہین کہ اگر اُنکے درمیان عہد نہ ہو تو جائز ہے اسکو یہ کہ خلاص ہووے اُنسے ساتھ ہر طور کے اگرچہ ہو ساتھ قتل کے اور لینے مال کے اور جلانے گھر کے اور سوائے اسکے اور نہیں ہے بیچ قصے ابو بصیر کے تصریح ساتھ اسکے کہ تھا درمیان اسکے اور درمیان اُنکے جنکے سپرد کیا تھا تاکہ پھیر دین انکو طرف مشرکین کی عہد اور اسی واسطے تعرض کیا اُس نے واسطے قتل کے سوا ایک کو مار ڈالا اور دوسرا بھاگ گیا اور اسپر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار نہ کیا کما تقدم مستوفی (فتح) **باب** اِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ اگر مشرک مسلمان کو آگ سے جلا دیوے تو کیا اسکے بدلے کافر کو جلایا جاوے

ف یعنے اُسکے فعل کے عوض مین اور گویا کہ اُس نے اشارہ کیا ہے ساتھ اسکے طرف تخصیص نہی کی جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول مین ہے کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب اللہ کے ساتھ اُس چیز کے جبکہ یہ بطور قصاص کے اور اسکی طرف پہلا اشارہ گذر چکا ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا حَتّٰى صَحُّوْا وَسَمِنُوْا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ فَاَتَى الصَّرِيْخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ قَتَلُوْا وَسَرَقُوْا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَسَعَوْا فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ قوم عکل کے آٹھ آدمی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر مسلمان ہوئے تو انکو مدینے کی آب ہوا ناموافق پڑی تو انہون نے کہا کہ یا حضرت ہمارے واسطے دودھ تلاش کیجیے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوائے اسکے کہ تم اونٹون مین جا ملو یعنے اونٹون مین جا رہو تو وے اونٹون مین رہے اور انکا دودھ اور پیشاب پینا شروع کیا یہانتک کہ تندرست ہوئے اور موٹے ہوئے اور چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ ہانک لے چلے اور مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہوئے تو فریاد کرنے والا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگ تلاش کے واسطے انکے پیچھے بھیجے ... بلند ہوا آفتاب یہانتک کہ وے لائے گئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے ہاتھ پاؤن کٹوا ڈالے پھر لوہے کی

سیخوں کے گرم کرنے کا حکم کیا سو گرم کی گئیں آنکھوں کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں [illegible]
سورج کی گرمی میں پانی مانگتے تھے سو انکو کوئی پانی نہ دیتا تھا یہاں تک کہ مر گئے [illegible]
اور چوری کی اور خدا اور اسکے رسول سے لڑائی کی اور دوڑے زمین میں فساد کرتے [illegible]
ف اور نہیں ہے اس حدیث میں تصریح اسکی کہ انہوں نے چرانے والوں کو [illegible]
چیز کی کہ اسکے بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے جیسا کہ مسلم نے دوسرے [illegible] روایت سے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرنیوں کی آنکھوں میں گرم سلائی ڈال کے انکو اندھا کیا [illegible]
چرانے والوں کو گرم سلائیوں سے اندھا کیا تھا ابن بطال نے کہا کہ اگر یہ مارنا ہوتا [illegible] سلائیوں سے
بطریق اولے اس واسطے کہ جب انکی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری درست ہے اور یہ عذاب کرنا ہے ساتھ آگ کے اگرچہ
مسلمانوں کے ساتھ ایسا کرنا نہیں پس اگر ایسا کرنا انکے ساتھ ایسا کرنا بطریق اولے جائز ہوگا اور اسکی پوری شرح کتاب
الطہارۃ میں گذر چکی ہے (فتح) **باب** یہ باب بغیر ترجمے کے ہے اور وہ مانند فصل کی ہے پہلے باب سے اور انکے درمیان
مناسبت یہ ہے کہ نہ تجاوز کیا جاوے ساتھ جلانے کے جس جگہ جائز ہو طرف اس شخص کی جو اسکا مستوجب ہو پس تحقیق
وارد کی ہے بخاری نے اسمیں حدیث ابوہریرۃ رضی کی بیچ تحریق قریہ چیونٹیوں کے اور اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف اس چیز کی کہ اسکے
بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے کہ خدا نے اس نبی کی طرف وحی کی کہ [illegible] ایک چیونٹی کیوں نہ ماری اور اسمیں
اشارہ ہے طرف اسکی کہ اگر وہ ایک چیونٹی کو جلاتا تو اسپر عتاب نہ ہوتا اور نہیں پوشیدہ ہے کہ صحت استدلال کے ساتھ
اسکے موقوف ہے اسپر کہ پہلے نبیوں کی شرع کیا ہمارے واسطے شرع ہے اور اسکی پوری شرح بدء الخلق میں آویگی
(فتح) حدثنا یحیی بن بکیر ثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ ان ابا ہریرۃ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قرصت نملۃ نبیا من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت
فاوحی اللہ الیہ ان قرصتک نملۃ احرقت امۃ من الامم تسبح اللہ ترجمہ ابوہریرۃ رضی سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اس نے حکم کیا چیونٹیوں کا مکان
جلا دیا گیا تو خدا نے اس پیغمبر کی طرف وحی کی کہ تجھ کو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کا ایک گروہ کو جلا دیا جو
خدا کی تسبیح کرتا تھا **باب** حرق الدور والنخیل باب ہے بیان میں جلانے گھروں کے اور کھجوروں کے
درختوں کو یعنی جو کہ مشرکین کے ہوں حدثنا مسدد ثنا یحیی عن اسمعیل ثنی قیس بن ابی حازم قال
قال لی جریر قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ وکان بیتا فی خثعم یسمی
الکعبۃ الیمانیۃ قال فانطلقت فی خمسین ومائۃ فارس من احمس وکانوا اصحاب خیل قال وکنت لا
اثبت علی الخیل فضرب فی صدری حتی رأیت اثر اصابعہ فی صدری وقال اللہم ثبتہ واجعلہ ہادیا

مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْوَفُ اَوْ اَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو فرمایا کہ کیا تو مجھکو راحت نہیں دیتا ذی الخلصہ کے ڈہانے سے یعنے یمن کے کعبے سے اور وہ ایک گھر تہا قوم خثعم مین اسکا نام کعبہ یمانیہ تہا یعنے یمن کا کعبہ سو مین ڈیڑہ سو سوار مین چلا جو احمس کے قبیلے سے تہے اور وے لوگ گھوڑے رکہا کرتے تہے اور مین گھوڑے پر نہین بیٹھ سکتا تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے مین ہاتہ مارا یہان تک کہ مینے اپنے سینے مین آپکی انگلیون کا نشان دیکہا اور فرمایا کہ الٰہی ٹہیرا دے اسکو گھوڑے پر اور کر اسکو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب تو جریر اسکی طرف گیا تو اسکو توڑ ڈالا اور جلا دیا پہر اسکی خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بہیجی سو جریر کے ایلچی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جسنے آپ کو حق کے ساتہ بہیجا کہ مین آپ کے پاس نہین آیا یہان تک کہ مینے اسکو چہوڑا جیسے کہ وہ تہا نہ اونٹ خارش دار ہے یعنے جلکر سیاہ ہوگیا ہے اسکی زینت کچہ باقی نہین رہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑون اور مردون مین پانچ بار برکت کی دعا کی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کہجورون کے درخت جلا دیے یعنے حکم کیا ساتہ جلانے انکے **ف** ان دونو حدیثون کی شرح مغازی مین آویگی اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ دشمن کے شہرون کو جلانا اور ڈہانا درست ہے اور مکروہ جانا ہے اسکو اوزاعی اور لیث اور ابو ثور نے اور حجت پکڑی ہے انہون نے ساتہ وصیت ابو بکرؓ کے واسطے لشکرون اپنے کے کہ اس قسم کی کوئی چیز نہ کرین اور جواب دیا ہے طبری نے ساتہ اس طور کے کہ نہی محمول ہے اسکے قصد پر بخلاف اسکے جبکہ ہو بیچ انکے بیچ لڑائی کے جیسا کہ واقع ہوا بیچ کہڑا کرنے منجنیق کے اوپر طائف کے اور وہ مانند اسکی ہے کہ جواب دیا ساتہ اسکے بیچ نہی کے قتل کرنے عورتون اور لڑکون کے سوا اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اور اسی طرح ہے قتل کرنا ساتہ غرق کرنے کی اور اسکے غیر نے کہا کہ سوائے اسکے نہین کہ منع کیا ابو بکرؓ نے اپنے لشکرون کو اسسے اس واسطے کہ اس نے معلوم کیا تہا کہ یہ شہر فتح ہو جاوینگے پس ارادہ کیا باقی رکہنا انکا مسلمانون پر (فتح) **بَابُ قَتْلِ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ** باب ہے بیچ بیان قتل کرنے سوتے مشرک کے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلَى اَبِيْ رَافِعٍ لِيَقْتُلُوْهُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِيْ مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ قَالَ وَاَغْلَقُوْا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ اِنَّهُمْ فَقَدُوْا حِمَارًا لَّهُمْ فَخَرَجُوْا يَطْلُبُوْنَهُ فَخَرَجْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ اُرِيْهِمْ اَنَّنِيْ اَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوْا وَدَخَلْتُ وَاَغْلَقُوْا بَابَ الْحِصْنِ

لیلاً فوضع المفاتیح فی کوة حیث اراها فلما ناموا اخذت المفاتیح ففتحت باب الحصن ثم دخلت علیه فقلت یا ابا رافع فاجابنی فتعمدت الصوت فضربته فصاح فخرجت ثم رجعت کانی مغیث فقلت یا ابا رافع وغیرت صوتی فقال مالک لامک الویل قلت ما شانک قال لا ادری من دخل علیّ فضربنی قال فوضعت سیفی فی بطنه ثم تحاملت علیه حتی قرع العظم ثم خرجت وانا دهش فاتیت سلما لهم لانزل منه فوقعت فوثئت رجلی فخرجت الی اصحابی فقلت ما انا ببارح حتی اسمع الواعیة فما برحت حتی سمعت نعایا ابی رافع تاجر اهل الحجاز قال فقمت وما بی قلبة حتی اتینا النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرناه ترجمہ براء ابن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت ابو رافع کی طرف بھیجی تاکہ اسکو مار ڈالین سو انمین سے ایک مرد چلا اور انکے قلعے مین داخل ہوا تو اس نے کہا کہ مین انکے چارپایون کے باندہنے کی جگہ مین گھسا اور کافرون نے قلعے کا دروازہ بند کیا پھر انکا ایک گدہا گم ہوا سو وے اسکی تلاش کو نکلے تو مین بھی انمین نکلا مین انکو معلوم کراتا تہا کہ مین بھی اسکو انکے ساتھ تلاش کرتا ہون سو انہون نے گدہا پایا اور قلعے مین داخل ہوئے اور مین بھی داخل ہوا پھر انہون نے رات کو قلعے کا دروازہ بند کیا اور دیوار کے ایک سوراخ مین کنجیان رکھین جس جگہ کہ مین انکو دیکھتا تہا سو جب وے سو گئے تو مینے کنجیان لین اور قلعے کا دروازہ کہولا پھر مین ابو رافع کے پاس داخل ہوا تو مینے کہا اے ابا رافع تو اس نے مجھکو جواب دیا تو مینے آواز کا قصد کرکے اسکو تلوار ماری تو اس نے چیخ ماری سو مین وہان سے نکلا اور پھر پلٹ گیا جیسے کہ مین فریاد رس ہون تو مینے آواز بدل کر کہا کہ اے ابا رافع تو اس نے کہا کہ کیا ہے واسطے تیرے تیری مان کی کمبختی مینے کہا کیا حال ہے تیرا ابو رافع نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ کون مجھ پر داخل ہوا اور مجھکو تلوار ماری براء نے کہا تو مینے اپنی تلوار اسکے پیٹ مین رکھی پھر مینے اسکو زور سے دبایا یہان تک کہ اسنے ہڈیان توڑین پھر مین نکلا اور مین خوفناک تہا تو پھر مین انکی سیڑہی پر آیا تاکہ اس سے اترون تو مین گر پڑا اور میرا پاؤن زخمی ہوا سو مین وہان سے نکل کر اپنے یارون کے پاس آیا تو مینے کہا کہ مین نہین جاؤن گا یہان تک کہ موت کی خبر دینے والے کی آواز سنون سو مین نہ گیا یہان تک کہ مینے ابو رافع کے مرنے کی خبر سنی جو اہل حجاز کا سوداگر تہا تو مین اٹھہ کھڑا ہوا اور حالانکہ مجھکو کچھ درد نہ تہا یہان تک کہ ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آکر خبر دی ف اس حدیث کی شرح کتاب مغازی مین آویگی اگر چاہا اللہ نے اور وہ ظاہر ہے ترجمہ مین اس واسطے کہ صحابی نے ابو رافع کو قتل کرنا چاہا اور حالانکہ وہ سوتا تہا اور اسکو آواز تو صرف اس واسطے کی تہی کہ تا تحقیق ہو کہ وہی ہے تاکہ اس کے سوای اور کوئی نہ مارا جاوے ان لوگون سے جنکے مارنے مین وہان کوئی غرض نہ تہی اور بعد اسکے کہ جواب دیا اس نے اسکو تہا بیچ سونے والے کی اس واسطے کہ وہ اس وقت بدستور اپنے سونے کی حال مین تہا اس

[illegible] اپنے مکان سے نہ بہاگی اور نہ اپنے بچہانے سے پہر ایمان کہ اُس سے اُس کو
[illegible] یہن پہر اور طلب کرنا غفلت انکی کا اور جو اوز دہو کا دینے کا
[illegible] علیہ وسلم سے عداوت رکہتا تہا اللہ لوگون کو آپ کی
[illegible] قتل سے کرنا [illegible] دعوت کو اگر اسکو اس سے پہلے دعوت پہونچ
[illegible] عمل اسکا یہ ہے کہ جانے کہ وہ بدستور اپنے کفر پر قائم ہے اور نا امید
[illegible] کے سوا اور یا ساتہ قرآن ہے کے ہو دلالت کرتے تیز
[illegible] حدثنا علی بن مسلم ثنا یحیی بن آدم ثنا یحیی بن ابی زائدۃ عن ابیہ عن ابی اسحٰق
[illegible] بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رھطا من الانصار الی ابی رافع فدخل
علیہ [illegible] بیتہ لیلا فقتلہ وھو نائم ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] ابو رافع کی طرف بہیجی تہی عبداللہ بن عتیک رات کو اسکے گہر مین اس پاس گیا پس قتل کیا اسکو
[illegible] سوتا تہا (نیند) **باب لا تمنوا لقاء العدو** جنگ مین دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کیا کرو

حدثنا یوسف بن موسی حدثنا عاصم بن یوسف الیربوعی ثنا ابو اسحٰق الفزاری عن موسی
ابن عقبۃ نبی سالم ابو النضر مولی عمر بن عبید اللہ کنت کاتبا لہ قال کتب الیہ عبد اللہ بن ابی
اوفی حین خرج الی الحروریۃ فقرأتہ فاذا فیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ
التی لقی فیہا العدو انتظر حتی مالت الشمس ثم قام فی الناس فقال ایہا الناس لا تمنوا لقاء
العدو وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموہم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال
اللہم منزل الکتاب ومجری السحاب وہازم الاحزاب اہزمہم وانصرنا علیہم وقال موسی بن عقبۃ
نبی سالم ابو النضر قال کنت کاتبا لعمر بن عبید اللہ فاتاہ کتاب عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنوا لقاء العدو وقال ابو عامر ثنا المغیرۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی
الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنوا لقاء العدو واذا
لقیتموہم فاصبروا ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعضے دنون مین
جن مین دشمن سے بہڑے تہے انتظار کی یعنے لڑائی شروع نہ کی یہانتک کہ آفتاب ڈہلا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
لوگون مین کہڑے ہوئے سو فرمایا کہ اے لوگو جنگ مین دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کیا کرو یعنے نہ چاہو کہ کافرون سے
لڑائی واقع ہو اور مانگو اللہ سے عافیت پہر جب تم دشمن سے ملو تو جم جایا کرو اور جانو کہ بہشت تلوارون کے سایہ
کے تلے ہے پہر دعا کی کہ الٰہی اتارنے والے کتاب کے جلد لینے والے حساب کے اور چلانے والے مینہ کے اور بہگانے والے

گروہون کفار کے شکست دے انکو اور مدد دے ہمکو اوپر انکے ف ابن بطال نے کہا کہ حکمت نہی کی یہ ہے کہ آدمی نہین جانتا کہ انجام کار کیا ہوگا اور وہ نظیر سوال کرنے کی ہے فتنون سے اور صدیق اکبر نے کہا کہ میرا آرام مین ہونا اور شکر کرنا مجھکو بہتر ہے اس سے کہ مین مبتلا ہون پس صبر کرون اور اسکے غیر نے کہا کہ سوای اسکے کچھ نہین کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے ملنے سے سو واسطے کہ اسمین خود پسندی اور تکیہ کرنا ہے اپنے نفس پر اور اعتبار کرنا ہے قوت پر اور قلت اہتمام ہے واسطے دشمن کے اور کل یہ مخالف ہے احتیاط کے اور احتیاط پر عمل کرنے کو اور بعضے کہتے ہین کہ نہی محمول ہے اس پر جبکہ واقع ہو شک مصلحت میں یا حصول ضرر میں نہین تو قتال کرنا فضیلت اور طاعت ہے اور تائید کرتی ہے پہلی وجہ کی یہ بات کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہی کے بعد فرمایا ہے کہ خدا سے عافیت چاہو اور ابن دقیق العید نے کہا کہ چونکہ تہا ملنا موت کا دشوار تر چیزون سے جانون پر اور امور غائبہ امور محققہ کی طرح نہین تو نہ امن ہوا اس سے کہ ہو نزدیک واقع ہونے کے جیسا کہ لائق ہے پس مکروہ ہوئی آرزو کرنی واسطے اسکے اور واسطے اس چیز کے کہ اسمین ہے اگر واقع ہو احتمال سے یہ کہ مخالفت کرے انسان اس چیز کو کہ وعدہ کیا ہے ساتھ اسکے نفس اپنے سے پہر امر کیا ساتھ صبر کے نزدیک واقع ہونے حقیقت کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر منع ہونے طلب لڑائی کے اور یہ رائے حسن بصری کی ہے اور یہ جو کہا کہ الٰہی اتارنے والے کتاب کے الخ تو اشارہ کیا ساتھ اس دعا کے طرف وجوہ مدد کی اوپر انکے پس ساتھ کتاب کی طرف اس آیت کی کہ قتل کرو انکو عذاب کرے انکو اللہ ساتھ ہاتھ تمہارے کے اور ساتھ جاری کرنے بادل کے طرف قدرت ظاہر کے بیچ تسخیر ابر کے جس جگہ کہ ہلاتی ہے اسکو ہوا ساتھ خواہش خدا کے اور جس جگہ بدستور اپنی جگہ مین کہڑا رہتا ہے باوجود چلنے ہوا کے اور جس جگہ کہ ایک بار برستا ہے اور ایک بار نہین برستا پس اشارہ کیا ساتھ حرکت اسکی کے طرف اعانت غازیون کے بیچ حرکت کرنے انکی کے لڑائی مین اور ساتھ کہڑا ہونے اسکے کی طرف روکنے ہاتھ کفار کی اور ساتھ اوتارنے مینہ کے طرف غنیمت کرنے اس چیز کی کہ ساتھ انکے ہے جس جگہ کہ اتفاق پڑے قتل انکے کا اور ساتھ نہ ہونے اسکے کی طرف شکست انکی کی جس جگہ کہ نہ حاصل ہو ساتھ کسی چیز کے انمین سے اور کل یہ احوال صالح ہین واسطے مسلمانون کے اور اشارہ کیا ساتھ ہازم الاحزاب کے طرف توسل کی ساتھ نعمت سابقہ کے اور طرف تجرید توکل اور اعتقاد رکہنے کی ساتھ اسکے کہ تحقیق اللہ وہی ہے تنہا ساتھ فعل کے اور اسمین تنبیہ ہے اوپر بڑی ہونے ان تین نعمتون کے پس تحقیق ساتھ اتارنے کتاب کی حاصل ہوئی نعمت اخرویہ اور وہ اسلام ہے اور ساتھ جاری کرنے ابر کے حاصل ہوئی نعمت دنیویہ اور وہ رزق ہے اور ساتھ شکست دینے کافرون کے حاصل ہوا حفظ دونو نعمتون کا اور گویا کہ اس نے کہا کہ الٰہی جیسے انعام کیا ہے تو نے ساتھ عظیم دونو نعمتون اخرویہ کے اور دنیویہ کے اور محفوظ رکہا ہے تو نے انکو پس باقی رکہہ انکو اور اس حدیث

میں استحباب دعا کا ہے نزدیک ملنے دشمن کے اور مدد چاہنے کی اور وصیت مقاتلین کے ساتھ اس چیز کے کہ اسمیں
صلاح لڑائی کی ہے اور تعلیم کرنی انکی ساتھ اس چیز کے کہ محتاج ہیں وے طرف اسکی اور سوال کرنا اللہ تعالے سے ساتھ
صفتوں اسکی کے جو حسنے ہیں اور ساتھ نعمت سابقہ اسکی کے اور رعایت نشاط نفوس کے واسطے فعل طاعت
کی اور رغبت دلانے کی اوپر سلوک ادب کی اور سوائے اسکے (فتح) **بَابُ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ** باب ہے اس بیان
میں کہ لڑائی فریب ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرٰی ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ
لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَةً ترجمہ ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک ہوا ایران کا بادشاہ پھر اسکے بعد کوئی وہان بادشاہ نہ ہوگا
اور ہلاک ہو روم کا بادشاہ پھر اسکے بعد وہان کوئی بادشاہ نہ ہوگا اور البتہ ان ملکون کے خزانے خدا کی راہ
میں تقسیم ہونگے اور نام رکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کا فریب ف اس حدیث کے معنے میں اظہار
کرنا ایک امر کا اور دل میں اسکے برخلاف ہو اور اسمیں رغبت دلانی ہے اوپر لینے پناہ کے لڑائی میں اور بلانا
طرف فریب کفار کی اور خبردار ہونا واسطے اسکے پس نہیں امن ہے اس سے کہ اسپر امر الٹا ہو جاوے امام نووی
نے کہا کہ اتفاق کیا ہے علما نے اوپر جائز ہونے فریب کی ساتھ کافرون کے لڑائی میں جسطرح کہ ممکن ہو
مگر جو کہ اسمیں نقض عہد ہو یا نقض امان ہو پس جائز نہیں ابن عربی نے کہا کہ فریب لڑائی میں واقع
ہوتا ہے ساتھ تعریض کے اور گھات لگانے کی اور مانند اسکی اور اس حدیث میں اشارت ہے طرف استعمال
رائے کے لڑائی میں بلکہ دلاوری سے اور اسی واسطے واقع ہوا ہے اقتصار کرنا اس چیز پر کہ اشارہ کرتا ہے
طرف اسکی ساتھ اس حدیث کے اور یہ مانند اس حدیث کی ہے کہ حج عرفہ ہے اور ابن منیر نے کہا کہ معنے حدیث
الحرب خدعۃ کے یہ ہیں کہ لڑائی جید واسطے مالک اسکے کے جو کامل ہے مقصود ہے سوائے اسکے کچھ نہیں کہ
فریب دینا ہے نہ سامنے ہونا اور یہ واسطے خطر مواجہت کی ہے اور حاصل ہونے فتح کے ساتھ فریب کے
بغیر خطرے کی (فتح) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَصْرَمَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ
هُرَيْرَةَ قَالَ سَمَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ خُدْعَةً قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ بُوْرُ بْنُ
اَصْرَمَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا نام رکھا نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے لڑائی کا فریب کہا ابو عبداللہ
امام بخاری نے کنیت ہے ابو بکر بور بن اصرم ہے حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ ترجمہ جابر بن عبداللہ
سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی ایک قسم کا دھوکا ہے

بَابُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ لڑائی مین جھوٹ مارنا **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَأَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ فَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے کہ بیشک اسنے بہت رنج دیا ہے اللہ کو اور اسکے رسول کو تو محمد بن مسلمہ نے کہا کہ یا حضرت کیا آپ چاہتے ہین کہ مین اسکو مار ڈالون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان جابر رضہ نے کہا سو محمد بن مسلمہ اسکے پاس گیا اور کہا کہ اُس نے یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو تکلیف دی یعنے ساتہ امر دن اور نواہی کے اور ہم سے صدقہ چاہا یعنے تاکہ اسکو اسکی جگھون مین رکہو تو کعب نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ تم اور بہی زیادہ رنج پاؤ گے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ ہم اسکے تابع ہوئے ہین سو ہم برا جانتے ہین کہ اسکو چھوڑین یہانتک کہ اسکا انجام کار دیکہین سو ہمیشہ رہا اُس سے کلام کرتا یہانتک کہ اسپر قادر ہوا سو اُسنے اسکو مار ڈالا **ف** ابن منیر نے کہا کہ ترجمہ مطابق نہین اس واسطے کہ جو چیز کہ واقع ہوئی اُنسے بیچ قتل کرنے کعب بن اشرف کی ممکن ہے کہ ہو تعریض اس واسطے کہ قول اسکا عنانا سعنے اسکے یہ ہین کہ تکلیف دی اُس نے ہمکو ساتہ امر اور نہی کے اور قول اسکا کہ ہم سے صدقہ چاہا یعنے طلب کیا ہم سے تاکہ رکہین اسکو اُسکی جگہ مین اور قول اُسکا فنکرہ الخ سعنے اسکے یہ ہین کہ ہم مکروہ جانتے ہین جدائی اسکی کو اور نہین شک ہے اسمین کہ وے چاہتے تہے کہ ہمیشہ آپ کے ساتہ رہین اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ انکی کسی بات مین بالکل کچھ جھوٹ واقع نہین ہوا اور تمام وہ چیز کہ اُنسے واقع ہوئی تلویح ہے کما سبق لیکن ترجمہ باندہا ساتہ اسکے واسطے قول محمد بن مسلمہ کے جو اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اول کہا کہ مجھکو اجازت دیجیے کہ مین جو چاہون سو کہون فرمایا کہو پس تحقیق داخل ہوتی ہے بیچ اسکے اجازت جھوٹ بولنے کی بطور تصریح کے اور تلویح کے اور یہ زیادتی اگرچہ نہین مذکور ہے پس تحقیق وہ ثابت ہے بیچ اسکے جیسے آئندہ باب مین ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر یہ مراد نہ ہو تو البتہ ہوگا ترجمہ مخالف حدیث کے اس واسطے کہ سعنے اسکے اسوقت یہ ہین کہ لڑائی مین جھوٹ بولنا کیا مطلق جائز ہے یا جائز ہے اُس سے ایسا سوائے تصریح کے اور یہ ترمذی کی روایت مین جو گذر چکا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حلال ہے جھوٹ مگر تین چیز مین بات چیت کرنا مرد کا اپنی بی بی سے تاکہ اسکو راضی کرے اور جھوٹ بولنا لڑائی مین اور بیچ صلح کرانے کے درمیان لوگون کے اور تحقیق گذر چکی ہے صلح مین وہ چیز کہ ام کلثوم کی حدیث مین ہے واسطے اس سعنے کے اس سے اور نقل کرنا خلاف کا بیچ

جائز ہونے جہوٹ کی مطلقا یا قید کرنا اسکا ساتہ تلویح کے نووی نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ ان تین چیزون مین صریح
جہوٹ بولنا جائز ہے لیکن تعریض اولی ہے ابن عربی نے کہا کہ لڑائی مین جہوٹ بولنا مستثنے ہی جو جائز ہے ساتہ
نص کے واسطے نرمی کرنے کی ساتہ مسلمانون کے واسطے حاجت انکی ہے کے طرف اسکی اور نہین ہے واسطے
عقل کے اسمین مجال اور اگر حرمت جہوٹ کی عقل سے ہوتی تو حلال نہ ہوتا اور قوی کرتی ہے اسکو جو احمد اور ابن حبان
نے انس کی حدیث سے بیچ قصے حجاج بن علاط کے روایت کی ہے بیچ اجازت مانگنے اسکے کی حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے یہ کہ کہی آپ کی طرف سے جو چاہے واسطے مصلحت کی بیچ خلاص کرلنے مال اپنے کی اہل مکہ سے اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اجازت دی اور خبر دینا اسکا واسطے اہل مکہ کے کہ اہل خیبر نے مسلمانون کو شکست
دی اور سوای اسکے جو مشہور ہے اور نہین معارض ہے اسکو جو روایت کی ہی نسائی نے بیچ قصے عبداللہ بن ابی سرح
کی اور قول انصاری کا واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ اسکی بیعت سے باز رہے کہ آپ نے اپنی آنکہون سے کیون
نہیں اشارہ کیا فرمایا کہ لائق نہین پیغمبر کو کہ اسکی آنکہین خائن ہون اس واسطے کہ طریقہ تطبیق کا ان دونوکے درمیان
یہ ہے کہ جس جہوٹ کی بولنے کی اجازت ہی وہ صرف لڑائی کی حالت کی ساتہ خاص ہے اور یہ حالت بیعت کی پس وہ
لڑائی کی حالت نہین اور اس تطبیق مین شبہ ہے اس واسطے کہ حجاج کا قصہ بہی لڑائی کی حالت مین نہ تہا اور
جواب مستقیم یہ ہے کہ کہا جاوے کہ منع مطلق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو جہوٹ بولنا مطلق منع ہے اور آپ کی سوای اور لوگون کو جہوٹ بولنا جائز ہے اور نہین معارض ہے اسکی
وہ چیز جو گذر چکی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ جب کسی جہاد کا ارادہ کرتے تہی تو اسکو اسکے غیر سے
توریہ کرتے تہی پس تحقیق مراد یہ ہے کہ آپ ایک کام کا ارادہ کرتے تہی تو اسکو ظاہر نہ کرتے تہی جیسے کہ ارادہ کرتے تہی
کہ پورب کی طرف جہاد کرین پس سوال کرتے تہی کسی امر سے کہ پچہم مین ہے یعنے پچہم کا حال دریافت کرتے تہی اور
سفر کا سامان درست کرتے تہی پس جو آپ کو دیکہتا تہا وہ گمان کرتا تہا کہ آپ پچہم کا ارادہ رکہتے ہین اور یا صریح
کہتے تہی کہ ہم پچہم کا ارادہ رکہتے ہین اور مراد یہ ہوتی تہی کہ پورب کی طرف جائینگے ابن بطال نے کہا کہ مینے اپنی
بعض استادون سے اس حدیث کے معنے پوچہے پس کہا اسنے کہ جہوٹ مباح لڑائی مین وہ ہے جو معاریض
سے ہو نہ تصریح کرنی اسکی اور مہلب نے کہا کہ موضع شاہد کی واسطے ترجمہ کے حدیث باب سے قول محمد بن مسلمہ کا ہے کہ اسنے
ہمکو تکلیف دی اور ہم سے صدقہ طلب کیا اس واسطے کہ یہ کلام احتمال رکہتا ہے اسکا کہ سمجہا جاوے کہ تابع ہونا ہمکا
واسطے اسکے صرف دنیا کے واسطے ہے پس ہوگا کذب محض اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو کہ رنج دیا ہے اسنے ہمکو ساتہ
اس چیز کے کہ واقع ہوئی تہی واسطے ہماری لڑائی عرب کی سے پس وہ معاریض کلام سے ہے اور نہین اسمین کچہہ
حقیقی جہوٹ سے جو اخبار ہے چیز سے ساتہ خلاف اس چیز کے کہ وہ اسپر ہے پہر کہا کہ نہین جائز ہے جہوٹ حقیقی

یہ کہ کسی چیز کے دین سے ہرگز اور جسکا قول ہے کہ جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے تو چاہیے کہ بناوے ٹھکانا اپنا
دوزخ میں تو محال ہے کہ وہ جھوٹ بولنے کا حکم کرے (فتح) **بَابُ الْفَتْكِ بِاَهْلِ الْحَرْبِ** جائز ہے قتل کرنا
حربی کافر کا پوشیدہ اور ناگہان **ف** اور درمیان اس ترجمہ کے اور درمیان ترجمہ گذرے ہوئے کی اور وہ قتل کرنا
مشرک نائم کا ہے عموم اور خصوص ہے وجہ سے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَأْذَنْ لِيْ فَاَقُوْلَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون
ایسا ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے تو محمد بن مسلمہ رض نے کہا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسکو مار ڈالوں حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اس نے کہا پس مجھکو اجازت دیجئے کہ میں کچھ کہوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں نے تجھکو اجازت دی **ف** اس حدیث پر تنبیہ پہلے باب میں گذر چکی ہے اور سوای اسکے کچھ نہیں کہ انہوں
نے اسکو دھوکا دیا اس واسطے کہ اس نے عہد توڑ ڈالا تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لڑائی اور ہجو پر مدد کرتا
تھا اور نہیں واقع ہوا واسطے کسی کے ان لوگوں میں سے جو متوجہ ہوئی طرف اسکی تامین واسطے اسکے ساتھ تصریح
کے اور سوای اسکے نہیں کہ وہم دیا انہوں نے اسکو ساتھ اسکے یہاں تک کہ اسکے قتل کرنے پر قادر ہوئے (فتح)
بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَّخْشٰى مَعَرَّتَهُ باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ جائز ہے حیلہ
کرنے سے اور ڈرنے سے ساتھ اس شخص کے جسکے شر اور فساد کا خوف ہو وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحُدِّثَ بِهٖ فِيْ نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کی طرف
اور ایکے ساتھ ابی بن کعب تھے تو لوگوں نے خبر دی کہ وہ کھجوروں کے باغ میں ہے سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم باغ
میں اسکے پاس گئے تو کھجوروں کی ٹہنیوں کی آڑ میں چھپ کر چلا کہ اسکی آواز سنیں اور ابن صیاد اپنا کپڑا اوڑھے
تھا کچھ غن غن کرتا تھا تو ابن صیاد کی ماں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا کہ اے صاف یعنی ابن صیاد
دیکھ محمد آئے تو ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اسکو چھوڑتی
تو اپنا حال ظاہر کرتا یعنے معلوم ہو جاتا کہ کیا کہتا تھا **ف** اسکی شرح آیندہ آویگی **بَابُ الرَّجَزِ فِي الْحَرْبِ
وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِيْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ** لڑائی میں شعر پڑھنا اور کھائی کے کھودنے میں آواز بلند کرنا فیہ سہل

جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفیہ یزید عن سلمۃ یعنے اس باب مین حدیث سہل اور انس کی ہے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور نیز اسمین حدیث یزید کی ہے جو سلمہ سے مروی ہے۔
حدثنا مسدد ثنا ابو الاحوص ثنا ابو اسحٰق عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الخندق وھو ینقل التراب حتی واری التراب شعر صدرہ وکان رجلا کثیر الشعر وھو یرتجز برجز عبد اللہ بن رواحۃ ویقول + اللھم لولا انت ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فانزلن سکینۃ علینا + وثبت الاقدام ان لاقینا + ان الاعداء قد بغوا علینا + اذا ارادوا فتنۃ ابینا + یرفع بھا صوتہ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی کہ مینے جنگ خندق کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حالانکہ آپ مٹی کو اٹھا اٹھا کر پھینکتے تہے یہان تک کہ مٹی نے آپ کے سینے کے بالون کو ڈہانک لیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن پر بال بہت تہے اور آپ عبد اللہ بن رواحہ کے شعر پڑہتے تہے اور کہتے تہے کہ الہی اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے سو تسکین کو ہمپر اوتار دے اور قدمون کو جما دے اگر کفار سے ہم ملین یعنے لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور دشمنون نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہے جب وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہین تو ہم انکی بات کو نہین مانتے انکے ساتہ آواز بلند کرتے تہے ف اور اس حدیث مین پڑہنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے غیر کے شعر کو اور اسکا بیان بسط کے ساتہ آئندہ آویگا اور اسمین بلند کرنا آواز کا ہے بیچ عمل طاعت کے تاکہ اسکا نفس اور غیر خوش ہو اور گویا کہ بخاری نے اشارہ کیا ہے ترجمہ مین ساتہ قول اپنے کے۔ ورفع الصوت فی حفر الخندق طرف اس بات کی کہ کراہت رفع صوت کی لڑائی مین خاص ہے ساتہ حالت قتال کے جیسے کہ ابو داود نے روایت کی ہے کہ مکروہ جانتے تہے اصحاب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند کرنے آواز کے کو نزدیک لڑائی کے (فتح) باب من لا یثبت علی الخیل جو گھوڑے پر نہ ٹہیر سکے یعنے لائق ہے واسطے اہل خیر کے یہ کہ دعا کرین واسطے اسکے ساتہ ٹہیرا دینے کی اور اسمین اشارت ہی طرف فضیلت سوار ہونیکے گھوڑے پر اور ٹہیرنے کی اوپر انکے (فتح) حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر ثنا ابن ادریس عن اسمٰعیل عن قیس عن جریر قال ما حجبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رانی الا تبسم فی وجھی ولقد شکوت الیہ انی لا اثبت علی الخیل فضرب بیدہ فی صدری وقال اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا ترجمہ جریر رض سے روایت ہی کہ نہین منع کیا مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گھر مین آنے سے جب سے کہ مین مسلمان ہوا اور نہین دیکھا مجھکو کبہی مگر کہ میرے منہ مین تبسم فرمایا اور مینے آپکے پاس شکایت کی کہ مین گھوڑے پر جم نہین سکتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہ میرے سینے میز

مارا پس فرمایا کہ الٰہی اسکو گھوڑے پر ٹھیرا دے اور کر دے اسکو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب **ف** اور جگہ ترجمہ کی ہمیں قول ہے کہ جینے آپ کے پاس شکایت کی کہ مین گھوڑے پر جم نہین سکتا اور اسکی شرح مغازی میں آویگی (فتح) **باب** دَوَاءِ الجُرحِ بِاِحرَاقِ الحَصِيرِ وَغَسلِ المَرأَةِ عَن اَبِيهَا الدَّمَ عَن وَجهِهٖ وَحَملِ المَاءِ فِي التُّرسِ باب ہے بیان مین دوا کرنے زخم کے ساتھ جلانے چٹائی کے اور دھونا عورت کا خون کو اپنے باپ کے منہ سے اور اٹھانا پانی ڈھال مین **ف** یہ باب شامل ہے تین احکام پر اور حدیث باب کی ظاہر ہے بیچ انکے اور مفرد بیان کیا ہے اُسنے ثانی مسئلے کو کتاب الطہارت مین اور اسکی شرح مغازی مین آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفيٰنُ ثَنَا اَبُو حَازِمٍ قَالَ سَاَلُوا سَهلَ بنَ سَعدِ السَّاعِدِيَّ بِاَيِّ شَيءٍ دُووِيَ جُرحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعلَمُ بِهٖ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالمَاءِ فِي تُرسِهٖ وَكَانَت يَعنِي فَاطِمَةَ تَغسِلُ الدَّمَ عَن وَجهِهٖ وَاُخِذَ حَصِيرٌ فَاُحرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهٖ جُرحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو حازم سے روایت ہے کہ لوگون نے سہل سے پوچھا کہ کس چیز سے دوا کیا گیا زخم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تو سہل نے کہا کہ نہین باقی رہا کوئی جو زیادہ جانتا ہو اسکو مجھ سے تھے علی مرتضےٰ پانی لاتے اپنی ڈھال مین اور تھین فاطمہ رض دھوتین خون کو آپ کے منہ سے اور چٹائی لے کر جلائی گئی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زخم اسکے ساتھ بھر گیا **ف** اس حدیث کی شرح مغازی مین آویگی (فتح) **باب** مَا يُكرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالاِختِلَافِ فِي الحَربِ وَعُقُوبَةِ مَن عَصٰى اِمَامَهٗ باب ہے بیان مین اُس چیز کے کہ مکروہ ہے جھگڑے اور اختلاف سے لڑائی مین یعنے لڑائی والون سے لڑائی کے احوال مین اور بیان مین عذاب اس شخص کے جو اپنے امام کی نافرمانی کرے یعنے ساتھ بھاگنے کے اور محروم ہونے کے غنیمت سے وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفشَلُوا وَتَذهَبَ رِيحُكُم يَعنِي الحَربَ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ نہ جھگڑو آپس مین پس بزدل اور نامرد ہو جاؤ گے اور تمہاری لڑائی کی قوت دور ہو جاویگی **ف** اور مراد ریح سے قوت ہے لڑائی مین **حَدَّثَنَا** يَحيٰى ثَنَا وَكِيعٌ عَن شُعبَةَ عَن سَعِيدِ بنِ اَبِي بُردَةَ عَن اَبِيهِ عَن جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَاَبَا مُوسٰى اِلَى اليَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَختَلِفَا ترجمہ ابو موسےٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا سو فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور خوشخبری دو اور نہ بھڑکاؤ آپس مین موافقت کرو اور اختلاف نہ کرو **ف** مراد اس حدیث سے یہی اخیر قول ہے کہ اختلاف نہ کرو اور اسکی شرح کتاب المغازی مین آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا** عَمرُو بنُ خَالِدٍ ثَنَا زُهَيرٌ ثَنَا اَبُو اِسحَاقَ قَالَ سَمِعتُ البَرَاءَ بنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا
الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا
تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ فَهَزَمُوْهُمْ قَالَ فَاَنَا وَاللهِ رَاَيْتُ النِّسَآءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ
وَاَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةَ اَىْ قَوْمِ الْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ
اَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالُوْا وَاللهِ لَنَاْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا اَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ فَاَقْبَلُوْا
مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِىْ اُخْرٰىهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ
اثْنَىْ عَشَرَ رَجُلًا فَاَصَابُوْا مِنَّا سَبْعِيْنَ وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ اَصَابُوْا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً سَبْعِيْنَ اَسِيْرًا وَسَبْعِيْنَ قَتِيْلًا فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ اَفِى الْقَوْمِ
مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجِيْبُوْهُ ثُمَّ قَالَ اَفِى الْقَوْمِ ابْنُ اَبِىْ
قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَفِى الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ
اَمَّا هٰؤُلَآءِ فَقَدْ قُتِلُوْا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهٗ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللهِ يَا عَدُوَّ اللهِ اِنَّ الَّذِيْنَ عَدَدْتَ
لَاَحْيَآءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِىَ لَكَ مَا يَسُوْءُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ اِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِى
الْقَوْمِ مُثْلَةً لَّمْ اٰمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِىْ ثُمَّ اَخَذَ يَرْتَجِزُ اُعْلُ هُبَلْ اُعْلُ هُبَلْ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْهُ لَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اِنَّ لَنَا
الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْهُ لَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا نَقُوْلُ
قَالَ قُوْلُوا اللهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے عبداللہ بن جبیر کو پیادوں پر سردار کیا اور وے پچاس مرد تھے سو فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیاں ہمکو
اوچکے لیتی ہیں تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو یہاں تک کہ میں تمکو بلا بھیجوں اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے ان کافروں کو
اپنے قدموں سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو یہاں تک کہ میں تمکو بلا بھیجوں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
انکو شکست دی براء نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں نے مشرکوں کی عورتوں کو دیکھا کہ اپنے کپڑے اٹھا کر جلد چلتی تھیں
اونکی پازیبات اور پنڈلیاں ننگی ہوئی تھیں تو عبداللہ بن جبیر کے یاروں نے کہا کہ غنیمت لو اے قوم غنیمت لو کہ
تمہارے یار غالب ہوئے پس کس چیز کی انتظار کرتے ہو تو عبداللہ بن جبیر نے کہا کہ کیا تم بھول گئے جو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے تمکو کہا تھا انہوں نے عبداللہ کا کہنا نہ مانا اور کہا قسم ہے اللہ کی البتہ ہم لوگوں میں جاتے ہیں پس غنیمت
پاتے ہیں سو جب وے انہیں آئے تو انکے منہ پھیر گئے تو سامنے آئے لوگوں کو اس حال میں کہ بھاگتے تھے پس یہ اثر

وقت تہا جبکہ بلاتے تہے انکو رسول پچہلے لوگون مین پس نہ باقی رہے ساتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر بارہ مرد تو کافرون نے ہم مین سے ستر آدمی کو قتل کیا اور جنگ بدر کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کی اصحاب نے مشرکین سے ایک سو چالیس آدمی پائے تہے ستر قیدی اور ستر مقتول تو ابو سفیان نے تین بار کہا کہ کیا قوم مسلمانون مین محمد ہین تو منع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو اس سے کہ اسکو جواب دین پہر اُس نے تین بار کہا کہ کیا قوم مین ابو بکر ہین پہر تین بار کہا کہ کیا قوم مین عمر بن خطاب ہین پہر اپنے ساتہیون کی طرف پہر چلا اور کہنے لگا کہ ایہر یہ تینون پس مارے گئے یعنے جب مسلمانون کی طرف سے کسی نے اسکو جواب نہ دیا تو اسکو گمان ہوا کہ یہ مارے گئے ورنہ جواب دیتے تو عمر فاروق اپنے تئین نہ روک سکے تو انہون نے کہا کہ اے دشمن خدا کے قسم ہے اللہ کی کہ تو نے جھوٹ کہا جنکو تو نے گنا البتہ وے سب زندہ ہین اور تحقیق باقی ہے واسطے تیرے وہ چیز کہ ناخوش کرے تجہکو ابو سفیان نے کہا کہ یہ دن بدر کے دن کے مقابلے ہے اور لڑائی مانند ڈولون کی ہے یعنے بدر کے دن تم غالب ہوئے تہے اور آج ہم تحقیق تم اپنے مردون مین ناک کان کٹے پاؤگے کہ مینے اسکا حکم نہین کیا اور نہ مین اُس سے ناخوش ہون پہر گانے لگا کہ بلند ہوا ہے ہبل (ایک بت کا نام ہے جو کعبے مین رکہا ہوا تہا) بلند ہوا ہبل تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جواب نہین دیتے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت ہم کیا کہین فرمایا کہ کہو اللہ بلند تر اور بزرگ تر ہے تو ابو سفیان نے کہا کہ ہمارے واسطے عزیٰ ہے اور تمہارے واسطے عزے نہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اسکو جواب نہین دیتے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت ہم کیا جواب دین فرمایا کہ اللہ ہے مددگار ہمارا اور نہین مددگار واسطے تمہارے ف اور غرض اس سے یہ ہے کہ شکست واقع ہوئی بہ سبب مخالفت تیر اندازون کے واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹیو اور پوری شرح اسکی مغازی مین آوے گی (فتح) **بَابٌ** اِذَا فَزِعُوْا بِاللَّيْلِ جب لوگ رات کو ڈرین یعنے تو لائق ہے واسطے امیر لشکر کے کہ خود اس خبر کا حال دریافت کرے ساتہ اُس شخص کے کہ اسکو اس واسطے بلاوے **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے بہتر اور دلاور تر تہے اور سخی تر تہے ایک رات مدینے والے گہبرائے کہ انہون نے ایک آواز سُنی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو آگے سے ملے اس حال مین کہ ابو طلحہ کے ننگے گہوڑے پر سوار تہے اور اپنی گردن مین اپنی تلوار کو لٹکائے ہوئے تہے پس فرمایا کہ مت گہبراؤ مت گہبراؤ پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے گہوڑے کو ندیا پایا ف اسکی شرح ہبہ مین گذر چکی ہے

باب من رای العدو فنادی باعلی صوتہ یا صباحاہ حتی یسمع الناس جو دشمن کو دیکھے اور اپنی بلند آواز سے پکارے یا صباحاہ تاکہ لوگون کو سناوے **حدثنا** المکی بن ابراھیم انا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ انہ اخبرہ قال خرجت من المدینۃ ذاھبا نحو الغابۃ حتی اذا کنت بثنیۃ الغابۃ لقینی غلام لعبد الرحمن بن عوف قلت ویحک ما بک قال اخذت لقاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت من اخذھا قال غطفان وفزارۃ فصرخت ثلاث صرخات اسمعت ما بین لابتیھا یا صباحاہ یا صباحاہ ثم اندفعت حتی القاھم وقد اخذوھا فجعلت ارمیھم واقول انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع فاستنقذتھا منھم قبل ان یشربوا فاقبلت بھا اسوقھا فلقینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان القوم عطاش وانی اعجلتھم ان یشربوا سقیھم فابعث فی اثرھم فقال یا ابن الاکوع ملکت فاسجح ان القوم یقرون فی قومھم **ترجمہ** سلمہ رض سے روایت ہو کہ مین مدینے سے نکلکر غابہ (ایک جگہ کا نام ہے ایک منزل مدینے سے طرف شام کی) کو چلا یہان تک کہ جب مین غابہ کے پہاڑ پر پہونچا تو عبد الرحمن بن عوف کا غلام مجھے راہ مین ملا تو مینے کہا کہ تجھکو خرابی ہو تجھ کو کیا ہوا اُسنے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیان پکڑی گیین مینے کہا کہ انکو کس نے پکڑا اُسنے کہا کہ غطفان اور فزارہ کی قوم نے تو مینے تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو کہ سنا یا مینے اُس شخص کو کہ مدینے کی دونو طرف پتھریلی زمین کے درمیان ہے یعنے مینے ایسی بلند آواز سے چیخ ماری کہ مدینے کو سب لوگون نے سن لیا پھر مین اکیلا اُنکے پیچھے دوڑا یہان تک کہ مین انکو ملا اور حالانکہ انھون نے اونٹنیان پکڑی ہوئی تھین سو مین انکو تیر مارنے لگا اور مین یون کہتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی موت کا دن ہے سو مینے انسے سب اونٹنیان چھین لین تو مین انکو ہانکتا ہوا آگے بڑھا تو راہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھکو ملے یعنی سوارون کو لیکر دوڑے جاتے تھے تو مینے کہا کہ یا حضرت وے لوگ ابھی پیاسے ہین مینے انکو پانی نہین پینے دیا سو انکے پیچھے لشکر کو بھیجیے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اکوع کے بیٹے تو تو قابو پاچکا انپر سو نرمی اور آسانی کر کہ البتہ ان لوگون کی مہمانی ہوتی ہوگی انکی قوم مین یعنے تو انپر غالب ہوچکا اب در گذر کر جانے دے اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے **ف** ابن منیر نے کہا کہ جگہ اس ترجمہ کی یہ ہے کہ اس طرح کا پکارنا جاہلیت کا پکارنا نہین جو منع ہے اس واسطے کہ یہ استغاثہ ہے کافرون پر (فتح) **باب** من قال خذھا وانا ابن فلان جو کہے کہ لے اسکو اور مین فلانے کا بیٹا ہون **ف** یہ کلمہ ہے کہ ہجو کے وقت کہا جاتا ہے ابن منیر نے کہا کہ موقع اسکا احکام سے یہ ہے کہ وہ خارج ہے فخر کرنے سے جو منع ہے واسطے تقاضا کرنے حال کے اسکو مین کہتا ہون کہ یہ قریب ہے جواز اختیال سے حرب مین سوای غیر اسکے کی (فتح) وقال سلمۃ خذھا وانا ابن الاکوع یعنے اور سلمہ نے کہا کہ لے اسکو اور مین اکوع کا بیٹا ہون **ف** یہ ایک ٹکڑا ہے سلمہ کی حدیث کا جو ابھی مذکور

ہوچکی ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو مسلم نے دوسرے طریق سے اور آمین ہے کہ لے ہسکو اور مین ہون کا بیٹا
ہون یعنے یہ لفظ کہنا اپنی تعریف مین درست ہی حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ
سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ فَقَالَ یَا اَبَا عُمَارَۃَ اَوَلَّیْتُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَاَنَا اَسْمَعُ اَمَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ یُوَلِّ یَوْمَئِذٍ کَانَ اَبُوْ سُفْیَانَ ابْنُ الْحٰرِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِہٖ فَلَمَّا غَشِیَہُ الْمُشْرِکُوْنَ
نَزَلَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ + اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِیَ مِنَ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ
اَشَدُّ مِنْہُ ترجمہ ابی اسحق رضہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے برار بن عازب رضہ اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ کیا تم
جنگ حنین کے دن بہاگ گئے تھے برار نے کہا اور حالانکہ مین (ابو اسحاق) سنتا تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
تو اس دن ہرگز پیٹھ نہین پہیری اور ابو سفیان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خچر کی باگ پکڑے ہوئے تھا سو جب کافرون
نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گہیر لیا تو حضرت سواری سے تلے اترے اور فرمانے لگے کہ مین پیغمبر ہون اسمین
کچھ جھوٹ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون سو نہین دیکھا گیا لوگون مین اس دن کوئی زیادہ تر سخت حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے لڑائی مین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا کہ مین فلانے کا بیٹا ہون جائز ہے بَابٌ اِذَا
نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلٰی حُکْمِ رَجُلٍ جب اترے دشمن ایک مرد کے حکم پر یعنے پس جائز رکہا اسکو امام تو جاری ہوتا ہے حکم اسکا
حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ھُوَ ابْنُ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَیْظَۃَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ قَرِیْبًا مِّنْہُ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی
سَیِّدِکُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ قَالَ
فَاِنِّیْ اَحْکُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَۃُ وَاَنْ تُسْبٰی الذُّرِّیَّۃُ قَالَ لَقَدْ حَکَمْتَ فِیْھِمْ بِحُکْمِ الْمَلِکِ ترجمہ ابو سعید رضہ سے
روایت ہی کہ جب یہود بنی قریظہ سعد رضہ کے حکم پر اترے یعنی قلعے سی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو سعد کے بلانے
کے واسطے بہیجا اور سعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھے یعنے انکو اپنے پاس خیمے مین جگہ دی ہوئی تہی تاکہ
قریب سی انکی بیمار پرسی کرین اس بیماری مین جو انکو تیر لگنے سی پہونچی تہی تو سعد گدہے پر سوار ہو کر آئے پہر جب
نزدیک ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اٹھ کھڑے ہو طرف سردار اپنے کی سو سعد آئے اور
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے کہا کہ مقرر یہ لوگ یعنے بنی قریظہ
تمہارے حکم پر راضی ہو کر اترے ہین یعنے اس بات پر راضی ہوئے ہین کہ جو کچھ سعد ہمارے حق مین حکم کرین ہمکو منظور
ہی تو سعد نے کہا کہ مین حکم کرتا ہون کہ انکے لڑنے والے مارے جاوین یعنے جو لڑنے کی قابل ہین اور انکے جورو
لڑکے قید کیے جاوین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے انکے حق مین حکم کیا ساتھ حکم بادشاہ کے

یعنی تو نے ایسا حکم کیا کہ اُس سے خدا راضی ہو ف اس حدیث کی شرح مغازی میں آویگی۔ ابن منیر نے
کہا کہ استفادہ ہوتا ہے حدیث سے لازم ہونا حکم محکم کا ساتھ رضامندی مدعی اور مدعی علیہ کے (فتح) بَابُ
قَتْلِ الْاَسِيْرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ باب ہے بیان میں قتل کرنے قیدی کے اور قتل کرنے کے نشانہ ٹھیرا کر یعنے جاندار چیز
کو کھڑا کیا جاوے پھر اسکو تیر سے مارا جاوے حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھی سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر سے
خود اتاری تو ایک مرد آیا سو اُس نے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردے پکڑے ہوئے ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ف اس حدیث کی شرح حج میں گذر چکی ہے اور تحقیق پہلے گذر چکا ہے کہ امام اختیار
کرے وہ چیز کہ وہ زیادہ تر مفید ہے واسطے اسلام کے اور مسلمانوں کے درمیان قتل کرنے قیدی کے یا
احسان کرنے کی اوپر اُسکے ساتھ بدلہ لینے کو یا بغیر بدلے کے یا غلام بنانے اسکے کو (فتح) بَابُ هَلْ يَسْتَاْسِرُ
الرَّجُلُ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَاْسِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ کیا طلب کرے مرد قید ہونا اپنا یعنے اپنے نفس کو قید
ہونے کو واسطے دوسری کی سپرد کرے یا نہیں اور جو اپنے تئیں قید ہونے کے لیے سپرد نہ کرے اور جو قتل ہونے
کے وقت دو رکعت نماز پڑھے حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ
سُفْيَانَ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِّبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ
ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْهَدْاَةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ
وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ قَرِيْبًا مِّنْ مِّائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ
فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَاْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوْا
اٰثَارَهُمْ فَلَمَّا رَاٰهُمْ عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُهٗ لَجَاُوْا اِلٰى فَدْفَدٍ وَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَهُمُ انْزِلُوْا فَاَعْطُوْنَا
بِاَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ لَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ اَحَدًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ اَمِيْرُ السَّرِيَّةِ اَمَّا اَنَا
فَوَاللّٰهِ لَا اَنْزِلُ الْيَوْمَ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةٍ
فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبُ الْاَنْصَارِيُّ وَابْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ
فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَاَوْثَقُوْهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَ
اللّٰهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ فِيْ هٰؤُلَاءِ لَاُسْوَةً يُرِيْدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ عَلٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَاَبٰى

فقتلوه فانطلقوا بخبيب وابن الدثنة حتى باعوهما بمكة بعد وقيعة بدر فابتاع خبيبا بنو الحارث
ابن عامر بن نوفل بن عبد مناف وكان خبيب هو قتل الحارث بن عامر يوم بدر فلبث خبيب
عندهم اسيرا فاخبرني عبيد الله بن عياض ان بنت الحارث اخبرته انهم حين اجتمعوا استعار
منها موسى يستحد بها فاعارته فاخذ ابنا لي وانا غافلة حتى اتاه قالت فوجدته مجلسه على
فخذه والموسى بيده ففزعت فزعة عرفها خبيب في وجهي فقال اتخشين ان اقتله ما كنت
لافعل ذلك والله ما رايت اسيرا قط خيرا من خبيب والله لقد وجدته يوما ياكل من قطف
عنب في يده وانه لموثق في الحديد وما بمكة من ثمر وكانت تقول انه لرزق من الله رزقه
خبيبا فلما خرجوا من الحرم ليقتلوه في الحل قال لهم خبيب ذروني اركع ركعتين فتركوه
فركع ركعتين ثم قال لولا ان تظنوا ان ما بي جزع لطولتها اللهم احصهم عددا وقال + ولست ابالي
حين اقتل مسلما + على اي شق كان لله مصرعي + وذلك في ذات الاله وان يشا + يبارك
على اوصال شلو ممزع + فقتله ابن الحارث فكان خبيب هو سن الركعتين لكل امرء مسلم
قتل صبرا فاستجاب الله لعاصم بن ثابت يوم اصيب فاخبر النبي صلى الله عليه اصحابه خبرهم
وما اصيبوا وبعث ناس من كفار قريش الى عاصم حين حدثوا انه قتل ليؤتوا بشيء منه يعرف
وكان قد قتل رجلا من عظمائهم يوم بدر فبعث على عاصم مثل الظلة من الدبر فحمته
من رسولهم فلم يقدروا على ان يقطعوا من لحمه شيئا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے دس آدمی بطور لشکر جاسوسی کے بھیجے اور عاصم بن ثابت کو اپنا سردار کیا سو وے چلے یہان تک کہ
جب ہدہ مین پہونچے اور وہ ایک جگہ ہے درمیان عسفان اور مکے کی تو ذکر کیے گئے واسطے قبیلے ہذیل کے جنکو
بنو لحیان کہا جاتا تھا یعنے انکو خبر ہوئی تو انکے واسطے دو سو آدمی کے قریب نکلے کہ سب تیر انداز تھے تو وے انکے
پیچھے چلے یہان تک کہ انہون نے انکی کھجورین کہانے کی جگہ پائی جسکو انہون نے مدینے سے خرچ راہ لیا تھا سو انہون
نے کہا کہ یہ مدینے کی کھجورین ہین تو انکے پیچھے چلے سو جب عاصم اور اسکے یارون نے انکو دیکھا تو ایک بلند
جگہ کی طرف پناہ لی اور کافرون نے انکو گھیرا تو کافرون نے انکو کہا کہ اترو اور ہمکو اپنے ہاتھ دو یعنے اپنے تئین ہمارے
حوالے کرو اور واسطے تمہارے قول و قرار ہے کہ ہم کسی کو تم مین سے نہ مارینگے تو عاصم لشکر کے سردار نے کہا کہ اے یارو مین
پس قسم ہے اللہ کی نہین اترونگا آج بیچ ذمے کافر کے الہی ہمارے نبی کو ہمارے حال سے خبر دے تو کافرون
نے انکو تیرون سے مارا تو عاصم سمیت سات آدمی کو قتل کیا اور باقی تین آدمی عہد پیمان کے ساتھ انکی طرف
اترے انمین سے ایک خبیب انصاری تھا دوسرا ابن دثنہ اور تیسرا ایک مرد اور تھا سو جب کافر انپر قادر ہوئے تو اپنے

ہلانون کی تانت کہولکر انکو باندہ لیا تو تیسرے مرد نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی یہ اول دغا ہے قسم ہے اللہ کی مین تمہارے
ساتہ نہ جاؤن گا البتہ مجہہ کو ان لوگون کی چال چلنی ہے یعنے شہیدون کی سو انہون نے اسکو کہینچا اور اسکے
ساتہ محنت کی اسپر کہ وہ انکے ساتہ چلے اسنے نہ مانا تو انہون نے اسکو مار ڈالا اور خبیب اور ابن دثنہ کو لیکر چلے یہان
تک کہ دونو کو مکے مین بیچا بعد جنگ بدر کے سو خبیب کو تو حارث بن عامر کی اولاد نے مول لیا اور جنگ بدر کے
دن خبیب نے حارث کو قتل کیا تہا سو خبیب کچہہ مدت انکے پاس قید رہا پس خبر دی مجہکو عبید اللہ نے کہ حارث
کی بیٹی نے اسکو خبر دی کہ جب کافر اسکے مارنے کے واسطے جمع ہوئے تو اس نے زیر ناف کے بال مونڈنے کے واسطے
استرہ مانگا تو اس نے اسکو استرہ عاریت دیا سو اسنے میرے بیٹے کو لیا اور مین اس سے بے خبر تہی سو مینے اسکو پایا
کہ میرے بیٹے کو اپنی ران پر بیٹہائے ہوئے ہے اور استرہ اسکے ہاتہ مین ہے سو گہبرائی مین گہبرانا کہ خبیب نے اسکو
میرے چہرے مین پہچانا تو خبیب نے کہا کہ کیا تو ڈرتی ہے کہ مین اسکو قتل کرون تحقیق مین یہ کام نہین کرون گا
قسم ہے اللہ کی مینے کبہی کوئی قیدی خبیب سے بہتر نہین دیکہا قسم ہے اللہ کی کہ البتہ مینے اسکو ایک دن پایا کہ
انگور کے گچہے سے کہاتا تہا جو اسکے ہاتہ مین تہا اور البتہ وہ لوہے کی زنجیرون مین بندہا ہوا تہا اور مکے مین میوہ
نہ تہا اور حارث کی بیٹی کہتی تہی کہ وہ اللہ کی طرف سے روزی تہی جو خدا نے خبیب کو دی تہی سو جب کافر اسکو حرم
سے لی نکلے تاکہ اسکو حل مین یعنے حرم سے باہر قتل کرین تو خبیب نے انکو کہا کہ مجہکو چہوڑو کہ مین دو رکعت نماز
پڑہ لون پہر خبیب نے کہا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم گمان کروگے کہ مجہکو ڈر ہے تو البتہ مین نماز کو دراز کرتا الٰہی ان
سب کو ہلاک کر دے اور نہ باقی چہوڑ انمین سے کسی کو اور مین کچہ پرواہ نہین کرتا جبکہ مسلمان مارا جاؤن اوپر
جس کروٹ کہ ہو واسطے اللہ کے جگہ ہلاک ہونے میرے کی اور یہ مارا جانا میرا خدا کے راہ مین ہے اور اگر خدا
نے چاہا تو برکت کرے گا اوپر جوڑون عضو کٹے ہوئے کے سو حارث کے بیٹے نے اسکو قتل کیا پس تہا خبیب وہ
جس نے سنون کی دو رکعت نماز واسطے ہر مسلمان کے کہ قید مین مارا جاوے تو قبول کی خدا نے دعا عاصم کی جس
دن کہ شہید ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو انکے حال سے خبر دی اور جو مصیبت کہ
انکو پہونچی اور کفار قریش نے کچہ آدمی بہیجے عاصم کے پاس جب کہ انکو خبر ہوئی کہ وہ مارا گیا تاکہ کوئی چیز اس سے لائی جاوے
پہچانا جاوے اور تہا بعض جنگ بدر کے دن انہون نے انکے ایک رئیس کو مارا تہا تو بہیجے گئے عاصم پر زنبور مثل ابر
کی تو زنبورون نے اسکو انکے ایلچیون سے بچایا پس نہ قادر ہوئے اسپر کہ اسکے بدن سے کچہ گوشت کاٹین **ف**
یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب مین اور اسکی شرح مغازی مین آویگی **باب فکاک الاسیر** باب ہے بیان مین
چہڑانے قیدی کے **ف** یعنے دشمن کے ہاتہ سے ساتہ مال کے ہو یا ساتہ غیر اسکے کی **حدثنا** قتیبۃ بن سعید
حدثنا جریر عن منصور عن ابی وائل عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکوا العانی

یعنی الاسیر واطعموا الجائع وعودوا المریض ترجمہ ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ چھوڑاؤ قیدی کو کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خبر پوچھو بیمار کی ف ابن بطال نے کہا کہ چھوڑانا قیدی کا فرض کفایہ
ہے اور یہی قول ہے جمہور کا اور اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ بیت المال سے اور مالک سے بھی مروی ہے اور احمد نے
کہا کہ بدلہ دیا جاوے ساتھ سروں کے اور ایسا ہی ساتھ مال کے پس اسکو میں نہیں پہچانتا اور اگر ہوں نزدیک مسلمانوں
کی قیدی اور نزدیک کافروں کے قیدی اور اتفاق کریں دیر بدلے کی تو متعین ہوتا ہے اور نہیں جائز ہے بدلہ
لینا کافروں کے قیدیوں کا ساتھ مال کے (فتح) حدثنا احمد بن یونس ثنا زھیر ثنا مطرف ان
عامرا حدثھم عن ابی جحیفۃ قال قلت لعلی ھل عندکم شیء من الوحی الا ما فی کتاب اللہ قال
لا والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ ما اعلمہ الا فھما یعطیہ اللہ رجلا فی القرآن وما فی ھذہ الصحیفۃ
قال العقل وفکاک الاسیر وان لا یقتل مسلم بکافر ترجمہ ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے علی مرتضےٰؓ سے
کہا کہ کیا تمہارے پاس کچھ چیز وحی سے ہے سوائے اُس چیز کے کہ قرآن میں ہے یعنی سوائے قرآن کے علیؓ نے کہا کہ نہیں
قسم ہے اس ذات کی جس نے پیدا کیا اناج کو اور پیدا کیا جاندار چیز کو میں اسکو نہیں جانتا مگر سمجھ کہ خدا کسی
شخص کو قرآن میں دیتا ہے اور جو کچھ کہ اس کاغذ میں ہے لکھا ہوا ہے میں نے کہا کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہوا ہے
علی مرتضےٰ نے فرمایا کہ دیت اور قدر اُسکا اور چھوڑانا قیدی کا یعنی ثواب اسکا اور یہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے
کافر کے ف اسکی شرح کتاب العلم میں گذر چکی ہے اور باقی آئندہ آویگی انشاء اللہ تعالیٰ (فتح) باب فداء
المشرکین باب ہے بیان میں بدلہ لینے کو مشرکین سے یعنی ساتھ مال کے کہ اُنسے لیا جاوے ف کچھ بیان اسکا
پہلے باب میں گذر چکا ہے حدثنا اسمعیل بن ابی اویس ثنا اسمعیل بن ابراھیم بن عقبۃ عن
موسی بن عقبۃ عن ابن شھاب حدثنی انس بن مالک ان رجالا من الانصار استاذنوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ائذن لنا فلنترک لابن اختنا عباس فداءہ فقال لا
تدعون منہ درھما وقال ابراھیم ثنا عبد العزیز بن صھیب عن انس اتی النبی صلی اللہ علیہ و
سلم بمال من البحرین فجاءہ العباس فقال یا رسول اللہ اعطنی فانی فادیت نفسی وفادیت
عقیلا فقال خذ فاعطاہ فی ثوبہ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ کچھ انصاری مردوں نے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے پروانگی چاہی پس عرض کیا کہ یا حضرتؐ ہمکو پروانگی دیجیئے کہ ہم اپنے بھانجے عباسؓ کا بدلہ مال
چھوڑ دیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس سے ایک درہم نہ چھوڑو اور نیز انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال لایا گیا تو عباسؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس کہا کہ یا حضرت
مجھ کو مال دیجیے کہ مقرر میں نے بدلہ دیا ہے اپنی جان سے اور بدلہ دیا ہے عقیل کا یعنی جنگ بدر کے دن تو حضرت

نسمہ بمعنی آدمی والنفس ۱۲ فی المنتخب

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے لے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اُسکے کپڑے مین دیا **ف** اور استدلال کیا ہے ساتھ اسکے ابن بطال نے اوپر جواز دینے بعضی قسمون کے زکوۃ سے اور اسمین دلالت نہین اسواسطے کہ یہ مال زکوۃ کا نہ تہا اور بر تقدیر ہونے اسکے کہ زکوۃ سے پس عباسؓ نہین اہل زکوۃ سے اور حق یہ ہے کہ مال مذکور خراج یا جزیہ کا تہا اور یہ دونو مصالح کے مال سے ہین اور اسکا بیان جزیہ مین آویگا (فتح) **حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ** ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ جَاءَ فِي اُسَارٰى بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ ترجمہ جبیرؓ سے روایت ہے اور وہ بدر کے قیدیون مین آیا تہا کہا اس نے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ مغرب کی نماز مین سورہ طور پڑہتے تہے **ف** یہ جو کہا کہ وہ بدر کے قیدیون مین آیا تہا تو اسکے معنے یہ ہین کہ آیا تہا بیچ طلب کرنے بدلہ قیدیون بدر کے اور اسکی شرح کتاب القراءۃ مین گذر چکی ہے اور کچہ شرح اسکی مغازی مین آویگی **بَابُ الْحَرْبِيِّ اِذَا دَخَلَ دَارَ الْاِسْلَامِ بِغَيْرِ اَمَانٍ** باب ہے کہ اگر کافر حربی دار الاسلام مین بغیر امان کے داخل ہو **ف** تو کیا جائز ہے قتل کرنا اسکا اور اختلاف مسئلون مین ہے مالک نے کہا کہ امام کو اسمین اختیار ہے اور حکم اسکا حکم اہل حرب کا ہے اور کہا اوزاعی اور شافعی نے کہ اگر وہ دعوی کرے کہ وہ ایلچی ہے تو اس سے قبول کیا جاوے اور ابو حنیفہ اور احمد نے کہا کہ یہ دعوی اسکا قبول نہ کیا جاوے اور وہ فی ہے واسطے مسلمانون کے (فتح) **حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَيْمٍ ثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلَهٗ فَنَفَّلَهٗ سَلَبَهٗ يَعْنِيْ اَعْطَاهُ ترجمہ سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ مشرکین کا ایک جاسوس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سفر مین تہے تو وہ آپ کے اصحاب کے پاس بیٹہکر گفتگو کرنے لگا پہر پہرا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو ڈہونڈہکر مار ڈالو کہ وہ جاسوس ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا اسباب سلمہؓ کو دیا **ف** مسلم مین عکرمہؓ سے اس روایت مین اتنا اور زیادہ ہے کہ سلمہ نے کہا کہ مین دوڑتا ہوا نکلا یہان تک کہ مینے اونٹ کی مہار پکڑی سو مینے اسکو بٹہلایا سو جب اُس نے اپنا گہٹنا زمین پر رکہا تو مینے اپنی تلوار کہینچ کر اسکے سر پر ماری سو وہ مرگیا سو لایا مین سواری اسکی اور جو اسپر تہا اس حال مین کہ مین اسکو کہینچتا تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑہکر مجہہ کو جا ملے تو فرمایا کہ کافر کو کس نے مارا ہے لوگون نے کہا کہ اکوع کے بیٹے نے فرمایا کہ اسکا سب اسباب اسکے واسطے ہے اس سے معلوم ہوا کہ باعث اوپر قتل کرنے اسکے کے یہہ ہے کہ اس نے مسلمانون کے ستر پر جہانکا اور جلدی کی تاکہ آپ کے اصحاب کو معلوم کرے پس غنیمت جانے غفلت انکی کو اور اسکے قتل مین مسلمانون کی مصلحت تہی اور نووی نے کہا کہ اسمین روا ہے قتل کرنے جاسوس حربی کافر کا اور اسپر اتفاق ہے اور جو اسپر عہد والا کافر

اور ذمی پس کہا مالک اور اوزاعی نے کہ اس سے اسکا عہد ٹوٹ جاتا ہے اور نزدیک شافعیہ کے خلاف ہو اور یہ
اگر شرط کی ہو اسپر بیچ عہد اسکے کی تو ٹوٹ جاتا ہے عہد اسکا اتفاقا اور اسمین حجت ہو واسطے اُس شخص کے
جو کہتا ہے کہ اسباب مقتول کا سب واسطے قاتل کے ہے اور جو کہتا ہے کہ وہ اسکا مستحق نہین مگر ساتھ قول امام کے
وہ جواب دیتا ہے کہ نہین حدیث مین وہ چیز کہ دلالت کرے اوپر ایک دو امرون کے بلکہ وہ دونو کے واسطے
محتمل ہے لیکن ایک روایت مین ہے کہ ایک مرد کھڑا ہوا سو اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ
جاسوس ہو واسطے مشرکین کی تو فرمایا کہ جو اسکو مارے پس اسکو واسطے ہو اسباب اسکا کہا پس مینے اسکو پایا تو مینے
اسکو مار ڈالا پس یہ تائید کرتی ہے احتمال ثانی کو بلکہ قرطبی نے کہا کہ اگر کہتے کہ قاتل مستحق ہے سلب کا ساتھ مجرد
قتل کے تو نہ ہوتا واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لہ سلبہ اجمع - کوئی فائدہ اور تعاقب کیا گیا ساتھ
اس کے کہ احتمال ہو کہ ہو یہ حکم سوای اسکے نہین کہ ثابت ہوا ہو اُسی وقت اور تحقیق استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے
اوپر جواز تاخیر بیان کے وقت خطاب سے اس واسطے کہ قول اللہ تعالے کا - واعلموا انما غنمتم من شئ تمام
ہر غنیمت مین پس بیان کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد زمانے دراز کے کہ سلب واسطے قاتل کے ہے
برابر ہے کہ ہم اسکو امام کی اجازت کی ساتھ قید کرین یا نہین اور اسپر قول مالک کا کہ نہین پہونچی مجھکو یہ بات کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو مگر دن حنین کے پس اگر مراد مالک کی یہ ہے کہ ابتدا اس حکم کا حنین کے
دن تھا تو وہ مردود ہے لیکن مالک کے غیر پر جو اسکو منع کرتا ہے پس تحقیق مالک نے سوای اسکے نہین کہ پہونچنے
کی نفی کی ہے اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے ابوداؤد مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ مین حکم
کیا کہ اسباب مقتول کا واسطے قاتل کے ہو اور موتہ بالاتفاق جنگ حنین سے پہلے ہو ابن منیر نے کہا کہ ترجمہ مین
حربی کا ذکر ہے اور حدیث مین جاسوس کا ذکر ہے اور حکم جاسوس کا مخالف ہو واسطے حربی مطلق کے جو
داخل ہوتا ہے بغیر امان کے پس دعوی عام ہے دلیل سے اور جواب دیا گیا ہے کہ جاسوس مذکور نے وہم دلایا
تھا کہ وہ امن والون سے ہے پس جب اُسنے اپنی حاجت ادا کی جاسوسی کرنے سے تو اُٹھ کر جلد چلا پس معلوم ہوگیا
کہ وہ حربی ہے کہ بغیر امان کے داخل ہوا ہے (فتح) بَابٌ یُقَاتَلُ عَنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا یُسْتَرَقُّوْنَ لڑائی
کی جاوے اہل ذمہ کی طرف سے یعنے انکی مدد کی جاوے اگر انکا دشمن انپر غالب ہو اور نہ غلام بنائے جاوین یعنے
اگرچہ وے عہد کو توڑ ڈالین حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ وَاُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ اَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ
وَّرَآئِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا اِلَّا طَاقَتَهُمْ ترجمہ عمر رضہ سے روایت ہو کہ مین وصیت کرتا ہون امیر کو ساتھ ذمی اللہ کے
اور ذمے اُسکے رسول کے یہ کہ پورا کیا جاوے عہد انکا اور یہ کہ لڑائی کی جاوے پیچھے اُن کے سے اور نہ تکلیف دیے جاوین

انکو مگر موافق طاقت انکی کے **ف** یہ حدیث پوری مناقب مین آویگی اور ابن تین نے کہا کہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہین اس واسطے کہ اسمین غلام بنانے کا ذکر نہین اور جواب دیا ہے ابن منیر نے بایںطور کہ لیا ہے اسکو بخاری نے اسکے اس قول سے کہ مین اسکو وصیت کرتا ہون ساتھ ذمہ اللہ کے پس تحقیق مقتضی وصیت بالاشفاق کا یہ ہے کہ نہ داخل ہون غلامی مین اور جو کہتا ہے کہ وہ غلام بنائے جاوین جبکہ عہد کو توڑ والین وہ ابن قاسم ہے اور مخالف ہین اسکے جمہور علماء اور اشہب اور محل اسکا وہ ہے جبکہ قید کرین حربی ذمی کو پھر قید کرین مسلمان ذمی کو اور عجب بات کہی ابن قدامہ نے پس حکایت اجماع کی اور شاید اسکو ابن قاسم کے خلاف کی اطلاع نہین ہوئی اور بخاری کو اطلاع ہوئی پس باب باندھا ساتھ اسکے (فتح) **بَابٌ** هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ کیا طلب کی جاوے شفاعت طرف اہل ذمہ کی اور معاملہ انکا **بَابٌ** جَوَائِزِ الْوَفْدِ باب ہے بیان مین انعام دینے ایلچیوں کے **ف** بعضی روایتون مین پہلا ترجمہ اس باب سے مؤخر ہے اور ساتھ اسکے دور ہو جاتا ہے اشکال پس تحقیق حدیث ابن عباس رض کی مطابق ہے واسطے باب جوائز الوفد کے واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ انعام دیا کرو ایلچیون کو برخلاف ترجمہ دوسرے کے اور شاید بخاری نے باب باندھا تھا ساتھ اسکے اور بیاض خالی چھوڑا تھا تاکہ اسکے موافق کوئی حدیث اسمین وارد کرے پھر اتفاق نہ ہوا اور ایک روایت مین ابن عباس کی حدیث پہلے باب کی تحت مین ہے اور باب جوائز الوفد بالکل بیان نہین ہے اور یہی مناسبت اسکی کے واسطے ترجمہ کے غموض ہے اور شاید وہ اس جہت سے ہے کہ یہود کا نکالنا تقاضا کرتا ہے رفع استشفاع کو اور رغبت دلانا اوپر اجازت وفد کے تقاضا کرتا ہے حسن معاملے کو یا شاید آگی ترجمہ مین ساتھ معنے الام کے ہے یعنے کیا استشفاع کیا جاوے واسطے انکے نزدیک امام کے اور کیا معاملہ کیا جاوے انسے اور دلالت آخر جوہم من جزیرۃ العرب اجیزوا الوفد سے اوپر اسکے ظاہر ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو يَعْقُوبَ بْنُ مُحَمَّدٍ سَأَلْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ وَقَالَ يَعْقُوبُ وَالْعَرْجُ أَوَّلُ تِهَامَةَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ پنجشنبہ کا دن کیا ہے پنجشنبہ کا دن پھر رونے لگے یہان تک کہ انکی آنسوؤں سے پتھر تر ہوئے پھر کہا کہ پنجشنبے کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھدون تا کہ تم اس تحریر کے بعد کبھی بہکو یعنے کبھی مختلف اور حیران نہ ہو تو اصحاب آپسمین جھگڑنے لگے یعنے کاغذ لانے نہ لانے مین کہ کسی نے کہا لاؤ اور کسی نے کہا نہ لاؤ اور پیغمبر کے پاس جھگڑنا لائق نہین تو انہون نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو چھوڑ دیا یعنے عنقریب ہین کہ دنیا کو چھوڑین یا اصحاب نے کہا کہ کیا درد سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان قابو مین نہین رہی یعنے اس کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق کرو پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق کرنے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجھ کو جسمین کہ اب مین مشغول ہون اس سے بہتر ہے جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرنے کے وقت تین چیز کی وصیت کی کہ نکالدیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جس طرح مین انکو انعام دیتا تہا راوی نے کہا کہ مین تیسری چیز کو بہول گیا ابو عبداللہ نے کہا کہ ابو یعقوب نے کہا کہ مینے مغیرہ سے پوچھا کہ عرب کا ٹاپو کون ہے اس نے کہا کہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن اور یعقوب نے کہا کہ عرج اول تہامہ ہے اور اسکی ابتدا ہے

ف ٹاپو عرب کا طول نہایت عدن سے عراق تک ہے اور عرض جدہ سے شام تک ہے اور نام رکھا گیا ہے جزیرہ عرب کا واسطے احاطہ کرنے دریاؤن کے واسطے اسکے یعنی بحر ہند اور بحر قلزم اور بحر فارس اور بحر حبشہ نے اور نسبت کیا گیا طرف عرب کی اس واسطے کہ وہ اسلام سے پہلے اُنکے ہاتھ مین تہا اور وہ انکا وطن تہا اور انکی جگہ تہی لیکن جسمین مشرکون کا رہنا منع ہے وہ خاص مکہ اور مدینہ اور یمامہ ہے اور جو اُسکے آس پاس ہین نہ سوای اُنکے پہر عرب کا ٹاپو بولا جاتا ہے واسطے اتفاق کرنے سب کے اسپر کہ مشرکون کو یمن مین رہنے سے منع نہ کیا جاوے باوجودیکہ وہ بھی جزیرہ عرب مین داخل ہے یہ مذہب جمہور کا ہے اور حنفیہ سے روایت ہے کہ جائز ہے مطلق مگر مسجد حرام اور مالک سے روایت ہے کہ جائز ہے داخل ہونا انکا حرم مین واسطے تجارت کے اور شافعیہ نے کہا کہ نہ داخل ہون حرم مین ہرگز مگر ساتھ اذن امام کے واسطے مصلحت مسلمین کے خاصۃ (فتح) **باب التجمل للوفد** باب ہے بیان مین زینت کرنے کی واسطے ایلچیون کے یعنے جب امام کے پاس کسی ملک کے ایلچی آوین تو امام انکے دکہلانے کے لیے عمدہ لباس پہنے **حدثنا** یحیی بن بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ ان ابن عمر قال وجد عمر حلۃ استبرق تباع فی السوق فاتی بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ابتع ہذہ الحلۃ فتجمل بہا للعید وللوفد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذہ لباس من لا خلاق لہ فلبث ما شاء اللہ ثم ارسل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجبۃ دیباج فاقبل بہا عمر حتی اتی بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ قلت انما ہذہ لباس من لا خلاق لہ او انما یلبس ہذہ من لا خلاق لہ ثم ارسلت الی بہذہ فقال تبیعہا او تصیب بہا بعض حاجتک

[illegible]

ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ عمر فاروق رض نے ایک جوڑا ریشمی پایا جو بازار مین بکتا تہا تو اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور کہا کہ یا حضرت اس جوڑے کو خرید لیں پس زینت کیا کریں ساتہ پہننے اسکے کو دن عید کے اور واسطے ایلچیوں کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اس شخص کا لباس ہے جو آخرت مین بے نصیب ہے یا یون فرمایا کہ اسکو تو وہ پہنتا ہے جو آخرت مین بے نصیب ہے پہر کچہ مدت کی بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی پیرا ابن عمر فاروق رض کو بہیجا تو عمر فاروق رض اسکو لیکر چلے یہان تک کہ اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو کہا کہ یا حضرت آپ نے فرمایا تہا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت مین بے نصیب ہے پہر آپ نے یہ مجہکو بہیجا یعنے پہر مجہکو کیون بہیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تا کہ تو اسکو بیچکر اسکی قیمت سے فائدہ پاوے یا تو اس سے اپنی کوئی حاجت ادا کرے **ف** ابن منیر نے کہا کہ جگہ ترجمہ کی یہ ہے کہ جب عمر فاروق نے کہا کہ آپ اسکو خرید لیں تا کہ عید کے دن اور ایلچیوں کو واسطے زینت کیا کریں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر اسکا انکار نہ کیا بلکہ صرف ریشمی کپڑے کو ساتہ زینت کرنے سے انکار کیا اور اسکی شرح لباس مین آویگی انتہی

بَابٌ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ کس طرح پیش کیا جاوے اسلام لڑکے نابالغ پر **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا هِشَامٌ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرَ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ابْنِ الصَّيَّادِ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ بِشَيْءٍ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ

صَافِ وَهُوَ اِسْمُهٗ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ
ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ
فَقَالَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ
قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کی طرف چلے اور آپکے ساتھ عمر فاروق اور چند اصحاب تھے یہاں تک کہ اسکو لڑکوں کے
ساتھ کھیلتا پایا نزدیک ٹیلے بنی مغالہ کے اور ابن صیاد اس دن بلوغت کے قریب پہونچا تھا تو اسکو کچھ خبر نہ ہوئی یہاں
تک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اسکی پیٹھ پر مارا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا
ہے اسکی کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو ابن صیاد نے آپ کی طرف نظر کی اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں
کی رسول ہو پھر ابن صیاد نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں تو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایمان لایا اللہ کا اور اسکے رسولوں کا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تجھ کو کیا نظر آتا ہے ابن صیاد نے کہا کہ آتی ہے مجھکو خبر جھوٹی اور سچی یعنے جو خبر میں لوگوں کو بتلاتا ہوں
کبھی سچ ہو جاتی ہے اور کبھی جھوٹ نکلتی ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوط ہوا تجھپر حق اور باطل
یعنے جیسے کہ کاہنوں کا حال ہوتا ہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیرے واسطے ایک چیز چھپائی
ہے سو تو بتلا کہ وہ کیا ہے ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور ہو لعین
کنے تو اپنے اس قدر سے ہرگز نہ بڑھے گا عمر فاروقؓ نے کہا کہ اگر حکم ہو تو اسکی گردن کاٹوں حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت میں دجال ہے تو تجھ کو اسپر قابو نہ ملے گا یعنے بلکہ اسکو عیسے علیہ السلام قتل
کرینگے اور اگر ابن صیاد دجال نہیں تو اسکے قتل کرنے میں کچھ بہتری نہیں ابن عمرؓ نے کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ابی بن کعب کے ساتھ اس باغ کی طرف چلے جسمیں ابن صیاد تھا یہاں تک کہ جب نزدیک پہنچے نظر سے
ہوئے تو کھجوروں کی شاخوں میں چھپ کر چاہا کہ ابن صیاد سے کچھ چیز سنیں پہلے اس کے کہ وہ رسالت کا دعوے
آپ کو دیکھے اور ابن صیاد اپنے بچھونے پر لیٹا ہوا تھا اپنی چادر میں کچھ غن غن نا شیاطین علے الکافرین یعنے
نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چھپا تھا کے ساتھ ان امروں کے
تھے تو اس نے ابن صیاد کو کہا کہ اے صاف (یہ ابن صیاد کا نام ہے) دیکھ یہ محمدؐ آئے امتحان کرنا اسکا ساتھ اسی چیز کے
سے اٹھ کھڑا ہوا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اسکے اللہ علیہ وسلم تقی کو شش کرتے
کرتا یعنے اگر اسکی ماں کو ہمارا آنا معلوم نہ ہوتا تو بدستور رہتا اس چیز میں علما کو بہت اختلاف ہے کما سیاتی
چیز کہ اسکے ساتھ اسکا حال کھل جاتا اور اسکی حقیقت حال معلوم ہوتی پندیا کی واسطے فرمانے حضرت صلی اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے یعنے خطبے کے واسطے سو خدا کی تعریف کی جو اسکے لائق ہے پہر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مین تمکو اُس سے ڈراتا ہون اور کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اُس نے
اپنی امت کو اُس سے ڈرایا ہے البتہ ڈرایا ہے اُس سے نوح نے اپنی قوم کو لیکن مین تمکو اسکا ایک ایسا
پتا بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہین بتلایا یاد رکہو کہ مقرر وہ کانا ہے اور بے شک خدا کانا نہین
ف اس ترجمہ کی توجیہ کتاب الجنائز مین - باب یعرض الاسلام علی الصبی - مین گذر چکی ہے اور وجہ
مشروعیت پیش کرنی اسلام کی لڑکے پر یہ حدیث باب کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے ہے جو آپنے
ابن صیاد سے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے اسکی کہ مین اللہ کا رسول ہون اور اس وقت ابن صیاد بالغ نہین ہوا
تہا پس تحقیق دلالت کرتا ہے مدعی کی صحیح ہونے پر اور دلالت کرتا ہے اوپر صحت اسلام لڑکے کی اور یہ
اگر وہ اقرار کرے تو قبول کیا جاوے اس واسطے کہ یہی ہے فائدہ عرض کرنے کا اور یہ جو اُس نے کہا کہ مین
گواہی دیتا ہون کہ تم ان پڑہون کے رسول ہو تو اسمین اشعار ہے ساتہ اسکے کہ جن یہودیون مین سے ابن صیاد
تہا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے قائل اور معترف تھے لیکن دعوی کرتے تہے کہ انکی بعثت
عرب کے ساتہ خاص ہے اور انکی حجت کا فساد واضح ہے اس واسطے کہ جب انہون نے اقرار کر لیا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ کے رسول ہین تو محال ہوا کہ وہ اللہ پر جہوٹ بولین پس جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوی
کیا کہ مین ساری جہان کا رسول ہون خواہ عرب ہون یا غیر تو متعین ہوا صدق انکا پس واجب ہوئی تصدیق انکی
ابن منیر نے کہا کہ سوای اسکے نہین کہ پیش کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو ابن صیاد پر بنا بر اسکے کہ
وہ دجال موعود نہین جس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے مین کہتا ہون کہ یہ بات متعین نہین بلکہ
ظاہر یہ ہے کہ اُسکا امر محتمل تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسکو اسکے ساتہ جانچین پس اگر اُس نے
قبول کیا تو غالب ہوگی یہ ترجیح کہ وہ دجال نہین اور اگر اُس نے اسلام کو قبول نہ کیا تو احتمال باقی رہیگا
مگر یہ کہ اظہار کرنا کذب اُسکا جو منافی ہے واسطے دعوی نبوت کے اور چونکہ یہی مراد تہی
تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہ جواب منصف کے پس کہا کہ مین ایمان لایا اللہ کا اور اسکے رسول کا اور
ابن صیاد کا دستور یہ تہا آئیندہ کی باتین لوگون کو بتلاتا تہا سو کوئی خبر سچی نکلتی تہی اور کوئی جہوٹی
اور اسکے حق مین وحی نہ اتری پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسکا حال
دریافت کرین تہا یہ جانے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف اسکی اور ایک روایت مین ہے
کہ ابن صیاد جو پیدا ہوا اسکی ایک آنکہ ممسوح تہی اور دوسری اٹہی ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم ... اور ترمذی مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال کے ماں باپ

أَتَشْهَدُ أَنِّي
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ
الدُّخُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ النَّبِيُّ
فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ
الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ
وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ
فِيهَا رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ

گھر مین تیس برس اولاد پیدا نہ ہوگی پھر انکے گھر مین ایک لڑکا پیدا ہوگا اسکا ضرر بہت ہوگا اور فائدہ کم اسکی نشانی یہ ہے کہ اسکی مان موٹی ہوگی اسکے ہاتھ دراز ہونگے اور اسکا باپ دراز ہوگا گویا اسکا ناک منقی ہے سو ہم نے سنا کہ ایک لڑکا اس صفت کا پیدا ہوا ہے پس ہم اسکی یعنے ابن صیاد کے مان باپ کے پاس گئے تو بعینہ انکی وہی صفت پائی اور ایک روایت مین ہے کہ اسکی مان بارہ مہینے حاملہ رہیگی اور یہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے تیرے واسطے ایک چیز چھپائی ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے واسطے سورۂ دخان چھپائی تھی اور گویا کہ اطلاق کیا سو[رۃ] کا اور ارادہ کیا بعض کا اور اسپر جواب ابن صیاد کا ساتھ دخ کے پس کہتے ہین کہ وہ مدہوش ہوا پس نہ واقع ہوا لفظ دخان سے مگر اسکے بعض پر اور حکایت کی خطابی نے کہ یہ آیت اس وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین لکھی ہوئی تھی پس نہ راہ یاب ہوا ابن صیاد اس سے مگر ساتھ اس قدر ناقص کے اوپر طریق کاہنون کے پس اسی واسطے اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بڑھیگا تو اپنے قدر سے یعنے اپنے جیسے کاہنون کے قدر سے جو اپنے جنون کی القا سے کچھ جھوٹ سچ ملا ہوا یاد رکھتے ہین اور علماء کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اسکا امر دریافت کرنا اور ظاہر کرنا چاہا تو یہ اس واسطے ہے کہ تا بیان کرین واسطے اصحاب اپنے کے ملمع اسکا تاکہ نہ مخلوط ہو حال اسکا ضعیف پر جو اسلام مین پکا نہین ہوا اور حاصل جواب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو یہ بطور تنزل اور فرض کے فرمایا کہ اگر تو اپنی پیغمبری کے دعوے مین سچا ہے اور تجھ پر امر مخلوط نہین تو مین اللہ کے ساتھ ایمان لایا اور اگر تو جھوٹا ہے اور تیرا امر تجھ پر مخلوط ہے تو نہین اور تحقیق ظاہر ہوا جھوٹ تیرا اور التباس امر کا اوپر تیرے پس نہ بڑھیگا تو اپنے قدر سے اور خطابی نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عمر فاروق کو اسکے مارنے کی اجازت نہ دی باوجودیکہ اُسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے نبوت کا دعوی کیا تھا تو یہ اسواسطے ہے کہ وہ نابالغ تھا اور یا اس واسطے کہ وہ عہد والون مین سے تھا مین کہتا ہون کہ یہی دوسری بات متعین ہے اور احمد کی حدیث مین یہ بات صریح آچکی ہے اور عروہ کے مرسل مین ہے کہ پس نہین حلال ہے واسطے تیرے قتل کرنا اسکا پھر تحقیق بیچ سوال کے نزدیک میرے نظر ہے اس واسطے کہ نہین تصریح کی اُسنے ساتھ دعوی نبوت کی اور سوائے اسکے نہین کہ وہم دلایا اُسنے کہ وہ رسالت کا دعوے کرتا ہے اور نہین لازم آتا دعوی رسالت کے سے دعوی نبوت کا خدا نے فرمایا۔ انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین یعنی بھیجا ہے ہم نے شیطانون کو کافرون پر اور بیچ قصے ابن صیاد کے اہتمام کرنا امام کا ہے ساتھ ان امرون کے جن سے فساد کا خوف ہو اور تفتیش کرنی اوپر انکے اور ظاہر کرنا کذب مدعی باطل کا اور امتحان کرنا اسکا ساتھ اسی چیز کے کہ کھول دیوی حال اسکے کو اور جاسوس کرنے اوپر اہل ریب کے اور یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سنتے کوشش کرتے اُس چیز مین کہ نہین وحی ہوئی تھی اسمین طرف آپکی اور ابن صیاد کے حق مین علما کو بہت اختلاف ہے کما سیاتی اور اسمین دلیل ہے اُس شخص پر جو دعوے کرتا ہے رجعت کا یعنے پھر آنے کا طرف دنیا کی واسطے فرمانے حضرت صلے اللہ

علیہ وسلم کے عمر فاروق کو کہ اگر یہ وہی ہے جس سے تو خوف کرتا ہے تو اسکو مار نہ سکے گا اس واسطے کہ اگر جائز ہوتی یہ بات کہ مردہ دنیا کی طرف پھر آتا ہے تو البتہ نہ ہوتی درمیان قتل کرنے عمر کے ابن صیاد کو اس وقت اور ہونے عیسے علیہ السلام کے کہ وہی اسکو اسکے بعد قتل کرینگے منافات (فتح) یعنے اس واسطے کہ اندرین صورت رجعت ممکن ہے کہ عمر فاروق ابن صیاد کو قتل کرین اور عیسے علیہ السلام کے وقت ابن صیاد پھر دنیا مین پھر آوے تا کہ عیسے علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جاوے **بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** باب ہے بیان مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے واسطے یہود کے کہ اسلام قبول کرو تا کہ دین و دنیا مین سلامت رہو روایت کیا ہے مقبری نے ابوہریرہؓ سے **بَابٌ اِذَا اَسْلَمَ قَوْمٌ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَاَرَضُوْنَ فَهِيَ لَهُمْ** اگر کوئی قوم دار الحرب مین اسلام لاوے اور واسطے انکے مال اور زمینیان ہون تو وہی انکے مالک ہین **ف** اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اسکے طرف رد کی اُس شخص پر جو کہتا ہے حنفیہ سے کہ حربی جب دار الحرب مین اسلام لاوے اور وہان اقامت کرے یہان تک کہ مسلمان اسپر غالب ہون تو وہ لائق تر ہے ساتھ تمام مال اپنے کی مگر زمین اسکی اور غیر منقول چیز اسکی یعنے مانند گھر اور باغ کی پس تحقیق وہ مسلمانون کے واسطے غنیمت ہوتی ہے اور مخالفت کی ہے حنفیہ کی ابو یوسفؒ نے پس کہا اُس نے کہ ایک قوم بنی سلیم کی اپنی زمینون سے بھاگ گئی اور ایک شخص نے انکی زمین لے لی پھر وے مسلمان ہوئے تو انہون نے اپنی زمین کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو انکی زمینین پھیر دین اور فرمایا کہ جب آدمی مسلمان ہو تو وہ لائق تر ہے ساتھ مال اپنے کے اور زمین اپنی کے (فتح) **حَدَّثَنَا** مَحْمُوْدٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ لَا يُبَايِعُوْهُمْ وَلَا يُؤْوُوْهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِيْ **ترجمہ** اسامہؓ سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا کہ یا حضرت آپ کل حجۃ الوداع مین اپنے مکانات سے کس مکان مین اترینگے تو فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے کوئی گھر چھوڑا ہے یعنے عقیل نے ہماری سب مکانات بیچ ڈالے ہین کوئی مکان باقی نہین جا مین اترین پھر فرمایا کہ ہم اترینگے کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر یعنے محصب پر جہان کفار قریش وغیرہ نے آپس مین قسم کہائی تھی بنی ہاشم پر کہ نہ انسے خرید و فروخت کرین اور نہ انکو جگہ دین یعنے یہان تک کہ وے تنگ ہوکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انکے حوالے کر دیوین **ف** یہ حدیث پوری معہ اپنی شرح کے کتاب الحج مین گذر چکی ہے اور آمین وہ چیز ہے جسکے ساتھ وہان باب باندھا ہے یعنے مکہ کے گھرون کا وارث ہونا اور بیچنا لیکن وہ مبنی ہے اسپر کہ مکہ قہر سے فتح ہوا اور مشہور شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ صلح سے

فتح ہوا اور اسکی بحث مغازی مین آویگی اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ جب قرار رکہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عقیل
کو اوپر تصرف اسکے کی بیچ اس چیز کے کہ تہی واسطے دونو کے بہایون اسکے کہ یعنے علی اور جعفر اور واسطے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے گہرون سے اور حویلیون سے ساتہ بیع وغیرہ کے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو نہ بدلایا اور نہ چہینا
انکو اس شخص سے جسکے ہاتہ مین تہی جب فتحیاب ہوئے تو ہوگی اسمین دلالت اوپر برقرار رکھنے اس شخص کے کہ
اسکے ہاتہ مین ہو گہر ہو یا زمین جبکہ مسلمان ہو اور وہ اسکے ہاتہ مین بطریق اولے اور قرطبی نے کہا کہ احتمال ہے
کہ ہو مراد بخاری کی یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احسان کیا اہل مکہ پر ساتہ مالون انکے کی اور گہرون انکے کی پہلے
اس سے کہ مسلمان ہون پس برقرار رکہنا اس شخص کا کہ مسلمان ہو بطریق اولے ہے حدثنا اسمعیل حدثنی مالک
عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعٰى هُنَيًّا عَلَى الْحِمٰى فَقَالَ يَا هُنَىُّ اضْمُمْ
جَنَاحَكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَاِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَنَعَمَ
ابْنِ عَفَّانَ فَاِنَّهُمَا اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَانِ اِلٰى نَخْلٍ وَزَرْعٍ وَاِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ اِنْ
تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَاْتِنِيْ بِبَنِيْهِ فَيَقُوْلُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَتَارِكُهُمْ اَنَا لَا اَبَا لَكَ فَالْمَاءُ
وَالْكَلَاءُ اَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ اَنْ قَدْ ظَلَمْتُهُمْ اِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ قَاتَلُوْا عَلَيْهَا
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمُوْا عَلَيْهَا فِي الْاِسْلَامِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِيْ اَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا حَمَيْتُ
عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضہ نے اپنے غلام کو رکہا یعنے روند پر عامل کیا جسکا
نام ہنی تہا سو فرمایا کہ اے ہنی روک رکہیو اپنے ہاتہ کو مسلمانون سے یعنے انپر ظلم کرنے سے اور ڈرئیو مظلوم کی دعا
سے پس تحقیق دعا مظلوم کی مقبول ہے اور داخل کر روند مین تہوڑی اونٹنیان والے کو اور تہوڑی بکریان والے
کو اور بچا ابن عوف کو چوپایون اور عثمان رضہ کے چوپایون سے پس تحقیق اگر ان دونو کے مواشی ہلاک ہون تو رجوع
کرینگے طرف باغون اور کہیتی کی یعنے انکو مواشی کی چندان حاجت نہین بلکہ انکے پاس اور قسمون کے مال بہت
مین اور تہوڑے اونٹون کا مالک اور تہوڑی بکریون کا مالک اگر انکے مواشی ہلاک ہون تو اپنے جورو لڑکے میرے پاس
لاویگا پس کہیگا اے امیر المومنین ہے امیر المومنین یعنے سوال کریگا اور کہیگا کہ مین محتاج ہون یعنے اگر وے
پانی اور گہاس سے منع کیے جاوین تو انکے مواشی ہلاک ہو جاوینگے پس محتاج ہوگا طرف معاوضہ دینے انکے کی ساتہ
خرچ سونے اور چاندی کے واسطے انکے بند کرنے حاجت انکی کے اور اکثر اوقات معارض ہوگی یہ حاجت
طرف نقد کی بیچ خرچ کرنے اسکے کی دوسری مہم مین) کیا پس مین انکو چہوڑ دون یعنے مین انکو محتاج نہ چہوڑ دون گا
تیرا باپ نہ ہو (یہ بد دعا ہے اسکے حق مین اور ظاہر اسکا مراد نہین) پس پانی اور گہاس آسان تر ہے مجہپر سونے
اور چاندی سے اور قسم ہے اللہ کی البتہ وے گمان کرتے ہین یعنے تہوڑے مواشی والے کہ مینے انپر ظلم کیا یعنے

الصُرَيم مُصَغَّر الصِرْمَة

ورب الغنيمة

وہی لائق تر ہین ساتہ اسکے مجہسے اور حالانکہ یہ زمین البتہ انہین کے شہر ہین اور انہین کا ملک ہے لڑائی کی انہون
نے ان زمینون پر جاہلیت مین اور مسلمان ہوئے ہین اوپر سخاوت ہونے انکے کی اسلام مین یعنے کہتے ہین کہ یہ سب
زمینان ہماری ملک ہین اور سب ہم انکے مالک ہین پہر تو نے کیون روند رکہی ہین قسم ہے اللہ کی کہ اگر نہ ہوتا وہ مال
جسپر مین لوگون کو خدا کے راہ مین سوار کرتا ہون یعنے اونٹون سے کہ ہم سوار کرتے اپنر اس شخص کو جو سواری
نہ پاتا تو مین انکے شہرون سے ایک بالشت بہر زمین نہ گہیرتا ف جہدنتے کہا کہ عمر فاروق نے یہ اس واسطے
کہا تہا کہ مدینے والے عفو پر مسلمان ہوئے تہے اور انکے مال انہین کے واسطے تہے اسی واسطے سول چکایا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے بنی نجار سے ساتہ مکان مسجد لینے کے اور اتفاق کیا ہے علماء نے اسپر کہ جو اہل صلح سے مسلمان
ہو پس وہ لائق تر ہے ساتہ زمین اپنی کے اور جو مسلمان ہوا اہل قہر سے پس زمین اسکی واسطے مسلمانون کے ہے
اس واسطے کہ غالب ہوئے انکے شہرون پر جیسے کہ غالب ہوئے انکے مال پر بخلاف اہل صلح کے بیچ اسکے اور جو
اسکے بہنین کہ روند کہی عمر فاروق رض نے بعض زمین غیر آباد کو اس قسم سے کہ اسمین سبزی اگتی تہی بغیر محنت کسی کے
اور خاص کیا صدقے کے اونٹون کو اور مجاہدین کے گہوڑون کو اور اجازت دی اس شخص کو جس کے مواشی کم
ہون یہ کہ اپنے مواشی کو اسمین چراوے واسطے نرمی کرنے کی ساتہ اسکے پس نہین حجت بیچ اسمین واسطے مخالف کے
اور یہ جو کہا کہ وے گمان کرتے ہین کہ مین نے انپر ظلم کیا تو اشارہ کیا اس نے ساتہ اسکے طرف اسکی کہ وے دعوے
کرتے ہین کہ وہی لائق تر ہین ساتہ اسکے نہ یہ کہ منع کیا انہون نے اپنے حق کو جو انپر واجب ہے اور اس حدیث مین
وہ چیز ہے کہ تہی اسمین عمر فاروق قوت سے اور جودت نظر سے اور شفقت سے اوپر مسلمانون کے اور مالک سے روایت
ہے کہ عمر فاروق کی خلافت مین جو جانور یعنے اونٹ اور گہوڑے وغیرہ روند مین چرتے تہے انکی گنتی چالیس ہزار
کو پہونچی تہی اور سوائے اسکے نہین کہ جائز ہوا یہ واسطے عمر رض کے اس واسطے کہ وہ زمین غیر آباد تہی کسی کے
ملک مین نہ تہی پس روند کہا اسکو عمر فاروق رض نے واسطے اونٹون صدقہ کے واسطے مصلحت عام مسلمانون کی

(فتح) بَابُ كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ لکہنا امام کا لوگون کو یعنے لڑنے والون سے یا بغیر انکے سے اور مراد عام ہے
اس سے کہ وہ خود لکہے یا اور کوئی اسکے حکم سے لکہے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِي مَنْ يَلْفِظُ بِالْإِسْلَامِ مِنَ
النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا
حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ ترجمہ حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ لکہ لاؤ میرے واسطے انکو جو اسلام کا کلمہ پڑہتے ہین لوگون سے تو ہم نے آپ کے واسطے پندرہ سو مرد لکہے
(اور یہ جنگ احد کی طرف نکلنے کے وقت تہا یا نزدیک کہودنے خندق کے یا حدیبیہ مین) سو ہمنے کہا کہ کیا ہم ڈرتے

ہین اور حالانکہ ہم پندرہ سو آدمی ہین یعنے باوجود اتنی کثرت کے ڈرنے کا مقام نہین اور البتہ ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم مبتلا ہوئے یہان تک کہ بعض مرد البتہ تنہا نماز پڑہتا تہا اور حالانکہ وہ ڈرنے والا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ ہم نے پانچ سو مرد پائے اور ایک مین یون ہے کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے **ف** یہ جو حذیفہ نے کہا کہ ہم مبتلا ہوئے تو شاید یہ اشارہ ہے طرف اُس چیز کی کہ واقع ہوئی بیچ اخیر خلافت عثمان کے حکومت بعض امیرون کوفہ کی سے مانند ولید بن عقبہ کی اس واسطے کہ وہ نماز مین تاخیر کرتے تہے اسکو اچھی طرح ادا کرتے تہے اور بعضے پرہیزگار تنہا پوشیدہ نماز پڑہتے تہے پہر امیر کے ساتھ نماز پڑہتے تہے واسطے خوف وقوع فتنے کے اور اس حدیث مین نشانی ہے نبوت کی نشانیون سے اس واسطے کہ یہ پیشین گوئی ہے اور تحقیق واقع ہو سخت تر اس سے بعد حذیفہ کے بیچ زمانے حجاج وغیرہ کے (فتح) اور اس حدیث مین مشروعیت کتابت دفتر لشکرون کی ہے اور کبہی متعین ہوتا ہے وقت حاجت کی طرف جدا کرنے اُس شخص کی جو لڑائی کی صلاحیت رکہتا ہے اور جو نہین رکہتا اور اسمین وقوع عقوبت کا ہے اوپر خودپسندی کرنے کی ساتھ کثرت کی اور ابن منیر نے کہا کہ موضع ترجمہ کی فقہ سے یہ ہے کہ نہ خیال کیا جاوے کہ لکھنا لشکر کا اور گننا عدد لشکر کا ہوتا ہے ذریعہ واسطے دور ہونے برکت کی بلکہ کتابت مامور بہا واسطے مصلحت دینی کے ہے اور جو مواخذہ حنین کے دن واقع ہوا تہا وہ خودپسندی کی جہت سے تہا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اُس نے کہا کہ میرا نام فلانے فلانے جہاد مین لکھا گیا اور میری بی بی حج کو نکلی ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہر جا اور اپنی عورت کی ساتھ حج کر **ف** پوری شرح اسکی حج مین گذر چکی ہے **بَابٌ** اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ باب ہے اس بیان مین کہ مقرر خدا مدد کرتا ہے دین کی گنہگار آدمی سے **حَدَّثَنَا** اَبُو الْيَمَانِ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... اِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ اَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ قِيْلَ اِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کے واسطے فرمایا کہ جو اسلام

کا دعوی کرتا ہے کہ یہ دوزخی ہے سو جب لڑائی حاضر ہوئی یعنے لڑائی کا وقت ہوا تو اس مرد نے سخت لڑائی کی
تو اسکو زخم پہونچا تو کسی نے کہا کہ یا حضرت جسکے واسطے آپ نے کہا تہا کہ وہ دوزخی ہے اُس نے آج سخت لڑائی
کی اور مر گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین گیا تو قریب تہے کہ بعض لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی قول مین شک کرین سو جس حالت مین کہ لوگ اسیئی تردد مین تہے کہ ناگہان کسی نے کہا کہ وہ مرا نہین لیکن اسکو
سخت زخم لگے ہین سو جب رات ہوئی تو زخم پر صبر نہ کر سکا سو اُسنے اپنے تئین مار ڈالا تو کسی نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسکی خبر دی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سب سے بڑا ہے مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ مین
اللہ کا بندہ ہون اور اسکا رسول ہون پہر بلال کو حکم کیا سو اُس نے لوگون مین پکارا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین
مگر وہ شخص کہ مسلمان ہے اور مقرر خدا مدد کرتا ہے اس دین کی گنہگار آدمی سے ف اس حدیث کی پوری
شرح مغازی مین آویگی اور وجہ ظاہر ہے ترجمہ باب مین اور مہلب نے کہا کہ نہین معارض ہے یہ حدیث حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو کہ نہین مدد چاہتے ہم مشرک سے اس واسطے کہ یا وہ خاص ہے ساتہ اس وقت کی
اور یا کہ ہو مراد ساتہ اسکے تاجر غیر مشرک مین کہتا ہون کہ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے اور جواب دیا ہے اسسے
شافعی نے ساتہ اول وجہ کے اور حجت نسخ کی حاضر ہونا صفوان کا ہے حنین مین ساتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی اور وہ مشرک تہا اور اسکا قصہ مشہور ہے مغازی مین اور بعضون نے انمین اور کئی طرح سے تطبیق دی ہے
ایک تطبیق انمین سے یہ ہے کہ جس شخص کے حق مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تہی کہ مین
مشرک سے مدد نہین چاہتا اُس سے اپنے اسلام کی رغبت معلوم کی تہی پس اسکو اس امید سے کہ مسلم ہو اور
اپنا گمان سچا کرے اور ایک تطبیق یہ ہے کہ امر اسمین طرف رای امام کے ہے اور ان دونو مین نظر ہے اسواسطے
کہ لفظ مشرک کا نکرہ ہے سیاق نفی مین پس یہ عموم تخصیص کا محتاج ہے طرف دلیل کی اور ابن منیر نے کہا کہ موضع
ترجمہ کی فقہ سے یہ ہے کہ نہ خیال کیا جاوے امام مین جبکہ اسلام کی رونق رکہے اور غیر عادل ہو یہ کہ ڈالا جاوے نفع اُسکا دین
مین واسطے گناہ اُسکے کہ پس جائز ہے خروج کرنا اوپر اُسکے پس ارادہ کیا اُس نے کہ یہ خیال مدفوع ہے ساتہ اس نص کی
اور یہ کہ مدد کرتا ہے خدا اپنے دین کی ساتہ گنہگار کے اور اسکا گناہ اسکی جان پر ہے (فتح) **بَابُ مَنْ تَاَمَّرَ
فِی الْحَرْبِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَۃٍ اِذَا خَافَ الْعَدُوَّ** جو سردار ہووے لڑائی مین بغیر سردار کرنے امام کے جبکہ خوف کرے
دشمن سے یعنی جائز ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ
اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَۃٍ فَفُتِحَ عَلَیْهِ وَمَا
یَسُرُّنِیْ اَوْ قَالَ مَا یَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ وَاِنَّ عَیْنَیْهِ لَتَذْرِفَانِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا سو فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہوگیا پہر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پہر علم لیا
عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بہی شہید ہوا پہر علم لیا خالد بن ولید نے بغیر سردار بنائے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکو
تو خدا نے اسکو فتح نصیب کی اور ہمکو خوش نہین لگتا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے یعنے شہید نہ ہوتے اور آپ کی دونو
آنکھون سے آنسو جاری تہے ف اسکی شرح مغازی مین آویگی انشاء اللہ تعالے اور وہ بہی ظاہر ہے ترجمہ باب مین
ابن منیر نے کہا کہ پکڑا جاتا ہے حدیث باب سے کہ جو متعین ہو واسطے سرداری کے اور دشوار ہو مراجعت کرنی طرف امام کی
تو اسکی سرداری ثابت ہوتی ہے شرعًا اور واجب ہوتی ہے فرمانبرداری اُسکی حکم مین اور نہین پوشیدہ ہے یہ کہ محل اسکا
وہ ہے جبکہ اتفاق کرین حاضرین اوپر اسکے کہا اُس نے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے یہ کہ مالک کا قول صحیح ہے کہ جب
بادشاہ کے سوا عورت کا کوئی والی نہ ہو اور بادشاہ سے اجازت لینی دشوار ہو تو جائز ہے یہ کہ نکاح کردیوے کوئی ایک اور
اسی طرح جب غائب ہوا امام جمعہ کا تو امام بنے لوگون کا کوئی ایک (فتح) **بَابُ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ** باب ہے مدد کرنا امام کا
لشکر کو ساتھ کمک کے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لِحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا
وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ
الْقُرَّاءَ يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ فَقَنَتَ
شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَؤُوا بِهِمْ قُرْآنًا أَلَا بَلِّغُوا
عَنَّا قَوْمَنَا بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذَلِكَ بَعْدُ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رعل اور ذکوان
اور عصیہ اور بنو لحیان یہ چارون نام ہین عرب کی قومون کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہون نے گمان کیا
کہ وے مسلمان ہوئی ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قوم پر مدد چاہی یعنے چاہا کہ ہمکو مدد دیجیے کہ تا ہم اپنی قوم کو جاکر
ہدایت کرین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو ستر انصاری مردون سے مدد کی انس رض نے کہا کہ ہم انکو قاری کہا کرتے تہے
یعنے وے ستر انصاری قرآن کے قاری تھے دن کو لکڑیان لاتے تہے اور رات کو نماز پڑہتے تہے تو وے انکو لے چلے یہان
تک کہ جب بیر معونہ مین پہونچے کہ نام ہے ایک جگہ کا درمیان مکے اور عسفان کے تو انکے ساتہ دغا کیا اور انکو مار ڈالا
تو قنوت پڑہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ رعل اور ذکوان اور بنی لحیان پر اور قتادہ نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے انس رض نے کہ اصحاب نے انکے سبب سے قرآن پڑہا یعنے جو انکے حق مین اُترا وہ قرآن یہ تہا کہ خبر دار ہو کہ ہماری طرف
سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہونچا دو کہ ہم اپنے رب سے ملے تو وہ ہم سے راضی ہوا اور ہمکو راضی کیا پہر اسکے بعد یہ آیت منسوخ
ہوئی ف یہ حدیث بہی ترجمہ باب مین ظاہر ہے ابن منیر نے کہا کہ تحقیق اجتہاد اور عمل ساتہ ظاہر کے نہین ضرر کرتا
اُسکے صاحب کو اگر واقع ہو خلاف اُس شخص سے جس سے وفا کی امید ہو اور اسکی شرح مغازی مین آویگی (فتح)

باب مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَاَقَامَ عَلٰى عَرْصَتِهِمْ ثَلٰثًا جو غالب ہو دشمن پر پھر انکے میدان میں تین دن ٹھیرے **حدثنا** محمد بن عبد الرحیم ثنا روح بن عبادة ثنا سعید عن قتادة قال ذکر لنا انس بن مالک عن ابی طلحة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان اذا ظهر على قوم اقام بالعرصة ثلث لیال تابعه معاذ وعبد الاعلى قالا ثنا سعید عن قتادة عن انس عن ابی طلحة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو طلحہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تہے تو انکے میدان میں تین دن ٹھیرتے تھے **ف** اور سنن میں ہے کہ دوست رکہتے تہے کہ انکے میدان میں تین دن ٹھیریں اور مہلب نے کہا کہ حکمت اقامت کی آرام دینا سواریوں کا ہے اور جانوں کا اور نہیں پوشیدہ ہے یہ بات کہ محل اسکا وہ ہے جبکہ ہو امن دشمن سے اور چولی سے اور تین دن پر اقتصار کرنے سے نکالا جاتا ہے کہ چار دن اقامت ہیں ابن جوزی نے کہا کہ سوای اسکے نہیں کہ تین دن وہاں ٹھیرتے تہے تاکہ ظاہر ہووے تاثیر غلبے کی اور جاری کرنے احکام کے پس گویا کہ کہتے تہے کہ پس جسمیں تم میں سے قوت ہو تو چاہیے کہ پھرے طرف ہماری اور ابن منیر نے کہا کہ احتمال ہے کہ مراد ہو ضیافت زمین کی جسمیں گناہ واقع ہوئے ساتھ واقع کرنے بندگی کے بیچ اسکے ساتھ ذکر اللہ کے اور ظاہر کرنے شعار مسلمانوں کے اور جب یہ ضیافت کی حکم میں ہو تو مناسب ہوا کہ اسمیں تین دن ٹھیریں اس واسطے کہ ضیافت تین دن ہوتی ہے (فتح) **باب** مَنْ قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فِيْ غَزْوِهٖ وَسَفَرِهٖ جو تقسیم کرے مال غنیمت کو اپنے جہاد میں اور سفر میں **ف** اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اسکے رد کرنے کا اوپر قول کوفیوں کے کہ غنیمت کا مال دار الحرب میں تقسیم نہ کیا جاوے اور اسکی علت یہ بیان کرتے ہیں کہ ملک نہیں تمام ہوتا مال غنیمت پر مگر ساتھ استیلا کے اور نہیں تمام ہوتا غالب ہونا مگر ساتھ گھیرنے اسکے کو بیچ دار الاسلام کے اور جمہور نے کہا کہ وہ راجع ہے طرف نظر امام کی اور اجتہاد اسکے کی اور تمام ہونا غلبے کا حاصل ہوتا ہے ساتھ قابو ہونے اسکے کو بیچ ہاتھ مسلمانوں کے اور دلالت کرتی ہے اسپر یہ بات کہ اگر کفار اس وقت کوئی غلام آزاد کریں تو نہیں صحیح آزاد کرنا ان کا اور اگر حربی کا غلام مسلمان ہو اور مسلمانوں میں جا ملے تو آزاد ہو جاتا ہے (فتح) **وقال** رافع كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَاِبِلًا فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ یعنے اور رافع نے کہا کہ تہے ہم ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذی الحلیفہ میں سو ہمنے بکریاں اور اونٹ پائے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر کیا **حدثنا** هدبة بن خالد ثنا همام عن قتادة ان انسا اخبره قال اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجعرانة حیث قسم غنائم حنین ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکہ اور طائف کی) سے عمرے کا احرام باندہا جس جگہ کہ حنین کی غنیمتیں تقسیم کیں **ف** یہ دونو حدیثیں ترجمہ باب میں ظاہر ہیں اور انکی شرح آیندہ آویگی (فتح) **باب** اِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُوْنَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ جب مشرکین مسلمانوں کا مال لوٹ لیں پھر مسلمان اسکو پاوے

ف یعنے تو کیا وہ خاص اسی کا حق ہے یا داخل ہوتا ہے غنیمت مین اور اسمین اختلاف ہے پس کہا شافعی اور ایک جماعت نے کہ نہین مالک ہوتے ہین اہل حرب ساتہ غلبے کے کسی چیز کے مسلمان کو مال سے اور واسطے مالک اسکے ہے لینا اسکا پہلے تقسیم ہونے غنیمت کے یعنے مالک کو اسکا لینا جائز ہے قسمت سے پہلے بہی اور پیچہے بہی اور علی اور زہری اور عمرو بن دینار اور حسن سے روایت ہے کہ نہ پہیرا جاوے ہرگز اور خاص ہوتے ہین ساتہ اسکے اہل غنیمت یعنے مجاہدین اور کہا عمر اور سلیمان بن ربیعہ اور عطا اور لیث اور مالک اور احمد اور آخرون نے اور یہی روایت ہے فقہا سبعہ سے اور یہی ایک روایت ہے حسن سے کہ اگر اسکا مالک اسکو تقسیم سے پہلے پاوے تو لیوے اور اگر اسکے پیچہے پاوے تو نہ لیوے مگر ساتہ قسمت کے اور حجت پکڑی ہے انہوں نے ساتہ حدیث ابن عباس کے جو مرفوع ہے ساتہ اس تفصیل کے روایت کیا ہے اسکو دارقطنی نے اور اسکی سند نہایت ضعیف ہے اور ابوحنیفہ رح سے مانند قول مالک کی مروی ہے مگر غلام بہاگے ہوئے مین پس کہا اس نے اور ثوری نے کہ اسکا مالک لائق تر ہے ساتہ اسکے مطلقا (فتح) **وقال** ابن نمير ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال ذهب فرس له فاخذه العدو فظهر عليهم المسلمون فرد عليه في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم وابق عبد له فلحق بالروم فظهر عليهم المسلمون فرده عليه خالد بن الوليد بعد النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رض کا گہوڑا چہوٹ گیا اور دشمن نے اسکو پکڑ لیا پہر مسلمان انپر غالب ہوئے تو وہ گہوڑا انپر پہیرا گیا بیچ زمانے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عمر رض کا ایک غلام بہاگا اور رومیون مین جا ملا پہر مسلمان انپر غالب ہوئے تو خالد بن ولید نے وہ غلام انکو پہیر دیا بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے **ف** امام بخاری نے ترجمہ مین جزم نہین کیا واسطے تردد راویون کے اسکے وقف اور رفع مین لیکن جو اسکا قائل ہے اسکو جائز ہے کہ حجت پکڑے ساتہ واقع ہونے اسکے بیچ زمانے ابوبکر صدیق رض کے اور اصحاب عام تہے اور کسی نے انمین سے انکار نہین کیا (فتح)

حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى عن عبيد الله ثني نافع ان عبدا لابن عمر ابق فلحق بالروم فظهر عليه خالد بن الوليد فرده على عبد الله وان فرسا لابن عمر عار فلحق بالروم فظهر عليه فردوه على عبد الله قال ابو عبد الله عار اشتق من العير وهو حمار الوحش اي هرب ترجمہ نافع رض سے روایت ہے کہ ابن عمر رض کا ایک غلام بہاگ کر روم مین جا ملا پہر خالد بن ولید روم پر غالب ہوئے تو وہ عبد اللہ کو پہیر دیا اور تحقیق ابن عمر رض کا ایک گہوڑا بہاگا اور روم مین جا ملا پہر غالب ہوا انپر خالد بن ولید تو پہیر دیا وہ عبد اللہ کو ابو عبد اللہ یعنے بخاری نے کہا کہ عار عیر سے مشتق ہے اور اسکے معنے گورخر مین یعنے بہاگ گیا **حدثنا** احمد بن يونس ثنا زهير عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر انه كان على فرس يوم لقي المسلمون وامير المسلمين يومئذ خالد بن الوليد بعثه ابو بكر فاخذه العدو فلما هزم العدو رد خالد فرسه ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ وہ ایک گہوڑے پر سوار تہا جس دن کہ مسلمان کافرون سے ملے اور مسلمانون کے سردار اس وقت خالد بن ولید تہے کہ

صدیق اکبرؓ نے انکو بہیجا تہا تو گہوڑے کو دشمن نے پکڑا پہر جب دشمن بہاگ گیا تو خالد نے انکو گہوڑا پہیر دیا۔

باب مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرِّطَانَةِ فارسی اور عجمی زبان مین کلام کرنا **ف** بعض کہتے ہین کہ فارسی لوگ منسوب مین طرف فارس بن کیومرث کی اور کیومرث مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ وہ سام بن نوح کی اولاد سے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یافث کی اولاد سے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ آدم علیہ السلام کا صلبی بیٹا ہے اور کہتے ہین کہ فقہ اس باب کی ظاہر ہوگی بیچ امن دینے مسلمانون کے واسطے اہل حرب کو ساتہ زبانون انکی کے دیتا فی الجزیۃ (فتح) **وَقَوْلِهٖ** تَعَالٰى وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ خدا کی نشانیون سے مختلف ہونا زبانون تمہاری کا ہے اور رنگون تمہارے کا وَقَالَ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ یعنے اور نہین بہیجا ہمنے کوئی رسول مگر ساتہ زبان قوم اپنی کے **ف** شاید یہ اشارہ ہے طرف اسکی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب زبانون کو جانتے تہے اس واسطے کہ آپ ساری جہان کی طرف بہیجے گئے ہین باوجود مختلف ہونے زبانون انکی کے پس تمام انہین قوم اپکی ہے ساتہ نسبت کرنے کی طرف عام ہونے رسالت آپ کی کے تاکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکا کلام سمجہین اور لوگ آپکا کلام سمجہین اور احتمال ہے کہ کہا جاوے کہ نہین مستلزم ہے یہ بولنے آپ کی کو ساتہ تمام زبانون کے واسطے ممکن ہونے ترجمان کے جو سچا ہے نزدیک انکے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ اَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَیْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَیَّهَلًا بِكُمْ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مینے کہا کہ یا حضرت ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور تین سیر جو پیسکر آٹا نکالا تو آپ اور دو تین آدمی چلین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پکار کر کہا کہ اے خندق کہودنے والو البتہ جابر رضی اللہ عنہ نے تمہاری دعوت کا کہانا تیار کیا سو جلدی چلو **ف** اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ جابرؓ نے تمہاری دعوت کا کہانا تیار کیا اور سور فارسی مین کہانے کو کہتے ہین اور اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتہ اسکے طرف اسکی کہ جو حدیثین وارد ہوئی ہین کہ فارسی مین کلام کرنا مکروہ ہے وہ حدیثین ضعیف ہین مانند اس حدیث کی کہ دوزخیون کا کلام فارسی ہوگا اور مانند اس حدیث کی کہ جو فارسی مین کلام کرے اسکا خبث زیادہ ہوتا ہے اور اسکی مروت کم ہوتی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ جو اچہی طرح عربی جانتا ہو وہ فارسی مین کلام نہ کرے کہ وہ نفاق کو پیدا کرتا ہے اور ان حدیثون کی سند واہی ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِیْ وَعَلَیَّ قَمِیْصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِیَ بِالْحَبَشِیَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی قال عبد اللہ فبقیت حتی ذکرت ترجمہ ام خالد سے روایت ہی کہ مین اپنے باپ کو ساتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور مجھ پر زرد کرتا تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوب خوب عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ اسکے معنے حبشہ کی زبان مین خوب ہین تو مین خاتم النبوۃ کے ساتہ کہیلنے لگی تو میرے باپ نے مجھہ کو جہڑکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دی پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پرانا کر کپڑے کو پہر پرانا کر پہر پرانا کر یعنے تکرار پیوند کر اسکو. عبد اللہ نے کہا کہ وہ عورت باقی رہی یعنے بہت مدت زندہ رہی یہانتک کہ لوگون مین مذکور ہوئی **ف** اس حدیث کی شرح لباس مین آویگی اور غرض اس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ سنہ سنہ کہ اسکے معنے حبشہ کی زبان مین خوب ہین (فتح) **حدثنا** محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ ان الحسن بن علی اخذ تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلھا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ اما تعرف انا لا ناکل الصدقۃ قال عکرمۃ سنہ الحسنۃ بالحبشیۃ قال ابو عبد اللہ لم تعش امرأۃ مثل ما عاشت ھذہ یعنی ام خالد ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حسن بن علی رضؓ نے صدقہ کی کہجورون سے ایک کہجور لی اور اسکو اپنے منہ مین ڈالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چہی چہی کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ صدقے کا مال نہین کہاتے **ف** اور غرض اس حدیث سی قول آپ کا کخ کخ ہے وہ کلمہ لڑکے کی جہڑکنے کی واسطے کہا جاتا ہے اور کرمانی نے کہا کہ یہ تینون کلمے عجمی نہین اس واسطے کہ اول جائز ہے کہ توافق دو لغتون کے سی ہو اور دوسرا جائز ہے کہ اسکا اصل حسنہ ہو پس حذف کیا گیا اول اسکا واسطے ایجاز کے اور تیسرا اسما اصوات سی ہے اور جواب دیا ہے ابن منیر نے اخیر سے پس کہا کہ وجہ مطابقت اسکی کی یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطاب کیا اسکو ساتہ اس چیز کے کہ سمجہے اسکو اس قسم سے کہ نہین کلام کرتا ساتہ اسکے مرد مرد پس وہ مانند خطاب کرنے عجمی کی ہے ساتہ اس چیز کے کہ سمجہے اسکو لغت اپنی سے مین کہتا ہون کہ ساتہ اسی کے جواب دیا جاتا ہے باقی سے اور کلمہ کے اول سے حرف کا حذف کرنا معروف نہین (فتح)

باب الغلول

باب ہے بیان مین خیانت کرنے کی مال غنیمت مین **ف** ابن قتیبہ نے کہا کہ نام رکہا گیا اسکا غلول اس واسطے کہ لینے والا اسکا چھپاتا ہے اسکو اپنے اسباب مین اور نقل کیا ہے نووی نے اجماع اسپر کہ مال غنیمت مین خیانت کرنی کبیرے گناہو ن سی ہے (فتح) وقول اللہ تعالی ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ جو خیانت کریگا لاویگا قیامت کے دن وہ چیز کہ خیانت کی **حدثنا** مسدد ثنا یحیی عن ابی حیان ثنی ابو زرعۃ ثنی ابو ھریرۃ قال قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الغلول فعظمہ وعظم امرہ قال لا الفین احدکم یوم القیمۃ علی رقبتہ شاۃ لھا ثغاء علی رقبتہ فرس لہ حمحمۃ یقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک وعلی رقبتہ صامت فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد

اَبْلَغْتُكَ وَعَلٰی رَقَبَتِہٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَیَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَآ اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ وَقَالَ اَیُّوْبُ السَّخْتِیَانِیُّ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ فَرَسٌ لَّہٗ حَمْحَمَۃٌ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کہڑے ہوئے پس ذکر کیا خیانت کرنے کا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا اُسکا اور بڑا بیان کیا امر اسکا فرمایا کہ نہ پاؤن مین کسی کو تم مین سے قیامت کے دن اس حال مین کہ اسکی گردن پر بکری ہو اور اسکے واسطے آواز ہو اور اسکی گردن پر گہوڑا ہو کہ اسکے واسطے آواز ہو کہے گا کہ یا حضرتؐ میری فریاد رسی کرو یعنے شفاعت کرو تو مین کہون گا کہ مین تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہین تحقیق مینے تجھکو شریعت پہونچادی اور اسکی گردن پر اونٹ ہو کہ اسکے واسطے آواز ہو کہیگا یا حضرت میری فریاد رسی کیجیے .... تو مین کہون گا کہ مین تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہین مینے تجھکو شریعت پہونچادی اور اسکی گردن پر سونا چاندی ہو تو کہے گا کہ یا حضرتؐ میری فریاد رسی کیجیے تو مین کہونگا کہ مین تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہین مینے تجھکو شریعت پہونچادی اور اسکی گردن پر کپڑے ہوں ہلتے تو کہے یا حضرتؐ میری فریاد رسی کیجیے تو مین کہون گا کہ مین تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہین ف یہ جو کہا کہ مین تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہین یعنے مغفرت سے اس واسطے کہ شفاعت کا امر اسکی طرف ہو اور یہ جو کہا کہ مینے تجھکو شریعت پہونچادی تو مراد یہ ہے کہ نہین واسطے تیرے کوئی عذر بعد پہونچا دینے شریعت کے اور گویا کہ ظاہر کی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ وعید بیچ مقام جہڑک کے اور تغلیظ کے یعنی مراد اس سے جہڑک ہے نہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن صاحب ہین شفاعت کے واسطے گنہگاروں امت کی اور احتمال ہے کہ ہو اوٹہانا مذکورہ چیزون کا ضرور ہو واسطے عقوبت کرنے کی اسکے بیچ ساتھ اسکے تاکہ ذلیل ہو سامنے گواہون کے اور اسپر بعد اسکے پس امر اسکا طرف اللہ کی ہے کہ خواہ اسکو عذاب کرے یا اُس سے معاف کرے اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث تفسیر کرتی ہے آیت مذکورہ کی یعنے آویگا قیامت کو دن اس حال مین کہ اسکو اپنی گردن پر اٹہائے ہوگا اور اگر کوئی کہے کہ بعض اُس چیز کا کہ چرایا جاتا ہے نقد کی اخف ہو اونٹ سے مثلا اور اونٹ سستا ہو مول مین تو جسکا قصور ہلکا ہے کس طرح عذاب کیا جاویگا ساتہ ثقیل تر چیز کے اور عکس اُسکا تو جواب اسکا یہ ہے کہ مراد ساتہ عقوبت کرنے کے ساتھ اسکے فضیحت کرنی اٹہانے والے کی ہے سامنے گواہون کے اس موقف عظیم مین ساتہ ثقل اور خفت کے ابن منیر نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ حاکمون نے اس حدیث سے سمجہا ہے کہ چور کے گلے مین گہنٹہ وغیرہ ڈالنا درست ہی **تکمیل** ابن منذر نے کہا کہ اجماع ہے اسپر کہ جو کوئی غنیمت سے کچہ چرا وے وہ قسمت سے پہلے اسکو پہیر دے اور اسپر بعد قسمت کے پس کہا ثوری اور اوزاعی اور لیث اور مالک نے کہ دفع کرے طرف امام کی خمس اُسکا اور باقی کو خیرات کر دے اور شافعی یہ حکم نہ دیکہتے تہے اور کہتے تہے کہ اگر اسکا مالک ہوا تو نہیں لازم ہے اسپر صدقہ کرنا ساتہ اسکے اور اگر اسکا مالک نہ ہوا ہو تو نہین جائز ہے اسکو صدقہ کرنا ساتہ مال غیر کے کہا کہ واجب ہے کہ اسکو امام کی طرف پہیر دے مانند ضائع شدہ مالون کی (فتح) **بَابُ الْقَلِیْلِ مِنَ الْغُلُوْلِ**

تیسیر الباری شرح صحیح بخاری (۱۳)

غنیمت مین تہوڑی خیانت کرنے کا بیان یعنے کیا لاحق ہے حکم مین ساتہ کثیر کے یا نہین وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ یعنے اور نہین ذکر کیا عبد اللہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ آپ نے اسکا اسباب جلا دیا اور یہ صحیح تر ہے ف یعنے نہین ذکر کی عبد اللہ نے یہ بات باب کی حدیث مین اور
ہذا اصح اشارہ ہے طرف ضعیف کرنے اُس چیز کی جو مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے ساتہ جلا دینے اسباب خیانت کرنے والے کو مال غنیمت مین روایت کی یہ حدیث ابو داؤد نے اور بخاری نے تاریخ
مین کہا کہ لوگ اسکے ساتہ حجت پکڑتے ہین اور یہ حدیث باطل ہے اسکی کوئی اصل نہین اور تحقیق اخذ کیا ہے ساتہ ظاہر
اس حدیث کو احمد نے ایک روایت مین اور یہی قول ہے اوزاعی اور مکحول کا اور حسن سے روایت ہے کہ اسکا کل اسباب جلا دیا
جاوے مگر حیوان اور قرآن اور طحاوی نے کہا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو احتمال ہے کہ یہ اس وقت حکم ہو جبکہ تہی عقوبت ساتہ
مال کے (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ سَلَامٍ
كَرْكَرَةُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر داروغہ تہا کہ اسکو کرکرہ
کہا جاتا تہا یعنے بعض جنگون مین سو وہ مرگیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے تو لوگون نے
اسکو دیکہنا شروع کیا تہا تو انہون نے اسکے اسباب مین ایک کمل پائی جسکو اُس نے غنیمت مین سے چرایا تہا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غنیمت کے مال مین خیانت کرنی حرام ہے خواہ تہوڑی ہو یا بہت اور مراد آگ مین ہونے
سے یہ ہے کہ اسکو عذاب کیا جاتا ہے اسکے گناہ پر یا مراد یہ ہے کہ وہ آگ مین ہے اگر نہ معاف کرے اللہ اس سے (فتح الباری)
بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ باب ہے بیان مین اس چیز کے کہ مکروہ ہے ذبح کرنے اونٹون کے
ساتہ اور بکریون کے سے کہ غنیمت کے مال مین ہین یعنے پہلے تقسیم کرنے کے حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ وَاَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُخْرَيَاتِ
النَّاسِ فَعَجِلُوْا فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشْرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا
بَعِيْرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ هٰذِهِ
الْبَهَائِمُ لَهَا اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوْا بِهِ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّي اِنَّا نَرْجُوْا وَنَخَافُ
اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ
السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ ترجمہ رافع بن خدیج

سے روایت ہی کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ذی الحلیفہ مین ہتے لوگون کو بہوک پہونچی سو ہم نے اونٹ اور بکریان پائین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پچہلے لوگون مین تہے تو لوگون نے جلدی کی اور ہانڈیان چڑہائین سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہانڈیون کے الٹانے کا حکم کیا سو الٹائی گئین پہر غنیمت تقسیم کی تو دس بکریون کو ایک اونٹ کے برابر کیا سو ایک اونٹ بہاگا اور لوگون مین گہوڑے تہوڑے تہے تو لوگون نے اسکو پکڑنا چاہا تو اُس نے انکو تہکایا تو ایک مرد نے اسکو تیر مارا سو خدا نے اسکو بند کیا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹون کے درمیان بہڑکنے والے اور نفرت رکہنے والے ہین لوگون سے مانند بہڑکنے والے جنگلی جانورون کی سو جو تم سے بہاگے تو کرو ساتہ اسکے اسی طرح تو میرے دادا نے کہا کہ ہم امید رکہتے ہین یا ڈرتے ہین یہ کہ دشمن سے ملین یعنے لڑائی مین اور ہمارے ساتہ چہریان نہین یعنے شاید کہ چہریان ساتہ نہون سو کیا ہم کہپاچ سے ذبح کرلین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز کہ خون کو بہاوے اور اسپر خدا کا نام ذکر کیا جاوے تو کہلے یعنے اسکا کہانا جائز ہے سوای دانت اور ناخن کے اور مین بیان کرتا ہون تجہ سے حال ہر ایک کا اپر دانت پس ہڈی ہے اور اپر ناخن پس یہ حبشیون کی چہریان ہین یعنے آسمین ان سے مشابہت لازم آتی ہے ف اس حدیث کی پوری شرح کتاب الذبائح مین آویگی اور موضع ترجمہ کی اس سے حکم کرنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتہ الٹانے ہانڈیون کے پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتہ کراہت اُس چیز کے کہ کیا انہون نے ذبح سے بغیر اذن کے اور مہلب نے کہا کہ سوای اسکے نہین کہ مستحق ہوئے ہین وے غنیمت کو بعد قسمت کرنے اُسکے اور یہ اس واسطے کہ یہ قصہ دار الاسلام مین واقع ہوا واسطے قول اسکے کہ ذی الحلیفہ مین اور ابن منیر نے جواب دیا ہے ساتہ اسکے کہ کہتے ہین کہ جب ہو ذبح او پر طریقے تعدی کے تو ہوتا ہے مذبوح مردار اور شاید بخاری نے مدد کی ہے واسطے اس مذہب کے یا حمل کیا ہے الٹانے کو عقوبت بالمال پر اگرچہ نہ خاص ہو یہ مال ساتہ ان لوگون کے جنہون نے ذبح کیا تہا لیکن چونکہ انکا طمع انکے ساتہ متعلق تہا تو انکے واسطے عبرت حاصل ہوگی اور جب ہم اس قسم کے عقوبت کو جائز رکہین تو عقوبت صاحب مال کی اسکے مال مین اولے ہی اور اسی واسطے مالک نے کہا کہ گرایا جاوے دودہ مغشوش اور نہ چہوڑا جاوے واسطے مالک اسکے اگرچہ وہ گمان کرے کہ وہ نفع اٹہاویگا ساتہ اسکے بغیر بیع کے واسطے ادب دینے اسکے کو اور قرطبی نے کہا کہ امور ساتہ الٹانے کے شور باتہا واسطے عقوبت ان لوگون کے جنہون نے جلدی کی اور اپر نفس گوشت پس تلف نہین ہوا بلکہ وہ محمول ہے اپر کہ وہ جمع کرکے مال غنیمت مین پہر داخل کیا گیا اس واسطے کہ مال کا ضائع کرنا منع ہے کما تقدم اور قصور ساتہ پکانے اسکے کو نہین واقع ہوا تمام لوگون سے اس واسطے کہ انمین سے بعض اصحاب خمس ہین اور غنیمت لانے والون مین کہ بعضے ایسے ہین کہ انکے ساتہ مباشر نہین ہوئے اور جب منقول نہین ہوا کہ انہون نے اسکو جلادیا یا تلف کیا تو اسکی تاویل متعین ہوئی سو موافق قواعد شرعیہ

کے اسی واسطے گھر کے پلے ہوئے گدھون مین کہا جبکا انکو گرانے کا حکم کیا کہ وہ گندگی ہین اور اس قصے مین یہ نہین فرمایا پس
معلوم ہوا کہ انکا گوشت چھوڑا نہین گیا اور جو چیز کہ غازی کو غنیمت مین سے کہانی جائز ہے اسکا بیان آئندہ آویگا (فتح)
بَابُ الْبِشَارَةِ فِي الْفُتُوْحِ باب ہے بیان مین بشارت فتوح کے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ
ثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ
وَكَانَ بَيْتًا فِيْهِ خَثْعَمُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ مِّنْ اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ فَاَخْبَرْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ
اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَاَرْسَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهٗ
فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ
اَجْرَبُ فَبَارَكَ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ وَقَالَ مُسَدَّدٌ بَيْتٌ فِيْ خَثْعَمَ ترجمہ جریر سے روایت ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو مجھکو راحت نہین دیتا ذی الخلصہ کے ڈہانے سے اور وہ ایک گھر تہا
قوم خثعم مین اسکا نام کعبہ یمانیہ تہا سو مین ڈیڑہ سو سوار مین چلا جو احمس کے قبیلہ سے تہے اور وہ لوگ گھوڑے رکھا کرتے
تہے تو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ مین گھوڑے پر ٹہیر نہین سکتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے
مین ہاتہ مارا یہان تک کہ مینے اپنے سینے مین آپ کی انگلیون کا نشان دیکہا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی
ٹہیرا دے اسکو گھوڑے پر اور کر اسکو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب تو جریر اسکی طرف چلا اور اسکو توڑ ڈالا اور جلا دیا تو اسنے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی بشارت دی بہیجی تو جریر کے ایلچی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ قسم ہے اسکی
جس نے آپ کو حق کے ساتہ بہیجا کہ مین آپ کے پاس نہین آیا یہان تک کہ چہوڑا مینے اسکو جیسے کہ وہ اونٹ خارشتی دار
ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑون اور مردون کے حق مین برکت کی دعا کی ف اور مراد یہان یہ
قول ہے کہ جریر نے کسی کو آپ کے پاس بشارت دینے کے لیے بہیجا (فتح) بَابُ مَا يُعْطَى لِلْبَشِيْرِ باب ہے بیان مین اس
چیز کے کہ خوشخبری دینے والے کو دی جاوے وَاَعْطٰى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِيْنَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ یعنے جب کعب کو
توبہ قبول ہونے کی خوشخبری پہونچی تو انہون نے اسکے شکریہ مین دو کپڑے دیئے ف یہ اشارت ہے طرف حدیث اسکی
کی جو دراز ہے بیچ بیان پیچہے رہنے اسکے کی جنگ تبوک سے اور مغازی مین اسکا بیان آویگا اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب
مین بَابُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ باب ہے اس بیان مین کہ نہین ہجرت ہے پیچہے فتح کے ف یعنے بعد فتح مکہ کے یا مراد
عام تر ہے اس سے واسطے اشارہ کرنے کی طرف اسکی کہ حکم غیر مکے کا بیچ اسکے مانند حکم مکے کی ہے پس نہین واجب ہے
ہجرت اس شہر سے جسکو مسلمان فتح کرین اور اسپر پہلے فتح کے پس جو مسلمان کہ اسمین رہتے ہین وے تین حال سے خالی
نہین اول وہ ہے جو اس سے ہجرت کرنے پر قادر ہو اور وہ اپنا دین وہان ظاہر نہ کر سکے اور نہ دین کے واجبات ادا کر

کرنی اُسپر اس شہر سے واجب ہے دوسرا وہ ہے جو قادر ہے لیکن وہ اپنا دین ظاہر کرسکتا ہے اور اسکے فرائض ظاہر کرسکتا ہے تو اسکے حق مین ہجرت مستحب ہے واسطے زیادہ کرنے مسلمانون کے اور مدد کرنے انکے کو اور جہاد کفار کے اور امن کے دغا بازی سے اور راحت دیکھنے بری چیز کے کو درمیان انکے اور تیسرا عاجز ہے ساتھ عذر کے قید ہونے سے یا بیماری سے یا اسکے غیر سے پس جائز ہے واسطے اسکے اقامت اس شہر مین پس اگر تکلیف اٹھا کر وہان سے نکلے تو اسپر اجر دیا جاویگا (فتح) **حدثنا** آدم بن ابی ایاس ثنا شیبان عن منصور عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس قال قال النبی صلی الله علیه وسلم یوم فتح مکة لا هجرة بعد الفتح ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہجرت بعد فتح کے ولیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم جہاد کے واسطے بلائے جاؤ تو نکلو ف یہ حدیث جہاد کے ابتدا مین گذر چکی ہے **حدثنا** ابراهیم بن موسی انبانا یزید بن زریع عن خالد عن ابی عثمان النهدی عن مجاشع بن مسعود قال جاء مجاشع باخیه مجالد بن مسعود الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال هذا مجالد یبایعک علی الهجرة فقال لا هجرة بعد فتح مکة ولکن ابایعه علی الاسلام ترجمہ مجاشع بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی مجالد کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو اس نے کہا کہ یہ مجالد آپ سے ہجرت پر بیعت کرنی چاہتا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہجرت بعد فتح مکے کے لیکن مین اس سے اسلام پر بیعت کرتا ہون ف یہ حدیث بھی پہلے گذر چکی ہے **حدثنا** علی بن عبد الله ثنا سفین قال عمرو وابن جریج سمعت عطاء یقول ذهبت مع عبید بن عمیر الی عائشة وهی مجاورة بثبیر فقالت انقطعت الهجرة منذ فتح الله علی نبیه صلی الله علیه وسلم مکة ترجمہ عطاء رض سے روایت ہے کہ مین عبید بن عمیر کے ساتھ عائشہ رض کے پاس گیا اور وہ پہاڑ ثبیر مین ٹہری ہوئی تہین تو انہون نے ہم سے کہا کہ موقوف ہوئی ہجرت جب سے خدا نے اپنے پیغمبر پر مکے کو فتح کیا **باب** اذا اضطر الرجل الی النظر فی شعور اهل الذمة والمؤمنات اذا عصین الله وتجریدهن جب ناچار ہو مرد طرف دیکھنے کی بیچ بالون اہل ذمہ کے اور مسلمان عورتون کے جبکہ خدا کی نافرمانی کرین اور ننگا کرنا انکا **حدثنا** محمد بن عبد الله بن حوشب الطائفی ثنا هشیم انا حصین عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرحمن وکان عثمانیا فقال لابن عطیة وکان علویا انی لاعلم ما الذی جرا صاحبک علی الدماء سمعته یقول بعثنی النبی صلی الله علیه وسلم والزبیر فقال ائتوا روضة کذا وکذا وتجدون بها امرأة اعطاها حاطب کتابا فاتینا الروضة فقلنا الکتاب قالت لم یعطنی فقلنا لتخرجن او لاجردنک فاخرجت من حجزتها فارسل الی حاطب فقال لا تعجل والله ما کفرت ولا ازددت للاسلام الا حبا ولم یکن احد من اصحابک الا وله بمکة من یدفع الله به عن اهله وماله ولم یکن لی احد فاحببت ان اتخذ عندهم یدا فصدقه النبی صلی الله علیه وسلم فقال عمر دعنی اضرب عنقه فانه قد نافق فقال وما یدریک

لَعَلَّ اللّٰہَ اِطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ھٰذَا الَّذِیْ جَرَّاَہٗ ترجمہ ابوعبدالرحمن رضی سے روایت ہے اور وہ
مقدم جانتا تھا عثمان رض کو علی مرتضے پر فضیلت مین تو اس نے ابن عطیہ سے کہا اور وہ مقدم جانتا تھا علی مرتضے کو فضیلت
مین کہ البتہ مین جانتا ہون کس چیز نے جرأت دی ہے تیرے یار کو یعنے علی مرتضے کو اوپر خونریزی لوگون کے
سنے علی رض سے سنا کہتا تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور زبیر کو بھیجا سو فرمایا کہ جاؤ فلانے فلانے باغ
مین کہ وہان تم ایک عورت پاؤ گے جسکو حاطب نے خط دیا ہے تو ہم اس باغ مین گئے سو ہم نے کہا کہ ہمکو خط دی تو
اس عورت نے کہا کہ مجھکو کسی نے خط نہین دیا تو ہم نے کہا کہ خط نکال ورنہ مین تجھکو ننگا کردون گا تو اس نے
اپنے ازار باندہنے کی جگہ سے خط نکالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حاطب کو بلا بھیجا تو اس نے کہا کہ یا حضرت
شتابی نہ کیجئے قسم ہے اللہ کی مین کافر نہین ہوا اور نہین زیادتی کی مینے واسطے اسلام کے مگر دوستی مین اور نہین
کوئی آپ کی اصحاب سے مگر کہ واسطے اسکے ہے مین وہ شخص ہے یعنے قرابتی کہ دور کرے خدا دشمن کو ساتھ اسکے اہل اسکے
سے اور مال اسکے سے اور میرا وہان کوئی بھائی بند نہین تو مینے چاہا کہ انپر کوئی احسان رکھون تاکہ میرے لڑکے بالون
کو نہ ستاوین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو سچا جانا تو عمر فاروق رض نے کہا کہ یا حضرت مجھکو حکم ہو تو اسکی گردن
کاٹون کہ بیشک یہ منافق ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھکو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا بدر والون کے
ایمان کو خوب جان چکا ہے خدا نے انسے کہا کہ جو تمہارا جی چاہے پس اس چیز نے یعنے خدا کے اس حکم نے کہ کرو
جو تمہارا جی چاہے دلیر کیا ہے علی کو خونریزی پر یعنے چونکہ علی مرتضےٰ کو یقین ہے کہ خدا انکو بخش چکا ہے تو اس
واسطے انہون نے خونریزی پر دلیری کی کہ اگر ہمین کچھ قصور ہوگا تو خدا بخشدیگا **ف** ابن منیر نے کہا کہ نہین
حدیث مین بیان کہ وہ عورت مسلمان تھی یا ذمیہ تھی لیکن جبکہ برابر ہے حکم اسکا بیچ حرام ہونے نظر کے بغیر حاجت
کی تو شامل ہوئی دونو کو دلیل اور ابن تین نے کہا کہ اگر مشرکہ ہو تو ترجمہ کے موافق نہ ہوگی اور جواب دیا گیا ہے کہ وہ
صاحب عہد تھی پس حکم اسکا مانند حکم اہل ذمہ کے ہوا اور اسجگہ ہے کہ اس نے خط کو اپنے ازار باندہنی کی جگہ سے نکالا
اور پہلے گذر چکا ہے کہ اس نے اسکو اپنے بالون کے جوڑے سے نکالا تو انکے درمیان تطبیق اس طور سے ہے کہ اسکو
ازار باندہنے کی جگہ سے نکالکر اپنے بالون کے جوڑے مین چھپایا تھا پھر ناچار ہوئی طرف نکالنے اسکی کی یا بالعکس
یا یہ کہ اسکا بالون کا جوڑا دراز تھا بایطور کہ اسکے کمر تک پہونچتا تھا سو اس نے اسکو اپنے جوڑے مین باندہا
پھر اسکو اپنے ازار باندہنے کی جگہ مین چھپایا اور یہ احتمال راجح تر ہے (فتح) **باب** اِسْتِقْبَالِ الْغُزَاۃِ غازیون
کی پیشوائی کرنی بیچ وقت پلٹنے انکے کی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ وَّحُمَیْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ
عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّہِیْدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ اَتَذْکُرُ اِذْ تَلَقَّیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَکَکَ ترجمہ ابن ابی ملیکہ رض سے روایت ہے کہ ابن زبیر رض نے

ابن جعفرؓ نے کہا کہ کیا تو یاد رکھتا ہے جبکہ مین اور تو اور ابن عباسؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آگے بڑھ کر جا ملے تھے
اُس نے کہا کہ ہان سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سوار کیا اور تجھکو چھوڑ دیا ف ظاہر یہ ہے کہ قائل فحملنا کا
وہ عبداللہ بن جعفر ہے اور متروک وہ ابن زبیر ہے اور حج مین گذر چکا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے
مین آئے تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ کی پیشوائی کو گئے تو ایک کو آپ نے آگے چڑھایا اور ایک کو اپنے پیچھے اس سے
بھی معلوم ہوا کہ قائل حملنا کا عبداللہ بن جعفر ہے اس واسطے کہ وہ عبدالمطلب کی اولاد سے ہے بخلاف ابن زبیر کے
ابن تین نے کہا کہ اس حدیث مین کئی فائدے ہین حفظ یتیم کا ہے یعنے ابن جعفر کا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اسکو اپنے آگے چڑھایا اور نیز اسمین جواز فخر کا ہے ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوا اکرام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے
اور ثبوت صحبت کا واسطے اسکے اور ابن زبیر کے اور وہ عمر مین قریب ہین (فتح) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ
ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ ہم لڑکون کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کو گئے بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ جب جہاد سے پلٹے تو کیا کہے حَدَّثَنَا
مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ
ثَلَاثًا قَالَ آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ
عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سفر
سے پلٹتے تھے تین بار اللہ اکبر کہتے تھے کہ ہم سفر سے پھرے انشاءاللہ توبہ بندگی سجدہ کرنے والے[۱] ہم اپنے رب کے شکر گذار
ہین خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو شکست
دی یعنے بھگا دیا تنہا اُسی نے ف اس حدیث کی شرح حج مین گذر چکی ہے حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ ثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ
وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا
فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاءَكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا
وَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ
قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِينَةَ ترجمہ انس بن مالکؓ
سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عسفان سے پلٹتے وقت اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی
پر سوار تھے اور اپنے پیچھے صفیہ کو چڑھائے ہوئے تھے تو آپ کی اونٹنی پھسل گئی تو دونو گر پڑے تو ابو طلحہ نے اپنے تئین
اونٹ سے کود ڈالا تو کہا کہ یا حضرت خدا مجھکو آپ پر فدا کرے آپ کا کیا حال ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

[۱] بیان ترجمہ مین تقدیم و تاخیر ہو گئی ہے ۱۲

فرمایا کہ لازم پکڑ اپنے اوپر عورت کو یعنے اسکی خبر لے تو ابوطلحہ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈالا یعنے تاکہ صفیہ کا منہ نہ دیکھین
اور صفیہ کے پاس آیا پھر وہ کپڑا اسپر ڈالا اور انکی سواری اُنکے واسطے درست کی اور ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
گرد جمع ہوے سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بلندی سے مدینے کو دیکھا تو فرمایا کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی
کرنے والے ہم اپنے رب کو شکر گذار ہین سو ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہان تک کہ مدینے مین داخل ہوئے ف اس حدیث
کی شرح مغازی مین آوے گی اور دمیاطی نے کہا کہ یہ وہم ہے اس واسطے کہ جہاد عسفان کا چھٹے سال تھا اور
ارداف صفیہ رض کا ساتوین سال تھا جنگ خیبر مین تو ظاہر یہ ہے کہ راوی نے منسوب کیا ہے پلٹنے کو طرف
عسفان کی اس واسطے کہ جنگ خیبر کا اسکے پیچھے تھا اور شاید کہ نہین اعتبار کیا اُسنے ساتھ اقامت کی جو واقع ہوئے
درمیان دونو جنگون کے واسطے قریب ہونے انکے کی آپس مین اور یہ مثل اسکی ہے جو کہا گیا ہے بیچ حدیث
سلمہ بن اکوع کے جو آئی ہے بیچ حرام ہونے نکاح متعہ کے جنگ اوطاس مین اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ نکاح متعہ
تو صرف مکے مین حرام ہوا تھا پس منسوب کیا اسکو طرف اوطاس کی واسطے قریب ہونے اُنکے کی آپس مین اور علم
نزدیک اللہ کے ہے (فتح) حدثنا علی حدثنا بشر بن المفضل ثنا یحیی بن ابی اسحق عن انس بن مالک
انه اقبل هو وابو طلحة مع النبي صلى الله عليه وسلم ومع النبي صلى الله عليه وسلم صفية يردفها
على راحلته فلما كان ببعض الطريق عثرت الناقة فصرع النبي صلى الله عليه وسلم والمرأة وان ابا طلحة
قال احسب قال اقتحم عن بعيره فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله جعلني الله فداك
هل اصابك من شيء قال لا ولكن عليك بالمرأة فالقى ابو طلحة ثوبه على وجهه فقصد قصدها فالقى ثوبه
عليها فقامت المرأة فشد لهما على راحلتهما فركبا فساروا حتى اذا كانوا بظهر المدينة او قال اشرفوا على
المدينة قال النبي صلى الله عليه وسلم آيبون تائبون عابدون لربنا حامدون فلم يزل يقولها حتى دخل
المدينة ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ وہ اور ابوطلحہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ صفیہ تھین اس حال مین کہ انکو اپنی سواری پر اپنے پیچھے چڑھائے ہوئے تھے سو جب بعضے راہ مین پہونچے تو اونٹنی
پھسل گئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنین دونو گر پڑے اور تحقیق ابوطلحہ نے اپنے تئین اونٹ سے ڈالا اور حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا تو کہا کہ یا حضرت خدا مجھکو آپ پر فدا کرے کیا آپ کو تکلیف پہونچی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ نہین ولیکن لازم پکڑ اوپر اپنے عورت کو تو ابوطلحہ نے اپنا کپڑا اپنے منہ پر ڈالا اور صفیہ کی طرف گیا اور اپنا کپڑا
صفیہ پر ڈالا تو صفیہ کھڑی ہوئین اور ابوطلحہ نے انکے واسطے انکی سواری پر پالان باندھا تو دونو اسپر سوار ہو کر چلے یہان
تک کہ جب مدینے کی پشت پر پہونچے یا یون کہا کہ مدینے کی اونچان پر پہونچے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سفر
سے پھرے توبہ بندگی کرنے ہم اپنے رب کی شکر گذار ہین سو ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہان تک کہ اسمین داخل ہوئے باب

الصلوٰۃ اذا قدم من سفر جب سفر سے آوے تو نماز پڑھے حدثنا سلیمان بن حرب ثنا شعبۃ عن محارب
ابن دثار قال سمعت جابر بن عبد اللہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما قدمنا المدینۃ
قال لی ادخل المسجد فصل رکعتین ترجمہ جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تھا سو جب ہم مدینے میں آئے تو مجھکو فرمایا کہ مسجد میں داخل ہو اور دو رکعتیں نماز پڑھ ف یہ حدیث
کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور اسیطرح وہ حدیث جو اسکے بعد ہے حدثنا
ابو عاصم عن ابن جریج عن ابن شہاب عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب عن ابیہ وعمہ عبید اللہ بن کعب
عن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر ضحی دخل المسجد فصلی رکعتین قبل ان یجلس
ترجمہ کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب چاشت کو وقت سفر سے آتے تھے تو مسجد میں داخل
ہوتے تھے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے بیٹھنے سے پہلے باب الطعام عند القدوم کھانا دینا وقت آنے کے سفر سے
وکان ابن عمر یفطر لمن یغشاہ اور تھے ابن عمرؓ روزہ کھولتے واسطے خاطر اس شخص کے کہ انکے پاس مہمان آتا ف
اور وصل اسمیں یہ ہے کہ ابن عمرؓ سفر میں روزہ نہیں رکھا کرتے تھے نہ فرضی اور نہ نفلی اور حضر میں نفلی روزے بہت رکھا کرتے
تھے اور جب سفر کرتے تھے تو روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب سفر سے آتے تھے تو روزے رکھتے تھے یا تو قضا اگر رمضان میں سفر
کیا ہوتا اور یا بطور نفل کے اگر اسکے غیر میں ہوتے لیکن آنے کی ابتدا میں چند روز روزہ نہ رکھتے تھے واسطے خاطر ان لوگوں
کے جو آتے ان کے پاس واسطے سلام کرنے کی اوپر انکے اور مبارکباد دینے کو ساتھ آنے کی پھر روزے رکھتے اور ایک روایت میں
نافع سے ہے کہ تھے ابن عمرؓ روزہ رکھتے جبکہ ہوتے مقیم اور تھے روزہ کھولتے جبکہ ہوتے مسافر اور جب سفر سے آتے تو کئی
دن روزہ نہ رکھتے تھے واسطے آمد و رفت ملاقات کرنے والوں کے ابن بطال نے کہا کہ اسمیں کھلانا امام اور رئیس کا ہے اپنے
یاروں کو وقت آنے کے سفر سے اور یہ مستحب ہے نزدیک سلف کے اور اس کھانے کا نام نقیعہ ہے (فتح) حدثنا
جزو [illegible] مصباح
محمد بن وکیع عن شعبۃ عن محارب بن دثار عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما
قدم المدینۃ نحر جزورا او بقرۃ وزاد معاذ عن شعبۃ عن محارب سمع جابر بن عبد اللہ اشتری منی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا باوقیتین ودرہم او درہمین فلما قدم صرارا امر ببقرۃ فذبحت
فاکلوا منہا فلما قدم المدینۃ امرنی ان اتی المسجد فاصلی رکعتین ووزن لی ثمن البعیر ترجمہ جابرؓ سے
روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو ذبح کیا اونٹ کو یا گائی کو اور ایک روایت
میں اتنا اور زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیے اور ایک درہم یا دو درہم سے خریدا
سو جب صرار ایک جگہ کا نام تین میل مدینے سے [میں آئے] تو گائی کے ذبح کرنے کا حکم کیا پس ذبح کی گئی تو لوگوں نے اسکا
گوشت کھایا پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئے تو مجھکو حکم کیا کہ میں مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھوں

اور وزن کیا واسطے میرے سو لوٹ کا حدثنا ابو الولید ثنا شعبۃ عن محارب بن دثار عن جابر قال قدمت من سفر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صل رکعتین صرار موضع بناحیۃ المدینۃ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ میں سفر سے آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعتیں نماز پڑھ ف یہ حدیث بھی پہلی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور ساتھ اسکے دفع ہوگا اعتراض اس شخص کا جو کہتا ہے کہ یہ حدیث ترجمہ کے مطابق نہیں اور حاصل جواب کا یہ ہے کہ یہ حدیث اور پہلی دونوں ایک حدیث ہیں پس ایک راوی نے ایک ٹکڑا بیان کیا ہے اور ایک نے ایک (فتح) بسم اللہ الرحمن الرحیم باب فرض الخمس باب ہے بیان میں فرض خمس کے ف خمس اس چیز کو کہتے ہیں جو غنیمت میں سے لی جاتی ہے اور مراد ساتھ قول اسکے کہ فرض الخمس یعنے وقت فرض ہونے اسکے کا یا کیفیت فرض ہونے اسکے کی یا ثابت ہونا فرض اسکی کا اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ ابتدا فرض ہونے خمس کا تھا ساتھ اس آیت کی کہ اعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ وللرسول الآیۃ یعنے جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز تو اللہ کے واسطے اسمین پانچواں حصہ ہے اور رسول کے اخیر آیت تک اور غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کی جاتی تھے پس جدا کیا جاتا تھا اس پانچواں حصہ جو خرچ کیا جاتا تھا ان لوگوں میں جو اس آیت میں مذکور ہیں اور آویگی بحث بیچ مستحقوں اسکے کی بعد کئی بابوں کے اور اس پانچویں حصے کا پانچواں حصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے تھا اور اسمین اختلاف ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس خمس کے کون مستحق ہے پس شافعی رحمتہ سے روایت ہے کہ وہ مصالح میں خرچ کیا جاوے اور ایک روایت اس سے یہ ہے کہ یہ پانچواں حصہ بھی انہیں آٹھ قسموں میں پھیر آجاوے جو آیت میں مذکور ہیں اور یہی قول حنفیہ کا باوجود اختلاف انکے کی اسمین اور بعضے کہتے ہیں کہ خاص ہے ساتھ اسکے خلیفہ اور باقی چار خمس غنیمت کی غنیمت لانے والے غازیوں میں تقسیم کیے جاویں مگر سلب یعنی اسباب مقتول کا کہ وہ قاتل کے واسطے ہے راجح قول پر کما سیاتی (فتح) حدثنا عبدان انا عبد اللہ انا یونس عن الزہری نبی علی بن الحسین ان الحسین ابن علی اخبرہ ان علیا قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی شارفا من الخمس فلما اردت ان ابتنی بفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعدت رجلا صواغا من بنی قینقاع ان یرتحل معی فنأتی باذخر اردت ان ابیعہ من الصواغین واستعین بہ فی ولیمۃ عرسی فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال وشارفای مناختان الی جنب حجرۃ رجل من الانصار فرجعت حین جمعت ما جمعت فاذا شارفای قد اجتبت اسنمتہما وبقرت خواصرہما واخذ من اکبادہما فلم املک عینی حین رأیت ذلک المنظر منہما فقلت من فعل ہذا فقالوا فعل حمزۃ بن عبد المطلب وہو فی ہذا البیت فی شرب من الانصار فانطلقت حتی ادخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ زید بن حارثۃ فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجہی الذی لقیت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع صرار ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے پاس

ع شارف بڑی اونٹنی ۱۲ ع اذخر ایک گھاس ہے ۱۲ ع اقتاب جمع قتب کی یعنی پالان ۱۲

مالک فقلت یا رسول اللہ ما رأیت کالیوم قط عدا حمزۃ علی ناقتیّ فاجبّ اسنمتہما وبقر خواصرہما وہا ہو ذا فی بیت معہ شرب فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بردائہ فارتدی ثم انطلق یمشی واتبعتہ انا وزید بن حارثۃ حتی جاء البیت الذی فیہ حمزۃ فاستاذن فاذنوا لہم فاذا ہم شرب فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوم حمزۃ فیما فعل فاذا حمزۃ قد ثمل محمرۃ عیناہ فنظر حمزۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صعّد النظر فنظر الی رکبتیہ ثم صعّد النظر فنظر الی وجہہ ثم قال حمزۃ ہل انتم الا عبید لابی فعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد ثمل فنکص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عقبیہ القہقری فخرجنا معہ ترجمہ علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک جوان اونٹنی تہی جو جنگ بدر کے دن مجھکو غنیمت سے حصے مین آئی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک اونٹنی خمس سے دی تہی جب مینے چاہا کہ فاطمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو گہر مین لاؤن اور انکے ساتھ دخول کرون تو مینے بنی قینقاع کے ایک سنار سے وعدہ کیا کہ میرے ساتھ چلے تو ہم اذخر کے گہاس لاوین مینے چاہا کہ اسکو سنارون کے ہاتھ بیچکر اپنی شادی کے کہانے مین اس سے مدد لون سو جس حالت مین کہ مین اپنے دونو اونٹون کے واسطے اسباب جمع کرتا تہا پالون اور گہاس کی تہیلیون اور رسیون سے اور میرے دونو اونٹ ایک انصاری مرد کے حجرے کے پاس بیٹہائے ہوئے تھے سو جب مین انکا اسباب جمع کرکے پہر آتو مینے ناگہان دیکہا کہ اونٹون کی کوہان کاٹی گئی ہین اور انکی کوکہین چیر کر انکے جگر لے گئے ہین سو جب مینے انکا یہ حال دیکہا تو مین اپنی آنکہون کو نہ روک سکا یعنے بے اختیار رونے لگا تو مینے کہا کہ یہ کام کس نے کیا ہے لوگون نے کہا کہ حمزہ عبد المطلب کے بیٹے نے اور وہ اس گہر مین ہے انصار کے شراب خوارون میں سو مین چلا تا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر خبر دون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زید بن حارثہ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے مین ملال پہچانا تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا حال ہے تیرا تو مینے کہا کہ یا حضرت مینے آج کے دن جیسی مصیبت کبہی نہین دیکہی کہ حمزہ نے میرے دونو اونٹنیون پر ظلم کیا سو انکے کوہان کاٹ لیے اور انکی کوکہین چیر ڈالین اور خبردار ہو کہ حمزہ یہ ہے اس گہر مین اسکے ساتھ شراب خوار ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگا کر پہنی پہر چلے اور مین اور زید بن حارثہ آپکے ساتھ ہوئے یہانتک کہ اس گہر مین آئے جسمین حمزہ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پروانگی مانگی تو انہون نے آپ کو پروانگی دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا کہ ناگہان وے شراب پیتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کو ملامت کرنے لگے اس کام مین کہ اس نے کیا تو ناگہان دیکہا کہ حمزہ بہت مست ہین انکی آنکہین سرخ ہوئی ہین سو حمزہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر کی پہر نظر اونچی کی اور آپ کے گہٹنے دیکہے پہر نظر اونچی کی سو آپ کی ناف کو دیکہا پہر نظر اونچی کی اور آپ کے منہ کو دیکہا پہر کہا کہ نہین تم مگر غلام میرے باپ کے یعنے مین تم سے قریب تر ہون جیسا عبد المطلب

ثم صعّد النظر فنظر الی سرتہ

توحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ حمزہ بہت مست ہین توحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ایڑیون پر پیچھے ہٹے
اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے یعنے اس خوف سے کہ مبادا حمزہ کا عبث زیادہ ہو پس منتقل ہو قول سے طرف فعل کی۔
ف اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اور یہ واقعہ شراب کو حرام ہونے سے پہلے تھا اور اسی واسطے نہ مواخذہ کیا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو ساتھ قول اسکے کے اور اس زیادتی مین رد ہے اس شخص پر جو حجت پکڑتا ہے
ساتھ اس قصے کے اس پر کہ نشے والے کی طلاق واقع نہین ہوتی پس جب معلوم ہوا کہ یہ واقعہ شراب کی حرام ہونے سے
پہلے تھا تو ہوگا ترک مواخذہ کا واسطے ہونے اُسکے کہ نہ داخل کیا اُس نے اپنے نفس پر ضرر کو اور جو کہتا ہے کہ
نشے والے کی طلاق واقع ہوجاتی ہے وہ حجت پکڑتا ہے ساتھ اسکے کہ داخل کیا ہے اس نے اپنے نفس پہ نشے کو
اور وہ اسپر حرام ہے پس عقاب کیا گیا ساتھ جاری کرنے طلاق کے پس نہین اس حدیث مین حجت واسطے اثبات
اسکے کے اور نہ واسطے نفی اسکی کے ابو داؤد نے کہا کہ مینے احمد بن صالح سے سنا کہ کہتا تھا کہ اس حدیث مین جو بیس
سنتین ہین مین کہتا ہون اور اس حدیث مین ہے کہ غنیمت لانے والے کو غنیمت سے دو طرح کا حصہ دیا جاوے
چار خمسون سے ساتھ حق غنیمت کے اور خمس سے جبکہ ہوان لوگون سے کہ اُنکے واسطے اسمین حق ہو اور یہ کہ جائز ہے واسطے
مالک اونٹ کی فائدہ اٹھانا ساتھ اسکے بیچ بوجھ اوٹھانے کی اوپر اسکے اور یہ کہ جائز ہے بٹھلانا اونٹ کا اوپر دروازے
غیر کے جبکہ اسکی رضامندی معلوم ہو اور وہ اسکے ساتھ ضرر نہ پاوے اور یہ کہ جو رونا غم سے پیدا ہو وہ مذموم نہین اور یہ
کہ آدمی کبھی اپنی آنسو روک نہین سکتا جبکہ اسپر غصہ غالب ہو اور یہ کہ فریاد کرنی مظلوم کی ظالم پر اور خبر دینی اُسکی ساتھ
اس چیز کے کہ اُسپر ظلم ہوا خارج ہے غیبت اور چغلی سے اور یہ کہ جائز ہے کہنا جگر کا اگرچہ خون ہے اور یہ کہ نشہ ابتداء اسلام مین
مباح تھا اور یہ رد ہے اُس شخص پر کہ جو کہتا ہے کہ نشہ کبھی مباح نہین ہوا اور ممکن ہے حمل کرنا اسکا اوپر اُس نشے کی
جسکے ساتھ بالکل تمیز نہ رہے اور اسمین مشروع ہونا ولیمہ شادی کا ہے اور مشروع ہونا زرگری کا اور کسب کرنا ساتھ اسکے
اور جواز جمع کرنا اذخر وغیرہ کا مباحات سے اور کسب کرنا ساتھ اسکے اور اسمین مدد لینا ہے ہر کسب مین ساتھ عارف اسکے کی
اور یہ کہ جائز ہے امام کو یہ کہ جاوے طرف گھر اُس شخص کے کہ پہونچے اسکو کہ وہ بڑے کام پر ہے تاکہ بدل دے اسکو اور یہ کہ
سنت ہے دخول مین اذن لینا اور یہ کہ اذن واسطے رئیس کے شامل ہے اُسکے تابعدارون کو اس واسطے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اذن لیا اور زید اور علی نے اذن نہ لیا اور یہ کہ سکران کو ملامت کی جاوے جبکہ ملامت کو سمجھتا ہو اور یہ
کہ بڑے آدمی کو اپنی چادر کا رکھ دینا جائز ہے واسطے تخفیف کی اور یہ کہ جب وہ اپنے تابعدارون کے ملنے کا ارادہ کرے
تو اپنی کامل تر شکل سے ملے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حمزہ رض کی ملاقات کا ارادہ کیا تو اپنی چادر لی (فتح)
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ

بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْئَلُ اَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَبٰى اَبُوْبَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهٖ اِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ فَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ وَّاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَّلِيَ الْاَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ اِعْتَرَاكَ اِفْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهٗ اَصَبْتُهٗ وَمِنْهُ يَعْرُوْهُ وَاعْتَرَانِيْ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ فاطمہ رض نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صدیق اکبر رض سے سوال کیا یہ کہ تقسیم کریں واسطے انکے حصہ میراث انکی کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ترکہ سے اس قسم سے کہ عطا کیا تہا اللہ نے اپنے رسول پر تو صدیق اکبر نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چہوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں جو ہمنے چہوڑا وہ خدا کے راہ مین صدقہ ہے تو فاطمہ بنت رسول اللہ صدیق رض سے ناراض ہوئین اور اسکے بعد صدیق سے کلام کرنا چہوڑ دیا سو اسنے کبہی کلام نہ کیا یہان تک کہ مر گئین ف یہ جو کہا کہ ما ترک تو یہ بدل ہے قول اسکے میراثہا سے اور ایک روایت مین تما ترک ہے اور اس قصے مین رد ہے اُس شخص پر جو لا یورث ی کے ساتہ پڑہتا ہے اور لفظ صدقۃ کو منصوب پڑہتا ہے بنا بر حال ہونے کے اور بعض رافضیون کا دعوی ہے پس دعوی کیا ہے اُس نے کہ صواب بیچ قرارۃ حدیث کی اسی طرح ہے اور جسپر اہل حدیث قدیم اور نئے زمانے سے متعلق ہین لا نورث ساتہ نون کے ہے اور صدقۃ ساتہ رفع کے ہے اور یہ کلام دو جملے ہین اور ما ترکناہ بیچ موضع رفع کے ہے ساتہ مبتدا ہونے کی اور صدقۃ اسکی خبر ہے اور تائید کرتی ہے اسکی وہ چیز جو اسکے بعض طریقون مین واقع ہوئی ہے ما ترکناہ فہو صدقۃ۔ اور تحقیق حجت پکڑی ہے بعض محدثین نے بعضے امامیہ یعنے رافضیون پر ساتہ اسکے کہ صدیق نے حجت پکڑی ساتہ اس کلام کے اوپر فاطمہ کے اس چیز مین کہ انہون نے صدیق سے چاہی اُس چیز سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچہے چہوڑی تہی زمینون سے اور وے دونو زیادہ تر فصیح تہے فصحی سے اور زیادہ تر عالم تہے ساتہ معنے الفاظ کے اور اگر ہوتا امر جیسے کہ رافضی پڑہتا ہے تو نہ ہوتے اس چیز مین کہ حجت پکڑی ساتہ اُسکے صدیق رض نے حجت اور نہ ہوتا جواب اسکا مطابق واسطے سوال اسکے کی اور یہ بات واضح ہے واسطے منصف کے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ رض نے صدیق سے مطلق کلام کرنا چہوڑ دیا تہا لیکن بیہقی نے شعبی کے طریق سے روایت کی ہے کہ صدیق اکبر رض فاطمہ رض کی بیماری

گو گئے تو علی رضہ نے فاطمہ رضہ سے کہا کہ یہ ابو بکر رضہ تمہارے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں تو فاطمہ رضہ نے کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ میں اسکو اجازت دوں علی رضہ نے کہا ہاں تو فاطمہ رضہ نے اسکو اجازت دی سو ابو بکر رضہ فاطمہ رضہ پاس گئے اور اُن کو راضی کیا یہاں تک کہ راضی ہوئیں اور یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن سند اسکی شعبی تک صحیح ہے اور ساتھ اس کے دور ہوگا اشکال بیچ جواز مشوبستور رہنے فاطمہ علیہا السلام کے اوپر ہجرت ابو بکر رضہ کے اور بعضے اماموں نے کہا کہ سوائے اسکے نہیں کہ تھی ہجرت فاطمہ رضہ کی انقباض ملاقات انکی سے اور اجتماع ساتھ انکے اور اس قسم کی ہجرت حرام نہیں اس واسطے کہ شرط اسکی یہ ہے کہ دونوں ملیں پس ایک اس طرف منہ پھیرے اور دوسرا دوسری طرف اور گویا کہ فاطمہ علیہا السلام جب غصے ہوکر صدیق رضہ کے پاس سے نکلیں تو بدستور رہیں بیچ اشتغال اپنے کے ساتھ غم اپنے کے پھر ساتھ بیماری اپنی کے اور اوپر سبب غصے انکے کا ساتھ حجت پکڑنے ابو بکر رضہ کے ساتھ حدیث مذکور کے پس واسطے اعتقاد کرنے انکے کہ تاویل حدیث کو اوپر خلاف اس چیز کے کہ تمسک کیا تھا ساتھ اسکے صدیق نے گویا کہ اس نے اعتقاد کیا کہ لا نورث کا عموم مخصوص ہے اور انہوں نے دیکھا کہ منافع اس چیز کے کہ پیچھے چھوڑا ہے اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین اور عقار سے انکا وارث ہونا منع نہیں اور تمسک کیا ابو بکر رضہ نے ساتھ عموم کے اور دونو مختلف ہوئے بیچ امر محتمل کے پس اس واسطے فاطمہ رضہ اُنسے جدا ہوئیں پس اگر شعبی کی حدیث ثابت ہو تو دور ہوگا اشکال اور لائق تر یہ ہے کہ یہ امر اسی طرح ہو واسطے اس چیز کے کہ معلوم ہے کمال عقل انکی سے اور دین انکے سے وسیاتی فی الفرائض (فتح) ت اور فاطمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے زندہ رہیں عائشہ رضہ نے کہا کہ تھیں فاطمہ رضہ مانگتی حصہ اپنا اس چیز سے کہ چھوڑی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر سے اور فدک سے اور صدقے اپنے سے جو مدینے میں تھا تو صدیق اکبر نے اس بات کا فاطمہ رضہ پر انکار کیا اور کہا کہ میں نہیں چھوڑنے والا اس چیز کو جسکے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتے تھے مگر یہ کہ میں اسکے ساتھ عمل کرونگا پس تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کسی چیز کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے چھوڑ ڈالوں تو حق سے باطل کی طرف جھکوں پس اوپر صدقہ آپ کا مدینے میں پس دفع کیا اسکو عمر نے طرف علی اور عباس کی اور اوپر خیبر اور فدک پس انکو بدستور اپنے پاس رکھا اور کسی دوسرے کی سپرد نہ کیا اور کہا کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہیں کہ تھے یہ دونوں واسطے حقوق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کو پیش آتے تھے اور واسطے حادثوں کے کہ نازل ہوتے تھے اور امر انکا سپرد ہے طرف اس شخص کی کہ حاکم ہو راوی نے کہا پس وہ اسیطرح پر ہے آج تک ف اوپر خیبر پس تقسیم کیا تھا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بعد فتح ہونے اُسکے کی دو حصوں پر نصف اسکا اپنی حاجتوں اور حادثوں کے واسطے رکھا تھا اور نصف اُسکا مسلمانوں میں تقسیم کیا تھا اٹھارہ حصوں میں اور اوپر فدک پس وہ ایک شہر ہے تین منزل مدینے سے اور اسکا بیان یوں ہے کہ وہاں کے رہنے والے یہودی لوگ تھے سو جب خیبر فتح ہوا تو اہل فدک نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ ہمکو امان دیجیے اور ہم شہر کو چھوڑ کر کوچ کر جاتے ہیں اور

یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاص تہا یعنے جہان مناسب دیکھتے تہے وہان خرچ کرتے تہے اور اسپر صدقہ آپ کا
مدینے مین پس ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ بنی نضیر کی کہجورین خاص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے تہین کہ
خدا نے آپ کو عطا کی تہین یعنے بعد جلاوطن کرنے اُنکے کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ آئین تو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اکثر اسمین سے مہاجرین کو دین اور باقی رہا صدقہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جو فاطمہ رض کی اولاد کے ہاتہ
مین ہے اور یہ جو صدیق نے کہا کہ مین نہین چہوڑونگا کسی چیز کو جسکے ساتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عمل کرتے
تہے مگر مین اسکے ساتہ عمل کرونگا تو ایک روایت مین ہے کہ قسم ہے اللہ کی کہ مین نہین بدلاؤنگا کسی چیز کو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقون سے اُنکے اُس حال سے کہ اسپر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تہے اور ساتہ اسکے
تمسک کیا ہے اُس شخص نے جو کہتا ہے کہ حصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خرچ کرے اسکو خلیفہ بعد آپ کی اُس شخص کے
واسطے جسکے واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تہے اور جو باقی رہے اُسکو مصالح مسلمین مین خرچ کرے
اور شافعی سے روایت ہے کہ خرچ کرے اسکو مصالح مین اور مالک اور ثوری نے کہا کہ اجتہاد کرین اسمین امام اور احمد نے
کہا کہ خرچ کرے گہوڑون اور ہتہیارون مین اور ابن جریر نے کہا کہ پہیرا جاوے طرف چار کی اور ابن منذر نے کہا کہ تہا
لائق تر لوگون مین ساتہ اس قول کے وہ شخص کہ واجب کرے تقسیم زکوۃ کو درمیان سب قسمون کے پس اگر ایک قسم نہو تو
باقیون پر رد کیا جاوے مراد شافعی ہین اور ابو حنیفہ رح نے کہا کہ رد کیا جاوے ساتہ حصے ذوی القربے کی طرف تینون
کی اور بعضے کہتے ہین کہ رد کیا جاوے خمس غنیمت سے طرف غانمین کی اور فے سے طرف مصالح کی اور اسپر خیبر یعنے جو
اُس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ خاص تہا اور فدک پس پاس رکہا اسکو عمر نے یعنے نہ دفع کیا اسکو طرف
غیر اپنے کی اور بیان کیا سبب اسکا اور تحقیق ظاہر ہوا ساتہ اسکے کہ صدقہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاص تہا ساتہ
اس چیز کے کہ تہی بنی نضیر سے اور اسپر حصہ آپ کا خیبر اور فدک سے پس تہا حکم اسکا طرف اس شخص کی کہ حاکم ہو بعد
آپکے اور صدیق کا دستور تہا کہ پہلے ان دونو سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو خرچ دیا کرتے تہے
پس خرچ کرتے تہے اسکو خیبر اور فدک سے اور جو باقی رہتا تہا اسکو مصالح مسلمین مین خرچ کرتے تہے اور اُنکے
بعد عمر فاروق رض نے اسی طرح کیا پہر جب عثمان رض خلیفہ ہوئے تو انہون نے اپنی رای کے موافق اسمین تصرف کیا پہر فدک
مروان کو جاگیر دی اس واسطے کہ انہون نے تاویل کی کہ جو چیز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ خاص تہی وہ اُنکے
بعد خلیفہ کے ساتہ خاص ہوگی پس بے پرواہ ہوئے اُس سے ساتہ مالون اپنے کی پس سلوک کیا ساتہ اسکے اپنے بعضے قرابتیون
سے یعنے مروان سے **ق** ابو عبد اللہ نے کہا کہ اعتراک افتعل ہے یعنے اعتراک کہ قرآن مین واقع ہوا ہے وہ باب افتعال سے
مشتق ہے اور وہ مشتق ہے عروسے کہ عروتہ ہے جس کے معنے اصبتہ ہین یعنے پہونچنا اور پانا اور اس باب سے ہے یعرہ
و اعترانی کہ حدیث مین واقع ہوا ہے **ف** اور یہ عادت ہے بخاری کی کہ تعبیر کرتا ہے لفظ غریب کی جو حدیث میں ہے

سانۃ تفسیر لفظ غریب کی قرآن سے (فتم) حدثنا اسحق بن محمد الفروی قال ثنا مالک بن انس عن ابن شہاب
عن مالک بن اوس بن الحدثان وکان محمد بن جبیر ذکر لی ذکرا من حدیثہ ذلک فانطلقت حتی
ادخل علی مالک بن اوس فسألتہ عن ذلک الحدیث فقال مالک بینا انا جالس فی اہلی حین متع
النہار اذا رسول عمر بن الخطاب یاتینی فقال اجب امیر المؤمنین فانطلقت معہ حتی ادخل علی
عمر فاذا ہو جالس علی رمال سریر لیس بینہ وبینہ فراش متکئ علی وسادۃ من ادم فسلمت علیہ
ثم جلست فقال یا مال انہ قدم علینا من قومک اہل ابیات وقد امرت فیہم برضخ فاقبضہ فاقسمہ
بینہم فقلت یا امیر المؤمنین لو امرت بہ غیری قال فاقبضہ ایہا المرء فبینما انا جالس عندہ اتاہ
حاجبہ یرفا فقال ہل لک فی عثمان وعبد الرحمن بن عوف والزبیر وسعد بن ابی وقاص یستاذنون
قال نعم فاذن لہم فدخلوا فسلموا وجلسوا ثم جلس یرفا یسیرا ثم قال ہل لک فی علی وعباس قال نعم
فاذن لہما فدخلا فسلما فجلسا فقال عباس یا امیر المؤمنین اقض بینی وبین ہذا وہما یختصمان فیما افاء
اللہ علی رسولہ من مال بنی النضیر فقال الرہط عثمان واصحابہ یا امیر المؤمنین اقض بینہما وارح
احدہما من الآخر تیدکم انشدکم باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض ہل تعلمون ان رسول ص فقال عمر
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ یرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ قال
الرہط قد قال ذلک فاقبل عمر علی علی وعباس فقال انشدکما باللہ ہل تعلمان ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی ہذا الفیء بشیء لم یعطہ احدا غیرہ ثم قرأ وما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم
علیہ من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر فکانت ہذہ
خالصۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما احتازہا دونکم ولا استاثر بہا علیکم قد اعطاکموہ
وبثہا فیکم حتی بقی منہا ہذا المال فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفق علی اہلہ نفقۃ سنتہم
من ہذا المال ثم یاخذ ما بقی فیجعلہ مجعل مال اللہ فعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک
حیاتہ انشدکم باللہ ہل تعلمون ذلک قالوا نعم ثم قال لعلی وعباس انشدکما باللہ ہل تعلمان ذلک
قال عمر ثم توفی اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر انا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقبضہا ابو بکر فعمل فیہا بما عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ یعلم انہ فیہا لصادق بار راشد
تابع للحق ثم توفی اللہ ابا بکر فکنت انا ولی ابی بکر فقبضتہا سنتین من امارتی اعمل فیہا بما عمل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبما عمل فیہا ابو بکر واللہ یعلم انی فیہا لصادق بار راشد تابع
للحق ثم جئتمانی کلمانی وکلمتکما واحدۃ وامرکما واحد جئتنی یا عباس تسألنی نصیبک

من ابن اخيك وجاءني هذا يريد نصيب امرأته من ابيها فقلت لكما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة فلما بدا لي ان ادفعه اليكما قلت ان شئتما دفعتها اليكما على ان عليكما عهد الله وميثاقه لتعملان فيها بما عمل فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وبما عمل فيها ابو بكر وبما عملت فيها منذ وليتها فقلتما ادفعها الينا فبذلك دفعتها اليكما فانشدكم بالله هل دفعتها اليهما بذلك قال الرهط نعم ثم اقبل على علي وعباس فقال انشدكما بالله هل دفعتها اليكما بذلك قالا نعم قال فتلتمسان مني قضاء غير ذلك فوالله الذي باذنه تقوم السماء والارض لا اقضي فيها قضاء غير ذلك فان عجزتما عنها فادفعاها الي فاني اكفيكماها ترجمہ مالک بن اوس سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا تھا جبکہ دن چڑھا ہوا کہ ناگہاں عمر فاروق رض کا ایلچی میرے پاس آیا سو اُس نے کہا کہ چل امیر المومنین تجھکو بلاتے ہیں سو میں چلا یہاں تک کہ عمر رض پر داخل ہوا تو ناگہاں وہ بیٹھنے والے تھے چٹائی پر جو چارپائی پر ڈالی ہوئی تھی نہ تھا درمیان انکے اور چٹائی کے کچھ بچھونا تکیہ کیے ہوئے تھے اوپر تکیے چمڑے کے تو میں انکو سلام کرکے بیٹھ گیا تو عمر فاروق نے کہا کہ اے مالک تیری قوم سے کئی گھر والے ہمارے پاس آئے ہیں اور تحقیق میں نے حکم کیا ہے درمیان انکے ساتھ بخشش کے جو بہت نہیں تو اسکو لیکر انہیں تقسیم کر دے تو میں نے کہا کہ ای امیر المومنین اگر میرے سوا کسی اور کو اسکا حکم کرو تو بہتر ہو تو عمر رض نے کہا کہ اے مرد اسکو لے لے سو جس حالت میں کہ میں بیٹھا تھا کہ انکا دربان یرفا انکے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ کیا تمکو حاجت ہے بیچ عثمان رض کے اور عبد الرحمن بن عوف کے اور زبیر کے اور سعد بن ابی وقاص کے کہ تمہارے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں عمر فاروق رض نے کہا کہ ہاں تو رض نے اجازت دی سو وے اندر آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے پھر یرفا تھوڑی دیر بیٹھا پھر آکر کہا کہ کیا تمکو علی اور عباس کی حاجت ہے عمر رض نے کہا کہ ہاں تو عمر رض نے ان دونوں کو بھی اجازت دی تو وے بھی اندر آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے تو عباس رض نے کہا کہ ای امیر المومنین میرے اور اسکے درمیان حکم کر اور وہ جھگڑتے ہیں اُس چیز میں کہ عطا کی اللہ نے اپنے رسول پر بنی نضیر کے مال سے تو عثمان اور انکے یاروں نے کہا کہ اے امیر المومنین انکے درمیان حکم کر اور ایک کو دوسرے سے راحت دے تو عمر رض نے کہا کہ ٹھیر جاؤ میں قسم دیتا ہوں تمکو اس اللہ کی جس کے اذن سے آسمان اور زمین قائم ہوتے ہیں کیا تم جانتے ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم نے چھوڑا وہ خدا کے راہ میں صدقہ ہے مراد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کہنا سے اپنی ذات مبارک ہے تو جماعت نے کہا کہ بیشک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تو پھر عمر فاروق عباس اور علی رض کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تمکو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تو دونوں نے کہا کہ بیشک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے تو عمر رض نے فرمایا کہ تم سے بیان کرتا ہون حقیقت اس امر کی کہ تحقیق خاص کیا خدا نے اپنے رسول
کو اس فے مین ساتہ اُس چیز کے کہ آپ کے سوا کسی کو نہ دی پہر یہ آیت پڑہی ما افاء اللہ علی رسولہ - ساری آیت یعنی
جو عطا کیا اللہ نے اپنے رسول پر انسے پس نہین دوڑای تمنے اسپر گہوڑے اور نہ اونٹ ولیکن غالب کرتا ہی
اللہ اپنے رسولون کو جسپر چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے پس ہوا وہ مال خاص واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے اور قسم ہے اللہ کی نہین جمع کیا ان مالون کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سوای تمہارے اور نہین اکیلے ہوئے
ساتہ انکے یعنی اگرچہ یہ مال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ خاص تہا ولیکن حاجت کی موافق اپنے قرابتیون وغیرہ
سے اسکے ساتہ سلوک کرتے تہی تحقیق دیا تمکو وہ مال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تقسیم کیا اسکو درمیان
تمہارے یہان تک کہ باقی رہا اسمین سے یہ مال پس تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خرچ کرتے اپنے گہر والون پر خرچ
برس روز کا اُس مال مین سے پہر باقی کو لیتے پس گردانتے اسکو بیچ جگہ گردانتے مال اللہ کے یعنی خرچ کرتے اسکو مصالح مین
مین اور دیتے تہے جسکو چاہتے تہے محتاجون اور مساکین سے پہر عمل کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہ اسکے اپنی زندگی
مین قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی کہ کیا تم یہ جانتے ہو انہون نے کہا ہان پہر عمر رض نے علی اور عباس سے کہا کہ مین قسم دیتا
ہون تمکو اللہ کی کہ کیا تم دونو اسکو جانتے ہو تو دونو نے کہا ہان عمر رض نے کہا کہ پہر اللہ نے اپنے نبی کی روح قبض
کی تو ابو بکر رض نے کہا کہ مین خلیفہ ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تو لیا اسکو ابو بکر رض نے سو عمل کیا اسمین ساتہ اسطرح کے
کہ عمل کرتے تہے اسمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا جانتا ہے کہ ابو بکر رض اس کام مین سچے تہے نیکوکار اور راہ راست
پر اور تابع حق کے تہے پہر خدا نے ابو بکر رض کی روح قبض کی تو مینے کہا کہ مین خلیفہ ہون ابو بکر رض کا سو لیا مینے اس مال کو
دو سال اپنی خلافت سے اور عمل کیا مینے اسمین موافق عمل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور موافق عمل ابو بکر رض کے
اور خدا جانتا ہے کہ مین اسمین سچا نیکوکار راہ راست پر تابع حق کے ہون پہر تم دونو میرے پاس کلام کرتے آئے
اور تم دونو کی بات ایک ہتی اور کام بہی ایک ہی تہا اے عباس تم میرے پاس آئے اس حال مین کہ تم اپنے بہتیجے
کی میراث سے یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنا حصہ مانگتے تہے اور آیا میرے پاس یہ یعنی علی رض کہ اپنی عورت کا حصہ
مانگتا تہا اسکے باپ کی میراث سے تو مینے تمکو کہا تہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے مال کا کوئی وارث
نہین ہوتا پہر جب میرے عقل مین آیا کہ مین وہ مال تمہاری سپرد کرون تو مینے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو سپرد کرتا ہون
تمکو وہ مال باین شرط کہ لازم پکڑو اپنے اوپر قول قرار اللہ کا کہ البتہ عمل کرو تم اسمین اسطرح کہ عمل کیا اسمین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر رض نے اور مینے جب سے کہ مین اسکا والی ہوا تو تم دونو نے کہا کہ سپرد کرو ہمکو اس شرط پر تو
مینے اس شرط سے تمکو سپرد کیا پس قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی کہ کیا مینے وہ مال ان دونو کو اس شرط سے
سپرد کیا تہا تو جماعت نے کہا کہ ہان پہر عمر رض علی رض اور عباس رض پر متوجہ ہوئے سو کہا کہ قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی

کیا مینے وہ مال اس شرط سے تمہاری سپرد کیا تہا دونو نے کہا کہ ہان عمر فاروق رضنے کہا کہ پس تم چاہتے ہو کہ مین اسکے برخلاف حکم کرون پس قسم ہے اس اللہ کی جسکی اجازت سی آسمان اور زمین کہڑے ہین کہ مین کبہی اسکے برخلاف حکم نہ کرونگا پس اگر تم اس سے عاجز ہوئے ہو تو اسکو میری سپرد کرو کہ مین تمکو اُس سے کفایت کرون اور مشقت کہینچون ف اگر کوئی کہے کہ اصل قصہ صریح ہے اسمین کہ عباسؓ اور علی کو معلوم تہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہین ہوتا پس اگر دونو نے یہ حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی تہی تو پہر اُس مال کو ابو بکرؓ سے کیون مانگا اور اگر ابو بکرؓ سے سنی تہی یا انکی خلافت مین انکو اسکا علم حاصل ہوا تہا تو پہر اسکے بعد اسکو عمرؓ سے کیون مانگا تو جواب اسکا یہ ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ امر اسمین محمول ہے اسپر کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور عباسؓ کا اعتقاد یہ تہا کہ حدیث لانورث کا عموم خاص ہے ساتہ بعض اُس چیز کے کہ پیچہے چہوڑین اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سوای بعض کے اسی واسطے منسوب کیا عمر رضنے طرف علی اور عباسؓ کی کہ انکا اعتقاد یہ تہا کہ جو انکا مخالف ہو وہ ظالم ہے اور اسپر جہگڑتے آنا علی اور عباس کا بعد اسکے دوسری بار نزدیک عمر رضکے تو وہ میراث مین نہ تہا سوای اسکے نہین کہ جہگڑا کیا دونو نے بیچ والی ہونے کے صدقہ پر اور بیچ خرچ کرنے اسکے کہ کس طرح خرچ کیا جاوے لیکن نسائی کی روایت مین ہے کہ انہون نے میراث کے طور پر تقسیم کرنا چاہا تہا اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ مصرف یعنے جگہہ خرچ کرنے فے کی پس کہا مالک نے کہ فے اور خمس کا مال برابر ہے بیت المال مین داخل کیے جاوین اور دیوے امام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والون کو باعتبار اجتہاد اپنے کی اور فرق کیا ہے جمہور نے درمیان خمس غنیمت کی اور درمیان فے کی پس کہا کہ خمس رکہا جاوے بیچ ان لوگون کے کہ معین کیا ہے انکو اللہ نے اصناف مسلمین سے بیچ آیت خمس کے سورہ انفال سے نہ تجاوز کیا جاوے ساتہ اسکے طرف غیر انکے کی اور اسپر مال فے کا یعنے جو بغیر لڑائی کے کافرون سے ہاتہ آوے تو اسکا مصرف رائے امام کے سپرد ہے باعتبار مصلحت کی یعنے جس جگہ مصلحت دیکہے وہان خرچ کرے اور تنہا ہوئے شافعی جیسے کہ ابن منذر وغیرہ نے کہا کہ فے سے بہی پانچوان حصہ نکالا جاوے اور اُسکے چار خمس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہین اور واسطے آپکے خمس خمس کا ہے جیسا کہ غنیمت مین ہے اور چار خمس خمس کے واسطے مستحق نظیر اُسکی کے ہین غنیمت سے اور جمہور نے کہا کہ فے کا مصرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سپرد ہے یعنے جس جگہ چاہین خرچ کرین اور حجت پکڑی ہے انہون نے ساتہ قول عمرؓ کے کہ یہ مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاص تہا اور تاویل کیا ہے شافعی نے عمر رضکی قول مذکور کو کہ مراد انکی چار خمس ہین ابن بطال نے کہا کہ مناسبت ذکر کرنے حدیث عائشہ رضکی بیچ قصے فاطمہؓ کے باب فرض الخمس مین یہ ہے کہ جس چیز کو فاطمہ علیہا السلام نے ابو بکر رضسے مانگا تہا اسکے جملے سی ایک خیبر بہی تہا اور مراد ساتہ اسکے حصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے خیبر سے اور وہ پانچوان حصہ ہے اور مغازی مین یہ حدیث آویگی ساتہ اس لفظ کے کہ اُس قسم سے کہ عطا کیا ہے اللہ نے اپنی رسول پہ مدینے مین اور فدک اور خمس خیبر سے اور

عمر کی حدیث میں ہے کہ واجب ہے یہ کہ حاکم کیا جاوے ہر قبیلے پر چوہدری انکے کو اس واسطے کہ وہ اعرف ہے ساتھ
استحقاق ہر مرد کے اپنے سے اور یہ کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ پکارے مرد شریف کبیر کو ساتھ نام اُسکے کی اور ساتھ
ترخیم کے جہاں تنقیص مراد نہو اور اسمیں استعفا چاہنا مرد کا ہے ولایت اور حکومت سے اور سوال کرنا اسکا امام
سے اسکو ساتھ نرمی کے اور یہ کہ جائز ہے رکھنا دربان کا اور بیٹھنا آگے امام کے اور سفارش کرنی نزدیک اسکی بیچ
جاری کرنے حکم کے اور بیان کرنا حاکم کا اپنے حکم کی وجہ کو اور یہ کہ جائز ہے واسطے امام کے کھڑا کرنا اُس شخص کو کہ
وقف کی خبرگیری کرے بطور نیابت کی اُس سے اور دو کو آپسمیں شریک کرنا اور لیا جاتا ہے اُس سے جواز اکثر کا
دو سے باعتبار مصلحت کو اور یہ کہ جائز ہے جمع رکھنا اور ذخیرہ کرنا اناج کا برخلاف اُس شخص کے جو انکار کرتا ہے اُس سے
متشددزاہدوں سے اور یہ کہ یہ توکل کے منافی نہیں اور یہ کہ جائز ہے پکڑنا عقار یعنے زمین وغیرہ کا اور لینا نفع اسکا
اور اُس سے لیا جاتا ہے کہ جائز ہے پکڑنا اسکے سوای اور مالوں کا کہ حاصل ہو ساتھ انکے بڑہنا اور نفع زراعت اور
تجارت وغیرہ سے اور یہ کہ امام جب اسکی پاس دلیل قائم ہو تو اسکی طرف پہرے اور اسکے موافق حکم کرے اور پکڑا جاتا
ہے اُس سے جواز حکم حاکم کا ساتھ علم اپنے کی اور یہ کہ تابعدار جب امام کو گھٹا ہوا دیکھیں تو پہلے کلام نہ کریں یہان تک کہ
وہ پہلے کلام کرے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اسپر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہیں مالک ہوتے تہے کسی چیز
کی فے سے اور نہ خمس غنیمت سے مگر بقدر حاجت اپنی کے اور حاجت اہل عیال اپنے کے اور جو اسپر زیادہ ہوتا تہا تو تہا
واسطے آپ کی اُسمیں تصرف ساتھ قسمت کرنے کی اور بخشش کرنے کی اور اور لوگوں نے کہا کہ نہیں گردانا خدا نے
واسطے نبی اپنے کی مالک ہونا گردن اُس چیز کا کہ غنیمت لاویں اسکو اور سوای اسکے نہیں کہ مالک کیا ہے اُسکو
منافع اسکے کا اور گردانا واسطے آپ کی اُس سے بقدر اپنی حاجت کی اور اسیطرح جو آپکے بعد خلیفہ ہو اور کہا یا قلانے نے
بیچ رد کرنے کی اُس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مال بہی ورثہ ہوتا ہے یعنے آپکے وارث
آپ کی بعد آپ کے مال کے وارث ہوتے ہیں کہ حجت پکڑی ہے انہوں نے ساتھ عموم اس آیت کی یوصیکم اللہ
فی اولادکم۔ کہا کہ اسپر جو کوئی عموم سے انکار کرتا ہے پس نہیں استغراق ہے یعنے نہیں عموم ہے نزدیک اسکی
واسطے ہر مرنے والے کی کہ وہ وارث کیا جاوے اور اسپر جو اُسکو ثابت کرتا ہے پس نہیں تسلیم کرتا دخول حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے کو بیچ اسکے اور اگر آپ کا داخل ہونا اُسمیں تسلیم کیا جاوے تو البتہ واجب ہوگی تخصیص کرنی
اسکی واسطے صحت خبر کے اور خبر واحد تخصیص کرتی ہے اگرچہ ناسخ نہیں ہوتی پس کیا حال ہے خبر کا جبکہ آوے
مثل آنے اُس خبر کی اور وہ لانورث ہے (فتح) بَابُ اَدَاءِ الْخُمُسِ مِنَ الدِّيْنِ ادا کرنا خمس کا دین سے ہے یعنے دین
کی ایک شاخ ہے حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدِمَ
وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيْعَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ

ف یعنی منقبض الحاظ اور ملول دیکھیں ۱۲

اِلَّا فِی الشَّہْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَاْخُذُ مِنْہُ وَنَدْعُوْا اِلَیْہِ مَنْ وَّرَاءَنَا قَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَعَقَدَ بِیَدِہٖ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰہِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْھَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہی کہ عبد القیس کے ایلچی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہم ربیعہ کی قوم سے ہین کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کے واقع ہین جو ہم سے عداوت رکھتے ہین سو ہم آپ کے پاس پہونچ نہین سکتے مگر حرام کے مہینون مین یعنے محرم اور رجب اور ذیقعدہ مین کہ جاہلیت کے وقت کافر ان مین لڑنا حرام جانتے تھے سو ہمکو ایسا کام بتلائیے کہ ہم اسپر عمل کرین اور اپنے پچھلون کو اسکی طرف بلاوین فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا ہے یعنے اسطرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور اپنے ہاتھ سے گرہ کی یعنے واسطے شمار ان چیزون کے اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوۃ کا دینا اور چوتھا رمضان کے مہینے کا روزہ رکھنا اور یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ اسمین سے پانچوان حصہ خدا کے واسطے ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو کے تونبے کی اور کھجور کی لکڑی کے کھدے برتن سے اور سبز گھڑی سے یعنے مرتبان وغیرہ سے اور روغنی برتن سے ف اس حدیث کی شرح کتاب الایمان مین گذر چکی ہے اور اس جگہ بخاری نے یہ باب باندھا ہے۔ اداء الخمس من الایمان۔ اور یہ اسکے قاعدے پر ہے کہ اسلام اور ایمان اور دین کے ایک معنی ہین (فتح)

بَابُ نَفَقَۃِ نِسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِہٖ باب ہے بیان مین خرچ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے بعد وفات آپ کے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ نِسَائِیْ وَمَؤُنَۃِ عَامِلِیْ فَھُوَ صَدَقَۃٌ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میرے بی بیون کے خرچ کے اور میرے کارندے کی محنت کے تو وہ خدا کے راہ مین صدقہ ہے ف جو اس حدیث کی شرح کے متعلق ہے وہ ایک باب سے پہلے گذر چکا ہے اور کچھ اسکی شرح فرائض مین آویگی اور کارندے مین اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتھ اسکے خلیفہ ہے جو آپ کے بعد ہو اور یہی معتمد ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتھ اسکے کارندہ ہے کھجورون پر اور بعضے کہتے ہین کہ مراد خادم آپ کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عامل صدقہ پر اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر اجرت قسام کے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ ثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا فِیْ بَیْتِیْ مِنْ شَیْءٍ یَّاْکُلُہٗ ذُوْ کَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِیْرٍ فِیْ رَفٍّ لِّیْ فَاَکَلْتُ مِنْہُ حَتّٰی طَالَ عَلَیَّ فَکِلْتُہٗ فَفَنِیَ ترجمہ عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور حالانکہ میرے گھر مین کچھ چیز نہ تھی جسکو

جانداز کہاوے یعنے انسان ہو یا حیوان مگر کچھ جو کہ میرے طاق مین تہی تو مینے انکو کہانا شروع کیا یہان تک کہ مجھہ پر مدت دراز ہوئی پہر مینے انکو ماپا تو تمام ہوئے اور کچہ باقی نہ رہا ف اور وجہ داخل ہونے اس حدیث کی ترجمہ مین یہ ہے کہ اگر عائشہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خرچ کی مستحق نہ ہوتین تو انسے جو لیے جاتے (فتح الباری)

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَهٗ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً ترجمہ عمرو بن حارث سے روایت ہے کہ نہین چہوڑا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچہہ مگر اپنے ہتہیار اور اپنی سفید خچر اور زمین کہ چہوڑا اسکو صدقہ ف اسکی شرح مغازی مین آویگی

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوْتِ اِلَيْهِنَّ باب ہے بیان مین اُن حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین بیچ گہرون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بی بیون کے اور جو گہر کہ نسبت کیے گئے ہین طرف ہر ایک کی انہین سے وَقَوْلِ اللّٰهِ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ یعنی اور خدا نے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو کہ قرار پکڑو اپنے گہرون مین اور فرمایا نہ داخل ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گہرون مین مگر یہ کہ تمکو اجازت ہو ف ابن منیر نے کہا کہ غرض اسکی ساتہ اس باب کے یہ ہے کہ بیان کرے کہ یہ نسبت ثابت کرتی ہے اسکو کہ وہ ہمیشہ اپنے گہرون کے مستحق ہین جب تک کہ زندہ رہین اس واسطے کہ نفقہ انکا اور انکو رہنے کو لیے جگہ دینی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے اور بہید اسمین بند کرنا انکا ہے اوپر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے تاکہ اور کسی سے نکاح نہ کرین (فتح)

حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدٌ قَالَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی شدت ہوئی تو اپنی بی بیون سے اجازت چاہی یہ کہ بیمار رہکے جاوین میرے گہر مین تو بی بیون نے آپ کو اجازت دی

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ نَوْبَتِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَمَضَغْتُهٗ ثُمَّ سَنَنْتُهٗ بِهٖ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے وفات کیے گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین اور میری باری کے دن مین اور میری گود مین اور جمع کیا اللہ نے میری اور آپ کی تہوک کو عائشہ رض نے کہا کہ عبد الرحمن مسواک کے ساتہ داخل ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکو چبا نسکے سو مینے اسکو لیے منہ مین چبایا پہر مینے اُس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دانتون کو ملا ف ان دونو کی شرح مغازی مین آویگی

حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ

ابن عفیر ثنی اللیث ثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شہاب عن علی بن حسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ انہا جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ وھو معتکف فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان ثم قامت تنقلب فقام معہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا بلغ قریبا من باب المسجد عند باب ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہما رجلان من الانصار فسلما علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نفذا فقال لہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما قالا سبحان اللہ یا رسول اللہ وکبر علیہما ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا ترجمہ صفیہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی سے روایت ہے کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کو آئین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے مین مسجد مین اعتکاف بیٹھے تھے پھر اٹھکر پھر چلین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی انکے ساتھ کھڑے ہوئے یعنے تاکہ انکو پہونچاوین یہانتک کہ جب مسجد کے دروازے کے قریب پہونچے نزدیک دروازے ام سلمہ رض آپ کی بی بی کے تو راہ مین انکو دو انصاری مرد ملے تو دونو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرکے آگے بڑہے تو حضرت صلے اللہ علیہ نے انکو فرمایا کہ جلدی نہ کرو ٹہیرجاؤ البتہ یہ عورت صفیہ ہے یعنے میری بی بی ہے کوئی اجنبی عورت ہنین تو انہون نے کہا سبحان اللہ یا حضرت آپ کی ذات مین بدگمانی کو کیا دخل ہے اور یہ بات انکو گران معلوم ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اس طرح پھرتا ہے جیسے خون مین ڈرا کہ تمہارے دل مین کچھ بدگمانی ڈالے ف اور غرض اس سے یہ قول اسکا ہے کہ نزدیک دروازے ام سلمہ کے حدثنا ابراھیم بن المنذر ثنا انس بن عیاض عن عبید اللہ عن محمد بن یحیی بن حبان عن واسع بن حبان عن عبد اللہ بن عمر قال ارتقیت فوق بیت حفصۃ فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجتہ مستدبر القبلۃ مستقبل الشام ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ مین حفصہ رض کے گھر کے اوپر چڑہا تو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی حاجت ادا کرتے تھے قبلے کو پیٹھ دیکر شام کو منہ کرکے ف اسکی شرح طہارت مین گذرچکی ہے حدثنا ابراھیم بن المنذر ثنا انس ابن عیاض عن ہشام عن ابیہ ان عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی العصر والشمس لم تخرج من حجرتہا ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تھے اور حالانکہ سورج کی روشنی میرے حجرے سے نہ نکلتی یعنے پہلے اس سے کہ سورج کی روشنی دیوارون پر چڑہے ف اسکی شرح مواقیت مین گذرچکی ہے حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا جویریۃ عن نافع عن عبد اللہ قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فاشار نحو مسکن عائشۃ فقال ھنا الفتنۃ ثلاثا من حیث

يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے پس عائشہ رض کے گھر کی طرف اشارہ کیا سو تین بار فرمایا کہ اس جگہ یعنی مشرق کی طرف سے فتنہ پیدا ہوگا جس جگہ شیطان کا سینگ نکلتا ہے ف اسکی شرح فتنے مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ اِنْسَانٍ يَسْتَاذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے پاس تھے اور تحقیق عائشہ رض نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ حفصہ رض کے گھر مین آنے کی اجازت چاہتا ہے تو مینے کہا کہ یا حضرت یہ مرد آپ کے گھر آنے کی اجازت چاہتا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اسکو فلانا گمان کرتا ہون کہ حفصہ رض کا رضاعی چچا ہے یعنے دودھ کے ناطے کا پھر فرمایا کہ حرام ہوتی ہے دودھ پینے سے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے جننے سے یعنے جو نسب سے حرام ہوتی ہے وہ دودھ سے بھی حرام ہوتی ہے ف طبری نے کہا کہ بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مالک کر دیا ہوا تھا ہر ایک بی بی کو اس گھر کا جس مین وہ رہتی تھی تو آپ کے بعد وہ اس تملیک کے سبب سے اسین رہین اور بعضے کہتے ہین کہ سوای اسکے نہین کہ نہ جھگڑا کیا گیا انین انکے گھرون مین اس واسطے کہ وہ انکے خرچ کے جملہ سے تھی جنکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے واسطے مستثنیٰ کیا تھا اس قسم سے کہ آپ کی زندگی مین آپ کے ہاتھ مین تھا جس جگہ کہ کہا کہ مینے اپنی عورتون کے خرچ کے بعد کچھ نہین چھوڑا اور یہ وجہ راجح تر ہے اور تائید کرتی ہے اسکی یہ بات کہ انکے بعد انکے وارث انکے گھرون کے وارث نہین ہوئے اور اگر گھر انکے ملک ہوتے تو انکے وارثون کی طرف پھر جاتے اور بیچ ترک کرنے وارثون انکے کی حق اپنے کو انکے دلالت ہے اور پر اسکے اسی واسطے ملائے گئے گھر انکے مسجد نبوی مین بعد مرنے انکے کی واسطے عموم نفع انکے کی واسطے مسلمانون کی جیسا کہ کیا گیا بیچ اس چیز کے کہ خرچ کی جاتی ہے واسطے انکے نفقون سے (فتح) بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ وَمِنْ شَعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَاٰنِيَتِهِ مِمَّا تَبَرَّكَ فِيهِ اَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب بیان مین اس چیز کے کہ ذکر کی گئی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زرہ سے اور آپ کی عصے سے اور آپ کی تلوار اور آپ کی پیالے سے اور آپ کی انگوٹھی سے اور بیان ہے اس چیز کا کہ استعمال کی ہے خلیفون نے اس سے بعد آپ کے اس چیز سے کہ نہین ذکر کی گئی قسمت اسکی اور وہ چیز کہ ذکر کی گئی ہے آپ کے بالون سے اور آپ کی جوتی سے اور آپکے

برتنوں سے اس قسم سے کہ شریک ہوئے اسمین آپ کی اصحاب اور عبر لنکے بعد وفات آپکی کے درود ہو خدا کا ان پر
اور سلام ف غرض اس باب سی ثابت کرنا اس بات کا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مال کا کوئی وارث نہین ہوا
اور نہ بیچا گیا موجود آپ کا بلکہ چھوڑا گیا بیچ ہاتہ اُس شخص کے کہ اسکی طرف ہو واسطے برکت حاصل کرنے کی ساتہ اسکی
اور اگر میراث ہوتی تو البتہ بیچی جاتی اور قسمت کی جاتی اور اسی واسطے اسکے بعد کہا اُس قسم سے کہ نہین ذکر کی گئی قسمت
اسکی پہر ذکر کین بخاری نے حدیثین کہ نہین اینین باب کی چیزون سے مگر خاتم اور جوتی اور تلوار اور ذکر کی نہین چادر اور
ازار اور نہین بتصریح کی ساتہ اُنکے ترجمہ مین پس جو چیز کہ ترجمہ مین مذکور ہے اور اسکی حدیث باب مین مذکور نہین زرہ ہے
اور شاید اُس نے چاہا کہ اسمین عائشہ رض کی حدیث لکہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور آپ کی زرہ گرو
تہی لیکن اتفاق نہوا اور اسیطرح عاصے کا بہی حدیثون مین ذکر نہین اور شاید اُس نے چاہا ہوگا کہ ابن عباس رض کی حدیث
اسمین ذکر کرے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لاٹہی سے رکن کو یعنے حجر اسود کو بوسہ دیتے تہے اور حج مین گذر چکی ہے
اور اسی طرح بالون کا بہی حدیثون مین ذکر نہین اور شاید اس نے چاہا ہوگا کہ اسمین انس رض کی حدیث ذکر کرے کہ ہمارے
پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تہے جو ہمکو انس رض کی طرف سے پہنچے تہے اور یہ حدیث کتاب الطہارت مین گذر
چکی ہے اور ذکر آنیتہ کا بعد قدح کے عطف عام کا ہے خاص پر اور نہین مذکور ہے باب مین برتنوں سے سوای پیالے
کی اور اسمین کفایت ہے اس واسطے کہ وہ دلالت کرتا ہے اوپر ماعدا اسکے کی (فتح) **حدثنا** محمد بن عبد اللہ الانصاری
ثنی ابی عن ثمامۃ عن انس ان ابا بکر لما استخلف بعثہ الی البحرین وکتب لہ ھذا الکتاب وختمہ بخاتم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان نقش الخاتم ثلثۃ اسطر محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر ترجمہ انس
سے روایت ہی کہ جب صدیق رض خلیفہ ہوئی تو اسکو بحرین کی طرف بہیجا اور اسکے واسطے یہ حکم نامہ لکہا یعنے حکمنامہ صدقہ
کا اور مہر کی اُسپر ساتہ انگوٹہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور انگوٹہی کا نقش تین سطرین تہا محمد ایک سطر تہی اور
رسول دوسری سطر تہی اور اللہ تیسری سطر تہی ف اور غرض اس حدیث سی یہ قول اسکا ہے کہ ابو بکر رض نے مہر کی
حکمنامے پر ساتہ مہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس بتحقیق وہ مطابق ہے واسطے قول اُسکے کی ترجمہ مین کہ جو چیز کہ استعمال
کی ہے خلیفوں نے بعد آپ کی اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تہی وہ بیچ ہاتہ ابو بکر رض کے پہر عمر رض کے پہر وہ عثمان رض
کے ہاتہ سے گر پڑی (فتح) **حدثنا** عبد اللہ بن محمد ثنا محمد بن عبد اللہ الاسدی ثنا عیسی بن طہمان قال
اخرج الینا انس نعلین جرداوین لہما قبالان فحدثنی ثابت البنانی بعد عن انس انہما نعلا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عیسے بن طہمان سے روایت ہی کہ انس رض نے ہماری طرف دو جوتے نکالے جنپر بال نہ تہے
اور انکے واسطے دو تسمے تہی یعنے ایک تسمہ تو ہوتا تہا درمیان انگوٹہے اور اُس انگلی کے کہ اسکے پاس ہے اور ایک تسمہ
ہوتا تہا درمیان بیچ انگلی کے اور اُس انگلی کے کہ اسکے پاس ہے اور کہا کہ وہ دونو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جوتے ہین

ف اسکی شرح لباس مین ویگی حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الوہاب ثنا ایوب عن حمید بن هلال عن ابی بردة قال اخرجت الینا عائشة کساء ملبدا وقالت فی هذا نزع روح النبی صلی الله علیه وسلم وزاد سلیمان عن حمید عن ابی بردة اخرجت الینا عائشة ازارا غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من هذه التی تدعونها الملبدة ترجمہ ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ نکالی عائشہؓ نے طرف ہماری ایک چادر پیوند لگی ہوئی اور کہا کہ اس چادر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روح قبض ہوئی اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ نکالا طرف ہماری عائشہؓ نے ایک تہ بند موٹا اس قسم سے کہ یمن مین بنتا ہے اور چادر اس قسم سے کہ جسکو تم ملبدہ کہتے ہو یعنے سخت اور موٹی حدثنا عبدان عن ابی حمزة عن عاصم عن ابن سیرین عن انس بن مالك ان قدح النبی صلی الله علیه وسلم انکسر فاتخذ مکان الشعب سلسلة من فضة قال عاصم رأیت القدح وشربت فیه ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے ٹوٹنے کی جگہ کو چاندی کے زنجیر سے باندھا عاصم نے کہا کہ مینے وہ پیالہ دیکھا اور ہمین پانی پیا حدثنا سعید بن محمد الجرمی ثنا یعقوب بن ابراهیم ثنا ابی ان الولید بن کثیر حدثه عن محمد بن عمرو بن حلحلة الدؤلی حدثه ان ابن شهاب حدثه ان علی بن حسین حدثه انهم حین قدموا المدینة من عند یزید بن معاویة مقتل الحسین بن علی لقیه المسور بن مخرمة فقال له هل لك الی من حاجة تأمرنی بها فقلت له لا فقال له هل انت معطی سیف رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی اخاف ان یغلبك القوم علیه وایم الله لئن اعطیتنیه لا یخلص الیه ابدا حتی تبلغ نفسی ان علی بن ابی طالب خطب بنت ابی جهل علی فاطمة فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب الناس فی ذلك علی منبره هذا وانا یومئذ محتلم فقال ان فاطمة منی وانا اتخوف ان تفتن فی دینها ثم ذکر صهرا له من بنی عبد شمس فاثنی علیه فی مصاهرته ایاه قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی وانی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله ابدا ترجمہ علی بن حسین یعنے امام زین العابدینؓ سے روایت ہے کہ جب وے مدینے مین آئے یزید بن معاویہ کے نزدیک سے وقت شہید ہونے امام حسینؓ کے تو مسور بن مخرمہ اُنسے ملا تو مسور نے زین العابدین سے کہا کہ کیا تجھکو میری طرف کچھ حاجت ہے تو مینے اس سے کہا کہ نہین تو مسور نے اسکو کہا کہ کیا تو مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار دیتا ہے پس تحقیق مین ڈرتا ہون کہ غالب ہون تجھکو لوگ یعنے لوگ تجھ سے یہ تلوار چھین لیوین اور قسم ہے اللہ کی کہ اگر تو مجھکو تلوار دے تو کوئی اسکی طرف نہ پہونچ سکے گا یہان تک کہ مجھکو موت پہونچے اور تحقیق علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام کیا فاطمہ زہراؓ پر تو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ خطبہ پڑھتے تھے لوگون کو اس باب مین اپنے اس منبر پر اور مین

اس بيتيم

اس دن بالغ تہا سو فرمایا کہ مقرر فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مین ڈرتا ہون کہ اسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے یعنے بہ سبب غیرت طبعی کے کہ بشریت کو لازم ہے پہر ذکر کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے داماد کو کہ عبد شمس کی اولاد سے تہا یعنے ابو العاص کو سو تعریف کی اسپر اسکی دامادی مین فرمایا کہ اس نے مجہ سے بات کی سو سچ کہا اور مجہ سے وعدہ کیا تو وعدے کو پورا کیا اور تحقیق مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کردون اور حرام کو حلال بتلادون لیکن قسم ہے خدا کی کہ پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبہی جمع نہ ہونگی ف اسحدیث کی پوری شرح نکاح مین آویگی اور غرض اس سے وہ چیز ہے جو دائر ہے درمیان مسور اور زین العابدین کے یعنی امر تلوار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مراد اسکی یہ تہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کو محفوظ رکہی تاکہ نہ لے سکو وہ شخص جو اسکی قدر نہ جانتا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتہ تلوار مذکور کے ذو الفقار تہی جسکو بدر کے دن غنیمت سے لیا تہا اور احد کے دن اسکے حق مین خواب دیکہا اور کرمانی نے کہا کہ وجہ مناسبت ذکر کرنے مسور کی واسطے واسطے قصے منگنے بیٹی ابو جہل کے نزدیک طلب کرنے اسکے کی تلوار کو اس جہت سے ہے کہ جیسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فاطمہ رض کی خوشحالی کو دوست رکہتے تہی اسی طرح مین بہی تیری خوشحالی کو دوست رکہتا ہون اس واسطے کہ تو انکا پوتا ہے سو مجہکو تلوار دی تاکہ مین اسکو تیرے واسطے نگاہ رکہون (ختم) **حدثنا** قتیبۃ ثنا سفیان عن محمد بن سوقۃ عن منذر عن ابن الحنفیۃ قال لو کان علی ذاکرا عثمان ذکرہ یوم جاءہ ناس فشکوا سعاۃ عثمان فقال لی علی اذہب الی عثمان فاخبرہ انہا صدقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمر سعاتک یعملوا بہا فاتیتہ بہا فقال اغنہا عنا فاتیت بہا علیا فاخبرتہ فقال ضعہا حیث اخذتہا وقال الحمیدی ثنا سفیان ثنا محمد بن سوقۃ قال سمعت منذرا الثوری عن ابن الحنفیۃ قال ارسلنی ابی خذ ہذا الکتب فاذہب بہ الی عثمان فان فیہ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصدقۃ ترجمہ محمد بن حنفیہ رض سے روایت ہے کہ اگر ہوتے علی رض ذکر کرنے والے عثمان کو ساتہ بدی کے تو ذکر کرتے ان کو اس دن جسدن لوگ انکے پاس آئے اور عثمان کے عاملون کی شکایت کی تو علی رض نے مجہ کو کہا کہ عثمان رض کے پاس جا اور انکو خبر دے کہ یہ حکمنامہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے کے بیان مین ہے سو حکم کر اپنے عاملون کو کہ اسپر عمل کرین تو مین وہ حکمنامہ انکے پاس لایا تو عثمان رض نے کہا کہ بے پرواہ کر ہمکو اس سے یعنے اس واسطے کہ عثمان رض ان احکام کو جانتے تہی پہر مین اسکو علی مرتضے کے پاس لایا اور انکو خبر دی تو علی رض نے کہا کہ رکہہ اسکو جس جگہ سے تو نے انکو لیا تہا اور نیز ابن حنفیہ رض سے روایت ہے کہ مجہکو میرے باپ یعنی علی مرتضے نے بہیجا کہ اس حکمنامے کو عثمان رض کے پاس لے جا اس تحقیق اسمین لکہا ہوا ہے حکم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے کے بیان مین یعنے بیان مین مصارف زکوۃ اور صدقات کے ف ایک روایت مین ہے کہ منذر نے کہا کہ مین ابن حنفیہ کے پاس تہا تو بعضون نے عثمان رض کی شکایت کی تو اس نے کہا کہ چپ رہ

سو ہم نے اس سے کہا کہ کیا تیرا باپ یعنے علی رض عثمان کو برا کہا کرتے تھے تو اوس نے کہا کہ علی رض نے عثمان کو برا نہیں کہا اور اگر اوسکو برا کہتے تو اوس دن کہتے جس دن مین لوگ انکے پاس حکمنامہ لے گیا تھا پھر ذکر کی ساری حدیث اور مستفاد ہوتا ہے اس حدیث سے خرچ کرنا غنیمت کا واسطے امیرون کے اور کھولنا احوال اوس شخص کا کہ واقع ہوا اوس سے فساد اتباع انکے سے اور واسطے امام کے اسکا دریافت کرنا ہے اور احتمال ہے کہ نہ ثابت ہوئی ہو نزدیک عثمان کے وہ چیز کہ طعن کیا گیا اسکے عاملون پر ساتھ اسکے یا ثابت ہوا لیکن تدبیر تقاضا کرتی تھی تاخیر انکار کو یا جس چیز پر انکار ہوا تھا وہ مستحبون سے تھی نہ واجبون سے اور اسی واسطے معذور رکھا انکو علی رض نے اور نہ ذکر کیا انکو ساتھ بدی کے

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ باب ہے اس بیان میں کہ خمس یعنی پانچوان حصہ غنیمت کا واسطے حاجات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے یعنے واسطے ضیافت مہمانون کے اور ہتھیار اور سواری مجاہدون کے اور سوا اسکے وَإِيثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْأَرَامِلِ حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللهِ یعنے اور مقدم کرنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اہل صفہ کو اور بیوہ عورتون کو جبکہ فاطمہ رض نے آپ سے سوال کیا اور آپکے پاس چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی یہ کہ انکو قیدیون سے لونڈی خدمتگار دیوین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رض کو خدا کی طرف سپرد کیا حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ ترجمہ علی مرتضے رض سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو چکی پیسنے کی مشقت سے شکایت تھی سو انکو خبر معلوم ہوئی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لونڈی غلام قیدی آئی ہین تو وہ خدمتگار مانگنے کو آئین تو اوس وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ ہوئی تو حضرت عائشہ رض سے پیغام کہ آئین پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہ رض نے یہ پیغام آپ کو پہونچایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور حالانکہ ہم اپنے بستر پر لیٹے تھے سو ہم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونو اپنی جگہ مین لیٹے رہو یہان تک کہ مینے اپنے سینے مین آپ کے قدمون کی سردی پائی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے دونو کے درمیان بیٹھے سو فرمایا کہ کیا مین تمکو نہ بتلاؤن جو تمہارے لیے خدمتگار سے بہتر ہے جو تم نے مانگا جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر

پڑہا کرو اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ پڑہا کرو اور تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہا کرو پس تحقیق یہ تمہارے لیے بہتر ہے خدمتگار سے جو تم نے مانگا ف نہین ہے اس حدیث مین ذکر اہل صفہ کا اور نہ رانڈون کا اور شاید بخاری نے اشارہ کیا ہے طرف اُس چیز کی جو اسکے بعضے طریقون مین وارد ہوئی ہے موافق عادت اپنی کے اور وہ حدیث وہ ہے جسکو احمد نے علی سے طول کے ساتہ نقل کیا ہے اور اسمین یہ لفظ ہے کہ قسم ہے اللہ کی نہین دیتا مین تمکو اور چھوڑون اہل صفہ کو کہ انکے پیٹ بہوک سے پیچ کہاتے ہین مین نہین پاتا جو اُنپر خرچ کرون لیکن قیدیون کو بیچ کر انکا مول اُنپر خرچ کرتا ہون اور ایک روایت مین پہلے گذر چکا ہے کہ حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو یہ کہ بہیجین دو کو طرف بعضے گہر والون کی کہ انکو حاجت ہی اور اسمعیل قاضی نے کہا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ خرچ کرے خمس کو جس جگہ مناسب دیکہے اس واسطے کہ چار خمس کے مستحق غنیمت لانے والے ہین یعنے غازی اور جو امام کے ساتہ خاص ہے وہ پانچوان حصہ ہے اور تحقیق منع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے اپنی بیٹی کو اور حالانکہ وہ سب قرابتیون سے آپ کو محبوب تہی اور خرچ کیا انکو طرف غیر اُنکے کی اور کہا ہے مانند اسکی طبری نے اگر حصہ قرابت والون کا فرض ہوتا تو اپنی بیٹی کو خدمتگار دیتے اور نہ تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑین اس چیز کو کہ اختیار کی ہے اللہ نے واسطے فاطمہ رضہ کے اور احسان رکہین ساتہ اسکے قرابت والون پر اور اسی طرح کہا ہے طحاوی نے مین کہتا ہون کہ بیچ استدلال کرنے کے ساتہ اس حدیث کی نظر ہے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ یہ فے سے ہو اور اسپر خمس الخمس غنیمت سے پس تحقیق روایت کی ہے ابو داؤد نے علی سے کہ مینے کہا کہ یا حضرتؐ اگر آپ مناسب دیکہین کہ متولی کرین مجہکو ہمارے حق پر خمس سے تو بہتر ہے پس احتمال ہے کہ فاطمہ رضہ کا قصہ خمس کے فرض ہونے سے پہلے واقع ہوا ہو اور یہ بعید ہے اس واسطے کہ آیت۔ واعلموا انما غنمتم من شئے فان للہ خمسہ جنگ بدر مین نازل ہوئی اور پہلے گذر چکا ہے کہ اصحاب نے پہلے غنیمت سے خمس نکالا جو پہلے مشرکین سے لوٹ لائے تہے پس احتمال ہے کہ حصہ خمس الخمس کا اور وہ حق قرابتیون کا تہا فے مذکور سے نہ پہونچا تہا قدر خدمتگار کو جنکو فاطمہ نے مانگا پس اسکا حق اُس سے نہایت کم تہا اگر انکو خدمتگار دیتے تو لازم آتا قصور بیچ حصے باقی حقدارون کے جو مذکور ہوئے ہین اور مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام مقدم کرے بعض مستحق خمس کے کو اوپر بعض کے جو زیادہ تر مستحق کو پہر جو اُس سے کم ہو اور مستفاد ہوتا ہے حدیث سے رغبت دلانا آدمی کا اپنے گہر والون کو بیچ اپنی جان کو اُٹہاوے قلیل ہونے اور زہد سے دنیا مین اور قناعت کرنے سے ساتہ اُس چیز کے کہ تیار کیا ہے اسکو اللہ نے واسطے اپنے دوستون کے جو صبر کرنے والے ہین آخرت مین مین کہتا ہون کہ یہ سب مبنی ہے اُسپر جسکو ظاہر ترجمہ چاہتا ہے اور اسپر ساتہ اس احتمال کے جسکو مینے اخیر ذکر کیا ہے تو نہین ممکن ہے یہ کہ پکڑا جاوے ذکر ایثار سے عدم وقوع اشتراک کا خیبر مین پس بیچ ترک کرنے قسمت کو اور دینے کی ایک کو مستحقین سے سوای دوسرے کے

اختیار آخذ کا ہے ممنوع ہے یعنے جسکو حصہ نہین ملا پس نہین لازم آتی اس سے نفی استحقاق کی (فتح) اور یہ مسئلہ مفصل طور
سے آیندہ آویگا بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ يَعْنِىْ لِلرَّسُوْلِ قَسْمُ ذٰلِكَ باب ہے بیان مین
اس آیت کی کہ پس تحقیق ثابت ہے واسطے اللہ کے پانچوان حصہ اسکا اور واسطے رسول کے یعنی مراد خدا کی یہ ہے کہ واسطے
رسول کے ہے قسمت اس خمس کی جو خدا کے واسطے ہے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس خمس کے مالک نہین بلکہ نسبت
اسکی طرف رسول کی اس اعتبار سے ہے کہ اسکی قسمت آپ کی سپرد ہے ف یہ اختیار کرتا ہے بخاری کا واسطے ایک
اقوال کے جو اسکی تفسیر مین وارد ہوئے ہین اور اکثر اسپر ہین کہ لام للرسول مین واسطے ملک کے ہے اور یہ کہ واسطے رسول کے
خمس الخمس ہے غنیمت سے برابر ہے کہ جنگ مین حاضر ہون یا نہ ہون اور کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خمس کے مالک ہوتے
تھے یا نہین یہ دو وجہین ہین واسطے شافعیہ کے اور میل کی ہے بخاری نے طرف ثانی کی یعنے مالک نہین ہونے اور استدلال
کیا ہے واسطے اسکے اور قاضی اسمعیل نے کہا کہ نہین حجت واسطے اس شخص کے جو دعوی کرتا ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم خمس یعنے پانچوین حصے کے مالک ہوتے تھے ساتھ اس آیت کے۔ فان للہ خمسہ وللرسول اس واسطے کہ خدا نے فرمایا
کہ سوال کرتے ہین تجھکو مال غنیمت سے تو کہہ کہ غنیمت واسطے اللہ کے ہے اور رسول کے اور اتفاق ہے اسپر کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم خمس کے فرض ہونے سے پہلے غازیون کو غنیمت دیا کرتے تھے موافق اپنے اجتہاد اور رائے کے پس جب خمس فرض
ہوا تو ظاہر ہوا کہ چار خمس غنیمت کی غازیون کے واسطے ہین نہین شریک ہوتا انکو کوئی بیچ انکے اور سوائے
اسکے کچھ نہین کہ نسبت خمس کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہوئی تو واسطے اشارت کرنے کی طرف اسکی کہ نہین
واسطے غانمین کے اسین حق بلکہ وہ اسکی رائے کے سپرد ہے اور اسی طرح جو آپ کے بعد امام ہو اور اجماع ہے اسپر کہ لام للہ
مین واسطے تبرک کے ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّخَازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ یعنے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تو صرف قاسم یعنے بانٹنے والا اور خازن ہون اور اللہ دینے والا ہے حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ وَّقَتَادَةَ سَمِعُوْا سَالِمَ بْنَ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا مِنَ
الْاَنْصَارِ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِىْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ اِنَّ الْاَنْصَارِىَّ قَالَ حَمَلْتُهٗ عَلٰى عُنُقِىْ
فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوْا
بِاسْمِىْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِىْ فَاِنِّىْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ
عَمْرٌو اَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ اَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمُّوْا بِاسْمِىْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِىْ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضہ سے روایت ہے کہ ہم مین سے ایک انصاری مرد کے یہان لڑکا
پیدا ہوا تو اس نے چاہا کہ اسکا نام محمد رکھے سو انصاری نے کہا کہ مین اسکو اٹھا کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور
سلیمان کی حدیث مین ہے کہ اسکے یہان لڑکا پیدا ہوا تو اس نے چاہا کہ اسکا نام محمد رکھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ نام رکہا کرو میرے نام پر اور نہ رکنیت رکہو میری کنیت کو پس تحقیق سوای اسکے نہین کہ مین تو قاسم ٹہیرایا گیا
ہون تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہون اور حصین راوی نے کہا کہ مین بہیجا گیا ہون قاسم تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہون
اور ایک روایت مین جابر سے ہے کہ اُس نے چاہا کہ اسکا نام قاسم رکہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام
رکہا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکہو میری کنیت کو ف بیان کیا بخاری نے اختلاف کو شعبہ پر کہ انصاری نے
اسکا نام محمد رکہنا چاہا تہا یا قاسم اور اشارہ کیا طرف راجح ہونے اس بات کی کہ اُسنے اسکا نام قاسم رکہنا چاہا تہا
ساتہ روایت سفیان ثوری کے اعمش سے اور اسکی بحث کتاب الادب مین آئیگی حدثنا محمد بن یوسف
ثنا سفیان عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال ولد لرجل منا غلام
فسماہ القاسم فقالت الانصار لا نکنیک ابا القاسم ولا ننعمک عینا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا رسول اللہ ولد لی غلام فسمیتہ القاسم فقالت الانصار لا نکنیک ابا القاسم ولا ننعمک عینا
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسنت الانصار سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما انا قاسم ترجمہ جابر
بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ ہم مین سے ایک انصاری مرد کے یہان لڑکا پیدا ہوا تو اُس نے اسکا نام قاسم رکہا
تو انصار نے کہا کہ نہین کنیت رکہتے ہم تیری ابو القاسم اور نہین ٹہنڈا کرینگے ہم آنکہہ تیری کو ساتہ اسکے تو وہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا حضرت میرے یہان لڑکا پیدا ہوا اور مینے اسکا نام قاسم رکہا تو انصار نے
کہا کہ ہم تیری کنیت ابو القاسم نہین کہتے اور تیری آنکہہ کو اسکے ساتہ ٹہنڈا نہین کرتے تو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار نے بہت اچہا کہا نام رکہا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکہو میری کنیت کو سوای اسکے کچہہ نہین
کہ مین تو بانٹنے والا ہون حدثنا حبان بن موسی انا عبد اللہ عن یونس عن الزہری عن حمید
ابن عبد الرحمن انہ سمع معاویۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا
یفقہہ فی الدین واللہ المعطی وانا القاسم ولا تزال ہذہ الامۃ ظاہرین علی من خالفہم حتی یاتی
امر اللہ وہم ظاہرون ترجمہ معاویہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے ساتہ خدا کی
بہلائی چاہتا ہے تو اسکو دین مین سوجہ دیدیتا ہے اور اللہ دینے والا ہے اور مین بانٹنے والا ہون اور ہمیشہ یہ امت
غالب رہینگے اپنی مخالفون پر یہان تک کہ قیامت آوے اور حالانکہ وے غالب ہون ف اور غرض اس سے یہہ
قول آپ کا ہے کہ اللہ دیتا ہے اور مین بانٹتا ہون اسی لئے توجہ ہے واسطے مناسبت ہونے باب کو حدثنا محمد بن
سنان ثنا فلیح ثنا ہلال عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ما اعطیکم ولا امنعکم انما انا قاسم اضع حیث امرت ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور تم سے نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون

رکہتا ہون جہان مجہکو حکم ہوتا ہے یعنے نہین کسی کو دیتا ہون اور نہ کسی سے روکتا ہون مگر ساتہ حکم اللہ کے حدثنا
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ ثنا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ ثنی اَبُو الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ وَاسْمُہُ النُّعْمَانُ عَنْ خَوْلَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ
قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَہُمُ النَّارُ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ ترجمہ خولہ رض سے روایت ہی کہ مقرر جو لوگ کہ گہسے پڑتے ہین خدا کے مال مین یعنے ناحق لوٹتی کہاتے ہین
تو انکے لیے قیامت مین آگ ہے **ف** یہ جو کہا کہ ناحق تو یہ عام تر ہے اس سے کہ ہو ساتہ قسمت کے اور ساتہ غیر
اسکے کے اور ساتہ اس وجہ کے مناسب ہوگی حدیث ترجمہ کو کرمانی نے کہا کہ مناسبت حدیث خولہ کی ساتہ ترجمہ کے پوشیدہ
ہی اور ممکن ہے کہ لی جاوے آپ کی اس قول سے کہ گہسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنے بغیر قسمت حق
کے اور لفظ اگرچہ عام ہے لیکن خاص کیا ہے ہم نے اسکو ساتہ قسمت کے تاکہ اس سے ترجمہ سمجہا جاوے مین
کہتا ہون کہ نہین حاجت ہی طرف قید اعتذار کے اس واسطے کہ قول آپ کا بغیر حق داخل ہے اسکے عموم مین
صورت مذکورہ پس صحیح ہے حجت پکڑنی ساتہ اسکے اوپر مترتب ہونے قسمت کے بیچ اموال فئ اور غنیمت کے ساتہ
حکم عدل کے اور پیروی کرنی اس چیز کی کہ کتاب اور سنت مین ہے اور شاید کہ بخاری نے ارادہ کیا ہے ساتہ لانے
اسکے کے ڈرانا اس شخص کا جو مخالف ہو اور مستفاد ہوتا ہے ان حدیثون سے کہ اسم اور مسمی کے درمیان مناسبت ہے
لیکن نہین لازم آتا اس سے پایا جانا اسکا سب صورتون مین اور یہ کہ جو لے غنیمت کے مال سے کچہہ بغیر تقسیم کرنے امام کے تو
ہوتا ہے گنہگار اور اسمین تہدید ہے حاکمون کو ہے یہ کہ لین مال سے کچہہ ناحق یا منع کرین اسکو اہل اسکے سے (فتح) باب
قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَکُمُ الْغَنَائِمُ باب ہے بیان مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے کہ
حلال ہو واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے وَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَکُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً تَاْخُذُوْنَہَا فَعَجَّلَ لَکُمْ
ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ وعدہ دیا ہے تمکو اللہ نے بہت غنیمتون کا کہ تم انکو لوگے پس شتابی عطا کی تمکو
یہ اخیر آیت تک **ف** یہ آیت بالاتفاق اہل حدیبیہ کے حق مین اتری ہے اور جب حدیبیہ سے پہرے تو خیبر کو فتح
کیا کما ہے فَہِیَ لِلْعَامَّۃِ حَتّٰی یُبَیِّنَہُ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنے پس یہ غنیمت کا مال عام مسلمانون کے واسطے ہے
یعنے لڑنے والون کے یہان تک کہ بیان کرین اسکو رسول کہ اسکا کون مستحق ہے اور کون مستحق نہین **ف** اور
سمجہ و اقع ہوا ہے بیان اسکا ساتہ قول اللہ تعالے کے کہ جان رکہو کہ جو غنیمت لاؤ تم کچہہ تو پانچوان حصہ اسکا ثابت
ہے واسطے اللہ کے اخر آیت تک حدثنا مُسَدَّدٌ ثنا خَالِدٌ ثنا حُصَیْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْہَا الْخَیْرُ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عروہ بارقی
سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گہوڑون کی چوٹیون مین خیر والبستہ ہے یعنے اجر اور غنیمت قیامت
کے دن تک **ف** یہ حدیث جہاد مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ اجر اور غنیمت حلال ہوا

ابو الیمان انا شعیب ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ھلک
کسری فلا کسری بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل
اللہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فارس کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اسکی
بعد کوئی بادشاہ وہان نہ ہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اسکے بعد وہان کوئی بادشاہ نہ ہوگا اور قسم ہے
اس ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مقرران دونو ملکون کے خزانے خدا کے راہ مین خرچ کئے جاوینگے
ف اس حدیث کی شرح علامات النبوۃ مین آویگی اور غرض اس سے یہی اخیر قول ہے کہ انکے خزانے خدا کے راہ مین
خرچ کئے جاوینگے اور تحقیق خرچ ہوچکے کیونکہ خزانے انکے غنیمتون مین (فتح) حدثنا اسحاق ثنا جریر عن عبد
الملک عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ھلک کسری فلا کسری بعدہ
واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ ترجمہ اسکا وہی
جو اوپر گذرا حدثنا محمد بن سنان ثنا ھشیم نا سیار ثنا یزید الفقیر ثنا جابر بن عبد اللہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلت لی الغنائم ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے ف اسکی شرح تیمم مین گذر چکی ہے حدثنا اسمعیل ثنی مالک
عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تکفل اللہ لمن جاھد
فی سبیلہ لا یخرجہ الا الجھاد فی سبیلہ وتصدیق کلماتہ بان یدخلہ الجنۃ او یرجعہ الی مسکنہ الذی
خرج منہ مع ما نال من اجر او غنیمۃ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ضامن
ہوگیا ہے اسکا جس نے اسکے راہ مین جہاد کیا نہ نکالا ہو اسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا مین جہاد کی نیت نے اور آیات
اور حدیثون کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہے کہ یا اسکو بہشت مین داخل کریگا یا اسکو اسکے وطن
مین پھیر لاوے گا ساتھ ثواب کے یا مال غنیمت کے ف اسکی شرح اول جہاد مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے
یہی اخیر قول ہے کہ ساتھ ثواب کے یا غنیمت کے (فتح) حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابن المبارک عن معمر عن ھمام
ابن منبہ عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی
رجل ملک بضع امراۃ وھو یرید ان یبنی بھا ولما یبن بھا ولا احد بنی بیوتا ولم یرفع سقوفھا ولا
احد اشتری غنما او خلفات وھو ینتظر ولادھا فغزا فدنا من القریۃ صلوۃ العصر او قریبا من
ذلک فقال للشمس انک مامورۃ وانا مامور اللھم احبسھا علینا فحبست حتی فتح اللہ علیہ فجمع
الغنائم فجاءت یعنی النار لتاکلھا فلم تطعمھا فقال ان فیکم غلولا فلیبایعنی من کل قبیلۃ رجل
فلزقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فلتبایعنی قبیلتک فلزقت ید رجلین او ثلثۃ بیدہ

فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاؤُا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے اُس نے اپنی لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا کسی عورت سے اور وہ چاہتا ہو کہ اس عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اُس نے اُس سے صحبت نہیں کی اور نہ چلے جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اسکی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جس نے بکریاں یا اونٹنیاں گابھن مول لی ہوں اور وہ اُنکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اُس گاؤں میں یعنے اریحا میں پہونچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا کہ تو بھی حکم بردار ہے اور میں بھی حکم بردار ہوں الٰہی سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رُک گیا یہاں تک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لوگوں نے جمع کی جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلاوے تو اُس نے جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں میں چوری ہے تو چاہیے کہ مجھ سے بیعت کرے ہر گروہ کا ایک آدمی سو ان لوگوں نے بیعت کی تو ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چمٹ گیا پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ میں چوری ہے تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھ سے بیعت کرے تو اُس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو یا تین مرد کے ہاتھ سے چمٹ گیا پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں میں چوری ہے تم نے چورایا ہے تو انہوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا اور اسکو غنیمت کے مال میں رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اسکو آگ جلا گئی پھر خدا نے ہماری واسطے غنیمتیں حلال کیں کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے حلال کیا ف یہ پیغمبر یوشع بن نون تھے جیسے کہ احمد نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بند ہوا سورج واسطے کسی آدمی کے مگر واسطے یوشع بن نون کے اور ابن اسحق نے روایت کی ہے کہ جب موسے علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بنی اسرائیل کے ساتھ جاوے تو انکو حکم ہوا کہ یوسف علیہ السلام کی لاش کا صندوق اپنے ساتھ اٹھا لیجاویں تو انکی قبر معلوم نہ ہوئی یہاں تک کہ صبح صادق نکلنے لگے اور انہوں نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ انکے ساتھ صبح صادق کے وقت چلے گا تو موسے علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی یہ کہ تاخیر کرے طلوع فجر کو یہاں تک کہ فارغ ہوں یوسف علیہ السلام کے کام سے تو یہ حدیث پہلی حدیث کی حصر کے معارض نہیں اس واسطے کہ سوائے اسکے نہیں کہ حصر واقع ہوا ہے بیچ حق یوشع کے ساتھ طلوع سورج کے پس نہیں نفی کرتا اسکی کہ روکا جاوے طلوع فجر کا واسطے غیر انکے کے اور ایک روایت میں ہے کہ جب معراج کی رات کی صبح کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو خبر دی کہ تمہارا قافلہ سورج ڈوبنے سے پہلے آویگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو سورج روکا گیا یہاں تک کہ قافلہ مکے میں آیا تو یہ حدیث بھی اس حصر کے معارض نہیں اس واسطے کہ وہ حصر محمول

ہے اس چیز پر جو گذر چکی ہے واسطے اگلے پیغمبرون کے پہلے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پس نہین روکا گیا سورج مگر واسطے یوشع کے پس نہین نفی ہے اسمین اسکی کہ روکا جاوے بعد اسکے واسطے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نیز طحاوی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضے رضہ کے گھٹنے پر سو گئے اور عصر کی نماز علی رضہ سے فوت ہوگئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو سورج پھیر آگیا یہانتک کہ علی مرتضے رضہ نے نماز پڑھی پھر غروب ہوا اور یہ بڑا عظیم معجزہ ہے اور ابن جوزی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے لیکن یہ ابن جوزی کی خطا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ خندق کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے سورج پھیر آگیا جب مشغول ہوئے عصر کی نماز سے یہانتک کہ غروب ہوا پھر خدا نے اسکو پھیرا یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پس اگر یہ ثابت ہو تو یہ تیسرا قصہ ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ موسی علیہ السلام کے واسطے سورج روکا گیا کما تقدم اور یہ بھی آیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے واسطے روکا گیا جبکہ وہ گھوڑون کے دیکھنے مین مشغول ہوے یہانتک کہ سورج غروب ہوا اور یہ جو کہا کہ مین بھی مامور ہون اور تو بھی مامور ہے تو دونوں مین فرق یہ ہے کہ امر جمادات کا امر تسخیر کا ہے اور امر عقلا کا امر تکلیف کا ہے اور خطاب انکا واسطے سورج کے احتمال ہے کہ حقیقت پر ہے اور مقرر خدا نے اسمین تمیز پیدا کی جیسا کہ آئندہ آویگا کہ سورج ہر دن چڑھنے کے لیے اجازت چاہتا ہے اور احتمال ہے کہ ہو یہ بطور استحضار اسکے کہ جی مین واسطے اسچیز کے کہ مقرر ہو چکا ہے کہ نہین ممکن ہے پھرنا اسکا عادت اپنی سے مگر ساتھ خرق عادت کے اور اسمین اختلاف ہے کہ سورج اسجگہ کس طرح روکا گیا پس بعضے کہتے ہین کہ اپنے درجون پر پھیر آگیا اور بعضے کہتے ہین کہ کھڑا کیا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکی حرکت سست ہوگئی اور ان سب وجہ کا احتمال ہے لیکن تیسری وجہ ارجح ہے اور یہ جو فرمایا کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو ہمارے واسطے غنیمتین حلال کین تو اس مین اشعار ہے ساتھ اسکے کہ ظاہر کرنا عاجزی کا آگے خدا کے واجب ہے کہ پاتا ہے ثبوت فضل کو اور اسمین خاص ہونا اس امت کا ہے ساتھ حلال ہونے غنیمت کے اور اسکی ابتدا جنگ بدر کے دن سے ہوئی اور اسی کے حق مین یہ آیت اتری کہ کہا و تم جو غنیمت لاو حلال پاک پس حلال کی خدا نے واسطے اس امت کے غنیمت اور یہ جو تقیید کے ساتھ عدم دخول کے وہ چیز ہے کہ سمجھی جاتی ہے کہ امر بعد دخول کے بخلاف اسکے ہو پس دونوں امرون مین فرق ظاہر ہے اور اگرچہ اکثر اوقات دخول کے بعد بھی دل کا تعلق بدستور رہتا ہے لیکن نہین وہ جیسے کہ پہلے دخول کے ہے اکثر اوقات اور دلالت کرتی ہے تعمیم پر بیچ سب کامون دنیاوی کے وہ چیز کہ واقع ہوئی ہے ایک روایت مین زیادتی سے کہ واسطے اسکے حاجت ہو رجوع مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امور نہین لائق ہین یہ کہ سپرد کیے جاوین مگر واسطے فارغ البال کے اس واسطے کہ جسکے واسطے کچھ تعلق ہو اکثر اوقات اسکی نیت ضعیف ہو جاتی ہے اور کم ہو جاتی ہے رغبت اسکی طاعت مین اور دل جب متفرق ہو تو اعضا کا فعل ضعیف ہو جاتا ہے

اور جب دل جمع ہو تو قوی ہوتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے لوگ بھی جہاد کرتے تھے اور اپنے دشمنوں کے مال لوٹ لاتے تھے لیکن ان میں دست اندازی نہیں کرتے تھے بلکہ انکو جمع کرتے تھے اور نشانی انکے جہاد کی قبول ہونے کی یہ تھی کہ آسمان سے آگ اترکر اسکو جلا دیتی تھی اور علامت عدم قبول کی یہ ہے کہ آسمان سے آگ نہ اترتی تھی اور عدم قبول کے اسباب سے یہ ہے کہ اس میں چوری واقع ہو اور تحقیق احسان کیا ہے اللہ نے اس امت پر اور رحمت کی واسطے بزرگ ہونے پیغمبر انکے کی نزدیک اسکی پس حلال کیا واسطے انکے غنیمت کو اور چھپایا واسطے انکے چوری کو اور دور کی اُن سے فضیحت عدم قبول کی پس واسطے اللہ کے ہے سب تعریف ہر نعمت پر کہ نا تہ آوی اور اسمین معاقبہ جماعت کا بھی ساتھ فعل انکے بے وقوفوں کے اور یہ کہ احکام پیغمبروں کے کبھی ہوتے ہیں باعتبار امر باطن کے جیسا کہ اس قصے میں ہے اور کبھی ہوتے ہیں باعتبار امر ظاہر کے جیسا کہ اس حدیث میں ہے انکم تختصمون الخ اور استدلال کیا ہے ساتھ اسکے ابن بطال نے اوپر جواز جلانے مال مشرکوں کے یعنے کافروں کے جبکہ نہ پائی جائے راہ طرف لینے انکے کی بطور غنیمت کی اس واسطے کہ نہیں وارد ہوئی تصریح ساتھ منسوخ ہونے اسکے کی علاوہ یہ کہ پہلے پیغمبروں کی شرع ہماری واسطے شرع ہے جبکہ نہ وارد ہو ناسخ اسکا (فتح) **بَابُ الْغَنِيْمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ** غنیمت واسطے اُس شخص کے ہے کہ لڑائی میں حاضر ہو **حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ اَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ** ترجمہ اسلم رضہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضہ نے کہا کہ اگر نہ ہوتی رعایت پچھلے مسلمانوں کی جو ابھی پیدا نہیں ہوئی تو نہ فتح ہوتا کوئی گاؤں مگر کہ میں اسکو غازیوں میں تقسیم کرتا جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا یعنے عمر فاروق نے سمجھا کہ اگر ایسا کیا جاوے تو نہ باقی رہیگی کوئی چیز واسطے ان لوگوں کے جو انکے پیچھے پیدا ہونگے اور اسلام کی مدد کرینگے پس مقرر کیا اُنپر خراج اور محصول زمینوں کا تاکہ اگلے پچھلے لوگ سب اُس سے فائدہ پاویں اور وجہ لینے اسکے کی ترجمہ سے یہ ہے کہ عمر رضہ نے اس حدیث میں بھی تصریح کی ہے ساتھ اس چیز کے کہ دلالت کرتا ہے اسپر یہ اثر مگر عارض ہوئی واسطے اسکے حسن نظر واسطے پچھلے مسلمانوں کے اس چیز میں کہ متعلق ہے ساتھ زمین کے خاصکر پس واجب کیا اسکو مسلمانوں پر اور مقرر کیا اُنپر خراج جو انکی مصلحت جمع کرے اور عمل کیا عمر رضہ نے اس آیت پر والذین جاؤا من بعدہم الآیۃ اور ایک روایت میں ہے کہ ارادہ کیا عمر رضہ نے تقسیم کرنے زمین کا تو معاذ نے انکو کہا کہ اگر تو اسکو تقسیم کریگا تو سب زمین لوگوں کے ہاتھ میں آجاویگی پس پھرے گی طرف ایک مرد کی اور ایک عورت کی اور انکے بعد ایک لوگ آویں گے جو اسلام کے خلل کو بند کرینگے پس نہ پاویں گے کچھ چیز پس کوئی ایسا امر سوچ کہ پہلے پچھلے سب لوگ اس سے فائدہ پاویں تو عمر رضہ کی رای میں یہ بات آئی کہ زمین تقسیم نکریں سو مقرر کیا اُسپر خراج کو واسطے غازیوں کے اور جو انکے بعد پیدا ہوں اور

ہو اسکے سوای تہا وہ خاص غنیمت لانے والون کے واسطے رہا اور یہی قول ہے جمہور کا کہ اسمین اور کسی کا حق نہین سوا
غازیون کے جو غنیمت لاوین اور ابو حنیفہ رح کا یہ مذہب ہے کہ جب دار الاسلام سے لشکر کی مدد کے واسطے جدا ہو پس پہونچین
ان کے پاس بعد فتح ہونے کے تو وہ غازیون کے ساتہ غنیمت مین شریک ہین اور حجت پکڑی ہے اس نے ساتہ اس چیز
کے کہ تقسیم کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اشعریون کے جبکہ آئے ساتہ جعفر کے خیبر سے اور ساتہ اس چیز کے کہ
تقسیم کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اس شخص کے کہ نہ حاضر ہوا جنگ بدر مین مانند عثمان کی پس اشعریون
کے قصے کا جواب تو آئندہ آویگا اور ایہر جواب قصے عثمان کے سو اور جو اسکی مانند ہے تو اس سے جمہور نے کئی جواب دئے
ہین ایک یہ کہ یہ حکم خاص ہے ساتہ عثمان کے زمانہ کے جو اسکی مانند ہو دوم یہ کہ یہ حکم اس وقت تہا جبکہ سب غنیمت
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے تہی نزدیک نازل ہونے اس آیت کی ویسئلونک عن الانفال پہر اسکے بعد یہ آیت
اتری واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول پس ہوئے چار خمس غنیمت کے واسطے غنیمت لانے والون کے
سوم یہ کہ یہ برتقدیر اسکے کہ ہو یہ واقعہ بعد فرض خمس کے پس وہ محمول ہے اسپر کہ دیا اسکو خمس سے اور اسکی طرف میل کی
ہے بخاری نے چہارم فرق کرنا ہے درمیان اس شخص کے کہ ہو بیچ ایسی حاجت کی کہ متعلق ہے ساتہ لشکر کے یا ساتہ
اجازت امام کے پس حصہ دیوے اسکو برخلاف غیر اسکے کی اور یہ مشہور مذہب مالک کا ہے اور ابن بطال نے کہا کہ نہین
تقسیم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ غیر اس شخص کے کہ حاضر ہوا لڑائی مین مگر بیچ خیبر کے پس وہ مستثنے ہے اس
پس نہ گردانا جاوے اصل کہ قیاس کیا جاوے اوپر اسکے پس تحقیق تقسیم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے
کشتی والون کے واسطے شدت حاجت انکی کے اور طحاوی نے کہا کہ احتمال ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو کچہ اشعریون کو دیا وہ اہل غنیمت کی رضامندی سے دیا ہو اور یہ سب اس غنیمت مین ہے کہ منقول ہو اور یہ جو عمر رض نے
کہا کہ جیسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا تو مراد یہ ہے کہ بعضے خیبر کو نہ کل خیبر کو اور یہ اشارہ ہے طرف اس
روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو تقسیم کیا تو جدا کیا آدہے اسکے کو واسطے حاجتون اپنی کے اور واسطے
اس چیز کے کہ آپ کی ساتہ اتری اور تقسیم کیا نصف باقی کو درمیان مسلمانون کے اور نہ تہے مسلمانون کے خدمتگار اور کارندے
پس دیا نصف یہودیون کے حوالے کیا تاکہ اسمین محنت کرین اور جو پیدا ہو سو آدہم آدہ بانٹ لین اور جو نصف اپنے واسطے
جدا کیا تہا وہ وہ تہا جو صلح سے فتح ہوا اور جو تقسیم کیا تہا وہ وہ تہا جو غلبے اور قہر سے فتح ہوا تہا اور اسکا بیان مغازی مین
آویگا انشاء اللہ تعالی ابن منیر نے کہا کہ بخاری نے باب یہ باندہا ہے الغنیمۃ لمن شہد الوقعۃ اور قول عمر رض کا تقاضا کرتا ہے
وقف ہونے زمین کے کو جو غنیمت لائی گئی اور یہ ضد ترجمہ کی ہے پہر جواب دیا اس نے کہ مطابق واسطے ترجمہ کے قول عمر رض
کا ہے جسطرح تقسیم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو پس اشارہ کیا بخاری نے طرف ترجیح قسمت ناجزہ کی اور حجت
اسمین یہ ہے کہ آنے والا جو ابہی نہین پایا گیا ہنوز نہین مستحق ہے کسی چیز کو غنیمت حاضرہ سے ساتہ اس دلیل کے کہ

جو جنگ سے غیر حاضر ہے وہ نہین مستحق ہے کسی چیز کو بطریق اولے مین کہتا ہون کہ احتمال ہے کہ بخاری نے ارادہ کیا ہو تطبیق کا درمیان اُس چیز کے کہ عمر سے آئی ہے کہ غنیمت واسطے اُس شخص کے ہے کہ لڑائی مین حاضر ہو اور درمیان اس چیز کے کہ اُس سے آئی ہے کہ وقف کی جاوے زمین ساتھ حمل کرنے اول کے اوپر کہ اسکا عموم مخصوص ہے ساتھ غیر زمین کے (فتح) **باب من قاتل للمغنم هل ينقص من اجره** جو غنیمت کے واسطے لڑے کیا اسکا ثواب کم ہو جاتا ہے **حدثنا** محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة عن عمرو قال سمعت ابا وائل ثنا ابو موسى الاشعري قال قال اعرابي للنبي صلى الله عليه وسلم الرجل يقاتل للمغنم والرجل يقاتل ليذكر والرجل يقاتل ليرى مكانه فمن في سبيل الله فقال من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله ترجمہ ابو موسے اشعری سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہا کہ ایک مرد غنیمت کے واسطے لڑتا ہے اور ایک مرد اس واسطے لڑتا ہے کہ لوگون مین مشہور ہو جسکو سمعہ کہتے ہین اور ایک مرد اس واسطے لڑتا ہے کہ اسکا مرتبہ دیکھا جاوے یعنے اپنی شجاعت دکھلانے کو لیے لوگون کو جسکو ریا کہتے ہین سو انمین سے خدا کے راہ مین لڑنے والا کون ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہے **ف** اسکی شرح جہاد مین گذر چکی ہے اور ابن منیر نے کہا کہ مراد بخاری کی یہ ہے کہ قصد غنیمت کا نہین ہوتا منافی واسطے اجر کے اور نہ ناقص کرنے والا جبکہ قصد کرے ساتھ اسکے اعلاء کلمۃ اللہ کا اس واسطے کہ سبب نہین مستلزم ہے حصر کو اسی واسطے ثابت ہوتا ہے حکم واحد ساتھ اسباب متعددہ کے اور اگر قصد غنیمت کا اعلاء کے قصد کے منافی ہوتا تو آتا جواب عام اور مثلاً اسطرح کہتے کہ جو غنیمت کے واسطے لڑے تو وہ خدا کے راہ مین نہین اور اس تقدیر مین بعید ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ اجر کا کم ہونا نسبتی امر ہے کما تقدم پس جسکا قصد محض اعلاء کلمۃ اللہ کا ہو وہ نہین ہے مانند اسکی جو ملاوے ساتھ اس قصد کے دوسرے قصد کو غنیمت سے ہو یا غیر اسکے سے اور ابن منیر نے اور مگر یہ کہا کہ ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ جو خاص غنیمت کے واسطے لڑے پس نہین بیچ راہ خدا کے اور کچھ نہین اجر ہے واسطے اسکے پس کس طرح ترجمہ باندھتا ہے واسطے اسکی ساتھ نقص اجر کے اور جواب اسکا وہ ہے جو اوپر گذرا (فتح) **باب قسمة الامام ما يقدم عليه ويخبأ لمن لم يحضره او غاب عنه** تقسیم کرنا امام کا اس چیز کو کہ اسکے پاس آوے یعنے اہل حرب کی طرف سے اور چھپا رکھو واسطے اُس شخص کے کہ نہ حاضر ہووے اسکے پاس یعنے بیچ مجلس قسمت کے **ف** ابن منیر نے کہا کہ اسمین رد ہے واسطے چیز کے کہ مشہور ہے درمیان لوگون کے کہ ہدیہ واسطے اُس شخص کے ہے جو حاضر ہووے (فتح) **حدثنا** عبد الله بن عبد الوهاب ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن عبد الله بن ابي مليكة ان النبي صلى الله عليه وسلم اهديت له اقبية من ديباج مزررة بالذهب فقسمها في ناس من اصحابه وعزل منها واحدا لمخرمة بن نوفل فجاء ومعه ابنه المسور بن مخرمة فقام على الباب فقال ادعه لي فسمع النبي صلى الله عليه وسلم صوته

فَاَخَذَ قَبَاءً فَتَلَقَّاهُ بِهٖ وَاسْتَقْبَلَهٗ بِاَزْرَارِهٖ فَقَالَ يَا اَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ يَا اَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ وَكَانَ فِيْ خُلُقِهٖ شِدَّةٌ رَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ ترجمہ عبداللہ بن ابی ملیکہ رضہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ریشمی قبائین تحفہ بہیجین جنکو سونے کی تکمے لگے تہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے اصحاب مین تقسیم کیا اور انمیں سے ایک قبا مخرمہ کے واسطے جُدا کر رکہی سو وہ آیا اور اسکے ساتہ مسور بن مخرمہ تہا اور دروازے پر کہڑا ہوا اور کہا کہ میرے واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا تو آپ نے اسکی آواز سنی تو قبا لیکے اسکو آگے بڑہ کر آ لیے اور آگے آئے اسکو ساتہ تکمون کے یعنے تاکہ اسکی خوبی اسکو دکہاوین تو فرمایا کہ ای مسور کے باپ یہ قبا مینے تیرے واسطے چہپا رکہی تہی اور مخرمہ کی خو سخت تہی **ف** اسکی شرح کتاب اللباس مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول اسکا ہے کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبائین ہدیہ بہیجین اور یہ قول اسکا کہ یہ قبا مینے تیرے واسطے چہپا رکہی اور یہ مطابق ہے واسطے ترجمہ کے ابن بطال نے کہا کہ جو چیز کہ بہیجی گئی طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مشرکین کی طرف سی بس حلال ہے واسطے آپکے لینا اسکا اور جائز ہے آپ کو ہبہ کرنا اسکا جسکو چاہین اور مقدم کرین ساتہ اسکے جسکو چاہین مانند فی کی اور ایہر جو لوگ آپکے بعد ہین پس نہین جائز ہے واسطے انکے یہ کہ خاص ہون ساتہ اسکے اس واسطے کہ سوائے اسکے کچہہ نہین کہ ہدیہ بہیجا گیا طرف آپ کی اس واسطے کہ آپ انکے امیر تہے (فتح)

بَابُ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ وَمَا اَعْطٰى مِنْ ذٰلِكَ فِيْ نَوَائِبِهٖ

کس طرح تقسیم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قریظہ اور نضیر کو اور جو چیز کہ دی آپنے اس سے اپنی حاجتون مین **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہی کہتے انصار ٹہیراتے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درخت کہجورون کے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دیتے تہی یہان تک کہ قریظہ اور نضیر کے قلعے کو فتح کیا تو فتح کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہ درخت انکو پہیر دیتے تہے یعنے جو درخت انصار آپ کو ہدیہ دینے تہے **ف** یہ حدیث پوری مغازی مین آویگی اور اسمین بیان ہے واسطے کیفیت ترجمہ کے اور حاصل قصہ کا یہ ہے کہ قبیلہ بنی نضیر کی زمین اس قسم سے تہی کہ عطا کیا تہا اللہ نے اپنے رسول پر اور وہ زمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے خالص تہی لیکن اختیار کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہ اسکے مہاجرین کو اور حکم کیا انکو یہ کہ پہیر دین انصار کو وہ چیز کہ تہے سلوک کرتے انکو ساتہ اسکے جبکہ مدینے مین انکے پاس آئے اور انکے پاس کچہہ نہ تہا تو دونو فریق اسکے ساتہ بے پرواہ ہوئے پہر قریظہ کا قلعہ فتح ہوا جبکہ انہون نے عہد توڑا ایس محاصرہ کیے گئے

اور سعد بن معاذ کے حکم پر بی بیون کے خرچ مین اور مہمانون وغیرہ مین اور باقی کو ہتھیارون اور چوپایون مین خرچ کرتے
تھے واسطے سامان جہاد کے (فتح) **باب** بَرَكَةِ الْغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةِ الْأَمْرِ
برکت غازی کی بیچ مال اسکے کی زندگی مین اور مرنے کی حالت مین ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حاکمون کے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي أَفَتُرَى دَيْنَنَا يُبْقِي مِنْ مَالِنَا شَيْئًا فَقَالَ يَا بُنَيَّ بِعْ مَالَنَا وَاقْضِ دَيْنِي وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ يَعْنِي لِبَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ثُلُثُ الثُّلُثِ أَثْلَاثًا فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللهِ قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٍ وَعَبَّادٍ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ يَا بُنَيَّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ قَالَ فَوَاللهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ يَا أَبَهْ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللهُ قَالَ فَوَاللهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهُ وَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللهِ مَا أُرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَا قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ

حو اثری اور تقسیم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی زمین کو لیے اصحاب میں اور دیا اپنے حصے سے اپنی حاجتوں میں لینے اپنی

معاویۃ کم قومت الغابۃ قال کل سھم بمائۃ الف قال کم بقی قال اربعۃ اسھم ونصف فقال المنذر
ابن الزبیر قد اخذت سھما بمائۃ الف وقال عمرو بن عثمان قد اخذت سھما بمائۃ الف وقال ابن
زمعۃ قد اخذت سھما بمائۃ الف فقال معاویۃ کم بقی قال سھم ونصف قال قد اخذتہ بخمسین
ومائۃ الف قال فباع عبد اللہ بن جعفر نصیبہ من معاویۃ بستمائۃ الف قال فلما فرغ ابن الزبیر
من قضاء دینہ قال بنو الزبیر اقسم بیننا میراثنا قال لھم واللہ لا اقسم بینکم حتی انادی بالموسم
اربع سنین الا من کان لہ علی الزبیر دین فلیاتنا فلنقضہ قال فجعل کل سنۃ ینادی بالموسم
فلما مضی اربع سنین قسم بینھم قال وکان للزبیر اربع نسوۃ ورفع الثلث فاصاب کل امرأۃ
الف الف ومائتا الف فجمیع مالہ خمسون الف الف ومائتا الف ترجمہ عبداللہ بن زبیر رض سے روایت
ہے کہ جب کھڑے ہوئے زبیر دن جنگ جمل کے اور ساتھ اسکے قصہ مشہور ہے جو علی مرتضے اور عائشہ رض کے درمیان
واقع ہوا اور زبیر بھی اسمین موجود تھے اور اسکو جنگ جمل اس واسطے کہا گیا کہ یعلے بن امیہ صحابی مشہور انکے ساتھ
تہا تو سوار کیا اُس نے عائشہ کو اوپر بڑے اونٹ کی جسکو سو اشرفیون سے خریدا تہا تو حضرت عائشہ اسکے ساتھ
صف مین کھڑی ہوئین پس جو اُنکے ساتھ تھے وہ ہمیشہ اونٹ کے گرد لڑتے رہے یہان تک کہ اونٹ کی کونچین کاٹی
گئین پس واقع ہوئی شکست اور یہ واقعہ جمادی الاول مین چہتیسوین سال مین تہا) تو مین انکے پہلو مین کھڑا
ہوا تو اُس نے کہا کہ اے میرے بیٹے تحقیق شان یہ ہے کہ نہ مقتول ہوگا آج مگر ظالم یا مظلوم (یعنے ظالم اپنے دشمن کے
نزدیک اور مظلوم اپنے نفس کے نزدیک اس واسطے کہ ہر ایک دونو فریق سے تاویل کرتا تہا کہ وہ صواب پر ہے یا نہ مقتول ہوگا
آج مگر ظالم اس معنے سے کہ اُس نے گمان کیا کہ اللہ جلد بھیجے گا واسطے ظالم کے اپنی سے عقوبت یا نہ مقتول ہوگا آج مگر
مظلوم یعنے اُس نے گمان کیا کہ اللہ اسکو جلد شہادت دیگا اور ظن کیا اُس نے دونو تقدیرون پر کہ وہ مظلوم مقتول ہوگا
اور مین نہین گمان کرتا اپنے تئین مگر کہ آج مظلوم مارا جاؤن گا (اور تحقیق یہ بات ٹہیک ہوئی اس واسطے کہ وہ
دہوکے سے مارے گئے بعد اسکے کہ یاد دلایا انکو علی رض نے پس پہرے لڑائی سے اور ایک مکان مین سو گئے تو ناگہان بنی
تمیم کے ایک مرد نے انکو مار ڈالا پس روایت ہے کہ جب دونو صفین آپسمین ملین تو علی رض نے کہا کہ زبیر کہان ہے اور وہ
عائشہ رض کے ساتھ تھے پس زبیر آئے تو علی مرتضے رض نے انکو حدیث یاد دلائی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھکو فرمایا تہا
کہ تو البتہ علی رض سے لڑیگا اور حالانکہ تو ظالم ہوگا تو زبیر یہ حدیث سنکر جنگ سے پہر آئے) اور مجھکو زیادہ تر فکر اپنے قرض
کا ہے کیا پس تو گمان کرتا ہے کہ ہمارا قرض ہماری مال سے کچھہ چیز باقی چہوڑے گا یعنے کیا قرض ادا کرنے کی بعد کچھہ
مال باقی رہے گا تو زبیر نے کہا کہ اے میرے بیٹے ہماری مال کو بیچکر ہمارا قرض ادا کر دینا اور وصیت کی زبیر نے
ساتھ تہائی اس تہائی کے واسطے اولاد اسکی کے یعنے اولاد عبداللہ بن زبیر کی کہتا ہے کہ تہائی کو تین حصے کر

پس اگر قرض ادا کرنے کے بعد ہماری مال سے کچھہ باقی رہے تو اسکو اپنی اولاد کے واسطے تین حصے کر . یعنے پس تہائی کو اُنمین سے پہر تین حصے کر ایک حصہ اپنی اولاد کو دے اور باقی دو تہایان خدا کے راہ مین خیرات کر اور پہلے ثلث کی دو تہایان وارثون کے واسطے ہین ہشام نے کہا اور عبداللہ کی بعضی اولاد زبیر کی اولاد کے برابر تہی یعنے عمر مین اپنے چچون کے برابر تہی یعنے خبیب اور عباد اور اُنکے زبیر کی نو بیٹیان تہین اور نو بیٹے تہے عبداللہ نے کہا سو زبیر مجہکو اپنے قرض کی وصیت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اے میرے بیٹے اگر تو قرض کی کسی چیز کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو مدد مانگ اسپر میرے مولے سے عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی مینے معلوم کیا کہ مولی سے اسکی کیا مراد ہے یہانتک کہ مینے کہا کہ اے باپ تیرا مولی کون ہے اُس نے کہا کہ اللہ سو قسم ہے اللہ کی نہین واقع ہوا مین کسی مشکل مین اسکے قرض سے مگر کہ مینے کہا کہ اے زبیر کے مولا اسکا قرض اسکی طرف سے ادا کر دے تو خدا نے اُسکا قرض ادا کیا پس شہید ہوئے زبیر اور نہ چہوڑا انہون نے کوئی دینار اور نہ درہم مگر زمینان بعضی ان زمینون سے غابہ ہے جو ایک بڑی زمین مشہور ہے مدینے کی اور چالیس سے اور گیارہ گہر مدینے مین اور دو گہر بصرے مین اور ایک گہر کوفے مین اور ایک گہر مصر مین اور سوای اسکے کچھہ نہین کہ جو قرض کہ انپر تہا وہ اس وجہ سے تہا کہ کوئی مرد مال لاکر اسکے پاس امانت رکہنی چاہتا تہا تو زبیر کہتے تہے کہ مین امانت نہین رکہتا ولیکن یہ قرض ہے پس تحقیق مین اسکے ضائع ہونے سے ڈرتا ہون اور نہین متولی ہوئے زبیر سرداری کے کبہی اور نہ لینے خراج کے اور نہ کسی چیز کے مگر کہ جہاد مین ہوتے تہے ساتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یا ساتہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے (یعنے انکا مال انکا نہین حاصل ہوا ان وجہون سے جو تقاضا کرتی ہین بدظنی کو ساتہ اصحاب انکے کے بلکہ تہا کسب انکا غنیمت سے اور روایت ہے کہ انکے ہزار غلام تہے جو انکی طرف خراج ادا کیا کرتے تہے) عبداللہ بن زبیر نے کہا سو مینے حساب کیا جو انپر قرض تہا تو مینے اسکو بائیس لاکہہ پایا سو حکیم بن حزام عبداللہ بن زبیر سے ملے تو انہون نے کہا کہ اے میرے بہتیجے میرے بہائی پر یعنے زبیر پر کتنا قرض ہے تو عبداللہ نے اسکو چہپایا اور کہا کہ ایک لاکہہ حکیم نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی مین نہین گمان کرتا کہ تمہاری مال اتنے قرض کی گنجائش رکہین یعنے اس قلیل مال سے اتنا قرض ادا نہین ہو سکے گا تو عبداللہ نے اسکو کہا کہ اگر بائیس لاکہہ ہو تو پہر کیا کیا چاہیے تو حکیم نے کہا کہ مین نہین گمان کرتا کہ تم اسکو ادا کر سکو پس اگر تم کچہہ قرض سے عاجز ہو تو مجہہ سے مدد مانگو اور زبیر نے غابہ کی زمین کو ایک لاکہہ ستر ہزار سے خریدا تہا تو عبداللہ نے اسکو سولہ لاکہہ سے بیچا یعنے گویا کہ اُس نے اسکو سولہ حصے کیا پہر عبداللہ کہڑا ہوا اور کہا کہ جسکا زبیر پر قرض ہو تو چاہیے کہ ہماری پاس غابہ مین آوے تو عبداللہ بن جعفرؓ اسکے پاس آیا اور اُسکا زبیر پر چار لاکہہ درہم تہا تو اُس نے عبداللہؓ سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین تمکو معاف کر دون عبداللہؓ نے کہا کہ ہم معاف کرانا نہین چاہتے پہر اُسنے کہا کہ اگر تم تاخیر چاہو تو انہین تاخیر کر دو یعنے مہلت کی ساتہ دیدینا عبداللہؓ نے کہا کہ مین تاخیر نہین کرتا

توعبداللہ بن جعفر نے کہا کہ ایک قطعہ زمین کا میرے واسطے جدا کرو توعبداللہ بن زبیر نے کہا کہ واسطے تیرے اس جگہ سے اس جگہ تک ہے راوی نے کہا پس بیچا عبداللہ نے یعنے غابہ سے اور گہرون سے نہ تنہا غابہ سے یعنی اس واسطے کہ انکا قرض بائیس لاکہہ تہا اور اُسنے غابہ کو سولہ لاکہہ سے بیچا تہا بائیس لاکہہ اس سے ادا نہ ہوسکتا تہا سو عبداللہ نے انکو بیچکر زبیر کا قرض ادا کیا اور سب ادا کر دیا اور باقی رہے اس سے ساڑہے چار حصے سو عبداللہ بن زبیر معاویہ کے پاس آیا اور معاویہ کے پاس عمرو بن عثمان اور منذر بن زبیر اور ابن زمعہ تہے تو معاویہ نے عبداللہ سے کہا کہ تونے اپنی غابہ کی کتنی قیمت کی اُس نے کہا کہ ہر حصہ ایک لاکہہ سے معاویہ نے کہا کہ کتنے حصے باقی ہین اُس نے کہا کہ ساڑہے چار حصے تو منذر نے کہا کہ مینے ایک حصہ لاکہہ سے لیا اور عمرو نے کہا کہ مینے بہی ایک حصہ لاکہہ سے لیا اور ابن زمعہ نے کہا کہ مینے بھی ایک حصہ لاکہہ سے لیا تو معاویہؓ نے کہا کہ کتنے حصے باقی ہین عبداللہؓ نے کہا کہ ڈیڑہ حصہ معاویہ نے کہا کہ مینے اسکو ڈیڑہ لاکہہ سے لیا راوی نے کہا اور عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ (یعنے جو اسکو زبیر کے قرض مین غابہ سے ملا تہا) معاویہ کے ہاتہ چھ لاکہہ کو بیچا یعنے تو انکو دو لاکہہ نفع ہو سو جب ابن زبیر اسکے قرض کے ادا کرنے سے فارغ ہولے تو زبیر کی اولاد نے کہا کہ ہماری میراث ہمارے درمیان تقسیم کر دی تو عبداللہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہین تقسیم کرونگا مین درمیان تمہارے یہان تک کہ موسم حج مین چار سال پکاروں کہ خبردار ہو کہ جسکا زبیر پر قرض ہو تو چاہیے کہ ہمارے پاس آوے کہ ہم اسکو ادا کر دین راوی نے کہا کہ عبداللہ نے موسم حج مین ہر سال پکارنا شروع کیا سو جب چار سال گذر چکے تو باقی مال انکے درمیان تقسیم کیا راوی نے کہا اور زبیر کی چار بیبیان تہین اور تیسرا حصہ وصیت کا نکالا گیا تو ہر ایک عورت کو بارہ بارہ لاکہہ پہونچا تو اسکا تمام مال پانچ کروڑ اور دو لاکہہ تہا ف یہ جو کہا کہ اُسکا تمام مال پانچ کروڑ اور دو لاکہہ تہا تو اسمین نظر ہے اس واسطے کہ جب ہر عورت کو بارہ بارہ لاکہہ پہونچا تو چارون عورتون کا حصہ اڑتالیس لاکہہ ہوا اور یہ آٹھوان حصہ کل ترکہ کا ہے اور جب اڑتالیس لاکہہ کو آٹھ مین ضرب کیا تو حاصل ضرب تین کروڑ چوراسی لاکہہ ہوا اور یہ دو تہائیان کل ترکہ کی ہین اور جب وصیت کی تہائی کو اور وہ ایک کروڑ بیانوی لاکہہ ہے اسکے ساتہ جمع کیا جاوے تو ہوگا تمام مال اسکا بنا بر اسکے پانچ کروڑ چہتر لاکہہ یعنے قرض کو اُسکے ساتہ جمع کیا جاوے تو چہیانوین لاکہہ اصل پر (کہ وہ پانچ کروڑ دو لاکہہ ہین) زیادہ ہوگا اور اسکی اور اصل میزان کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے اور ابن بطال نے اسپر تنبیہ کی ہے لیکن اس شبہ کا اس نے جواب نہین دیا اور دمیاطی نے اسکا جواب دیا ہے کہ قول راوی کا کہ پس تمام مال زبیر کا پانچ کروڑ دو لاکہہ تہا صحیح ہے اور مراد ساتہ اسکے قیمت اس چیز کی ہے کہ چھوڑا اُسنے اسکو پیچھے اپنے نزدیک مرنے اپنے کے اور یہ کہ جو چیز کہ اس پر زیادہ ہے اور وہ چہیانوی لاکہہ ہے اس اعتبار سے کہ جب اڑتالیس لاکہہ کو جو آٹھوان حصہ ہے آٹھ مین ضرب کیا جاوے اور پہر تہائی وصیت کو بہی اسکے ساتہ جمع کیا جاوے پہر قرض کو بہی اسکے ساتہ جمع کیا جاوے تو حاصل ہوگا پانچ کروڑ اور اٹہانوے لاکہہ

اور حاصل ہوا یہ مال نماء منافعہ عقار اور زمینون کے سبب یہی اس مدت کے تاخیر کی اُس مین ابن زبیر نے تقسیم ترکے کی واسطے
بارت چاہنے کی قرض سے اور یہ توجیہ نہایت عمدہ ہے اور یا کہا جاوے کہ راوی سے عورتون کے حصے بیان کرنے مین وہم
ہو گیا ہے کہ اصل مین ہر عورت کا حصہ دس دس لاکہہ تہا اور راوی نے وہم سے اسکو بارہ بارہ لاکہہ بیان کر دیا پس اندرین
صورت بہی حساب اصل میزان کے مطابق ہوگا اور اس حدیث مین اور بہی کئی فائدے ہین مستحب ہونا وصیت کا
نزدیک حاضر ہونے اس امر کے کہ خوف کیا جاوے اُس سے فوت ہونے کا اور یہ کہ جائز ہے واسطے وصی کے تاخیر
کرنا قسمت کا یہان تک کہ پورا ادا کیا جاوے قرض میت کا اور جاری کی جاوین وصیتین اسکی اگر ہو واسطے اسکے تہائی
اور یہ کہ جائز ہے واسطے اسکے برات چاہنی قرض کی اسے اور قرضخواہون سے پہلے قسمت کی اور یہ کہ تاخیر کرے اسکو
باعتبار اجتہاد اپنے کی اور نہین پوشیدہ یہ کہ یہ وارثون کی اجازت پر موقوف ہی نہین تو جو طلب کرے قسمت کو بعد
ادا کرنے قرض کے جسکی ساتہ علم واقع ہو تو نہ کہ تقسیم کیا جاوے اور نہ انتظاری کی جاوے ساتہ اسکے کسی چیز متوہم کی پس اگر اسکے بعد
کوئی چیز ثابت ہو تو اُس سے پہیر لیجاوے اور ساتہ اسکے ظاہر ہوا ضعف اُس شخص کا جو استدلال کرتا ہے ساتہ اس قصے
کی واسطے مالک کے جس جگہ کہ مالک نے کہا کہ مدت مفقود کی چار برس ہین اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ کہ تحقیق زبیر نے سوا
اسکے نہین کہ اختیار کیا تاخیر کو چار برس اس واسطے کہ شہر وسیع جنکی طرف سے لوگ مدینے مین آتے ہین اُسوقت
چار تہے یمن اور عراق اور شام اور مصر پس بنا کی اُس نے اسپر کہ نہین متاخر رہتے لوگ ہر طرف کی اکثر اوقات مین حج
سے زیادہ مین سال سے پس حاصل ہوگا استیعاب انکا یہیہ مدت چار سال کے اور اُنسے یہی طول مدت کی پہونچے گی
خبر اُس شخص کو کہ انکے سوای ہین طرفون زمین کی سے اور بعضے کہتے ہین کہ اس واسطے کہ چار سال وہ غایت ہین احاد
مین باعتبار اُس چیز کے کہ ممکن ہے کہ مرکب ہون اس سے عشرات اس واسطے کہ اس مین ایک ہے اور دو اور تین اور
چار اور مجموع ان سب کا دس ہین اور اختیار کیا اُس نے موسم حج کو اس واسطے کہ اسمین تمام ملکون کے لوگ جمع ہوتے
ہین اور یہ کہ جائز ہے دیر کرنی ساتہ ادا کرنے قرض کے جبکہ ترکہ نقد نہ ہو اور نہ اختیار کرے قرض خواہ مگر نقد کو اور یہ کہ جائز ہے
وصیت کرنی واسطے پوتون کے جبکہ انکے حاجب یعنی باپ موجود ہون اور یہ کہ قرض مانگنا مکروہ نہین جو ادا کرنے پر قادر ہو
اور یہ کہ جائز ہے خریدنا وارث کا ترکے سے اور یہ کہ ہبہ ملک مین نہین آتا مگر ساتہ قبض کے اور یہ کہ نہین نکلتا یہ مال کو پہلے
کی ملک سے اس واسطے کہ ابن جعفر نے ابن زبیر سے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین اپنا قرض جو زبیر پر ہے تجہہ کو معاف کر دون تو
ابن زبیر اس سے باز رہا اور نہین بیان ہی ابن جعفر کی سخاوت کا واسطے آسان جاننے اسکے کی ساتہ لینے مال عظیم کے
اور یہ کہ جو شخص پیش کرے کسی پر یہ کہ ہبہ کرے اسکو کچہہ چیز اور وہ باز رہے تو یہ نہین کہا جاتا کہ ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ سے
رجوع کرتا ہے اور اسپر باز رہنا ابن زبیر کا پس وہ محمول ہے اسپر کہ باقی وارثون نے پہیر ایا تہا اسکو اوپر اُسکے اور معلوم کیا
اُس نے کہ غیر بالغ نافذ کرینگے اسکو واسطے اسکے جبکہ بالغ ہونگے اور جواب دیا ہے ابن بطال نے بایں طور کہ نہین یہ امر

محکوم ہے نزدیک جھگڑے کے اور سوای اسکے نہین کہ حکم کیا جاوی ساتھ اسکے بیچ شرف نفوس کے اور محاسن اخلاق کے
اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ ابن زبیر نے اٹھایا تھا سب قرض کو اپنے ذمے مین اور لازم کیا اپنے اوپر اداکرنے اسکے کو اور
راضی ہوئے باقی ساتھ اسکے اس واسطے کہ اگر وے راضی نہ ہوتے تو نہ فائدہ دیتا انکو ترک کرنا بعض اصحاب قرض کا قرض
اپنے کو واسطے ناقص ہونے موجود کے بیچ اس حالت کی وفاسے واسطے ظاہر ہونے قلت اسکی اور کثیر ہونے قرض
کی اور اسمین مبالغہ زبیر کا ہے بیچ احسان کے واسطے دوستون اپنے کے اس واسطے کہ وہ راضی ہوا ساتھ اسکے کہ محفوظ
رکھے واسطے انکے انکی امانتون کو بیچ غیبت انکی کے اور قائم ہو ساتھ وصیتون انکی کے اوپر اولاد انکی کے بعد مرنے انکے کی
اور نہ اکتفا کیا اس نے ساتھ اسکے یہانتک کہ احتیاط کی واسطے اموال انکے کی بطور امانت کی یا وصیت کی بایںطور کہ توصل
کرتا تھا ساتھ لینے انکے کی اپنے ذمے مین باوجود نہ محتاج ہونے اسکے کے طرف انکی غالب مین اور سوای اسکے نہین کہ
نقل کرتا تھا انکو ہاتھ سے اپنے ذمے مین واسطے مبالغہ کرنے کی بیچ حفاظت مالون کے واسطے انکے اور ابن بطال نے کہا
کہ یہ اس واسطے کرتے تھے تاکہ انکو اس مال کے منافع حاصل ہون اور اسکے اس قول مین نظر ہے اس واسطے کہ وہ موقوف ہے
اسپر کہ وہ تھے تصرف کرتے بیچ اسکے ساتھ تجارت کی اور یہ کہ اسکے مال کی کثرت تو صرف تجارت سے ہوئی تھی اور جو ظاہر ہوتا ہے
وہ خلاف اسکا ہے اس واسطے کہ اگر معاملہ اس طرح ہوتا تو البتہ ہوتا وہ مال جسکو اپنے مرنے کی وقت پیچھے چھوڑا وفا کرنیوالا
قرض کو اور زیادہ ہوتا اوپر اسکے اور واقع مین یہ ہے کہ وہ مال قرضون سے بہت ہی کم تھا مگر یہ کہ خدا تعالی نے اسمین برکت
کردی باینطور کہ خریدارون کے دل مین اسکے خریدنے کی رغبت ڈالدی یہانتک کہ اسکی قیمت کئی گنا زیادہ ہوگئی
پھر سرایت کی اس برکت نے طرف عبداللہ بن جعفر کی جبکہ ظاہر ہوا اس سے اس قصے مین مکارم اخلاق سے یہان
تک کہ اسکو اپنے حصے سے دو لاکھ فائدہ ہوا اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نہین کراہت بیچ بہت کرنے
بی بیون کے اور رکھنے بہت غلامون کے اور اسمین برکت عقار اور زمین کی ہے واسطے اس چیز کے کہ اسمین ہے نفع
دنیاوی اور اخروی سے بغیر مشقت کی اور داخل ہونے کی مکروہ مین مانند لغو کی کہ واقع ہوتی ہے بیچ خرید و فروخت
کی اور اسمین منزلت زبیر کی ہے نزدیک نفس اپنے کے اور یہ کہ وہ اس حالت مین تھا بیچ غایت وثوق کے ساتھ اللہ
کی اور متوجہ ہونے کی طرف اسکی اور راضی ہونے کی ساتھ حکم اسکے کی اس سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے جی مین حق پر تھا
اور مصیب تھا قتال مین اسی واسطے کہا اس نے کہ مجھکو زیادہ فکر اپنے قرض کا ہے اور اسمین شدت امر دین کی ہے
اس واسطے کہ مثل زبیر کی ساتھ ان لوگون کے کہ پہلے گذری ہین اور ثابت ہین واسطے اسکی مناقب ڈرا وجوہ مطالبہ
اس شخص کے سے کہ اسکے واسطے حق ہے بعد موت کی اور یہ کہ جائز ہے استعمال کرنا مجاز کا کلام مین بہت (فتح)

بَابٌ إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ جب امام کسی ایلچی کو کسی حاجت مین
بھیجے اسکو اپنے شہر مین ٹھہرنے کی ساتھ حکم کرے تو کیا اسکو غنیمت سے حصہ دیا جاوے یعنے ساتھ غازیون کے

یا نہیں حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا ابو عوانة ثنا عثمان بن موهب عن ابن عمر قال انما تغيب
عثمان عن بدر فانه كانت تحته بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مريضة فقال
له النبي صلى الله عليه وسلم ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت
ہے کہ سوای اسکے کچھ نہیں کہ غیر حاضر رہے عثمانؓ جنگ بدر سے پس تحقیق شان یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیٹی انکے نکاح مین تہین اور وہ بیمار تہین سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ تحقیق واسطے تیرے ثواب ہے
ایک مرد کا اُن لوگون مین جو جنگ بدر مین حاضر ہوئے اور حصہ اُسکا ف اس حدیث کی شرح مناقب عثمانؓ
مین آویگی اور یہ پہلے گذر چکا ہے کہ جو جنگ مین حاضر نہ ہووے اسکو غنیمت سے حصہ دیا جاوے یا نہیں باب
من قال ومن الدليل على ان الخمس لنوائب المسلمين باب ہے بیان مین اُس شخص کے جو کہتا ہے اور
دلیل ہے اسپر کہ تحقیق پانچوان حصہ واسطے حاجتون مسلمانون کے ہے ف یہ عطف ہے اُس ترجمہ پر جو آٹھ باب
سے پہلے گذر چکا ہے کہ دلیل ہے اسپر کہ پانچوان حصہ واسطے حاجتون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے اور اس جگہ
کہا کہ واسطے حاجتون مسلمانون کے ہے اور چند بابون کے بعد کہا کہ دلیل ہے اسپر کہ پانچوان حصہ واسطے امام کے
ہے اور تطبیق ان ترجمون مین یہ ہے کہ خمس واسطے حاجتون مسلمانون کے ہے اور طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے باوجود
متولی ہونے قسمت اُسکی کے یہ کہ لین اُس سے بقدر حاجت اور ضرورت اپنی کے اور حکم بعد اسکے اسی طرح ہے
متولی ہو امام اس چیز کا کہ تہے متولی ہوتے اسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور کرمانی نے بہی اشارہ کیا ہے طرف
طریق تطبیق کی درمیان انکے پس کہا کہ نہیں تفاوت باعتبار معنے کے اسواسطے کہ مسلمانون کی حاجتین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی حاجتین ہین اور واسطے امام کے بعد آپ کے مین کہتا ہون کہ اول یہ ہے کہ کہا جاوے کہ ظاہر
لفظ تراجم کا تخالف ہے اور معنے مین توافق ہے اور حاصل مذہب علما کے تین سے زیادہ قول ہین ایک قول امامون
مخالفت کا ہے کہ لیا جاوے خمس اللہ کے سہم سے پھر تقسیم کیا جاوے باقی پانچ کو جیسے کہ آیت مین ہے دوسرا ابن عباسؓ
کا ہے کہ خمس خمس کا واسطے اللہ کے ہے اور واسطے رسول کے اور چار حصے واسطے مذکورین کے اور تہے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم دیتے سہم اللہ کا اور اسکے رسول کا واسطے قرابت والون کے اور نہ لیتے تہے واسطے اپنی جان
کے کچھ تیسرا قول زین العابدین کا ہے کہ تمام خمس واسطے قرابت والون کے ہے اور مراد ساتھ یتامی کے یتیم قرابت
والون کے ہین اور اسی طرح مساکین اور ابن سبیل چوتہا قول یہ ہے کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے
پس خمس اسکا خاص آپ کی واسطے ہے اور باقی واسطے تصرف آپ کی کے ہے پانچوان قول یہ ہے کہ وہ واسطے امام کے
ہے اور تصرف کرے اسمین ساتھ مصلحت کے جیسا کہ تصرف کرتا ہے فے مین چھٹا یہ کہ مصالح مسلمانون کے واسطے رکھے
ساتوان قول یہ ہے کہ ہوگا بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے قرابت والون کے اور جو مذکور ہین بعد اُنکے

آیت مین ماسال ھوازن النبی صلی اللہ علیہ وسلم برضاعہ فیھم فتحلل من المسلمین یعنے دلیل اس کی کہ خمس
واسطے حاجتون مسلمانون کے ہے وہ چیز ہے کہ سوال کیا قوم ہوازن نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب رضاعت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ انکے یعنی اس واسطے کہ حلیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں انہیں مین سے تہین
پس معاف کرایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون سے ف اور تحقیق ذکر کیا بخاری نے قصہ ہوازن کا مسور
کے طریق سے لیکن اسمین رضاعت کا ذکر نہین اور سوای اسکے نہین روایت کیا ہے اسکو ابن اسحاق نے مغازی
مین اور یہین ہی کہ احسان کران عورتون پر جنکا تو دودہ پیا کرتا تہا (فتح) وما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعد الناس ان یعطیہم من الفیٔ والانفال من الخمس اور نیز اسکی دلیل وہ چیز ہے کہ تہی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم وعدہ کرتے لوگون سے یہ کہ دین انکو فے کے مال سے اور زیادہ دینا پانچوین حصے سے ہے وما اعطی الانصار
وما اعطی جابر بن عبد اللہ تمر خیبر اور جو کچہ کہ دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو اور جو دیا جابر بن عبد اللہ
کو خیبر کی کہجورون سے ف یہ دونو فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی دلیل ہین اس پر کہ خمس مسلمانون کی
حاجتون کے واسطے ہی اور یہ وعدہ کرنا فے سے پس ظاہر ہوتا ہے حدیث جابر سے اور اور یہ حدیث انفال من الخمس کی
پس مذکور ہے باب مین ابن عمر رضہ کی حدیث سے اور اور یہ حدیث عطا انصار کی پس گذر چکی ہے حدیث انس سے
قریبا اور اور یہ حدیث عطا جابر رض کی خیبر سے پس وہ ابوداؤد کی حدیث مین ہے اور اسکے سیاق سے ظاہر ہوتا
ہے کہ جابر رض کی حدیث جسکے ساتہ بخاری نے باب باندہا ہے ایک ٹکڑا ہے اس سے حدثنا سعید بن
عفیر ثنی اللیث ثنی عقیل عن ابن شہاب قال وزعم عروۃ ان مروان بن الحکم والمسور بن مخرمۃ
اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حین جاءہ وفد ھوازن مسلمین فسألوہ ان یرد
الیہم اموالہم وسبیہم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الحدیث الی اصدقہ
فاختاروا احدی الطائفتین اما السبی واما المال وقد کنت استانیت بہم وقد کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انتظر بضع عشرۃ لیلۃ حین قفل من الطائف فلما تبین لہم ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر راد الیہم الا احدی الطائفتین قالوا فانا نختار سبینا
فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسلمین فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد
فان اخوانکم ھؤلاء قد جاؤنا تائبین وانی قد رایت ان ارد الیہم سبیہم من احب ان
یطیب فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما یفیٔ اللہ
علینا فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک یا رسول اللہ لہم فقال لہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انا لا ندری من اذن منکم فی ذلک ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع

الینا عرفاءکم امرکم فرجع الناس فکلمهم عرفاؤهم ثم رجعوا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبروه انهم قد طیبوا واذنوا فهذا الذی بلغنا عن سبی هوازن ترجمہ مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ جب قوم ہوازن کے ایلچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس مسلمان ہو کے آئے اور آپ سے سوال کیا کہ ہمارے مال اور قیدی ہمکو پہیر دیجیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ نہایت پسند میرے نزدیک وہ بات ہے جو بہت سچی ہو سو دو نو چیزون سے ایک چیز اختیار کرو یا قیدی یا مال اور مین نے تمہاری انتظار کی تہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس دن سے زیادہ انکی انتظار کی تہی جبکہ طائف سے پلٹے سو جب انکو یقین ہوا کہ نہین پہیر دینگے انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مگر ایک چیز دونو سے تو انہون نے کہا کہ ہم اپنے قیدی اختیار کرتے ہین یعنے ہماری جورو لڑکے ہمکو پہیر دیجیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے سو خدا کی تعریف کی جو اسکے لائق تہی پہر فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ تمہارے یہ بہائی آئے توبہ کر کے یعنے مسلمان ہوئے ہین اور البتہ مینے مناسب جانا کہ انکے جورو لڑکے جو قیدی ہین انکو پہیر دون سو جس شخص کو تم مین سے یہ بات اچہی لگے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے یعنے اپنے حصے کے قیدی بے عوض پہیر دیوے اور جو شخص تم مین سے چاہے کہ اپنے حصے پر قائم رہے یہانتک کہ ہم اسکو بدلا دیوین اس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے یعنے غنیمت سو تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے یعنی بطور قرض کے دیوے تو اصحاب نے کہا کہ یا حضرت ہم سب راضی ہین ساتہ اسکے یعنے ساتہ پہیر دینے قیدیون کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگون مین سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ تا کہ تمہارے چودہری تمہارا حال ہم سے آکر ظاہر کرین سو لوگ پلٹ گئے اور انکے چودہریون نے انسے کلام کیا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہر آئے اور آپ کو خبر دی کہ سب لوگ راضی ہین اور سب نے اجازت دی بس یہ ہے کہ جو کچہ پہونچا ہمکو ہوازن کے قیدیون سے **ف** یہ حدیث وکالت مین گذر چکی ہے **حدثنا** عبد الله بن عبد الوهاب ثنا حماد ثنا ایوب عن ابی قلابة **ح** قال ایوب وحدثنی القاسم بن عاصم الکلیبی وانا لحدیث القاسم بن عاصم احفظ عن زهدم قال کنا عند ابی موسی فاتی ذکر دجاجة وعنده رجل من بنی تیم الله احمر کانه من الموالی فدعاه للطعام فقال انی رأیته یاکل شیئا فقذرته فحلفت ان لا اکل فقال هلم فاحدثکم عن ذلک انی اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فی نفر من الاشعریین نستحمله فقال و الله لا احملکم وما عندی ما احملکم واتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بنهب ابل فسال عنا فقال این النفر الاشعریون فامر لنا بخمس ذود غر الذری فلما انطلقنا قلنا ما صنعنا لا یبارک لنا فرجعنا الیه فقلنا انا سالناک ان تحملنا فحلفت ان لا تحملنا افنسیت قال لست انا حملتکم ولکن الله حملکم وانی والله ان شاء الله لا احلف علی یمین فاری غیرها خیرا منها الا اتیت الذی هو

خَیْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا ترجمہ زہدم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم ابو موسے رضہ کے پاس تہے تو مرغی کا ذکر آیا اور انکے نزدیک ایک مرد بنی تیم سے تہا جو سرخ تہا گویا کہ موالی سے تہا تو ابو موسے رضہ نے اسکو کہانے کو واسطے بلایا تو اوس نے کہا کہ مینے اسکو دیکہا کہ ایک چیز کہاتے تہے سو مینے اوسکو مکروہ جانا سو مینے قسم کہائی کہ اسکو نہ کہاونگا تو ابو موسے رضہ نے کہا کہ آ پس حدیث بیان کرون مین تجہکو اسکے حال سے کہ ہم اشعری چند لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سواری مانگنے کو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی مین تمکو سواری نہین دونگا اور نہین میرے پاس وہ چیز جسپر مین تمکو سوار کرون پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے تو آپنے ہمارا حال پوچہا سو فرمایا کہ کہان ہین اشعری لوگ تو حکم کیا واسطے ہماری ساتہ پانچ اونٹون سفید اور بلند کوہان والون کے سو جب ہم چلے تو ہمنے کہا کہ جو کچہ ہم نے کیا ہمکو اس مین برکت نہ ہوگی تو ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہر آئے تو ہم نے کہا کہ ہم نے آپ سے سوال کیا تہا کہ آپ ہمکو سواری دین تو آپنے قسم کہائی تہی کہ آپ ہمکو سواری نہین دینگے سو آپ بہول گئے جو ہمکو سواری دی فرمایا کہ مینے تمکو سواری نہین دی ولیکن خدا نے تمکو سواری دی اور قسم ہے اللہ کی تحقیق مین انشاء اللہ نہین قسم کہاؤنگا کسی بات پر پہر مجہکو اس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہو مگر کہ کرونگا وہ چیز جو بہتر ہے اور حلال کرونگا اسکو یعنے کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالونگا ف اس حدیث کی شرح ایمان والنذور مین آویگی اور مناسبت اسکی ساتہ ترجمہ کے اس جہت سے ہے کہ انہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچہہ سواری نہ پائی جسپر انکو سوار کرین پہر آپ کے پاس کچہہ غنیمت آئی تو آپنے انکو غنیمت کے اونٹون پہ سوار کیا اور وہ محمول ہے اسپر کہ سوار کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اس چیز پہ کہ خاص تہی ساتہ پانچوین حصے کے اور چونکہ آپکے واسطے تصرف تہا ساتہ تنجیز کے بغیر تعلیق کے تو اسی طرح جائز ہے واسطے آپکے تصرف ساتہ تنجیز اس چیز کے کہ معلق کی (فتح) **حدثنا**
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِیَّةً فِيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرًا فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ اِثْنَیْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْ نُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا
ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا لشکر نجد کی طرف بہیجا کہ اسمین عبد اللہ بن عمر رضہ تہے سو وہ بہت اونٹ غنیمت لائے تو تہا ایک کے حصے مین بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیے گئے یعنے بطور انعام کے ف نفل اس چیز کو کہتے ہین جو غازی کو حصے سے زیادہ دیجاتی ہے اور اختلاف کیا ہے راویون نے کہ تقسیم اور تنفیل دونون لشکر کی امیر کی طرف سے تہین یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یا ایک ایک سے اور ایک ایک سے پس روایت ابن اسحق کی صریح ہے اسمین کہ تنفیل یعنے حصے سے زیادہ دینا امام کی طرف سے تہا اور تقسیم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تہی اور مسلم کی روایت مین ہے کہ تنفیل بہی امیر کی طرف سے تہی پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو برقرار رکہا نووی نے کہا کہ زیادہ دیا انکو لشکر کے سردار نے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز

رکھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب لشکر سے کوئی جماعت جدا ہو کے کچھ غنیمت لاوین تو وہ غنیمت سب کے واسطے ہے ابن عبدالبر نے کہا کہ نہین اختلاف ہے فقہا کو بیچ اسکے کہ جب سب لشکر نکلے اور ایک جماعت اُس سے جدا ہوا اور نہین مراد ہے ساتھ لشکر کے جو بیٹھا ہوا ہے اسلام کے شہرون مین پس نہین ہے وہ شریک اُس لشکر کو جو دشمن کے شہرون کی طرف نکلے بلکہ کہا ابن دقیق العید نے کہ استدلال کیا جاتا ہے ساتھ اس حدیث کی کہ جدا ہونے والا لشکر اس لشکر سے جسمین امام ہے جدا ہوتا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ اسکو غنیمت لاوے اور سوائے اسکے نہین کہ قائل ہین ساتھ شریک ہونے لشکر کے واسطے انکے جبکہ ہون قریب اُنکے کہ انکو انکی مدد پہونچے جبکہ انکو حاجت ہو اور یہ قید امام مالک رح کی مذہب مین ہے اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ زیادہ دے چہوٹے لشکر کو جو غنیمت لایا ہو سوای باقی لشکر کے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ اُسکے ساتھ تنہا ہے اور اسمین مشروع ہونا تنفیل کا ہے اور معنے اسکے تخصیص اُس شخص کی نہین جسکو اثر ہے لڑائی مین ساتھ کچھ مال کے لیکن خاص کیا ہے اسکو عمرو بن شعیب نے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوای اُسکے جو آپکے بعد مین ہان اور مکروہ رکھا ہے مالک نے یہ کہ ہو ساتھ شرط کے لشکر کے امیر سے مانند اُسکی کہ رغبت دلاوے لڑائی کی اور وعدہ دیوے کہ زیادہ دیوے چوتہائی کو تہائی تک یعنے علاوہ حصے سے جو سارے لشکر کے ساتھ ملتا ہے اور اُس نے اُسکی علت یہہ بیان کی ہے کہ لڑائی اُس وقت دنیا کے واسطے ہے پس نہین جائز ہوگی مثل اسکی اور نہین دے ہے اُس شخص پر جو حکایت کرتا ہے اجماع کو اُسکے مشروع ہونے پر اور تحقیق اختلاف کیا ہے علما نے کہ تنفیل اصل غنیمت سے ہے یا خمس سے یا خمس الخمس سے یا سوای خمس کے یہ کئی قول ہین اور تین قول پہلے شافعی رح کا مذہب ہے اور اصح انکے نزدیک یہی ہے کہ وہ خمس الخمس سے ہے اور نقل کیا ہے اسکو سعید نے مالک سے اور وہ شاذ ہے نزدیک انکے ابن بطال نے کہا کہ حدیث باب کی مدد کرتی ہے اوپر اسکے اس واسطے کہ وے زیادہ دیے گئے نصف سدس کا اور یہ اکثر ہے خمس الخمس سے اور یہ ظاہر ہے ابن منیر نے اسکو اور زیادہ واضح کیا ہے پس کہا کہ اگر ہم فرض کرین کہ وے سو آدمی تھے تو انکو بارہ سو اونٹ حاصل ہوے ہونگے اور ہوگا خمس اصل سے تین سو اونٹ اور پانچوان حصہ انکا ساٹھ اونٹ ہین اور حدیث صریح ہے کہ وے ایک ایک اونٹ زیادہ دیے گئے تو سب تنفیل سو اونٹ ہونگے اور جب خمس الخمس ساٹھ اونٹ ہوئے تو سو آدمی کو ایک ایک اونٹ پورا پورا نہ آویگا اور اسی طرح جو عدد فرض کیا جاوے کہا اُس نے اور تحقیق بمقرار کیا ہے بعضون کو اس الزام نے پس دعوی کیا اُس نے کہ سب غنیمت بارہ اونٹ تھے پس کہا گیا واسطے اس کے کہ پس خمس اسکا تین اونٹ ہونگے تو اس سے لازم آیا کہ سریہ کل تین آدمی تھے ابن منیر نے کہا کہ یہ سہو ہے تفریع مذکور پر بلکہ لازم آتا ہے کہ حکم ایک مرد سے بہی بنا بر اسکے کہ زیادہ دینا خمس الخمس سے ہے اور بعضے شافعیہ جو اسکے قائل ہین کہ نفل خمس الخمس سے ہے کہتے ہین کہ بعضے لشکر کو زیادہ دیا تھا اور بعضے کو نہین دیا تھا اور تحقیق آیا ہے کہ

وہ دس آدمی تھے اور یہ کہ وہ ایک سو پچاس اونٹ غنیمت لائے تھے پس نکالا انمین سے خمس اور وہ تیس ہین اور تقسیم کیا
انپر باقی کو پس ہوئے واسطے ہر ایک کے بارہ بارہ اونٹ پھر ایک ایک اونٹ زیادہ دیے گئے بنا بر اسکے پس زیادہ دیئے گئے
ثلث خمس کا مین کہتا ہون کہ اگر یہ بات ثابت ہو تو نہ ہوگا اسمین رد واسطے اس احتمال کے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ
دس مین چھ آدمیون کو زیادہ دیا گیا ہو اور کہا اوزاعی اور احمد اور ابو ثور وغیرہ نے کہ نفل اس غنیمت مین سے ہے اور
کہا مالک اور ایک جماعت نے کہ نہین نفل مگر خمس سے اور خطابی نے کہا کہ اکثر حدیثین اسپر دلالت کرتی ہین کہ نفل
اصل غنیمت سے ہے اور جو چیز باب کی حدیث کی قریب ہے یہ ہے کہ وہ خمس سے ہے اس واسطے کہ منسوب کیا اس نے بارہ کو
طرف حصون انکے کی پس گویا کہ اس نے اشارہ کیا طرف اسکی کہ تحقیق مقرر ہو چکا تھا واسطے انکے استحقاق اسکا
چار خمسون سے جو انپر تقسیم ہوئے تھے پس باقی رہیگا نفل خمس سے اور تائید کرتی ہے اسکی جو مسلم مین ابن عمر رض سے روایت
ہے کہ زیادہ دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو جسکو نجد کی طرف بھیجا تھا اونٹون سے جو غنیمت لائے تھے
سوائے حصے انکے کے غنیمت سے اور نیز تائید کرتی ہے اسکی جو مالک نے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہین واسطے میرے اس چیز سے کہ خدا نے عنایت کی اوپر تمہارے مگر پانچوان حصہ اور وہ بھی پھیر گیا ہے اوپر تمہارے
اس واسطے کہ وہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ خمس کے ماسوا واسطے لڑنے والون کے ہے اور ابن مسیب سے روایت ہے کہ تھے
اصحاب زیادہ دیتے خمس سے مین کہتا ہون اور ظاہر اسکا اتفاق اصحاب رض کا ہے اوپر اسکے اور کہا ابن عبد البر نے کہ
اگر امام بعضے لشکر کو بعضون پر فضیلت دینی چاہے تو یہ خمس سے ہے نہ اصل غنیمت سے اور اگر ایک جماعت جدا ہو پس
ارادہ کرے امام یہ کہ زیادہ دے انکو غنیمت سے سوائے باقی لشکر کے تو یہ سوائے خمس کے ہے بشرطیکہ تہائی سے زیادہ نہ ہو اور
ساتھ اس شرط کے قائل ہین جمہور اور شافعی نے کہا کہ کوئی چیز معین نہ کی جاوے بلکہ وہ امام کی رائے کی طرف ہے باعتبار
مصلحت کے اور اوزاعی نے کہا کہ نہ زیادہ دیا جاوے اول غنیمت سے اور نہ زیادہ دیا جاوے چاندی سونے سے اور جمہور اسکے
مخالف ہین اور حدیث باب کی ابن اسحاق رض کی روایت سے دلالت کرتی ہے واسطے اس چیز کے کہ انہون نے کہا
اور استدلال کیا گیا ساتھ اسکے اوپر تعین قسمت اعیان غنیمت کی نہ منافع اسکے اور اسمین نظر ہے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ
یہ بطور اتفاق کے واقع ہوا ہو یا واسطے بیان جواز کے اور مالکیہ کے نزدیک اسمین تین قول ہین تیسرا اختیار ہے اور بنا ہے
اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر لشکر کا سردار کوئی مصلحت کرے تو امام اسکو توڑے نہین (فتح) **حدثنا یحییٰ بن
بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن سالم عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسہم خاصۃ سوی قسم عامۃ الجیش** ترجمہ ابن عمر رض سے روایت
ہے کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ حصہ دیتے بعض ان شخصون کو کہ بھیجتے لشکرون سے واسطے نفسون انکے کی
خاص سوائے تقسیم کرنے عام لشکر کے ف اور مسلم نے اسمین اتنا زیادہ کیا ہے کہ پانچوان حصہ واجب ہے بیچ ان

سب کا اور نہین ہے اسمین حجت واسطے اسکے کہ نفل خمس سے ہی اور نہ غیر اسکے سے بلکہ وہ محتمل ہے واسطے ہر قول کے ہان اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے تخصیص بعض لشکر کی ساتھ زیادہ دینے کی سوای بعض کے ابن دقیق العید نے کہا کہ واسطے حدیث کے تعلق ہے ساتھ مسائل اخلاص کے بیچ اعمال کے اور یہ جگہ دقیق ماخذ کی ہے اور وجہ تعلق اسکے کی ساتھ اسکے یہ ہے کہ تنفیل واقع ہوتی ہے واسطے ترغیب کے بیچ زیادتی عمل کے اور مخاطرہ کے جہاد میں ولیکن یہ انکو قطعا مضر نہ ہوا اسواسطے کہ یہ انکے لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوا پس دلالت کی اس نے کہ بعض مقاصد جو خارج ہین محض تعبد سے نہین قدح کرتے اخلاص مین (فتح) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ فِي بِضْعٍ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِيْنَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيْمُوْا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ ترجمہ ابو موسے اشعری سے روایت ہے کہ ہمکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کی خبر پہونچی اور ہم یمن مین تھے سو ہم ہجرت کرکے آپ کی طرف نکلے یعنے مین اور میرے بھائی اور مین سب سے چھوٹا تھا ایک ابو بردہ اور دوسرا ابو رہم یا تو ابو موسے نے کہا کہ چند لوگون مین یا کہا کہ ترپن یا باون مردون مین اپنی قوم سے سو ہم کشتی مین سوار ہوے سو ہماری کشتی نے ہمکو حبشہ مین نجاشی کی طرف ڈالا سو جمع ہوئے ہم ساتھ جعفر کے اور اسکے ساتھیون کے نزدیک نجاشی کے تو جعفر نے کہا کہ ہمکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ بھیجا ہے اور حکم کیا ہے ہمکو ساتھ ٹھیرنے کی سو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھیرو تو ہم انکے ساتھ ٹھیرے یہان تک کہ ہم سب آئے سو اکٹھے ہوے ہم ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جبکہ آپ نے خیبر کو فتح کیا تو ہمکو اس سے حصہ دیا اور نہ تقسیم کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے کسی کے کہ فتح خیبر سے غائب ہوا اس سے کچھ چیز مگر واسطے اسکے کہ آپکے ساتھ حاضر ہوا مگر ہماری کشتی والون کے لیے ساتھ جعفر کے اور اصحاب اسکے کے کہ تقسیم کیا واسطے انکے ساتھ ان کے

ف اسکی پوری شرح مغازی مین آویگی اور غرض اس سے یہی کلام اخیر ہے ابن منیر نے کہا کہ باب کی حدیثین مطابق ہین واسطے ترجمہ باب کے مگر یہ اخیر پس تحقیق ظاہر ہے کہ تقسیم کیا واسطے انکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصل غنیمت سے نہ خمس سے اس واسطے کہ اگر یہ حصہ خمس سے ہوتا تو نہ ہوتے واسطے انکے ساتھ اسکے خصوصیت اور حدیث ناطق ہے ساتھ خصوصیت کی لیکن وجہ مطابقت کی یہ ہے کہ جب جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ

اجتہاد کرے اور جاری کرے اپنے اجتہاد کو اخماس ربعہ مین جو خاص ہین ساتھ غازیون کے پس تقسیم کرے اُس سے واسطے اُس شخص کے کہ نہین حاضر ہوا لڑائی مین تو جاری کرنا اسکا اپنے اجتہاد کو بیچ خمس کے کہ نہین مستحق ہے اسکا کوئی شخص معین اگرچہ مستحق ہے اسکو ایک قسم مخصوص والے ہی اور ابن تین نے کہا کہ احتمال ہے کہ دیا ہو انکو ساتھ رضامندی باقی لشکر کے اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے موسے بن عقبہ نے اپنی مغازی مین اور احتمال ہے کہ دیا ہو انکو خمس سے اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے ابو عبید نے کتاب الاموال مین اور یہی موافق ہے واسطے ترجمہ بخاری کے اور اسپر قول ابن منیر کا کہ اگر خمس سے ہوتا تو نہ ہوتی اس جگہ تخصیص پس ظاہر ہے لیکن احتمال ہے کہ ہو خمس سے اور خاص کیا انکو ساتھ اسکے سوائے غیر انکے کی ان لوگون مین سے جنکی شان سے تہا کہ خمس سے دیے جاوین اور احتمال ہے کہ دیا انکو تمام غنیمت سے اس واسطے کہ پہونچے وہی پہلے تقسیم ہونے کی اور بعد جمع ہونے اسکے کی اور یہ ایک قول شافعی رح کا ہے اور یہ احتمال ترجیح پاتا ہے ساتھ قول اسکے کی کہ حصہ دیا انکو اس واسطے کہ جو خمس سے دیا جاتا ہے نہین کہا جاتا اسکے حق مین کہ اسہم لہ یعنی حصہ دیا اسکو مگر بطور مجاز کے اور نیز اس واسطے کہ سیاق کلام کا چاہتا ہے افتخار کو اور مستدعا کرتا ہے اختصاص کو ساتھ اُس چیز کے کہ نہین واقع ہوئی واسطے غیر انکے کی (فتح) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثَنَا سُفْیٰنُ ثَنَا ابْنُ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَیْنِ قَدْ اَعْطَیْتُکَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَلَمْ یَجِیْٔ حَتّٰی قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ اَمَرَ اَبُوْ بَکْرٍ مُنَادِیًا فَنَادٰی مَنْ کَانَ لَہٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ اَوْ عِدَۃٌ فَلْیَاْتِنَا فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی قَالَ لِیْ کَذَا وَکَذَا فَحَثٰی لِیْ ثَلَاثًا وَجَعَلَ سُفْیٰنُ یَحْثُوْا بِکَفَّیْہِ جَمِیْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا ھٰکَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْکَدِرِ وَقَالَ مَرَّۃً فَاَتَیْتُ اَبَا بَکْرٍ فَسَاَلْتُ فَلَمْ یُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَلَمْ یُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُہُ الثَّالِثَۃَ فَقُلْتُ سَاَلْتُکَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ ثُمَّ سَاَلْتُکَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ ثُمَّ سَاَلْتُکَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّیْ قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّیْ مَا مَنَعْتُکَ مِنْ مَّرَّۃٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اُعْطِیَکَ قَالَ سُفْیٰنُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثٰی لِیْ حَثْیَۃً وَقَالَ عُدَّھَا فَوَجَدْتُّھَا خَمْسَمِائَۃٍ فَقَالَ فَخُذْ مِثْلَھَا مَرَّتَیْنِ وَقَالَ یَعْنِیْ ابْنَ الْمُنْکَدِرِ وَاَیُّ دَاءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ ترجمہ جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا تو مین تجھکو دونگا اسطرح اور اسطرح اور اس طرح یعنے تین بار دونو ہاتہ بہر بہر کے دونگا تو بحرین کے ملک سے مال نہ آیا یہان تک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا سو جب بحرین کے ملک سے مال آیا تو صدیق اکبر نے پکارنے والے کو حکم کیا تو اُس نے پکارا کہ جسکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو چاہیے کہ ہمارے پاس آوے تو مین انکے پاس آیا سو مینے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اس طرح اس طرح فرمایا ہے تو صدیق نے مجھکو دونو ہاتہ بہر بہر کر تین بار دیا اور سفیان اپنے دونو ہاتہ بہرنے لگے پہر ہمکو کہا کہ اسیطرح کہا ہمارے واسطے

ابن منکدر نے اور جابر نے ایک بار کہا کہ مین ابو بکر کے پاس آیا اور مینے اُنسے مال مانگا تو انہون نے مجھکو نہ دیا پھر مین انکے
پاس آیا تو بھی انہون نے مجھکو نہ دیا پھر مین تیسری بار انکے پاس آیا تو بھی انہون نے مجھکو نہ دیا تو مینے کہا کہ مینے
تم سے مانگا تہا تو تم نے مجھکو نہ دیا پھر مین نے تم سے مانگا پھر بھی تم نے مجھکو نہ دیا پھر مینے تم سے مانگا تو پھر بھی تم نے
مجھکو نہ دیا سو یا تو مجھکو دیتا ہے اور یا مجھ سے بخل کرتا ہے صدیق رض نے کہا کہ تو کہتا ہے کہ مجھ سے بخل کرتا ہے
نہین منع کیا مینے تجھکو ایک بار مگر کہ مینے چاہا کہ تجھکو دون یعنے لیکن کوئی شغل مجھکو مانع ہوا سفیان نے کہا اور
حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن علی نے محمد بن علی سے انہے جابر رض سے کہ ابو بکر رض نے مجھکو دونو ہاتہ بہر کر دیے اور کہا
گن تو مینے انکو پانچ سو درہم پایا تو صدیق رض نے کہا کہ ہزار درہم اور لے لے اور ابن منکدر نے کہا کہ کوئی بیماری
بخل سے بدتر نہین **ف** اور تحقیق گذر چکی ہے کفالے مین توجیہ وفا کرنے ابو بکر رض کی واسطے وعدون حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے اور یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وعدے کا خلاف کرنا جائز نہین پس یہ نازل ہے بجای ضمان کے
صحت مین اور بعضے کہتے ہین ابو بکر رض نے انکو بطور نفل کے کیا تہا اور انپر اسکی قضا لازم نہ تہی اور جو باب بجائز الوعد
مین گذرا وہ اولے ہی اور یہ کہ نہین دعوی کیا تہا جابر رض نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمہ اسکا قرض ہے پس مطالبہ نہ
کیا اُنسے ابو بکر رض نے ساتہ گواہ کے اور پورا کیا گیا یہ واسطے اُسکے بیت المال سے جسکا امر امام کی رای کے سپرد ہے اور یہی
مراد ہے بخاری رح کی اور ساتہ اسی کے باب باندہا ہے اُس نے اور سوای اسکے نہین کہ موخر کیا ابو بکر رض نے دینا جابر رض کو
یہان تک کہ کہا جابر رض نے واسطے اُسکے جو کچھ کہ کہا یا تو واسطے کسی امر اہم کے تہا یا اس واسطے کہ یہ اسکو حرص پر باعث
ہو یا مثل اسکی بہت سائل نہ ہو جاوین اور انکی مراد مطلق منع کی نہ تہی اور ظاہر وارد کرنا بخاری رح کا اس حدیث کو بیچ
یہ ہے کہ مصرف اسکا نزدیک اسکے مصرف خمس کا ہے (فتح) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا
عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيْمَةً بِالْجِعِرَّانَةِ
اِذْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِعْدِلْ قَالَ لَقَدْ شَقِيْتُ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ جس حالت مین
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین غنیمت تقسیم کرتے تہے کہ ناگہان ایک مرد نے آپ سے کہا کہ انصاف کر تو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ بدبخت ہوا اگر مینے انصاف نہ کیا **ف** اسکے معنے ظاہر ہین اسمین کوئی اعتراض نہین اور
شرط نہین مستلزم ہے وقوع کو اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم غیر عادلون سے نہین تاکہ آپ کے واسطے بدبختی حاصل ہو
بلکہ آپ عادل ہین پس نہ بدبخت ہونگے اور بعضون نے کہا کہ شقیت مین ت خطاب کی ہے یعنے البتہ بدبخت ہوا تو اے تابع اسواسطے
کہ تو پیروی کرتا ہے اسکی جو عدل نہین کرتا یا اس واسطے کہ تو اعتقاد رکہتا ہے اپنے نبی کے حق مین اس قول کو جو
اونے مومن سے صادر نہین ہوتا چہ جای کہ نبی سے اور اسکی پوری شرح آیندہ آویگی (فتح) **بَابُ مَا مَنَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاُسَارٰى مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّخَمِّسَ** بیان ہے اس چیز کا کہ احسان کیا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے قیدیون پر بغیر اسکے کہ خمس لین ف مراد ساتہ اس ترجمہ کے یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے جائز تہا کہ تصرف کرین غنیمت مین ساتہ اس چیز کے دیکہین اسکو مصلحت پس زیادہ دیتے تہے اس غنیمت سے اور کبھی خمس سے اور استدلال کیا گیا ہے واسطے پہلے کو ساتہ اسکے کہ تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم احسان کرتے قیدیون پر اصل غنیمت سے اور کبھی خمس سے پس دلالت کی اُسنے اسپر کہ جائز تہا واسطے آپکے یہ کہ زیادہ دین اصل غنیمت سے (فتح) **حدثنا اسحاق ابن منصور اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في اسارى بدر لو كان المطعم بن عدي حيا ثم كلمني في هؤلاء النتنى لتركتهم له** ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے قیدیون کے حق مین فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا پہر مجہسے ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین انکو چہوڑ دیتا ف ابن بطال نے کہا کہ وجہ احتجاج کی ساتہ اسکے یہ ہے کہ نہین جائز ہے بیچ حق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ خبر دین کسی چیز سے کہ اگر واقع ہو تو البتہ کرین اسکو اور وہ جائز نہ ہو پس دلالت کی اُس نے اسپر کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ احسان کرے قیدیون پر بغیر فدا کے برخلاف اسکے جو اسکو منع کرتا ہے کما تقدم اور استدلال کیا گیا ہے ساتہ اسکے اسپر کہ نہین قرار پاتا ملک غنیمت لانیوالون کا غنائم پر مگر بعد قسمت کے اور یہی قول ہے مالکیہ اور حنفیہ کا اور شافعی نے کہا کہ مالک ہوتے ہین ساتہ نفس غنیمت کے اور جواب حدیث باب سے یہ ہے کہ یہ محمول ہے اسپر کہ وہ غنیمت لانیوالون کی رضامندی سے دیتے تہے اور نہین حدیث مین جو اسکو منع کرے پس نہین لائق ہے وہ حجت پکڑنے کے اور واسطے فریقین کے کئی استدلال اور جواب ہین جو اس مسئلے سے متعلق ہین لیکن ہم انکو ذکر نہین کرتے اسواسطے کہ وہ حدیث باب سے ماخوذ نہین نہ بطور نفی کے اور نہ بطور اثبات کے اور بعید جانا ہے حمل مذکور کو ابن منیر نے پس کہا کہ غانمین کے دل کی رضامندی مفقود اختیار یہ سے ہے پس احتمال ہے کہ بعضوں نے اذعان نہ کیا ہو پس کسطرح بنا کیا ہے اس نے قول کو ساتہ اسکے کہ دی انکو مع انکا امر موقوف ہے اوپر اختیار اُس شخص کے جو احتمال ہے کہ نہ مسامحت کرے مین کہتا ہون کہ جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ نہایہ باعتبار اُس چیز کے کہ پہلے تہی اول امر مین کہ غنیمت اول امر مین تہی خرچ کرتے تہے اسکو جس جگہ چاہتے تہے اور فرض ہوا خمس کا سوا اسکے نہین کہ نازل ہوا ہے بعد قسمت غنائم بدر کے کما تقرر پس نہین حجت ہے اس وقت اس حدیث مین اور تحقیق انکار کیا ہے داؤدی نے دخول تخمیس کا بیچ اساری بدر کے پس کہا اُس نے کہ نہین واقع ہوا بیچ انکے سوای دو امرون کے یا احسان کرنا بغیر مال کے یا ساتہ چہڑا لینے کے اور جواب یہ ہے کہ نہین لازم آتا وقوع ایک یا دو چیزون کا سے اس قسم سے کہ اسمین اختیار دیا گیا ہو منع کرنا تخییر کا اور تحقیق قتل کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انمین سے عقبہ بن ابی معیط کو اور یہ دعوی کرنا اسکا کہ قریش نہین داخل ہوتے تہے تخمیس کے محتاج ہے طرف دلیل خاص کی (فتح) **باب ومن الدليل على ان الخمس للامام**

وَاَنَّہٗ یُعْطِی بَعْضَ قَرَابَتِہٖ دُوْنَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِبَنِی الْمُطَّلِبِ وَبَنِیْ هَاشِمٍ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ باب ہے اور دلیل اسکی کہ خمس واسطے امام کے ہے اور یہ کہ دیوے وہ اپنے بعضے قرابت والوں کو سوای بعض کے وہ چیز ہے کہ تقسیم کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اولاد ہاشم کے اور اولاد مطلب کے خمس خیبر سے وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ لَمْ یَعُمَّهُمْ بِذٰلِكَ یعنی اور عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام قریش کو نہ دیا یعنی بلکہ بعض کو دیا وَلَمْ یَخُصَّ قَرِیْبًا دُوْنَ مَنْ هُوَ اَحْوَجُ اِلَیْهِ وَاِنْ كَانَ الَّذِیْ اَعْطٰی لِمَا یَشْكُوْا اِلَیْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِیْ جَنْبِهٖ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ یعنی اور نہ خاص کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرابت والے کو سوائے اسکے کہ اسکو غنیمت کی زیادہ حاجت تھی اگرچہ تھا وہ جسکو دیا تھا بعید تر قرابت مین اس شخص سے کہ اسکو نہ دیا واسطے اسکے کہ شکایت کرتا تھا طرف آپ کی حاجت سی (یہ تعلیل ہے واسطے دینے اس شخص کے کہ بعید تھے قرابت مین) اور واسطے تکلیف کہ کہ پہونچی انکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جہت سی قوم انکی سے اور ہم قسموں انکے سی یعنے ہم قسموں قوم انکی سے بسبب اسلام کے (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَیْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَیْتَ بَنِی الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ شَیْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّیْثُ ثَنِیْ یُوْنُسُ وَزَادَ قَالَ جُبَیْرٌ وَلَمْ یَقْسِمِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّلَا لِبَنِیْ نَوْفَلٍ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ وَعَبْدُ شَمْسٍ وَّهَاشِمٌ وَالْمُطَّلِبُ اِخْوَةٌ لِاُمٍّ وَّاُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ وَكَانَ نَوْفَلٌ اَخَاهُمْ لِاَبِیْهِمْ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ مین اور عثمان دونو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے سو ہم نے کہا کہ یا حضرت آپنے مطلب کی اولاد کو دیا اور ہمکو نہین دیا اور حالانکہ ہم اور وے آپ سی نسب مین برابر ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ نہ تقسیم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اولاد عبد شمس کے اور نہ واسطے اولاد نوفل کے اور اسحاق نے کہا کہ عبد شمس اور ہاشم اور مطلب آپسمین بھائی ہین مان کی طرف سی اور انکی مان عاتکہ بن مرہ ہے اور تھا نوفل بھائی انکا باپ کی طرف سی فتح. عبد مناف کے چار بیٹے تھے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر نوفل سے ہین اور عثمان عبد شمس سے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا اگرچہ نسب مین سب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہین تو یہ اس واسطے ہی کہ مطلب اور ہاشم کی اولاد ایک چیز ہے یعنے ایک دوسرے سے کبھی جدا نہین ہوئے کفر اور اسلام مین ہمیشہ شریک ہی یہ سبب ہے انکی خصوصیت کا ف اور اس حدیث مین حجت ہی واسطے شافعی کے اور جو انکے موافق ہین کہ حصہ ذوی القربے کا یعنے جو آیت۔ واعلموا انما غنمتم الآیۃ مین مذکور ہے خاص ہے واسطے اولاد ہاشم

نو مطلب کے سوا باقی قرابتیوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قریش سے اور عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ وہ خاص
ہاشم کی اولاد ہے اور یہی قول ہے زید بن ارقم کا اور ایک گروہ کوفیون کا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے واسطے
لاحق کرنے بنی مطلب کے ساتھ بنی ہاشم کے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ سب قریش ہین لیکن امام امین ہے جسکو چاہے دے
اور یہ قول بعید کا ہے اور یہ حدیث حجت ہے اوپر اسکے اور اسمین توہین ہے اُس شخص کے قول کی جو کہتا ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے تو صرف انکو حاجت کے واسطے دیا تھا اس واسطے کہ اگر انکو حاجت کیلیے دیتے تو نہ خاص کرتے
ایک قوم کو سوای دوسری کے اور حدیث ظاہر ہے اسمین کہ دیا تھا انکو بسبب مدد کرنیکے اور جو تکلیف کہ پہونچی انکو بسبب
اسلام کے اپنی باقی قوم سے جو مسلمان نہین ہوئی تھے اور خلاصہ یہ ہے کہ آیت نص ہے اوپر مستحق ہونے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے قرابت والون کے اور وہ ثابت ہے عبد شمس کی اولاد مین اس واسطے کہ وہ بہائی ہے اور نوفل کی
اولاد مین جبکہ نہ اعتبار کی جاوے قرابت مان کی اور اختلاف کیا ہے شافعیہ نے بیچ سبب نکالنے اُنکے کے پس بعضے
کہتے ہین کہ علت قرابت ہے ساتھ نصرت کے اسی واسطے داخل ہوئے بنی ہاشم اور بنی مطلب اور نہ داخل ہوئے بنی عبد شمس اور
بنی نوفل واسطے گم ہونے جزو علت کے یا شرط اسکی کے اور بعضے کہتے ہین کہ استحقاق بالقرابت ہے اور پایا گیا ساتھ بنی
نوفل اور بنی عبد شمس کے مانع اس واسطے کہ وہ بنی ہاشم سے لڑے اور تیسرا قول یہ ہے کہ قربے عام ہے مخصوص ہے
بیان کیا ہے اسکو سنت نے اور ابن بطال نے کہا کہ اسمین رد ہے واسطے قول شافعی رح کے کہ خمس الخمس تقسیم کیا جاوے
درمیان ذوی القربے کے نہ زیادہ دیا جاوے مالدار کو فقیر سے اور یہ کہ تقسیم کیا جاوے درمیان انکے اس طور سے کہ مرد کو
دو حصے دیے جاوین اور عورت کو ایک حصہ مین کہتا ہون کہ نہین حجت ہے بیچ اسکے نہ بطور اثبات کے اور نہ بطور نفی کے
لیکن اول پس نہین حدیث مین مگر یہ کہ تقسیم کیا خمس الخمس کو درمیان بنی ہاشم اور مطلب کے اور نہین تعرض کیا واسطے تفصیل
کی اور نہ واسطے عدم اسکے کے اور جب تعرض نکیا تو اصل قسمت مین جبکہ مطلق ہو تسویہ اور تعمیم ہے پس حدیث اس وقت
حجت ہے واسطے شافعی کے نہ اوپر اُسکے اور ممکن ہے پہونچنا طرف تعمیم کی بایطور کہ حکم کرے امام اپنے نائبون کو ہر
ملک مین ساتھ ضبط کرنے اُس شخص کے کہ اسمین ہے اور جائز ہے نقل کرنا ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کی واسطے
حاجت کے اور بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ خاص ہے ہر طرف ساتھ اُس شخص کے کہ اسمین ہے اور ایسے ثانی شق پس نہین
اسمین تعرض واسطے کیفیت قسمت کے لیکن ظاہر اسکا تو یہ ہے شافعیہ قول ہے مزنی کا اور ایک گروہ کا پس جو اسکو میراث
کی طرح ٹہیراتا ہے وہ دلیل کا محتاج ہے اور اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ قسمت مین سب قرابت والون کو حصہ دیا جاوے
بخلاف یتیمون کے پس خاص کیے جاوین انمین سے فقیر نزدیک شافعی اور احمد کے اور مالک رح سے روایت ہے کہ عام کیے جاوین
مین اور ابو حنیفہ رح سے روایت ہے کہ خاص کیا جاوے فقیرون کو دونو قسمون سے اور شافعی رح کی حجت یہ ہے کہ جب وے زکوۃ سے
منع کیے گئے ہین تو عام کیے جاوین ساتھ سہم کے اور نیز اس واسطے کہ وہ قرابت کی جہت سے دیے گئے ہین مختلف نہ ہونگے

کہ وہ خالی جگہ کے بند کرنے کے واسطے دیے گئے ہیں (فتح) **بَابُ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ** باب ہے بیان میں اُس شخص کے جو سلب کا پانچواں حصہ نہیں نکالتا یعنے جیسے کہ غنیمت میں سے نکالتے ہیں **ف** سلب وہ چیز ہے جو پائی جاتی ہے ساتھ لڑنے والے کے ملبوس وغیرہ سے نزدیک جمہور کے یعنی خواہ گھوڑا وغیرہ ہو یا کوئی چیز پہننے کی ہو اور امام احمد رح سے روایت ہے کہ نہیں داخل ہوتا سلب میں چوپایہ اور شافعی رح سے روایت ہے کہ سلب خاص ہے ساتھ ہتھیاروں لڑائی کے **وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ وَحُكْمُ الْإِمَامِ فِيهِ** اور جو مسلمان جہاد میں کسی کافر کو مارے تو اسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہے بغیر اسکے کہ اُس سے پانچواں حصہ نکالا جاوے اور حکم کرنا امام کا بیچ اُسکے **ف** یہ جو کہا بغیر خمس کے تو یہ بخاری رح کی فقاہت سے ہے اور گویا کہ اشارہ کیا ہے اُس نے طرف اسکی کہ مسئلے میں اختلاف ہے اور وہ اختلاف مشہور ہے اور جس چیز کو ترجمہ باب شامل ہے یہی مذہب ہے جمہور کا اور وہ یہ ہے کہ قاتل مستحق ہوتا ہے سلب کو برابر ہے کہ لشکر کے سردار نے لڑائی سے پہلے یہ بات کہی ہو کہ جو کسی کافر کو مارے تو اسکے اسباب کا مالک مارنے والا ہے یا یہ بات نہ کہی ہو اور یہی ہے ظاہر ابو قتادہ کی حدیث کا جو باب کی دوسری حدیث ہے اور کہا کہ یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے اور اخبار ہے حکم شرعی سے اور مالکیہ اور حنفیہ سے روایت ہے کہ نہیں مستحق ہوتا اسکو قاتل مگر یہ کہ امام اسکے واسطے یہ شرط کرے اور مالک سے روایت ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ خواہ سلب قاتل کو دیوے یا اس سے پانچواں حصہ نکالے اور اختیار کیا ہے اسکو اسمٰعیل قاضی نے اور اسحاق سے روایت ہے کہ جب اسباب بہت ہو تو اُس سے پانچواں حصہ نکالا جاوے اور مکحول اور ثوری سے روایت ہے کہ مطلق خمس نکالا جاوے اور شافعی سے بھی محکی ہے اور تمسک کیا ہے انہوں نے ساتھ عموم اس آیت کے۔ واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ۔ اور نہیں مستثنےٰ کیا اس سے کسی چیز کو اور حجت پکڑی ہے جمہور نے ساتھ اس حدیث کے کہ جو کسی کافر کو مار ڈالے تو اسکے سب اسباب کا مالک مارنے والا ہے پس خاص کیا ہے اس حدیث نے اس عموم کو اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ نہیں فرمائی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث کہ جو مسلمان کسی کافر کو مار ڈالے تو اسکے اسباب کا مالک مارنے والا ہے مگر دن جنگ حنین کے مالک نے کہا کہ نہیں پہونچی مجھکو یہ خبر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے سوا یہ فرمایا ہو اور شافعی وغیرہ نے جواب دیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث کئی جگہوں میں مروی ہے ایک تو جنگ بدر کے دن جیسے کہ باب کی اول حدیث میں ہے اور ایک جنگ احد کے دن جبکہ حاطب نے ایک کافر کو قتل کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا تمام اسباب اسکو دیا روایت کی یہ حدیث بیہقی نے اور ایک جنگ موتہ میں جبکہ عقیل بن ابی طالب نے ایک مرد کو قتل کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا سب اسباب اسکو دیا پھر یہ بات اصحاب کے نزدیک مقرر ہوئی جیسے کہ روایت کی ہے مسلم رح نے عوف بن مالک کی حدیث سے بیچ قصے اسکے کے ساتھ خالد بن ولید کے اور انکار کرنے اُسکے کے اوپر اُسکے بیچ لینے اسکے کے اسباب کو قاتل سے اور جیسے کہ روایت کی ہے حاکم اور بیہقی نے ساتھ اسناد صحیح کے سعد بن ابی وقاص سے کہ

عبد اللہ بن جحش نے احد کے دن کہا کہ آؤ ہم دعا کریں سو سعدؓ نے دعا کی کہ الٰہی روزی دی مجھکو ایک مرد جسکی لڑائی سخت ہو سو میں اُس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے پھر روزی دی مجھکو اسپر فتح یہان تک کہ میں اسکو مار ڈالوں اور اُس کا اسباب لوں اور جیسے کہ روایت کی ہے احمد نے ساتھ اسناد قوی کے عبد اللہ بن زبیر سے کہ تہی صفیہ بیچ قلعے حسان بن ثابت کے دن خندق کے پہر ذکر کی ساری حدیث بیچ قصے قتل اسکے یہودی کو اور کہنے اسکے کے واسطے حسان کے اُتر اور اسکا اسباب لے تو حسان نے کہا کہ مجھکو اسکے اسباب کی کچھ حاجت نہیں اور جیسے کہ روایت کی ہے ابن اسحاق نے مغازی میں بیچ قصے قتل کرنے علی مرتضے کے عمرو بن عبد کو دن خندق کے بہی تو عمر نے اسکو کہا کہ تو نے اسکی زرہ کیون نہیں اتاری پس تحقیق نہیں واسطے عرب کے بہتر اس سے اور نیز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن یہ حدیث فرمائی تہی تو لڑائی سے فارغ ہونے کے بعد فرمائی تہی جیسا کہ باب کی دوسری حدیث میں صریح موجود ہے یہان تک کہ مالک نے کہا کہ مکروہ ہے واسطے امام کے یہ کہے جو کسی کافر کو مار ڈالے تو اُسکے اسباب کا مالک بننے والا ہے تاکہ غازیون کی نیت ضعیف نہو جاوے اور نہیں فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ مگر بعد گذرنے لڑائی کے اور حنفیہ سے روایت ہے کہ اس مین کراہت نہیں اور جب اسکو لڑائی سے پہلے کہے یا لڑائی کے درمیان کہے تو مستحق ہوتا ہے قاتل سلب کا (فتح)

حدثنا مُسَدَّدٌ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْاٰخَرُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا اِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ سَاَلْتُمَانِيْ عَنْهُ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهٗ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ سَلَبُهٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَكَانَا مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ قَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعَ يُوْسُفُ صَالِحًا وَاِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ ترجمہ عبد الرحمٰن بن عوف رضی سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ مین صف مین کہڑا تہا جنگ بدر کے دن تو مینے اپنی دائین بائین دیکہا تو ناگہان مینے دو انصار کے لڑکے دیکہے جو نوعمر تہے سو مینے تمنا کی کہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر اور دیرینہ سال کے ان دو نوجوانون سے یعنے مینے شجاعت مین انکو حقیر جانا کہ یہ جوان ناآزمودہ کار ہین مبادا بہاگ جاوین اور مجھکو معیوب کرین تو دونو مین سے ایک نے مجھ کو چوکا اور کہا کہ اے چچا کیا تو ابوجہل کو پہچانتا ہے کہ کون ہے مینے کہا کہ

ہان ای میرے بہتیجے تجھکو اسکی طرف کیا حاجت ہے اُس نے کہا کہ مجھکو خبر ہوئی کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتا ہے اور قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر مین اسکو دیکھون تو نہ جدا ہوگا بدن میرا اسکے بدن سے یہان تک کہ ہم مین سے بہت جلد باز مرے یعنی جسکی موت پہلے آئی وہ پہلے مریگا سو مینے اسکے کہنے کے سبب تعجب کیا کہ بڑی شجاعت اور محبت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے رکہی مین عبد الرحمن نے کہا پہر دوسرے نے مجھکو چٹکا کہا مجھکو مانند اسکی یعنے مانند قول پہلے کی سو کچھہ دیر نہ ہوئی کہ مینے ابوجہل کو دیکھا کہ لوگون مین پہرتا ہے کہا کہ خبردار ہو کہ مقرر یہ ہے تمہارا ساتھی جسکا حال تمنے مجھہ سے پوچھا تہا یعنے دیکھو ابوجہل یہی ہے تو دونو نے اپنی تلوارون کے ساتھ ابوجہل کی طرف جلدی کی سو اسکو مارا یہان تک کہ اسکو قتل کیا پہر وہ دونو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پہرے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مار ڈالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونو مین سے کس نے اسکو مارا تو ہر ایک نے کہا کہ مینے اسکو مارا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی تلوارین پونچہہ ڈالین دونو نے کہا کہ نہین تو آپنے تلوارون کو دیکہا سو فرمایا کہ تم دونو نے اسکو مارا اور اسکا اسباب واسطے معاذ بن عمرو کے ہے اور وہ دونو معاذ بن عفرا اور معاذ بن عمرو تہے ف اور غرض اس حدیث سے قول اسکا ہے اسکے اخیر مین کہ تم دونو نے اسکو مارا اور اسباب اسکا واسطے معاذ بن عمرو کے ہے یعنی تحقیق حجت پکڑی ہے ساتھ اسکے اُس شخص نے جو قائل ہے کہ مقتول کا اسباب قاتل کو دینا امام کی رای کی سپرد ہے اور طحاوی وغیرہ نے اسکی یون تقریر کی ہے کہ اگر اسباب قاتل کے واسطے واجب ہوتا تو ہوتا اسباب مستحق ساتھ قتل کے اور البتہ تقسیم کرتے اسکو درمیان دونو کے واسطے مشترک ہونے ان دونو کے بیچ قتل اسکے کے پس جب ایک کو اسکے ساتھ خاص کیا تو معلوم ہوا کہ وہ قتل کے سبب سے مستحق نہین اور سوای اسکے کچھہ نہین کہ مستحق ہوتا ہے ساتھ تعیین امام کے اور جواب دیا ہے جمہور نے ساتھ اسکے کہ بیان مین دلالت ہے اسپر کہ سلب کا مستحق وہ ہوتا ہے جو قتل مین خونریزی کرے اگرچہ شریک ہو اسکو غیر اسکا بیچ مارنے اور زخمی کرنے کے مہلب نے کہا کہ دیکہنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تلوارون کو اس واسطے تہا کہ تا دیکہین وہ چیز کہ پہونچی ہے خون کو تلوارون [illegible] دخول انکے کو بیچ جسم مقتول کے تا کہ حکم کرین ساتھ سلب کے واسطے اُس شخص کے کہ ہو بیچ اسکے ابلغ اسی واسطے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی تلوارین پونچہہ ڈالین اس واسطے کہ اگر انہون نے پونچہہ ڈالی ہوتین تو نہ ظاہر ہوتی اور سوای اسکے نہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونو نے اسکو مارا اگرچہ ایک نے خونریزی کی تہی تا کہ دونو کے جی کو خوش کرین (فتح)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَیْنٍ فَلَمَّا الْتَقَیْنَا کَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَۃٌ فَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ

فَاسْتَدَرْتُ حَتّٰی اَتَیْتُہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ حَتّٰی ضَرَبْتُہٗ بِالسَّیْفِ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِہٖ فَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّۃً حَتّٰی وَجَدْتُ مِنْہَا رِیْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰہِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَہٗ عَلَیْہِ بَیِّنَۃٌ فَلَہٗ سَلَبُہٗ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْہَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَہٗ عَلَیْہِ بَیِّنَۃٌ فَلَہٗ سَلَبُہٗ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْہَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَۃَ مِثْلَہٗ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَکَ یَا اَبَا قَتَادَۃَ فَقَصَصْتُ عَلَیْہِ الْقِصَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَدَقَ وَسَلَبُہٗ عِنْدِیْ فَاَرْضِہٖ عَنِّیْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ لَاہَا اللّٰہِ اِذًا لَا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِ اللّٰہِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یُعْطِیْکَ سَلَبَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطَاہُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَاِنَّہٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُہٗ فِی الْاِسْلَامِ ترجمہ ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ حنین کے سال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے سو جب مسلمان کافرون سے ملے یعنی لڑنے کے لیے تو مسلمانون کو شکست ہوئی سو مینے ایک مشرک کو دیکھا کہ ایک مسلمان پر غالب ہوا تو مین گرد گھوما یہان تک کہ مین نے اسکے رگ گردن پر تلوار ماری تو وہ مشرک مجھہ پہ متوجہ ہوا اور اسنے مجھکو بہینچا بہینچنا یہانتک کہ مینے اس سے موت کی بو پائی یعنی قریب المرگ ہوا پھر اسکو موت نے پایا تو اس نے مجھکو چھوڑ دیا پھر مین عمر فاروق سے جا ملا تو مینے کہا کہ کیا حال ہے لوگون کا کہ بہاگتے ہین اُس نے کہا کہ اللہ کا حکم ہے یعنی کی تقدیر سے ہوا پھر لوگ پھرے یعنی لڑائی سے فارغ ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو آپنے فرمایا کہ جو مسلمان کسی کافر کو مار ڈالے اور اُسکے پاس اسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہے سو مین کھڑا ہوا اور مینے کہا کہ کون شخص ایسا ہے کہ میرے لیے گواہی دے پھر مین بیٹھ گیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی کافر کو مار ڈالے اور اسکے پاس اسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اسکے اسباب کا مالک مارنے والا ہے تو مینے کہا کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ میرے واسطے گواہی دے پھر مین بیٹھ گیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار اُسی طرح فرمایا تو مین کھڑا ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہے واسطے تیرے ای ابو قتادہ تو مینے آپ سے قصہ بیان کیا سو ایک مرد نے کہا کہ یا حضرت سچ ہے اور اسکا اسباب میرے پاس ہے سو اسکو میری طرف سے راضی کر دو یعنی اسکو اس اسباب کے عوض کچھ اپنا تو بجیئے تاکہ یہ اسباب میرے پاس رہے تو صدیق اکبر نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی یون نہ چاہیے اس وقت نہ قصد کرینگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طرف ایک شیر کی اللہ کے شیرون سے کہ ابو قتادہ ہے کہ لڑتا ہے اللہ اور اسکے رسول کی خوشی کے لیے پھر دیوین تجھکو اسباب اُسکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر نے سچ کہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا اسباب ابو قتادہ کو دیا تو مینے زرہ بیچکر بنی سلمہ کے محلے مین ایک باغ خرید الیس تحقیق وہ اول

مال ہے جسکو میںنے اسلام منجمع کیا **ف** اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر داخل ہوتے اُس شخص کے کہ نہین
نکالا جاتا واسطے اُسکے حصہ بیچ عموم قولہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کسی کو مار ڈالے اُسکے اسباب کا مالک اسکی مارنے والا
ہے اور امام شافعی رح سے بہی ایک قول یہی ہے اور یہی قول ہے مالک رح کا کہ نہین مستحق ہوتا سلب کو مگر جو شخص مستحق ہو
حصے کو یعنے غنیمت سے اس واسطے کہ اُس نے کہا ہے کہ جب سہم کا مستحق نہوا تو سلب کا مستحق بطریق اولے نہ ہوگا اور
معارضہ کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ سہم معلق ہے مظنہ پر اور حاصل ہوتا ہے استحقاق سلب کا ساتھ فعل کے پس وہ اولیٰ ہے
اور یہ اصح ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ سلب واسطے قاتل کے ہے ہر حال مین یہان تک کہ کہا ابو ثور اور ابن
منذر نے کہ مستحق ہوتا ہے قاتل سلب کا اگرچہ مقتول بھاگا جاتا ہو اور کہا احمد رح نے کہ نہین مستحق ہوتا اسکا مگر ساتھ لڑائی
کی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اسپر کہ سلب حق اُس قاتل کا ہے جو خونریزی کرے اُسکو ساتھ قتل کے سوائے اُس
شخص کے جو ذفف کرے اور یہ اُنکی جیسا کہ اویگا بیچ قصے ابن مسعود کے ساتھ ابو جہل کے بیچ جنگ بدر کے اور استدلال کیا
گیا ہے اسپر کہ مستحق ہوتا ہے قاتل سلب کو ہر مقتول سے یہان تک کہ اگرچہ مقتول عورت اور یہی قول ہے ابو ثور اور
ابن منذر کا اور کہا جمہور نے کہ شرط اسکی یہ ہے کہ ہو مقتول لڑنے والوں سے اور اتفاق ہے اسپر کہ نہ قبول کیا جاوے دعوے
اُس شخص کا کہ دعوی کرے سلب کا مگر ساتھ گواہوں کے کہ گواہی دین کہ تحقیق اُسنے قتل کیا ہے اسکو اور حجت اسمین قول
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اس حدیث مین له علیه بینة پس مفہوم اسکا یہ ہے کہ اگر اُسکے پاس گواہ نہ ہون تو
اسکا دعوی قبول نہین اور سیاق ابو قتادہ کا گواہی دیتا ہے واسطے اسکے اور اوزاعی سے روایت ہے کہ قبول
کیا جاوے دعوی اُسکا بغیر گواہ کے اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو قتادہ کو بغیر گواہ کے دیا اور اسمین
نظر ہے اس واسطے کہ واقدی کی مغازی مین واقع ہوا ہے کہ اوس بن خولی نے ابو قتادہ کے واسطے گواہی دی اور بر تقدیر اسکے
کہ یہ صحیح نہ ہو تو حمل کیا جاویگا اسپر کہ معلوم کیا تہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہی ہے قاتل ساتھ کسی طریق کے طریقون
سے اور بعضے مالکیہ کہتے ہین کہ مراد ساتھ گواہ کے وہ شخص ہے جو اقرار کرے کہ اسکے پاس سلب ہے پس وہ شاہد ہے اور شاہد
ثانی وجود سلب کا ہے پس تحقیق وہ بجای گواہ کے ہے اسپر کہ قتل کیا ہے اسکو اور بعضے کہتے ہین کہ سوای اسکے نہین کہ مستحق
ہوا اسکو ابو قتادہ ساتھ اقرار اُس شخص کے کہ سلب اسکے ہاتھ مین تہا اور یہ ضعیف ہے اس واسطے کہ سوای اسکے نہین کہ اقرار
فائدہ دیتا ہے جبکہ ہو مال منسوب واسطے اُس شخص کے کہ وہ اسکے ہاتھ مین ہے پس مواخذہ کیا جاویگا ساتھ اقرار اسکے کی
اور مال اسجگہ منسوب ہے واسطے تمام لشکر کے اور نقل کیا ہے ابن عطیہ نے اکثر فقہا سے کہ بینہ اُس جگہ گواہ ایک ہے اکتفا
کیا جاوی ساتھ اُسکے (فتح) **بَابُ مَاكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ**
مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهِ باب ہے بیان مین اُس چیز کے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیتے تہے مولفۃ قلوب وغیرہ کو خمس سے اور
مانند اسکی سے **ف** آیندہ آویگا بیان انکا اور وہ لوگ وہ ہین جو مسلمان ہون اور انکی نیت ضعیف ہو یا انکے دینے

اور لوگون کے مسلمان ہونے کی امید کی جاتی ہو اور وغیرہ سے مراد وہ لوگ ہین کہ انکے دینے مین کوئی مصلحت ہو اور نحوہ سے مراد مال جزیہ و خراج اور فے کا ہے اور اسمعیل قاضی نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مؤلفہ قلوب کو خمس سے حصہ دیا تو اسمین دلالت ہے اسپر کہ خمس امام کے اختیار مین ہے جسکو چاہے دے اور جس جگہ مصلحت دیکھے خرچ کرے اور طبری نے کہا کہ استدلال کیا ہے ساتھ ان حدیثون کے جو زعم کرتا ہے کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیتے واسطے غیر مقاتلین کے اصل غنیمت سے کہا اُسنے اور یہ قول مردود ہے ساتھ قرآن کے اور حدیثون ثابتہ کے اور اختلاف کیا گیا ہے بعد آپکے کہ مؤلفہ قلوب کو کہان سے دیا جاوے بعضے کہتے ہین کہ نہین باب کی حدیثون مین کوئی چیز صریح ساتھ دینے کے نفس خمس سے (فتح)

رواہ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنے روایت کیا ہے اسکو عبداللہ بن زید نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ اشارہ ہے طرف حدیث اُسکی کی جو طویل ہے بیچ قصے حنین کے اور پوری حدیث آیندہ آویگی اور غرض اس سے اس جگہ قول اسکا ہے کہ جب عنایت کی خدا نے اپنے رسول پہ دن جنگ حنین کے تو تقسیم کیا مؤلفۃ القلوب مین (فتح)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُہٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا حَکِیْمُ اِنَّ ہٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَۃِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی قَالَ حَکِیْمٌ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَکَ شَیْئًا حَتّٰی اُفَارِقَ الدُّنْیَا فَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ یَدْعُوْ حَکِیْمًا لِیُعْطِیَہُ الْعَطَاءَ فَیَاْبٰی اَنْ یَّقْبَلَ مِنْہُ شَیْئًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاہُ لِیُعْطِیَہٗ فَاَبٰی اَنْ یَّقْبَلَ مِنْہُ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنِّیْ اَعْرِضُ عَلَیْہِ حَقَّہُ الَّذِیْ قَسَمَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ مِنْ ہٰذَا الْفَیْءِ فَیَاْبٰی اَنْ یَّاْخُذَہٗ فَلَمْ یَرْزَاْ حَکِیْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ شَیْئًا بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تُوُفِّیَ **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال مانگا تو آپنے مجھکو دیا پھر مینے دوسری بار مانگا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیا پھر تیسری بار مینے مانگا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیا پھر مجھسے فرمایا کہ اے حکیم البتہ یہ مال سبز اور شیرین ہے یعنے بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جس نے اسکو لیا جان کی سخاوت یعنے بے حرص کے لیا تو اسکے واسطے اس مال مین برکت دیجاویگی اور جس نے اسکو جان کی حرص سے لیا تو اسکو اسمین ہرگز برکت نہ ہوگی اور اسکا حال اُس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہے اور اسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اُٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے حکیم کہتا ہے کہ مینے کہا کہ یا حضرت قسم ہے اسکی جس نے آپ کو پیغمبر کیا ہے کہ مین آپ کے بعد زندگی بھر کبھی کسی سے کچھ نہ مانگون گا یہان تک کہ دنیا کو چھوڑون سو صدیق اکبر اپنی خلافت مین حکیم کو بلاتا تاکہ بیت المال سے اُسکو حصہ دین تو حکیم نے انکار کیا یہ کہ قبول کرے اس سے کچھ چیز پھر عمر فاروق نے انکو بلایا

یعنے اپنی خلافت مین تاکہ انکا حصہ انکو دین تو حکیم نے لینے سے انکار کیا تو فاروق رضنے کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے مین تمپر
کرتا ہون اُسپر حق اُسکا جو تقسیم کیا ہے واسطے اسکے اللہ نے اس مال فئ سے تو وہ لینے انکار کرتا ہے تو حکیم نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد کسی سے کچھہ چیز نہ لی یہانتک کہ مرگئے **ف** اس حدیث کی پوری شرح کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہے۔
حدثنا ابو النعمان ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع ان عمر بن الخطاب قال یا رسول اللہ انہ
کان علی اعتکاف یوم فی الجاھلیۃ فامرہ ان یفی بہ قال واصاب عمر جاریتین من سبی حنین فوضعہما
فی بعض بیوت مکۃ قال فمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبی حنین فجعلوا یسعون فی
السکک فقال عمر یا عبد اللہ انظر ما ھذا فقال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السبی قال
اذھب فارسل الجاریتین قال نافع ولم یعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجعرانۃ ولو اعتمر
لم یخف علی عبد اللہ وزاد جریر بن حازم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر وقال من الخمس قال ورواہ
معمر عن ایوب عن نافع عن ابن عمر فی النذر ولم یقل یوم ترجمہ عمر فاروق رضسے روایت ہے کہ بیشک کہا کہ یا
حضرت مجہہ پر ایک دن کا اعتکاف ہے جسکی مینے جاہلیت مین نذر مانی تہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو
حکم کیا کہ اسکو پورا کرے اور عمر فاروق رضنے حنین کے قیدیون سے یعنے قوم ہوازن کی دو لونڈیان پائین سو انکو
مکے کی بعض گہرون مین رکہا کہا اُسنے پس احسان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیون پر تو وہ کوچون مین دوڑنے
لگے تو عمر رضنے کہا کہ ای عبد اللہ دیکہہ یہ کیا ہے تو اُسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیون پر احسان کیا ہے
یعنے بغیر مال لینے کے انکو چہوڑ دیا ہے تو عمر رضنے کہا کہ جا اور دو لونڈیون کو چہوڑ دے نافع نے کہا کہ نہین عمرہ کیا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے اور اگر عمرہ کرتے تو عبد اللہ پر پوشیدہ نہ رہتا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ یہ دو لونڈیان
خمس سے ہتین **ف** ابن خزیمہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ذکر کیا گیا نزدیک ابن عمر رضکے عمرہ کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
جعرانہ سے تو ابن عمر رضنے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ نہین کیا اور مین نے عمرہ کے بابون مین کئی
حدیثین بیان کی ہین جو وارد ہین آمین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کیا اور انس رض کی حدیث بہی غنیمت
تقسیم کرنے کے باب مین پہلے گذر چکی ہے اور ذکر کیا ہے مینے سبب پوشیدہ رہنے عمرے جعرانہ کا بہت اچہا جو
بس چاہیے کہ رجوع کیا جاوے طرف اسکی (فتح) **حدثنا** موسی بن اسمعیل ثنا جریر بن حازم ثنا الحسن
عمرو بن تغلب قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوما ومنع آخرین فکانہم عتبوا علیہ فقال انی
اعطی قوما اخاف ظلعہم وجزعہم واکل قوما الی ما جعل اللہ فی قلوبہم من الخیر والغنی منہم عمرو بن
تغلب فقال عمرو بن تغلب ما احب ان لی بکلمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمر النعم زاد ابو عاصم
عن جریر قال سمعت الحسن یقول ثنا عمرو بن تغلب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بمال او

فَقَسَمَهُ بِهٰذَا ترجمہ عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا تو گویا کہ ان
لوگوں نے یعنے جنکو نہ دیا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر عتاب کیا یعنے رنجیدہ ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ البتہ میں ایک قوم کو دیتا ہوں اس واسطے کہ انکی کجی اور بے صبری سے ڈرتا ہوں اور بعضی قوم کو اسپر چھوڑتا ہوں
کہ خدا نے انکے دلوں میں بے پرواہی اور خیر ڈالی ہے انہیں میں سے عمرو بن تغلب ہے عمرو بن تغلب نے کہا کہ میں نہیں
چاہتا کہ میرے واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بدلے سرخ اونٹ ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی لائے گئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو تقسیم کیا ف یہ حدیث پہلی گذر چکی
ہے حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُعْطِيْ
قُرَيْشًا اَتَأَلَّفُهُمْ لِاَنَّهُمْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
قریش کو دیتا ہوں اس حال میں کہ انسے لگاوٹ کرتا ہوں اس واسطے کہ انکے کفر کا زمانہ قریب ہے حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ
اَنَا شُعَيْبٌ ثَنَا الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ
قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا
تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ
فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَّلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا كَانَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ قَالَ لَهٗ فُقَهَاؤُهُمْ اَمَّا ذَوُوْ رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَّاَمَّا
اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُ الْاَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا
تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ اَمَا تَرْضَوْنَ
اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْا اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ
خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً شَدِيْدَةً
فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ چند انصاریوں
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جبکہ عنایت کی خدا نے اپنے رسول پر قوم ہوازن کے مالوں سے جو کچھ کہ عنایت کی
یعنے مال اسباب بہت ہاتھ آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قریش کو سو سو اونٹ دینے لگے تو انصار
نے کہا کہ خدا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہمکو نہیں دیتے اور حالانکہ ہماری تلواروں سے
انکے خون ٹپکتے ہیں یعنے ہماری تلواروں کے زور سے مسلمان ہوئے ہیں انس رض نے کہا سو کسی نے انکی بات
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا تو انکو چمڑے کی ایک قبے میں جمع کیا

اور کسی غیر کو لوٹ انکے ساتھ نہ چھوڑا سو جب وے جمع ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے سو فرمایا کہ کیا بات ہے جو مجھ کو تم سے پہونچی تو انکے بوجھ والون نے کہا کہ یا حضرت ہمارے عقلمندون نے تو کچھ نہین کہا اور اپر جو لوگ کہ ہم مین سے نو عمر ہین سو انہون نے یہ بات کہی ہے کہ خدا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بخشے کہ قریش کو دیتے ہین اور انصار کو نہین دیتے اور حالانکہ انکے خون ہماری تلوارون سے ٹپک رہے ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مین چند مردون کو دیتا ہون جنکے کفر کا زمانہ قریب ہے یعنے نو مسلم ہین یعنے تازہ کفر کو چھوڑا ہے کیا تم اس بات سے خوش نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو پس قسم ہے اللہ کی جس چیز کے ساتھ تم پلٹتے ہو بہتر ہے اس چیز سے کہ وہ اسکے ساتھ پلٹتے ہین تو انصار نے کہا کہ کیون نہین یا حضرت تحقیق ہم راضی ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ البتہ تم میرے بعد اپنے سوا اورون کو مقدم پاؤ گے یعنے تمہارے سوا اور لوگون کو حکومت ملیگی سو تم صبر کرتے رہیو تا وقتیکہ تم اللہ سے ملو اور اسکا رسول حوض کوثر پر ہو انس رض نے کہا سو ہم نے صبر نہ کیا ف اس حدیث کی شرح مغازی مین آویگی حدثنا عبد العزیز ابن عبد اللہ الاویسی ثنا ابراهیم عن صالح عن ابن شهاب اخبرنی عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم ان محمد بن جبیر قال اخبرنی جبیر بن مطعم انه بینا هو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه الناس مقبلا من حنين علقت برسول الله صلى الله عليه وسلم الاعراب يسألونه حتى اضطروه الى سمرة فخطفت رداءه فوقف رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال اعطوني ردائي فلو كان عدد هذه العضاه نعما لقسمته بينكم ثم لا تجدوني بخيلا ولا كذوبا ولا جبانا ترجمہ جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ وہ اور بلال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حنین سے پلٹتے وقت کہ ناگہان گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور آپ سے مانگنے لگے یہان تک کہ آپ کو ایک کیکر کے درخت کی طرف ناچار کیا تو آپ کی چادر درخت سے اٹک گئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر فرمایا کہ مجھکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے شمار کی برابر اونٹ ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجھ کو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے ف اس حدیث مین مذمت ہے خصال مذکورہ کی یعنے بخل اور کذب اور نامردی ہے اور یہ کہ نہین لائق کہ امام مین ان مین سے کوئی خصلت ہو اور اسمین بیان ہے اس چیز کا کہ تھی بیچ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم اور حسن خلق سے اور فراخی بخشش سے اور صبر کرنے سے اوپر ظلم گنوارون کے اور اسمین جواز ہے وصف کرنے مرد کا اپنے نفس کو ساتھ نیک خصلتون کے وقت حاجت کے مانند خوف ظن اہل جہل کی برخلاف اسکے اور نہین ہے یہ فخر مذموم سے اور اسمین رضامندی ہے سائل حق کی ساتھ وعدے کے جبکہ تحقیق ہو وعدہ کرنے والے سے تنجیز یعنے جاری کرنا وعدے کا اور یہ کہ امام کو اختیار ہے بیچ قسمت غنیمت کی اگر چاہے تو بعد فارغ ہونے کی لڑائی سے اور

اگر پایا ہے تو بعد اسکے (فتح) حدثنا یحیی بن بکیر ثنا مالک عن اسحاق بن عبد اللہ عن انس بن مالک قال کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ برد نجرانی غلیظ الحاشیۃ فادرکہ اعرابی فجبذ بجذبۃ شدیدۃ حتی نظرت الی صفحۃ عاتق النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اثرت بہ حاشیۃ الرداء من شدۃ جذبتہ ثم قال مر لی من مال اللہ الذی عندک فالتفت الیہ فضحک ثم امر لہ بعطاء ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا تھا اور آپ پر ایک چادر تھی نجران کی جسکا کنارہ موٹا تھا تو ایک گنوار نے آپ کو پایا سو آپ کو سخت کھینچا یہانتک کہ میں نے آپ کی گردن کے کنارے کو دیکھا کہ چادر کے کنارے نے اسمین اثر کیا ہے اسکے سخت کھینچنے سے پھر اس مرد نے کہا کہ حکم کر کہ دین مجھکو اس مال سے کہ اللہ کا تیرے پاس ہے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف التفات کی اور ہنس پڑے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے واسطے عطاء کا حکم کیا ف اور غرض اس سے یہی اخیر قول ہے کہ آپ نے اسکے واسطے عطاء کا حکم کیا حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا جریر عن منصور عن ابی وائل عن عبد اللہ قال لما کان یوم حنین اثر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناسا فی القسمۃ اعطی الاقرع بن حابس مائۃ من الابل واعطی عیینۃ مثل ذلک واعطی اناسا من اشراف العرب واثرھم یومئذ فی القسمۃ قال رجل واللہ ان ھذہ لقسمۃ ما عدل فیھا او ما ارید فیھا وجہ اللہ فقلت واللہ لاخبرن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ فاخبرتہ فقال فمن یعدل اذا لم یعدل اللہ ورسولہ رحم اللہ موسی قد اوذی باکثر من ھذا فصبر ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب دن جنگ حنین کا ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو قسمت مین مقدم کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ کو بھی سو اونٹ دیے اور دیا چند لوگون کو عرب کے رئیسون سے اور مقدم کیا انکو اس دن قسمت مین ایک مرد نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ مقرر یہ قسمت اسمین انصاف نہین ہوا اور نہ اسمین خدا کی رضامندی مطلوب ہے تو مینے کہا کہ قسم ہے اللہ کی البتہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دون گا تو مینے آکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ انصاف کرے جبکہ اللہ اور اسکا رسول انصاف نہ کرین خدا رحم کرے موسے پر کہ اس نے اس سے زیادہ ایذا پائی تو صبر کیا ف اسکی شرح آیندہ آویگی حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو اسامۃ ثنا ھشام اخبرنی ابی عن اسماء بنت ابی بکر قالت کنت انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راسی وھی منی علی ثلثی فرسخ وقال ابو ضمرۃ عن ھشام عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقطع الزبیر ارضا من اموال بنی النضیر ترجمہ اسماءؓ سے روایت ہے کہتی ہیں میں اٹھالاتی کھجور کی گٹھلیون کو زبیر کی زمین سے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اسکو جاگیر دی تھی اپنے سر پر اور وہ زمین میرے گھر سے تین فرسخ پر تھی کہا ابوضمرہ نے ہشام سے اُس نے روایت
کی اپنے باپ سے کہ تحقیق جاگیر دی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو نضیر کے مالون سے ف اور غرض اس تعلیق
سے بیان کرنا دو فائدون کا ہے ایک یہ کہ ابوضمرہ مخالف ہوا ہے ابی اسامہ کو بیچ موصول کرنے اُسکے کہ بس مرسل
کیا اسکو دوم یہ کہ ابوضمرہ کی روایت مین تعیین ہے زمین مذکورہ کی اور یہ کہ تحقیق تھی وہ اُس قسم سے ہے کہ غنیمت
کی اللہ نے اپنے رسول پر بنی نضیر کے مالون سے پس جاگیر دی زبیر کو اُنمین سے اور ساتھ اسکے دور ہوگا شبہ خطابی کا
کہ مین نہین جانتا کہ مدینے کی زمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جاگیر دی اور حالانکہ مدینے والے دین
مین رغبت کرکے مسلمان ہوئے تھے (فتح) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا
مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ
اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ
مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ
ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ عمر فاروق رض نے اپنی خلافت مین یہود اور نصاری کو عرب کی زمین سے نکال دیا اور اُسکا قصہ
یون ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر والون پر غالب ہوئے تو آپ نے چاہا تھا کہ یہود کو خیبر سے نکال دین اور
تھی زمین جبکہ غالب ہوئی اُسپر واسطے اللہ کے اور رسول کے اور مسلمانون کے تو یہود نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
سوال کیا کہ چھوڑ دین انکو یعنے زمینون مین اس شرط پر کہ کفایت کرین اُنسے عمل کو یعنے محنت فقط وہی کرین مسلمان
نہ کرین اور اُنکے واسطے آدہا میوہ ہوگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹہیرا دینگے ہم تمکو اسپر جب تک کہ ہم چاہین
سو ٹہیرائے گئے یہانتک کہ جلاوطن کیا انکو عمر رض نے اپنی خلافت مین طرف تیما اور اریحا کی ف اور ایک روایت مین ہے
کہ تھی زمین جبکہ غالب ہوئی اُسپر واسطے یہود کے اور واسطے رسول کے اور مسلمانون کے تو مراد یہ ہے کہ جب غالب ہوگئے
اسپر یعنے اوپر فتح ہونے اکثر اُسکے کی پہلے اس سے کہ سوال کرین آپ سے یہود صلح کو پس تھی واسطے یہود کے پھر جب صلح کی
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے اس شرط پر کہ زمین کو آپ کی سپرد کرین تو ہوئی زمین واسطے اللہ کے اور اُسکے رسول
کی اور احتمال ہے کہ مراد بیچ زمین کا ہو اور احتمال ہے کہ مراد زمین سے عام زمین ہو خواہ فتح کی ہوئی یا نا فتح ہوئی ہوئی
پس ہوگی اُس وقت بعضی زمین واسطے یہود کے اور بعضی واسطے اللہ کے اور اسکے رسول کے ابن منیر نے کہا کہ باب کی
حدیثین مطابق ہین واسطے ترجمہ باب کو مگر یہ اخیر حدیث اسکی مطابق نہین پس نہین واسطے عطا کی اسمین ذکر و لیکن اس
مین ذکر ہے جہات کا جو مطابق ہین واسطے ترجمہ کے اور تحقیق معلوم ہوچکا ہے دوسری جگہ سے کہ وہ عطا کی جہتین ہین

پس ساتھ اس طریق کے داخل ہوگی تلے ترجمہ کے (فتح) **بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ** باب ہے بیان مین اس چیز کے کہ پاوے اسکو غازی کہانے کی چیز سے بیچ زمین حرب کو **ف** یعنے کیا واجب ہین پانچ حصے کرنے اسکی غازیون مین یا مباح ہے کہانا اسکا واسطے لڑنے والون کے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور جمہور اوپر جواز لینے غازیون کی ہین کہانے کی چیز سے اور جو اسکے لائق ہو اور ہر کہانا کہ عموماً اسکے کہانے کی عادت ہو اور اسیطرح چارہ گہاس جانورون کا برابر ہے کہ قسمت سے پہلے ہو یا پیچہے اور خواہ امام کی اجازت ہو یا نہ ہو اور معنے اسمین یہ ہین کہ کہانا دار الحرب مین کم ہوتا ہے پس مباح کیا گیا واسطے ضرورت کی اور جمہور بہی لینے کو جائز رکہتے ہین اگرچہ نہ ہو ضرورت ناجزہ اور اتفاق ہی سب کا اوپر جواز سوار ہونے چوپایون انکے کی اور پہننے کپڑون انکے کی اور استعمال کرنے ہتھیارون انکے کی بیچ حالت لڑائی کے اور یہ لڑائی کے بعد پہیر دیا جاوے اور شرط کیا ہے اسمین اوزاعی نے اذن امام کا اور واجب ہے اسپر یہ کہ پہیر دی اسکو جبکہ فارغ ہو حاجت اپنی سے اور نہ استعمال کرے اسکو بیچ غیر لڑائی کے اور نہ انتظار کری ساتھ رد کرنے اسکے کی گذرنا لڑائی کا تاکہ نہ سامنے کری اسکو واسطے ہلاک کے اور حجت اسکی حدیث رویفع کی ہے کہ جو اللہ اور پچہلے دن کا ایمان رکہتا ہو تو نہ لے چوپایہ غنیمت مین سی یہانتک کہ جب اسکو دبلا کر ڈالے تو اسکو غنیمت مین پہیر دے اور ذکر کیا کپڑے مین مانند اسکی اور یہ حدیث حسن ہے روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد وغیرہ نے اور ابو یوسف سی منقول ہے کہ اس نے عمل کیا ہے اسکو اس چیز پر جبکہ لینے والا محتاج نہ ہو باقی رکہے اپنے چوپائے کو اور کپڑے کو بخلاف اسکے جسکے پاس نہ کپڑا ہو نہ چوپایہ اور زہری نے کہا کہ نہ لے کہانے کی چیز سے اور نہ غیر اسکے سی مگر ساتھ اذن امام کے اور کہا سلیمان نے کہ جائز ہے لینا مگر یہ کہ امام منع کیا ہو اور ابن منذر نے کہا کہ تحقیق وارد ہوئی ہین حدیثین صحیح بیچ بیان عذاب خیانت کی غنیمت مین اور اتفاق ہے علماء امصار کا اسپر کہ جائز ہے کہانا طعام کا اور حدیث اسکی مانند آئی ہے پس چاہیے کہ اقتصار کیا جاوی اوپر اسکے اور اسپر گہاس پس اسکے معنے مین ہے اور کہا مالک نے کہ جائز ہے ذبح کرنا مواشی کا واسطے کہانے کی جیسا کہ جائز ہے لینا طعام کا اور قید کیا ہے اسکو شافعی نے ساتھ ضرورت کی طرف کہانے کی جس جگہ طعام نہ ہو اور گذر چکا ہے بیان اس چیز کا کہ مکروہ ہے ذبح کرنے اونٹون کے سی (فتح) **حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ** ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ ہم نے خیبر کے قلعے کا محاصرہ کیا ہوا تہا تو ایک آدمی نے ایک تہیلی پہینکی جسمین چربی تہی تو مینے اُس کے لینے کا قصد کیا تو مینے ایک طرف دیکہا تو ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہے تو مینے آپ سی شرم کی **ف** ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی تہیلی کو چہوڑ دی اور ساتھ اسکے ظاہر ہونگے معنے قول اسکے کہ مینے آپ سی شرم کی اور شاید اس نے اپنے فعل سے حیا کیا اور جگہ حجت کی اس سے حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا انکار کرنا ہے بلکہ مسلم کی روایت میں وہ چیز ہے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رضامندی پر دلالت
کرتی ہے پس تحقیق اسمین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھ کر تبسم فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ
واسطے تیرے ہے اور شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ اسکو بہت حاجت ہے اس واسطے اسکو جائز کہا
اور اسمین بیان ہے اسکا کہ ہتو اُسپر اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توقیر کرنے سے اور یہ کہ جائز ہے کہانا اُس
چربی کا کہ یہود کے نزدیک پائی جاوے اور وہ یہودیوں پر حرام تہی اور مالک نے اسکو مکروہ کہا ہے اور احمد سے اسکی
تحریم مروی ہے (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كُنَّا
نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ ہم اپنے جنگوں مین شہد
اور انگور کو پاتے تہے تو ہم اسکو کہاتے تہے اور اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُٹھا نہ لے جاتے تہے ف یعنے نہ اُٹھاتے
تہے ہم اسکو طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے لیے یا نہ اُٹہاتے تہے اسکو بطور ادخال کے حَدَّثَنَا مُوسَى
بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ
خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللهِ فَقُلْنَا
إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ آخَرُونَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ وَسَأَلْتُ
سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہمکو خیبر کی راتوں مین بہوک پہونچی
یعنے جنمین ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تہا سو جب فتح خیبر کا دن ہوا تو ہم گہر کے پلے ہوئے گدہوں مین پڑے تو ہم نے
انکو ذبح کیا سو جب ہانڈیوں نے جوش مارا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پکارنے والے نے پکارا کہ اُلٹا دو ہانڈیوں
کو اور نہ کہاؤ گدہوں کے گوشت سے کچھ عبداللہ کہتا ہے کہ ہم نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے کہانے
سے اسواسطے منع کیا تہا کہ اُنمین سے پانچوان حصہ نہ نکالا گیا تہا اور اور لوگوں نے کہا کہ حرام کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے گوشت انکا قطعا اور غرض اس سے یہ ہے کہ یہ حدیث مشعر ہے کہ انکی عادت جاری تہی ساتھ جلدی کرنے
کی طرف ماکولات کی اور ڈالنے ہاتھوں کی بیچ اُنکے اور اگر یہ نہ ہوتا تو نہ جلدی کرتے وہ بر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اوپر اُسکے اور تحقیق ظاہر ہوا کہ نہین حکم کیا انکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ گرانے گوشت گدہوں کی مگر
اس واسطے کہ اسمین سے پانچوان حصہ نہین نکالا گیا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ ہم نے خیبر کے دن بکریاں پائین
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکی ہانڈیوں کو اُلٹا دو اس واسطے کہ نہبہ حلال نہین ابن منذر نے کہا کہ سوائے
اسکے نہین کہ منع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسواسطے کہ نہبہ حلال نہین اس واسطے کہ اہل حرب کے
مواشی کو کہانا جائز نہین اور اس باب کی حدیثوں سے ایک حدیث ہے جو نیز ابن ابی اوفے سے روایت ہے

کہ ہم خیبر کے دن کہانا پایا سو مرد آتا تہا اور اس سے لیتا تہا بقدر اسکے کہ اسکو کفایت کرے پہر پہرتا تہا اور یہ جو کہا کہ عبد اللہ کہتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسواسطے منع کیا تہا کہ اُس سے خمس نہین نکالا گیا تہا تو حاصل اسکا یہ ہے کہ اصحاب ؓ کو اختلاف ہے بیچ علت نہی کے گدہون کے گوشت سے کہ وہ انکی ذات کی وجہسے ہے یا واسطے عارض کے اور مغازی مین اونکا قول اُس شخص کا جو کہتا ہے کہ اس واسطے منع کیا تہا کہ وہ گندگی کہاتے تہے (فتح) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَابُ الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْحَرْبِ باب ہے بیان مین جزیہ کے اور چھوڑنا لڑائی کا ساتہ اہل ذمہ اور اہل حرب کے ف اسمین لف نشر مرتب ہے اس واسطے کہ جزیہ ساتہ اہل ذمہ کے ہے اور صلح ساتہ اہل حرب کی اور مراد موادعہ سے چھوڑنا لڑائی کا ہے ساتہ اہل حرب کی ایک مدت معین تک واسطے کسی مصلحت کی اور علما نے کہا کہ حکمت جزیہ کی مقرر کرنے مین یہ ہے کہ جو ذلت کہ انکو لاحق ہوتی ہے باعث ہوتی ہے انکو اوپر داخل ہونے کی اسلام مین باوجود اُس چیز کے کہ مخالطت مین ہے اطلاع سے اوپر محاسن اسلام کے اور بعضے کہتے ہین کہ جزیہ ۸ سنہ ہجری مین شروع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ ساتہ مین (فتح) وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ الٰى قَوْلِهٖ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ يَعْنِيْ اَذِلَّاءُ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ لڑو ان لوگون سے جو یقین نہین رکہتے اللہ پر اور نہ پچہلے دن پر اور نہ حرام جانین جو حرام کیا اللہ نے اور اسکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک کہ دین جزیہ ایک ہاتہ سے اور وے بے قدر ہون یعنے سب سے اعلے ذلیل ہوکر جزیہ دیا کرین ف یہ آیت اصل ہے بیچ شروع ہونے جزیہ کے اور دلالت کی آیت کی منطوق نے اوپر شروع ہونے اسکے کی ساتہ اہل کتاب کے اور مفہوم اسکا یہ ہے کہ انکے سوا اور لوگون سے جزیہ لینا درست نہین اور یہ جو کہا کہ ایک ہاتہ سے تو مراد یہ ہے کہ دل خوش ہوکر اور بعضے کہتے ہین کہ عن ید کے معنے یہ ہین کہ تمہاری نعمت سے کہ انپر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ اسکو اپنے ہاتہ سے دیوے اور کسی کے ہاتہ نہ بہیجے اور شافعی رح سے روایت ہے کہ مراد صغار سے اسکا التزام کرنا حکم اسلام کا ہے وَالْمَسْكَنَةُ مَصْدَرُ الْمِسْكِيْنِ اَسْكَنُ مِنْ فُلَانٍ اَحْوَجُ مِنْهُ وَلَمْ يَذْهَبْ اِلَى السُّكُوْنِ یعنے اور لفظ مسکنۃ کا کہ قرآن مین واقع ہوا ہے مصدر مسکین کی ہے کہتے ہین کہ فلانا مسکین تر ہے فلانے سے یعنے اس سے زیادہ تر محتاج ہے اور نہین گیا بخاری طرف سکون کی یعنے بخاری کا قول اسکن مسکنت سے مشتق ہے سکون سے مشتق نہین اگرچہ مادہ ایک ہے ف چونکہ اہل کتاب کی وصف مین مسکنت کا ذکر بہی آیا ہے اسواسطے مناسب ہوا کہ اسکو بہی ذلت کے ساتہ ذکر کرے وَمَا جَاءَ فِيْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ وَالْعَجَمِ یعنے اور بیان ہے اُس چیز کا کہ آئی ہے بیچ لینے جزیہ کے یہود اور نصاری سے اور مجوس اور عجم سے ف یہ باقی ترجمہ ہے اور یہود اور نصاری پس وہی مراد ہین ساتہ اہل کتاب کے بالاتفاق اور اپر مجوس پس ذکر کیا سند اُسکی کو باب مین اور فرق کیا حنفیہ نے پس کہتے ہین کہ لیا جاوے جزیہ مجوس عجم سے سوای مجوس عرب کی اور حکایت کی ہے الطحاوی نے کہ قبول کیا جاوے

جزیہ اہل کتاب سے اور تمام کفار عجم سے کئی اور نہ قبول کیا جاوے مشرکین عرب کی سے مگر اسلام یا تلوار اور مالک سے روایت ہے
کہ قبول کیا جاوے تمام کافرون سے مگر جو مرتد ہو اور یہی قول ہے اوزاعی اور فقہاے شام کا اور ابن قاسم سے حکایت ہے کہ
نہ قبول کیا جاوے قریش سے اور حکایت کیا ہے ابن عبد البر نے اتفاق اوپر قبول کرنے اسکے کی مجوس سے لیکن عبد الملک
سے روایت ہے کہ نہ قبول کیا جاوے مگر فقط یہود اور نصاریٰ سے اور نیز اتفاق منقول ہے کہ نہیں حلال ہے نکاح کرنا انکی عورتون
سے اور نہ کہانا ذبیحہ انکے کا لیکن ابو ثور سے اسکی حلت محکی ہے اور نیز سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ وہ مجوس کے
ساتھ کچھ ڈر نہ دیکھتے تھے جبکہ حکم کرے اسکو مسلمان ساتھ ذبح کرنے اسکے کی اور روایت کی ہے ابن ابی شیبہ نے اس سے
اور عطا اور طاؤس سے اور عمرو بن دینار سے کہ مجوس عورت کو غلام بنانا جائز ہے اور شافعی نے کہا کہ قبول کیا جاوے
جزیہ اہل کتاب سے عرب کے ہوں یا عجم کے اور لاحق ہوتے ہیں ساتھ انکے مجوس بیچ اسکے اور حجت پکڑی ہے اس نے
ساتھ آیت مذکورہ کے پس تحقیق مفہوم الحکایہ ہے کہ نہ قبول کیا جاوے غیر اہل کتاب سے اور تحقیق لیا ہے اسکو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجوس سے پس دلالت کی اس نے اوپر لاحق کرنے انکے کی ساتھ انکے اور اقتصار کیا ہے اوپر
اسکے اور ابو عبید نے کہا کہ ثابت ہوا ہے جزیہ اوپر یہود اور نصاریٰ کے ساتھ کتاب کے اور اوپر مجوس کے ساتھ سنت
کی اور حجت پکڑی ہے غیر اسکے نے ساتھ عموم قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حدیث بریدہ وغیرہ کے کہ جب تو
مشرکین سے ملے تو انسے اسلام کی درخواست کر سو اگر وے اسلام کو قبول کرین تو فبہا نہیں تو جزیہ اور نیز حجت پکڑی
ہے انہون نے ساتھ اسکے کہ لینا اسکا مجوس سے دلالت کرتا ہے اوپر ترک مفہوم آیت کی پس جب منتفی ہوئی تخصیص
اہل الکتاب کی ساتھ اسکے تو دلالت کی اسنے کہ نہیں ہے مفہوم واسطے قول اسکے من اہل الکتاب کے اور جواب دیا گیا ہے
ساتھ اسکے کہ مجوس کے واسطے بھی کتاب تھی پھر اٹھائی گئی اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس آیت کے انما انزل الکتاب
علی طائفتین من قبلنا اور جواب دیا گیا ہے کہ مراد اس چیز سے ہے کہ اطلاع پائی اسپر قائلون نے اور وے قریش ہیں
اس واسطے کہ نہیں مشہور ہوئی نزدیک انکے تمام گروہون سے وہ لوگ کہ واسطے انکے کتاب ہے مگر یہود اور نصاریٰ اور نہیں
اسمین نفی باقی کتابون کی جو آسمان سے اتاری گئی ہیں مانند زبور اور صحف ابراہیم وغیرہ کے (فتح) وَقَالَ ابْنُ
عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيْحٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ مَاشَاْنُ اَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ اَرْبَعَةُ دَنَانِيْرَ وَاَهْلُ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِيْنَارٌ
قَالَ جُعِلَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ یعنے اور ابن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے روایت کی ہے کہ مینے مجاہد سے کہا کہ کیا حال
ہے اہل شام کا کہ انپر چار دینارین فی آدمی ہیں اور یمن والون پر ایک دینار فی آدمی ہے اس نے کہا کہ واسطے مالدار
ہونے اہل شام کے ف موصول کیا ہے اسکو عبد الرزاق نے اور زیادہ کیا بعد قول اسکے کے اہل الشام من اہل
الکتاب تؤخذ منہم الجزیۃ یعنے اہل کتاب سے کہ لیا جاتا ہے انسے جزیہ الخ اور اشارہ کیا ہے اس نے ساتھ اس اثر کے
طرف جواز تفاوت کی جزیہ میں اور اقل مقدار جزیہ کا نزدیک جمہور کے ایک دینار ہے واسطے ہر سال کے اور خاص

کیا ہے اسکو حنیفہ نے ساتھ فقیر کے اور اوپر جو متوسط درجے کا ہو تو اُس پر دو دینار ہین اور مالدار پہ چار دینار ہین اور وہ موافق
ہو واسطے اثر مجاہد کے جیسے کہ دلالت کرلی ہے اسپر حدیث عمر رض کی اور نزدیک شافعیہ کے یہ ہے کہ جائز ہے واسطے امام کے
یہ کہ مماکست کرے یہان تک کہ لے اسکو اُنسے اور یہی قول ہے احمد کا اور عمر رض سے روایت ہو کہ بھیجا اُس نے عثمان بن حنیف
کو ساتھ رکھنے جزیہ کے اوپر اہل سواد کے اڑتالیس درہم اور چوبیس درہم اور بارہ اور یہ بنا بر حساب دینار کے ہے ساتھ بارہ درہم
کی اور مالک سے روایت ہو کہ نہ زیادہ کیا جاوے چالیس پر اور جو اسکی طاقت نہ رکھتا ہو اس سے کم کیا جاوے اور یہ محتمل ہے
اگر دانا ہو اسکو اوپر حساب دینار کے ساتھ دس درہم کے اور جس قدر سے کوئی چارہ نہین وہ ایک دینار ہے اور اسمین
حدیث معاذ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسکو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ ہر بالغ سے ایک اشرفی لے
روایت کی یہ حدیث اصحاب سنن نے اور اختلاف کیا ہے سلف نے بیچ لینے اسکے کے لڑکے سے پس جمہور کہتے ہین کہ لڑکے
پر نہین بنا بر مفہوم حدیث معاذ کے اور اسی طرح نہ لیا جاوے بہت بوڑھے سے اور نہ زمن سے اور نہ عورت سے اور نہ مجنون سے
اور نہ عاجز سے جو کسب نہ کر سکے اور نہ اجیر سے اور نہ عبادت خانون مین رہنے والون سے ایک قول مین اور اصح شافعیہ کے
نزدیک ہے کہ واجب ہے اوپر جو سب پیچھے مذکور ہین (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا
قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِينَ عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ
الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ
حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ ترجمہ
بجالہ رض سے روایت ہے کہ تہا مین منشی واسطے جزء بن معاویہ کے جو چچا ہے احنف کا تو آیا ہمارے پاس خط عمر فاروق رض
کا اُنکے مرنے سے پہلے ایک سال کہ جدائی کر دو درمیان ہر ذی محرم کے مجوس سے یعنے آتش پرستون سے کہ اُنکے یہان
بہن بیٹی سے نکاح کرنا درست تہا اور عمر رض نے مجوس سے جزیہ نہ لیا تہا یہان تک کہ گواہی دی عبدالرحمن بن عوف نے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا ہے **ف** موطا مین ہے کہ عمر رض نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ
مجوس کے ساتھ کیا معاملہ کرون تو عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
فرماتے تہے کہ معاملہ کرو ساتھ اُنکے مانند معاملے اہل کتاب کی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے کہ مجوس اہل کتاب
نہین لیکن شافعی وغیرہ نے علی رض سے روایت کی ہے کہ مجوس اہل کتاب تہے کہ اسکو پڑہتے تہے سو اُنکے سردار نے شراب
پی اور اپنی بیٹی سے زنا کیا پہر جب صبح ہوئی تو طمع والے لوگون کو بلایا اور اُنکو مال دیا اور کہا کہ آدم علیہ السلام اپنی بیٹیون
کا نکاح اپنی اولاد سے کیا کرتے تہے تو لوگون نے اسکی اطاعت کی اور اپنے مخالف کو اُس نے قتل کیا تو اُنکی کتاب
اٹہائی گئی اور نہ باقی رہی اُنکے دلون مین اُس سے کچھ چیز اور ایک روایت مین ہے کہ علی رض نے کہا کہ وہ اہل کتاب تہے

اور یہ حجت ہے واسطے اُسکے جو کہتا ہے کہ اُنکے واسطے کتاب ہتی اور ابن منذر نے کہا کہ نہین تحریم عورتون انکی کی اور نہ ذبیحون انکے کی متفق علیہ یعنے اسپر اتفاق نہین لیکن اکثر اہل علم اسی پر ہین اور اس حدیث مین قبول کرنا خبر واحد کا ہے اور یہ کہ صحابی جلیل کبھی پوشیدہ رہتا ہے اُس سے علم اس چیز کا کہ مطلع ہے اسپر غیر اسکا اقوال اور احکام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اور یہ کہ نہین نقص ہے اسپر بیچ اسکے اور ہمین تمسک ہے ساتہ مفہوم کے اس واسطے کہ عمرؓ نے اہل کتاب سے یہ بات سمجہی کہ وہ اسکے ساتہ خاص ہین یہان تک کہ حدیث بیان کی انکو عبدالرحمن نے ساتہ لاحق کرنے مجوس کے ساتہ انکے (فتح) **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب عن الزھری ثنی عروۃ بن الزبیر عن المسور بن مخرمۃ انہ اخبرہ ان عمرو بن عوف الانصاری وھو حلیف لبنی عامر بن لؤی وکان شھد بدرا اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا عبیدۃ بن الجراح الی البحرین یاتی بجزیتھا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو صالح اھل البحرین وامر علیھم العلاء بن الحضرمی فقدم ابو عبیدۃ بمال من البحرین فسمعت الانصار بقدوم ابی عبیدۃ فوافت صلوۃ الصبح مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما صلی بھم الفجر انصرف فتعرضوا لہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین راھم وقال اظنکم قد سمعتم ان ابا عبیدۃ قد جاء بشیء قالوا اجل یا رسول اللہ قال فابشروا واملوا ما یسرکم فواللہ لا الفقر اخشی علیکم ولکن ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا وتھلککم کما اھلکتھم ترجمہ عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ کو بحرین کی طرف بہیجا کہ وہان کے لوگون سے جزیہ لاوین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بحرین والون سے خراج اور جزیہ پر صلح کی ہتی اور سردار کیا تہا اپنے علاء بن حضرمی کو یعنے اور وہان کے لوگ مجوسی ہتے تو ابو عبیدہ بحرین سے مال لائے اور انصار نے ابو عبیدہؓ کی آمد سنی تو انہون نے صبح کی نماز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پڑہی سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو نماز پڑہائی تو پہرے تو انصار نے اشارہ سے مال مانگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے جبکہ انکو دیکہا اور فرمایا کہ مین گمان کرتا ہون کہ تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہ کچہہ مال لایا ہے انہون کہا ہان یا حضرت فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکہو اسکی جو تمکو خوش کرے یعنے فتح اسلام کی سو قسم ہے اللہ کی کہ مجہکو محتاجی کا تم پر ڈر نہین ولیکن مین تم پر خوف کرتا ہون دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتون پر کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد کرو جیسے انہون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے انکو ہلاک کیا **ف** اور اس حدیث مین ہے کہ مانگنا مال کا امام سے نہین عیب ہے بیچ اسکے اور ہمین خوشخبری ہے امام سے واسطے تابعدارون اپنے کے اور ہمین نشانی ہے نبوت کی نشانیون سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح اسلام کی خبر دی اور یہ کہ دنیا مین حرص کرنی کبھی کہینچتی ہے طرف ہلاک ہونے دین کی اور یہ کہ ہر خصلت مذکورات سے سبب ہے پہلی سے (فتح)

حدثنا الفضل بن يعقوب ثنا عبد الله بن جعفر الرقي ثنا المعتمر بن سليمان ثنا سعيد بن عبيد الله
الثقفي ثنا بكر بن عبد الله المزني وزياد بن جبير عن جبير بن حية قال بعث عمر الناس في افناء الامصار
يقاتلون المشركين فاسلم الهرمزان فقال اني مستشيرك في مغازي هذه قال نعم مثلها ومثل من
فيها من الناس من عدو المسلمين مثل طائر له رأس وله جناحان وله رجلان فان كسر احد الجناحين
نهضت الرجلان بجناح والرأس وان كسر الجناح الآخر نهضت الرجلان والرأس وان شدخ الرأس
ذهب الرجلان والجناحان والرأس فالرأس كسرى والجناح قيصر والجناح الآخر فارس فمر
المسلمين فلينفروا الى كسرى وقال بكر وزياد جميعا عن جبير بن حية قال فندبنا عمر واستعمل علينا
النعمان بن مقرن حتى اذا كنا بارض العدو وخرج علينا عامل كسرى في اربعين الفا فقام ترجمان
له فقال ليكلمني رجل منكم فقال المغيرة سل عما شئت قال ما انتم فقال نحن ناس من العرب
كنا في شقاء شديد نمص الجلد والنوى من الجوع ونلبس الوبر والشعر ونعبد الشجر والحجر
فبينا نحن كذلك اذ بعث رب السموات ورب الارضين الينا نبيا من انفسنا نعرف اباه وامه
فامرنا نبينا رسول ربنا ان نقاتلكم حتى تعبدوا الله وحده او تؤدوا الجزية واخبرنا نبينا
صلى الله عليه وسلم عن رسالة ربنا انه من قتل منا صار الى الجنة في نعيم لم ير مثلها قط ومن بقي
منا ملك رقابكم فقال النعمان ربما اشهدك الله مثلها مع النبي صلى الله عليه وسلم فلم يندمك
ولم يخزك ولكني شهدت القتال مع رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيرا كان اذا لم يقاتل في
اول النهار انتظر حتى تهب الارواح وتحضر الصلوات ترجمہ جبیر بن حیہ سے روایت ہے کہ بھیجا عمر فاروق
نے لوگوں کو یعنے مسلمانوں کو تمام بڑے بڑے شہروں کے افنا میں یعنے بغیر تعیین کسی قبیلے اور قوم خاص کے کہ مشرکوں سے
لڑیں یعنے اور شہر تستر میں مسلمانوں کے اور ہرمزان کے درمیان سخت لڑائی ہوئی اور ہرمزان وہاں کا سردار تھا
تو بعد سخت لڑائی کے مسلمانوں نے ہرمزان کو پکڑ لیا تو ہرمزان مسلمان ہو گیا تو عمر فاروق رضنے کہا کہ میں تجھ سے
مشورہ کرنا چاہتا ہوں ان جنگوں میں یعنے اس طرف کی بادشاہوں کے کہ فارس اور اصبہان اور آذربیجان میں کہ
اول کس سے جہاد کیا جاوے اس واسطے کہ ہرمزان وہاں کا رہنے والا تھا اور انکے حالات سے خوب واقف تھا تو اس نے
کہا میں تجھ کو مشورہ دیتا ہوں مثل انکی اور مثل ان لوگوں کی کہ انہیں میں مسلمانوں کے دشمنوں سے مثل جانور کی
ہے کہ اسکے واسطے سر ہے اور دو بازو اور دو پاؤں پس اگر دونو بازو سے ایک توڑا جاوے تو حرکت کرینگے دونو پاؤں
ساتھ ایک بازو اور سر اور اگر دوسرا بازو توڑا جاوے تو کھڑے ہونگے دونو پاؤں اور سر اور اگر سر توڑا جاوے تو بیکار ہو جاوینگے
دونو پاؤں اور بازو اور سر پس سر کسریٰ ہے اور بازو قیصر ہے اور دوسرا بازو فارس ہے پس حکم کر مسلمانوں کو بھیج

چاہیے کہ جاوین طرف کسری کی کہا جبیر بن حیہ نے سو عمر رض نے ہمکو بلایا اور نعمان بن مقرن کو ہمپر سردار کیا یہانتک کہ جب ہم دشمن کی زمین مین پہونچے یعنے نہاوند مین تو کسری کا عامل ہم پر نکلا جسکا لقب ذوالجناحین تہا چالیس ہزار سوار مین تو اسکا ترجمان یعنے دو بہاشیا کہڑا ہوا تو اُسنے کہا کہ چاہیے کہ تمہارا کوئی آدمی مجہہ سے کلام کرے تو مغیرہ رض نے کہا کہ پوچہہ جو چاہتا ہے اُس نے کہا کہ تم کون ہو مغیرہ رض نے کہا کہ ہم عرب کے لوگ مین تہے ہم سخت بدبختی مین یعنے کافر اور سخت بلا مین یعنے مسکین اور محتاج چوستے تہے ہم کہال کو اور کہجور کی گٹہلی کو بہوک سے اور پہنتے تہے ہم اون اور بالون کو اور عبادت کرتے تہے ہم درخت اور پتہر کی سو جس حالت مین کہ ہم اسی طرح تہے کہ ناگہان آسمانون اور زمینون کے خدا نے ہماری طرف پیغمبر کو بہیجا ہم مین سے ہم اُسکے ماں باپ کو پہچانتے ہین سو حکم کیا ہمکو ہمارے نبی نے جو خدا کے رسول ہین یہ کہ لڑین ہم تم سے یہان تک کہ تم فقط اکیلے خدا کی عبادت کرو یا جزیہ ادا کرو اور خبر دی ہمکو ہمارے نبی نے ہمارے رب کی طرف سے کہ جو ہم مین سے قتل ہوگا وہ بہشت مین جاویگا ان نعمتون مین جنکی مثل کبہی کسی نے نہین دیکہی اور جو ہم مین سے زندہ رہیگا وہ تمہاری گردنون کا مالک ہوگا یعنے تم لونڈی غلام ہو جاوگے یا جزیہ ادا کروگے تو نعمان نے مغیرہ سے کہا جبکہ انکار کیا اُسپر مغیرہ رض نے تاخیر قتال کی یعنے اُسکا بیان یون ہے کہ مغیرہ رض نے قصد کیا تہا قتال کا اول دن مین بعد فارغ ہونے کی کلام سے ساتھ ترجمان کے کہ بہت وقت حاضر کیا ہے تجہکو خدا نے ساتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مانند اس واقعہ کی یعنے تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت دیکہا ہے کہ آپ نے اول دن مین لڑائی کو تاخیر کیا اور سورج ڈہلنے کی بعد لڑائی کی پس نہین شرمندہ کیا تجہکو اور نہ ذلیل یعنے اوپر دیر اور صبر کرنے کی یہان تک کہ آفتاب ڈہلے ولیکن مین بہت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ لڑائی مین حاضر ہوا ہون آپ کا دستور تہا کہ جب اول دن مین نہ لڑتے تہے تو انتظار کرتے تہے یہان تک کہ ہوائین چلتین اور نماز مین حاضر ہوتین ف اور لڑائی خوش ہوتی اور مدد اترتی ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ نعمان نے کہا کہ الہی مین تجہسے سوال کرتا ہون کہ تو میری آنکہہ ٹہنڈی کرے ساتہ فتح کے کہ جسمین اسلام کی عزت ہو اور کفر کی ذلت پہر مسلمانون نے کافرون پر حملہ کیا اور بعد سخت لڑائی کے کافرون کو شکست ہوئی اور ذوالجناحین اپنے خچر سفید سے گرا اور اسکا پیٹ پہٹ گیا اور اسلام کی فتح ہوئی اور یہ واقعہ سنہ انیس یا اکیس ہجری مین تہا اور اس حدیث مین فضیلت ہے واسطے نعمان کے اور معرفت مغیرہ کی ساتہ حرب کی اور قوت نفس اُسکے کی اور فصاحت اور بلاغت اسکی کی اور تحقیق شامل ہے یہ کلام وجیز اسکا اوپر بیان حالات دنیاوی اُنکے کی کہانے سے اور پہننے سے اور اوپر حالات دینی اُنکے کی پہلی بار اور دوسری بار اور اوپر اعتقاد اُنکے کے توحید اور رسالت اور ایمان بالمعاد سے اور اوپر بیان معجزات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دینے آپ کے کے ساتہ غیب چیزون کے اور مطابق ہونا اسکا واسطے واقعہ کے اور اسمین فضیلت ہے مشورے

شہر مشہور ہے عراق مین اور فرض خمس مین پہلے گذر چکا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان کے لوگون سے صلح کی تہی اور انپر جزیہ مقرر کیا تہا اور کتاب الشرب مین اُس حدیث کی شرح مین گذر چکا ہے کہ مراد ساتہ جاگیر دینے کی واسطے انصار کے خاص کرنا اُنکا ہے ساتہ اُس چیز کے کہ حاصل ہو جزیہ لینے سے اور خراج لینے سے نہ مالک کرنا کرد اُسکی کا اس واسطے کہ صلح کی زمین نہ تقسیم کی جاتی ہے اور نہ جاگیر دیجاتی ہے (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنِي فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَاَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَقَالَ لِي احْثِهْ فَحَثَوْتُ حَثْوَةً فَقَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَاَعْطَانِي اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَعْطِنِي اِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ اُمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ اُمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهٗ عَلٰى كَاهِلِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهٖ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا تہا کہ اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آویگا تو مین تجہکو دونگا اسطرح اس طرح اس طرح یعنے دونو ہاتہہ بہر بہر کے تین بار دونگا سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور بحرین کے ملک سے مال آیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ جس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچہہ دینے کا وعدہ کیا ہو تو چاہیے کہ میرے پاس آوے سو مین انکے پاس آیا تو مینے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے وعدہ کیا تہا کہ اگر بحرین کے ملک سے ہمارے پاس مال آویگا تو البتہ مین تجہہ کو دونگا اس طرح اور اسطرح اور اسطرح تو صدیق نے کہا کہ اپنا انجلا بہر اور گن تو مینے انجلا بہر کے انکو گنا تو ناگہان پانچ سو درہم تہے تو مجہہ کو ایک ہزار پانچ سو درہم دیئے اور کہا ابراہیم نے عبد العزیز سے اُس نے روایت کی انس رضی سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین سے مال آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو مسجد مین ڈالو اور تہا وہ اکثر مال کہ حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تہا تو ناگہان عباس رض حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ یا حضرت مجھکو مال دیجئے پس تحقیق مینے بدلا دیا تہا اپنی جان سے اور بدلہ دیا تہا عقیل سے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لو جسقدر اُٹہا سکو تو عباس رض نے دونوں ہاتہ سے اپنے کپڑے مین مال ڈالا پہر اسکو اُٹہانے لگے تو اٹہا نہ سکے تو عباس رض نے کہا کسی کو حکم کیجیے کہ مجھکو اٹہوا دے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین حکم کرتا یعنے بلکہ جتنا خود اٹہا سکے اٹہالے عباس رض نے کہا کہ آپ ہی مجھکو اُٹہوا دین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین اٹہواتا تو عباس رض نے اس سے کچھہ مال نکال ڈالا پہر اُسکو اُٹہانے لگے سو نہ اٹہا سکے تو کہا کہ یا حضرت کسی کو حکم کیجیے کہ مجھکو اٹہا دے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ عباس رض نے کہا کہ آپ ہی مجھکو اٹہوا دین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پہر عباس رض نے اُس سے کچھہ مال اور نکال ڈالا پہر اسکو اپنے مونڈہے پر اٹہا کر چلے سو ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھتے رہے یہان تک کہ ہم سے چہپ گیے واسطے تعجب کرنے کے اُس کی حرص سے سو نہ کہڑے ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حالانکہ وہان اُس سے کوئی درہم تہا ف اور اہپر عطف جزیہ کا فے پر پس یہ عطف عام کا ہے خاص پر اور شافعی وغیرہ علما نے کہا کہ فے وہ مال ہے جو حاصل ہو واسطے مسلمانون کے اُس قسم سے کہ نہیں دوڑائے اُسپر مسلمانون نے گہوڑے اور نہ اونٹ اور حدیث انس رض کی معلق مشعر ہے ساتہ اسکے کہ راجع ہے طرف نظر امام کی جتنا چاہے زیادہ دے اور تحقیق گذر چکا ہے خمس مین کہ جو مال بحرین سے آیا تہا وہ جزیہ کا مال تہا اور یہ کہ مصرف جزیہ کا مصرف فے کا ہے اور پہلے گذر چکا ہے بیان اختلاف کا مصرف فے مین اور یہ کہ بخاری اختیار کرتا ہے کہ وہ امام کی نظر کی طرف ہے جسکو چاہے دے اور عبدالرزاق نے حدیث طویل مین روایت کی ہے کہ جب عباس رض اور علی رض عمر رض پاس جہگڑتے آئے تو عمر رض نے یہ آیت پڑہی ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری الایۃ پس کہا کہ اس آیت نے سب مسلمانون کو پورا کیا یعنے اس آیت مین سب مسلمانون کو دینا مذکور ہے پس نہین باقی رہا کوئی مگر کہ واسطے اسکے حق ہے بیچ اُسکے مگر یعنے وہ لوگ جنکے تم مالک ہو یعنے لونڈی غلام ابو عبید نے کہا کہ حکم فے کا اور خراج اور جزیہ کا ایک ہے اور ملحق ہوتا ہے ساتہ اسکے وہ مال جو اہل ذمہ سے لیا جاتا ہے عشر سے جبکہ تجارت کرین اسلام کے شہرون مین اور وہ حق ہے سارے مسلمانون کا عام کیا جاوے ساتہ اسکے فقیر اور مالدار کو اور عطا کی جاوے اُس سے لڑنے والون پر اور سنق دیا جاوے بال بچون کو اور جو حاجت کہ پیش آوے امام کو تمام اس قسم سے کہ اسمین بہتری مسلمانون کی اور اسلام کی ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب نے بیچ تقسیم فے کے پس ابو بکر رض کا مذہب برابری کرنی ہے اور یہی ہے قول علی رض کا اور عطار کا اور اختیار شافعی رح کا اور مذہب عمر اور عثمان رض کا تفصیل ہے یعنے کم و بیش دینا اور یہی ہے قول مالک کا اور کوفیون کا مذہب یہ ہے کہ یہ امام کی رای کے سپرد ہے اگر چاہے تو برابر دے اور اگر چاہے تو کم و بیش دے اور ابن بطال نے کہا کہ باب کی

حدیثین حجت ہین واسطے اسکے جو قائل ہے تفصیل کا اور ظاہر یہ ہے کہ جو تفصیل کا قائل ہے وہ تعمیم کو شرط کرتا ہے بخلاف اسکے جو کہتا ہے کہ وہ نظر امام کی طرف ہے اور اسپر دلالت کرتی ہین حدیثین باب کی اور ابن منذر نے کہا کہ تنہا ہوا ہے شافعی ساتھ قول اپنے کے کہ فئے کے مال مین بھی خمس ہے جیسے کہ غنیمت مین ہے اور نہین محفوظ ہے یہ کسی سے اصحاب مین سے اور نہ انسے جو انکے بعد ہین یعنے شافعی کے سوا سے سب کا یہی مذہب ہے کہ فئے مین سے پانچوان حصہ نہ نکالا جاوے اس واسطے کہ جو آیتین فئے کی آیت کے بعد ہین وہ معطوف ہین فئے کی آیت پر للفقراء والمہاجرین سے آخر تک پس تحقیق وہ مفسر ہے واسطے اس چیز کے کہ اس سے پہلے ہے قول اسکے ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری سے اور شافعی رح نے حمل کیا ہے آیت پہلی کو اسپر کہ قسمت سوای اسکے نہین کہ واقع ہوئی ہے واسطے اسکے جو مذکور ہے بیچ اسکے فقط پھر جب اس نے دیکھا اجماع کو اوپر جواز عطاؤن لڑنے والون کے اور روزی لڑکے بالون کے اور سوای اسکے فئے کے مال سے تو تاویل کی اس نے کہ جو آیت مین مذکور ہے وہ خمس ہے پس گردانا اس نے خمس فئے کو واجب واسطے انکے اور مخالفت کی ہے اسکی عام اہل علم نے واسطے پیروی عمر رض کے اور عباس رض کے قصے مین دلالت ہے اسپر کہ حصہ ذوالقربی کا فئے سے نہین خاص ہوتا ساتھ فقیر انکے کے اس واسطے کہ عباس رض مالدارون سے تھے اور امام احمد رح نے کہا کہ فئے واسطے مالدار اور فقیر کے ہے (فتح) بَابُ اِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ باب ہے بیان مین گناہ اُس شخص کے جو عہد کرنے والے کو قتل کرے بغیر جرم یعنی ناحق ف اسی طرح مقید کیا ہے اس نے اسکو ترجمہ مین اور نہین ہے تقیید حدیث مین ولیکن وہ مستفاد ہے قواعد شرع سے اور واقع ہوا ہے بیچ روایت معاویہ رض کے جو آئندہ آتی ہے ساتھ لفظ بغیر حق کے یعنے ناحق اور اس چیز مین کہ واقع ہوئی ہے نسائی وغیرہ کی حدیث مین کہ جو قتل کرے نفس معاہد کو بغیر حلال ہونے اسکے کی تو حرام کرتا ہے اللہ اسپر بہشت کو (فتح) حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا ترجمہ عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو معاہد یعنے قول و اقرار والے کو مار ڈالے گا وہ بہشت کی بو نہ سونگھے گا اور البتہ بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ نکالنا یہود کا عرب کی ٹاپو سے وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهٖ یعنے اور عمر فاروق رض نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہم تمکو ٹھیراوینگے جب تک کہ خدا تمکو وہان ٹھیراویگا ف یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے اور اسمین یہ لفظ ہے کہ نکالو مشرکون کو عرب کے ٹاپو سے اور اقتصار کیا ہے بخاری رح نے اوپر ذکر یہود کے اس واسطے کہ دی اللہ کو

ایک جلتے ہین مگر نہوتے انمین سے اور باوجود اسکے حکم کیا ساتھ نکالنے لنکے کی تو انکے سوای اور کافرون کا نکالنا بطریق اولے جائز ہوگا (فتح) حدثنا عبد اللہ بن یوسف ثنا اللیث ثنا سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال بینما نحن فی المسجد خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انطلقوا الی یہود فخرجنا حتی اذا جئنا بیت المدراس فقال اسلموا تسلموا واعلموا ان الارض للہ ورسولہ وانی ارید ان اجلیکم من ہذہ الارض فمن یجد منکم بمالہ شیئا فلیبعہ والا فاعلموا ان الارض للہ ورسولہ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ جس حالت مین کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین تھے کہ ناگہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نکلے سو فرمایا کہ یہود کی طرف چلو سو ہم نکلے یہان تک کہ جب ہم مدرسے مین آئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام قبول کرو تاکہ تم دین و دنیا مین سلامت رہو اور جان لو کہ تمہاری زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے اور مین چاہتا ہون کہ تمکو اس زمین یعنے عرب کی زمین سے نکالدون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا کچہ مال پاوے تو چاہیے کہ اسکو بیچ ڈالے یعنے جس شخص پر تم مین سے دشوار ہو چھوڑنا کسی چیز کا جسکا نقل کرنا دشوار ہو تو اسکو اسکے بیچنے کی اجازت ہے نہین تو جان لو کہ زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے ف اور ظاہر یہ ہے کہ یہ یہود بقایا انہی یہود سے پیچھے رہے مدینے مین بعد نکالدینے بنی قینقاع اور قریظہ اور نضیر کے اس واسطے کہ وہ ابوہریرہ کے اسلام سے پہلے تھا اور ابوہریرہؓ تو فتح خیبر کے بعد آئے تھے جیسا کہ مغازی مین آویگا اور تحقیق برقرار رکہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود خیبر کو اس شرط پر کہ زمین مین محنت مزدوری کرین کما تقدم اور وہی بدستور قائم رہے یہان تک کہ جلاوطن کیا انکو عمرؓ نے یا احتمال ہے کہ یہود خیبر سے کچہ لوگ مدینے مین باقی رہے ہون اعتماد کرنے والے اوپر رضا کے ساتھ باقی رکہنے انکے کے واسطے محنت کی بیچ زمین خیبر کے پہر انکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے مین رہنے سے بالکل منع کردیا (فتح) حدثنا محمد ثنا ابن عیینۃ عن سلیمان بن ابی مسلم الاحول انہ سمع سعید بن جبیر سمع ابن عباس یقول یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتی بل دمعہ الحصی قلت یا ابا عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ فقال ائتونی بکتف اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما لہ اہجر استفہموہ فقال ذرونی الذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ فامرہم بثلاث فقال اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو مما کنت اجیزہم والثالثۃ اما ان سکت عنہا واما ان قالہا فنسیتہا قال سفیان ہذا من قول سلیمان ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ دن پنجشنبے کا اور کیا تہا دن پنجشنبے کا پہر رونے لگے یہانتک کہ انکی آنسون سے کنکریان تر ہوگئے

مینے کہا ای ابو عباس کیا ہے دن پنجشنبے کا کہا اُس نے کہ اس دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی نہایت
شدت ہوئی اور درد غالب ہوا تو فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہاری واسطے نوشتہ لکہدون تاکہ تم اس تحریر
کی بعد کبہی نہ بہکو تو اصحاب کاغذ لانے نہ لانے مین جہگڑنے لگی اور پیغمبر کے پاس جہگڑنا لائق نہین پہر اصحاب نے کہا
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے کیا درد سے زبان قابو مین نہین رہی اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
پہر تحقیق کردیا یہ استفہام انکاری ہے گویا کہ انہون نے انکار کیا اُس شخص پر جو کہتا تہا کہ نہ لکہو یعنی نہ ٹہیراؤ اسکو
مانند امر اُسکے کی جسکی زبان قابو مین نہ ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب مجہکو نہ چہیڑو جسمین اب مین
مشغول ہون بہتر ہے اُس سے جسکو تم پوچھتے ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو تین چیز کا حکم کیا سو فرمایا کہ
مشرکون کو عرب کی ٹاپو سے نکال دیجیو اور ایلچیون سے سلوک کیا کرنا جیسے مین کیا کرتا تہا اور تیسری چیز سے یا تو آپ
چپ رہے اور یا مین اسکو بہول گیا ہون م ف اور غرض اس حدیث سی یہ قول آپ کا ہے کہ نکال دو مشرکون کو عرب کے
ٹاپو سے اور طبری نے کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ امام پر لازم ہے نکالنا ہر اُس شخص کا جو اسلام کے سوائی
کوئی اور دین رکہتا ہو ہر شہر سے کہ اُسپر مسلمان قہر سے غالب ہون جبکہ مسلمانون کو انکی ضرورت نہ ہو مانند عمل
زمین کی اور مانند اسکی اور اسی ٹہیرایا عمر رضہ نے جسکو ٹہیرایا سواد اور شام مین اور گمان کیا اُس نے کہ نہین خاص ہے
یہ ساتہ ٹاپو عرب کی بلکہ ملحق ہے ساتہ اسکے وہ شہر کہ ہوا یہ حکم اسکے کی **بَابُ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ**
يُعْفَى عَنْهُمْ جب مشرکین مسلمانون کے ساتہ دغا کرین تو کیا اُن سی معاف کیا جاوی **ف** اور نہین جزم کیا بخاری
نے ساتہ حکم کے واسطے اشارت کرنے کی طرف اُس چیز کی کہ واقع ہوئی ہے اختلاف سی بیچ عتاب کرنے اُس عورت
کی جسنے زہر آلودہ بکری ہدیہ بہیجی تہی (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ يَهُودَ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ
صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ
أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ م فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ
كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ
إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ
عَلَى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت
ہی کہ جب خیبر فتح ہوا تو ایک بکری زہر آلودہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بہیجی گئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

م یعنی سفیان نے کہا یہ سلیمان کا قول ہے

م یعنی جس شی سے ان سے سوال کرون

کہ یہان کے سب یہودیون کو میرے پاس جمع کرو تو سب یہودی آپ کے پاس جمع کیے گئے تو فرمایا کہ مین تم سے ایک بات پوچھتا ہون کیا تم اسمین سچ بولوگے یہود نے کہا ہان تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ کون ہے باپ تمہارا انہون نے کہا کہ فلانا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جھوٹے ہو بلکہ تمہارا باپ فلانا ہے انہون نے کہا کہ آپ سچے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین تم سے کچھ پوچھون تو کیا تم اسمین سچ بولوگے تو یہود نے کہا کہ ہان ای ابو القاسم اور اگر ہم جھوٹ بولین گے تو آپ ہماری جھوٹ کو پہچان لین گے جیسے کہ آپنے اسکو ہمارے باپ کی نسبت مین پہچانا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخی کون ہین تو یہود نے کہا کہ ہم تھوڑے دن دوزخ مین رہین گے پھر ہمارے پیچھے تم دوزخ مین داخل ہوگے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور ہو اسمین قسم ہے اللہ کی ہم تمہارے پیچھے کبھی دوزخ مین نہین جاوینگے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین تم سے کچھ پوچھون تو کیا تم سچ بولوگے تو انہون کہا کہ ہان ای ابو القاسم فرمایا کہ تم نے اس بکری مین زہر ڈالا ہے تو انہون نے کہا کہ ہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا چیز تمکو اسپر باعث ہوئی یہود نے کہا کہ ہم نے چاہا تھا کہ اگر آپ معاذ اللہ جھوٹے ہونگے تو ہم آپ سے آرام پاوینگے اور اگر آپ پیغمبر ہونگے تو آپ کو ضرر نہ کریگا **ف** اس حدیث کی شرح مغازی مین آویگی **باب** دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلٰى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا باب دعا کرنی امام کی اُس شخص پر جو عہد کو توڑ ڈالے **حدثنا** ابو النعمان ثنا ثابت بن يزيد ثنا عاصم قال سألت انسا عن القنوت قال قبل الركوع فقلت ان فلانا يزعم انك قلت بعد الركوع فقال كذب ثم حدث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قنت شهرا بعد الركوع يدعو على احياء من بني سليم قال بعث اربعين او سبعين يشك فيه من القراء الى اناس من المشركين فعرض لهم هؤلاء فقتلوهم وكان بينهم وبين النبي صلى الله عليه وسلم عهد فما رأيته وجد على احد ما وجد عليهم ترجمہ عاصم سے روایت ہے کہ مینے انس سے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے کا حکم پوچھا تو مینے کہا کہ فلانا گمان کرتا ہے کہ تو نے رکوع سے پیچھے کہا ہے تو انس نے کہا کہ وہ جھوٹا ہے پھر انس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ آپ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی بعد رکوع کے بددعا کرتے تھے بنی سلیم کی ایک جماعت پر انس نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چالیس یا ستر قاری کچھ مشرکون کی طرف بھیجے پس آگے آئے انکو یہ کافر جبکہ ہوے پہنچے بیر معونہ مین تو کافرون نے انکو مار ڈالا اور ان کافرون کے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان عہد تھا سو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا کہ کسی پر غمناک ہوئے ہون جیسا کہ ان پر غمناک ہوئے ....

ف اس حدیث کی شرح کتاب الوتر مین گذر چکی ہے **باب** أَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ باب ہے بیچ بیان کے امان دینے عورتون کے اور پناہ دینے انکے کی **حدثنا** عبد الله بن يوسف انا مالك عن

اِلَی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَبَا مُرَّۃَ مَوْلٰی اُمِّ ھَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اُمَّ ھَانِئٍ
بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَھَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّہٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَۃُ
اِبْنَتُہٗ تَسْتُرُہٗ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ ھَانِئٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ ھَانِئٍ
فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِہٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زَعَمَ ابْنُ
اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّہٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُہٗ فُلَانُ بْنُ ھُبَیْرَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ
اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ ھَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ ھَانِئٍ وَذٰلِکَ ضُحًی ترجمہ ام ہانی ابوطالب کی بیٹی سے روایت ہے،
کہ مین فتح مکہ کے سال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس گئی سو مینے آپ کو غسل کرتے پایا اور آپ کی بیٹی فاطمہ رض
آپ کو پردہ کیے ہوئے تہین تو مینے آپ کو سلام کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عورت کون ہے
مینے کہا کہ مین ام ہانی ہون ابوطالب کی بیٹی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوش وقتی ہے ام ہانی کو
پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہانے سی فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئ تو آپنے آٹھ رکعتین پڑہین یعنے چاشت
کی نماز لپیٹے ہوئے ہتی کپڑے مین تو مینے کہا کہ یا حضرت میری مان کے بیٹے علی نے کہا کہ وہ قتل کرنے والے
ہین اُس شخص کو کہ مینے اسکو پناہ دی کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے پناہ
دی جسکو تو نے پناہ دی ای ام ہانی ام ہانی نے کہا اور یہ چاشت کی نماز تہی **ف** اس حدیث کی کچھہ شرح نماز
مین گذر چکی ہے ابن منذر نے کہا کہ اجماع ہے اہل علم کا اوپر جائز ہونے امان عورت کی مگر وہ چیز کہ ذکر کی ہے
عبد الملک مالک کے مصاحب نے نہین محفوظ رکہتا مین یہ اسکے غیر سے کہا اس لئے کہ کہا امر امان کا امام کی طرف
ہے اور تاویل کی ہے اُس نے جواز کی حدیثون کی اوپر قضایا خاص کے ابن منذر نے کہا کہ بیچ قول حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے کہ سعی کرتا ہے ساتہ عہد انکے کی ادنے انکا دلالت ہی اوپر غافل ہونے اس قائل کے اور سحنون
سے بہی اسی طرح روایت آئی ہے پس کہا اُس نے کہ وہ امام کی سپرد ہے اگر اسکو جائز رکھے تو جائز ہے
اور اگر رد کرے تو رد ہے (فتح) **بَابٌ ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَجِوَارُھُمْ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ** مسلمانون
کا عہد اور امان ایک ہے سعی کرتا ہے ساتہ عہد انکے کے ادنے انکا یعنے اگر کوئی ادنے مسلمان مانند عورت
اور غلام کی کسی کافر کو امان دے تو چاہیے کہ اسکو سب مسلمان امان دین اور اسکے عہد کو نہ توڑین **حَدَّثَنَا**
مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَدْ خَطَبَنَا عَلِیٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا کِتَابٌ
نَقْرَؤُہٗ اِلَّا کِتَابَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ فَقَالَ فِیْھَا الْجِرَاحَاتُ وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ وَالْمَدِیْنَۃُ
حَرَمٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی کَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی فِیْھَا مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَ

ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ ترجمہ ابراہیم تیمی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ علی مرتضیٰ نے ہم پر خطبہ پڑھا پس کہا کہ نہیں ہماری پاس کوئی کتاب جسکو ہم پڑھتے ہیں مگر کتاب خدا کی جو بلند ہے یعنے قرآن اور جو کچھ کہ اس کاغذ میں ہے اور فرمایا کہ اس کتاب میں احکام ہیں زخموں کے اور سن اونٹوں کے یعنے جو دیت میں دیے جاتے ہیں اور مدینہ حرام ہے عیر سے اور کدا تک کہ یہ دونو پہاڑوں کے نام ہیں سو جو اسمیں کوئی بدعت نکالے یا بدعتی کو ٹھکانا دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے نہ قبول کریگا اس سے اللہ نہ فرض عبادت کو اور نہ نفل کو اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بغیر اپنے اگلے سرداروں کے تو اسپر بھی اتنی ہی لعنت ہے اور امان مسلمانوں کی ایک ہے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے تو اوسپر بھی اتنی ہی لعنت ہے ف اور غرض اس حدیث سے یہی اخیر قول ہے کہ امان مسلمانوں کی ایک ہے الخ اور یہ ظاہر ہے یہ اوس چیز کے کہ متعلق ہے ساتھ ابتدا ترجمہ کے اور اخیر قول اسکا کہ کوشش کرتا ہے ساتھ عہد انکے کم ادنے انکا پس اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف اوس چیز کی کہ اوسکے بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے اور تحقیق پہلے گذر چکا ہے بیان اسکا حج میں اور ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث آویگی اور داخل ہوا بیچ قول اسکے کم ادنا ہم ہر وضیع ساتھ نفس کے اور ہر شریف ساتھ نحوی کے پس داخل ہوا انکے ادنے میں عورت اور غلام اور لڑکا اور مجنون اپر عورت پس اسکا ذکر تو پہلے باب میں گذر چکا ہے اور اپر غلام پس جائز رکہا ہے اسکی امان کو جمہور نے لڑے یا نہ لڑے اور ابو حنیفہ رح نے کہا کہ اگر لڑے تو اسکی امان جائز ہے اور نہیں تو نہیں اور سحنون نے کہا کہ اگر سردار اسکو لڑنے کی اجازت دی تو جائز ہے امان اسکی اور نہیں تو نہیں اور اپر لڑکا پس کہا ابن منذر نے کہ اجماع ہے اہل علم کا کہ امان لڑکے کی جائز نہیں میں کہتا ہوں کہ اسکے غیر کا کلام مشعر ہے ساتھ اسکے کہ مراہق اور غیر مراہق میں فرق ہے اور اسی طرح ممیز جو عقل رکہتا ہو اور خلاف ہے مالکیہ اور حنابلہ سے اور اپر مجنون پس نہیں صحیح ہے امان اوسکی بغیر خلاف کے مانند کافر کی لیکن اوزاعی نے کہا کہ اگر جہاد کرے ذمی کافر ہمراہ مسلمانوں کے پس کسی کو امان دی پس اگر امام چاہے تو اسکو جائز رکھے اور اگر چاہے تو رد کرے اور حکایت کی ہے ابن منذر نے ثوری سے کہ اوس نے مستثنے کیا ہے مردوں سے اون آزادوں کو جو دار الحرب میں قید ہیں پس کہا اوس نے کہ انکی امان جائز نہیں ہوتی اور اسی طرح مزدور کی (فتح) بَابُ اِذَا قَالُوْا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوْا اَسْلَمْنَا جب کہیں مشرکین وقت لڑنے کے صبأنا یعنے ہم بیدین ہوئے یعنے مسلمان ہوئے اور بخوبی بات نہ کہہ سکیں کہ ہم مسلمان ہوئے یعنے واسطے جاری ہونے کی اپنی زبان پر تو کیا ہوتا ہے یہ کافی ہے بیچ دور کرنے قتال کے اونسے یا نہیں ف ابن منیر نے کہا کہ مقصود ترجمہ کا یہ ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے مقاصد کا اپنی دلیلوں سے جس طرح سے کہ دلیلیں ہوں خواہ لفظی ہوں یا غیر لفظی جس زبان میں کہ ہوں وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ یعنے ابن عمر رضہ نے کہا

سو خالد نے انکا قتل کرنا شروع کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری کرتا ہون خالد کے فعل سے ف یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث دراز کا پوری حدیث آئندہ آویگی اور اسکا حاصل یہ ہے کہ خالد نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایک قوم کے ساتھ جہاد کیا اور انکو اسلام کی دعوت کی تو انہون نے کہا صبانا یعنے ہم بیدین ہوئے اور مراد انکی یہ تھی کہ ہم اسلام لائے یعنے اس واسطے کہ کافر مسلمانون کو بیدین کہتے تھے تو خالد نے اُنسے یہ بات قبول نہ کی اور انکو قتل کیا بنا بر ظاہر لفظ کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی تو آپنے اسپر انکار کیا پس دلالت کی اُس نے اسپر کہ کفایت کی جاوی ہر قوم سے ساتھ اس چیز کے کہ پہچانی جاوے زبان انکی سے اور تحقیق معذور رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خالد کو بیچ اجتہاد اسکے کی اور نہ بدلہ لیا اُس سے اور ابن بطال نے کہا کہ نہین اختلاف ہے اسمین کہ حاکم جب حکم کرے ساتھ جور کے یا برخلاف قول اہل علم کے تو وہ مردود ہے دیکھن نظر کی جاوے پس اگر ہو بطور اجتہاد کے تو گناہ ساقط ہے اور اسپر ضمان یعنے بدلہ پس لازم ہے اسپر نزدیک اکثر کے اور کہا ثوری اور اہل رای اور احمد اور اسحاق نے کہ جو چیز کہ ہو قتل مین یا زخم مین تو بیت المال مین ہے اور کہا اوزاعی اور شافعی اور ابو حنیفہ کے دونو مصاحبون نے کہ اسکا بدلہ عاقلہ پر ہے اور کہا ابن ماجشون نے کہ نہین لازم آتی اسمین ضمان اور یہ ان جگہون سے ہے جنمین تمسک کیا جاتا ہے کہ بخاری ترجمہ باندھتا ہے ساتھ بعض ان چیزون کے کہ وارد ہوئی ہین حدیث مین اگرچہ وارد نہین کرتا انکو ترجمہ مین پس تحقیق اسنے باب باندھا ہے ساتھ قول اپنے کی صبانا اور اسکو وارد نہین کیا اور اکتفا کیا ہے اُس نے ساتھ ٹکڑے اُس حدیث کی جسمین یہ لفظ وارد ہوا ہے (فتح) وَقَالَ عُمَرُ اِذَا قَالَ مَتَرْسْ فَقَدْ اٰمَنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْاَلْسِنَةَ كُلَّهَا یعنے اور کہا عمر فاروق نے کہ جب کہے مسلمان عجمی کافر کو کہ نہ ڈر یعنے فارسی زبان مین تو اس نے اسکو امن دیا تحقیق اللہ سب بالون کو جانتا ہے یعنے پس فارسی زبان مین بھی امان دینی جائز ہوگی وَقَالَ تَكَلَّمْ لَا بَاْسَ یعنے عمر فاروق نے کہا کہ کلام کر کوئی ڈر نہین ف انس رض سے روایت ہے کہ جب ہم نے تستر کو محاصرہ کیا تو اترا ہرمزان اوپر حکم عمر رض کے سو جب اسکو عمر کے پاس لایا گیا تو صاف کلام نہ کر سکا تو عمر رض نے کہا کہ کلام کر کوئی ڈر نہین اوپر تیرے اور یہ عمر رض سے امن دینا تھا اور یہ کہا کہ خدا سب بالون کو جانتا ہے تو کہتے ہین کہ دنیا مین کل بہتر زبانین ہین سولہ سام کی اولاد مین اور مانند اسکی حام کی اولاد مین اور باقی یافث کی اولاد مین (فتح) بَابُ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهٖ وَاِثْمِ مَنْ لَّمْ يَفِ بِالْعَهْدِ صلح کرنی اور ترک کرنے لڑائی کے اور صلح کرنی ساتھ مشرکون کے مال وغیرہ پر یعنے مانند قیدیون کی اور گناہ اسکا جو عہد کو پورا نہ کرے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ اگر وہ جھکین صلح کو تو تو بھی جھک اسی طرف اور بھروسا کر اللہ پر بیشک وہی ہے سنتا جانتا ف یعنے یہ آیت دلالت

کرلی ہے اور یہ مصالحت کی ساتھ مشرکین کے اور معنے شرط کے آیت مین یہ ہین کہ امر ساتھ صلح کے مقید ہے ساتھ اسکی
جبکہ ہو نافع واسطے اسلام کے مصالحت اور جبکہ اسلام کفر پر غالب ہو اور مصالحت مین کوئی مصلحت ظاہر نہ ہو تو
اُس وقت صلح نہین (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ
يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَّهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ
ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ
فَتَكَلَّمَا فَقَالَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَاتِلِكُمْ اَوْ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ
وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن
مسعود دونو خیبر مین گئے اور خیبر والون سے اُسدن صلح تہی سو دونو جدا جدا ہو گئے یعنے سیر کرتے ہوئے
ایک کسی طرف چلا گیا اور ایک کسی طرف تو محیصہ عبداللہ کے پاس آیا اور وہ اپنے خون مین تڑپتا تہا اسحال
مین کہ مارا گیا تہا تو اُسنے اسکو دفنا یا پہر مدینے مین آیا پہر چلا عبدالرحمن بن سہل یعنے بہائی مقتول کا اور محیصہ
اور حویصہ بیٹے مسعود کی طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تو عبدالرحمن کلام کرنے لگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مقدم کر بڑے کو مقدم کر بڑے کو یعنے جو تجہ سے بڑا ہے اسکو کلام کرنے دی اور وہ تینوں سے
چہوٹا تہا تو عبدالرحمن چپ رہا تو کلام کیا محیصہ اور حویصہ نے یعنے دعوی کیا خون کا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ کیا تم قسم کہاتے ہو اور مستحق ہوتے ہو اپنے قاتل کے خون کے یا فرمایا اپنے ساتہی کے تو انہوں نے
کہا کہ ہم کسطرح قسم کہاوین اور حالانکہ ہم حاضر نہ تہے اور نہ ہم نے کسی کو دیکہا فرمایا کہ پاک ہونگے یہود دعوی
تمہارے سے ساتہ قسمون پچاس مردون کے تو انہون نے کہا کہ ہم کافرون کی قوم سے کس طرح قسمین لین
یعنے انکی قسمون کا کیا اعتبار ہے تو دیت دی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی اپنے پاس سے اور
غرض اس سے یہ قول اسکا ہے کہ وہ خیبر کی طرف چلے اور اس وقت اُنسے صلح تہی اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنے پاس سے اسکی دیت دی تو مہلب نے اُس سے سمجہا ہے کہ یہ موافق ہے قول اُسکے کو
ترجمہ مین کہ صلح کرلی ساتہ مشرکون کے مال پر پس کہا اُس نے کہ سوا اسکے نہین کہ دیت دی اسکو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے واسطے الفت دلانے یہود کے اور واسطے امید مسلمان ہونے انکے کی اور مہلب
کے اس قول کو رد کرلی ہے وہ چیز کہ نفس حدیث مین ہے عنبر اس طریق ہین کہ مکروہ جانا حضرت صلے اللہ علیہ

نے یہ کہ باطل کرین خون اسکا پس تحقیق یہ شعر ہے کہ سبب دینے آپکے کا دیت کو اپنے پاس سے تہا خوش کرنا واسطے دلون اہل اسکے کی اور احتمال ہے کہ ہو ہر ایک دونو سے سبب واسطے اسکے اور ساتہ اسکے تمام ہوگا ترجمہ اور اسپر اصل مسئلے کا پس اختلاف کیا گیا ہے بیچ اسکے پس کہا اوزاعی نے کہ صلح کرنی امام المسلمین کی ساتہ اہل حرب کے مال پر کہ ادا کرے اسکو طرف اہل حرب کی جائز نہین مگر ضرورت سے مانند اعراض کرنے مسلمانون کی لڑائی انکی سے کہا اس نے اور نہین ڈر ہے یہ کہ صلح کرے اُنسے بغیر شئے پر یعنے بغیر کسی چیز کے کہ ادا کرین انکو طرف انکی جیسا کہ واقع ہوا حدیبیہ مین اور کہا شافعی نے کہ جب ضعیف ہون مسلمان مشرکون کی لڑائی سے تو جائز ہے صلح کرلنی اُنسے بغیر کسی چیز کے کہ دیوے انکو اس واسطے کہ قتل واسطے مسلمانون کے شہادت ہے اور اسلام زیادہ تر عزت والا ہے اس سے کہ دیا جاوے کچہ مال مشرکون کو اسپر کہ باز رہین اُنسے مگر بیچ حالت خوف مسلمانون کے واسطے بہت ہونے دشمنون کے اسواسطے کہ یہ ضرورتون سے ہے اور اسی طرح جب قید کیا جاوے کوئی مرد مسلمان پس خلاص ہو مگر ساتہ بدلے کی تو جائز ہے اور اسپر قول بخاری رحمہ کہ گناہ اس شخص کا کہ نہ پورا کرے عہد کو پس نہین باب کی حدیث مین وہ چیز کہ مشعر ہو ساتہ اسکے اور قسامت کی بحث آیندہ آویگی (فتح) **بَابُ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ** باب ہے بیان مین فضیلت پورا کرنے عہد کے **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ ترجمہ سفیان بن حرب سے روایت ہے کہ ہرقل نے مجھکو بلا بھیجا معہ چند سوارون قریش کے کہ شام کے ملک مین سوداگر تہے اس مدت مین جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان اور کفار قریش سے صلح کی ہوئی تہی **ف** ابن بطال نے کہا کہ اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتہ اسکے کہ دغا ہر امت کے نزدیک قبیح اور مذموم ہے اور یہ پیغمبرون کی صفتون سے نہین **بَابُ هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ** باب ہے بیان مین اسکے کہ کیا معاف کیا جاوے ذمی کافر سے جبکہ جادو کرے **ف** ابن بطال نے کہا کہ نہ قتل کیا جاوے جادوگر اہل عہد کا ولیکن عقاب کیا جاوے مگر یہ کہ اپنے جادو سے قتل کرے پس قتل کیا جاوے یا کوئی بدعت نکالے پس مواخذہ کیا جاوے ساتہ اسکے اور یہی قول ہے جمہور کا اور مالک نے کہا کہ اگر داخل کرے ساتہ سحر اپنے کے ضرر کو مسلمان پر تو ٹوٹ جاتا ہے عہد اسکا ساتہ اسکے اور نیز مالک نے کہا کہ قتل کیا جاوے ساحر کو اور نہ توبہ کرایا جاوے اور یہی قول ہے احمد کا اور ایک جماعت کا اور وہ نزدیک انکے مانند زندیق کی ہے (فتح) وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سُئِلَ أَعَلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذٰلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ یعنے یونس سے روایت ہے

کہ کسی نے ابن شہاب سے پوچھا کہ کیا اُس شخص پر کہ جادو کرے عہد والون سے قتل ہے یعنے کیا اسکو مارڈالنا جائز ہے ابن شہاب نے کہا کہ پہونچی ہمکو یہ خبر کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جادو کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جادوگر کو قتل نہ کیا اور تہا وہ اہل کتاب سے **ف** کرمانی نے کہا کہ ترجمہ باندہا بخاری نے ساتہ لفظ ذمی کے اور سوال کیا گیا زہری سے ساتہ لفظ اہل عہد کے اور جواب دیا ساتہ لفظ اہل کتاب کے پس دونو پہلے متقارب ہین اور اہل کتاب پس مراد اسکی اینین سے وہ شخص ہے جسکے ساتہ عہد ہو اور لفس الامر مین اسیطرح تہا ابن بطال نے کہا کہ نہین حجت ہے واسطے ابن شہاب کی بیچ قصے اس شخص کے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جادو کیا تہا اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہ لیتے تہے اور نیز اس واسطے کہ نہ ضرر کیا آپ کو جادو نے بیچ کسی چیز کے وحی کے امرون سے اور نہ آپ کے بدن مین اور سوای اسکے نہین کہ عارض ہوئی تہی آپ کو کوئی چیز خیال سے اور یہ مانند اسکی ہے کہ ایک جن نے آپ کی نماز کو توڑنا چاہا پس نہ قادر ہوا اور سوا اسکے نہین کہ پہونچی آپ کو ضرر سحر سے وہ چیز کہ پہونچتی ہے بیمار کو بخار سے مین کہتا ہون کہ اسی واسطے نہین جزم لیا بخاری نے ساتہ حکم کے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا يَحْيٰى ثَنَا هِشَامٌ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا یہان تک کہ آپ کو خیال ہوتا تہا کہ آپ ایک کام کر چکے اور حالانکہ اُسکو نہ کیا ہوتا تہا **ف** اس حدیث مین معاف کرنے کا ذکر نہین اور اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتہ ترجمہ کے طرف اُس چیز کی کہ واقع ہوئی ہے بیچ باقی قصے کے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صحت حاصل ہوئی تو فرمایا کہ مین مکروہ جانتا ہون کہ لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور اسکی باقی شرح طب مین آویگی **بَابُ** مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ غدر اور دغا سے ڈرانے کا بیان وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ الاية هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ الاية یعنے اور خدا نے فرمایا کہ اگر کافر چاہین کہ تجہکو دغا دین تو تحقیق کافی ہے تجہکو اللہ آخر تک **ف** اور اس آیت مین اشارت ہے طرف اُسکی کہ احتمال سے کہنا طلب دشمن کا واسطے صلح کے دغا کو نہین منع کرتا قبول کرنے کو جبکہ ظاہر ہو واسطے مسلمانون کے بلکہ عزم کیا جاوے اور بہروسا کیا جاوے اللہ پر (فتح) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ

مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا
ترجمہ عوف بن مالک رض سے روایت ہے کہ مین جنگ تبوک مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم چمڑے کے ایک قبے مین تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گن رکھہ چھہ چیزون کو قیامت سے پہلے
اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے بھیڑ بکری مین مری پڑتی ہے
پھر مال کی کثرت ہونی یہان تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دیجاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنے کم سمجھہ کر
پھر فساد ہوگا عرب کا کوئی گھر باقی نہ رہیگا جسمین وہ داخل نہ ہوگا پھر تمہارے اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا
سو وے دغا کرینگے تو وے تم سے لڑنے آوینگے اسی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنے نو لاکھہ
ساٹھہ ہزار کا لشکر ہوگا **ف** کہتے ہین کہ فاروق رض کی خلافت مین بیت المقدس کی فتح ہونے کے بعد عمواس
مین مری پڑی کہ اسمین کئی ہزار آدمی مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان رض کی خلافت مین ہوئی نزدیک فتوح
عظیمہ کے اور فتنہ جس کی طرف حدیث مین اشارہ ہے شروع ہوا ساتھ مقتول ہونے عثمان رض کے اور بدستور رہے
فتنے بعد اسکے اور چھٹی نشانی ابھی واقع نہین ہوئی اور ایک روایت مین ہے کہ عوف رض نے کہا کہ انمین سے
تین نشانیان واقع ہوچکی ہین اور تین باقی ہین اور نعیم کے فتن مین واقع ہوا ہے کہ آخر نشانی مہدی کے
وقت مین ہوگی اور یہ زمانہ ایک بادشاہ کے جو ہرقل کی اولاد سے ہوگا اور مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ دغا قیامت کی نشانیون سے ہے اور اسمین بیان ہے کئی چیزون کا نبوت کی نشانیون سے کہ انمین سے
اکثر ظاہر ہو چکی ہین ابن منیر نے کہا کہ اپیر قصہ روم کا پس نہین واقع ہوا اب تک اور نہ ہمکو یہ خبر پہونچی کہ مسلمانون
نے میدان مین اس عدد کے ساتھ جہاد کیا ہو پس یہ ان امرون سے ہے کہ ابھی واقع نہین ہوئے اور اسمین بشارت
اور نذارت ہے اور یہ اس واسطے ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے کہ انجام واسطے مسلمانون کے ہے باوجود کثرت اس لشکر کے
اور اسمین اشارت ہے طرف اسکی کہ مسلمانون کا لشکر کئی گنا زیادہ ہوگا (فتح) بَابٌ كَيْفَ يُنْبَذُ اِلٰى
اَهْلِ الْعَهْدِ کسطرح پھیر جاوے عہد طرف اہل عہد کی وَقَوْلُهُ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ
عَلٰى سَوَاءٍ الْاٰيَةَ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ اگر تجھکو ڈر ہو ایک قوم کے دغا کا تو پھینک دے طرف انکی عہد ان کا
برابر کے برابر **ف** اور یہ اس صورت ہے کہ کسی کو انکے پاس بھیجے جو انکو خبر کردے کہ عہد ٹوٹ گیا ہے ابن عباس رض
نے کہا یعنے مثل پر اور بعضے کہتے ہین کہ عدل پر اور بعضے کہتے ہین کہ خبر کردے انکو کہ تو انسے لڑنے والا ہے یہان
تک کہ ہوان مثل برابر کے ... حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ

مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بھیجا مجھکو ابوبکر رضی نے ان لوگون مین جو قربانی کے دن منادین حکم پہونچاوین کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی شریک کرنے والا اور نہ گہومے کعبے کے گرد ننگا آدمی اور حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے یعنے دسوین ذی حجہ کی اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ کہا گیا ہے اکبر اس واسطے کہ لوگ عمرہ کو حج اصغر کہتے تھے پس پہینک دیا ابوبکر رضی نے طرف لوگون کی اس سال مین عہد انکا تو حجۃ الوداع کے سال جسمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا کسی کافر نے حج نہ کیا ف س حدیث کی شرح حج مین گذر چکی ہے مہلب نے کہا کہ خوف کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کافرون کے دغا کی پس اس واسطے منادی کو بہیجا کہ کافرون کو یہ حکم پہونچا دے (فتح) بَابُ إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ گناہ اُس شخص کا جو عہد کرکے پھر دغا کرے وَقَوْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ الْاٰيَةَ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ انمین سے جنکے ساتھ تو نے عہد کیا ہے پھر توڑتے ہین عہد اپنا ہر بار مین الآیۃ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزین ہین کہ جسمین چارون ہونگی وہ نرا منافق ہے وہ شخص کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب عہد پیمان کرے تو دغا کرے اور جب جھگڑے تو ناحق پر چلے جسمین ایک خصلت ہو ان چارون سے تو اسمین ایک ہی نفاق کی خو ہے یہان تک کہ اسکو چھوڑ دے ف اور یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب سے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلٰى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ترجمہ علی مرتضی رضی سے روایت ہے کہ نہین لکھا ہم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر قرآن اور جو کچھ کہ اس کاغذ مین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہے ان دو نو پہاڑوں کے درمیان کہ ایک کو عائر کہتے ہیں اور دوسرے کو کدا سو جو اس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے نہ قبول کی جاویگی اس سے نفل عبادت اور نہ فرض عبادت اور امان مسلمانوں کی ایک ہے ادنے مسلمان بھی امان میں کوشش کرتا ہے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے نہ قبول ہوگی اس سے فرض عبادت اور نہ نفل عبادت اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بغیر اجازت اپنے اگلے سرداروں کے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے نہ قبول کی جاویگی اس سے فرض عبادت اور نہ نفل عبادت **ف** اور غرض اس سے یہ قول آپ کا ہے کہ جو مسلمان کی امان کو توڑے **قال وقال** ابو موسى ثنا هاشم بن القاسم ثنا اسحاق بن سعيد عن ابيه عن ابي هريرة قال كيف انتم اذا لم تجتبوا دينارا ولا درهما فقيل له وكيف ترى ذلك كائنا يا ابا هريرة قال اي والذي نفس ابي هريرة بيده عن قول الصادق المصدوق قالوا عم ذلك قال تنتهك ذمة الله وذمة رسوله فيشد الله قلوب اهل الذمة فيمنعون ما في ايديهم اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہ کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ خراج اور جزیہ سے تم کو کچھ بھی نہ پہنچے گا تو کسی نے ابو ہریرہ سے کہا کہ اے ابو ہریرہ کس طرح گمان کرتا ہے تو اس کو ہونے والا یعنے تو کہاں سے کہتا ہے کہ یہ حال پیش آویگا اس نے کہا کہ قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے کہ معلوم کیا ہے میں نے اسکو قول سچے کے سے جس کو سچ کیا گیا ہے یعنے جو کچھ جبرئیل نے آپ سے کہا ہے سچ کہا ہے لوگوں نے کہا کہ اسکا کیا سبب ہے یعنے کس سبب سے یہ بات پیش آویگی ابو ہریرہ رض نے کہا کہ توڑا جاویگا عہد اللہ کا اور عہد اسکے رسول کا کہ اہل ذمہ کے ساتھ تھا تو خدا اہل ذمہ کے دل کو سخت کر دیگا تو روک رکھینگے جو کچھ کہ انکے ہاتھ میں ہے یعنے جزیہ اور خراج ادا نہ کرینگے **ف** اور اس حدیث میں نشانی ہے نبوت کی نشانیوں سے اور وصیت کرنی ہے ساتھ پورا کرنے عہد اہل ذمہ کے واسطے اس چیز کے کہ جزیہ میں ہے جو ان سے لیا جاتا ہے نفع مسلمانوں کے سے اور اس میں ڈرانا ہے ظلم انکے سے اور یہ کہ جب یہ واقع ہوگا تو وے عہد کو توڑ ڈالیں گے پس نہ لینگے اُس سے مسلمان کچھ پس تنگ ہوگا حال انکا (فتح) **باب** یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور یہ بجائے فصل کے ہے پہلے باب سے **حدثنا** عبدان انا ابو حمزة قال سمعت الاعمش قال سالت ابا وائل شهدت صفين قال نعم فسمعت سهل بن حنيف يقول اتهموا رايكم رايتني يوم ابي جندل ولو استطيع ان ارد امر رسول الله صلى الله عليه وسلم لرددته وما وضعنا اسيافنا على عواتقنا لامر يفظعنا الا اسهلن بنا الى امر نعرفه غير امرنا هذا ترجمہ اعمش سے روایت ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کہ کیا تو جنگ صفین میں حاضر ہوا ہے اس نے کہا کہ ہاں تو میں نے سہل بن حنیف سے سنا کہتا تھا کہ تہمت کرو اپنی

اپنی رای کو کہ مینے اپنے تئین دیکہا دن ابو جندل کے یعنے دن صلح حدیبیہ کے پس اگر مین طاقت رکہتا کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پہیر دون تو البتہ مین اسکو پہیرتا اور نہین رکہا ہمنے اپنی تلوارون کو دن صفین کے اپنی مونڈہون
سے واسطے کسی امر کے کہ ڈرا وے ہمکو مگر کہ لائین ہمکو تلوارین ہماری طرف امر کے کہ آسان جانتے تہے ہم انجام اسکو
کو سوا ای امر ہمارے کے کہ یہ ہے یعنے مسلمانون کا آپس مین لڑنا ف سہل بن حنیف جنگ صفین مین کسی
گروہ کے ساتہ شریک ہوئی لوگون نے اسکو قصوروار ٹہیرایا تو سہل نے یہ عذر بیان کیا اور اسکی شرح کتاب الفتن
مین آویگی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ ثَنَا
حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ
اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا
لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلٰى فَقَالَ
اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَعَلٰى مَا نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا اَنَرْجِعُ وَلَمْ يَحْكُمِ
اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا فَانْطَلَقَ
عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا
فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُمَرَ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے کہ ہم جنگ صفین مین تہے تو سہیل بن حنیف کہڑے ہوئے
پس کہا اُس نے کہ ای لوگو تہمت کرو اپنی جانون کو کہ محض اپنی رای سے آپسمین لڑتے ہو پس تحقیق تہے ہم ساتہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دن حدیبیہ کے اور اگر ہم لڑائی کو مناسب جانتے تو البتہ ہم لڑتے اور صلح پر راضی نہوتے
پس عمر فاروق آئے تو انہون نے کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا نہین ہم حق پر اور کافر باطل پر تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین پہر انہون نے کہا کیا نہین ہماری مقتول بہشت مین اور انکے مقتول دوزخ
مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین فاروق نے کہا پس کس پر دین ہم خسیس حالت کو اپنے دین
مین یعنے مسلمان کو کافرون کے حوالے کیون کرین کیا ہم پہر جاوین اور حالانکہ حکم نکیا ہو اللہ نے درمیان ہماری
اور درمیان انکے ساتہ اس صلح کے یعنے اور یہ گفتگو تردد کی وجہ سے نہ تہی بلکہ واسطے طلب کشف حال اور آل کے
تہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے مین اللہ کا رسول ہون اور خدا مجہکو کبہی ضائع نکریگا
پہر فاروق رض صدیق رض کے پاس گئے تو کہا انکو مانند اسکی کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو صدیق رض نے کہا کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہین اور خدا انکو کبہی ضائع نکریگا تو سورۂ فتح اتری تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اسکو عمر فاروق رض پر پڑہا آخر تک تو عمر رض نے کہا کہ یا حضرت کیا فتح ہے یہ صلح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان

ف مقصود سہل بن حنیف کا صلح حدیبیہ کے ذکر کرنے سے یہ تہا کہ خبر دین اہل صفین کو کہ جو صلح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ مین کی تہی وہ سب مسلمانون کے رائے کے مخالف تہی اور سبنے اسکو ناخوش جانا اور آخر انکو معلوم ہوا کہ اسمین بہت بہتری اور بہلائی تہی اور ظاہر ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رای صلح مین بہت پوری اور عمدہ تہی لوگون کی رای سے مناجزہ سے تو خلاصہ سہل کی کلام کا یہ ہے کہ جنگ صفین مین سہل نے دونو گروہ کو صلح کی رغبت دلائی اور آخر رفتہ رفتہ مخالفت کا نتیجہ ظاہر ہوا جیسا کہ خدا نے چاہا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا ترجمہ اسمار رض سے روایت ہے کہ میری مان اپنے باپ کے ساتہ میرے پاس آئی اور حالانکہ وہ کافر تہی بیچ زمانے صلح قریش کے جبکہ عہد کیا تہا انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مدت انکی کے یعنی صلح کے واسطے معین تہی درمیان قریش کے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تو سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتوی چاہا سو اس نے کہا کہ یا حضرت میری مان میرے پاس آئی اور وہ اسلام سے منہ پہیرنے والی ہے یا میرے مال مین رغبت کرتی ہے سو کیا مین اس سے سلوک کرون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان اس سے سلوک کر ف اور وجہ تعلق حدیث اول کی اس چیز کی جہت سے ہے جسکی طرف رجوع کیا قریش کے امر نے بیچ توڑنے انکے کی عہد کو غالب ہونے سے اوپر انکے اور قہر انکے کو ساتہہ فتح مکہ کے پس یہ ظاہر کرتا ہے کہ دغا کا انجام برا ہے اور اسکا مقابل ممدوح ہے اور اس جگہ بہر ظاہر ہو کہ تعلق حدیث ثانی یعنے اسمار کا اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہونا عذر کا تقاضا کرتا ہے اسکو کہ قرابتی سے سلوک کرنا جائز ہے اگرچہ ہوا وپر غیر دین　سلوک کرنے والے کی اور اس حدیث کی شرح ہبہ مین گذر چکی ہے (فتح) بَابُ الْمُصَالَحَةِ عَلَى ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ صلح کرنی کافرون سے تین دن یا ایک وقت معلوم تک ف یعنے مستفاد ہوتا ہے واقع ہونے صلح کے سوا اوپر تین دن کے جواز اسکا بیچ وقت معلوم کے اگرچہ تین دن زیادہ ہون (فتح) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلٰثَ لَيَالٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ

اللہِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَا وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَ لَا يَكْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْهُ اَبَدًا قَالَ فَاَرِنِيْهِ فَاَرَاهُ اِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى الْاَيَّامُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا مُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ ترجمہ براء رض سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو کسی کو مکے والون کی طرف بھیجا اُنسے پروانگی مانگنے کو کہ مکے مین داخل ہون تو مکے والون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر شرط کی یہ کہ تین دن سے زیادہ مکے مین نہ ٹھیرین اور نہ داخل ہون اسمین مگر اس حال مین کہ تھیلے مین ڈالے ہوئے ہون ہتھیارون کو اور نہ بلاوین مکے والون مین سے کسی کو کہا راوی نے سو علی مرتضے انکے درمیان شرط کو لکھنے لگے تو علی مرتضے نے لکھا کہ یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اُسپر محمد اللہ کے رسول نے تو کفار قریش نے کہا کہ اگر ہم جانتے کہ تو رسول ہے تو ہم تجھکو کعبے سے نہ روکتے اور البتہ تجھسے بیعت کرتے ولیکن لکھہ یہ وہ چیز ہے جسپر صلح کی محمد بن عبداللہ نے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی کہ مین محمد بن عبداللہ ہون اور قسم ہے اللہ کی مین اللہ کا رسول ہون راوی نے کہا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لکھتے نہ تھے تو آپنے علی مرتضے سے فرمایا کہ رسول کا لفظ مٹا دو تو علی رضی نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ مین اسکو کبھی نہ مٹاؤن گا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو دکھلا تو علی رضہ نے وہ لفظ آپ کو دکھایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے ہاتھہ سے مٹایا سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہوئے اور مدت گذر گئی یعنے تین دن کہ قرار پائے تھے تو قریش علی رضہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے کہہ کہ ہمارے شہر سے کوچ کرے تو علی رضہ نے یہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان پھر کوچ کیا ف اس حدیث کی شرح آیندہ آویگی اور پہلے بھی صلح مین گذر چکی ہے

بَابُ الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقِرُّكُمْ عَلٰى مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهٖ

یہ باب ہے بیان مین صلح کرنے کے بیچ غیر وقت معین کے یعنے غیر معین وقت مین صلح کرنی جائز ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تمکو ٹھیراوینگے جب تک کہ خدا تمکو ٹھیراویگا ف اس حدیث کی شرح مزارعت مین گذر چکی ہے اور یہ جو کچھہ کہ متعلق ہے ساتھہ جہاد کے پس صلح کرلی بیچ اسکے نہین واسطے اسکے کوئی مدت معلوم کہ اسکے سوائے اور کوئی مدت جائز نہ ہو بلکہ یہ راجع ہے طرف رائے امام کی بحسب اسچیز کے کہ دیکھے اسکو زیادہ تر نافع اور احوط واسطے مسلمانون کے (فتح) **بَابُ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِيْنَ فِي الْبِئْرِ وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ** ڈالنا لاشون مشرکین کا کوئین مین اور انکا مول نہ لیا جاوے ف یہ جو کہا کہ انکا مول نہ لیا جاوے تو یہ اشارہ ہے طرف

حدیث ابن عباس رض کی کہ مشرکوں نے چاہا کہ ایک مرد مشرک کی لاش خریدیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار کیا اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے دس ہزار دینا چاہا **حدثنا** عبد اللہ بن عثمان اخبرنی ابی عن شعبۃ عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساجد وحولہ ناس من قریش من المشرکین اذ جاءہ عقبۃ بن ابی معیط بسلا جزور فقذفہ علی ظہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرفع راسہ حتی جاءت فاطمۃ فاخذت من ظہرہ ودعت علی من صنع ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم علیک الملا من قریش اللہم علیک ابا جہل بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ وعقبۃ بن ابی معیط وامیۃ بن خلف او ابی بن خلف فلقد رایتہم قتلوا یوم بدر فالقوا فی بئر غیر امیۃ او ابی فانہ کان رجلا ضخما فلما جروہ تقطعت اوصالہ قبل ان یلقی فی البئر ترجمہ عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے یعنی خانے کعبہ میں اور آپ کے گرد کفار قریش کے چند لوگ تھے کہ ناگہاں عقبہ بن ابی معیط نے اونٹ کی اوجھڑی لا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر ڈالدی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سجدے سے سر نہ اٹھا سکے یہاں تک کہ فاطمہ زہرا نے آ کر اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ سے اتارا اور فاطمہ رض نے بد دعا کی اس شخص پر جس نے یہ کام کیا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی بد دعا کی کہ الہی پکڑنے قریش کی اس جماعت کو الہی پکڑلے ابوجہل کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور امیہ بن خلف کو اور ابی بن خلف کو سو البتہ میں نے انکو دیکھا کہ وے سب جنگ بدر کے دن مارے گئے اور کوئیں میں ڈالے گئے سوای امیہ یا ابی کے پس تحقیق وہ تھا آدمی موٹا سو جب لوگوں نے اسکی لاش کو کھینچا تو اسکے جوڑ جدا جدا ہو گئے پہلے اس سے کہ کوئیں میں ڈالا جاوے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الطہارت میں گذر چکی ہے اور اس سے زیادہ مغازی میں آویگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی لاشوں کا مول لیا جاوے اس واسطے کہ عادت شاہد ہے کہ بدر کے مقتولوں کے وارث اگر سمجھتے کہ قبول کیا جاویگا انسے بدلہ انکی لاشوں کا تو البتہ خرچ کرتے اسمیں جو چاہتا اللہ پس یہ شاہد ہے واسطے حدیث ابن عباس کے (فتح) **باب اثم الغادر للبر والفاجر** گناہ دغا کرنے والے کا یعنی عہد توڑنے والے کا ساتھ نیک اور گنہگار کے **ف** یعنی برابر ہے کہ ہو یہ دغا واسطے گنہگار کے یا نیک کے یا گنہگار سے واسطے نیک کے یا گناہگار کے اور درمیان اس ترجمے کے اور جو تین باب سے پہلے گذر چکا ہے عموم خصوص من وجہ ہے (فتح) **حدثنا** ابو الولید ثنا شعبۃ عن سلیمان الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ وعن ثابت وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل غادر لواء یوم القیمۃ قال احدہما ینصب وقال الاخر یری یوم

الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ ترجمہ انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جہنڈا ہوگا کہ کہڑا کیا جاویگا یا پہچانا جاویگا ساتہ اسکے **ف** اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جاویگا کہ یہ دغا فلانے کا ہے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ بلند کیا جاویگا بقدر اسکی دغابازی کے اور ایک روایت مین ہے کہ کہڑا کیا جاویگا نزدیک مقعد اسکی کے ابن منیر نے کہا کہ گویا کہ معاملہ کیا گیا ساتہ خلاف قصد اپنی کے اس واسطے کہ عادت جہنڈی کی یہ ہے کہ سر پر ہوتا ہے پس کہڑا کیا گیا نزدیک نوان یعنے مقعد اسکی کے واسطے زیادتی اسکی فضیحت اور رسوائی کے اس واسطے کہ آنکہین اکثر اوقات دراز ہوتی ہین طرف جہنڈون کی پس ہوگا یہ سبب واسطے دراز ہونے انکی کی طرف جہنڈی کی کہ ظاہر ہوتا ہے واسطے اسکے اُس دن پس زیادہ ہوگی ساتہ اسکے فضیحت (فتح) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ بِغَدْرَتِهِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہی کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ ہر دغاباز کا ایک جہنڈا ہوگا کہ کہڑا کیا جاویگا بقدر اُس کے دغا کے **ف** قرطبی نے کہا کہ یہ خطاب ہے آپ سے واسطے عرب کے ساتہ مانند اس چیز کے کہ تہے کرتے اس واسطے کہ تہے وہ بلند کرتے واسطے پورا کرنے عہد کے جہنڈا سفید اور واسطے غدر کی جہنڈا سیاہ تاکہ ملامت کرین دغاباز کو اور مذمت کرین اُسکی پس تقاضا کیا حدیث نے واقع ہونے مثل اُسکی کو واسطے غادر کے تاکہ مشہور ہو ساتہ صفت اپنی کے قیامت مین پس مذمت کرین اُسکی اہل موقف اور ایپر وفا پس نہین وارد ہوئی اُسمین حدیث اور نہین بعید ہے یہ کہ واقع ہو اس طرح اور تحقیق ثابت ہوا ہی لواحمد کا واسطے پیغمبر ہمارے کے اور تفسیر غدر کی پہلے گذر چکی ہے اور اس حدیث مین شدت تحریم غدر کی ہے خاصکر صاحب ولایت عامہ یعنے ساری ملک کی بادشاہ سے اس واسطے کہ دغا اُسکا بڑہتا ہے ضرر اسکے کو طرف بہت خلقت کی اور نیز اس واسطے کہ وہ غدر کی طرف ناچار نہین واسطے قادر ہونے اسکے کی پورا کرنے پر اور عیاض نے کہا کہ مشہور یہ ہے کہ یہ حدیث وارد ہوئی ہے بیچ مذمت امام کے جبکہ غدر کرے اپنے عہدون مین واسطے رعیت اپنی کے یا لشکر اپنے کی یا واسطے امامت کی جسکو اپنی جگہ مین ڈالا ہے اور اُسکے ساتہ قیام کا التزام کیا ہے پس جب اسمین خیانت کری یا ترک کری نرمی کو تو تحقیق غدر کیا اُسنے ساتہ عہد اپنے کی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد نہی رعیت کی ہی غدر سے ساتہ امام کے پس نہ خروج کرے اوپر اسکے اور نہ تعرض کرے واسطے گناہ اسکے کی اس واسطے کہ اُسپر فتنہ مرتب ہوتا ہے کہا اُس نے اور صحیح پہلی بات ہی اور مین نہین جانتا کہ کون چیز مانع ہے حمل کرنے حدیث کی سے عام معنے پر اور زیادہ بحث اسکی فتن مین آویگی اور اسمین ہے کہ قیامت کی دن لوگ اپنے باپون کے نام سے پکارے جاوینگے واسطے قول اسکے کے کہ یہ دغا فلانے بیٹے فلانے

کا ہے جیسا کہ فتن میں آویگا ابن دقیق العید نے کہا کہ اگر ثابت ہو کہ وہ ماؤن کے نام سے پکارے جاوینگے
تو تحقیق خاص کیا جاویگا یہ عموم سے اور تمسک کیا ہے ساتھ اسکے ایک قوم نے بیچ ترک جہاد کے ساتھ
ظالم بادشاہوں کے جو دغا کرتے ہیں (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ
لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ
اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ
فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ
شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہیں ہجرت ولیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم جہاد کی طرف بلائے جاؤ
تو نکلو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ مقرر یہ شہر خدا نے حرام کیا ہے جس دن سے کہ خدا
نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پس وہ حرام ہے ساتھ حرام کرنے اللہ کے قیامت تک اور یہ کہ مقرر مجھ سے پہلے کسی کو
مکے میں لڑنا حلال نہیں اور میرے واسطے بھی صرف دن کی ایک ساعت بھر حلال ہوا سو وہ حرام ہے ساتھ
حرام کرنے اللہ کے قیامت تک سو اسکا درخت خاردار نہ کاٹا جاوے اور اسکی گری پڑی چیز نہ اٹھاوے
مگر جو اسکو لوگوں میں مشہور کرے کہ جسکی کوئی چیز گم ہوئی ہو وہ آکر پتا بتلا دے اور اسکی گھانس نہ کاٹی جاوے تو
عباس رض نے کہا کہ یا حضرت مگر اذخر کی گھانس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ وہ مکے والوں کو لوہاروں
کے اور گھروں کے کام آتی ہے کہ اپنے چھتوں پر ڈالتے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر کا
کاٹنا درست ہے ف اس حدیث کی شرح کچھ جہاد میں گذر چکی ہے اور کچھ حج میں اور بیچ تعلق اسکے کے
ساتھ ترجمہ کے خفا ہے ابن بطال نے کہا کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ اللہ کی حرام چیزیں اسکے عہد میں طرف مندوبن
اسکے کی سو جو کسی چیز کو اس سے توڑے ہوگا غادر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو لوگوں کو
امن دیا پھر خبر دی کہ لڑنا مکے میں حرام ہے پس اشارہ کیا کہ وہ امن میں ہیں اس سے کہ دغا کریں ساتھ ان کے
ہوئی بیچ اس چیز کے کہ حاصل ہوئی ہے واسطے انکے امان سے ابن منیر نے کہا کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ نص اس پر ہے
کہ مکہ خاص ہے ساتھ حرمت کے مگر ایک گھڑی مستثنے میں نہیں خاص ہے ساتھ مومن نیک کے بیچ اسکے اس
واسطے کہ ہر جگہ اسی طرح ہے پس دلالت کی اس نے کہ وہ خاص ہے ساتھ اس چیز کے کہ عام تر ہے اس سے
میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ اشارہ کیا ہو ساتھ اسکے طرف اس چیز کی کہ واقع ہوئی ہے سبب فتح سے

جو حدیث مین مذکور ہے اور وہ غدر کرنا قریش کا ہے ساتھ قوم خزاعہ کے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم قسم تھی جبکہ لڑائی کی انہون نے ساتھ قوم بنی بکر کے جو قریش کے ہم قسم تھے تو مدد کی قریش نے بنی بکر کو خزاعہ پر رات کو شبخون کی اوپر انکے پس قتل کیا انہوں نے اس سے ایک جماعت کو اور اسکی مفصل شرح مغازی مین آویگی پس تھی عاقبت توڑنی قریش کے عہد اپنے کو ساتھ اسکے جو نکے کی انہون نے یہ کہ جہاد کیا اُنسے مسلمانون نے یہان تک کہ فتح کیا مکہ کو اور ناچار ہوئے طرف طلب امان کی اور ہو گئے بعد عزت اور قوت کی نہایت ذلت مین یہان تک کہ اسلام مین داخل ہوئے اور اکثر انکے اس سے ناخوش تھے اور شاید اُس نے اشارہ کیا ہے ترجمہ مین ساتھ بر کے طرف مسلمانون کی اور ساتھ فاجر کے طرف خزاعہ کی اس واسطے کہ اکثر اُنمین سے ابھی تک اسلام نہ لائے تھے واللہ اعلم بالصواب (فتح) الحمد للہ کہ ترجمہ پارہ دوازدہم بخاری کا تمام ہوا خدا تعالے اس سے سب مسلمانون کو فائدہ پہونچاوے آمین ثم آمین وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تمت

فہرست ابواب پارۂ بارہوان فیض الباری ترجمہ و شرح اردو صحیح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

باب	مضمون ابواب	باب	مضمون ابواب	باب	مضمون ابواب

تمت

اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری رحمہ اللہ

از مولانا محمد ابو الحسن محدث ترجمہ حاصل متن با اعراب و اسناد و فوائد شروح سبعہ ملقب بہ خیر الجاری مسمی



بحسن اہتمام عائذ باللہ خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ورزقہ اللہ تعالیٰ ایماناً کاملاً

در مطبع محمدی واقع لاہور فقیر اللہ عفی عنہ طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب بدء الخلق کتاب ہے بیان میں ابتدا پیدا ہونے مخلوق کے **باب** ماجاء فی قول اللہ وھو الذی یبدء الخلق ثم یعیدہ وھو اھون علیہ باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ آئی ہے بیچ تفسیر اس آیت کے اور اللہ وہ ہے جو جو سر سے پیدا کرتا ہے خلقت کو پھر دوبارہ پیدا کرتا ہے اسکو اور پھر پیدا کرنا آسان تر ہے اوپر اسکے پہلی بار پیدا کرنے سے وقال الربیع بن خثیم والحسن کل علیہ ھین یعنے اور کہا ربیع بن خثیم اور حسن نے کہ سب کام اسپر آسان ہے یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور دوسری بار پیدا کرنا یعنے حمل کیا ہے ان دونوں نے اھون کو غیر تفضیل پر اور یہ کہ مراد ساتھ اسکے صفت ہے **ف** اثر ربیع کا پس موصول کیا ہے اسکو طبری نے اور اثر حسن کا تو اسکو بھی طبری نے روایت کیا ہے لیکن اسکا لفظ یہ ہے کہ دوہرانا اسکا آسان ہے اوپر اسکے سر سے پیدا کرنے اسکے سے اور ہر کام خدا پر آسان ہے اور ظاہر اسکا باقی رکھنا صیغہ تفضیل کا ہے اپنے باب پر اور اسیطرح کہا ہے مجاہد نے جیسے کہ ابو حاتم وغیرہ نے روایت کی ہے زجاج نے کہا ہے کہ مخاطب کیے گئے بندے ساتھ اس چیز کے کہ سمجھتے تھے اسواسطے کہ انکے نزدیک دوہرانا آسان ہے ابتدا پیدا کرنے سے اور شافعی سے اس آیت کی تفسیر میں آیا ہے کہ وہ آسان تر ہے اوپر اسکے یعنی بیچ قادر ہونے کے اوپر اسکے نہ یہ کہ کوئی چیز خدا پر مشکل ہے اسواسطے کہ خدا کہتا ہے واسطے اس چیز کے کہ ہو ہو جا پس اسکے ساتھ پیدا ہو جاتی ہے (فتح) ھین وھین مثل لین ولین ومیت ومیت وضیق وضیق یعنے بخاری نے کہا کہ کلمہ ھین تشدید کے ساتھ بھی آیا ہے اور جزم کے ساتھ بھی مانند لین اور لین اور میت اور ضیق کے کہ یہ کلمے بھی ساتھ تشدید اور جزم کے آئے ہیں افعیینا افعیی علینا حین انشاکم وانشا خلقکم یعنے افعیینا کہ آیت افعیینا بالخلق الاول میں واقع ہے ساتھ معنے افعیی علینا کے یعنے یہ استفہام انکاری ہے معنے یہ ہیں کہ نہیں عاجز کیا ہمکو پہلی بار پیدا کرنے نے جبکہ ہمنے تمکو پیدا کیا اور اسمیں التفات ہے تکلم سے طرف غیبت کی لغوب النصب یعنے لفظ لغوب کا کہ آیت ما مسنا من لغوب میں واقع ہے ساتھ معنے

نصب کئے یعنے اسکے معنے ماندگی ہین ف قتادہ سے روایت ہے کہ یہود گمان کرتے تھے کہ خدا نے پیدایش سے ساتوین دن آرام پایا تو خدا تعالے نے انکو جھٹلایا کہ ہمکو کوئی ماندگی نہین پہونچی اَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا یعنے و لفظ اطوار کے معنی جو آیت وقد خلقکم اطوارا مین واقع ہے یعنے پیدا کیا تمکو خدا تعالے نے طرح طرح سے ف ابن عباس سے روایت ہے کہ معنے اطوار کے ہونا اوسکا ہے ایک بار نطفہ اور ایک بار علقہ الخ اور نیز ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد مختلف ہونا حالات انسان کا ہے صحت و بیماری سے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ پیدا کیا تمکو مختلف رنگون اور زبانون سے عَدَا طَوْرَهُ اَيْ قَدْرَهُ یعنے اسجگہ طور کے معنے قدر اور رتبے کے ہین حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي تَمِيمٍ اَبْشِرُوا فَقَالُوا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَجَاءَهُ اَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرَى اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِي لَمْ اَقُمْ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ قوم بنی تمیم کے چند لوگ حضرتؐ کے پاس آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی تمیم خوش ہو تو انہون نے کہا کہ آپ نے ہمکو بشارت دی پس ہمکو کچھ مال دیجیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا پھر یمن کے لوگ آئے تو فرمایا کہ اے یمن والو قبول کرو بشارت کو جبکہ بنی تمیم نے اسکو قبول نہین کیا تو انہون نے کہا کہ ہمنے قبول کی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا پیدا ہونے خلقت اور عرش کا حال بیان کرنا شروع کیا سو ایک مرد آیا تو اسنے کہا کہ اے عمران تیری سواری چھوٹ گئی کاشکے نہ اٹھتا مین یعنی کاشکے مین سواری کے پیچھے نہ جاتا تاکہ تمام حدیث کو سنتا ف یہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا تو یہ واسطے حسرت کے ہے اوپر انکے کہ کسطرح انہون نے دنیا کو اختیار کیا اور یا واسطے اسکے کہ اسوقت کوئی چیز حاضر نہ تھی کہ انکو دین اور یہ جو کہا کہ قبول کرو خوشخبری تو مراد یہ ہے کہ قبول کرو جسسے وہ چیز کہ تقاضا کرے یہ کہ بشارت دیے جاؤ تم ساتھ بہشت کی جبکہ لو تم اسکو مانند سمجھ حاصل کرنے کی دین مین اور عمل کرنے کی ساتھ اسکے ف اور شاید انہون نے سوال کیا تھا احوال اس عالم کے سو اسی یہی ظاہر ہے اور احتمال ہے کہ سوال کیا ہو اول جنس مخلوقات سے پس بنا بر پہلے احتمال کے تقاضا کرتا ہے سیاق کہ خبر دی حضرتؐ نے کہ جو چیز کہ پہلے پیدا ہوئی اسمین سے آسمان اور زمین ہین اور بنا بر ثانی احتمال کے تقاضا کرتا ہے کہ عرش اور پانی مقدم ہو چکا ہے پیدا ہونا انکا پہلے اسکے اور ایک روایت مین ہے کہ انہون نے پوچھا کہ اول کیا چیز پیدا ہوئی (فتح) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا غِيَاثٌ ثَنَا اَبِي ثَنَا الْاَعْمَشُ ثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ فَاَتَاهُ نَاسٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِنْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالُوْا جِئْنَا لِنَسْاَلَکَ عَنْ ھٰذَا الْاَمْرِ قَالَ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ شَیْئٌ غَیْرُہٗ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ وَکَتَبَ فِی الذِّکْرِ کُلَّ شَیْءٍ وَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَنَادٰی مُنَادٍ ذَھَبَتْ نَاقَتُکَ یَا ابْنَ الْحُصَیْنِ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا ھِیَ تُقْطَعُ دُوْنَہَا السَّرَابُ فَوَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ تَرَکْتُہَا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اور مینے اپنی اونٹنی دروازے پر باندہی سو قوم بنی تمیم کے چند لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبول کرو بشارت کو تو انہون نے کہا کہ آپنے ہمکو بشارت دی پس ہمکو کچہہ مال دیجیے یہ بات انہون نے دوبار کہی پہر یمن کے چند لوگ حضرت کے پاس آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبول کرو بشارت کو اے یمن کے رہنے والو اگر نہین قبول کیا اسکو بنی تمیم نے تو انہون نے کہا کہ یا حضرتؐ ہمنے بشارت قبول کی انہون نے کہا کہ ہم آپکے پاس آئے ہین تاکہ آپکو اس سے پوچہین یعنی اس عالم کے حالات سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ہی تہا اور اوسکے سوا کوئی چیز نہ تہی اور اسکا عرش پانی پر تہا اور خدا تعالیٰ نے لکہا لوح محفوظ مین ہر چیز کو پہر آسمانون اور زمین کو پیدا کیا سو کسی کارنے والے نے پکارا کہ اے حصین کے بیٹے تیری اونٹنی چہوٹ گئی تو مین چلا ناگہان میرے اور اسکے دیکہنے کے درمیان سراب حائل ہوتا تہا پس قسم ہے اللہ کی البتہ مینے اسکے تمنا کی کہ اونٹنی کو چہوڑ دیا ہوتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بیان سے محروم نہ رہتا

ف اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی چیز نہ تہی نہ پانی تہا اور نہ عرش اور نہ اُنکے سوا کچہہ اور چیز اسواسطے کہ یہ سب اللہ کے سوا ہین اور حضرت صلعم کا قول کہ خدا تعالیٰ کا عرش پانی پر تہا اسکے معنی یہ ہونگے کہ خدا تعالیٰ نے پہلے پانی کو پیدا کیا پہر پانی پر عرش کو پیدا کیا اور ایک روایت مین ہے کہ خدا تعالیٰ کا عرش پانی پر تہا پہر خدا تعالیٰ نے پیدا کیا قلم کو پس فرمایا کہ لکہہ جو کچہہ ہونے والا ہے پہر پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اور جو کچہہ کہ انمین ہے پس اسمین تصریح ہے ساتہہ ترتیب مخلوقات کے بعد پانی اور عرش کے اور ایک روایت مین ہے کہ خدا تعالیٰ نے لکہا خلقت کی تقدیرون کو تو آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس آگے جو کچہہ خدا تعالیٰ کو پیدا کرنا منظور تہا اول اسکو لوح محفوظ مین لکہا پہر اسکے موافق عالم بنایا اور یہ جو کہا کہ اسکا عرش پانی پر تہا تو طیبی نے کہا کہ یہ فصل مستقل ہے اسواسطے کہ قدیم وہ ہے کہ کوئی چیز اس سے پہلے نہ ہو اور نہ معارضہ کرے اسکو اول ہونے مین ولیکن اشارہ کیا حضرت صلعم نے ساتہہ قول اپنے کے کہ خدا تعالیٰ کا عرش پانی پر تہا طرف اسکی کہ پانی اور عرش تہے دونو مبدا اس عالم کے اسواسطے کہ وہ آسمانون اور زمین سے پہلے پیدا ہوئے اور نہ تہا اسوقت تلے عرش کے مگر پانی اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ تحقیق مطلق قول اسکا کہ تہا عرش اسکا پانی پر مقید ہے ساتہہ قول آپکے کہ اسکے سوا کوئی چیز نہ تہی اور مراد ساتہہ کان کے اول مین ازلیت ہے اور دوسرے مین حدوث بعد العدم یعنی پس معلوم ہوا کہ ازل مین اسکے سوا کوئی چیز نہ تہی اور ایک روایت مین ہے کہ پیدا کیا خدا نے پانی کو پہلے عرش سے اور ایک روایت مین ہے کہ پانی سے پہلے کوئی چیز پیدا نہین ہوئی یعنی بلکہ سب مخلوقات اوسکے بعد ہوئی اور ایک روایت مین ہے کہ خدا تعالیٰ نے پہلے قلم کو پیدا کیا تو لکہا اوسنے جو کچہہ کہ قیامت تک ہونیوالا تہا اور تطبیق درمیان اسکے اور درمیان پہلی روایت کی یہ ہے کہ اول

سلہ سراب ... بیابان ... دوپہر کو مانند پانی کے دکہائی دیتی ہے

پیدا ہونا قلم کا یہ نسبت ما سوائے پانی اور عرش کے ہی یا بہ نسبت اُس چیز کے کہ اُس سے صادر ہوئی ہے کتابت یعنے کہا
واسطے اسکے لکھہ جو پہلے پیدا ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ خدا تعالیٰ نے پہلے عقل کو پیدا کیا لیکن یہ حدیث ثابت نہین ہوئی
اور بر تقدیر ثبوت یہی اخیر تاویل اسکی ہی اور علماء کو اختلاف ہے اسمین کہ پہلے کون پیدا ہوا عرش یا قلم اکثر اسپر ہین کہ پہلے
عرش پیدا ہوا اور ابن جریر وغیرہ نے ثانی قول کو اختیار کیا ہے یعنے پہلے قلم پیدا ہوا اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے
کہ خدا تعالیٰ نے لوح محفوظ کو پانچسو برس کی راہ چوڑی پیدا کیا پہر فرمایا قلم کو پہلے اس سے کہ پیدا کرے خلق کو کہ لکھہ اور خدا تعالیٰ
عرش پر تہا قلم نے کہا کہ مین کیا لکھون فرمایا علم میرا بیچ خلقت میری کے قیامت تک ورنہین ہے اسمین پہلے پیدا ہونا
قلم کا عرش پر بلکہ اسمین ہی کہ عرش اس سے پہلے تہا اور ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ خدا تعالیٰ نے پہلے قلم کو پیدا کیا
تو اُسنے لکہا جو کچھہ کہ قیامت تک ہونے والا ہے اور مجاہد سے روایت ہی کہ ابتدا پیدایش کی عرش اور پانی اور ہوا ہے
اور پیدا ہوئی زمین پانی سے اور تطبیق ان اثرون مین ظاہر ہے اور اس حدیث مین جواز سوال کا ہے مبدا چیزون سی اور
بحث اس سی اور جواز جواب عالم کا ساتہہ اس چیز کے کہ یاد ہو اسکو اس سے اور لازم ہے اسپر باز رہنا اگر خوف کرے کہ سائل کے
اعتقاد مین خلل پیدا ہوگا اور یہ کہ جنس زمانے کی اور اسکی نوع حادث ہی یعنے قدیم نہین اور یہ کہ پیدا کیا ہے خدا تعالیٰ نے
اس مخلوقات کو بعد اسکے کہ پیدا نہ تہی نہ واسطے عاجز ہونے کی اس سے بلکہ ساتہہ قدرت کی اور استنباط کیا ہے بعضوں نے
سوال کرنے اشعریون کے سی اس قصہ سے یہ کہ کلام کرنا اصول دین مین اور حدوث عالم مین بدستور جاری ہے انکی اولاد
مین یہانتک کہ ظاہر ہوا یہ اُنسے بیچ ابی الحسن اشعری کے اور سراب اسکو کہتے ہین جو جنگل بیابان مین پانی کی طرح نظر آتا ہے
(فتح) وَرَوَى عِيْسَى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ
مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ **ترجمہ** عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہم مین ایک جگہہ کہڑے ہوئے سو خبر دی ہمکو ابتدا پیدا ہونے مخلوقات کے سے یہانتک کہ بہشتی اپنی جگہون مین داخل
ہوئے اور دوزخی اپنی جگہون مین داخل ہوئے سو یاد رکہا اسکو جسنے یاد رکہا اور بہولگیا اسکو جو بہول گیا یعنے بعضون کو
یہ حدیث پوری یاد رہی اور بعضون کو نہ رہی **ف** یہ جو کہا کہ یہانتک کہ داخل ہوئے الخ تو یہ غایت ہی اسکی قول
اخبرنا کے یعنے خبر دی ہمکو ابتدا پیدایش عالم کے سے ایک چیز بعد دوسری کے یہانتک کہ منتہی ہوا یہ خبر دینا حال قرار
پکڑنے کے سے بہشت مین اور دوزخ مین اور دلالت کی اسنے اسپر کہ خبر دی حضرت صلعم نے ایک مجلس مین ساتہہ تمام احوال
مخلوقات کے جب سے کہ پیدا ہوئی یہانتک کہ فنا ہو کر دوسری بار زندہ ہوگی پس شامل ہے یہ اخبار مبدا اور معاش اور معاد
سے اور ان سب حالات کو ایک مجلس مین آسان طور سے بیان کرنا خوارق عادت سے ہے اور مثل اسکے دوسرے طریق سے
وہ حدیث ہی جو ترمذی نے عمرو بن عاص سے روایت کی ہی کہ حضرت صلعم گہر سے تشریف لائے اور آپکے ہاتہہ مین دو

کاغذ تھے سو فرمایا واسطے اس خط کی جو آپکے داہنے ہاتھ مین تہا کہ یہ نوشتہ ہے رب العالمین کیطرف سے جسمین کہ نام ہین کل بہشتیون کے اور نام باپون اُنکے کی اور قبیلون انکے کی پہر انکے اخیر مین سب کو مجمل بیان کیا یعنے کل اتنے ہین کہ نہ کبھی ان مین کوئی بڑہایا جاویگا اور نہ کبھی انسے گہٹایا جاویگا پہر فرمایا واسطے اس کاغذ کے جو آپکے بائین ہاتھ مین تہا مانند اسکے بیچ حق دوزخیون کے اور حدیث کے اخیر مین کہا کہ پہر حضرت صلعم نے اونکو پہینکدیا پہر فرمایا کہ فارغ ہوا رب تمہارا بندون سے ایک گروہ بہشت مین ہے اور ایک دوزخ مین اور یہ جو کہا کہ پہر اونکو پہینکدیا تو ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونون کاغذ لوگون کو نظر آتے تہے (فتح) **حدثنا** عَبدُ اللهِ بنُ اَبِی شَیبَةَ عَن اَبِی اَحمَدَ عَن سُفیَانَ عَن اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الاَعرَجِ عَن اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ شَتَمَنِی ابنُ اٰدَمَ وَمَا یَنبَغِی لَهٗ اَن یَّشتِمَنِی وَیُکَذِّبُنِی وَمَا یَنبَغِی لَهٗ اَمَّا شَتمُهٗ اِیَّایَ فَقَولُهٗ اِنَّ لِی وَلَدًا وَاَمَّا تَکذِیبُهٗ فَقَولُهٗ لَن یُّعِیدَنِی کَمَا بَدَاَنِی **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا عزوجل فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے مجھکو گالی دی اور اسکو یہ لائق نہ تہا کہ مجھکو گالی دے اور مجھکو جہٹلایا اور اسکو یہ لائق نہ تہا پہر اسکا مجھکو گالی دینا سو اوسکے اس قول مین ہے کہ کہتا ہے کہ خدا کے واسطے اولاد ہے اور اسپر جہٹلانا اسکا مجھکو سو اوسکے قول مین ہے کہ خدا تعالی مجھکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے اُسنے مجھکو اول بار بنایا **ف** اور گالی دینا وہ ایک وصف ہے ساتھ ہر چیز کے کہ تقاضا کرے نقص کو اور نہین شک ہے کہ دعوے اولاد کا واسطے اللہ کے مستلزم ہے امکان کو جو مستدعی ہے واسطے حدوث کی اور وہ نہایت نقص ہے بیچ حق باری کے جو پاک اور بلند ہے اور مراد حدیث سے اس جگہہ یہ قول اسکا ہے کہ خدا مجھکو کبھی دوسری بار نہین بناویگا جیسے اُسنے مجھکو پہلی بار بنایا اور یہ قول اون لوگون کا ہے جو مرنے کے بعد جی اوٹہنے کے منکر ہین بت پرستون سے (فتح) **حدثنا** قُتَیبَةُ ثَنَا مُغِیرَةُ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ القُرَشِیُّ عَن اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الاَعرَجِ عَن اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَی اللهُ الخَلقَ کَتَبَ فِی کِتَابِهٖ فَهُوَ عِندَهٗ فَوقَ العَرشِ اِنَّ رَحمَتِی غَلَبَت غَضَبِی **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالی نے خلقت کو پیدا کیا تو عرش پر اپنے پاس لکہہ رکہا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑہ گئی میرے غصے پر یعنے غصے سے خدا تعالی کی رحمت زیادہ ہے **ف** بعض کہتے ہین کہ معنے فوق کے یہان تلے کے ہین یعنے عرش سے تلے اور باعث اس تاویل کا یہ ہے کہ بعید ہے کہ ہو کوئی چیز مخلوقات سے اوپر عرش کے اور نہین ہے کوئی ڈر بیچ جاری کرنے اسکے کے اوپر ظاہر اپنے کے سو واسطے کہ عرش بہی ایک مخلوق ہے مخلوقات سے اور احتمال ہے کہ مراد عندہ سے یہ ہو کہ اسکا علم خدا تعالی کے پاس ہے پس ہوگی عندیت مکانیہ بلکہ یہ اشارت ہے کہ وہ خلق سے کمال پوشیدہ ہے اور دور ہے انکے ادراک اور سمجہہ سے اور مراد غضب سے لازم اسکا ہے اور وہ ارادہ پہنچانے عذاب کا ہے طرف اس شخص کے کہ واقع ہوا اسپر غضب سو واسطے کہ سبق اور غلبہ باعتبار تعلق کے ہے یعنے تعلق رحمت کا غالب ہے سابق ہے اور تعلق

غضب کے اسواسطے کہ رحمت مقتضی ذات پاک اسکی کا ہے اور اوپر غضب پس وہ موقوف ہے اوپر سابق ہونے عمل کے بندی حادث سے اور ساتھ اس تقریر کے دفع ہو گا اعتراض اس شخص کا جو وارد کرتا ہے واقع ہونے عذاب کے کو پہلے رحمت کی بعضی جگہون مین مانند اسکے جو داخل ہو گا آگ مین موحدین سے پھر نکلے گا اس سے ساتھ ساتھ شفاعت وغیرہ کے اور بعضی کہتے ہین کہ معنے غلبے کی کثرت اور شمول ہین یعنے اکثر افعال اُسکے اور یہ سب تقریر بنا برا سکے ہے کہ رحمت اور غضب ذات کی صفتون سے ہین اور بعضے علما کہتے ہین کہ رحمت اور غضب فعل کی صفتون سے ہین ذات کی صفتون سے نہین اور نہین مانع ہے مقدم ہونے بعض فعلون کے سے اوپر بعض کے پس ہو گی اشارت ساتھ رحمت کے طرف بسانے آدم کے بہشت مین جبکہ پہلے پہل پیدا ہوے مثلا اور مقابل اسکے وہ چیز ہے جو واقع ہوئی ہے نکالنے اسکے سے بہشت سے اور بدستور رہا سپر حال تمام ہستون کا ساتھ مقدم کرنے رحمت کے بیچ پیدایش انکی کے ساتھ فراخی کرنے کے اوپر انکے رزق وغیرہ سے پھر واقع ہوتا تھا اوپر اُنکے عذاب بسبب کفر انکے کے اور جو بعضے موحدین کے عذاب کا اعتراض ہوتا ہے تو انکے حق مین رحمت سابق ہے اور اگر اسکا وجود نہ ہوتا تو ہمیشہ اسی مین رہتے اور طیبی نے کہا کہ بیچ سابق ہونے رحمت کے اشارت ہے طرف اسکے کہ حصہ خلقت کا رحمت سے اکثر ہے حصہ انکے سے عذاب سے اور یہ کہ پہونچتے ہین اسکو آدمی بغیر استحقاق کے اور تحقیق غضب نہین پہنچتی اسکو مگر ساتھ استحقاق کے پس رحمت شامل ہے آدمی کو جنین ہونے کی حالت مین اور شیر خوارگی کی حالت مین اور دودھ چھوڑنے کی حالت مین پہلے اس سے کہ صادر ہو اس سے کوئی چیز بندگی سے اور نہین لاحق ہوتا اسکو غضب مگر بعد اسکے کہ صادر ہو اس سے گناہ جو مستحق ہے ساتھ اسکے غضب کو (فتح) **باب** مَاجَاءَ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ یعنے بیان ہر اس چیز کا کہ وارد ہوئی بیچ باب سات زمینون کے **ف** یعنے بیچ بیان وضع انکی کے یعنے آیا مین برابر ہین یا تلے اوپر وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ الاٰیۃ یعنے اللہ وہ ہے جسنے بنائے سات آسمان اور زمین بھی اتنی **ف** داؤدی نے کہا کہ زمینین ایک دوسری کے اوپر نیچے ہین مانند آسمانون کے اور بعضے متکلمین سے منقول ہے کہ مثلیت خاص عدد مین ہے یعنے جتنے آسمان ہین اتنی ہی زمینین ہین اور ساتون آپس مین متجاور ہین یعنے برابر ہین نیچے اوپر نہین اور ابن تین نے بعضون سے حکایت کیا ہے کہ زمین صرف ایک ہی ہے اور یہ قول مردود ہے ساتھ قرآن اور سنت کے اور دلالت کرتی ہے واسطے قول ظاہر کے جو ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہے ومن الارض مثلهن ابن عباس نے کہا کہ ہر زمین پر مثل ابراہیم کے ہے اور مانند اسکے کہ زمین پر ہے خلق سے اور ایک روایت مین ابن عباس سے ہے کہ مثل انکی یعنے سات زمینین ہین ہر زمین مین آدم ہے مانند آدم تمہارے کی اور نوح ہے مانند نوح تمہارے کے اور ابراہیم مانند ابراہیم تمہارے کی اور عیسے مانند عیسے تمہارے کے اور نبی یعنے محمد مانند محمد تمہارے کے بیہقی نے کہا کہ اسکی سند صحیح ہے لیکن شاذ ہے ساتھ مرہ راوی کے اور ایک روایت مین ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ اگر مین تمکو اس آیت کی تفسیر بیان کرون تو البتہ تم کفر کرو اور کفر تمہارا یہی ہے کہ اس آیت کو جھٹلاؤ اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے

کر وہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں اور ظاہر اس آیت کا وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ اہل ہیئت کو بھی رد کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں
کہ نہیں ہے مسافت اور دوری درمیان ایک زمین اور دوسری زمین کے اگرچہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں اور یہ ساتوں
زمین سخت ہے اور اسکا پیٹ نہیں اور اسکے وسط میں مرکز ہے اور وہ ایک نقطہ ہے فرض کیا ہوا متوہم وغیرہ اقوال
انکے جنپر کوئی دلیل نہیں اور ترمذی وغیرہ نے ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ ہر ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان
پانچسو برس کی راہ ہے اور ہر آسمان کی موٹائی بھی اسیطرح ہے یعنے پانچسو برس کی راہ ہے اور ایک روایت مرفوع میں آیا ہے
کہ ہر ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان اکہتر یا بہتر سال کی راہ ہے اور تطبیق دونوں حدیثوں میں اسطور
سے دی گئی ہے کہ اختلاف مسافت کا درمیان دونوں کے باعتبار آہستہ چلنے اور تیز چلنے کے ہے (فتح) وَالسَّقْفُ
الْمَرْفُوْعُ السَّمَآءُ یعنے سقف المرفوع کہ قرآن میں واقع ہے اسکے معنے آسمان ہیں **ف** اور ربیع سے روایت ہے
کہ سقف مرفوع سے مراد عرش ہے اور پہلے معنے اکثر ہیں اور یہ تقاضا کرتا ہے رد کو اس شخص پر جو کہتا ہے کہ آسمان
گول ہے اسواسطے کہ سقف عربی زبان میں گول نہیں ہوتا (فتح) سَمْكَهَا بِنَآءَهَا یعنے سمکہا جو آیت رفع سمکہا میں واقع
ہوا ہے اسکے معنے یہ ہیں یعنے بلند کیا عمارت اسکی کو وَالْحُبُكُ اسْتِوَآؤُهَا وَحُسْنُهَا یعنے مراد حبک سے کہ آیت وَ
السَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ میں واقع ہے برابری اسکی اور خوبی اسکی ہے اَذِنَتْ سَمِعَتْ وَاَطَاعَتْ یعنی لفظ اذنت کا کہ آیت
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ میں واقع ہے اسکے معنے یہ ہیں کہ خدا کا حکم سن لے اور اسکا کہا مان لے اور قبول کیے اسچیز کو کہ اس سے
ارادہ کی گئی وَاَلْقَتْ اَخْرَجَتْ مَا فِيْهَا مِنَ الْمَوْتٰى وَتَخَلَّتْ عَنْهُمْ یعنے القت کے معنے جو آیت والقت ما فیہا وتخلت
میں واقع ہے یہ ہیں کہ نکال ڈالے جو کچھ اسمیں ہے مُردوں سے اور خالی ہو جاوے انسے طَحٰهَا دَحٰهَا یعنے لفظ طحہا کے
معنے جو آیت والارض وما طحہا میں واقع ہے دحاہا ہیں یعنی اسکو صاف بچھایا یعنے ہر طرف سے داہنے اور بائیں۔
بِالسَّاهِرَةِ وَجْهُ الْاَرْضِ كَانَ فِيْهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ یعنے بالساہرۃ کے معنے کہ آیت فاذا ہم بالساہرۃ میں
واقع ہیں روے زمین ہیں کہ اسمیں جاندار چیزیں ہوں انکا سونا اور جاگنا اسمیں ہو حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مُلَيْكَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ اَرْضٍ فَدَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ
الْاَرْضَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ
ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے کہ اسکے اور چند لوگوں کے درمیان ایک زمین میں جھگڑا تھا تو ابوسلمہ عائشہ رضی کے پاس گیا اور انسے
یہ جھگڑا ذکر کیا تو عائشہ رضی نے کہا کہ اے ابوسلمہ بچ زمین سے پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظلم سے
بالشت بھر زمین چھین لے گا تو اسکے گلے میں سات طبق زمین کا طوق ڈالا جاویگا **ف** اس حدیث کی شرح مظالم
میں گذر چکی ہے حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ

لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شَیْئًا مِّنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِ حَقِّہٖ خُسِفَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ زمین ناحق لیگا وہ زمین میں ساتوں طبق تک دھنسایا جاویگا حدثنا محمد بن المثنی ثنا عبد الوھاب ثنا ایوب عن محمد عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال الزمان قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السموٰت والارض السنۃ اثنا عشر شھرا منھا اربعۃ حرم ثلاث متوالیات ذوالقعدۃ وذوالحجۃ والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اسدن تہا جبکہ خدا تعالیٰ نے زمین آسمان بنائے تہے ایک برس بارہ مہینے کا ہے ان میں سے چار مہینے حرام ہیں یعنی ان میں لڑنا بہڑنا درست نہیں تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں یعنے ایک دوسرے کے پے در پے آتے ہیں سو ذیقعدہ اور ذی حجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی ورشعبان کے بیچ میں ہو **ف** اس حدیث کی شرح اکثر علم میں گذر چکی ہے اور کچھ آئندہ آویگی حدثنا عبید بن اسمٰعیل ثنا ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انہ خاصمتہ اروی فی حق زعمت انہ انتقصہ لھا الی مروان فقال سعید انا انتقص من حقھا شیئا اشھد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اخذ شبرا من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیٰمۃ من سبع ارضین قال ابن ابی الزناد عن ھشام عن ابیہ قال قال لی سعید بن زید دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہو کہ جھگڑا کیا اس سے اروی نے پاس مروان کے کہ سو نت حاکم تہا بیچ ایک زمین کے کہ گمان کیا اروی نے کہ اُسنے اسکا حق کم کر دیا ہے یعنے اسکی کچھ زمین چہین لی ہے تو سعید نے کہا کہ میں اسکے حق سے کچھ چیز کم کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہے کہ جو کوئی ظلم سے بالشت بہر زمین چہین لے گا تو قیامت کے دن اسکے گلے میں سات طبق زمین کا طوق ڈالا جاویگا **ف** اس حدیث کی پوری بحث کتاب مظالم میں گذر چکی ہے باب فی النجوم باب ہے بیان میں ستاروں کے وقال قتادۃ ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح خلق ھذہ النجوم لثلاث جعلھا زینۃ للسماء ورجوما للشیاطین وعلامات یھتدی بھا فمن تاول فیھا بغیر ذلک اخطا واضاع نصیبہ وتکلف ما لا علم لہ بہ کہا قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہ ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو چراغوں سے کہ خدا تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین چیز کے واسطے پیدا کیا ایک یہ کہ اس سے آسمان کو رونق دی دوسرے یہ کہ انکو شیطانوں کی پہینک مار ٹہیرایا تیسرے یہ کہ انکو نشانیاں ٹہرایا کہ انکے ساتھ راہ پائی جاوے سو جو تاویل کرے انمیں بغیر تین چیزوں کے تو اُسنے خطا کی اور اپنا حصہ ضائع کیا اور تکلف کیا بیچ سمجھنے اس چیز کے کہ اسکا اسکو علم نہیں **ف** موصول کیا ہے اسکو عبد بن حمید نے شیبان کے طریق سے اور اسکی آخر میں اتنا

اور زیادہ کیا ہے کہ بعض جاہلوں نے ان ستاروں میں کہانت پیدا کی ہے کہ جو فلانی ستارے کے ساتھ درخت لگاوے تو ایسا
ہوتا ہے اور جو فلانے ستارے کے ساتھ سفر کرے تو اسکے واسطے ایسا ہوتا ہے اور قسم ہے میری عمر کی کہ ستاروں سے
کوئی ستارہ نہیں مگر کہ پیدا ہوتا ہے ساتھ اسکے دراز قد اور پست قد اور سرخ رنگ اور سفید اور خوبصورت اور بد
صورت اور نہیں علم ان ستاروں کا اور اس چوپایے کا اور اس جانور کا کچھہ چیز اس غیب سے اور ساتھ اس زیادت کے ظاہر
ہوگی مناسبت اور ذکر نے مصنف کی اس چیز کو کہ ذکر کیا ہے اسکو تغیر چیزوں کے سے جو ذکر کیا انکو قرآن سے اگرچہ بعض کا
ذکر ہے سطر اگا واقع ہوا ہے داؤدی نے کہا کہ قول قتادہ کا حسن ہے لیکن قول اسکا اخطأ و اضاع نصیبہ بس تحقیق کوتاہی کی
اس میں قتادہ نے بلکہ جو یہ بات کہے وہ کافر ہے اور نہیں متعین ہو کفر اسکے قائل کے حق میں اور سوائے اسکے نہیں کہ کافر
ہوتا ہے جو منسوب کرے طرف انکے اختراع کو اور ایسا جو ٹہیراوے انکو علامت اوپر حدوث کسی امر کے بیچ زمین کے تو نہیں
اور اسکی تقریر باب الاستسقاء میں گذر چکی ہے اور سلمان فارسی سے روایت ہے کہ ستارے متعلق ہیں یعنی لٹکے ہوئے ہیں
وہے آسمان میں مانند لٹکانے قندیلوں کے مسجد میں (فتح) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَشِيمًا مُتَغَيِّرًا یعنے اور ابن عباس نے
کہا کہ ہشیما کے معنے جو آیت فاصبح ہشیما میں واقع ہے متغیر ہے یعنی چورا ہوا ہوا وَالْأَبُّ مَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ یعنے اب
کے معنے جو آیت ابا متاعا لکم میں واقع ہے وہ چیز ہے جسکو مواشی کہاویں **ف** اور بعض کہتے ہیں کہ اب کے معنے
گہانس ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اب ہر چیز ہے کہ روے زمین پر اوگے وَالْأَنَامُ الْخَلْقُ یعنے اور انام کے معنے جو آیت
والارض وضعها للانام میں واقع ہوا ہے خلقت ہیں بَرْزَخٌ حَاجِزٌ یعنے برزخ کے معنے جو آیت بینهما برزخ میں واقع ہوا
ہے حاجز ہیں یعنے پردہ اوٹ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلْفَافًا مُلْتَفَّةً یعنے اور مجاہد نے کہا کہ الفافا کے معنے جو آیت
وجنات الفافا میں واقع ہے آپس میں لپٹے ہوئے ہیں وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ یعنے غلبا کے معنے بھی آپس میں لپٹے ہوئے
ہیں جو آیت وحدائق غلبا میں واقع ہوئے ہے فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ یعنے اور
فراشا کے معنے بچھونا ہے مانند اس آیت کی کہ واسطے تمہارے زمین میں ٹہکانا ہے اور ٹہیرنا نَكِدًا قَلِيلًا یعنے نکدا
کے معنے جو آیت لا یخرج الا نکدا میں واقع ہے تہوڑی چیز ہیں جو فائدہ نہیں دیتی **ف** ابن عباس سے روایت
ہے کہ یہ مثال ہے جو بیان کی گئی ہے واسطے کافروں کے مانند زمین شور کے کہ اس سے برکت نہیں نکلتی **باب**
صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ باب ہے بیان تفسیر اس آیت کی کہ سورج اور چاند حساب معین کے ساتھ چلتے ہیں و
قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحَى یعنے اور مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ سورج اور چاند پہرتے ہیں ساتھ حساب معین
کے مانند پہرنے چکی کے کہ ایک چال سے پہرتی ہے **ف** اور مراد مجاہد کی یہ ہے کہ وہ جاری ہیں اوپر حسب حرکت
دحویہ دوریہ کے یعنے گول حرکت اور اوپر وضع اسکی کے (فتح) وَقَالَ غَيْرُهُ بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا
اور مجاہد کے غیر نے کہا کہ دونوں چلتے ہیں ساتھ حساب اور منازل کے نہیں تجاوز کرتے اس سے حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ

حسبان مثل شهاب وشهبان یعنے اور حسبان جمع ہے حساب کے مثل شہاب کے اور شہبان کے ضحاها ضوءها
یعنے ضحاها کے معنی جو آیت والشمس وضحٰها مین واقع ہے روشنی اسکی ہے ان تدرک القمر لا یستر ضوء احدهما
ضوء الآخر ولا ینبغی لهما ذلك یعنے آیت ان تدرک القمر کے معنی یہ ہین کہ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو نہین
ڈہانکتی اور نہ انکو یہ بات لائق ہے سابق النهار یتطالبان حثیثین یعنے آیت ولا اللیل سابق النهار کے معنی یہ ہین کہ دن اور
رات ایکدوسرے کو طلب کرتے ہین ساتہ جلدی کے یعنی چاہتے ہین کہ ایکدوسرے پر غالب آوین لیکن غالب نہین آسکتے
بلکہ ایکدوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہین نسلخ نخرج احدهما من الآخر ویجری کل واحد منهما یعنے نسلخ کے
معنے یہ ہین کہ نکالتے ہم ایک کو دوسرے سے اور چلتا ہے ہر ایک دونون مین سے بدستور آسمان مین بدستور واهیة وهیها
تشققها یعنے واہیہ کے معنے جو آیت فهی یومئذ واهیة مین واقع ہے پہٹ جانا اوسکا ہے ارجائها ما لم ینشق
منها فهم علی حافتیه یعنے آیت والملك علی ارجائها کے معنے یہ ہین کہ فرشتے اسکے کنارون پر ہونگے جب تک
کہ نہ پہٹے گا اُن سے پس وہ اسکے کنارون پر ہونگے مانند قول تیرے کے کہ وہ کنوئین کے کنارون پر اغطش وجن
اظلم یعنے اغطش اور جن کے معنے ظلم ہین یعنے سیاہ ہوئی رات قال الحسن کورت تکور حتی تذهب
ضوءها یعنے اور حسن نے کہا کہ کورت کے معنے جو آیت اذا الشمس کورت مین واقع ہوا یہ ہین کہ لپیٹا جاوے سورج یہانتک
کہ اسکی روشنی دور ہو جاوے ویقال واللیل وما وسق جمع من دابة اور کہا جاتا ہے اس آیت کی تفسیر مین
یعنے قسم ہے رات کی اور جو جمع کیا اسنے چوپایون سے اتسق استوی یعنے اتسق کے معنے استوی کے ہین یعنے
سیدہا اور برابر ہوا بروجا منازل الشمس والقمر یعنے بروج سورج اور چاند کی منزلین ہین ف اور مجاہد
سے روایت ہے کہ بروج ستارے ہین اور ابو صالح سے روایت ہے کہ وہ بڑے بڑے ستارے ہین اور بعض کہتے ہین کہ وہ
محل ہین آسمانون مین اور قتادہ سے روایت ہے کہ محل ہین آسمان کے دروازون پر اُن مین چوکیدار رہتے ہین اہل
ہیئت کے نزدیک بروج منازل کے غیر ہین پس اُنکے نزدیک برج بارہ ہین اور منازل اٹہائیس ہین اور ہر برج عبارت
ہے دو منزلون سے اور ثلث منزل سے (فتح) الحرور بالنهار مع الشمس یعنے حرور وہ ہے جو دنکو سورج کے
ساتہ ہو یعنے گرمی آفتاب کی ف اور فراء نے کہا کہ حرور گرمی دائم کو کہتے ہین خواہ دنکو ہو یا رات کو اور سموم
دنکو ہوتی ہے وقال ابن عباس ورؤبة الحرور والسموم بالنهار یعنے ابن عباس نے کہا کہ حرور وہ گرمی
ہے جو رات کو ہو اور سموم وہ گرمی ہے جو دنکو ہو ف اور سدی نے کہا کہ مراد ساتہ ظل اور حرور کے آیت مین
بہشت اور دوزخ ہے یقال یولج یکور یعنے کہا جاتا ہے کہ یولج کے معنے یکور ہین یعنے لپیٹا ہے ف اور
ابو عبیدہ نے کہا کہ یولج کے معنے یہ ہین کہ کمی ہوتی ہے رات سے پس زیادتی ہوتی ہے دن مین اور اسی طرح دن اور
مجاہد سے روایت ہے کہ جو چیز ایک سے کم ہو وہ دوسرے مین داخل ہوتی ہے اور قتادہ سے روایت ہے کہ موسم گرمی کا

رات اسکی دن مین داخل ہوتی ہے اور موسم سردی کا دن اسکی رات مین داخل ہوتا ہے (فتح) وَلِيجَةً کُلُّ شَيْءٍ اَدْخَلتَهٗ فِي شَيْءٍ یعنے ولیجہ...... وہ چیز جس کہ داخل کرے تو اسکو کسی چیز مین **ف** یہ قول ابو عبیدہ کا ہے یعنے قول اللہ تعالی کا ولم تیخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المومنین ولیجۃ یعنی ہر وہ چیز کہ داخل کرے تو اسکو کسی چیز مین کہ وہ اس سے نہ ہو پس وہ ولیجہ ہے اور معنے یہ ہین کہ نہ پکڑو دوست اسکو جو مسلمانون مین سے نہین (فتح) **حدثنا** محمد بن يوسف ثنا سفيان عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي ذر **قال** قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم لابي ذر حين غربت الشمس اتدري اين تذهب قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تذهب حتى تسجد تحت العرش فتستاذن فيؤذن لها ويوشك ان تسجد فلا يقبل منها وتستاذن فلا يؤذن لها يقال لها ارجعي من حيث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله تعالى والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم **ترجمہ** ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سی فرمایا جبکہ سورج غروب ہوا کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہے یعنی بعد غروب ہونے کے سو مین نے کہا کہ خدا اور اسکا رسول خوب جانتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جاتا ہے سجدہ کرتا ہے عرش کے نیچے پہر اجازت مانگتا ہے کہ طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پہر اسکو اجازت ملتی ہی اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کریگا اور اسکا سجدہ قبول ہوگا اور اجازت مانگے گا دورہ کرنے کی تو اسکو اجازت نہ ملیگی پہر اسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدہر سے تو آیا ہے تو چڑہے گا پچہم کیطرف سی تو یہی مطلب ہے قرآن مین خدا تعالی کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک اندازہ ٹہیرایا ہوا ہے عزت والی دانا کا **ف** اس آیت کی پوری شرح تفسیر سورہ یٰس مین آویگی اور غرض اس سی اسجگہہ بیان سیر آفتاب کا ہے ہر دن اور رات مین اور اسکا ظاہر مخالف ہے واسطے قول اہل ہیئت کے کہ سورج آسمان مین گڑا ہوا ہے پس اہل ہیئت کا قول تقاضا کرتا ہے کہ آسمان گہومتا ہے اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ فقط آفتاب ہی چلتا پہرتا ہے آسمان نہین چلتا اور مثل اسکی ہے قول اللہ تعالی کا دوسری آیت مین کل فی فلک یسبحون یعنے ہر ایک سورج چاند اور ستارون سی آسمان مین گہومتے ہین اور ابن عربی نے کہا کہ ایک قوم نے اسکی سجدہ سے انکار کیا ہی اور اسکا سجدہ صحیح اور ممکن ہے اور تاویل کیا ہے اسکو ایک قوم نے اوپر اسچیز کے کہ وہ اسیر ہے تسخیر دائمی سے اور نہین مانع ہے کہ اپنے مجرے سی نکلکر سجدہ کرے پہر رجوع کرے اپنے مجرے مین مین کہتا ہون کہ اگر مراد ساتھہ نکلنے کی وقوف ہے یعنے کہڑا ہونا تو واضح ہے نہین تو نہین ہے کوئی دلیل اوپر نکلنے کے مجرے سی اور احتمال ہے کہ ہو مراد سجدہ سی سجدہ ان فرشتون کا کہ اسکے ساتھہ موکل ہین یعنے جو اسپر تعین ہے یا سجدہ کرتا ہے ساتھہ صورت حال کے پس ہوگی مراد زیادتی فرمانبرداری اور خضوع مین اسوقت مین (فتح) **حدثنا** مسدد ثنا عبد العزيز بن المختار ثنا عبد الله الداناج حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

الشمس والقمر مکوران یوم القیمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاویگی قیامت کے دن یعنے بے نور ہو جاویگی **ف** اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پہر آگ میں ڈالے جاوین گے خطابی نے کہا نہیں مراد ساتھ ڈالنے انکے کے آگ میں عذاب کرنا اونکا ساتھ اسکے ولیکن وہ واسطے ملامت کرنے کے واسطے ان لوگون کے جو دنیا میں انکو پوجتے تہے تاکہ جان لین کہ انکا پوجنا باطل تہا اور بعضے کہتے ہین کہ سورج اور چاند آگ سے ہی پیدا ہوئے ہین تو اسی مین پہر ڈالے جاوینگے اور اسمعیلی نے کہا کہ آگ مین ڈالنے سے انکا عذاب کرنا لازم نہیں آتا پس تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے آگ مین فرشتے ہین اور پتہر وغیرہ تاکہ ہو واسطے دوزخیون کے عذاب اور ایک ہتہیار عذاب کے ہتہیارون سے اور جو چاہے اللہ اُس سے پس ہونگے وہ عذاب کیے گئے (فتح) **حدثنا** یحیی بن سلیمان حدثنی ابن وھب اخبرنی عمرو ان عبد الرحمن بن القاسم حدثہ عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما ایتان من ایات اللہ فاذا رایتموھا فصلوا **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند مین کسی کے مرنے جینے سے گہن نہین پڑتا ولیکن وہ دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون مین سے سو جب تم گہن کو دیکہا کرو تو نماز پڑہا کرو یعنے یہانتک کہ وہ روشن ہو جاوے **ف** اسکی شرح کتاب الکسوف مین گذر چکی **حدثنا** اسمعیل بن ابی اویس حدثنی مالک عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتم ذلک فاذکروا اللہ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسی کے مرنے جینے سے ان مین گہن نہین پڑتا سو جب تم گہن کو دیکہا کرو تو اللہ کو یاد کیا کرو **حدثنا** یحیی بن بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب اخبرنی عروۃ ان عائشۃ اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خسفت الشمس قام فکبر وقرا قراءۃ طویلۃ ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع راسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ وقام کما ھو فقرا قراءۃ طویلۃ وھی ادنی من القراءۃ الاولی ثم رکع رکوعا طویلا وھی ادنی من الرکعۃ الاولی ثم سجد سجودا طویلا ثم فعل فی الرکعۃ الاخرۃ مثل ذلک ثم سلم وقد تجلت الشمس فخطب الناس فقال فی کسوف الشمس والقمر انھما ایتان من ایات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتموھما فافزعوا الی الصلوۃ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہوئے جس دن مین سورج مین گہن پڑا پس اللہ اکبر کہا اور قرات پڑہی دراز پہر رکوع کیا دراز پہر رکوع سے سر اٹہایا پس کہا سمع اللہ لمن حمدہ اور بدستور کہڑے رہے پہر قرات پڑہی دراز اور وہ پہلی قرات سے کمتر تہی پہر رکوع کیا دراز اور وہ پہلے رکوع سے کمتر تہا پہر سجدہ

کیا دراز پھر دوسری رکعت میں بھی اسیطرح کیا پھر سلام پھیری اور حالانکہ روشن ہو گیا تھا آفتاب پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا
پس فرمایا یہہ حق گہن آفتاب اور چاند کے کہ وہ دو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں سے کسی کے مرنے جینے سے ان میں
گہن نہیں پڑتا پس جب تم گہن کو دیکھا کرو پس متوجہ ہو طرف نماز کے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا یَحْیٰی
عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ثَنِیْ قَیْسٌ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا یَنْکَسِفَانِ
لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنَّہُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُمَا فَصَلُّوْا **ترجمہ** ابو مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے جینے سے گہن نہیں پڑتا ولیکن وہ دونشانیاں ہیں خدا تعالی
کی نشانیوں سے سو جب تم اسکو دیکھا کرو تو نماز پڑھا کرو **ف** ان سب حدیثوں کی شرح کسوف میں گذر چکی ہے ۔
باب مَاجَاءَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ باب ہے بیان میں
اسچیز کے کہ آئی ہے بیچ مضمون اس آیت کے کہ اللہ وہ ہے جو بھیجتا ہے باؤں کو واسطے خوشخبری دینے کے آگے اپنی رحمت
کے یعنے مینہ کے **ف** اسکی تفسیر آیندہ آویگی قَاصِفًا تَقْصِفُ کُلَّ شَیْءٍ مراد اس سے تفسیر کرنی اس آیت کی
ہے فیرسل علیکم قاصفا من الریح یعنے پس بھیجتا ہے تم پر سخت ہوا ابو عبیدہ نے کہا کہ قاصف وہ ہوا ہے جو ہر چیز کو
پیس ڈالے لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ جَمْعُ مُلْقِحَۃٍ **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے وارسلنا الریاح لواقح یعنے چلادیں ہمنے
باویں رس بھریں اور یہ کہ اصل لواقح کا ملاقح ہے اور اسکا واحد ملقحہ ہے یعنے حاملہ کرنے والی **ف** اور یہہ قول ابو
عبیدہ کا ہے اور ابن سحق کا اور انکے سوا اور لوگ اس سے انکار کرتے ہیں یعنے کہتے ہیں کہ لواقح وہ ہیں جو خود حاملہ ہوں اور طبری
نے کہا کہ صواب یہہ ہے کہ ہوا ایک وجہ سے حاملہ ہے اور ایک وجہ سے حاملہ کرنے والی ہے سو حمل کرنا اسکا اٹھانا اسکا ہے پانی
کو اور القاح اسکا عمل کرنا اسکا بادل میں ہے پھر ابن مسعود سے روایت کی کہ بھیجتا ہے اللہ باؤں کو سو اٹھاتی ہیں پانی کو
پس حاملہ کرتی ہیں بادل کو اور اسکو لیجاتی ہیں پھر اسکو برساتی ہیں (فتح) اِعْصَارٌ رِیْحٌ عَاصِفٌ تَھُبُّ مِنَ الْاَرْضِ
اِلَی السَّمَاءِ کَعَمُوْدٍ فِیْہِ نَارٌ مراد ساتھ اسکے تفسیر اس آیت کی ہے فاصابہا اعصار یعنے اعصار سخت ہوا کو کہتے ہیں جو زمین
سے آسمان کو چلتی ہے مانند ستون کے کہ اسمیں آگ ہو صِرٌّ بَرْدٌ یعنے صر کے معنی سردی ہے **ف** مراد اس سے اس
آیت کی تفسیر ہے ریح فیہا صر **ف** ابو عبیدہ نے کہا کہ صر سخت سردی ہے نُشُرًا مُتَفَرِّقَۃً یعنے نشر کے معنی جدا جدا
ہیں یعنے ہر طرف سے اسکے کنارے سے چلتی ہے **حدثنا** اٰدَمُ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مجھکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئے عادکی قوم پچھم کی ہوا سے
ف یہ اشارہ ہے طرف آیت کے بیچ قصے احزاب کے فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا اور بعضے کہتے ہیں کہ صبا وہ
ہوا ہے جسنے یوسف کے کرتے کی خوشبو یعقوب علیہ السلام کو پہنچائی تھی پہلے اس سے کہ وہ انکے پاس پہنچیں ابن بطا

نے کہا کہ اس حدیث مین تفضیل ہے بعض مخلوقات کی بعض پر اور اسمین خبر دینا آدمی کا ہے نفس اپنے سے ساتھہ اسچیز کے کہ فضیلت دی ہی اسکو اللہ تعالی نے بطور بیان کرنے نعمت کے نہ بطور فخر کے اور یہ کہ جائز ہے خبر دینی پہلی امتون سے اور ہلاک ہونے انکے سے (فتح) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ الآيَةَ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب آسمان مین بادل دیکھتے تہے تو خوف سے کبہی آگے بڑہتے اور کبہی پیچہے ہٹتے اور کبہی گہر مین جاتے ہے اور کبہی باہر آتے تہے اور آپکا چہرہ متغیر ہو جاتا تہا پہر جب مینہ برستا تہا تو آپ سے وہ حالت دور ہوتی تہی تو عائشہ رض نے آپ سے اسکا سبب پوچہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ شاید یہ بادل ایسا ہو جیسا کہ عاد کی قوم نے کہا پہر جب دیکہا اونہون نے اسکو ابر سامنے آیا انکے نالون کے بولے یہ ابر ہے ہمپر پانی برسانے والا آخر آیت تک **ف** اور اس حدیث مین یاد دلانا ہے اسچیز کا کہ غافل ہوتا ہے اس سے آدمی اس قسم سے کہ واقع ہوئی ہے واسطے پہلی امتون کے اور ڈرانا ہے انکی راہ مین چلنے سے واسطے خوف واقع ہونے اسچیز کے کہ انکو پہونچی اور اسمین شفقت ہے حضرت م کی اپنی امت پر اور رحمت آپ کی واسطے انکے جیسا کہ تعریف کی ہے آپکی اللہ نے اور اگر کوئی کہے کہ حضرت م نے کسطرح خوف کیا معذب ہونے اس قوم کے سے جسمین خود حضرت م موجود تہے باوجودیکہ خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ نہین ہے اللہ کہ انکو عذاب کرے اور حالانکہ تو انکے بیچ موجود ہو اور جواب یہ ہے کہ یہ آیت اس قصے کے بعد اتری ہے اور متعین ہوتا ہے حمل اوپر اسکے اسواسطے کہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر کرامت کے واسطے حضرت م کے اور بلند ہونے آپکے پس نہ خیال کیا جاوے گا کم ہونا درجے آپکے کا ہرگز اور اعتراض کیا جاتا ہے اوپر اسکے کہ آیت انفال کی بیچ حق مشرکین اہل بدر کے ہے اور عائشہ کی حدیث مین اشعار ہے کہ حضرت م کا ہمیشہ یہی دستور تہا اور اوسکے جواب مین یہ ہے کہ کہا جاوے کہ انفال کی آیت تخصیص کا احتمال رکہتی ہے کہ آیت مذکورین کے ساتہہ خاص ہو یا ایک وقت معین کے ساتہہ خاص ہو یا مقام خوف کا تقاضا کرتا ہے غلبے عدم امن کو مکر اللہ کے سے اور اولے تمام وجہون سے یہ ہے کہ کہا جاوے کہ خوف کیا حضرت م نے ان لوگون پر جنمین آپ نہ ہونگے یہ کہ واقع ہو ساتہہ انکے عذاب اپر ایسا نذار پس واسطے شفقت کے اوپر اسکے اور ایر کا فر پس واسطے امید اسلام اسکے (فتح) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ **بَاب** ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ باب ہے بیان مین فرشتون کے **ف** ملائکہ جمع ملک کی ہے ساتہہ فتح لام کے پس بعض کہتے ہین کہ وہ مخفف ہے مالک سے اور بعض کہتے ہین کہ مشتق ہے الوکت سے اور یہ قول سیبویہ اور جمہور کا ہے اور الوکت کے معنے رسالت کے ہین یعنے پیغمبری اور کہا جمہور اہل کلام نے مسلمانون سے کہ فرشتے اجسام لطیفہ ہین قدرت دی گئی ہے

انکو خدا نے اور متشکل ہونے کے ساتھ اشکال مختلفہ کے یعنے اپنی شکلون کو کئی طرح سے بدل سکتے ہین کبھی آدمی
کی شکل بنجاتے ہین اور کبھی کسی اور جاندار کی انکے رہنے کی جگہ آسمان ہین اور بہت باطل ہے قول اسکا جو کہتا ہے کہ وہ
ستارے ہین یا وہ عمدہ نفوس ہین جو اپنے بدنون سے جدا ہوئے ہین اور سوا اسکے اور اقوال کہ ادلہ سمعیہ مین کوئی
چیز انکے سیائی نہین جاتی اور فرشتونکی صفت اپنے کثرت مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین ان مین سے ایک حدیث عائشہ
کی ہے جو مسلم نے روایت کی ہے کہ فرشتے نور سے پیدا ہوئے ہین اور اونمین سے ایک حدیث جابر رض کی ہے جو طبرانی
نے روایت کی ہے کہ نہین ہے ساتون آسمانون مین جگہ قدم رکھنے کی اور نہ بالشت بھر اور نہ ہتھیلی کے برابر مگر کہ اُس مین
فرشتہ کھڑا ہے یا رکوع کرنے والا ہے یا سجدہ کرنے والا ہے اور اُن مین سے ایک حدیث ابوذر رض کی ہے جو ترمذی وغیرہ نے
روایت کی ہے کہ آسمان مین چار انگلی کے برابر جگہ نہین مگر کہ اسپر فرشتہ سجدہ کرنے والا ہے اور سعید بن مسیب سے روایت ہے
کہ فرشتے نہ مرد ہین اور نہ عورت نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین نہ آپسمین نکاح کرتے ہین نہ اولاد جنتے ہین مین کہتا
ہون کہ یہہ قصے فرشتون کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کے اور سارہ کے وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے کہ وے کھاتے
نہین اور ایک قصے مین آیا ہے کہ فرشتے ایک درخت سے کھاتے ہین جو ہمیشگی کا درخت ہے لیکن یہ حدیث ثابت نہین
اور یہہ ان حدیثون کے اور جو وارد ہوا ہے قرآن مین فرشتون کے ذکر سے رد ہے ان ملحدون پر جو فرشتون کے
وجود کے منکر ہین اور بخاری نے مقدم کیا ہے ذکر فرشتون کا اوپر پیغمبرون کے یعنی پہلے فرشتونکو ذکر کیا ہے
پیغمبرون کو نہ اسواسطے کہ فرشتے اسکے نزدیک افضل ہین بلکہ واسطے مقدم ہونے انکے پیدایش مین اور واسطے سابق
ہونے ذکر انکے کے قرآن مین کئی آیتون مین مانند اس آیت کے کل اٰمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ اور مانند اس
آیت کے ومن یکفر باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ اور مانند اس آیت کے ہے ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاخر
والملئکۃ والکتب والنبیین اور جابر کی حدیث مین جو حج کے باب مین آئی ہے وارد ہوا ہے کہ شروع کرو اس چیز سے کہ
شروع کیا ہے اس سے خدا تعالی نے اور نیز اسواسطے کہ وے وسائط ہین درمیان اللہ کے اور درمیان پیغمبرون کے
بیچ تبلیغ وحی کے اور شرائع کے پس مناسب ہوا کہ پہلے انکو ذکر کیا جاوے اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ فرشتے
پیغمبرون سے افضل ہون اور مینے تفضیل ملائکہ کا مسئلہ کتاب التوحید مین ذکر کیا ہے اور فرشتون کی کثرت کی
دلیلون سے ایک یہ حدیث ہے جو معراج کے بیان مین آویگی کہ بیت المعمور مین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین پھر
دوسری بار اسمین داخل نہین ہوتے (فتح) وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ جِبْرِيْلَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ یعنے کہا انس بن مالک نے کہ عبداللہ بن سلام نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا کہ جبرئیل دشمن ہے یہود کا فرشتون مین سے **ف** یہ حدیث پوری ہجرت مین آویگی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةُ یعنے ابن عباس رض نے کہا اس آیت کی تفسیر مین نحن الصافون یعنی ہم قطار باندھے ہین

یعنے مراد فرشتے ہین ف عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ کہا کہ نہین آسمان مین جگہ قدم رکہنے کی مگر کہ اسپر فرشتہ ہے کہڑا
ہے یا سجدہ کرنے والا پس یہی مراد ہے اس آیت سے وانا لنحن الصافون بہر ذکر کین بخاری نے اس باب مین
حدیثین جو تیس سے زیادہ ہین اور یہ امر اس کتاب کی نادر باتون سے ہی یعنے بہت حدیثون کا وارد کرنا پس تحقیق
عادت بخاری کی اکثر یہ ہے کہ جدا کرتا ہے حدیثون کو ساتہہ تراجم کے اور یہان اُسنے یہ کام نہین کیا اور تحقیق شامل
ہین حدیثین باب کی اوپر بعض مشہور فرشتون کے مانند جبرائیل کے اور واقع ہوا ہے ذکر اسکا باب کی اکثر حدیثون
مین اور مانند میکائیل کے اور وہ فقط سمرہ کی حدیث مین ہے اور مانند اس فرشتے کے جو آدمی کی صورت کے بنانے
پر متعین ہے اور مانند مالک کے جو دوزخ کا داروغہ ہے اور مانند فرشتے پہاڑون کے اور اُن فرشتون کے جو ہر
آسمان مین ہین اور ان فرشتون کے جو ابر مین اترتے ہین اور اُن فرشتون کے جو بیت المعمور مین داخل ہوتے ہین
اور اُن فرشتون کے جو جمعہ کے دن لوگون کو لکہتے ہین اور بہشت کی چوکیدارون کے اور ان فرشتون کے جو آگے پیچہے
آتے جاتے ہین اور واقع ہوا ہے ذکر فرشتون کا علیہم السلام بیچ ہونے اُنکے کے کہ نہین داخل ہوتے وہ جس
گہر مین [illegible] اور یہ فرشتے [illegible] اوپر قرأت نماز کے اور کہتے ہین ربنا ولک الحمد اور دعا کرتے
ہین واسطے اسکے جو نماز کی انتظار کرے اور لعنت کرتے ہین اس عورت کو جو اپنے خاوند کے بچھونے سے جدا رہے
اور اسیر جبرائیل پس تحقیق وصف کیا ہے اسکو الله نے ساتھہ روح امین کے اور روح القدس وغیرہ کے اور تفسیر
مین آیا ہے کہ جبرائیل کے معنے عبد الله ہین اور یہ لفظ سریانی ہے اور بعض کہتے ہین کہ عربی ہے اور یہ [illegible]
واسطے اتفاق کے اوپر غیر متصرف ہونے اسکے کی اور طبرانی مین ابو العالیہ سے روایت ہی کہ جبرائیل کروبیون سے
ہے اور وہ سردار فرشتون کا ہین اور طبرانی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہی کہ حضرت م نے جبرئیل ع کو فرمایا کہ تو کس
چیز پر متعین ہی جبرائیل ع نے کہا کہ ہوا اور فوجون پر حضرت م نے فرمایا اور میکائیل کس چیز پر متعین ہے
کہا کہ چیزون کے اگانے پر اور مینہ کے برسانے پر پہر حضرت م نے فرمایا اور ملک الموت کس چیز پر متعین ہے
کہا کہ روحون کے قبض کرنے پر اور اس حدیث کی اسناد مین محمد بن عبد الرحمن ہے اور وہ ضعیف کہا گیا ہے بسبب
سوء حفظ کے اور حدیث کہ روایت کی ہے طبرانی نے بیچ کیفیت پیدایش عالم کے وہ دلالت کرتی ہے کہ جبرئیل
کی پیدایش آدم ع کی پیدایش سے پہلے ہے اور یہی مقتضی ہے اس آیت کا کہ جب ہمنے فرشتون سے کہا کہ آدم
کو سجدہ کرو اور طبرانی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ حضرت م نے جبرائیل سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ مین نے کبہی
میکائیل کو ہنستے نہین دیکہا اوسنے کہا کہ جب سے آگ پیدا ہوئی تب سے وہ نہین ہنسا اور ترمذی وغیرہ نے ابو سعید رضہ
سے روایت کی ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ مین کسطرح خوش ہون اور حالانکہ قرنا والے نے منہ مین قرنا لے لیا
ہے اور انتظار کرتا ہے کہ اسکو اجازت ملے اور تحقیق مشتمل ہے کتاب عظمت واسطے ابی الشیخ کے ذکر فرشتون کے سے

اور یہ احادیث اور آثار کثیرہ کہ جو چاہے اوسکو تلاش کرکے مطالعہ کرے اور ہمین حضرت علی رض سے روایت ہے کہ ذکر کیا انہون نے فرشتون کو پس کہا کہ بعض اُن مین سے امین ہین اوپر پیغام اور وحی اسکے کہ اور نگہبان واسطے بندون اسکے کے اور دربان واسطے بہشت اسکے کہ اور ثابت ہین تحت کی زمین مین قدم اونکے اور اونچی ہین ساتوین آسمان سے گردنین انکی باہر نکلنے والی ہین جہان کے کنارون سے مونڈھے انکے ملے ہوئے ہین عرش کے پایون سے آنسوؤں کے رفتہ) حدثنا هدبة بن خالد ثنا همام عن قتادة ح وقال لي خليفة ثنا يزيد بن زريع ثنا سعيد وهشام ثنا قتادة ثنا انس بن مالك عن مالك بن صعصعة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم بينا انا عند البيت بين النائم واليقظان فذكر رجلا بين الرجلين فاتيت بطست من ذهب ملآن حكمة وايمانا فشق من النحر الى مراق البطن ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملأ حكمة وايمانا واتيت بدابة ابيض دون البغل وفوق الحمار البراق فانطلقت مع جبريل حتى اتينا السماء الدنيا قيل من هذا قيل جبريل قيل ومن معك قيل محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فاتيت على ادم فسلمت عليه فقال مرحبا بك من ابن ونبي فاتينا السماء الثانية قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فاتيت على عيسى ويحيى فقالا مرحبا بك من اخ ونبي فاتينا السماء الثالثة قيل من هذا قيل جبريل قيل ومن معك قيل محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فاتيت على يوسف فسلمت عليه فقال مرحبا بك من اخ ونبي فاتينا السماء الرابعة قيل من هذا قال جبريل قيل من معك قيل محمد صلى الله عليه وسلم قيل وقد ارسل اليه قيل نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فاتيت على ادريس فسلمت عليه فقال مرحبا بك من اخ ونبي فاتينا السماء الخامسة قيل من هذا قيل جبريل قيل ومن معك قيل محمد قيل وقد ارسل اليه قيل نعم قال مرحبا به ولنعم المجيء جاء فاتينا على هارون فسلمت عليه فقال مرحبا بك من اخ ونبي فاتينا على السماء السادسة قيل من هذا قيل جبريل قيل من معك قيل محمد صلى الله عليه وسلم قيل وقد ارسل اليه مرحبا به ولنعم المجيء جاء فاتيت على موسى فسلمت عليه فقال مرحبا بك من اخ ونبي فلما جاوزت بكى فقيل ما ابكاك قال يا رب هذا الغلام الذي بعث بعدي يدخل الجنة من امته افضل مما يدخل من امتي فاتينا السماء السابعة قيل من هذا قيل جبريل قيل من معك قيل محمد قيل وقد ارسل اليه مرحبا به ولنعم المجيء جاء فاتيت على ابراهيم فسلمت عليه فقال مرحبا بك من ابن ونبي فرفع لي البيت المعمور فسألت جبريل فقال هذا البيت المعمور يصلي فيه كل يوم سبعون الف ملك اذا خرجوا لم يعودوا اليه آخر ما عليهم ورفعت

إلى سدرة المنتهى فإذا نبقها كأنه قلال هجر وورقها كأنه آذان الفيول في أصلها أربعة أنهار نهران
باطنان ونهران ظاهران فسألت جبريل فقال أما الباطنان ففي الجنة وأما الظاهران فالفرات و
النيل ثم فرضت علي خمسون صلوة فأقبلت حتى جئت موسى فقال ما صنعت قلت فرضت علي
خمسون صلوة قال أنا أعلم بالناس منك عالجت بني إسرائيل أشد المعالجة وإن أمتك لا
تطيق فارجع إلى ربك فسله فرجعت فسألته فجعلها أربعين ثم مثله ثم ثلاثين ثم مثله فجعل
عشرين ثم مثله فجعل عشرا فأتيت موسى فقال مثله فجعلها خمسا فأتيت موسى قال ما صنعت
قلت جعلها خمسا فقال مثله قلت سلمت فنودي إني قد أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي
وأجزي الحسنة عشرا وقال همام عن قتادة عن الحسن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
في البيت المعمور **ترجمہ** مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں خانے کعبے کے پاس لیٹا
تھا نہ سوتا تھا نہ جاگتا اور ذکر کیا مرد کو کہ درمیان دو مردوں کے تھا [illegible] پھر میرے آگے سونے کا طشت
حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو چیرا گیا بدن میرا سینے سے پیٹ تک پھر دھویا گیا پیٹ زمزم کے پانی سے پھر
بھر آگیا حکمت و ایمان سے پھر میرے آگے ایک چارپا سفید لایا گیا یعنی براق جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا تو میں
جبرئیل کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم پہلے آسمان کے پاس پہنچے چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل ؑ نے کہا کہ میں
جبرئیل ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل ؑ نے کہا کہ محمد ؐ ہیں کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا کہ ہاں کہا خوب
آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو میں آدم ؑ کے پاس آیا اور انکو سلام کیا یعنی اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا
کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر ہم دوسرے آسمان کے پاس پہنچے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل نے
کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ محمد ؐ ہیں کہا بلائے گئے ہیں جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب
آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو میں عیسیٰ ؑ اور یحییٰ ؑ کے پاس آیا تو دونوں نے کہا کہ خوشی ہو تجھکو اے بھائی اور پیغمبر پھر ہم تیسرے
آسمان کے پاس آئے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا گیا کہ تیرے ساتھ کون
ہے جبرئیل نے کہا کہ محمد ؐ ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرئیل ؑ نے کہا ہاں کہا کہ اسکو خوشی ہو اور کیا اچھی آمد آیا سو میں یوسف ؑ کے
پاس آیا اور اسکو سلام کیا تو اسنے کہا خوشی ہو تجھکو اے بھائی اور پیغمبر پھر ہم چوتھے آسمان کے پاس پہنچے تو چوکیدار فرشتوں
نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل ؑ نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل ؑ نے کہا کہ محمد ؐ ہیں کہا کیا
بلائے گئے ہیں جبرئیل نے کہا کہ ہاں کہا خوب ہی آیا اور کیا اچھی آمد آیا سو میں ادریس ؑ کے پاس آیا اور اسکو سلام کیا تو اسنے
کہا کہ خوشی ہو تجھکو اے بھائی اور پیغمبر پھر ہم پانچویں آسمان کے پاس پہنچے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ میں جبرئیل
ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہیں جبرئیل نے کہا کہ محمد ؐ ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل ؑ نے کہا کہ ہاں کہا

خوب ہے آیا اور کیا اچھا آنا آیا سو ہم ہارون کے پاس پہنچے تو مین نے اسکو سلام کیا تو اسنے کہا کہ خوشی ہو تجکو اے بہائی اور
پیغمبر پہر ہم چہٹے آسمان پر پہونچے تو چوکیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل نے کہ مین جبرائیل ہون کہا تیرے
ساتھ کون ہے کہا کہ محمد ہین کہا کیا بلائے گئے ہین جبرائیل نے کہا ہان کہا خوب ہے آیا اور کیا اچھی آمد آیا سو مین موسی کے
پاس آیا اور اسکو سلام کیا تو اسنے کہا کہ خوشی ہو تجھکو اے بہائی اور پیغمبر پہر جب مین وہان سے آگے بڑہا تو موسے ع رو دیا
تو کسی نے کہا کہ اے موسی تیرے رونے کا کیا سبب ہے کہا اے میرے رب یہ لڑکا جو میرے بعد پیغمبر ہوا اسکی امت کے لوگ
میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پہر ہم ساتوین آسمان کے پاس پہونچے تو چوکیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہین ۱۴
جبرائیل نے کہا کہ مین جبرائیل ہون کہا تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہا کیا بلائے گئے ہین
جبرائیل نے کہا ہان کہا خوب ہے آیا اور کیا اچھی آمد آیا سو مین ابراہیم کے پاس آیا اور اسکو سلام کیا تو اسنے کہا کہ
خوشی ہو تجھکو اے بیٹے اور پیغمبر پہر میرے آگے بیت المعمور لایا گیا تو مین نے جبرائیل سے پوچھا جبرائیل ع نے کہا کہ یہ بیت
المعمور ہے کہ اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑہتے ہین جب اس سے نکلتے ہین تو پہر نہین آتے یعنی پہر انکو کبھی نوبت
آنے کی آخر اسکے زمانہ تک کہ واجب ہے اوپر انکے یعنی فرشتون کا ہمیشہ یہی دستور رہیگا پہر مجھکو وہان سے سدرة المنتہی یعنی
اخیر سرے کی بیری کا درخت نمود ہوا تو ناگہان اسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اسکے پتے جیسے ہاتہیون کے کان اسکی جڑ
مین چار نہرین تہین دو نہرین چہپی اور دو کہلی تو مینے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا ہین تو جبرائیل نے کہا کہ ایہر چہپی ہوئی
نہرین سو بہشت کی نہرین ہین اور ایہر کہلی نہرین سو نیل و فرات ہین پہر میرے اوپر فرض ہوئین پچاس نمازین پہر
مین پہرا وہان سے پلٹ آیا یہانتک کہ موسی ع کے پاس آیا تو موسے ع نے کہا کہ تو نے کیا کیا مین نے کہا کہ مجھ پر پچاس
نمازین فرض ہوئین تو موسے ع نے کہا کہ مین لوگون کا حال تجھسے زیادہ جانتا ہون مین علاج کر چکا ہون بنی اسرائیل
کا نہایت تدبیر سے یعنی نہایت تک آزما چکا ہون پس تحقیق تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز ادا نہ ہو سکے
گی سو پلٹ جا اپنے رب کے پاس سو اس سے آسانی مانگ سو مین پہرا اور اپنے رب سے آسانی مانگی تو خدا تعالے نے پچاس نمازون کو چالیس
ٹہرایا پہر اسی طرح گفتگو ہوئی پہر خدا نے تیس نمازین ٹہرائین پہر اسی طرح گفتگو ہوئی پہر خدا نے بیس نمازین ٹہرائین پہر
اسی طرح گفتگو ہوئی پہر خدا نے دس نمازین ٹہرائین پہر مین موسی ع کے پاس آیا پس کہا اونسے مانند اسکے تو خدا تعالے نے
انکو پانچ نمازین ٹہرایا پہر مین موسے ع کے پاس تو اسنے کہا تو نے کیا کیا مینے کہا کہ خدا نے انکو پانچ نمازین گردانا تو کہا
اسنے مانند اسکے مینے کہا کہ مین نے اب پانچ نمازین مان لین تو کسی پکارنے والے نے پکارا کہ مینے جاری کیا اور مضبوط
کیا اپنی فرض نماز کو اور بوجہہ اتار ڈالا اپنے بندون سے اور مین ایک نیکی کے بدلے دس گنا ثواب دیتا ہون **ف**
اور غرض اس حدیث سے یہان وہ چیز ہے جو متعلق ہے ساتھ فرشتون کے اور طبرانی نے روایت کیا ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیت المعمور مسجد ہے آسمان مین برابر خانے کعبے کے اگر گرے تو خانے کعبے پر گرے ہر روز اسمین ستر ہزار فرشتے

داخل ہوتے ہین جب نکلتے ہین تو پہر نہین آتے اور علی رض سے روایت ہے کہ بیت المعمور ایک گہر ہے آسمان مین برابر خانہ کعبہ کے حرمت اور تعظیم اسکی آسمان مین مانند تعظیم کعبہ کے ہے زمین مین ہر روز اس مین ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین اور پہر نہین پہرتے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ آسمان مین ایک نہر ہے اسکو نہر الحیوان کہا جاتا ہے جبرئیل ہر روز اس مین غوطہ لگاتے ہین پہر اس سے نکلکر بدن جہاڑتے ہین تو انکے بدن سے ستر ہزار قطرے گرتے ہین اور خدا ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے یہی فرشتے ہین جو ہر روز اسمین نماز پڑہتے ہین اور اسکی سند ضعیف ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بیت المعمور یہی خانہ کعبہ ہے اور پہلی بات اکثر ہے اور مشہور روایت یہ ہے کہ وہ ساتوین آسمان مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ چوتہے آسمان مین ہے اور ساتہ اسکے جزم کیا ہے ہمارے شیخ نے قاموس مین اور بعضے کہتے ہین کہ چہٹے آسمان مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عرش کے نیچے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بنا کیا تہا اسکو آدم ع نے جبکہ اتارے گئے زمین مین پہر طوفان نوح ع کے وقت اٹہایا گیا۔ (فتح) **حدثنا** الحسن بن الربیع ثنا ابو الاحوص عن الاعمش عن زید بن وھب قال عبد اللہ حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق قال ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ ملکا ویؤمر باربع کلمات ویقال لہ اکتب عملہ ورزقہ واجلہ وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فان الرجل منکم لیعمل حتی ما یکون بینہ وبین الجنۃ الا ذراع فیسبق علیہ کتابہ فیعمل بعمل اہل النار ویعمل حتی ما یکون بینہ وبین النار الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ص نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کی پیدایش کا اسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہے پہر چالیس دن لہو کی پہٹکی ہو جاتا ہے پہر چالیس دن گوشت کی بوٹی بنجاتا ہے پہر خدا تعالے اسکی طرف فرشتے کو بہیجتا ہے اور چار باتون کا اسکو حکم ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ لکہ عمل اسکا کہ کیا کیا کرے گا اور روزی اسکی یعنے محتاج ہوگا یا مالدار اور عمر اسکی کہ کتنا زندہ رہیگا اور بدبخت ہوگا یا نیک بخت پہر اسمین روح پہونکی جاتی ہے سو بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کرتا ہے یہانتک اسمین اور بہشت مین ہاتہہ بہر کا فرق رہجاتا ہے یعنے بہت قریب ہو جاتا ہے پہر تقدیر کا لکہا اسپر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہے اور کوئی آدمی عمر بہر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اسکے اور دوزخ کے درمیان سوائے ایک ہاتہہ کے کچہہ فرق نہین رہتا ہے پہر تقدیر کا لکہا اسپر غالب ہوتا ہے سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہے یعنے پہر بہشت مین جاتا ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب القدر مین آویگی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ پہر خدا فرشتے کو بہیجتا ہے اور چار باتون کا اسکو حکم ہوتا ہے پس تحقیق اس مین ہے کہ فرشتہ تعین ہے ساتہہ اسچیز کے کہ مذکور ہوئی نزدیک صورت بنانے آدمی کے اور مراد صادق سے یہ ہے کہ بات سچ کہتے ہین اور مراد

مصدق ہین یعنے سچی ہین کہ وعدہ کیا تہا آپ سے ساتہ اسکے آپکے رب نے (فتح) **حدثنا** محمد بن سلام ثنا
مخلد اخبرنا ابن جريج اخبرني موسى بن عقبة عن نافع قال قال ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم وتابعه ابو عاصم عن ابن جريج اخبرني موسى بن عقبة عن نافع عن ابي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال اذا احب الله العبد نادى جبريل ان الله يحب فلانا فاحببه فيحبه جبريل فينادي
جبريل في اهل السماء ان الله يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول في
الارض **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہے اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہے جبرئیلؑ کو اور
فرماتا ہے کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بہی اسکو دوست رکہ تو جبرئیل اس سے محبت رکہتا ہے پہر پکارتے دنیا کے
جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکہا ہے سو تم بہی اسکو دوست رکہو تو آسمان والے بہی اس
سے محبت رکہتے ہین پہر اس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اتاری جاتی ہے یعنی زمین کے نیک لوگ اسکو مقبول جانتے ہین اور اس
سے محبت رکہتے ہین **ف** اور ایک روایت مین اتنا اور زیادہ ہے کہ جب کسی بندے سے دشمنی رکہتا ہے تو مثل اسکی اور اسکی شرح
کتاب الادب مین آوے گی **حدثنا** محمد ثنا ابن ابی مريم ثنا الليث ثنا ابن ابي جعفر عن محمد بن عبد الرحمن
عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ان الملائكة تنزل في العنان وهو السحاب فتذكر الامر قضي في السماء فتسترق الشياطين
السمع فتسمعه فتوحيه الى الكهان فيكذبون معها مائة كذبة من عند انفسهم **ترجمہ** عائشہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہین بدلے مین پہر آپس مین بات چیت کرتے ہین اس کام کی جسکا آسمان مین
خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے سو شیطان وہان جاکر چپکے سن آتے ہین پہر اسکو کاہنوں یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہین انکے دل مین
ڈال دیتے ہین سو کاہن اپنے دل سے سو جہوٹی باتین اسکے ساتہ جوڑ کے کہتے ہین **ف** اس کی پوری شرح طب مین آویگی ۵
حدثنا احمد بن يونس ثنا ابراهيم بن سعد انا ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن والاغر
عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من ابواب المسجد
ملائكة يكتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا يستمعون الذكر **ترجمہ**
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین
لکہے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا پہر اسکے بعد فلانا پہر جب امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹہتا ہے تو لپیٹ ڈالتے ہین ان کاغذون کو
جن مین لوگون کے نام لکہے جاتے ہین اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو **ف** اس حدیث کی شرح جمعہ مین گذر چکی
حدثنا علي بن عبد الله ثنا سفيان ثنا الزهري عن سعيد بن المسيب قال مر عمر في المسجد
وحسان ينشد فقال كنت انشد فيه وفيه من هو خير منك ثم التفت الى ابي هريرة فقال انشدك

بِاللّٰہِ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر فاروق رض مسجد میں گذرے اور حالانکہ حسان رض شعر پڑھتے تھے یعنی اور عمر رض نے اونکو جھڑکا تو حسان نے کہا میں مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا اور حالانکہ اس میں وہ شخص تھا جو تجھ سے بہتر ہے یعنی حضرت صلعم پھر مڑکر ابوہریرہ رض کو کہا کہ میں تجھکو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تو نے حضرت صلعم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ اے حسان جواب دے میری طرف سے اے اللہ اسکو جبرئیل سے مدد کر ابوہریرہ نے کہا کہ ہاں **ف** اور غرض اس سے ذکر روح قدس کا ہے اور اس کی شرح کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے **حدثنا** حفص بن عمر ثنا شعبۃ عن عدی بن ثابت عن البراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحسان اھجھم او ھاجھم وجبریل معک ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسان سے کہا کہ ہجو کر کافروں کی اور جبرئیل تیرا مددگار ہے **ف** اور غرض اس سے اشارت ہے طرف اس کے کہ مراد ساتھ روح القدس کے پہلی حدیث میں جبرائیل ہے اور اسکی شرح کتاب الادب میں آویگی **حدثنا** اسحاق انا وھب بن جریر ثنا ابی قال سمعت حمید بن ھلال عن انس بن مالک قال کانی انظر الی غبار ساطع فی سکۃ بنی غنم زاد موسی موکب جبریل صلوات اللہ علیہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں گرد کو بلند ہونے والی کوچہ بنی غنم میں اور زیادہ کیا موسیٰ نے کہ جبرائیل کا یعنی فرشتوں کے لشکر سے گرد اٹھی ہے کہ **حدثنا** فروۃ ثنا علی بن مسھر عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان الحارث بن ھشام سأل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیف یاتیک الوحی قال کل ذاک یاتی الملک احیانا فی مثل صلصلۃ الجرس فیفصم عنی وقد وعیت ما قال وھو اشدہ علی ویتمثل لی الملک احیانا رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپکو وحی کس طرح سے آتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر طرح آتی ہے کبھی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار پھر موقوف ہوتی ہے مجھ سے جبکہ میں یاد کر لیتا ہوں اور وہ مجھ پر نہایت سخت گذرتی ہے اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بنکے آتا ہے سو مجھسے کلام کرتا ہے پھر میں یاد کر لیتا ہوں جو کہ مجھسے کہتا ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب کے اول میں گذر چکی ہے **حدثنا** آدم ثنا شیبان ثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعتہ خزنۃ الجنۃ ای فل ھلم فقال ابو بکر ذاک الذی لا توی علیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجو ان تکون منھم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی راہ میں جوڑا دیگا بلاوینگے اسکو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازوں کے کہیں گے او میاں فلانے ادھر آ تو صدیق اکبر رض نے عرض کیا یا حضرت صلعم اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مجھکو امید ہے کہ تو انہیں لوگوں میں سے ہے جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلا دینگے **ف** اس حدیث کی شرح

اول جہاد مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے بہشت کے چوکیدار ہین (فتح) **حدثنا** عبد اللہ بن محمد ثنا ھشام انا معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا یا عائشۃ ھذا جبریل یقرأ علیک السلام فقالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تری ما لا اری ترید النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس سے کہ اے عائشہ یہ جبرائیل ہین تجھکو سلام کہتے ہین تو عائشہ رض نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے جبرائیل کو بھی سلام اور خدا کی رحمت اور اسکی برکتین یا حضرت جواب دیکھتے ہین مین نہین دیکھتی **ف** اس حدیث کی شرح مناقب مین آویگی **حدثنا** ابو نعیم ثنا عمر بن ذر ح وحدثنا یحیی یعنے ابن جعفر ثنا وکیع عن عمر بن ذر عن ابیہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجبریل الا تزورنا اکثر مما تزورنا قال فنزلت وما نتنزل الا بامر ربک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا الآیۃ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے فرمایا کہ نہین ملاقات کرتا تو ہمسے اکثر اس سے کہ ہماری ملاقات کرتا ہے یعنی تم اکثر کیون نہین آتے تو یہ آیت اتری اور ہم نہین اتر تے مگر حکم سے تیرے رب کے اُسیکا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے آخر آیت تک **ف** اس حدیث کی شرح تفسیر مین آویگی **حدثنا** اسمعیل حدثنی سلیمان عن یونس عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرأنی جبریل علی حرف فلم ازل استزیدہ حتی انتھی الی سبعۃ احرف **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھایا مجھکو جبرائیل ع نے قرآن ایک حرف مین یعنے ایک قرات مین یا ایک بولی مین سو ہمیشہ رہا مین اس سے زیادتی طلب کرتا یہانتک کہ ... اللہ سے زیادتی تو ایک حرف پہ یعنی ... نے اپنی امت پر ... جبرئیل خدا تعالے سے زیادتی چاہتے رہے یہانتک کہ پہنچا سات حرفون تک **ف** اس حدیث کی شرح فضائل قرآن مین آویگی **حدثنا** محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ انا یونس عن الزھری حدثنی عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس وکان اجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ جبریل اجود بالخیر من الریح المرسلۃ وعن عبد اللہ انا معمر بھذا الاسناد نحوہ وروی ابو ھریرۃ وفاطمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل کان یعارضہ القرآن **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر سخی لوگون مین اور تھے بہت سخاوت کرنیوالے رمضان مین جبکہ ملاقات کرتے آپ سے جبرائیل اور تھے جبرئیل ملاقات کرتے تھے رمضان کی ہر رات مین سو دَور کرتے تھے آپ سے قرآن کا سو البتہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ملتے آپ سے جبرائیل بہت بخشش کرنیوالے ساتھ خیر کے ہوا چلنے والی سے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الصیام مین گذر چکی ہے **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز اخر العصر شیئا فقال لہ عروۃ اما ان جبریل قد نزل فصلی

امام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر اعلم ما تقول یا عروۃ قال سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نزل جبرئیل فامنی فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت
معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ یحسب باصابعہ خمس صلوات ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز
نے عصر کی نماز مین کچھ تاخیر کی تو عروہ نے اسے کہا کہ خبردار ہو تحقیق جبرائیل اترا تو اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز
پڑھائی تو عمر نے کہا کہ اے عروہ سمجھ کر کہہ جو کہتا ہے تو اسنے کہا کہ مینے بشیر بن ابی مسعود سے سنا کہتا تھا کہ مینے ابو مسعود سے
سنا کہتا تھا کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جبرائیل اترا سو اسنے میری امامت کی تو مینے اسکے ساتھ
نماز پڑھی پھر مینے اسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مین نے اسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اسکے
ساتھ نماز پڑھی **ف** اسکی شرح نماز کے بیان مین گذر چکی **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن
شعبۃ عن حبیب بن ابی ثابت عن زید بن وہب عن ابی ذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لی
جبرئیل من مات من امتک لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ او لم یدخل النار قال وان زنی وان
سرق قال وان ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھسے کہا کہ جو تیری امت سے
اس طرح پر مرگیا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو ساجھی جانتا ہوگا تو وہ بہشت مین داخل ہوگا یا یون فرمایا کہ دوزخ مین جائیگا
ابو ذر نے کہا کہ اگرچہ اسنے حرامکاری اور چوری کی ہو فرمایا اگرچہ اسنے حرامکاری اور چوری کی ہو **ف** اسکی شرح کتاب
الاستئذان مین آوے گی **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال الملائکۃ یتعاقبون ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنہار ویجتمعون فی صلوۃ الفجر
والعصر ثم یعرج الیہ الذین باتوا فیکم فیسالہم وہو اعلم بہم فیقول کیف ترکتم عبادی فقالوا
ترکناہم یصلون واتیناہم یصلون ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین آگے
پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ایک رات اور دن اور جمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہین وے
فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان ہین تو خدا تعالیٰ انسے پوچھتا ہے حالانکہ وہ تمہارا حال انسے زیادہ تر جانتا ہے کہ کس
حال مین تمنے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین ہم انکو چھوڑ آئے ہین نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا ہمنے انکو
نماز پڑھتے **ف** معلوم ہوا کہ ہر شب و روز مین اخبار نویس فرشتون کے دو بار بدلی ہوتی ہے اور اس حدیث کی شرح پہلے
گذر چکی ہے **باب** **ف** بعضے نسخون مین ہے اور بعضون مین نہین اور صواب یہ ہے کہ یہان باب نہین اسواسطے اسماعیلی کی
روایت مین باب کا لفظ یہان نہین بلکہ جب وہ حدیث یتعاقبون سے فارغ ہوا تو کہا کہ ساتھ اسی اسناد کے ہے اذا قال
احدکم الخ پس بیان کیا اسکو ساتھ دو طریقون کے ابی الزناد سے اسی طرح اور ظاہر ہوا ساتھ اس تقریر کے کہ یہ حدیث
اور جو حدیثین اسکے پیچھے ہین ذکر ترجمہ ملائکہ کا بقیہ ہین واللہ اعلم اذا قال احدکم آمین والملائکۃ فی السماء آمین

فَوَافَقَتْ اِحْدٰیهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کوئی آمین کہے یعنے بعد فاتحہ کے اور فرشتے آسمان مین آمین کہین یہ موافق پڑجاوے ایک آمین دوسری سے تو اس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ ثَنَا مَخْلَدٌ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِیْهَا تَمَاثِیْلُ كَاَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَاءَ فَقَامَ بَیْنَ الْبَابَیْنِ وَجَعَلَ یَتَغَیَّرُ وَجْهُهٗ فَقُلْتُ مَا لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْوِسَادَةِ قُلْتُ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَیْهَا قَالَ اَمَا عَلِمْتِ اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ وَاَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّوَرَ یُعَذَّبُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہو کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تکیہ بھرا جسمین تصویرین تھین گویا وہ تکیہ نقشدار تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور دروازہ پر کھڑے ہوئے اور آپکا چہرہ متغیر ہوا تو مین نے کہا کہ کیا ہے واسطے ہمارے یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب ناخوشی کا ہے فرمایا کیا حال ہے اس تکیہ کا مینے کہا کہ یہ تکیہ ہے کہ مینے آپکے واسطے بنایا ہے کہ آپ اسپر لیٹین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتی کہ فرشتے نہین داخل ہوتے اس گھر مین جسمین تصویر ہو اور یہ کہ جو تصویرین بناوے اسکو قیامت کے دن عذاب ہوگا سو خدا تعالے فرماویگا کہ زندہ کرو جو تمنے پیدا کیا **ف** اسحدیث کی شرح کتاب اللباس مین آویگی **حَدَّثَنَا** ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَیْتًا فِیْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِیْلَ **ترجمہ** ابوطلحہ سے روایت ہو کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ رحمت کے فرشتے داخل نہین ہوتے اس گھر مین جسمین کتا اور جاندار کی تصویر ہو **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ وَهْبٍ اَنَا عَمْرٌو اَنَّ بُكَیْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهٗ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِیْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِیَّ حَدَّثَهٗ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عُبَیْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِیُّ الَّذِیْ كَانَ فِیْ حِجْرِ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِیْ بَیْتِهٖ بِسِتْرٍ فِیْهِ تَصَاوِیْرُ فَقُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِیِّ اَلَمْ یُحَدِّثْنَا فِی التَّصَاوِیْرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَالَ اِلَّا رَقْمٌ فِیْ ثَوْبٍ اَلَا سَمِعْتَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰی قَدْ ذَكَرَهٗ **ترجمہ** ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ فرشتے رحمت کے نہین داخل ہوتے اس گھر مین جسمین جاندار کی تصویر ہو بسر راوی نے کہا سو زید بن خالد بیمار ہوئے اور ہم انکی بیمار پرسی کو گئے تو ناگہان ہمنے انکے گھر مین ایک پردہ دیکھا جسمین تصویرین تھین تو مینے عبید اللہ خولانی سے کہا کیا نہین بیان کی اُسنے ہمسے حدیث تصویرون کے بیان مین تو خولانی نے کہا کہ اُسنے کہا ہے کہ مگر وہ نقش کہ کپڑے مین ہو یعنی اُسنے کپڑے کی نقش کو مستثنے کیا ہے کیا تونے

اسکو نہیں سنا مینے کہا کہ نہیں سنی کہا کہ کیوں نہیں بلکہ اوسنے کہا ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب اللباس میں آویگی

حدثنا یحیی ابن سلیمان ثنی ابن وھب ثنی عمر عن سالم عن ابیہ قال وعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریل فقال انا لا ندخل بیتا فیہ صورۃ ولا کلب **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ جبرائیل ع نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکا وعدہ کیا پس کہا کہ ہم نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جسمیں تصویر ہو یا کتا **حدثنا** اسمعیل ثنی مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللھم ربنا لک الحمد اسواسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول سے موافق پڑے اسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے **حدثنا** ابراھیم بن المنذر ثنا محمد بن فلیح ثنا ابی عن ھلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم فی صلوۃ ما دامت الصلوۃ تحبسہ والملائکۃ تقول اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ مالم یقم من صلوتہ او یحدث **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ایک تمہارا نماز میں ہے جب تک اسکو نماز روکے اور فرشتے اسکے واسطے دعا کرتے ہیں کہ الہی اسکو بخشدے الہی اسپر رحم کر جب کہ نماز سے کھڑا نہ ہو یا وضو نہ ٹوٹے **ف** ان دونوں حدیثوں کی شرح نماز کے بیان میں گذر چکی ہے **حدثنا** علی بن عبد اللہ ثنا سفین عن عمرو عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالک قال سفین فی قراءۃ عبد اللہ ونادوا یا مال **ترجمہ** یعلی سے روایت ہے کہ مینے حضرت ص سے سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے کہ دوزخی پکارینگے کہ اے مالک کہ دوزخ کا داروغہ ہے کہ چاہیے کہ تیرا خدا ہمکو موت دے **ف** اسحدیث کی شرح تفسیر میں آویگی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف انا ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شھاب ثنی عروۃ ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثتہ انھا قالت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل اتی علیک یوم کان اشد علیک من یوم احد قال لقد لقیت من قومک ما لقیت وکان اشد ما لقیت منھم یوم العقبۃ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مھموم علی وجھی فلم استفق الا وانا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابۃ قد اظلتنی فنظرت فاذا فیھا جبریل فنادانی فقال ان اللہ قد سمع قول قومک لک وما ردوا علیک وقد بعث اللہ الیک ملک الجبال لتامرہ بما شئت فیھم فنادانی ملک الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد فقال ذلک فما شئت ان شئت ان اطبق علیھم الاخشبین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل ارجو ان یخرج اللہ

عزّ وجلّ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ص سے کہا کہ کیا آپ پر جنگ احد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا حضرت ص نے فرمایا کہ مقرر میں نے تیری قوم سے یعنے قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں نے انسے کھائی عقبہ کے دن یا پائی کی جسدن کہ میں نے اپنے آپکو ابن عبد یالیل (رئیس اہل طائف) کے سامنے کیا سو میں جو چاہتا تھا اسنے میرا کہا نہ مانا یعنے اسلام کو قبول نہ کیا تو میں نے رنجیدہ ہو کر اپنی راہ لی تو میں ہوش میں نہ آیا مگر اس مکان میں میرے حواس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اسنے مجھ پر سایہ کر لیا سو میں نے دیکھا کہ اس میں جبرائیل ہے سو اُسنے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا تعالے نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا ہے تاکہ تو اس فرشتے کو حکم کرے جو تیرا اون کافروں کے حق میں جی چاہے پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھکو سلام کیا پھر کہا اے محمد ص مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تو مجھکو حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر دبا دوں ان دونوں پہاڑوں کو جنکے درمیان مکہ ہے یعنے جبل ابو قبیس اور جبل قعیقعان تو حضرت ص نے فرمایا نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں کہ خدا اُن کافروں کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو ساجھی نہ ٹھہراویں ف اس حدیث میں بیان ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت کا اوپر قوم اپنی کے اور زیادہ ہونا صبر آپکے کا اور حلم آپکے کا اور یہ موافق ہے واسطے آیت کے وما ارسلناک الا رحمة للعالمین یعنے نہیں بھیجا ہمنے تجھکو مگر رحمت واسطے عالموں کے حدثنا قتیبة ثنا ابو عوانة ثنا ابو اسحٰق الشیبانی قال سألت زر بن حبیش عن قول اللّٰه عز وجل فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبده ما اوحیٰ قال ثنا ابن مسعود انه رای جبریل له ستمائة جناح ترجمہ ابو اسحٰق شیبانی سے روایت ہے کہ میں نے زر سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ پس ہوگیا فرق دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی نزدیک پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر جو بھیجا اسنے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے ابن مسعود نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل کو دیکھا کہ اسکے واسطے چھ سو پر تھے ف اس حدیث کی شرح تفسیر میں آویگی حدثنا حفص ابن عمر ثنا شعبة عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد اللّٰه لقد رای من ایات ربه الکبریٰ قال رای رفرفا اخضر سد افق السماء ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ بیشک دیکھیں اسنے اپنے رب کی بڑی نشانیاں کہا اسنے کہا کہ دیکھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رفرف سبز کو کہ آسمان کا کنارہ ڈھانکا ہوا تھا حدثنا محمد بن عبد اللّٰه بن اسمٰعیل ثنا محمد بن عبد اللّٰه الانصاری عن ابن عون انبانا القاسم عن عائشة قالت من زعم ان محمدا صلی اللّٰه علیه وسلم رای ربه فقد اعظم ولکن

قَدْ رَاٰی جِبْرِيْلَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَخَلْقِهٖ سَادًّا مَا بَيْنَ الْاُفُقِ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جو شخص گمان کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو دخل ہوا وہ بڑے امر میں ولیکن دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل کو اوسکی اصلی صورت اور پیدائش میں اس حال میں کہ آسمان کے کنارے کو بند کیا ہوا تھا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ الْاَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَيْنَ قَوْلُهٗ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی قَالَتْ ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِیْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِیْ صُوْرَتِهِ الَّتِیْ هِیَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضہ سے کہا کہ پس کہاں ہے آیت کہ پہر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پہر رہگیا فرق دو کمانوں کے برابر یا اس سے بہی نزدیک یعنی یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ حضرت م خدا تعالی سے نہایت قریب ہوگئے تھے عائشہ نے کہا یہ یعنے دنی کا فاعل جبرائیل ہے کہ مرد کی شکل میں حضرت م پاس آیا کرتا تہا اور تحقیق آیا وہ حضرت م کے پاس اس بار اپنی اصلی صورت میں تحقیق بند کیا ہوا تہا کنارہ آسمان کا **ف** اسکی تفسیر بہی سورہ نجم میں آویگی حَدَّثَنَا مُوْسٰی ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِیْ قَالَا الَّذِیْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ میں نے آجکی رات دو مردوں کو دیکھا کہ میرے پاس آئے تو دونوں نے کہا جو آگ جلاتا ہے وہ مالک دوزخ کا داروغہ ہے اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہے **ف** یہ حدیث پوری جنائز میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے ذکر مالک اور جبرائیل اور میکائیل کا ہے حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ تَابَعَهٗ شُعْبَةُ وَاَبُوْ حَمْزَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی بی بی کو اپنے بچھونے پر اور اسنے آنیسے انکار کیا سو خاوند رات بہر غصے میں رہا تو اس عورت کو رات بہر فرشتے لعنت کرتے ہیں یہانتک کہ صبح کرے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب النکاح میں آویگی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا اللَّيْثُ ثَنِیْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْیُ عَنِّیْ فَتْرَةً فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ قِبَلَ السَّمَاءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَاءَنِیْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰی كُرْسِیٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰی هَوَيْتُ اِلَی الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِیْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اِلٰی قَوْلِهٖ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ الرُّجْزُ الْاَوْثَانُ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ پہر بند رہی مدت تک میرے پاس وحی نہ آئی سو جس حالت میں کہ میں

کہ میں چلا جاتا تھا کہ اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے اپنی آنکھ آسمان کی طرف اٹھائی تو ناگہاں ہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو میں اس سے کانپا خوف کے مارے یہاں تک کہ میں زمین پر گرا پھر میں پلٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ مجھ کو کمل اوڑھا دو کمل اوڑھا دو تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ اے کمل اوڑھنے والے اٹھ اور لوگوں کو عذاب سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہہ کے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر **ف** اسکی شرح بدء الوحی میں گذر چکی ہے **حدثنا** محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبۃ عن قتادۃ ح وقال لی خلیفۃ ثنا یزید بن زریع ثنا سعید عن قتادۃ عن ابی العالیۃ ثنا ابن عم نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت لیلۃ اسری بی موسیٰ رجلا ادم طوالا جعدا کانہ من رجال شنوءۃ ورایت عیسیٰ رجلا مربوعا مربوع الخلق الی الحمرۃ والبیاض سبط الراس ورایت مالکا خازن النار والدجال فی ایات اراھن اللہ ایاہ فلا تکن فی مریۃ من لقائہ قال انس وابو بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحرس الملٰئکۃ المدینۃ من الدجال **ترجمہ** ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات موسیٰ کو دیکھا مرد گندم گون دراز قد گھنگرالے بال والا جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور میں نے عیسیٰ ؑ کو دیکھا مرد میانہ قد میانہ بدن مائل بسرخی وسفیدی سیدھے بال والا اور دیکھا میں نے مالک دوزخ کے داروغہ کو اور دجال کو بیچ نشانیوں کے کہ خدا نے آپکو دکھائیں پس نہ ہو شک میں اسکے ملنے سے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الانبیاء میں آویگی قال انس وابو بکرۃ الخ یعنی کہا انس اور ابو بکرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نگہبانی کرینگے فرشتے مدینہ کی دجال سے یعنی دجال کو مدینے میں داخل ہونے سے روکیں گے **باب** ما جاء فی صفۃ الجنۃ وانھا مخلوقۃ باب ہے بیان میں ان حدیثوں کے کہ بہشت کی صفت میں وارد ہوئیں اور یہ کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے **ف** یعنی اب موجود ہے اور اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اسکے طرف رد کی اس شخص پر جو گمان کرتا ہے معتزلوں سے کہ بہشت ابھی پیدا نہیں ہوئی بلکہ قیامت کے دن پیدا ہو گی اور تحقیق ذکر کی ہیں بخاری نے اس باب میں بہت حدیثیں جو دلالت کرتی ہیں ترجمہ باب پر سو بعض ان میں سے وہ ہیں جو متعلق ہیں ساتھ اسکے کہ بہشت اب موجود ہے اور بعضی ان میں سے متعلق ہیں ساتھ صفت اسکی کے اور زیادہ تر صریح اس چیز سے کہ ذکر کی ہے بخاری نے وہ حدیث ہے جو احمد اور ابو داؤد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا تو جبرائیل ؑ سے کہا کہ جا اور اسکو دیکھ آخر حدیث تک قال ابو العالیۃ مطھرۃ من الحیض والبول والبزاق یعنی کہا ابو العالیہ نے آیت ازواج مطہرۃ کی تفسیر میں کہ پاک ہیں وہ حیض سے اور پیشاب سے اور تھوک سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پاک ہیں منی سے اور اولاد سے اور گندگی سے اور گناہ سے کلما رزقوا اتوا بالشیء ثم اتوا باخر قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل اوتینا

مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطَّعْمِ یعنے آیت کلما رزقوا الخ کے معنے یہ ہین کہ جس بار ملے گا انکو بہشت کا کوئی میوہ پہر ملے گا اور میوہ تو کہینگے کہ یہ وہی ہی جو ہمکو پہلے ملا تہا یعنے رُزِقُوا اور رُزِقْنَا کے معنے ملنے کے ہین اور لایا جاویگا پاس اُنکے وہ میوہ مانند ایکدوسرے کے یعنے شکل مین ایکدوسرے سے ملتا ہوگا اور مزے مین جدا جدا ہوگا **ف** ایک روایت مین ہو کہ غلمان بہشتیون کے پاس میوہ لاوینگے تو بہشتی لوگ انکو کہاوینگے پہر ایسی طرح کے اور میوے لاوینگے تو بہشتی کہین گے کہ یہ تو وہی میوے ہین جو تم ابہی ہمارے پاس لائے تہے تو غلمان کہینگے کہ کہاؤ پس تحقیق رنگ ایک ہے اور مزہ جدا جدا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتہہ قبلیت کے سمجہہ وہ ہے جو دنیا مین تہا یعنے بہشت کے میوے دنیا کے میوون سے رنگ اور صورت مین ملتے ہونگے (فتح) قُطُوْفُهَا يَقْطِفُوْنَ كَيْفَ شَاؤُا یعنے قطوفہا کے معنے یہ ہین کہ لینگے گچہے انگور کے جسطرح سے چاہین یعنے خواہ کہڑے یا بیٹہے یا لیٹے دَانِيَةٌ قَرِيْبَةٌ یعنے دانیہ کے معنے قریب ہین اَلْاَرَائِكُ السُّرُرُ یعنے ارائک کے معنے تخت ہین وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوْهِ وَالسُّرُوْرُ فِي الْقَلْبِ یعنے کہا حسن بصری نے آیت نضرۃ وسرورا کی تفسیر مین کہ تازگی چہرے مین ہوتی ہے اور خوشی دل مین وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسَبِيْلًا حَدِيْدَةُ الْجِرْيَةِ یعنے اور کہا مجاہد نے بیچ تفسیر عینا فیہا تسمی سلسبیلا کے کہ بہشت مین ایک نہر ہے بہت تیز بہنے والی غَوْلٌ وَجَعُ بَطْنٍ یعنے اور کہا مجاہد نے بیچ تفسیر آیت لا فیہا غول ولا ہم عنہا ینزفون کے کہ غول کے معنے درد پیٹ کے ہین يُنْزَفُوْنَ لَا يَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ اور ینزفون کے معنے یہ ہین کہ انکی عقلین دور نہ ہونگی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاقًا مُمْتَلِئًا یعنے اور کہا ابن عباس نے آیت کاسا دہاقا کی تفسیر مین کہ دہاقا کے معنے ہین بہرے ہوئے كَوَاعِبَ نَوَاهِدَ یعنے کواعب کے معنے نوجوان عورتین جنکے پستان پیدا ہوئے ہون اَلرَّحِيْقُ الْخَمْرُ یعنے رحیق کے معنے کہ آیت رحیق مختوم مین واقع ہوا ہے شراب ہین اَلتَّسْنِيْمُ يَعْلُوْ شَرَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنے تسنیم کے معنے کہ آیت ومزاجہ من تسنیم مین واقع ہے ایک چشمہ ہے جو بہشتیون کے پانی سے اوپر ہے یعنے جو نزدیک والون کو ترا ملتا ہے اور نیچے والون کو اسکی بو ملتی ہے خِتَامُهُ طِيْنُهُ مِسْكٌ یعنے ختامہ کے معنے جو آیت ختامہ مسک مین واقع ہے مٹی اسکی ہین جس سے کہ مہر کیجاتی ہے نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ یعنے نضاختان کے معنے ہین دو چشمے جوش مارنیوالے يُقَالُ مَوْضُوْنَةٌ مَنْسُوْجَةٌ وَمِنْهُ وَضِيْنُ النَّاقَةِ یعنے موضونہ کے معنے جو آیت علی سرر موضونۃ مین واقع ہے بُنے ہوئے ہین اور اسی قبیل سے ہے وضین الناقۃ یعنے جہول اونٹنی کی وَالْكُوْبُ مَا لَا اُذُنَ لَهٗ وَلَا عُرْوَةَ یعنے کوب اس کوزے کو کہتے ہین جسکے واسطے نہ کان ہون اور نہ دستا ویز یعنے آبخورہ وَالْاَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْاٰذَانِ وَالْعُرَى یعنے اور اباریق وہ کوزے ہین جو گوشدار اور دستہ دار ہون عُرُبًا مُثَقَّلَةٌ وَاحِدُهَا عَرُوْبٌ مِثْلُ صَبُوْرٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيْهَا اَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ یعنے لفظ عربا کی را پر پیش ہے اور یہ لفظ جمع ہے اسکا واحد عروب ہے مانند صبور اور صبر کے اور معنے اسکے عورت ہم عمر خاوند

اپنے کے اسکو اہل مکہ عربہ کہتے ہیں اور مدینہ والے غنجہ کہتے اور عراق والے شکلہ کہتے ہیں وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ یعنے اور مجاہد نے کہا بیچ تفسیر آیت فروح وریحان کے کہ روح کے معنے بہشت اور فراخی ہیں اور ریحان کے معنی روزی ہیں وَالْمَنْضُوْدُ الْمَوْزُ یعنے منضود کے معنے کیلا ہیں وَالْمَخْضُوْدُ الْمُوْقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ اَيْضًا لَا شَوْكَ لَهٗ یعنے مخضود کے معنے ہیں بوجھ دار حمل سے یعنے پھل سے اور نیز مخضود اس بیری کو کہتے ہیں جسپر کوئی کانٹا نہو وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ یعنے اور کہا مجاہد نے کہ عرب وہ عورتیں ہیں جو اپنے خاوندوں کو بہت پیاری ہوں يُقَالُ مَسْكُوْبٌ جَارٍ یعنے کہا جاتا ہے کہ مسکوب کے معنے پانی جاری ہیں وَفُرُشٌ مَّرْفُوْعَةٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ یعنے فرش مرفوعہ کے معنی ہیں بچھونے اونچے بچھے ہوئے بعضے بعضوں پر **ف** ابوسعید خدری کی روایت میں ہے کہ انکی بلندی پانچسو برس کی راہ ہوگی لَغْوًا بَاطِلًا یعنے لغو کے معنے باطل ہیں تَاْثِيْمًا كَذِبًا یعنے تاثیما کے معنے جھوٹ ہیں اَفْنَانٌ اَغْصَانٌ یعنے افنان کے معنے ٹہنیاں ہیں وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَا يُجْتَنٰى قَرِيْبٌ یعنے میوہ ان باغوں کا جھکا رہتا ہے یعنی جو نزدیک سے لیا جاوے مُدْهَامَّتَانِ سُوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ باغ سبز مائل بسیاہی شدت تازگی سے **ف** چونکہ سب آیتیں اور الفاظ بہشت کی صفت میں واقع ہوئے ہیں اس مناسبت کی وجہ سے بخاری نے انکو یہاں وارد کر کے اونکے معنے بیان کیے حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهٗ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اسکا اصل مکان صبح وشام اسکے سامنے کیا جاتا ہے یعنی بہشت یا دوزخ سو اگر وہ بہشتی ہے یعنی تقدیر میں تو بہشتیوں سے ہوتا ہے اور اگر دوزخی ہو تو دوزخیوں سے ہوتا ہے **ف** اسکی شرح کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے اور سب دلیلوں سے واضح تر ہے اوپر مقصود ترجمہ کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہاں تک کہ اٹھاوے اسکو اللہ دن قیامت کے حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ ثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بہشت میں جھانکا تو میں نے اسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اسکے اکثر لوگ عورتیں دیکھیں **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الرقاق میں آوے گی اور غرض اس سے یہ قول آپکا ہے کہ میں نے بہشت میں جھانکا اسواسطے کہ یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ بہشت موجود ہے وقت جھانکنے حضرت صلعم کے اور یہی قول ہے مقصود ترجمہ کا حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ ثَنِي اللَّيْثُ ثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ

فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ فَقَالَ اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے جبکہ آپ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہاں ایک عورت ہے کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہے تو میں نے کہا کہ یہ کسکا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر کا محل ہے سو مجھکو عمر کی غیرت یاد پڑی سو میں پلٹ آیا پیٹھ دیکر یعنے مرد کو اپنی عورت کے پاس اجنبی مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہے تو عمر فاروق یہ سنکر رونے لگے اور کہا کہ یا حضرت کیا آپ پر مجھکو غیرت آتی یہ بات مجھسے ممکن نہ تھی **ف** اسکی شرح مناقب میں آویگی اور غرض اس سے اسکا یہ قول ہے کہ میں نے اپنے تئیں بہشت میں دیکھا اور یہ اگرچہ خواب ہے لیکن پیغمبروں کی خواب حق ہوتی ہے اور اسیواسطے عمل کیا گیا علم غیرت عمر کا یہانتک کہ اسکے محل میں داخل ہونیسے باز رہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ عمر بہشتیوں سے ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو خواب میں اور بیداری میں دیکھتے تھے برابر تھا اور یہ کہ آپ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں بہشت میں تھا کہ یکایک میں نے وہاں ایک عورت دیکھی تو میں نے کہا کہ یہ کسکی عورت ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر فاروق کی عورت ہے (فتح)

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُوْلُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلٰثُوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا لِلْمُؤْمِنِ اَهْلٌ لَا يَرَاهُمُ الْاٰخَرُوْنَ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ سِتُّوْنَ مِيْلًا **ترجمہ** ابوموسے اشعری سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ بہشت میں ایک خیمہ ہے مجوف موتی کا لنبائی اسکا آسمان میں تیس میل ہے اسکے ہر کونے میں ایماندار کی بی بیاں ہونگی کہ دوسرے انکو نہ دیکھینگے **ف** اور ایک روایت میں ہے کہ اسکے درازی ساٹھ کوس کی ہوگی **حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تیار کر رکھا ہے نیک بندوں کے لیے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال گذرا یعنے بہشت میں نیکوں کے واسطے ایسی عمدہ نعمتیں ہیں کہ انکے مانند دنیا میں کوئی چیز نہیں جسکو مثال دیجے اور پڑھو تم اگر چاہو سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا رکھا گیا ہے انکی واسطے جو ٹھنڈک ہے آنکھوں کی **ف** اسحدیث کی شرح تفسیر میں آویگی **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ

مِنَ الْحُسْنِ مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ سُوْقِهِمَا يُرٰى مُخُّ زَوْجَتَانِ مِّنْهُمْ وَاحِدٍ لِكُلِّ الْمِسْكُ وَرَشْحُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَمَجَامِرُهُمُ الْفِضَّةِ ما
لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ وَّاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو بہشت مین داخل ہوگا انکی صورت چودھوین رات کے چاند کیطرح
ہوگی نہ تہوکین گے اور سینڈہ ڈالین اور نہ پاخانے جاوینگے اونکے برتن اسمین سونیکے ہونگے اور انکی کنگہیان سونے
اور چاندی سے ہونگی اور انکی انگیٹھیون کی خوشبو عود سے ہوگی یعنے اگر سے اور انکے پسینے کی خوشبو مشک کی خوشبو
کی طرح ہوگی ہر ایک مرد کے واسطے ان مین سے دو دو بی بیان ہونگی جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہے
یعنے انکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین اندتک صاف دکہلای دیتا ہے نہ اختلاف ہوگا درمیان اُنکے اور نہ بغض
اور نہ عداوت انکے دل ایک دل ہوگا تسبیح کہین گے اللہ کی صبح اور شام کو **ف** یہ جو کہا کہ نہ تہوکین گے الخ تو ایک روایت
مین اتنا زیادہ ہے کہ نہ پیشاب کرینگے اور نہ بیمار ہونگے اور تحقیق شامل ہے یہ حدیث اوپر نفی جمیع صفات نقص کے انسے اور
نسائی مین زید بن ارقم سے روایت ہے کہ اہل کتاب سے ایک مرد آیا تو اسنے کہا اے ابا القاسم تو کہتا ہے کہ بہشتی کہاوینگے
اور پیوینگے حضرت صلعم نے فرمایا ہان البتہ ہر ایک مرد اُن مین سے دیا جاویگا قوت سو آدمی کی بیچ کہانے اور پینے اور جماع
کرنے کے تو اسنے کہا جو کہاتا پیتا ہے اسکو حاجت ہوتی ہے اور بہشت مین ایذا نہین حضرت صلعم نے فرمایا کہ انکی حاجت
پسینہ ہوگی کہ انکے بدنون سے بہے گا ابن جوزی نے کہا کہ چونکہ بہشتیون کی غذا نہایت لطیف اور معتدل ہوگی تو نہ ہوگی اسمین
مین ایذا اور نہ فضلہ کہ اس سے کراہت ہو بلکہ پیدا ہوگی اُن غذاؤن سے خوشبو پاک اور یہ جو کہا کہ انکے برتن سونیکے
ہونگے تو ایک روایت مین ہے کہ ادنے بہشتی کا یہ درجہ ہوگا کہ اسکے سر پر دس خادم کہڑے ہونگے ہر خادم کے ہاتھ مین
دو پیالے ہونگے ایک سونے سے اور ایک چاندی سے اور یہ جو کہا کہ انکی انگیٹھیون مین اگر ہوگا تو کبہی کہا جاتا ہے کہ اگر کی
خوشبو تو اسی وقت آتی ہے جبکہ اسکو آگ مین رکہا جاوے اور بہشت مین آگ نہین ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ احتمال
ہے کہ بغیر آگ کے روشن ہو بلکہ ساتہہ قول خدا کے کن اور سوا اسکے نہین کہ نام رکہا گیا اوسکا انگیٹھی باعتبار اسچیز کے کہ اصل مین
تہی اور احتمال ہے کہ روشن ہو ساتہہ آگ کے کہ نہ اسمین ضرر ہو اور نہ جلانا یا خوشبو دے بغیر جلانے کے اور مانند اسکے ہے
جو ترمذی مین روایت ہے کہ بہشتی مرد البتہ خواہش کریگا جانور کی تو وہ گریگا آگے اسکے اس حالت مین کہ بہونا
ہوا ہوگا اور اسمین بہی احتمالات مذکور جاری ہین اور ابن قیم نے حادی الارواح مین کہا کہ بہشت سے باہر بہونا جاویگا
یا ساتہہ اور اسبابون کے کہ مقدر کیے گئے ہین واسطے بہوننے کے اور نہین متعین ہے آگ اور قریب اسکے ہے
یہ قول اللہ تعالی کا ہُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلَالٍ اُكُلُهَا دَائِمٌ وَّظِلُّهَا اور حالانکہ اوسمین سورج نہین کہ سایہ کی حاجت ہو اور
قرطبی نے کہا کہ کبہی کہا جاتا ہے کیا حاجت ہے بہشتیون کی طرف کنگہی کے اور حالانکہ وے بے ریش ہونگے
اور انکے بالونمین میل نہین پڑیگی اور کیا حاجت ہے اونکو خوشبو کی اور اونکی خود اپنی بو پاک تر ہوگی مشک سے کہا اسنے

ومسلم کلہم عن عبدالرزاق

اور جواب دیا جاتا ہے بایں طور کہ بہشتیون کی نعمتین یعنے کہانے پینے پوشاک خوشبو سے نہین درد بہوک یا پیاس پانیگا
ہونے یا بدبو کے سبب سے اور سوائے اسکے نہین کہ وہ لذتین ہین پے درپے اور نعمتین ہین پے درپے اور حکمت اسمین
یہ ہے کہ وہ نعمت دیے جاوینگے اس قسم سے کہ دنیا مین دیے جاتے تہے نووی نے کہا کہ مذہب اہل سنت کا یہ ہے کہ نعمتین
بہشتیون کی اوپر ہیئت نعمتون اہل دنیا کے ہین مگر وہ چیز کہ انکے درمیان ہے کمی بیشی سے لذت مین اور دلالت کی ہے قرآن
اور حدیث نے اسپر کہ بہشتیون کی نعمتون کے واسطے انقطاع نہین یعنے کبہی تمام نہین ہونگی اور یہ جو کہا کہ واسطے ہر ایک
کے دو بی بیان ہونگی تو مراد دنیا کی عورتون سے ہے پس تحقیق ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ ادنے بہشتی کو بہتر حورین ملین
گی سوائے بی بیون اسکی کے دنیا سے اور ایک روایت مین ہے کہ اسکو بہتر حورین اور دو بی بیان دنیا کی عورتون سے ملینگی
اور روایت کی یہ حدیث ابو یعلے نے اور ترمذی نے روایت کی ادنے بہشتی کے واسطے اسی ہزار خادم ہوگا اور بہتر حورین
ہونگی اور ایک روایت مین ہے کہ اسکو دنیا کی عورتین بہی بہتر ملین گی اور اسکی سند ضعیف ہے اور ایک روایت مین ہے کہ ایک شخص
کو پانچسو حور ملیگی یا چار ہزار کواری اور آٹھہ ہزار شوہر دیدہ اور اسمین ایک راوی ہے اسکا نام معلوم نہین اور ایک روایت مین
ہے کہ بہشتی البتہ جماع کرے گا سو کواری عورت سے ابن قیم نے کہا کہ نہین حدیثون صحیحہ مین زیادتی اوپر دو بی بیون کے
سوا اس چیز کے کہ ابوموسی کی حدیث مین ہے جو کہ ابہی گذری مین کہتا ہون کہ اخیر حدیث کو ضیاء نے بہی صحیح کہا ہے اور
ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ اقل درجہ اس چیز کا کہ واسطے ہر ایک کے ان مین سے ہے دو بی بیان ہین اور استدلال کیا ہے ساتہہ اس حدیث
کے ابوہریرہ رض نے اسپر کہ بہشت مین عورتین مردون سے بہت ہونگی جیسے کہ روایت کی ہے اس سے مسلم نے اور یہ واضح
ہے لیکن معارض ہے اسکو وہ حدیث جو کسوف مین پہلے گذر چکی ہے کہ مینے دوزخ مین اکثر عورتین دیکہین اور جواب دیا
جاتا ہے ساتہہ اسکے کہ انکی دوزخ مین اکثر ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ بہشت مین اکثر نہون لیکن مشکل ہے اسپر یہ
قول حضرت صلعم کا کہ مین بہشت مین جہانکا تو مینے اسکی رہنے والی کمتر عورتین دیکہین اور احتمال ہے کہ روایت کیا ہو اسکو
راوی نے ساتہہ معنی کے یعنی اسنے یہ سمجہا ہو کہ دوزخ مین انکے اکثر ہونے سے لازم آتا ہے کہ بہشت مین بہت نہون
اور یہ بات لازم نہین واسطے اس چیز کے کہ مین نے پہلے بیان کی اور احتمال ہے کہ ہو یہ بیچ اول امر کے پہلے نکلنے گنہگارون کے
آگ سے ساتہہ شفاعت کے اور یہ جو کہا کہ نظر آتا ہے گودا پنڈلیون انکی کا پیچہے گوشت کے سے تو مراد ساتہہ اسکے
وصف کرنی اسکی ہے ساتہہ نہایت صفائی کے اور یہ کہ جو ہڈی کے اندر ہے وہ نہین چہپا رہیگا ساتہہ ہڈی کے
اور گوشت کے اور کہال کے اور ترمذی مین ہے کہ دیکہی جاویگی سفیدی انکی پنڈلیون کی ستر حلون کے پیچہے سے یہانتک
کہ اسکا گودا نظر آویگا اور یہ جو کہا کہ انکا دل ایک ہوگا تو تفسیر کیا ہے اسکو حضرت صلعم نے ساتہہ قول اپنے کے کہ نہ انکے
درمیان حسد ہوگا اور نہ اختلاف یعنے انکے دل پاک ہونگے اخلاق مذموم سے اور یہ جو کہا کہ صبح شام خدا کی تسبیح
کہینگے تو مراد مقدار صبح و شام کی ہے قرطبی نے کہا کہ یہ تسبیح نہین ہے تکلیف اور الزام کی اور تحقیق تفسیر کیا ہے

اسکو جابر نے اپنی حدیث مین جو مسلم مین ہے کہ انکو الہام ہوتا ہے اور وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ آدمی کو سانس لینے مین کچھ تکلیف نہین اور اسکو اس سے کچھ چارہ بھی نہین پس گردانا گیا سانس لینا انکا تسبیح اور اسکا سبب یہ ہے کہ اونکے دل روشن ہین ساتھ معرفت حق سبحانہ کے اور پُر ہین ساتھ محبت اسکی کے اور جو کسی چیز کو دوست رکھے اسکا ذکر اکثر کرتا ہے اور ایک حدیث ضعیف مین واقع ہوا ہے کہ عرش کے تلے ایک ستارہ ہے لٹکا ہوا سو جب وہ کھولا جاتا ہے تو فجر کی علامت ہوتی ہے اور جب لپیٹا جاتا ہے تو عشا کی علامت ہوتی ہے (فتح) **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول زمرۃ تدخل الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والذین علی اثرھم کاشد کوکب اضاءۃ قلوبھم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینھم ولا تباغض لکل امرئ منھم زوجتان کل واحدۃ منھما یُری مخ ساقھا من وراء لحمھا من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ و عشیا لا یسقمون ولا یمتخطون ولا یبصقون آنیتھم الذھب والفضۃ وامشاطھم الذھب ووقود مجامرھم الالوۃ قال ابو الیمان یعنی العود ورشحھم المسک وقال مجاھد الابکار اول الفجر والعشی میل الشمس الی ان اراہ تغرب **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اول گروہ جو بہشت مین داخل ہوگا انکی صورت چودھوین رات کے چاند کیطرح روشن ہوگی اور جو انکے پیچھے ہونگے انکی صورت نہایت روشن ستارہ کی طرح ہوگی انکے دل ایک مرد کے دل پر ہونگے یعنے نہ انکے درمیان اختلاف ہوگا اور نہ بغض واسطے ہر ایک مرد کے ان مین سے دو بی بیان ہونگی کہ ہر ایک کی پنڈلی کا گودا اسکے گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہے صفائی حسن سے تسبیح کہین گے اللہ کو صبح وشام نہ بیمار ہونگے اور نہ سینڈہ ڈالین گے اور نہ تھوکین گے انکے برتن سونے چاندی کے ہونگے اور انکی کنگھیان سونے کی ہونگی اور انکی انگیٹھیونکا ایندھن اگر ہوگا یعنے عود اور انکا پسینہ مشک کیطرح ہوگا اور مجاہد نے کہا کہ ابکار کے معنے اول فجر ہین اور عشی ڈہلنا آفتاب کا ہے یہانتک کہ اسکا غروب ہوجاوے **حدثنا** محمد بن ابی بکر المقدمی ثنا فضیل بن سلیمان عن ابی حازم عن سھل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیدخلن الجنۃ من امتی سبعون الفا او سبع مائۃ الف لا یدخل اولھم حتی یدخل اخرھم وجوھھم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار یا سات لاکھ نہ داخل ہوگا پہلا انکا یہانتک کہ داخل ہوگا پچھلا انکا انکے منہ چودھوین رات کے چاند کی طرح ہونگے **ف** اسکی شرح رقاق مین آویگی **حدثنا** عبد اللہ بن محمد الجعفی ثنا یونس بن محمد ثنا شیبان عن قتادۃ ثنا انس بن مالک قال اھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم جبۃ سندس وکان ینھی عن الحریر فعجب الناس منھا فقال والذی نفس محمد بیدہ لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ احسن من ھذا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلعم کو ایک جبہ ریشمی تحفہ بھیجا اور حضرت صلعم ریشم کے پہننے سے منع کرتے تھے تو لوگون نے اسکی خوبی سے تعجب کیا تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی

جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ بہشت میں سعد بن معاذ کی رومال اس سے عمدہ اور افضل ہیں حدثنا مسدد ثنا یحیی ابن سعید عن سفیان ثنی ابو اسحق قال سمعت البراء ابن عازب قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثوب من حریر فجعلوا یعجبون من حسنہ ولینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ احسن من ھذا ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حضرت ص کے پاس ایک ریشمی کپڑا لایا گیا تو لوگ اسکی عمدگی اور نرمی سے تعجب کرنے لگے تو حضرت ص نے فرمایا کہ البتہ بہشت میں سعد بن معاذ کی رومال اس سے افضل ہیں ف اور غرض اس سے رومال سعد بن معاذ کے ہیں بہشت میں حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفیان عن ابی حازم عن سھل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیھا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں کوڑا رکھنے کا مقام بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے ف اسکی شرح جہاد کے اول میں گذر چکی ہے حدثنا روح بن عبد المؤمن ثنا یزید بن زریع ثنا سعید عن قتادۃ ثنا انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک درخت ہے کہ سوار اسکے سایہ میں سو برس چلے اسکو تمام نہ کر سکے حدثنا محمد بن سنان ثنا فلیح بن سلیمان ثنا ھلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام واقرؤا ان شئتم وظل ممدود ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ سوار اسکے سایہ میں سو برس چلے اور پڑھو اگر چاہو اور سایہ دراز میں اور البتہ بقدر کمان ایک تمہاری کے بہشت میں بہتر ہے اس چیز سے کہ اس پر سورج چڑھے اور غروب ہو یعنے تمام دنیا سے حدثنا ابراھیم بن المنذر ثنا محمد بن فلیح ثنا ابی عن ھلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول زمرۃ تدخل الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والذین علی اثارھم کاحسن کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبھم علی قلب رجل واحد لا تباغض بینھم ولا تحاسد لکل امرئ زوجتان من الحور العین یری مخ سوقھن من وراء العظم واللحم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوگا اور جو گروہ اسکے پیچھے داخل ہوگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا انکے دل ایک مرد کے دل کے برابر ہونگے نہ انکے درمیان بغض ہوگا اور نہ حسد اور واسطے ہر ایک کے دو دو بیبیاں ہونگی حور عین سے انکی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہے حدثنا

حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ جب ابراہیم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا مر گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اسکے واسطے دودہ پلانے والی ہے بہشت مین حدثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ ترجمہ ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچی محل والون کو نیچے اوپر سے جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کیطرف خواہ پچہم کیطرف اتنا فرق انمین زیادتی مراتب کے سبب سے ہے صحابہ نے عرض کیا کہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبرون کے ہی ہونگے انکے سوا کوئی وہان نہ پہونچ سکیگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیون نہین قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ ان مکانون مین وے مرد پہونچین گے جو ایمان لائے ہین اللہ پر اور سچا جانا پیغمبرون کو ف یعنے حق سچا جاننے انکے کا نہین تو جو اللہ پر ایمان لاوے اور پیغمبرون کو سچا جانے وہ اس درجے مین پہونچے اور حالانکہ اسطرح نہین اور احتمال ہے کہ تنکیر رجال کی اشارہ کرتی ہو طرف خاص لوگون کے جو موصوف ہین ساتھہ صفت مذکورہ کے اور نہین لازم آتا یہ کہ ہو ہر شخص کہ صفت کیا جاوے ساتھہ اسکی اسی طرح واسطے اس احتمال کے کہ ہو واسطے اس شخص کے کہ پہونچے اس درجے کو کوئی صفت اور شاید کہ سکوت فرمایا حضرت ع نے اس صفت سے کہ تقاضا کرے واسطے انکے اسکو اور بھید اسمین یہ ہے کہ کبھی پہونچتا ہے اس درجے کو وہ شخص کہ اسکے واسطے عمل مخصوص ہے اور جسکے واسطے کوئی عمل نہین اسکا پہونچنا صرف خدا کی رحمت سے ہوگا اور ابن تین نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ وہی لوگ پیغمبرون کے درجے کو پہونچین گے اور احتمال ہے کہ کہا جاوے کہ محل مذکورہ واسطے اس امت کے ہین اور اوپر جو انسے کم ہین پس وہی موحد ہین انکے غیرون سے یا محل والے وہی لوگ ہین جو پہلے پہل بہشت مین داخل ہونگے اور جو انسے تلے ہونگے وہی شفاعت کے ساتھہ داخل ہونگے (فتح)

بَابُ صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ باب ہے بہشت کے دروازون کی صفت مین ف مراد ساتھہ صفت کے عدد اور تسمیہ ہے وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ یعنے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین جوڑا خرچ کرے گا وہ بہشت کے دروازون سے بلایا جاویگا فِيهِ عُبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس باب مین حدیث عبادہ کی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ف یہ اشارہ ہے طرف حدیث عبادہ کے جو احادیث الانبیاء مین آویگی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اخیر حدیث تک اور اسمین سے

کہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالے بہشت کی آٹھون دروازون سی جس سے چاہے اور تحقیق وارد ہوی ہے یہ گنتی بہشت کے دروازون کی کئی حدیثون مین ایک ان مین سے حدیث ابو ہریرہ کی معلق ہے جو باب مین ہی اور ایک حدیث عبادہ کی ہے اور ایک حدیث عمر کی ہے نزدیک احمد اور صحاب سنن کے اور عتبہ سے ہی نزدیک ترمذی کے اور وارد ہوا ہے بیچ صفت دروازون بہشت کے کہ بہشت کی دونو چوکٹ کی درمیان چالیس برس کی راہ ہے (فتح) حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ ثَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُونَ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین آٹھہ دروازے ہین اُن مین ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہین یعنے پیاس بجھانے والا نہ داخل ہونگے اسمین مگر روزہ دار **باب** صِفَةِ النَّارِ وَاَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ باب ہی بیان مین دوزخ کے اور یہ کہ وہ اب موجود ہے غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ كَاَنَّ الْغَسَّاقَ وَالْغَسِيقَ وَاحِدٌ یعنے غساق وہ چیز ہے جو دوزخیون کی پیپ بہتی ہے کہا جاتا ہے کہ جاری ہوی آنکھ اسکی اور جاری ہوا زخم گویا کہ غساق اور غسیق کے ایک معنے ہین **ف** اور بعض کہتے ہین کہ غساق بدبودار ہے طبری نے روایت کی ہے کہ اگر غساق کا ایک ڈول دنیا مین ڈالا جاوے تو دنیا مین رہنے والون کو بدبودار کر دیوے اور بعضے کہتے ہین کہ غساق پیپ غلیظ ہے اور طبری نے روایت کی ہی کہ اگر اس مین سے ایک قطرہ مغرب مین ڈالا جاوے تو البتہ بدبودار کر دیوے مشرق والون کو (فتح) غِسْلِينٌ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِينٌ فِعْلِينٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدُّبُرِ یعنے غسلین ہر وہ چیز ہے کہ دہووے تو اسکو جرح اور زخم سے پس نکلے اس سی کچہہ چیز پس وہ غسلین ہے فعلین کے وزن پر **ف** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ غسلین دوزخیون کی پیپ ہی وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ حَطَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ یعنے اور عکرمہ نے کہا کہ حصب جہنم کے معنے لکڑیان ہین حبشہ کی زبان مین وَقَالَ غَيْرُهُ حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ یعنے اور اسکے غیر نے کہا کہ حاصبا کے معنے مین ہوا تیز وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ مَا يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْاَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ یعنے اور حاصب وہ چیز ہے کہ پہینکے اسکو ہوا اور اسی قبیل سے ہے حصب جہنم وہ چیز کہ پہینکی جاوے دوزخ مین اور کہا جاتا ہے حصب فی الارض یعنے گیا اور حصب مشتق ہے حصبا سے جسکے معنے پتہر ہین **ف** مراد اس سے تفسیر حاصبا کی ہی جو آیت او یرسل علیکم حاصبا من الریح مین واقع ہوا ہے اور اسی طرح مراد تفسیر لفظ حصب کی ہے جو آیت حصب جہنم مین واقع ہوا ہے صَدِيدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ یعنے صدید کے معنے جو آیت ویسقی من ماء صدید مین واقع ہوا ہے پیپ اور خون کے ہین خَبَتْ طَفِئَتْ یعنے خبت کے معنے جو آیت کلما خبت مین واقع ہوا ہے بجھہ جانے کے ہین یعنے جب آگ بجھہ جاویگی تُورُونَ تَسْتَخْرِجُونَ اَوْرَيْتُ اَوْقَدْتُ مراد اس آیت کی تفسیر ہے اَفَرَاَيْتُمْ

النَّارَ الَّتِی تُوْرُوْنَ یعنے تورون کے معنے ہین نکالتے ہو تم اور یت کے معنے ہین روشن کیا مین نے لِلْمُقْوِیْنَ لِلْمُسَافِرِیْنَ یعنے مقوین کے معنے مسافر لوگ ہین ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے ومتاعا للمقوین وَالْقِیُّ الْقَفْرُ اور قی کے معنے یعنی جس سے مقوین مشتق ہے قفر ہین یعنی جس زمین مین کچھ چیز نہ ہو وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صِرَاطُ الْجَحِیْمِ سَوَاءُ الْجَحِیْمِ وَوَسَطُ الْجَحِیْمِ یعنے اور ابن عباس نے کہا کہ صراط الجحیم کے معنے ہین سواء الجحیم اور .... وسط جحیم کے یعنی دوزخ کے بیچ مین ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فاطلع فراٰہ فی سواء الجحیم یعنے پس جہانکا سو اسکو دوزخ کے بیچ مین دیکھا لَشَوْبًا یُخْلَطُ طَعَامُہُمْ وَیُسَاطُ بِالْحَمِیْمِ یعنے انکا کہانا گرم پانی سے ملایا جاویگا ف مراد تفسیر اس کی ہے ثم ان لہم علیہا لشوبا من حمیم زَفِیْرٌ وَّشَہِیْقٌ صَوْتٌ شَدِیْدٌ وَصَوْتٌ ضَعِیْفٌ یعنے زفیر اور شہیق کے معنے ہین آواز سخت اور آواز ضعیف وِرْدًا عِطَاشًا یعنے ورد کے معنے ہین پیاسے ف مراد اس سے تفسیر اس آیت کی ہے ونسوق المجرمین الی جہنم وردا غَیًّا خُسْرَانًا یعنے غیا کے معنے ٹوٹا اور نامرادی ہین ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے فسوف یلقون غیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایک نالا ہے دوزخ مین بہت گہرا بد مزہ وَقَالَ مُجَاہِدٌ یُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُ بِہِمُ النَّارُ اور مجاہد نے کہا کہ یسجرون کے معنے ہین کہ انکے ساتھ آگ جلائی جاویگی وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ یُصَبُّ عَلٰی رُءُوْسِہِمْ مراد اس آیت کی تفسیر ہے یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس یعنے بھیجے جاوینگے تم پر شعلے آگ کے یعنے ٹکڑے سرخ آگ کے اور نحاس کے مجاہد نے کہا کہ پگھلا یا جاویگا تانبا یا پیتل ڈالا جاویگا انکے سرون پر یُقَالُ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَیْسَ ہٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ یعنے کہا جاتا ہے کہ ذوقوا کے معنے مباشرت کے اور تجربہ کرو اور نہین منہ کے چکنے سے یعنے یہ مطلب نہین کہ منہ سے آگ کو چکھو بلکہ مراد یہ ہے کہ اسکے ساتھ مباشرت کرو ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے ذوقوا ما کنتم تعملون مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ یعنے مارج کے معنے ہین خالص آگ ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے وخلق الجان من مارج من نار ابن عباس نے کہا کہ پیدا کیے گئے جن مارج سے یعنے آگ کی لپٹ سے جو اسکی طرف مین ہوتی ہے مَرَجَ الْأَمِیْرُ رَعِیَّتَہٗ إِذَا خَلَّاہُمْ یَعْدُوْ بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ کہتے ہین کہ مرج الامیر رعیتہ جبکہ انکو چھوڑ دے کہ سرکشی کرین ایک دوسرے پر مَرِیْجٍ مُلْتَبِسٌ یعنے مریج کے معنے مختلط اور ملا ہوا ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فہم فی امر مریج مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ یعنے کہا جاتا ہے مرج امر الناس یعنی مختلط ہوا مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ مَرَجْتَ دَابَّتَکَ إِذَا تَرَکْتَہَا یعنے آیت مرج البحرین کے معنے ہین چھوڑے دو دریا کہتے ہین مرجت دابتک جبکہ تو اسکو چھوڑ دے ف ابن عباس نے کہا کہ مراد دو دریا سے اس جگہ دریا آسمان اور زمین کا ہے کہ ہر سال ملتے ہین یعنے آسمان سے مینہ برسکر دریا مین ملجاتا ہے حَدَّثَنَا ابو الولید ثنا شعبۃ عن مہاجر ابی الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ وَہْبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدْ حَتّٰی فَاءَ الْفَیْءُ یَعْنِیْ لِلتُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَإِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ

مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے سو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈہ ہونے دے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے یہانتک کہ ڈھل پڑا سایہ یعنی ٹیلوں کا پھر فرمایا کہ نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھا کرو واسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے **ف** اور غرض اس سے یہی خیر کا قول اگلا ہے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت پڑھا کرو نماز کو پس تحقیق گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شکوہ کیا آگ نے اپنے رب کے پاس پس کہا اُسنے کہ اے میرے رب بعض میرا بعض کو کھا گیا تو خدا تعالےٰ نے اسکو دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں سو جو تم پاتے ہو گرمی کی نہایت شدت اور ٹھنڈک کی نہایت شدت اسکا ہے **ف** اور یہ حدیثیں قوی تر دلیلیں ہیں واسطے جمہور کے کہ دوزخ اب موجود ہے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ كُنْتُ أُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْنِي الْحُمّٰى فَقَالَ أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِيَ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ أَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شَكَّ هَمَّامٌ ترجمہ ابوجمرہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں ابن عباس رضی کے پاس بیٹھا کرتا تھا تو مجھکو تپ نے پکڑا تو اُسنے کہا کہ سرد کر تپ کو اپنے سے ساتھ پانی زمزم کے پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تپ دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کرو اسکو پانی سے یا فرمایا کہ زمزم کے پانی سے **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تپ دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کرو اسکو اپنے سے ساتھ پانی کے **حَدَّثَنَا** مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ ترجمہ اسکا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا **ف** ان سب حدیثوں کی شرح طب میں آویگی **حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيلُ ثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

صفۃ النار وانہا مخلوقۃ

الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نارکم جزء من سبعین جزءً من
نار جہنم قیل یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فضلت علیھن بتسعۃ وستین جزءً کلھن
مثل حرھا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ
سے ستر حصے سے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت صلعم جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگون سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے ف
اور ایک روایت مین سو حصون کا ذکر ہے اور تطبیق یہ ہے کہ مراد مبالغہ ہے کثرت مین نہ عدد خاص یا حکم واسطے زائد کے
ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ آگ دریا کے پانی سے سات بار دھوئی گئی اور اگر دھوئی نہ جاتی تو اس سے کوئی
فائدہ نہ اٹھاتا رفیع حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا سفین عن عمرو سمع عطاء یخبر عن صفوان
بن یعلی عن ابیہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالک ترجمہ یعلی
سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلعم سے سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے پکارینگے دوزخی اے مالک حدثنا علی ثنا سفین عن
الاعمش عن ابی وائل قال قیل لاسامۃ لو اتیت فلانا فکلمتہ قال انکم لترون انی لا اکلمہ الا اسمعکم
انی اکلمہ فی السر دون ان افتح بابا لا اکون اول من فتحہ ولا اقول لرجل ان کان علی امیرا انہ خیر
الناس بعد شیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا وما سمعتہ یقول قال سمعتہ یقول یجاء
بالرجل یوم القیمۃ فیلقی فی النار فتندلق اقتابہ فی النار فیدور کما یدور الحمار برحاہ فیجتمع اھل
النار علیہ فیقولون ای فلان ما شانک الیس کنت تامرنا بالمعروف وتنہانا عن المنکر قال کنت امرکم
بالمعروف ولا اتیہ وانھاکم عن المنکر واتیہ ورواہ غندر عن شعبۃ عن الاعمش ترجمہ ابو وائل سے روایت
ہے کسو نے اسامہ کو کہا کہ اگر تو فلانے کے پاس آوے اور اس سے کلام کرے تو بہتر ہو یعنے عثمان سے اسنے کہا کہ تم گمان کرتے ہو کہ
مین نہ کلام کرونگا اس سے مگر کہ تم کو سناؤن مین اس سے پوشیدہ کلام کرتا ہون یعنی مین تنہا جا کر اس سے کلام کرتا ہون نہ یہ کہ فتنے
کا دروازہ کھولون نہین ہون مین وہ شخص کہ پہلے پہل فتنہ کا دروازہ کھولے اور نہین کہتا مین واسطے اس مرد کے کہ مجھ پر سردار
ہو کہ وہ لوگون مین بہتر ہے بعد اس چیز کے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی لوگون نے کہا تو نے حضرت صلعم
سے کیا چیز سنی ہے اسنے کہا کہ مینے حضرت صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ لایا جاویگا ایک مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ
مین تو اسکے پیٹ سے انتڑیان نکل پڑینگی سو انکے ساتھ گھومتا پھریگا جیسے کہ گدھا اپنی چکی کے گرد گھومتا ہے تو جمع
ہونگے اسکے پاس دوزخی لوگ سو کہینگے اے فلانے تجھکو کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بد کامون سے
روکتا تھا تو وہ کہے گا کہ کیون نہین مین لوگون کو نیک کام بتلاتا تھا اور خود اسکو نہ کرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا
لیکن خود کرتا تھا ف اس حدیث کی شرح فتن مین آویگی باب صفۃ ابلیس وجنودہ باب ہے بیان مین صفت

شیطان کی اور فوج اسکی کی **ف** شیطان ایک شخص ہے روحانی پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور وہ سب جنون اور شیطانون کا باپ ہے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب شیطان فرشتون کے ساتھ تھا تو اسکا نام عزازیل تھا پھر اسکے بعد اسکا نام ابلیس ہوا اور یہ جو کہا کہ فوج اسکی تو اشارہ ہے طرف حدیث ابو موسی کے کہ جب ابلیس صبح کرتا ہے تو اسکی فوج دنیا مین پھیل جاتی ہے پس کہتا ہے کہ جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے مین اسکو تاج پہناؤنگا اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان کا تخت پانی پر ہے سو وہ اپنے لشکرون کو بھیجتا ہے یعنی عالم مین فساد کرنے کو سو جو لوگون کو بہکاتے ہین سو جو بڑا فتنہ فساد ڈالے وہ اس سے مرتبے مین قریب تر ہوتا ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ شیطان فرشتون سے تھا پھر مردود ہونے کے بعد مسخ ہوا یا بالکل ان مین نہ تھا اس مین دو قول ہین مشہور کما سیاتی بیانہما وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَيُقْذَفُونَ يُرْمَوْنَ یعنے اور کہا مجاہد نے کہ یقذفون کے معنے ہین پھینکے جاتے ہین **ف** مراد اس سے اس آیت کی تفسیر ہے ویقذفون من کل جانب دحورا الآیۃ دُحُورًا مَطْرُودِينَ یعنے دحورا کے معنے ہین چلائی گئی وَاصِبٌ دَائِمٌ یعنے واصب کے معنے ہین ہمیشہ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْحُورًا مَطْرُودًا یعنے ابن عباسؓ نے کہا مدحورا کے معنے ہین چلایا گیا اور کھدیڑا گیا **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے فتلقی فی جہنم ملوما مدحورا وَيُقَالُ مَرِيدًا مُتَمَرِّدًا یعنے اور کہا جاتا ہے کہ مرید کے معنے ہین سرکش **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے وان یدعون الا شیطانا مریدا۔ بَتَّكَهُ قَطَعَهُ یعنے بتکہ کے معنے ہین چیرا اور سکو **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولیبتکن اذان الانعام یعنے چیرین کان جانورون کے وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ یعنے استفزز کے معنے ہین ہلکا جان اور خیل کے معنے سوار ہین اور رجل اور رجالہ جمع ہے کا واحد راجل ہے یعنے پیادہ مثل صاحب و صحب کے اور تاجر و تجر کے لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَأْصِلَنَّ یعنے اور لاحتنکن کے معنے ہین کہ البتہ مین اسکی اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دونگا **ف** مراد تفسیر اس آیت کی ہے لاحتنکن ذریتہ الا قلیلا قَرِينٌ شَيْطَانٌ یعنے قرین کے معنے ہین شیطان **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے قال قائل منہم انی کان لی قرین حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِيْنَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَأَنَّهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ فَقَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ شَفَانِيَ اللّٰهُ وَخَشِيْتُ اَنْ يُّثِيْرَ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو ہوا خیال بندی کا یہانتک کہ آپکے خیال میں آتا تھا کہ آپ کچھ کام کرتے ہیں اور نہیں کرتے تھے یعنے ناکردہ کام کو آپ جانتے تھے کہ میں کر چکا یہانتک کہ آپ نے ایک روز اپنی صحت کی خدا تعالے سے دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا جسمیں کہ میری شفا ہے یعنے میری دعا قبول کی اور جادو کا حال تبلادیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس سو ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا درد ہے اس مرد کو یعنی حضرت صلعم کو تو اُسنے جواب میں کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہے اُسنے کہا کہ کسنے اسکو جادو کیا دوسرے نے کہا کہ لبید عصم کے بیٹے نے کیا ہے اُسنے کہا کہ کس چیز میں کیا ہے دوسرے نے کہا کہ کنگھی میں اور ان بالون میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہارے کے بالے کے غلاف میں اُسنے کہا کہ یہ کہان کہا ہے دوسرے نے کہا کہ ذی روان کے کنوین میں تو حضرت صلعم اس کنوئین پر تشریف لے گئے پھر پلٹ آئے سو جب حضرت صلعم پھر تو عائشہ سے فرمایا کہ اس کنوئین کے چھوہارے کے درخت جیسے کہ شیطانون کے سر ہیں مین نے کہا کہ کیا آپ نے اس جادو کو نکالدیا ہے حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہیں اپر مجھکو خدا نے شفا دی اور مین ڈرا کہ اس سے لوگون مین فتنہ انگیزی ہو پھر وہ کنوان دبا دیا گیا **ف** اس حدیث کی شرح طب مین آویگی اور وجہ وارد کرنے اسکی کی اس جگہہ اس جہت سے ہے کہ جادو سوائے اسکے نہیں کہ تمام ہوتا ہے ساتھ مدد لینے کے شیطانون سے اور اسکے رفع ہو **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ ثُمَّ كُلُّهَا فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی تم مین سے سو جاوے تو شیطان اسکے سر کی پچھلی طرف تین گرہیں لگا دیتا ہے مارتا ہے ہر گرہ پر یہ منتر پڑھتا ہے یعنی اسکے دل مین یہ خیال ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو رہ سو اگر وہ جاگ کر اللہ کو یاد کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو ایک گرہ اور کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں پس صبح کو اٹھتا ہے چست اور پاک نفس خوشدل نہیں تو صبح کرتا ہے ناپاک اور سست **ف** اس حدیث کی شرح رات کی نماز مین گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنَيْهِ اَوْ قَالَ فِيْ اُذُنِهِ **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا گیا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد جو تمام رات سوتا رہا یہانتک

باب اذا صلی انحلت عقدہ

کہ صبح کی حضرت ﷺ نے فرمایا یہ مرد ہے جسکی کان میں شیطان نے پیشاب کیا ہے **ف** اسکی شرح بھی صلوۃ اللیل میں گذر چکی ہے **حدثنا** موسی بن اسمعیل ثنا ھمام عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اما ان احدکم اذا اتی اھلہ وقال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فرزقا ولدا لم یضرہ الشیطان **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر جب کوئی اپنی بی بی سے صحبت کرے اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پھر دونوں کو لڑکا ملے تو اسکو شیطان ضرر نہ پہونچا سکے گا **ف** اسکی شرح نکاح میں آوے گی **حدثنا** محمد انا عبدۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلوۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلوۃ حتی تغیب ولا تحینوا بصلوتکم طلوع الشمس ولا غروبھا فانھا تطلع بین قرنی شیطان او الشیطان لا ادری ای ذلک قال ھشام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سب نکل آوے اور جب سورج کا کنارہ ڈوبے تو نماز نہ پڑھو یہانتک کہ سب ڈوب جاوے اور نہ قصد کیا کرو اپنی نماز کا سورج نکلتے اور نہ ڈوبتے اس واسطے کہ وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کے **ف** اسکی شرح بھی نماز میں گذر چکی ہے اور شیطان کی سینگ اسکے سر کے دونوں طرفین میں کہتے ہیں کہ وہ سورج کے مطلع کے مقابل کھڑا ہوتا ہے یہانتک کہ جب نکلتا ہے تو اسکی سر کے دونوں طرفوں کے درمیان نکلتا ہے تاکہ اوسکے واسطے سجدہ واقع ہو جبکہ آفتاب پرست اسکے واسطے سجدہ کرتے ہیں اور اسی طرح نزدیک ڈوبنے اسکے کہ اور بنا بر اسکے پس قول آپکا کہ سورج شیطان کے دونو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے یعنے بنسبت اس شخص کے کہ دیکھتا ہے آفتاب کو نزدیک نکلنے اسکے کے پس اگر شیطان کو مشاہدہ کرے تو البتہ دیکھے اسکو قائم نزدیک اسکی اور تحقیق استدلال کیا ہے ساتھ اسکے اس شخص نے جسنے رد کیا ہے اہل ہیئت پر جو قائل ہیں کہ سورج چوتھے آسمان میں ہے اور شیطان منع کیے گئے ہیں آسمان میں داخل ہونے سے اور نہیں حجت بیچ اسکے واسطے اسچیز کے کہ ذکر کی ہمنے اور حق یہ ہے کہ آفتاب چوتھے فلک میں ہے اور ساتوں آسمان نزدیک اہل شرع کے غیر افلاک کے ہیں یعنے آسمان اور ہیں اور افلاک اور ہیں بخلاف اہل ہیئت کہ انکے نزدیک دونوں ایک چیز ہیں (فتح) **حدثنا** ابو معمر ثنا عبد الوارث ثنا یونس عن حمید بن ھلال عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر بین یدی احدکم شیء وھو یصلی فلیمنعہ فان ابی فلیمنعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی چیز کسی کے آگے گذرے اور وہ نماز پڑھتا ہو تو چاہیے کہ اسکو رد کرے پھر اگر نہ مانے

تو چاہیے کہ اسکو رد کرے پھر اگر نہ مانے تو چاہیے کہ اس سے لڑے پس تحقیق وہ شیطان ہے **حدثنا** عثمان بن الھیثم ثنا عوف عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوۃ رمضان فاتانی ات فجعل یحثو من الطعام فاخذتہ فقلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث فقال اذا اویت الی فراشک فاقرا ایۃ الکرسی لن یزال علیک من اللہ حافظ ولا یقربک شیطان حتی تصبح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقک وھو کذوب ذاک شیطان ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے مجھکو صدقہ عید الفطر کی چوکیداری پر وکیل کیا سو میرے پاس ایک آنیوالا آیا اور دونون ہاتھ بھر بھر کے اناج لینے لگا تو مین نے اسکو پکڑا اور کہا کہ تجھکو حضرت ؐ پاس پکڑے لیے چلتا ہون پھر ذکر کی ساری حدیث تو اسنے کہا جب تو بستر پر سونیکے واسطے ٹھکانا پکڑا کرے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر خدا کیطرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا تو حضرت ؐ نے فرمایا کہ وہ تجھسے سچ بولا اور وہ بڑا جھوٹا ہے یہ شیطان ہی یعنے ہر چند وہ بڑا جھوٹا ہے لیکن اس بات مین تجھسے سچ بولا **حدثنا** یحیی ابن بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب اخبرنی عروۃ ابن الزبیر قال ابو ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ آتا ہے شیطان تم مین سے کسی ایک پاس پس کہتا ہے کہ کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہانتک کہ کہتا ہے کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہانتک اسکو پہونچا دے تو اسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور باز رہے **ف** یعنے موافقت کرنے سے ساتھ شیطان کے بیچ اسکے بلکہ پناہ پکڑے طرف اللہ کی بیچ دفع کرنے اوسکے کے اور جان لیوے کہ ارادہ کرتا ہے شیطان فاسد کرنے دین اسکے کا اور عقل اسکے کا ساتھ اس وسوسے کے پس لائق ہے کہ کوشش کرے بیچ دفع کرنے اسکی کے ساتھ مشغول ہونے کے ساتھ غیر اسکے کی اور ایک روایت مین ہی کہ ہمیشہ رہینگے لوگ آپسمین سوال کرتے یہانتک کہ کہا جاویگا کہ خلق کو خدا نے پیدا کیا پس خدا کو کسنے پیدا کیا سو جب کسی کو ایسا خیال فاسد آوے تو چاہیے کہ کہے مین اللہ پر ایمان لایا پس اس سے معلوم ہوا کہ اسمین غور کرنا ہر سائل کو منع ہے آدمی ہو یا غیر اور جب یہ وسوسہ دل مین آوے تو خدا سے پناہ مانگے خواہ شیطان وسوسہ ڈالے یا کوئی آدمی اور ابوہریرہ نے کہا کہ سوال کیا مجھسے اسکا دو شخصون نے اور گویا کہ جب اسکا سوال واہی ہے تو جواب کا مستحق نہین یا باز رہنا اس سے نظیر ہے امر کے ساتھ باز رہنے کے غور کرنے سے صفات اور ذات مین اور مازری نے کہا کہ وسوسے دو قسم مین پہلا جو وسوسہ کہ ٹھیرتا نہین اور شبہے سے پیدا نہین ہوتا وہ ہے جو دفع ہوتا ہے ساتھ اعراض کے اس سے اور اسی معنی پر محمول ہے یہ حدیث اور اسی پر منطبق ہوتا ہے اسم وسوسے کا اور ایہر جو وسوسے کہ شبہے سے پیدا ہوتے

ہین پس وہ دفع نہین ہوتے ہین مگر ساتھہ نظر اور استدلال کے اور طیبی نے کہا کہ سوا اسکے کچھہ نہین کہ حضرت صلعم نے اس سے پناہ مانگنے کا حکم کیا ہے اور فکر اور حجت پکڑنے کا ذکر نہین کیا ہے تو یہ اسواسطے ہے کہ علم ساتھہ بے پرواہ ہونے خدا عزوجل کے موجد سے امر ضروری ہو یعنے بدیہی ہے مناظرے کو قبول نہین کرتا اور نیز اسواسطے کہ اسمین زیادہ غور کرنیسے حیرت کے سوا کچھہ حاصل نہین ہوتا اور جسکا یہ حال ہو پس نہین ہے کوئی علاج واسطے اسکے مگر پناہ پکڑنی طرف اللہ اور جنگل مارنا ساتھہ اسکے اور اسحدیث مین اشارت ہے طرف اسکے کہ لایعنی باتون کا سوال کرنا مذموم ہے اور اسمین نشانی ہے نبوت کی نشانیون سے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیندہ کی خبر دی اور موافق اوسکے واقع ہوا (فتح) **حدثنا** یحیی بن بکیر ثنا اللیث ثنی عقیل عن ابن شہاب ثنی ابن ابی انس مولی التیمیین ان اباہ حدثہ انہ سمع ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندہے جاتے ہین **ف** اسکی شرح روزے مین گذر چکی ہے **حدثنا** الحمیدی ثنا سفین ثنا عمرو واخبرنی سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس قال ثنا ابی بن کعب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان موسی قال لفتاہ اتنا غداءنا قال ارأیت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ ولم یجد موسی النصب حتی جاوز المکان الذی امرہ اللہ بہ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ موسے عم نے اپنے جوان سے کہا کہ ہمارے پاس ہمارا کہانا لاو وہ بولا کیا دیکہا تو نے جب ہمنے جگہہ پکڑی اس پتہر کے پاس سو مین بہول گیا مچہلی اور نہین بہولایا مجہکو مگر شیطان نے کہ اسکا مذکور کرون اور نہ پائی موسے نے تکلیف یہانتک کہ آگے بڑہے اس مکان سے جسکا اسکو خدا نے حکم کیا تہا **حدثنا** عبداللہ بن مسلمۃ عن مالک عن عبداللہ بن دینار عن عبداللہ بن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر الی المشرق فقال ہا ان الفتنۃ ہہنا من حیث یطلع قرن الشیطان **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ اشارہ کرتے تہے پورب کیطرف سو فرمایا کہ خبردار ہو کہ فتنہ فساد ادہر ہے جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہے یعنی جو ملک مدینہ سے پورب کیطرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج اسی طرف سے نکلین گے یعنے عراق کے ملک مین **حدثنا** یحیی ابن جعفر ثنا محمد بن عبداللہ الانصاری ثنا ابن جریج اخبرنی عطاء عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استجنح اللیل او قال کان جنح اللیل فکفوا صبیانکم فان الشیاطین تنتشر حینئذ فاذا ذہب ساعۃ من العشاء فخلوہم واغلق بابک واذکر اسم اللہ واطفئ مصباحک

وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ تَعْرِضُ عَلَيْهِ شَيْئًا

ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے کہ جب ہو اول شب تو بند رکھو تم اپنے لڑکوں کو یعنے گھر کے نکلنے سے اور پھرنے کو چون کے سے اسلیے کہ جن پھیلتے ہیں اسوقت پھر جب بات ایک ساعت گذر جاوے تو انکو چھوڑ دو یعنے جائز ہے چھوڑنا انکا اور بند کر اپنے دروازے کو اور یاد کر نام اللہ کا یعنے وقت بند کرنے اسکے کے یعنے اسواسطے کہ شیطان نہیں کھولتا دروازے بند کیے ہوئے کو اور بجھا اپنے چراغ کو اور یاد کر نام اللہ کا اور بند کر اپنی مشک کو اور یاد کر نام اللہ کا اور ڈھانک اپنے برتن کو اور یاد کر نام اللہ کا اگرچہ تو پاس کے چوڑا اوپر کوئی چیز رکھے **ف** ابن جوزی نے کہا کہ سوائے اسکے نہیں کہ خوف کیا گیا ہے لڑکوں میں اس ساعت میں اسواسطے کہ گندگی اکثر اوقات انکے ساتھ موجود ہوتی ہے اور جس ذکر کے ساتھ انسے حفاظت کیجاتی ہے وہ مفقود ہے لڑکوں سے اور جن وقت پھیلنے اپنے کے لٹکتے ہیں ساتھ جس چیز کے کہ ممکن ہے انکو لٹکنا ساتھ اوسکے پس اسواسطے خوف کیا گیا لڑکوں پر اسوقت میں اور حکمت بیچ پھیلنے انکے کے اسوقت یہ ہے کہ رات میں انکو حرکت کرنے کی زیادہ قدرت ہے دن سے اسواسطے کہ اندھیرا زیادہ ترجیح کرنے والا ہے واسطے قوت شیطانیہ کے غیر اسکے سے اور اسیطرح ہر کالی چیز اور باقی شرح اسکی کتاب الادب میں آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا** مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا سُوْءًا اَوْ قَالَ شَيْئًا **ترجمہ** صفیہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں اعتکاف بیٹھے تھے سو میں ایک رات آپکی زیارت کرنے کو آئی اور آپ سے بات چیت کی پھر میں کھڑی ہوئی اور پلٹی سو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے تاکہ مجھکو پہنچا دیں اور انکے رہنے کی جگہہ اسامہ بن زید کے گھر میں تھی سو راہ میں دو انصاری مرد ملے سو جب انہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو جلد چلے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی نہ کرو ٹھیر جاؤ البتہ یہ عورت صفیہ بنت حیی ہے تو انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ یا حضرت ہم آپکی ذات میں بدگمانی کا کیا دخل ہے تو فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں اسطرح پھرتا ہے جیسے خون رگوں میں ڈرا کہ تمہارے دل میں کچھہ بدگمانی ڈالے **ف** یہ حدیث اعتکاف میں گذر چکی ہے اس سے معلوم ہوا کہ خدا نے شیطان کو قوت دی ہے ایسی کہ انسان کے اندر پہونچ جاتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حدیث بطور استعارہ کے وارد ہوئی یعنے پہونچتا ہے وسوسہ اسکا بیچ مسام بدن کے مانند جاری ہونے خون کے بدن میں (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ

قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهٗ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوْا لَهٗ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِيْ جُنُوْنٌ ترجمہ سلیمان بن صرد سے روایت ہے کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھا تھا اور دو آدمی آپس مین لڑتے تھے تو ان مین سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور گردن کی رگین پھول گئین تو حضرت ؐ نے فرمایا کہ البتہ مین ایسی بات جانتا ہون کہ اگر وہ اسکو کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے اعوذ باللہ من الشیطان یعنے اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان سے تو اسکا غصہ جاتا رہے تو لوگون نے اسکو کہا کہ حضرت ؐ نے فرمایا ہے کہ پناہ مانگ اللہ کی شیطان سے تو اُسنے کہا کہ کیا مین دیوانہ ہون **ف** اسحدیث کی شرح ادب مین آویگی حَدَّثَنَا آدَمُ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرُّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قَالَ وَثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ ترجمہ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی اپنی بی بی سے صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے کہ الٰہی بچا رکھہ مجھکو شیطان سے اور بچا شیطان سے میری اولاد کو سو اگر میان بی بی کے درمیان اس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکے گا اور نہ اسپر قابو پاویگا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی سو فرمایا کہ شیطان میرے سامنے ہوا سو اُسنے مجھپر سختی کی میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اسکو میرے قابو کر دیا پس ذکر کی تمام حدیث **ف** یہ حدیث بیچ ساتھ نماز مین گذر چکی ہے اور اسکا تمام یہ ہے سو مین نے چاہا کہ اسکو مسجد کی کھنبون سے کسی کھنبی مین باندہ دون اور باقی فائدے اسکے احادیث الانبیاء مین آوینگے اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے باندہنا اس شخص کا جسکے بھاگ جانے کا خوف ہو ان لوگون مین جنکے قتل مین حق ہے اور یہ کہ مباح ہے عمل قلیل نماز مین اور یہ کہ خطاب بیچ اسکے جبکہ ہو ساتھہ معنے طلب کے اللہ سے نہین گنا جاتا کلام جس نوڑے گا نماز کو اور اسحدیث کے بعض طریقون مین ہے کہ فرمایا کہ مین تجھسے اللہ کی پناہ مانگتا ہون (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ

فَاِذَا قَضَی اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْاِنْسَانِ وَقَلْبِہٖ فَیَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا وَکَذَا حَتّٰی لَا یَدْرِیْ اَثَلَاثًا صَلّٰی اَمْ اَرْبَعًا فَاِذَا
لَمْ یَدْرِ اَثَلٰثًا صَلّٰی اَمْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا
کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے گوز کرتا ہوا پھر جب اذان تمام ہو چکتی ہے تو پھر آتا ہے
پھر جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو پیٹھ دیکر بھاگتا ہے پھر جب تکبیر تمام ہو چکتی ہے تو مڑ آتا ہے یہانتک کے اسکے دل میں
وسوسہ ڈالتا ہے پس کہتا ہے کہ یاد کر فلانی چیز کو اور فلانی چیز کو یہانتک کہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے تین رکعت
یا چار رکعت سو جب جانے کہ کتنی نماز پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو دو سجدے سہو کے کرے **ف** اسحدیث
کی شرح سہو کے سجدے میں گذر چکی ہے **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی
ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی اٰدم یطعن الشیطان فی جنبہ باصبعیہ حین
یولد غیر عیسی بن مریم ذھب یطعن فطعن فی الحجاب ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ ہر آدمی کی پہلو میں شیطان اپنی دو انگلی سے چوکتا ہے وقت پیدا ہونیکے سوا عیسے بن مریم کے کہ انکو چوکنے لگا سو نہ
چوک سکا **ف** اسحدیث کی شرح احادیث الانبیاء میں آویگی **حدثنا** مالک بن اسمٰعیل ثنا اسرائیل عن سو جہلی میں چوکا
المغیرۃ عن ابراھیم عن علقمۃ قال قدمت الشام قالوا ابو الدرداء قال افیکم الذی اجارہ اللہ من
الشیطان علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ علقمہ سے روایت ہے کہ میں شام میں گیا تو شامیوں نے کہا کہ ابوالدرداء
آیا ہے تو ابوالدرداء نے کہا کہ کیا تم میں وہ شخص ہے کہ پناہ دی ہے اسکو خدا تعالےٰ نے شیطان سے اپنے نبی کی زبان پر
یعنے عمار کو **ف** پوری یہ حدیث مناقب میں آویگی اور غرض اس سے یہ قول اسکا ہے کہ خدا نے اسکو شیطان سے
پناہ دی پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ اسکے کہ عمار کو اس سبب سے اپنے غیر پر فضیلت ہے اور مقتضےٰ اسکا یہ ہے کہ شیطان کو
تسلط ہوتا ہے اس شخص پر جسکو خدا تعالےٰ شیطان سے نہ پناہ دے **حدثنا** سلیمان بن حرب ثنا شعبۃ
عن مغیرۃ قال الذی اجارہ اللہ علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی عمارا ترجمہ سلیمان بن حرب کہتے ہیں
کہ ہمیں شعبہ نے مغیرہ کی زبانی بیان کیا کہ جسکو خدا نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر شیطان سے پناہ دی اس سے مراد عمار ہیں
قال وقال اللیث ثنی خالد بن یزید عن سعید بن ابی ھلال ان ابا الاسود اخبرہ عن عروۃ عن
عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملائکۃ تحدث فی العنان والعنان الغمام بالامر یکون فی الارض فتسمع
الشیاطین الکلمۃ فتقرھا فی اذن الکاھن کما تقر القارورۃ فیزیدون معھا مائۃ کذبۃ ترجمہ
عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ فرشتے بادل میں آپس میں بات چیت کرتے ہیں اس کام کی کہ زمین میں
ہوتا ہے یعنے حال میں یا استقبال میں تو شیطان وہاں جا کر ایک بات سن آتے ہیں پھر اسکو کاہنوں یعنی جو
غیب کی بات بتلاتے ہیں انکے کان میں ڈال دیتے ہیں جیسے کہ ڈالا جاتا ہے پانی شیشہ میں برتن سے یعنے جیکی انکی

کانون مین کہدیتے ہین تو وہ اسکے ساتھہ سو جھوٹ اور زیادہ کرتے ہین حدثنا عاصم بن علی ثنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع فان احدکم اذا قال ھا ضحک الشیطان ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جمائی شیطان کے اثر سے ہے سو جب کوئی تم مین سے جمائی لیوے تو چاہیے کہ اسکو روکے جتنا کہ اس سے ہو سکے سو اسطے کہ جب کوئی ہا کہے تو شیطان ہنستا ہے ف اسکی شرح ادب مین آویگی حدثنا زکریا بن یحیی ثنا ابو اسامۃ قال ھشام اخبرنا عن ابیہ عن عائشۃ قالت لما کان یوم احد ھزم المشرکون فصاح ابلیس ای عباد اللہ اخراکم فرجعت اولاھم فاجتلدت ھی واخراھم فنظر حذیفۃ فاذا ھو بابیہ الیمان فقال ای عباد اللہ ابی ابی فواللہ ما احتجزوا حتی قتلوہ فقال حذیفۃ غفر اللہ لکم قال عروۃ فما زالت فی حذیفۃ منہ بقیۃ خیر حتی لحق باللہ عز وجل ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو مشرکون کو شکست ہوئی تو شیطان نے پکارا کہ اے خدا کے بندو بچو اپنے پچھلوں سے یعنے دھوکھا دیا کہ تمہارے پیچھے کافر ہین انسے بچو اور لڑو اور حالانکہ انکے پچھلے مین مسلمان تھے یعنے ناکہ مسلمان آپس مین لڑمرین تو پہلے لوگ پیچھے پلٹے تو پہلے اور پچھلون نے آپس مین مقابلہ کیا تو حذیفہ نے نظر کی تو ناگہان اسنے اپنے باپ یمان کو دیکھا کہ مسلمان اسکو مارے ڈالتے ہین تو اُسنے کہا کہ اے اللہ کے بندو یہ میرا باپ ہی سو قسم ہے اللہ کی وے باز نہ آئے یہانتک کہ اسکو مارڈالا سو حذیفہ نے کہا کہ خدا تمکو بخشے عروہ نے کہا پس ہمیشہ رہا حذیفہ مین اس سے بقیہ نیکی کا یہانتک کہ خدا تعالے سے ملا ف یعنے اپنے باپ کے قاتل کے واسطے ہمیشہ استغفار کرتے رہے یا اس واقعہ سے غمناک رہے اور اسحدیث کی شرح مغازی مین آویگی حدثنا الحسن بن الربیع ثنا ابو الاحوص عن اشعث عن ابیہ عن مسروق قال قالت عائشۃ سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التفات الرجل فی الصلوۃ فقال ھو اختلاس یختلس الشیطان من صلوۃ احدکم ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلعم سے پوچھا ادہر اودہر دیکھنے مرد کے سے نماز مین یعنے اسکا کیا حکم ہے تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ اوچک لینا ہے کہ اوچک لیتا ہے اسکو شیطان ایک تمہاری نماز سے ف اسکی شرح نماز مین گذرچکی ہے حدثنا ابو المغیرۃ ثنا الاوزاعی ثنی یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح وحدثنی سلیمان بن عبد الرحمن ثنا الولید ثنا الاوزاعی ثنی یحیی بن ابی کثیر ثنی عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان فاذا حلم احدکم حلما یخافہ فلیبصق عن یسارہ ولیتعوذ باللہ من شرھا فانھا لا تضرہ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ٹھیک اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہے اور پریشان شیطان کیطرف سے ہے سو جب

کوئی پریشان خواب دیکھے جس سے ڈرے تو چاہیے کہ اپنے بائیں تھوکے اور پناہ مانگے اللہ کی اسکی بدی سے پس تحقیق وہ اسکو ضرر نہ کریگی **ف** اس حدیث کی شرح تعبیر میں آوے گی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف انا مالک عن سمی مولی ابی بکر عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد بافضل مما جاء بہ الا احد عمل اکثر من ذلک **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو یعنے لا الہ اللہ قدیر تک پڑہے تو اسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیاں اُسکے واسطے لکھی جاوینگی اور سو برائیاں اسکی مٹائی جاوینگی اور اُسدن شام تک اسکو شیطان سے پناہ رہے گی اور اس سے بہتر کوئی نہیں مگر جسنے کہ اس سے زیادہ پڑہا **ف** اسکی شرح دعوات میں آویگی **حدثنا** علی بن عبد اللہ ثنا یعقوب بن ابراھیم ثنا ابی عن صالح عن ابن شہاب اخبرنی عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید ان محمد بن سعد بن ابی وقاص اخبرہ ان اباہ سعد بن ابی وقاص قال استاذن عمر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ نساء من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتھن فلما استاذن عمر قمن یبتدرن الحجاب فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک فقال عمر اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ قال عجبت من ھؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب قال عمر فانت یا رسول اللہ کنت احق ان یھبن ثم قال ای عدوات انفسھن اتھبننی ولا تھبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلن نعم انت افظ واغلظ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان قط سالکا فجا الا سلک فجا غیر فجک **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عمر رض فاروق نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی عورتیں یعنے آپکی بی بیاں چلا چلا کر باتیں کر رہی تہیں اور حضرت صلعم سے زیادہ خرچ چاہتی تہیں سو جب عمر فاروق نے آنے کی اجازت مانگی تو جلد اُٹھہ کھڑی ہوئیں پردے میں ہونیکو تو حضرت صلعم نے عمر فاروق کو اجازت دی اور حضرت صلعم ہنستے تہے تو عمر فاروق نے کہا کہ خدا آپکو خوش رکھے یا حضرت صلعم کیا سبب ہے آپکے ہنسنے کا حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجھکو ان عورتوں سے تعجب آیا کہ میرے پاس تہیں سو جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی پردے میں ہو گئیں تو عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت آپ لائق تر تہے کہ آپ سے ڈریں پھر عمر فاروق نے کہا کہ اے دشمن اپنی جانوں کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور حضرت صلعم سے نہیں ڈرتیں عورتوں نے کہا ہاں ہم تم سے ڈرتی ہیں تم بہت کڑی مزاج کے اور سخت ہو حضرت سے حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے

ایک دن میں سو بار

سوال البخاری ... صلی اللہ علیہ وسلم

اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہین ملتا تجھسے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر کہ چل کھڑا ہوتا ہے پس راہ
مین جو تیرے راہ کی سوا ہے **ف** اس حدیث کی شرح مناقب مین آوے گی **حدثنی** ابراہیم بن حمزۃ ثنی
ابن ابی حازم عن یزید عن محمد بن ابراہیم عن عیسے ابن طلحۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا استیقظ احدکم من منامہ فتوضأ فلیستنثر ثلثا فان الشیطان یبیت علی خیشومہ
ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صنے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگ کر وضو کرے تو تین بار ناک جھاڑے
اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑہ مین رہتا ہے **ف** ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقع ہوتا ہے واسطے
ہر سونے والے کے اور احتمال ہے کہ یہ مخصوص ساتھہ اس شخص کے کہ نہ پناہ پکڑے ساتھہ کسی ذکر کے واسطے حدیث ابو ہریرہ کے
کہ پس اس مین ہے کہ وہ اسکے واسطے شیطان سے پناہ ہوتی ہے اور اسی طرح آیت الکرسی اور پہلے اسمین گذر چکا ہے
کہ شیطان تیرے نزدیک آویگا اور احتمال ہے کہ ہو مراد ساتھہ نفی قرب کے اسجگہہ یہ کہ وہ نہین قریب ہوتا اس مکان سے
کہ اس مین وسوسہ ڈالے یعنی دل کے پس ہو گا رات رہنا اسکا اوپر ناک کے تاکہ پہنچے اس سے طرف دل کے جبکہ نہ سوے جو ناک
جھاڑے تو تحقیق منع کیا ہے آپ نے اسکو پہنچنے سے طرف اس چیز کے کہ قصد کرتا ہے وسوسے سے پس اسوقت حدیث شامل
ہے واسطے ہر جاگنے والے کے پھر ناک مین پانی لینا وضو کی سنتون سے ہے اتفاقاً واسطے ہر شخص کے کہ جاگے یا نیند سے جاگتا ہو اور کہا ہے
ایک گروہ نے ساتھہ واجب ہونے اسکے کے غسل مین اور ایک گروہ نے ساتھہ واجب ہونے اسکے وضو مین بھی اور
کیا ادا ہوتی ہے سنت ساتھہ مجرد ناک مین پانی لینے کے بغیر ناک جھاڑنے کے یا نہین اسمین اختلاف ہے اور ظاہر یہ
ہے کہ اسکی سوا تمام نہین ہوتی (فتح) **باب** ذکر الجن وثوابھم وعقابھم لقولہ تعالی یا معشر الجن و
الانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی الآیۃ باب ہے بیان مین ذکر جنون کے اور ثواب انکے
کے اور عذاب انکے کے واسطے دلیل اس آیت کی کہ اے گروہ جنون اور آدمیون کے کیا تمکو نہین پہونچی تھی رسول تمہارے
اندر کے پڑھتے تمپر میری آیتین **ف** اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھہ اس ترجمہ کے طرف اثبات وجود جنون
کے اور طرف اسکے کہ وہ مکلف ہین لیکن انکے وجود کا ثابت کرنا پس تحقیق نقل کیا ہے امام الحرمین نے شامل بہت
فلاسفہ اور زندیقون سے کہ وہ بالکل جنون کے وجود سے منکر ہین اور جو لوگ کہ کفار کے فرقون سے انکے منکر
ہین انسے کچھہ تعجب نہین بلکہ تعجب تو ان لوگون کا ہے جو مسلمان ہو کر جنون کے وجود سے انکار کرتے ہین باوجود
نصوص قرآن اور اخبار متواترہ کے اور نہین عقل کے قضیہ مین وہ چیز کہ قدح کرے انکی ثابت کرنے مین یعنی انکی
وجود کا ثابت کرنا عقل کے مخالف نہین اور بہت ان مین سے ثابت کرتے ہین وجود انکے کو اور نفی کرتے ہین اونکی
اب اور بعضے انکے وجود کو ثابت کرتے ہین ولیکن کہتے ہین کہ انکو آدمیون پر قابو نہین اور عبد الجبار معتزلی نے کہا
کہ دلیل انکی اثبات پر سمع ہے سوائے عقل کے اسواسطے کہ نہین ہے کوئی طریق طرف ثابت کرنے غائب کے اور انکی صفت نہین

بہی اختلاف ہے بعضے معتزلہ کہتے ہین کہ جن اجسام رقیق اور بسیط ہین اور یہ ہمارے نزدیک منع نہین اگر ثابت ہو ساتہہ
اسکے سمع اور ابو یعلی بن فرا نے کہا کہ جن اجسام مؤلفہ اور اشخاص ممثلہ ہین جائز ہے کہ رقیق ہون اور جائز ہے کہ کثیف
ہون برخلاف معتزلہ کے کہ وہ کہتے ہین کہ وہ اجسام رقیق ہین اور ہم انکو اسواسطے نہین دیکہہ سکتے کہ وہ رقیق ہین اور یہ قول
انکا مردود ہے اسواسطے کہ رقیق ہونا دیکہنے سے مانع نہین اور جائز ہے کہ بعضے اجسام کثیفہ بہی ہمسے پوشیدہ ہون اور امام شافعیؒ
سے روایت ہے کہ اُسنے کہا کہ جو کہے کہ مین جنون کو دیکہتا ہون تو ہم اسکی گواہی کو باطل کردینگے مگر یہ کہ پیغمبر ہو اور یہ قول
شافعی کا محمول ہے اس شخص پر جو دعوے کرے کہ وہ انکو اپنی اصلی صورت پر دیکہتا ہے جسپر وہ پیدا ہوئے اور اسپر جو دعوی
کرے کہ وہ دیکہتا ہے کسی چیز کو ان مین سے بعد اسکے کہ صورت پکڑی کسی حیوان کی تو یہ اسکی عدالت مین قادح نہین
اور تحقیق وارد ہو چکی ہین حدیثین ساتہہ اسکے کہ وہ کئی طرح سے اپنی صورت بدل سکتے ہین اور اہل کلام کو اسمین اختلاف
ہے سو بعضے کہتے ہین کہ وہ فقط تخییل ہے اور کوئی اپنی اصلی صورت سے نقل کرتے ہین لیکن اسوجہ سے کہ انکو اسبات کی قدرت
ہے بلکہ ساتہہ ایک قسم فعل کے کہ جب اسکو کرتے ہین تو انکی شکل بدل جاتی ہے مانند سحر کے اور اسیطرح منقول ہے حضرت عمرؓ سے
کہ کوئی اپنی اصلی صورت بدل نہین سکتا اور جب انکا وجود ثابت ہوا تو اب انکے اصل مین اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہین
کہ وہ شیطان کی اولاد ہین اور بعضے کہتے ہین کہ شیاطین شیطان کی اولاد ہین اور جو انکے سوا ہین وہ اسکی اولاد نہین
اور حدیث ابن عباس کی جو سورہ جن کی تفسیر مین آویگی وہ قوی کرتی ہے اسکو کہ جن سب ایک قسم ہین ایک اصل سے
اور انکے قسم مختلف ہین جو ان مین سے کافر ہے اسکا نام شیطان ہے نہین تو جن ہے اور اسپر ہونا انکا مکلف پس
کہا ابن عبدالبر نے کہ جن جماعت کے نزدیک مکلف ہین یعنے احکام شرع کے انپر بہی واجب ہین کہا عبدالجبار نے
کہ نہین جانتے ہم اختلاف درمیان اہل نظر کے بیچ اسکے مگر جو بعضے حشویہ سے محکی ہے کہ وہ مضطر ہین طرف افعال
اپنے کی اور نہین وہ مکلف اور دلیل واسطے جماعت کے وہ چیز ہے جو قرآن مین ہے ذم شیاطین سے اور بچنے سے
انکی بدی سے اور جو چیز کہ تیار کی گئی ہے واسطے انکے عذاب سے اور یہ خصلتین نہین ہوتی ہین مگر واسطے اس شخص کے
کہ مخالفت کرے امر کی اور مرتکب ہو نہی کا باوجود قادر ہونے اسکے کی اسپر کہ نہ کرے اور آیتین اور حدیثین جو اسپر دلالت
کرتی ہین بہت ہین اور جب ثابت ہوا کہ وے مکلف ہین تو اب اسمین اختلاف ہے کہ کیا ان مین کوئی پیغمبر بہی ہوا ہے
یا نہین پس طبری نے ضحاک بن مزاحم سے روایت کی ہے کہ ان مین بہی رسول پیدا ہوئے ہین اسواسطے کہ خدا نے خبر
دی ہے کہ جنون اور انسانون سے رسول ہین جو انکی طرف بہیجے گئے ہین اور جمہور نے جواب دیا ہے کہ معنے اس آیت کے
یہ ہین کہ رسول انسانون کے رسول ہین اللہ کی طرف سے طرف انکے اور جنون کے رسولون کو خدا نے زمین مین پہیلایا ہے پس وہ
آدمیون کے رسولون کا کلام سنکر اپنی قوم کو پہنچاتے ہین اور ابن حزم نے کہا کہ ان مین بہی پیغمبر ہوئے ہین اور
کہا اُسنے کہ نہین بہیجا گیا طرف جنون کے کوئی رسول آدمیون سے مگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطے عام

م نقل ہین کہ نادر بعض نسخ البتہ ہین

ہونے پیغمبری انکی کے طرف جنون اور انسانون کے ساتھہ اتفاق کے ابن تیمیہ نے کہا کہ اتفاق کیا ہے اسپر علماء سلف نے اصحاب اور تابعین اور ائمہ مسلمین سے مین کہتا ہون کہ ایک حدیث مین اسکی تصریح آچکی ہے کہ ہر پیغمبر اپنی قوم کیطرف بہیجا جاتا تہا اور مین جن اور انسان دونون کیطرف پیغمبر کرکے بہیجا گیا ہون اور جب ثابت ہوا کہ وے مکلف ہین تو وہ مکلف ہین ساتہہ توحید کے اور ارکان اسلام کے اور اسکے اور فروع مین اختلاف ہے واسطے اسچیز کے کہ ثابت ہو چکی ہے نہی روث اور ہڈی سے اور یہ کہ وہ جنون کا توشہ اور کہانا ہین پس دلالت کی اسنے کہ جنون کو لید کا کہانا جائز ہے اور یہ آدمیونپر حرام ہے اور اسمین اختلاف ہوگیا وے کہاتے پیتے نکاح کرتے ہین یا نہین سو بعض کہتے ہین کہ ہان اور بعض کہتے ہین کہ نہین پہر اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ کہانا پینا انکا سونگہنا اور بو لینا ہے نہ چبانا اور نگلنا اور یہ مردود ہے ساتہہ اس حدیث کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تہے اور ایک مرد کہاتا تہا اور اسنے بسم اللہ نہین کہی تہی پہر آخر مین بسم اللہ کہی تو حضرت صنے فرمایا کہ شیطان ہمیشہ اسکے ساتہہ کہاتا رہا پہر جب اسنے بسم اللہ کہی تو شیطان نے قے کر ڈالی اور ایک روایت مین ہے کہ جن تین قسم ہین ایک قسم تو وہ ہین کہ انکے پر ہین ہوا مین اڑتے ہین اور ایک قسم سانپ اور بچہو ہین اور ایک قسم ہین کہ اترتے ہین اور سفر کرتے ہین اور یزید بن ہی سے روایت ہے کہ کوئی گہر والے نہین مگر کہ انکے گہر کی چہت مین جن رہتے ہین اور جب گہر والے کہانا کہاتے ہین تو وہ بہی اتر کر انکے ساتہہ کہاتے ہین اور جو کہتا ہے کہ جن آپسمین نکاح کرتے ہین اسکی دلیل یہ آیت ہے لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان اور جو اسکا منکر ہے وہ کہتا ہے کہ خداتعالی نے خبر دی ہے کہ جن آگ سے پیدا ہوے ہین اور آگ مین خشکی اور خفت ہے جو اولاد پیدا ہونے کو منع کرتی ہے اور جواب یہ ہے کہ انکی اصل آگ سے ہے جیسے کہ اصل آدمی کی مٹی سے ہے اور جسطرح کہ آدمی درحقیقت مٹی نہین اسی طرح جن بہی درحقیقت آگ نہین اور ساتہہ اسکے دفع ہوگا اعتراض اسکا جو کہتا ہے کہ آگ آگ کو کسطرح جلا سکتی ہے اور یہ جو بخاری نے کہا کہ ثواب انکا اور عذاب انکا تو جو لوگ انکے واسطے تکلیف ثابت کرتے ہین وہ نہین مختلف ہین اسمین کہ وہ عذاب کیے جاتے ہین گناہونپر اور اسمین اختلاف ہے کہ کیا انکو ثواب بہی ملتا ہے پس ابوالزناد سے موقوف روایت ہے کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے اور دوزخی دوزخ مین تو کہیگا اللہ واسطے ایماندار جنون کے اور تمام مخلوقات کے یعنے جو آدمیون کے سوا ہین کہ ہوجاؤ مٹی پس اسوقت کافر کہے گا کہ کاشکے مین مٹی ہوتا اور ابوحنیفہ سے اسیطرح مروی ہے اور جمہور کہتے ہین کہ وہ ثواب دیے جاتے ہین نیکی پر اور یہی قول ہے تینون اماموں اور اوزاعی اور ابویوسف اور محمد بن حسن وغیرہم کا پہر اختلاف ہے کہ کیا آدمیون کے داخل ہونے کی جگہہ مین داخل ہونگے اسمین چار قول ایک یہ کہ ہان اور یہ قول اکثر کا ہے دوم یہ کہ بعض جنت مین داخل ہونگے اور یہ منقول ہے ایک جماعت اور مالک سے سوم یہ کہ وہ اصحاب اعراف ہین چہارم توقف ہے جواب بیچ اسکے اور ابن لیلی سے روایت ہے کہ انکے واسطے اسمین ثواب ہے پس پایا ہمنے مصداق اسکا قرآن مین

ولکلٍّ درجاتٌ مما عملوا مین کہتا ہون اور اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف اسکی ساتھ وارد کرنے اس آیت کے یا معشر الجن
الم یاتکم رسل منکم پس تحقیق قول اللہ تعالی کا متصل ہے اس آیت کو جو بعد اسکے ہے اور نیز استدلال کیا ہے ساتھ اس آیت
کے ابن حکم نے اور استدلال کیا ہے واسطے اسکے ابن وہب نے ساتھ اس آیت کے اولئک الذین حق علیہم القول فی امم قد خلت من قبلہم
من الجن والانس اور مغیث تابعی سے روایت ہے کہ کوئی چیز نہین مگر کہ وہ دوزخ کی آواز سنتی ہے مگر جن اور آدمی اور مالک سے
روایت ہے کہ جنون کے واسطے ثواب ہے اور انپر عذاب ہے اور استدلال کیا ہے اسنے اسپر ساتھ اس آیت کے ولمن خاف
مقام ربہ جنتان پھر فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبان اور یہ خطاب ہے واسطے آدمیون اور جنون کے پس ثابت ہوا کہ جنون
مین ایماندار بھی ہین اور ایماندار کی شان یہ ہے کہ اپنے رب کے مقام سے ڈرے تو ثابت ہوا مطلوب (فتح) بَخْسًا
نَقْصًا یعنے بخسًا کے معنی نقص ہین **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے فَمَنْ یُؤمِن بربہ فلا یخاف بخسًا ولا رہقًا
یعنے فرا نے کہا کہ بخس کے معنے نقص ہین اور رہق کے معنے ظلم ہین اور مفہوم آیت کا یہ ہے کہ جو کافر ہو پس وہ
ڈرتا ہے پس دلالت کی اسنے اوپر ثابت ہونے تکلیف انکی کے وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ
كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ عَلِمَتِ
الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ یعنے اور کہا مجاہد نے کہ ٹھیرایا ہے انہون نے خدا مین اور جنون مین
ناتا کفار قریش نے کہا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین اور انکی مائین سردار جنون کی بیٹیان ہین خدا تعالے نے فرمایا
اور جنون کو معلوم ہے کہ وہ البتہ حاضر کیے گئے ہین نزدیک حساب کے **ف** اور یہ کلام اخیر بھی متعلق ہے
ساتھ ترجمہ کے حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ
الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا
كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ
الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ ابو سعید خدری نے کہا کہ مین تجھکو دیکھتا ہون کہ تو بکریون اور جنگل
کو دوست رکھتا ہے یعنی تو تنہا جنگل مین بکریون کو چرایا کرتا ہے سو جب تو اپنی بکریون اور جنگل مین ہوا کرے اور
نماز کی اذان کہا کرے تو اذان کے ساتھ اپنی آواز بلند کیا کر یعنے خوب زور سے اذان کہا کر پس تحقیق شان یہ ہے
کہ جہانتک موذن کی آواز پہونچتی ہے وہان تک جو جن آدمی اور کوئی چیز سنے گا وہ اذان دینے والے کے واسطے
قیامت مین گواہی دیگا ابو سعید نے کہا کہ یعنے یہ حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے **ف**
اس حدیث کی شرح اذان مین گذر چکی اور غرض اس سے اسجگہ یہ ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے کہ قیامت کے دن جن
جمع کیے جاوینگے **بَابٌ** قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ اِلٰى قَوْلِهِ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ

باب ہے اس آیت کے بیان مین جبکہ متوجہ کیا ہمنے طرف تیری ایک گروہ جنونکا ضلال مبین تک انکی تعین اور انکے شہر کی تعین آیندہ آویگی مصرفا معدلا یعنے مصرفا کے معنے ہین جگہہ پہرنے کی ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولم یجدوا عنہا مصرفا صرفنا وجہنا یعنے صرفنا کے معنے ہین متوجہ کیا ہمنے ف امام بخاری نے اسباب مین کوئی حدیث بیان نہین کی اور لائق ساتھہ اسکے ابن عباس کی حدیث ہے جو نماز کے بیان مین گذر چکی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عکاظ کیطرف گئے اور جنون نے آپکی قرارت سنی باب قول اللہ عز وجل وبث فیہا من کل دابۃ باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ بکہیرے اس مین ہر قسم کے جانور ف شاید یہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ فرشتون اور جنون کی پیدایش حیوان پر مقدم ہے یا یہ کہ آدم کی پیدایش پر سب چیز کی پیدایش مقدم ہے اور دابہ لغت مین ہر چلنے والی چیز کو کہتے ہین اور عرف مین چوپایے کو کہتے ہین اور مسلم مین ہے کہ چوپایون کی پیدایش بدہ کے دن ہوئی اور یہ دلالت کرتی ہے کہ آدم کی پیدایش سے پہلے ہے (فتح) قال ابن عباس الثعبان الحیۃ الذکر منہا یعنے ابن عباس رض نے کہا کہ ثعبان نر سانپ ہے یقال الحیات اجناس الجان والافاعی والاساود یعنے کہا جاتا ہے کہ سانپ کئی قسم ہین جان اور افاعی اور اساود ف مین کہتا ہون کہ یہ قول ابو عبیدہ کا ہے بیچ تفسیر اس آیت کی کانہا جان اور آیت حیۃ تسعیٰ مین تو یہ بنا بر اسکے ہے کہ وہ ایک چیز ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عصا اول حال مین جان تہا اور وہ چہوٹا سانپ ہے پہر ہوا ثعبان پس اسوقت ڈالا موسے نے عاصا اور بعض کہتے ہین کہ مختلف ہوئی وصف اسکی ساتہہ مختلف ہونے حالات اسکے کے پس تہا مانند حیہ کے دوڑنے مین اور مانند جان کے اپنی حرکت مین اور مانند ثعبان کے نگل لینے مین اور افاعی مادہ سانپ ہے اور نر کو افعوان کہتے ہین اور اسکی کنیت ابو یحیے ہے سوحظ کہ وہ ہزار برس جیتا ہے اور وہ آدمی پر کود پڑتا ہے اور افعی کی صفت یہ ہے کہ اگر اسکی آنکہہ پہوڑی جاوے تو پہر درست ہو جاتی ہے اور اسود اس سانپ کو کہتے ہین جسمین سیاہی ہو اور وہ سب سانپون مین خبیث تر ہے (فتح) اخذ بناصیتہا فی ملکہ وسلطانہ مراد اس آیت کی تفسیر ہے ما من دابۃ الا ہو اخذ بناصیتہا یعنے نہین کوئی جانور مگر کہ خدا اسکی پیشانی کو پکڑے ہوئے ہے یعنی اسکے ملک مین اور قدرت مین ہے یقال صافات بسط اجنحتہن یعنے صافات کے معنے ہین فراخ کرنے والی پر اپنے یعنی کہولنے والے یقبضن یضربن باجنحتہن یعنے اور یقبضن کے معنے ہین کہ اپنے پر مارتے ہین یعنے بند کرتے ہین ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے اولم یروا الی الطیر فوقہم صافات ویقبضن حدثنا عبد اللہ بن محمد ثنا ھشام ابن یوسف انا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی المنبر یقول اقتلوا الحیات اقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانہما یطمسان البصر ویستسقطان الحبل قال عبد اللہ فبینا انا اطارد حیۃ لاقتلہا فنادانی ابو لبابۃ لا تقتلہا فقلت ان رسول

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَیَّاتِ فَقَالَ اِنَّہٗ نَھٰی بَعْدَ ذٰلِکَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُیُوْتِ وَھِیَ الْعَوَامِرُ
وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَاٰنِیْ اَبُوْ لُبَابَۃَ اَوْ زَیْدُ بْنُ الْخَطَّابِؓ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ سنا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے فرماتے تھے مار ڈالو سانپون کو مار ڈالو دو لکیر والے
سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ دے دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین عبد اللہ
نے کہا سو جس حالت مین کہ مین ایک سانپ پر حملہ کرتا تھا تاکہ اسکو مار ڈالون ابو لبابہ نے مجھکو پکارا کہ اسکو مت مار
تو مین نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپون کے مارنے کا حکم کیا ہے تو ابو لبابہ نے کہا کہ منع فرمایا آپ
نے بعد اسکے ان سانپون کے مارنے سے جو گھرون مین رہتے ہین اور وہ جن ہین جو ہمیشہ لوگون کے گھرون مین
رہتے ہین **ف** ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب گھرونکا یہی حکم ہے اور مالک سے روایت ہے کہ یہ حکم مدینے
کے گھرون کے ساتھ خاص ہے اور بعضے کہتے ہین کہ شہرون کے گھرون کے ساتھ خاص ہے اور ہر قول پر
پس قتل کیا جاوے جنگلون اور میدانون مین بغیر انذار کے اور ابن مبارک سے روایت ہے کہ عوامر سفید
سانپ ہے جو چلتے وقت اپنے بدن کو نہین لپیٹتا اور ایک روایت مین ہے کہ ان گھرون مین عوامر رہتے ہین سو
جب تم کسی کو ان مین سے دیکھو تو تین بار یا تین دن اسکو اطلاع کرو کہ اگر تو ہمارے پاس پھر آیا یا ہم پر ظاہر ہوگا تو
تجھکو تنگی پہونچیگی اور اس حدیث مین نہی ہے قتل کرنے سانپون کی جو گھرون مین رہتے ہین مگر بعد ڈرانے کے
مگر یہ کہ ہو دم بریدہ یا دو لکیر والا پس جائز ہے قتل کرنا اسکا بغیر انذار کے (فتح) **بَابٌ** خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ
یَتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ باب ہے اس بیان مین کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھرے چرانے کو پہاڑون
کی چوٹیون پر **ف** اکثر روایتون مین یہان باب نہین اور یہی لائق ہے واسطے کہ نہین ہے حدیثون مین وہ چیز کہ متعلق
ہو ساتھ بکریون کے مگر حدیث ابو ہریرہ کی **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُوْشِکُ اَنْ یَکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے
پھرے گا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیون پر اور بارش برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگیگا فسادون کے
سبب سے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاْسُ الْکُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَھْلِ الْخَیْلِ وَالْاِبِلِ
وَالْفَدَّادِیْنَ اَھْلِ الْوَبَرِ وَالسَّکِیْنَۃُ فِیْ اَھْلِ الْغَنَمِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
چوٹی کفر کی مشرق کیطرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے اور اونٹ والون مین ہے اور شور کرنے والون

میں جو اونٹ والے ہیں اور بہلی مانند خویشتن داری بکری والوں میں ہے **ف** یہ جو فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے تو یہ
اشارہ ہے طرف شمت کفر مجوس کے سو اسطے کہ فارسیوں کی سلطنت مدینے سے مشرق کیطرف تھی اور تھے وے
نہایت قوت میں اور تکبر میں یہانتک کہ انکے پادشاہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط پھاڑ ڈالا اور اسی طرح
بدستور ہے فتنے مشرق کیطرف سے کما سیاتی بیانہ فی الفتن اور سوائے اسکے نہیں کہ خاص کیے گئے بکریاں والے
ساتھ اسکے اسواسطے کہ وے اکثر اوقات کم ہوتے ہیں اونٹ والوں سے وسعت اور کثرت میں اور یہ دونوں سبب
فخر اور تکبر کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اہل غنم سے یمن والے ہیں کہ اکثر مواشی انکے بکریاں ہیں بخلاف ربیعہ
مضر کے کہ وہ اونٹ والے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بکریوں میں برکت ہے اور خطابی نے کہا کہ مراد اس سے
نہیں ہے مذمت اونٹ کی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ... واسطے اعراض کرنے انکی کے ساتھ معالجے انکے کے اور
بیچ اسکے ہیں اپنے دین سے ... اور بیان ہے طرف سختی دل کے رفیع) **حدثنا** مسدد ثنا یحیی
عن اسمعیل ثنا قیس عن عقبة بن عمرو ابی مسعود قال اشار رسول الله صلی الله علیہ وسلم بیدہ
نحو الیمن فقال الایمان یمان ھھنا الا ان القسوة وغلظ القلوب فی الفدادین عند اصول اذناب
الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعة ومضر **ترجمہ** ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنے ہاتھ سے یمن کیطرف اشارہ کیا سو فرمایا کہ ایمان یمن کا ہے ادھر ہے خبردار ہو کہ سختی اور
سختی ان لوگوں میں ہے جو چلا کر بولتے ہیں اونٹوں کے پونچھوں کی جڑ پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ
نکلتے ہیں یعنی اسکے سر کی دونوں طرفیں قوم ربیعہ اور مضر میں **ف** ظاہر میں ... ہے کہ ... جو ...
کہ مراد ساتھ یمن کے انصار ہیں سو اسطے کہ اصل انکی اہل یمن سے ہے اسواسطے کہ یہ اشارت کرنا آپ کے ... سے
چیز ہے جو دلالت کرتی ہے کہ مراد ساتھ اسکے اہل اسکے ہیں جو اسوقت موجود ہیں نہ وہ لوگ کہ جنکی اصل ... سے
ہے اور سبب ثنا کا اہل یمن پر جلدی کرنا انکا ہے طرف ایمان کے اور قبول کرنا انکا اسکو اور پہلے گذر چکا ہے
قبول کرنا انکا بشارت کو جبکہ نہ قبول کیا اسکو بنی تمیم نے رفیع) **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن جعفر
ابن ربیعة عن الاعرج عن ابی ھریرة ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیکة
فسلوا الله من فضله فانها رات ملکا واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذوا بالله من الشیطان
فانها رات شیطانا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم مرغ کی
بانگ سنو تو خدا سے اسکا فضل کرم مانگو سو اسطے کہ اسنے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب سنو تم گدھے کا رینکنا تو خدا کی
پناہ مانگو شیطان سے سو اسطے کہ اسنے شیطان کو دیکھا ہے **ف** مرغ کو رات کے وقت کی معرفت میں ایسی خصوصیت
ہے کہ اسکے سوا اور کسی کو نہیں اسواسطے کہ وہ اپنی آواز کو بانٹتا ہی نہیں قریب ہے کہ نہیں خطا کرے برابر ہے کہ ...

دراز ہو یا کم اور یہ جو کہا کہ اسنے فرشتے کو دیکھا ہی تو عیاض نے کہا کہ شاید سبب اسمین امید ہی اسکی کہ فرشتے اسکی دعا پر آمین کہین
اور اسکے اخلاص کی گواہی دین اور پکڑا جاتا ہے اس سے استحباب دعا کا وقت حاضر ہونے نیکو کارون کے واسطے تبرک کے ساتھ
اونکے اور ایک روایت مین ہی کہ مرغ کو برا نہ کہو کہ وہ نماز کیطرف بلاتا ہے یعنی طلوع فجر کے وقت بانگ دیتا ہے کہ یہ حقیقۃ لوگون
کو کہتا ہے کہ نماز کا وقت ہوا اور اس سے پکڑا جاتا ہے کہ جس چیز سے خیر حاصل ہو اس چیز کو برا کہنا لائق نہین اور نہ اہانت کرنا اور
یہ جو فرمایا کہ شیطان سے پناہ مانگو تو یہ واسطے خوف بدی شیطان کے ہے اور بدی و وسوسہ اسکی کی پس پناہ پکڑے طرف اللہ کے
بیچ دفع کرنے اسکی کے اور داؤدی نے کہا کہ مرغ سے پانچ خصلتین سیکھی جاتی ہین خوش آوازی اور قیام سحر مین اور غیرت
اور سخاوت اور کثرت جماع کی (فتح) **حدثنا** اسحق انا روح ثنا ابن جریج اخبرنی عطاء سمع جابر بن عبد اللہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنح اللیل او امسیتم فکفوا صبیانکم فان الشیاطین
تنتشر حینئذ فاذا ذهب ساعة من اللیل فخلوهم واغلقوا الابواب واذکروا اسم اللہ فان الشیطان
لا یفتح بابا مغلقا قال واخبرنی عمرو بن دینار انه سمع جابر بن عبد اللہ نحو ما اخبرنی عطاء و
لم یذکر اذکروا اسم اللہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اول شب ہو تو
بند رکھو تم اپنے لڑکون کو اسلیے کہ اسوقت جن پہیلتے ہین پہر جب رات سے ایک ساعت گذر جاوے تو انکو چھوڑ دو اور بند کرو
اپنے دروازون کو اور خدا کا نام لو اسواسطے کہ شیطان نہین کہولتا دروازہ بند کیا ہوا **حدثنا** موسی بن اسمعیل ثنا
وهیب عن خالد عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقدت امة
من بنی اسرائیل لا یدری ما فعلت وانی لا اراها الا الفار اذا وضع لها البان الابل لم تشرب واذا
وضع لها البان الشاء شربت فحدثت کعبا فقال انت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقوله قلت
نعم فقال لی مرارا فقلت افاقرا التوراة ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہین معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر چوہے کے سوای کوئی میرے خیال مین نہین
آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھا جاوے تو نہ پیوے اور جب بکریون کا دودھ رکھا جاوے تو پی جاوے
یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اسواسطے فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت پر مسخ ہو گئے اسواسطے کہ چوہا
بھی اونٹ کا دودھ نہین پیتا ابوہریرہ نے کہا کہ مین نے یہ حدیث کعب سے بیان کی تو اسنے کہا کہ تو نے حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے مینے کہا ہان سو کعب نے مجھکو کئی بار یہ بات کہی تو مینے کہا کہ کیا مین توریت
پڑھتا ہون کہ تو قبول نہین کرتا **ف** یہ استفہام انکاری ہے یعنی مین اہل کتاب سے نہین لیتا اس سے معلوم ہوا
کہ ابوہریرہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاری سے کچھ نہ سیکھتے تھے اور یہ کہ جو ایسا صحابی ہو اگر وہ کسی امر کی خبر دے کہ اسمین رای
اور اجتہاد کو دخل نہ ہو تو اسحدیث کے واسطے رفع کا حکم ہوتا ہے اور کعب نے جو ابوہریرہ کے جواب مین سکوت کیا تو

اسمین دلالت ہر اور پورع اسکی کے اور شاید انکو ابن مسعود کی حدیث نہین پہونچی کہا اوستے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بندر اور سور کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ جو قومین مسخ ہو گئین تھین انکی نسل باقی نہین ہی اور بندر اور سور اس سے پہلے تھے اور اسی پر محمول ہوگی حدیث باب کی کہ مین جوہا گمان کرتا ہون اور شاید پہلے گمان کیا ہوگا پہر بتلایا کہ وہ نہین (فتح) **حدثنا** سعید بن عفیر عن ابن وہب ثنی یونس عن ابن شہاب عن عروۃ یحدث عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للوزغ الفویسق ولم اسمعہ امر بقتلہ وزعم سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتلہ ترجمہ عائشہ رضی سے روایت ہر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام رکہا گرگٹ کا فویسق یعنے جہوٹا سا فاسق اور مینے آپ سے نہین سنا کہ اسکے مار ڈالنے کا حکم کیا ہو اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے مار ڈالنے کا حکم کیا ف اور ایک روایت مین عائشہ سے روایت ہر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو خبر دی کہ جب حضرت ابراہیم آگ مین ڈالے گئے تو زمین کے تمام جانور اوسکو بجہاتے تہے مگر گرگٹ اسکو پہونکتا تہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے مارنیکا حکم کیا اور جو صحیح مین ہے وہ اصح ترہے (فتح) **حدثنا** صدقۃ بن الفضل ثنا ابن عیینۃ ثنا عبد الحمید بن جبیر بن شیبۃ عن سعید بن المسیب ان ام شریک اخبرتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہا بقتل الاوزاغ ترجمہ ام شریک سے روایت ہر کہ حکم کیا اسکو حضرت صلعم نے ساتہ مار ڈالنے گرگٹ کے **حدثنا** عبید بن اسمعیل ثنا ابو اسامۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا ذا الطفیتین فانہ یلتمس البصر ویصیب الحبل تابعہ حماد بن سلمۃ ابا اسامۃ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو کہ وہ آنکہہ کو اندہا کر دیتا ہے اور حمل کو گرا دیتا ہے **حدثنا** مسدد ثنا یحیی عن ہشام ثنی ابی عن عائشۃ قالت امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الابتر وقال انہ یصیب البصر ویذہب الحبل ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہر کہ حکم کیا حضرت صلعم نے ساتہ مار ڈالنے دم بریدہ سانپ کے اور فرمایا کہ وہ آنکہہ کو اندہا کر دیتا ہے اور حمل کو گرا دیتا ہے **حدثنا** عمرو بن علی ثنا ابن ابی عدی عن ابی یونس القشیری عن ابن ابی ملیکۃ ان ابن عمر کان یقتل الحیات ثم نہی قال ان النبی صلی اللہ علیہ ہدم حائطا لہ فوجد فیہ سلخ حیۃ فقال انظروا این ہو فنظروا فقال اقتلوہ فکنت اقتلہا لذلک فلقیت ابا لبابۃ فاخبرنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقتلوا الجنان الا کل ابتر ذی طفیتین فانہ یسقط الولد ویذہب البصر فاقتلوہ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ تہے ابن عمر مار ڈالتے سانپون کو پہر انکے مارنے سے منع کیا کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک دیوار ڈہائی سو اسمین سانپ کی کہال پائی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دیکہو وہ کہان ہے تو لوگون

نے دیکھا سو فرمایا کہ اسکو مار ڈالو سو مین اسکو اسحدیث کے واسطے مار ڈالا کرتا تھا پہر مین ابولبابہ سے ملا تو اسنے مجھکو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مارو سانپون کو مگر بہر دم بریدہ اور دو لکیر والے کو اسواسطے کہ وہ حمل کو گرا دیتا ہے اور آنکھہ کو اندھا کر دیتا ہے سو اسکو مار ڈالو حدثنا مالک بن اسمٰعیل ثنا جریر بن حازم عن نافع عن ابن عمر انہ کان یقتل الحیات فحدثہ ابو لبابۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن قتل جنان البیوت فامسک عنھا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ تھے وہ قتل کرتے سانپون کو پہر حدیث بیان کی انسے ابولبابہ نے کہ منع فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مار ڈالنے سانپون گہر والون کے سو تو ابن عمر انکے مارنے سے باز رہے **باب** خمس من الدواب فواسق یقتلن فی الحرم پانچ جانور موذی و بدذات ہین مار ڈالے جاوین حرم مین حدثنا مسدد ثنا یزید بن زریع ثنا معمر عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس فواسق یقتلن فی الحرم الفارۃ والعقرب والحدیا والغراب والکلب العقور ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پانچ جانور موذی و بدذات ہین مار ڈالے جاوین حرم مین چوہا اور بچھو اور چیل اور کوا اور کاٹنے والا کتا حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ انا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب من قتلھن وھو محرم فلا جناح علیہ العقرب والفارۃ والکلب العقور والغراب والحدأۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین جو انکو حرم کی حالت مین مار ڈالے اسپر گناہ نہین بچھو اور چوہا اور کتا کاٹنے والا اور کوا اور چیل حدثنا مسدد ثنا حماد بن زید ثنا کثیر عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ رفعہ قال خمروا الآنیۃ واوکوا الاسقیۃ واجیفوا الابواب واکفتوا صبیانکم عند المساء فان للجن انتشارا وخطفۃ واطفئوا المصابیح عند الرقاد فان الفویسقۃ ربما اجترت الفتیلۃ فاحرقت اھل البیت قال ابن جریج وحبیب عن عطاء فان الشیاطین ترجمہ جابر سے مرفوع روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھانکو برتنون کو اور منہ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازون کو اور بند کر لو اپنے لڑکون کو نزدیک شام کے اسلیے کہ جنون کے واسطے پہیلنا اور اچک لینا ہے اور بجھا دو چراغون کو وقت سونے کے اسواسطے کہ تحقیق چوہا اکثر بعض وقت کہینچ لے جاتا ہے بتی کو پس جلا دیتا ہے گہر کے لوگون کو **ف** ابن عمر سے روایت ہے کہ نہ چہوڑو آگ کو اپنے گہرون مین وقت سونیکے نووی نے کہا کہ یہ عام ہے داخل ہوتی ہے اسمین آگ چراغ وغیرہ کی لیکن جو قندیل لٹکتی ہوئی ہیں اگر اسکے سبب سے جلنے کا خوف ہو تو وہ بہی اس حکم مین داخل ہے اور اگر امن حاصل ہو جیسا کہ غالب ہے تو نہین ہے کوئی ڈر ساتھ اسکے واسطے منتفی ہونے علت کے اور قرطبی نے کہا کہ سب امر اس باب کے ارشاد سے ہین طرف مصلحت کے اور احتمال ہے کہ استحباب کے واسطے ہون خاصکر اسکے حق مین جو

اسکو امتثال امر کی نیت سے کرے اور ابن عربی نے کہا کہ بعضے لوگ گمان کرتے ہین کہ امر ساتھہ بند کرنے دروازون کے
عام ہے سب وقتون مین اور حالانکہ اسطرح نہین بلکہ وہ مقید ہے ساتھہ رات کے واسطے کہ دن غالب محل جاگنے کا ہی
برخلاف رات کے اور اصل ان تمام مین رجوع کرتا ہے طرف شیطان کے پس تحقیق وہی ہے کہ کہنچتا ہے چوہے کو
طرف جلانے گہر کے (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ
عُرْفًا فَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ اِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ اِسْرَآئِيْلَ الْاَعْمَشِ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ وَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً وَتَابَعَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ
مُغِيْرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَاَبُوْ مُعٰوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
مِثْلَهُ ترجمہ عبداللہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ ایک غار مین تھے تو سورہ والمرسلات حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری اور البتہ ہم اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے سیکہتے تہے تو ناگہان ایک سانپ اپنے
بل سے نکلا تو ہمنے اسپر حملہ کیا تاکہ اسکو مار ڈالین تو وہ اپنی بل مین گھس گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے
شر سے بچ گیا جیسے تم اسکی سر سے بچے اور دوسری روایت مین ہی کہ البتہ ہمنے اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک
سے لیا اسحال مین کہ آپکی زبان تر تہی یعنے پہلے اس سے کہ خشک ہو زبان آپکی اسکی تلاوت سے ف اس حدیث سی جواز
قتل کرنا سانپ کا ہے حرم مکہ مین اور جواز قتل کرنا اسکا اسکے بل مین اور یہ جو کہا کہ وہ تمہاری بدی سے بچ گیا تو مراد بدی
سے مار ڈالنا اسکا ہے اور وہ بدی ہی بنسبت اسکے اگرچہ خیر ہے بنسبت اونکے (فتح) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ
اَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ
امْرَاَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ
عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہوئی دوزخ مین ایک عورت بلی کے مقدمے مین کہ اسنے بلی کو باندہ رکھا
تہا نہ اسکو کہلایا نہ اسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کہاتی ف ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کو بلی کی
سبب سے عذاب ہوا کہ اسنے اسکو باندہ کر بہوک سے مار ڈالا اور احتمال ہے کہ عورت کافرہ ہو پس حقیقۃً اسکو آگ کے ساتھہ عذاب
ہوا ہو اور نووی نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ عورت مسلمان تہی اور صرف اس گناہ کے سبب سے اسکو آگ مین عذاب ہوا
اور اس مین جواز رکہنا بلی کا ہے اور باندہ رکہنا اسکا جبکہ اسکو کہلاوے پلاوے اور اس مین وجوب نفقہ حیوان کا ہے اوپر
مالک پر (فتح) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجِهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِبَيْتِهَا فَاُحْرِقَ بِالنَّارِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک پیغمبر یعنے موسی علیہ السلام ایک درخت کے تلے اترے تو ایک چیونٹی نے انکو کاٹا تو انہون نے اپنے اسباب کے نکالنے کا حکم کیا سو وہ درخت کے تلے سے نکالا گیا پھر انہون نے حکم کیا تو چیونٹیون کا مکان جلا دیا گیا سو خدا تعالے نے اس پیغمبر کیطرف وحی کی کہ تو نے ایک چیونٹی کو کیون نہ جلایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور کو آگ سے جلا دینا درست ہے و لیکن ہماری شرع مین جانور کو آگ سے جلانا درست نہین اور عیاض نے کہا کہ اس حدیث مین دلالت ہے اوپر جائز ہونے قتل ہر موذی کے اور کہا جاتا ہے کہ اس قصے کے واسطے ایک سبب ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک پیغمبر ایک گاؤن پر گذرا جسکے لوگون کو خدا تعالے نے گناہ کے سبب سے ہلاک کر ڈالا تہا تو اس پیغمبر نے متعجب ہو کر کہا کہ الہی ان مین لڑکے اور چوپائے اور بے گناہ بہی تہے پہر وہ ایک درخت کے تلے اترا تو اسکے ساتہ یہ معاملہ واقع ہوا کہ خدا تعالی نے اسکو خبردار کر دیا کہ جنس موذی کی قتل کیجاوے اگرچہ نہ ایذا دے اور قتل کیجاوے اولاد اسکی اگرچہ نہ پہونچی ایذا انکو اور یہی ظاہر ہے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تو نے مخلوقات سے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کہتا تہا اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ حیوان حقیقۃً خدا کی تسبیح کہتا ہے اور ممکن ہے کہ مجاز پر محمول ہو ساتہ اسکے کہ ہو سبب واسطے تسبیح کے اور چیونٹی اعظم ہے سب جانورون سے رزق کے حیلے مین اور اسکے عجیب امر سے ایک بات ہے کہ جب وہ کچہہ چیز پاتی ہے تو باقیون کو خبر کر دیتی ہے اگرچہ تہوڑی ہو اور گرمی کے موسم مین جاڑے کا خرچ جمع کر لیتی ہے اور جب اسکے سڑ جانے کا خوف ہو تو اسکو نکالکر زمین کے منہ پر ڈالدیتی ہے (فتح) **بَابٌ** اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَاِنَّ فِیْ اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَّفِی الْاُخْرٰى شِفَاءً جب تمہارے پانی مین مکہی گر پڑے تو چاہیے کہ اسکو ڈبو دے اسواسطے کہ اسکے ایک پر مین بیماری ہے اور دوسرے مین شفا ہے **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ثَنِیْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِیْ اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَّفِی الْاُخْرٰى شِفَاءً ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی مین مکہی گر پڑے تو چاہیے کہ اسکو ڈبو دے پہر اسکو نکالدے اسواسطے کہ اسکے ایک پر مین بیماری ہے اور ایک مین شفا ہے **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ ثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ ثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَّرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَاْسِ رَكِیٍّ يَّلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مغفرت ہو گئی ایک عورت حرام کار کی کہ ایک کتے پر گذرے قریب تہا کہ اسکو پیاس مار ڈالے تو اسنے اپنا موزہ اتہارا

پھر اسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکالکر اسکو پلایا تو اسکے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب سے **ف** اسکی
کی شرح آئندہ اوے گی **حدثنا** علی بن عبداللہ ثنا سفیان قال حفظتہ من الزھری کما انک ھھنا
اخبرنی عبیداللہ عن ابن عباس عن ابی طلحۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملئکۃ
بیتا فیہ کلب ولا صورۃ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت کے
فرشتے نہین جاتے اس گھر مین جسمین کتا اور جاندار کی تصویر ہو **ف** اسکی شرح کتاب اللباس مین آویگی **حدثنا**
عبداللہ بن یوسف انا مالک عن نافع عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر بقتل الکلاب **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ مار ڈالنے کتون کے
ف اسکی شرح بسکا مین آویگی **حدثنا** موسی بن اسمعیل ثنا ھمام عن یحیی ثنی ابو سلمۃ ان
اباھریرۃ حدثہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من امسک کلبا ینقص من عملہ کل یوم قیراط
الا کلب حرث او کلب ماشیۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو
کتا رکھیگا ہر روز اسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گائے بیل کھانے کے لیے کتا
رکھنا درست ہے **حدثنا** عبداللہ بن مسلمۃ ثنا سلیمان اخبرنی یزید بن خصیفۃ اخبرنی
السائب بن یزید انہ سمع سفین بن ابی زھیر الشنوی انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من اقتنی کلبا لا یغنی عنہ زرعا ولا ضرعا نقص من عملہ کل یوم قیراط فقال السائب انت سمعت
ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای ورب ھذہ القبلۃ **ترجمہ** سفیان بن ابی زہیر سے روایت
ہے کہ اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو کتا رکھے کہ نہ کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھاوے تو ہر
روز اسکے نیک کام پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے بسم اللہ الرحمن الرحیم **کتاب الانبیاء**
کتاب ہے بیان مین احوال پیغمبرونکے یعنے اسباب مین ان حدیثون کا ذکر ہے جو پیغمبرونکے حالات مین وارد ہوئی
ہین اور ابوذر رض سے مرفوع روایت ہے کہ گنتی پیغمبرون کی ایک لاکہہ اور چوبیس ہزار ہے تین سو تیرہ اُن مین سے
رسول ہین صحیح کہا ہے اسکو ابن حبان نے اور نبی مشتق ہے نبوت سے اور اسکے معنے بلندی کے ہین اور نبوت ایک
نعمت ہے کہ احسان کرتا ہے ساتھہ اسکے اللہ تعالی جسپر چاہتا ہے اور نہین پہنچتا کوئی ساتھہ علم اسکے کے اور
کشف اسکے کے اور نہین مستحق ہوتا اسکو ساتھہ استعداد ولایت اسکی کے اور اسکے حقیقی معنے شرعًا وہ تخلص ہے کہ حاصل
ہو واسطے اسکے نبوت اور نہین راجع ہے وہ طرف جسم نبی کے اور نہ طرف کسی عرض کے اسکے عراض سے اور نہ طرف
علم اسکے کے کہ مین نبی ہون بلکہ مرجع طرف اعلام اللہ تعالی کے ہے واسطے اسکے ساتھہ اسکے کہ مین نے تجھکو نبی کیا
یا میں نے تجھکو نبی گردانا بنا بر اسکے پس نہ باطل ہوگی نبوت ساتھہ مرنے کے جیسے کہ نہین باطل ہوتی ساتھہ ہونے اور

غفلت کے (فتح) باب خلق آدم وذریتہ باب ہے بیان مین پیدایش آدم عم کے اور اولاد اسکی کے امام بخاری نے جو حدیثین اس باب مین بیان کی ہین انکے سوا اور بہی کئی حدیثین اسباب مین وارد ہوئی ہین ایک ان مین سے یہ حدیث ہی جو ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے پیدا کیا آدم کو مٹی سے پہر کیا اسکو گارا پہر اسکو چہوڑ دیا یہانتک کہ جب گارا بودار ہوا تو اسکو پیدا کیا اور اسکی صورت بنائی پہر اسکو چہوڑ دیا یہانتک کہ جب ہوئی کہنکہناتی مٹی مانند ٹہیکری کے تو شیطان اسپر گذرا اور کہنے لگا کہ البتہ تو ایک بڑے کام کے لیے پیدا ہوا ہے پہر خدا تعالے نے اسمین اپنی روح پہونکی اور پہلے پہلے جان اسکی آنکہ اور ناک مین جاری ہوئی تو چہینکا اور کہا الحمد للہ تو خدا تعالے نے کہا یرحمک ربک اور ایک حدیث ہی کہ مقرر پیدا کیا خدا تعالی نے آدم عم کو ایک مٹہی سے کہ قبض کیا اسکو تمام زمین پس پیدا ہوئے آدمی اوپر قدر زمین کے روایت کیا ہے ان دونون حدیثون کو ترمذی وغیرہ نے اور صحیح کہا انکو ابن حبان نے اور ایک روایت یہ ہی کہ جب خدا تعالے نے آدم کو پیدا کیا تو چہوڑا اسکو جبتک کہ چاہا سو شیطان اسکے گرد گہومنے لگا سو اسنے اسکو خالی پیٹ دیکہا تو معلوم کیا کہ یہ اپنے تئین روک نہ سکے گا (فتح) وقول اللہ واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ یعنے اور خدا تعالے نے فرمایا اور جب کہا تیرے رب نے فرشتون کو کہ مین پیدا کرنے والا ہون زمین مین ایک نائب **ف** مراد خلیفہ سے آدم ہے اور زمین سے مکہ مراد ہے صلصال طین خلط برمل فصلصل کما یصلصل الفخار یعنے صلصال کے معنے ہین گارا کہ ملایا گیا ہے ساتھ ریت کے پس آواز کرتا ہے یعنے ساتھ ہاتھ مارنے کے جیسے کہ آواز کرتی ہے ٹہیکری **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے وخلق الانسان من صلصال کالفخار ویقال منتن یریدون بہ صل کما یقال صر الباب وصرصر عند الاغلاق مثل کبکبتہ یعنی کببتہ یعنے و بعض کہتے ہین کہ صلصال کے معنے بودار ہین مراد انکی یہ ہے کہ اصل صلصال کا صل ہے ساتھ معنے بودار کے جیسے کہ کہتے ہین کہ صرصر صر سے ہے یعنی آواز کیا دروازے نے وقت بند کرنے کے مثل کبکبتہ کہ اصل مین کببتہ ہے فمرت بہ استمر بہا الحمل فاتمتہ یعنے فمرت کے معنے ہین کہ بدستور رہا ساتھ اسکے حمل پس تمام کی اسنے مدت حمل کی **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے فلما تغشاہا حملت حملا خفیفا فمرت بہ ان لا تسجد ان تسجد یعنے ان لا تسجد کے معنے ہین تو سجدہ کرے تو یعنے اسمین کلمہ لا کا زائدہ ہے قال ابن عباس لما علیہا حافظ الا علیہا حافظ یعنے ابن عباس نے کہا کہ لما علیہا حافظ کے معنے ہین کہ مگر کہ اسپر نگہبان ہے یعنے لما ساتھ معنے الا کے ہے **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان کل نفس لما علیہا حافظ فی کبد فی شدۃ یعنی فی کبد کے معنے ہین شدت مین **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے لقد خلقنا الانسان فی کبد وریشا المال یعنے اور ریشا کے معنے ہین مال یعنے یہ قول ابن عباس کا ہے وقال غیرہ الریاش والریش واحد وھو ما ظہر من اللباس یعنے اور ابن عباس کے غیر نے

کہا کہ ریاش اور ریش کے ایک معنے ہین اور وہ چیز وہ ہے کہ ظاہر ہو لباس سے ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے یا بنی
آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا مَا تُمْنُونَ النُّطْفَةَ فِی اَرْحَامِ النِّسَآءِ یعنے ماتمنون کے معنی مین جو
منی ڈالتے ہو تم عورتون کی رحمون مین یعنے کیا تم اونکو پیدا کرتے ہو یا ہم وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ
اَلنُّطْفَةَ فِی الْاِحْلِیْلِ یعنے مجاہد نے اس آیت کی تفسیر مین کہا کہ بیشک اللہ اسکے پہیر پیدا کرنے پر قادر ہے یعنی اوپر
پہیر لانے منی کے ذکر مین ف لیکن مجاہد کی تفسیر پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ باقی آیتین دلالت کرتی ہین کہ
ضمیر آدمی کیطرف پہرتا ہے اور پہرنا اسکا قیامت کے دن ہے کُلُّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ فَهُوَ شَفْعٌ اَلسَّمَآءُ شَفْعٌ وَالْوِتْرُ
اللہ جو چیز خدا نے پیدا کی ہے پس وہ جوڑا ہے آسمان جوڑا ہے زمین کا اور طاق اللہ ہے ف طبری نے بیچ
مجاہد سے روایت کی کہ خدا کی کل مخلوقات جوڑا جوڑا ہے آسمان اور زمین اور جنگل اور دریا اور جن اور آدمی شمس اور
قمر اور مانند اسکے اور طاق صرف خدا ہے اور ساتھ اسکے دور ہوگا اشکال اسواسطے کہ ظاہر بخاری کے قول پر السماء
شفع اعتراض ہوتا ہے کہ آسمان سات ہین اور سات جوڑا نہین اور یہ مراد مجاہد کی نہین اور واسطے اسکی نہین کہ مراد
اسکی یہ ہے کہ ہر چیز کے واسطے دوسری چیز مقابل ہے جو اسکے مقابل ہوتی ہے اور ساتھ اسکے مذکور ہوتی ہے پس وہ
بہ نسبت اسکی جفت ہے مانند آسمان اور زمین اور جن اور انس وغیرہ کے (فتح) فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ فِیْ اَحْسَنِ خَلْقٍ
یعنے آیت احسن تقویم کے معنے ہین بہتر سب مخلوق سے اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ یعنے پہر پہینکدیا ہمنے
اسکو نیچون نیچے مگر جو ایمان لایا ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے ثم رددناہ اسفل سافلین خُسْرٍ ضَلَالٌ ثُمَّ
اسْتَثْنٰی فَقَالَ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ یعنے خسر کے معنے گمراہی ہے پہر استثنا کیا پس کہا مگر جو ایمان لایا ف مراد
اس آیت کی تفسیر ہے ان الانسان لفی خسر لَازِبٍ لَازِمٌ یعنے لازب کے معنے ہین لازم ف مراد اس آیت
کی تفسیر ہے انا خلقناہم من طین لازب ابن عباس نے کہا کہ مٹی اور پانی سے پس ہوگیا گارا چمٹنے والا اور لپٹنے والا
اسکی ساتھ لازم کے پس گویا وہ بالمعنے ہے نُنْشِئَكُمْ فِیْ اَیِّ خَلْقٍ نَّشَآءُ یعنے پیدا کرتے ہین ہم تمکو جس صورت
مین کہ چاہین ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے وننشئکم فی ما لا تعلمون اور قول اسکا فی ای خلق نشاء تفسیر فی
ما لا تعلمون کی ہے (فتح) نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ نُعَظِّمُكَ یعنے نسبح بحمدک کے معنے ہین کہ ہم تیری تعظیم کرتے ہین وَقَالَ
اَبُو الْعَالِيَةِ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ هُوَ قَوْلُهٗ رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا یعنے ابو العالیہ نے کہا کہ پس سیکھ لیے آدم نے اپنے رب
سے کئی کلمے یعنی وہ قول اسکا ہے ربنا ظلمنا انفسنا الآیۃ یعنے الٰہی ظلم کیا ہمنے اپنی جانون پر وَقَالَ فَاَزَلَّهُمَا
اسْتَزَلَّهُمَا اور کہا ابو عبیدہ نے کہ فازلہما کے معنے ہین کہ بلایا اونکو طرف ڈگانے کی يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ یعنے
یتسنہ کے معنے متغیر ہونے کے ہین ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ یعنے
بگڑا نہین اٰسِنٍ مُتَغَيِّرٍ یعنے آسن کے معنے ہین متغیر ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے من ماء غیر آسن یعنے

پانی نہ بگڑنے والے سڑا المسنون المتغیر یعنی مسنون کے معنے متغیر ہین ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے
من حما مسنون حما جمع حماۃ وھو الطین المتغیر یعنی حما جمع حماۃ کی ہے اور وہ گارا ہے بگڑا ہوا یخصفان
اخذ الخصاف من ورق الجنۃ یؤلفان الورق یخصفان بعضہ الی بعض یعنی یخصفان کے
معنے ہین پکڑا انہون نے پردہ بہشت کے پتون سے یعنی جوڑتے تھے پتون کو بعضے بعضے پر ف مراد اس آیت
کی تفسیر ہے وطفقا یخصفان علیہما من ورق الجنۃ سوآتہما کنایۃ عن فرجیہما یعنی سواتہما سے مراد شرمگاہ
انکی ہین ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے بدت لہما سواتہما ومتاع الی حین ھھنا الی یوم القیمۃ والحین عند
العرب من ساعۃ الی ما لا یحصی عددہ یعنی متاع الی حین کے معنے اسجگہہ دن قیامت کے ہین اور حین عرب کے نزدیک
ایک گھڑی سے اسوقت تک ہے کہ نہ گنا جاوے عدد اسکا قبیلہ جیلہ الذی ھو منہم یعنی قبیلہ کے معنی ہین گروہ اسکا
جس ہین سے ہے ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے انہ یراکم ھو وقبیلہ (فتح) حدثنا عبد اللہ بن محمد ثنا عبد
الرزاق عن معمر عن ھمام عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ ادم وطولہ
ستون ذراعا ثم قال اذھب فسلم علی اولئک النفر من الملائکۃ فاستمع ما یحیونک بہ فانہ تحیتک
وتحیۃ ذریتک فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ فزادوہ ورحمۃ اللہ فکل
من یدخل الجنۃ علی صورۃ ادم فلم یزل الخلق ینقص حتی الان ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا تعالی نے آدم ع کو اور اسکا قد ساٹھہ ہاتھہ کا تھا پھر خدا تعالی نے آدم ع
سے کہا کہ جا تو ان فرشتون کے گروہ کو سلام کر پھر سن کہ تجھکو سلام کا کیا جواب دیتے ہین سو وہی سلام اور جواب
تیرا اور تیری اولاد کا ہے تو آدم نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ
سو فرشتون نے آدم ع کے جواب مین ورحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت مین داخل ہوگا آدم ع کی صورت پر ہوگا
یعنے ساٹھہ ہاتھہ کا قد اسکا سو ہمیشہ لوگون کی قد گھٹتی گئی ابتک ف کتاب العتق مین اسکی شرح گذر چکی ہے اور یہ
روایت تائید کرتی ہے اس شخص کے قول کو جو کہتا ہے کہ ضمیر آدم کیطرف پھرتی ہے اور معنے یہ ہین کہ خدا نے پیدا کیا
اسکو اسی ہیئت پر کہ پیدا کیا اسکو اور پاسکے نہ منتقل ہوا پیدائش مین کئی حالات پر اور نہ متردد ہوا رحم مین کئی طور
پر یعنے جیسے اور آدمیون کی پیدائش کا دستور ہے کہ پہلے منی کا قطرہ ہوتا ہے پھر خون پھر بوٹی وغیرہ بلکہ پیدا کیا
اسکو مرد کامل برابر اول اسوقت سے جبکہ اس مین روح پہونکی اور بعضے کہتے ہین کہ معنے علی صورتہ کے یہ ہین کہ نہین شریک
ہے اسکو بیچ پیدا کرنے اسکے کوئی واسطے باطل کرنے قول اہل طبائع کے اور خاص کیا گیا ساٹھہ کو کے واسطے تنبیہ کرنے
کے ساتھہ لطف کرانے پر اور یہ جو کہا کہ اسکا قد ساٹھہ ہاتھہ کا تھا تو احتمال ہے کہ مراد اسکا ہاتھہ اپنا ہو اور احتمال ہے
کہ مراد ہاتھہ متعارف ہو یعنے جو اسدن مروج تھا نزدیک مخاطبین کے اور پہلی بات ظاہر تر ہے اسواسطے کہ ہاتھہ

ہر ایک کا بقدر چوتھائی اسکی کے ہے پس اگر ہوتا ساٹھہ ہاتھہ معہود معلوم کے تو البتہ ہوتا ہاتھہ اسکا چھوٹا بیچ درازی جسم اسکے
کے اور یہ جو کہا کہ جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا تو یہ دلالت کرتا ہے کہ صفتیں نقص کی سیاہی
وغیرہ سے دور ہونگے وقت دخول بہشت کے اور ایک روایت میں ہے کہ آدم ع کا قد ساٹھہ ہاتھہ کا تھا اور سات ہاتھہ
چوڑا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آدم ع کا سر آسمان پر تھا اور پاؤں زمین پر لیکن جو صحیح یعنے بخاری میں ہے وہ معتبر ہے (فتح)

حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ الْأَنْجُوجُ عُودُ الطِّيبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ ترجمہ
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہوگا چودھویں رات
کے چاند کی صورت ہوگا پھر جو لوگ انکے بعد بہشت میں جاوینگے وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کی برابر ہونگے
نہ پیشاب کرینگے اور نہ جا ضرور پھرینگے اور نہ تھوکیں گے اور نہ سینڈہ ڈالیں گے انکی کنگھیاں سونے کی ہونگی
اور انکی انگیٹھیوں میں اگر ہوگا یعنے خوشبودار لکڑی اور انکی بی بیاں حور عین ہونگی اوپر پیدایش ایک مرد کے
یعنے اپنے باپ آدم ع کی صورت پر ساٹھہ ہاتھہ کی اونچائی میں **ف** اس حدیث کی شرح بہشت کے بیان میں
گذر چکی ہے **حدثنا** مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ يُشْبِهُ الْوَلَدُ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ ام سلیم نے کہا کہ یا حضرت ص مقرر اللہ نہیں شرماتا
حق کہنے سے سو فرمایے کہ اگر عورت کو احتلام ہو تو کیا اسپر غسل واجب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں واجب
ہے جب کہ منی کو دیکھے یعنی بعد جاگنے کے تو ام سلمہ ہنسی لگیں اور کہا کہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے حضرت ص نے
فرمایا پس کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے بچہ ماں کو **ف** اور غرض یہی اخیر قول ہے کہ پس کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے
بچہ ماں کو **حدثنا** ابْنُ سَلَامٍ ثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ

عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ذَاکَ عَدُوُّ الْیَہُوْدِ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَاْکُلُہٗ اَھْلُ
الْجَنَّۃِ فَزِیَادَۃُ کَبِدِ حُوْتٍ وَاَمَّا الشَّبَہُ فِی الْوَلَدِ فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَشِیَ الْمَرْاَۃَ فَسَبَقَھَا مَاؤُہٗ کَانَ
الشَّبَہُ لَہٗ وَاِذَا سَبَقَتْ کَانَ الشَّبَہُ لَھَا قَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ
الْیَھُوْدَ قَوْمٌ بُھُتٌ اِنْ عَلِمُوْا بِاِسْلَامِیْ قَبْلَ اَنْ تَسْاَلَھُمْ بَھَتُوْنِیْ عِنْدَکَ فَجَاءَتِ الْیَھُوْدُ وَ
دَخَلَ عَبْدُ اللّٰہِ الْبَیْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ رَجُلٍ فِیْکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعْلَمُنَا
وَابْنُ اَعْلَمِنَا وَاَخْیَرُنَا وَابْنُ اَخْیَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰہِ
قَالُوْا اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ اِلَیْھِمْ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِیْہِ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام کو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے۔ مدینے مین تشریف لانے کی خبر پہونچی تو عبداللہ بن سلام آپکے پاس آیا اور کہا کہ مین آپ سے تین چیز پوچھتا
ہون کہ پیغمبر کے سوا انکو کوئی نہین جانتا اسنے کہا سو فرمایے کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہے اور بہشتی لوگ پہلے
کہانا کیا کہاوینگے اور کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے لڑکا اپنے باپ کو اور کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے لڑکا اپنی ماؤن
کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھکو ابھی انکی خبر دی ہے تو عبداللہ نے کہا جبرائیل یہود
کے دشمن ہین فرشتون سے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہے
کہ آگ لوگون کو پورب سے پچہم کیطرف ہانک لے جاویگی اور پہلا کہانا جسکو بہشتی کہاوینگے سو مچھلی کے کلیجے کی
بڑی نوک ہوگی اور اپیر مشابہ ہونا بچے کا پس مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اور اسکی منی سبقت اور غلبہ کرتی ہے
تو لڑکا اسکے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی سبقت کرے تو بچہ اسکے مشابہ ہوتا ہے عبداللہ بن سلام نے
کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہین پہر اُسنے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہود
بڑے جہوٹے اور مفتری ہین اگر انکو میرا اسلام معلوم ہوا پہلے اس سے کہ آپ اُنسے پوچہین تو آپکے نزدیک
مجھپر بہتان باندہین گے یعنے مجھکو برا کہین گے سو یہود آئے اور عبداللہ بن سلام اندر داخل ہوا یعنے چھپ گیا
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تم مین کیسا مرد ہے یہود نے کہا کہ وہ ہم مین بڑا عالم
ہے اور بڑے عالم کا بیٹا ہے اور ہم مین بہتر ہے اور بہتر کا بیٹا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہلا
بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوجاوے تو کیا تم مسلمان ہوگے یہود نے کہا کہ خدا اسکو اسلام سے پناہ
مین رکہے تو عبداللہ انکی طرف نکل آیا سو اسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ خدا تعالی کے سوا کوئی لائق
عبادت کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلعم اللہ تعالی کے رسول ہین تو یہود نے کہا کہ وہ ہم مین

بدتر ہے اور بدتر کا بیٹا ہے اور اسکے عیب بیان کرنے لگے **ف** اور غرض اس سے بیان کرنا سبب شبہ کا ہے
حدثنا بشر بن محمد انا عبد اللہ انا معمر عن ہمام عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نحوہ یعنی لولا بنو اسرائیل لم یخنز اللحم ولولا حواء لم تخن انثی زوجہا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتی تو
کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نہ کرتی **ف** کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو منع ہوا تھا کہ سلویٰ
کے گوشت کو جمع نہ کریں سو انہوں نے اسکو جمع رکھا پس عقاب کیے گئے ساتھ اسکے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنے
اسکے یہ ہیں کہ اگر بنی اسرائیل گوشت جمع رکھنے کا طریقہ نہ نکالتے یہانتک کہ سڑ گیا تو البتہ نہ ذخیرہ کیا جاتا پس نہ
سڑتا اور وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ بعض کتابوں میں ہے کہ اگر میں نہ لکھتا بگڑ جانا کھانے پر تو البتہ جمع رکھتے اسکو
مالدار محتاجوں سے اور حوا آدمؑ کی بی بی ہے اور اسکا نام حوا اسواسطے رکھا گیا کہ وہ ہر زندہ کی ماں ہے اور یہ جو
کہا کہ نہ خیانت کرتی تو یہ اشارہ ہے طرف اسچیز کے جو واقع ہوئی حوا سے کہ اُسنے آدمؑ کو درخت کے کھانے کی رغبت
دی یہانتک کہ آدمؑ آ ہیں واقع ہوا پس معنی خیانت کرنے اسکی کے یہ ہیں کہ اسنے قبول کیا شیطان کا کہنا یہانتک کہ
آدمؑ کو اسکے کھانے کی رغبت دی اور چونکہ وہ سب عورتوں کی ماں ہے تو مشابہ ہوئیں وہ اسکو ساتھ ولادت
کے اور کھینچنے رگ کے پس نہیں قریب ہے کوئی عورت کہ اپنے خاوند کی خیانت سے سلامت رہے ساتھ فعل کے یا قول
کے اور نہیں مراد ہے ساتھ خیانت کے اسجگہہ اختیار کرنا فاحش کاموں کا خدا انکو اس سے پناہ دے لیکن
جب میل کی اسنے طرف خواہش نفس کے کھانے درخت کے سے اور یہ بات آدمؑ کو اچھی کر دکھائی تو یہ خیانت گنی گئی اور
باقی عورتوں کی خیانت باعتبار ہر ایک کے ہو اُن میں سے اور قریب ہے یہ حدیث کہ انکار کیا آدمؑ نے پس انکار
کیا اولاد اسکی نے اسحدیث میں اشارت ہے طرف تسلی دینے مردوں کے اسچیز میں کہ واقع ہو واسطے انکے انکی
عورتوں سے ساتھ اسچیز کے کہ واقع ہوئی انکی بڑی ماں سے اور یہ کہ انکی طبعی بات ہے پس نہ زیادتی کیجاوے
بیچ ملامت اس عورت کے کہ واقع ہو اُن میں سے کچھ چیز بغیر قصد کے یا بطور ندرت کے اور لائق ہے واسطے انکے
یہ کہ نہ تمسک کریں ساتھ اسکے بیچ سستی کے اس قسم میں بلکہ ضبط کریں اپنی جانوں کو اور جہاد کریں اپنی خواہش
سے (فتح) **حدثنا** ابو کریب و موسیٰ بن حزام ثنا حسین بن علی عن زائدۃ عن میسرۃ
الاشجعی عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا
بالنساء خیرا فان المرأۃ خلقت من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمہ
کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے
فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتوں کے مقدمے میں بھلائی کی اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے اور

مقرر پسلی مین زیادہ تر کج چیز اوپر کیطرف ہے سو اگر تو اسکا سیدہا کرنا چاہے گا تو اسکو توڑ ڈالے گا اور اگر تو اسکو
چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین **ف** یعنے قبول کرو میری
وصیت انکے حق مین اور عمل کرو ساتہہ اسکے اور نرمی کرو ساتہہ انکے اور اچھا معاملہ کرو ساتہہ انکے اور یہ جو کہا کہ
عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے تو اس مین اشارت ہے کہ حوا آدم کے بائین پسلی سے پیدا ہوئی پہلے اس کے داخل ہو
بہشت مین اور گردانا گیا جگہہ اسکی گوشت یعنی نکالی گئی جیسے کہ گٹہلی کہجور سے نکالی جاتی ہے اور یہ جو کہا کہ اوپر کی
طرف پسلی کی زیادہ تر کج ہے تو اس مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ زیادہ کج عورت مین اسکی زبان ہے اور فائدہ
اس مقدمے کا یہ ہے کہ عورت ٹیڑہی پسلی سے پیدا ہوئی ہے پس انکار کیا جاوے کجی اسکی سے یا اشارت ہے
طرف اسکی کہ وہ سیدہی نہین ہوتی جیسے کہ پسلی سیدہی نہین ہوتی اور یہ جو کہا کہ اگر تو اسکو سیدہا کرنا چاہے الخ تو مراد
یہ ہے کہ اگر تو اس سے چاہے کہ وہ اپنی کجی کو چھوڑ دے تو اسکی طلاق تک نوبت پہونچے گی (فتح) **حدثنا**
عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا الْاَعْمَشُ ثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً
مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ عَمَلُهٗ وَ
اَجَلُهٗ وَرِزْقُهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ
بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنَّ الرَّجُلَ
لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ
النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ مقرر ہر ایک آدمی کی پیدائش کا مادہ اسکی ماں کے پیٹ مین
چالیس دن جمع رہتا ہے پہر چالیس دن لوہو کی پھٹکی ہو جاتی ہے پہر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پہر خدا
اسکی طرف فرشتے کو بہیجتا ہے ساتہہ چار باتون کے سو اسکا عمل لکہتا ہے کہ کیا کریگا اور اسکی عمر لکہتا ہے کہ کتنا جیگا
اور اسکی روزی لکہتا ہے کہ مالدار ہوگا یا محتاج اور یہ لکہتا ہے کہ بدبخت دوزخی ہوگا یا نیک بخت بہشتی پہر اس مین روح
پہونکتا ہے سو بیشک کوئی مرد البتہ دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اس مین اور دوزخ مین ہاتہہ بہر کا
فرق رہجاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پہر تقدیر کا لکہا اسپر غالب ہو جاتا ہے تو وہ بہشتیون کے کام
کرنے لگتا ہے سو بہشت مین داخل ہوتا ہے اور مقرر کوئی مرد البتہ بہشتیون کے کام کرتا ہے یہانتک کہ اس مین
اور بہشت مین ہاتہہ بہر کا فرق رہجاتا ہے پہر تقدیر کا لکہا اسپر غالب ہو جاتا ہے تو وہ دوزخیون کے کام کرنے
لگتا ہے سو دوزخ مین جاتا ہے **ف** اس حدیث کی پوری شرح کتاب القدر مین آویگی اور مناسبت اس کی
ساتہہ ترجمہ کے اس کے اس قول سے ہے کہ ذریتہ پس تحقیق اس مین بیان ہے پیدائش اولاد آدم کا (فتح) **حدثنا**

ابو النعمان ثنا حماد بن زید عن عبید اللہ بن ابی بکر بن انس عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وکل فی الرحم ملکا فیقول یا رب نطفۃ یا رب علقۃ یا رب مضغۃ فاذا اراد ان یخلقہا قال یا رب اذکر ام انثی یا رب شقی ام سعید فما الرزق فما الاجل فیکتب کذلک فی بطن امہ ترجمہ انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے بیچ رحم مین ایک فرشتہ وہ کہتا ہے اے میرے رب نطفہ ہے اے میرے رب خون کی پھٹکی ہے اے میرے رب یہ گوشت کی بوٹی ہے سو جب خدا اسکو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ اے میرے رب مرد ہے یا عورت اے میرے رب یہ بدبخت ہے یا نیک بخت پس کیا ہے روزی اسکی اور کتنی ہے عمر اسکی پس لکھا جاتا ہے اسی طرح اپنی ماں کے پیٹ مین یعنے جیسے حکم ہوتا ہے **ف** اسکی شرح بھی اسی جگہہ مین آویگی حدثنا قیس بن حفص ثنا خالد بن الحارث ثنا شعبۃ عن ابی عمران الجونی عن انس یرفعہ ان اللہ تبارک وتعالی یقول لاھون اھل النار عذابا لو ان لک ما فی الارض من شیء کنت تفتدی بہ قال نعم قال فقد سألتک ما ھو اھون من ھذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرک بی فابیت الا الشرک ترجمہ انس رض سے مرفوع روایت ہے کہ اللہ تعالی دوزخیون مین ہلکے عذاب والے کو کہیگا کہ اگر تیری ملکیت ہوتا جو کچھ کہ زمین مین ہے تو کیا اسکو عذاب کے بدلے دیتا وہ کہیگا ہان خدا فرماویگا کہ مقرر مین نے تجھ سے چیز مانگی تھی کہ اس سے آسان تر ہے اور تو آدم کی پیٹھ مین تھا کہ نہ شریک کرتا تھا میرے کسی چیز کو سو تو نے نہ مانا مگر شرک کرنا **ف** اس حدیث کی شرح رقاق مین آویگی اور مناسبت اسکی واسطے ترجمے کے اس قول سے ہے کہ تو آدم کی پیٹھ مین تھا پس تحقیق اس مین اشارت ہے طرف اس آیت کے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم الآیۃ (فتح) حدثنا عمر بن حفص بن غیاث ثنا ابی ثنا الاعمش ثنی عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتل نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمھا لانہ اول من سن القتل ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین کہ ناحق ماری جاوے مگر کہ آدم کے پہلے بیٹے یعنے قابیل پر اسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنے وہ بھی اس گناہ مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اسنے اول خون کرنے کی راہ نکالی ہے **ف** اسکی شرح قصاص مین آوے گی اور وارد کیا ہے اسکو بخاری نے سمجھتا کہ اشارہ کرے طرف قصے بنی آدم کے جب کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور اس چیز مین کہ بیان کیا ہے اللہ نے بیچ قصے اسکے سے کفایت ہے غیر اوسکے سے اور قاتل کے نام مین اختلاف ہے مشہور قابیل ہے اور سبب قتل کرنے قابیل کا واسطے اپنے بھائی ہابیل کے یہ ہے کہ آدم عم کا دستور تھا کہ ایک حمل کی عورت کو

دوسرے حمل کے مرد سے نکاح کرتے تھے اور یہ کہ قابیل کی بہن ہابیل کی بہن سے خوبصورت تھی تو قابیل نے چاہا کہ اپنی بہن سے یعنی جو اسکے ساتھ پیدا ہوئی تھی نکاح کرے تو آدم ع نے اسکو منع کیا سو جب آخر آدم ع کا پیچھا کیا تو حکم کیا انکو آدم ع نے یہ کہ ہر ایک قربانی کریں تو دونوں نے قربانی کی سو آگ آئی تو اُسنے ہابیل کی قربانی کو جلایا اور قابیل کی قربانی کو نہ جلایا تو اسی سبب سے قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا (فتح) **بَابُ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ** باب ہے اس بیان میں کہ روحوں کے لشکر ہیں جھنڈ کے جھنڈ ف یہ باب متعلق ہے ساتھ ترجمہ پیدائش آدم ع کے اور اسکی اولاد کے واسطے اشارہ کرنے کے طرف اسکے کہ وہ مرکب ہیں اجسام اور ارواح سے **وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا** ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روحوں کے لشکر ہیں جھنڈ کے جھنڈ سو جو ان میں سے ازل میں آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم میں بھی الفت والا ہوا اور جو ان میں سے وہاں ناواقف در بے پہچان تھا وہ یہاں بھی جدا اور بیگانہ رہا ف خطابی نے کہا کہ احتمال ہے کہ یہ اشارہ ہو طرف معنے ہم شکل ہونے کے خیر اور شر میں اور صلاح اور فساد میں اور یہ کہ جو بہتر ہے لوگوں میں وہ جھکتا ہے طرف شکل اپنی کے اور شریر نظیر اپنی ہے وہ اپنے نظیر کی طرف میل کرتا ہے پس آشنائی روحوں کی واقع ہوتی ہے باعتبار طبائع کے جنپر وہ پیدا ہوئی خیر سے اور شر سے پس جب متفق ہوتے ہیں تو آشنا ہوتے ہیں اور جب مختلف ہوتے ہیں تو جدا ہوتے ہیں اور احتمال ہے کہ مراد خبر ہو ابتدائے پیدائش سے بیچ حال غیب کے بنابر اسکے کہ آیا ہے کہ روح جسموں سے پہلے پیدا ہوئے ہیں اور آپس میں ملتے تھے پس جب بدنوں میں آئے تو آشنا ہوئے ساتھ آشنائی پہلی کے اور جدا ہوئے مطابق جدائی پہلی کے میں کہتا ہوں کہ نہیں اعتراض کیا جاتا ہے اوپر ساتھ اسکے کہ بعض نفرت والے اکثر اوقات الفت والے ہو جاتے ہیں اسواسطے کہ وہ محمول ہے ابتدائی اتفاقی پر پس وہ متعلق ہے ساتھ اصل پیدائش کے بغیر کسی سبب کے اور ایسا دوسرے وقت میں پس ہوتا ہے کمانے والا واسطے تجدد وصف کے جو چاہتی ہے الفت کو بعد نفرت کے مانند ایمان لانے کافر کے اور احسان کرنے بری کے اور ابن جوزی نے کہا کہ مستفاد ہوتا ہے اس حدیث سے کہ آدمی جب پاوے اپنے نفس سے نفرت کو اس شخص سے کہ اسکو واسطے فضیلت اور نیکوکاری ہے تو لائق ہے کہ اسکے مقتضی سے بحث کرے تاکہ کوشش کرے اسکے دور کرنے میں تاکہ خلاص ہو وے بری صفت سے اور اسی طرح ہے حکم عکس میں اور قرطبی نے کہا ارواح اگرچہ متفق ہیں بیچ ہونے انکے ارواح ولیکن وہ جدا جدا ہوتے ہیں ساتھ امور مختلفہ کے کہ جدا جدا ہوتے ہیں ساتھ انکے پس ہم شکل ہوتے ہیں آدمی ایک نوع کے اور مناسب ہوتے ہیں سبب اس چیز کے کہ جمع ہوتی ہے ان میں معنے خاص سے واسطے اس نوع کے واسطے مناسبت

اور دیکھتا ہے تو ہر نوع کے لوگوں کو کہ اپنے نوع کے لوگوں سے الفت کرتے ہیں اور اپنے مخالف سے نفرت کرتے
ہیں پھر ہم پاتے ہیں بعض اشخاص نوع واحد کو کہ آپس میں الفت کرتے ہیں اور بعضے آپس میں نفرت رکھتے ہیں اور
یہ باعتبار ان امروں کے ہے کہ حاصل ہوتا ہے اتفاق اور نفراد بسبب ان کے (فتح) **باب** قول اللہ عزوجل ولقد
ارسلنا نوحا الی قومہ باب ہے بیان میں اس آیت کہ البتہ بھیجا ہم نے نوح کو طرف اپنی قوم کے **ف** اور
نوح بیٹا ہے لمک کا اور نوح آدم سے ایک سو چھبیس برس کے بعد پیدا ہوئے اور ساڑھے تین سو برس کی عمر کے
بعد رسول ہوئے اور ساڑھے تین سو برس طوفان کے بعد جیتے رہے اور بعضے کہتے ہیں کہ کل عمر انکی ساڑھے
نو سو برس ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ آدم اور نوح کے درمیان دس قرنوں کا فاصلہ ہے (فتح) وقال ابن عباس
بادی الرأی ما ظهر لنا اور ابن عباس نے کہا کہ بادی الرای کے معنے ہیں جو ہمکو ظاہر ہو یعنے ظاہر میں
ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے الا الذین ہم اراذلنا بادی الرای اقلعی امسکی یعنے اقلعی کے معنے ہیں
باز رہ اور تھم جا **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے ویا سماء اقلعی وفار التنور نبع الماء وفار التنور کے معنے ہیں
جوش مارا پانی نے **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے حتی اذا جاء امرنا وفار التنور وقال عکرمة وجه الارض
یعنے اور کہا عکرمہ نے کہ مراد تنور سے زمین ہے وقال مجاهد الجودی جبل بالجزيرة یعنے اور کہا مجاہد
نے کہ جودی پہاڑ ہے ٹاپو میں **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے واستوت علی الجودی یعنی ٹھہری کشتی جودی
پہاڑ پر داب حال یعنے داب کے معنے ہیں حال **ف** داب [illegible] ہی قرآن کا لفظ [illegible] حدثنا عبدان
اخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال سالم وقال ابن عمر قام رسول الله صلى
الله عليه وسلم في الناس فاثنى على الله بما هو اهله ثم ذكر الدجال فقال اني
لانذركموه وما من نبي الا انذر قومه لقد انذر نوح قومه ولكني اقول لكم
فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون انه اعور وان الله ليس باعور [illegible] ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے [illegible]
کی جو اسکے لائق ہے پھر ذکر کیا دجال کو سو فرمایا کہ البتہ میں تمکو اس سے ڈراتا ہوں [illegible]
اپنی امت کو ڈرایا ہے البتہ نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے ولیکن میں تمکو دجال [illegible] بات کہتا ہوں
جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں کہی مقرر وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں **ف** [illegible] میں گذر چکی
اور غرض اس سے یہ قول اسکا ہے کہ البتہ نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا اور خاص کیا [illegible]
واسطے کہ وہ اول وہ شخص ہے جسکو اسنے ذکر کیا اور وہ پہلا رسول ہے ان میں [illegible] اس آیت میں
شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا (فتح) حدثنا اسحاق حدثنا ابو نعيم حدثنا شيبان عن يحيى عن ابي سلمة سمعت

اباہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ
نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیء معہ بمثال الجنۃ والنار فالتی یقول انہا الجنۃ ہی النار وانی
انذرکم کما انذر بہ نوح قومہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال
کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہین بتلائی وہ بات یہ ہے کہ مقرر دجال کانا ہے اور وہ باغ
اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاوے گا تو جسکو وہ باغ کہے گا وہ درحقیقت آگ ہے اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسے
نوح ع نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا عبد الواحد بن زیاد ثنا الاعمش
عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجیء نوح وامتہ فیقول
اللہ ہل بلغت فیقول نعم ای رب فیقول لامتہ ہل بلغکم فیقولون لا ما جاءنا من نبی فیقول
لنوح من یشہد لک فیقول محمد وامتہ فتشہد انہ قد بلغ وہو قولہ وکذلک جعلنکم امۃ وسطا
لتکونوا شہداء علی الناس والوسط العدل ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ آویگا نوح ع اور اسکی امت یعنی قیامت کے دن تو خدا کہیگا کہ کیا تو نے اپنی امت کو میرا پیغام پہنچایا تھا
تو نوح علیہ السلام کہیگا کہ ہان اے میرے رب مینے پیغام سنا دیا تھا پھر خدا تعالے اسکی امت سے کہیگا کہ کیا نوح ع نے
تمکو میرا پیغام پہنچایا تھا تو وے کہین گے کہ نہین ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح ع سے کہیگا
کہ کون ہے کہ تیری گواہی دے تو نوح ع کہیگا کہ محمد صلعم اور اسکی امت میرے گواہ ہین پس یہ امت گواہی دیگی
کہ بیشک نوح ع نے خدا تعالے کا پیغام پہونچایا تھا سو یہی مراد ہے خدا تعالے کے اس قول سے کہ اسیطرح کیا ہمنے
تمکو امت معتدل کہ تم لوگون پر گواہ ہو اور وسط کے معنے عدل ہین ف اسکی شرح تفسیر مین آویگی اور آوے گا
بیان سبب کا بیچ عبادت قوم نوح ع کے بتون کو (فتح) حدثنا اسحاق بن نصر ثنا محمد بن عبید ثنا
ابو حیان عن ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دعوۃ فرفع الیہ
الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا نہسۃ وقال انا سید الناس یوم القیمۃ ہل تدرون بم
یجمع اللہ الاولین والاخرین فی صعید واحد فیبصرہم الناظر ویسمعہم الداعی وتدنو
منہم الشمس فیقول بعض الناس الا ترون الی ما انتم فیہ الی ما بلغکم الا تنظرون الی من یشفع
لکم الی ربکم فیقول بعض الناس ابوکم ادم فیاتونہ فیقولون یا ادم انت ابو البشر خلقک
اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملئکۃ فسجدوا لک واسکنک الجنۃ الا تشفع لنا
لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ وما بلغنا فیقول ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ
مثلہ ولا یغضب بعدہ مثلہ ونہانی عن الشجرۃ فعصیتہ نفسی نفسی اذہبوا الی غیری

اذهبوا الى نوح فيأتون نوحا فيقولون يا نوح انت اول الرسل الى اهل الارض وسماك الله عبدا
شكورا الا ترى الى ما نحن فيه الا ترى الى ما بلغنا الا تشفع لنا الى ربك فيقول ربي غضب اليوم
غضبا لم يغضب قبله مثله ولا يغضب بعده مثله نفسي نفسي ايتوا النبي صلى الله عليه وسلم فياتوني فاسجد
تحت العرش فيقال يا محمد ارفع راسك واشفع تشفع وسل تعطه قال محمد بن عبيد لا احفظ
سائره ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہو کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں تھے سو آپکو
بکری کا ہاتھ اوٹھا کر دیا گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ خوش لگتا تہا تو اس میں سے دانتوں کے ساتھ
نوچ کر کہایا ایک بار نوچکر کہایا اور فرمایا کہ میں سب لوگوں کا سردار ہوں قیامت کے دن کیا تم جانتے ہو کہ میں نے
یہ بات کس سبب سے کہی کہ میں قیامت میں سب لوگوں کا سردار ہوں خدا جمع کرے گا لوگوں کو ایک میدان صاف
میں پس دیکہے گا اونکو دیکھنے والا اور سنائے گا انکو بلانے والا قریب ہوگا انسے آفتاب یعنی برابر میل کے تو بعضے
لوگ کہیں گے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم کس حال میں ہو اور تمکو کیا مصیبت پہونچی کیا تم نہیں دیکھتے جو تمہاری
سفارش کرے تمہارے رب کے پاس تو بعضے لوگ کہیں گے کہ تمہارا باپ آدم تمہاری سفارش کریگا تو وے آدم
کے پاس آوینگے پس کہیں گے اے آدم تم سب آدمیوں کے باپ ہو بنایا تمکو خدا نے اپنے ہاتھ قدرت سے اور
تجھ میں اپنی روح پہونکی اور حکم کیا فرشتوں کو سو اونہوں نے تجھکو سجدہ کیا اور تجھکو خدا نے بہشت میں بسایا
کیا تو اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتا کیا تو نہیں دیکہتا کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہمکو کیا مصیبت پہونچی
تو آدم کہے گا میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ اس سے پیچھے ایسا
غضبناک ہوگا اور منع کیا مجھکو درخت کے کہانے سے تو میں نے نافرمانی کی میری جان خود سفارش
کی محتاج ہے تم میرے غیر کے پاس جاؤ نوح کے پاس جاؤ تو وے لوگ نوح ع کے پاس آویں گے پس کہیں گے
اے نوح ع تو پہلا رسول ہے طرف زمین والوں کے اور خدا نے تیرا نام شکر گذار رکھا کیا تو ہمارا حال نہیں
دیکھتا اور ہمکو کیا مصیبت پہونچی کیا تو اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتا تو نوح ع کہے گا کہ میرا رب
آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ اس سے پیچھے ایسا غضبناک ہوگا میرا
نفس خود سفارش کا محتاج ہے تم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ تو وے لوگ میرے پاس
آوینگے تو میں عرش کے تلے سجدہ کرونگا تو خدا کہے گا کہ اے محمد م اپنا سر اٹہا لے اور سفارش کر تیری
سفارش قبول ہوگی اور مانگ تجھکو دیا جاویگا ف اور غرض اس سے اسجگہہ یہ قول اسکا ہے کہ اے
نوح ع تو پہلا رسول ہے طرف اہل زمین کے اور خدا نے تیرا نام بندہ شکر گذار رکھا ہے پس اس پر ہوا اسکا
پہلا رسول ہونا یہ مشکل ہے اسواسطے کہ آدم ع بھی پیغمبر تھے اور ضرورت سے معلوم ہے کہ تھے وہ ایک

شریعت پر عبادت سے اور انکے اولاد نے وہ شریعت اس سے سیکھے پس بنا بر اسکے وہ رسول ہے طرف انکے پس ہوگا پہلا رسول پس احتمال ہے کہ ہو اولیت بیچ قول اہل قیامت کے مقید ساتھ قول انکے کے طرف اہل زمین کے اسواسطے کہ آدم ع کے وقت زمین کے واسطے اہل نہ تھے اور احتمال ہے کہ ہو یہ مراد کہ وہ رسول ہے کہ بھیجا گیا طرف اولاد اپنی کے اور غیر انکے سکے ہاتھوں سے جنکی طرف پیغمبر کر کے بھیجا گیا باوجود جدا جدا ہو جانے انکے کے کئی شہروں میں اور آدم ع فقط اپنے بیٹوں کیطرف بھیجا گیا تھا اور وے سب ایک شہر میں جمع تھے اور کتاب تیمم میں پہلے گذر چکا ہے کہ خاص کیے گئے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ عام ہونے پیغمبری کے آدم پر اور تمام پیغمبروں پر اور عبد شکور سے مراد اشارہ ہے طرف اس آیت کی انہ کان عبدا شکورا (فتح) **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہ پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فہل من مدکر مانند قرارت عام کے **ف** یعنے ساتھ تشدید دال مہملہ کے جیسے کہ قرارت ساتوں قاریوں کی ہے اور مدکر کی اصل مذتکر ہے افتعال سے اور دال اور ت آپس میں قریب المخرج ہیں پس ت کو دال سے بدلکر دال کو دال میں ادغام کیا اور بعضے قراتوں میں مذکر ساتھ فک ادغام اور ذال معجمہ کے ہے لیکن یہ قرارت شاذ ہے اور مطابقت اسکی ساتھ ترجمہ کے اسوجہ سے ہے کہ یہ آیت حضرت نوح کی کشتی کے حق میں وارد ہوئی ہے پس یہ بھی نوح ع کے حالات سے ہے (تیسیر) **باب** وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِلٰى وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ باب ہے اس بیان میں کہ مقرر الیاس البتہ مرسلوں سے ہے جبکہ کہا اسنے اپنی قوم سے کہ کیا تم نہیں ڈرتے اس قول تک وترکنا علیہ فی الاخرین **ف** اور شاید کہ بخاری کے نزدیک راجح یہ بات ہے کہ ادریس نوح ع کے دادوں سے نہیں پس اسواسطے ذکر کیا ہے ہکو بعد اسکے اور اسکا بیان آیندہ باب میں آویگا (فتح) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ یعنے کہا ابن عباس نے آیت وترکنا علیہ فی الآخرین کی تفسیر میں کہ باقی رکھا ہمنے اوپر پچھلے لوگوں میں کہ ذکر کیا جاوے ساتھ خیر کے سلام ہے الیاس پر ہم اسی طرح دیتے ہیں بدلا نیکو کاروں کو تحقیق وہ ہمارے ایماندار بندوں سے ہے وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ اِلْيَاسَ هُوَ اِدْرِيْسُ یعنے اور ذکر کیا جاتا ہے ابن مسعود اور ابن عباس سے کہ الیاس وہ ادریس ہیں **ف** اور ابن عربی نے اس سے لیا ہے کہ ادریس نوح ع کے جد نہیں بلکہ وہ بنی اسرائیل سے ایک پیغمبر ہے اور استدلال کیا گیا ہے اوپر ساتھ قول اسکے کے واسطے حضرت موسی کے مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح اور اگر اوسکے جدوں میں سے ہوتا تو البتہ کہتا واسطے اسکے جیسے آدم ع اور ابراہیم ع نے آپکو کہا والابن الصالح اور یہ استدلال کھرا ہے لیکن اس سے جواب دیا جاتا ہے کہ یہ اسنے بطور تواضع کے کہا پس نہیں یہ نص اس چیز میں کہ گمان کی اسنے اور ادریس ع کو ادریس اسواسطے کہتے کہ وہ صحیفوں کو

المؤمنین

سلام علی ال یاسین انا کذلک نجزی المحسنین انہ من عبادنا

بہت پڑہتے تہے اور وہ اسم عربی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سریانی ہے **بَابُ ذِكْرِ اِدْرِيْسَ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا** باب ہے بیان مین ادریس علیہ السلام کے اور خدا تعالے نے فرمایا کہ اٹھا لیا ہمنے اسکو ایک اونچی مکان پر **ف** ایک روایت مین اتنا اور زیادہ ہے کہ ادریس ع نوح ع کے باپ کے جد ہین ح مین کہتا ہون کہ اول وجہ اولے ہے ثانی سے اور شاید ثانی باعتبار مجاز کے ہو اور بعضون نے اجماع نقل کیا ہے اسپر کہ وہ نوح ع کے جد ہین اور اسمین نظر ہے اسواسطے کہ اگر ابن عباس کا قول ثابت ہو کہ الیاس وہ ادریس ع ہین تو لازم آویگا کہ ادریس نوح ع کی اولاد سے ہے نہ یہ کہ نوح ع اوسکی اولاد سے پس معلوم ہوا کہ الیاس نوح ع کی اولاد سے ہے اور ایک روایت مین ہے کہ الیاس ع کو بہی خضر ع کیطرح درازعمر دیگئی ہے اور یہ کہ وہ قیامت تک زندہ رہیگا اور ایک روایت مین ہے کہ الیاس حضرت ص کے ساتہہ جمع ہوئے اور دونون نے ملکر کہایا اور اسکا قد تین سو ہاتہ کا ہے اور یہ کہ الیاس تمام برس مین ایک بار کہاتا ہے ذہبی نے کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اور نہین ثابت ہوا آسے زندہ اوٹہایا جانا ادریس کا آسمان پر طریق مرفوع قوی سے اور طبری نے روایت کیا ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ ایک فرشتہ ادریس کا یار تہا تو ادریس ع نے اس سے سوال کیا تو وہ اسکو اوٹہا کر آسمان پر لے چڑہا پس جب چوتہے آسمان پر پہونچے تو اسکو ملک الموت ملا تو اسنے ملک الموت سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مجکو تبلا دے کہ ادریس کی عمر کتنی باقی ہے اسنے کہا کہ ادریس کہان ہے اوسنے کہا کہ میرے ساتہہ ہے تو ملک الموت نے کہا کہ یہ عجب بات ہے کہ مجکو حکم ہوا ہے کہ مین چوتہے آسمان مین اسکی جان قبض کرون مینے کہا کہ یہ کسطرح ہوگا اور حالانکہ وہ زمین مین ہے پس قبض کی اسنے روح اسکی اور یہ اسرائیلات سے ہے اور اسکی صحت اللہ کو معلوم ہے اور ایک روایت مین ہے کہ ادریس پیغمبر رسول تہے اور پہلے پہل اسنے قلم سے لکہا ہے صحیح کہا ہے اسکو ابن حبان نے اور ایک روایت مین ہے کہ پہلے پہل اسنے کپڑا سیا ہے (فتح) **حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَنْبَسَةُ ثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَفُتِحَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ اِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِيْنِهِ اَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ اَسْوِدَةٌ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ**

مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى ثُمَّ عَرَجَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ لِيْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ اَنَّهٗ قَدْ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَا الَّذِيْ فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ ذٰلِكَ فَفَعَلْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى بِيَ السِّدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور میں مکے میں تھا تو جبرائیل اترا تو اسنے میرا سینہ چیرا پھر اسکو زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا لایا تو اسکو میرے سینے میں ڈالا پھر اسکو جوڑ دیا پھر جبرائیل میرا ہاتھ پکڑ کر مجھکو آسمان تک لے چڑھا سو جب پہلے آسمان کے پاس پہنچا تو جبرائیل نے آسمان کے چوکیدار سے کہا کہ دروازہ کھول چوکیدار فرشتے نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل نے کہا کہ میں جبرائیل ہوں کہا تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل نے کہا کہ محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے اسنے کہا ہاں تو دروازہ کھولا گیا سو جب ہم آسمان پر چڑھ کر اترنا کہاں میں نے ایک مرد دیکھا کہ کچھ لوگ اسکے داہنے طرف ہیں اور کچھ بائیں طرف ہیں سو جب اپنے داہنے طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب اپنی بائیں

دیکھتا ہے تو روتا ہے تو اسنے کہا کہ کیا اچھا نیک پیغمبر اور نیک بیٹا آیا مین نے کہا یہ کون ہے ای جبرائیل فرشتے
کہا کہ آدم ع ہے اور یہ لوگ جو اسکے داہین بائین ہین یہ اسکی اولاد کی روحین ہین سو ان مین سے داہنے
طرف والے بہشتی ہین اور بائین طرف والے دوزخی ہین سو جب وہ اپنے داہنے طرف دیکھتا ہے تو ہنستا
ہے اور جب بائین طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے پہر جبرائیل ع مجھکو لے چڑہا یہانتک کہ دوسرے آسمان کے پاس
پہونچا تو جبرائیل ع نے اسکی چوکیدار فرشتے سے کہا کہ دروازہ کہول تو چوکیدار نے اسکو کہا جیسے کہ پہلے نے کہا تہا
تو اُسنے دروازہ کہولا تو انس رض نے کہا کہ حضرت ص نے ذکر کیا کہ آپ نے پایا آسمانون مین ادریس ع کو اور موسے کو اور
عیسے ع کو اور ابراہیم کو اور نہین ثابت ہوا واسطے میرے کہ کسطرح ہین جگہین اونکی یعنے حضرت ص نے کسی پیغمبر
کے واسطے کوئی آسمان معین نہین کیا لیکن حضرت ص نے ذکر کیا کہ آپنے آدم ع کو پہلے آسمان مین پایا
اور ابراہیم ع کو چھٹے آسمان مین پایا اور کہا انس رض نے سو جب جبرائیل ادریس ع پر گذرا تو اُسنے کہا کہ کیا اچھا
نیک پیغمبر اور نیک بہائی آیا مین نے کہا یہ کون ہے جبرائیل ع نے کہا کہ یہ ادریس ہے پہر مین موسے ع پر گذرا تو اسنے
کہا کیا اچھا نیک پیغمبر اور نیک بہائی آیا مین نے کہا یہ کون ہے جبرائیل نے کہا کہ یہ موسے ع ہین پہر مین عیسے
پر گذرا تو اسنے کہا کیا نیک پیغمبر اور نیک بہائی آیا سو مین نے کہا کہ یہ کون ہین جبرائیل ع نے کہا کہ یہ عیسے
ہین پہر مین ابراہیم ع پر گذرا تو اسنے کہا کہ کیا نیک پیغمبر اور نیک بیٹا آیا مین نے کہا یہ کون ہین جبرائیل ع
نے کہا یہ ابراہیم ع ہین حضرت ص نے فرمایا کہ پہر جبرائیل ع مجھکو لے چڑہا یہانتک کہ مین ایک بلند صاف مکان
پر جا نکلا کہ مین اسمین قلمون کی آوازین سنتا تہا سو خدا تعالے نے مجہپر پچاس نمازین فرض کین پہر
مین وہان سے اسکے ساتہہ پلٹ آیا یہانتک کہ مین موسے ع پر گذرا تو موسے ع نے کہا کہ خدا نے تیری امت
پر کیا چیز فرض کی ہین نے کہا کہ خدا تعالے نے انپر پچاس نمازین فرض کین موسے ع نے کہا سو پلٹ جا اپنے
رب کے پاس کہ مقرر تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہ ہو سکے گی تو مین پلٹ گیا اپنے رب کے پاس تو خدا
تعالے نے کچھ نمازین اتار ڈالین پہر مین موسے ع کیطرف پلٹ آیا تو اُسنے کہا کہ پلٹ جا اپنے رب کے پاس
پس فکر کیا مثل اسکی تو خدا تعالے نے کچہہ نمازین اور اتار ڈالین پہر مین موسی ع کی طرف پلٹ آیا تو اسنے
یہی کہا تو مین نے یہ کام کیا تو خدا تعالے نے کچہہ نمازین اور اتار ڈالین پہر موسے ع کی طرف پلٹ آیا
اور اسکو خبر دی تو اُسنے کہا کہ اپنے رب کے پاس پلٹ جا کہ مقرر تیری امت اسکی طاقت نہین رکہتی پہر مین
اپنے رب کے پاس پلٹ گیا تو خدا تعالے نے فرمایا کہ یہ پانچ نمازین ہین اور وہ ن مین پچاس نمازون کا ثواب ہے
بدلتی نہین بات میرے پاس پہر مین موسے ع کی طرف پلٹ آیا تو موسے ع نے کہا کہ اپنے رب کے پاس پلٹ
جا تو مین نے کہا کہ مین اپنے رب سے شرما گیا پہر جبرائیل چلا یہانتک کہ مجہکو سدرة المنتہے یعنے پرلے سرے کی بیری

کے درخت کے پاس لایا تو چھپایا اسکو کئی رنگون نے مین نہین جانتا وہ کیا تہی پہر مین بہشت مین داخل کیا گیا تو ناگہان
مینے دیکھا کہ اسمین موتیون کے گنبذ مین اور ناگہان اسکی مٹی مشک ہے **ف** اسحدیث کی شرح اول نماز
مین گذر چکی ہے اور شاید اشارہ کیا ہے اسنے ساتھہ ترجمہ کے طرف اسچیز کے کہ واقع ہوا ہے اسمین کہ حضرت ص
نے ادریس ع کو چوتہے آسمان مین پایا اور وہ بلند جگہہ ہے بغیر شک کے (فتح) **باب** قَوْلِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
اِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا باب ہے اس آیت کے بیان مین کہ بہیجا ہمنے طرف قوم عاد کے اونکا بہائی ہود **ف**
اور ہود نوح ع کی اولاد سے ہے اور اسکا نام بہائی سواسطے رکہا کہ وہ انکے قبیلے مین سے تہا نہ یہ کہ اونکا دینی بہائی
تہا وَقَوْلِہٖ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ بِالْاَحْقَافِ اِلٰی قَوْلِہٖ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ اور خدا تعالی
نے فرمایا کہ جب ڈرایا اسنے اپنی قوم کو زمین احقاف مین اس قول تک کہ اسی طرح بدلہ دیتے ہین ہم قوم گنہگارون کو
ف مراد احقاف سے قوم عاد کے ہنے کی جگہہ ہے جہان وہ رہتے تہے اور انکے شہرون مین سب شہرون سے
زیادہ ترازانی ہتی تہی اور وہان باغ بہت تہے سو جب خدا تعالے نے انپر غصہ کیا تو انکو بیابان کر دیا فِیْہٖ عَنْ
عَطَاءٍ وَّسُلَیْمَانَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنے اس باب مین عطار اور سلیمان نے
عائشہ رض سے روایت کی ہے اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وَقَوْلِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا عَادٌ فَاُھْلِکُوْا
بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ شَدِیْدَۃٍ عَاتِیَۃٍ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَتَتْ عَلَی الْخُزَّانِ سَخَّرَھَا عَلَیْھِمْ سَبْعَ لَیَالٍ
وَّثَمَانِیَۃَ اَیَّامٍ حُسُوْمًا مُتَتَابِعَۃً فَتَرَی الْقَوْمَ فِیْھَا صَرْعٰی کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَۃٍ
اُصُوْلُھَا فَھَلْ تَرٰی لَھُمْ مِّنْ بَاقِیَۃٍ بَقِیَّۃٍ یعنے اور خدا تعالے نے فرمایا کہ اپر قوم عاد کی پس ہلاک ہوئی
ساتہہ ہوا سخت کے اور ابن عیینہ نے کہا کہ عاتیہ کے معنے ہین حد سے گذری خزان پر یعنے اور نہین نکلے تہے
اس سے مگر بقدر انگشتری کے **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ نہین اتاری اللہ نے کچھہ چیز ہوا سے مگر ساتہہ وزن
کے فرشتے کے ہاتھہ پر مگر دن عاد کے کہ پس تحقیق اجازت دی واسطے اسکے بلا واسطہ خزان کے پس سرکشی کی اسنے
خزان پر (فتح) **ف** مسخر کیا اسکو اللہ تعالے نے اوپر انکے سات رات اور آٹہہ دن حسوما کے معنے ہین پے در پے پہر
تو دیکہے اے دیکہنے والے اس قوم کو زمین پر گرے ہوئے جیسے وہ ٹنڈ مین کہجور کی کہوکہلی یعنی کہجور کے درخت ہین گیا تو دیکھتا ہے
کوئی انکا بقیہ یعنے بچ رہا **ف** یہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ انکے قد بڑے بڑے تہے وہب بن منبہ نے کہا کہ
ایک کا سر قبے کیطرح تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکی لمبائی بارہ ہاتہہ کی تہی اور ابن کلبی نے کہا کہ ان مین سب سے
چہوٹا ساٹھہ ہاتہہ کا تہا اور زیادہ تر دراز سو ہاتہہ کا تہا اور تفسیر مین ہے کہ ہوا مردکو اٹہاتے تہے اور اسکو اوپر
سے چڑہتے تہے پہر اسکو پہینکدیتے تہے پس توڑ دیتے تہے سر اوسکا پس باقی رہتا تہا بدن بغیر سر کے پس یہ
مراد ہے ساتہہ قول اللہ تعالے کے کانہم اعجاز نخل خاویہ (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَۃَ ثَنَا شُعْبَۃُ

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔ ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے **ف** اور وارد ہوئی ہے صفت ہلاک کرنے انکے کے ساتھ ہوا کے وہ حدیث جو طبرانی نے ابن عباس وغیرہ سے روایت کی ہے کہ نہیں کھولی اللہ نے عاد پر ہوا سے مگر جگہہ انگوٹھی کی سو گذری وہ جنگل والون پر سو اٹھا یا اوسنے اونکو اور انکے مواشی کو درمیان آسمان اور زمین کے پہر دیکھا اونکو بستی والون نے تو اونہون نے کہا کہ یہہ ابر ہمپر مینہ برسانے والا ہے پس ڈالا ہوانے اونکو اوپر انکے پس ہلاک ہوئے تمام (فتح) وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ بَعَثَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةٍ اَلْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ فَقَالُوْا يُعْطِيْ صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُ اَيَاْمَنُنِيَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ اَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا اَوْ فِيْ عَقِبِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔ ترجمہ ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھہ سونا یمن سے بہیجا تو حضرت م نے اسکو چار آدمیون مین تقسیم کیا یعنے اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور زید طائی اور علقمہ بن علاثہ کے تو غصے ہوئی قریش اور انصار سو کہنے لگے کہ حضرت صلعم نجد والون کے رئیسون کو دیتے ہین اور ہمکو نہین دیتے حضرت م نے فرمایا کہ مین تو انسے لگاوٹ کرتا ہون تو آگے بڑہا ایک مرد گہری آنکھون والا موٹے رخسارون والا بلند پیشانی والا گھنی ڈاڑہی والا سر منڈے والا سو اسنے کہا اے محمد خدا سے ڈر یعنے عدل کر تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر مین خدا کی نافرمانی کرون گا تو پہر خدا تعالی کی فرمانبرداری کون کریگا خدا تعالے نے مجھکو زمین والون پر امین کیا ہے پس تم مجھکو امین نہین بناتے تو ایک آدمی نے حضرت صلعم سے اسکے مار ڈالنے کا سوال کیا مین گمان کرتا ہون کہ وہ خالد بن ولید تہا تو حضرت صلعم نے اوسکو مارنے سے منع کیا پہر جب وہ مرد پیٹھ دیکر چلا گیا تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑہین گے کہ اونکے گلون سے نیچے نہ اترے گا یعنے دل مین قرآن کی تاثیر نہ ہوگی زبان

ہیں کہ ہمیشہ اسپر عمل نہ کرینگے وہ لوگ نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اگر میں نے انکو
پایا تو ضرور انکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل کرنا **ف** اسکی شرح مغازی میں آویگی اور غرض اس سے یہی اخیر کا قول
ہے کہ اگر میں نے انکو پایا تو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل کہ نہ باقی رہے ان میں سے کوئی واسطے اشارت کی طرف اس
آیت کی فہل تری لہم من باقیۃ اور یہہ مراد آپکی نہیں کہ آپ قتل کرینگے انکو ہتہیار سے جسکے ساتھ قوم عاد کی قتل
ہوئی وفیہ) **حدثنا** خالد بن یزید ثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن الاسود قال سمعت
عبد اللہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فھل من مدکر ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے
انہوں نے حضرت سے سنا پڑہتے تہے فہل من مدکر **ف** اسکی شرح تفسیر میں آویگی **باب** قصۃ یاجوج وماجوج
وقول اللہ تبارک وتعالی ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض باب ہے بیان میں قصہ یاجوج
اور ماجوج کے اور خدا تعالی نے فرمایا کہ تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں زمین میں **باب** قول اللہ
عز وجل ویسئلونک عن ذی القرنین باب ہے بیان میں قول اللہ تعالی کے کہ وہ تجھسے پوچھتے
ہیں ذو القرنین کو سببا تک **ف** بخاری نے ذو القرنین کا ترجمہ ابراہیم ع سے پہلی بیان کیا ہے تو اس میں
اشارہ ہے طرف ضعیف کرنے قول اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ وہی ہے سکندر یونانی اسواسطے کہ سکندر تہا قریب
زمانے عیسے ع کے سے اور ابراہیم اور عیسے کے زمانے کے درمیان دو ہزار برس سے زیادہ کا فاصلہ ہے اور حق یہ ہے
کہ جسکا قصہ خدا نے قرآن میں بیان فرمایا ہے وہ پہلا ہے یعنی ذو القرنین ہے نہ سکندر یونانی اور انکے درمیان فرق
کئی وجہ سے ہے ایک وجہ وہ ہے جو پہلے بیان ہوئی کہ ذو القرنین ابراہیم ع کے زمانے میں تہا اور سکندر یونانی آنکے
دو ہزار برس پیچہے پیدا ہوا ہے اور اسپر دلالت کرتی ہے وہ چیز جو عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ ذو القرنین نے
پیادہ پا حج کیا تو ابراہیم ع نے اسکو سنا تو اسکی پیشوائی کو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ ذو القرنین نے ابراہیم
سے کہا کہ میرے واسطے دعا کیجئے تو ابراہیم ع نے کہا کہ میں کسطرح دعا کروں اور حالانکہ تمنے میرا کنواں خراب کر ڈالا ہے
اور ایک روایت میں ہے کہ ذو القرنین مکے میں آیا اور ابراہیم اور اسمعیل ع کو خانہ کعبہ بناتے پایا ہے تو اسنے
انسے پوچھا تو انہوں نے کہا ہم بندے حکم کے تابع ہیں تو ذو القرنین نے کہا کہ تمہارا کون گواہ ہے کہ تمہارے
واسطے گواہی دے تو پانچ بہیڑوں یا بکریوں نے انکے واسطے گواہی دی پس یہ آثار ایک دوسرے کو قوی کرتی اور
دلالت کرتی ہیں اسپر کہ ذو القرنین سکندر سے پہلے ہوچکا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جو امام فخر الدین رازی
نے تفسیر کبیر میں بیان کیا ہے کہ ذو القرنین پیغمبر تہا اور سکندر کافر تہا اور اسکا معلم ارسطاطالیس ہے
اور وہ بیشک کافروں سے ہے اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ذو القرنین وہی سکندر ہے لیکن
وہ روایت ضعیف ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ وہ پیغمبر تہا یا نہیں سو عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ

وہ پیغمبر تہا اور حاکم نے روایت کی ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ ذوالقرنین پیغمبر تہا یا نہین اور حضرت علی رض سے روایت ہے کہ ذوالقرنین ایک مرد تہا تو خدا تعالے نے اسکو اپنی قوم کیطرف بہیجا تو انہون نے اسکو اسکے قرن پر ایسا مارا کہ وہ مرگیا پہر خدا تعالے نے زندہ کیا پہر انہون نے اسکو اسکے قرن پر مارا پہر خدا نے اسکو زندہ کیا اور بعضے کہتے ہین کہ فرشتہ تہا اور بعضے کہتے ہین کہ بادشاہ تہا اور یہی قول ہے اکثر کا اور اسمین بہی اختلاف ہے کہ اسکا نام ذوالقرنین کیون کہا گیا ایک وجہ اسکی وہ ہے جو علی رض سے گذری اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ مشرق اور مغرب مین پہنچا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ حقیقۃ اسکے سر پر دو سینگ تہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے سر پر دو زلفین تہین اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ اسکے سر کے دو نو کنارے تانبے کے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے تاج کے دو سینگ تہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ روشنی اور اندہیری مین داخل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکی وقت مین لوگون کی دو قرن یعنے دو زمانے فنا ہوے اور بعضے کچہہ اور وجہین بیان کرتے ہین اور اسکا نام صعب ہے اور بعضے اسکا کچہہ اور نام کہتے ہین اور سہیلی نے کہا کہ ظاہر روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دو ہین ایک ابراہیم عم کے وقت مین تہا اور دوسرا قریب زمانے عیسے عم کے تہا اور جو قرآن مین مذکور ہے وہ پہلا ہے ساتہہ دلیل اسکے کہ خضر عم کے ترجمہ مین مذکور ہے جس جگہہ کہ جاری ہوا ہے ذکر اسکا بیچ قصے موسے عم کے کہ خضر ذوالقرنین کے اگلے لشکر مین تہا اور تحقیق ثابت ہوچکا ہے قصہ خضر کا ساتہہ موسے عم کے اور یہ یقینا معلوم ہے کہ موسے عم عیسے عم سے پہلے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا نام ہرس ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ افریدون ہے جو فارس مین بادشاہ ہوچکا ہے (فتح) اِلٰی قَوْلِہٖ سَبَبًا طَرِیْقًا یعنے سبب کے معنے ہین راہ اِلٰی قَوْلِہٖ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ وَاحِدُھَا زُبْرَۃٌ وَّھِیَ الْقِطَعُ یعنے مطلب اس باب مین یہہ آیت ہے سا اس قول کے کہ لاؤ میرے پاس تختے لوہے کے اور زبر کا واحد زبرۃ ہے اور اسکے معنے ہین ٹکڑے حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ یُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَیْنِ یعنے ابن عباس سے روایت ہے کہ صدفین کے معنے ہین دو پہاڑ یعنے یہانتک کہ جب برابر کردیا درمیان دو پہاڑون کے وَالسَّدَّیْنِ الْجَبَلَیْنِ یعنے اور سدین کے معنے ہین دو پہاڑ خَرْجًا اَجْرًا یعنے خرجا کا معنے ہے مزدوری ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فہل نجعل لک خرجا قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَہٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْہِ قِطْرًا اَصُبُّ عَلَیْہِ قِطْرًا رَصَاصًا کہا ذوالقرنین نے کہ دہونکو یہانتک کہ جب کردیا اسکو آگ کہا لاؤ میرے پاس کہ ڈالون اسپر پگہلا تانبا افرغ کے معنے ہین ڈالون اور قطرا کے معنے ہین سیسہ وَیُقَالُ الْحَدِیْدُ وَیُقَالُ الصُّفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ یعنے اور بعضے کہتے ہین کہ لوہا اور بعضے کہتے ہین کہ پیتل اور ابن عباس نے کہا کہ تانبا فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ یَعْلُوْهُ یعنے یظہروہ کے معنے ہین یاجوج ماجوج اسپر چڑہ نہ سکے

اِسْتَطَاعَ اِسْتَفْعَلَ مِنْ طُعْتُ لَهٗ فَلِذٰلِكَ فُتِحَ اَسْطَاعَ يَسْطِيْعُ يعنے سطاع يسطيع باب استفعال سے ہے
مشتق ہے طعت سے یعنے جو اجوف واوی ہے مانند قلت کے پہر جب اسکو باب استفعال مین نقل کیا تو استطاع ہوا پہر
تخفیف کے واسطے ت کو حذف کیا اور اسکی حرکت نقل کرکے ہمزے کو دی پس اسی واسطے فتح دی گئی اسطاع کے ہمزے کو
اور یسطاع کی یا کو وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ اور کہا بعضون نے استطاع یستطیع ساتھ ت کے ماضی
اور مضارع مین وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ
دَكَّآءَ اَلْزَقَهٗ بِالْاَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّآءُ لَا سَنَامَ لَهَا وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلُهٗ حَتّٰى صَلُبَ
مِنَ الْاَرْضِ وَتَلَبَّدَ یعنے نہ سکے اس مین سوراخ کرنا کہا اوسنے یہ ایک نعمت ہے میرے رب کی پہر جب آویگا وعدہ میرے
رب کا تو گرا دیگا اسکو ڈہا کر یعنے برابر کرے گا اسکو ساتھ زمین کے اور کہتے ہین کہ اونٹنی دکاء ہے یعنے اسکی کوہان
نہین اور دکداک من الارض کے بہی یہی معنے ہین یعنے برابر زمین یہانتک کہ ہموار اور برابر ہو اور ہے وعدہ میرے
رب کا یا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ یعنے اور چہوڑ دینگے ہم اسدن خلق کو ایک دوسرے مین پہنستی
حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ یعنے یہانتک کہ جب کہولے جاوینگے
یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر زمین اونچی سے دوڑتے ہونگے قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ اَكَمَةٌ یعنے اور کہا قتادہ نے کہ
حدب کے معنے ہین ٹیلا ریت کا ف قتادہ سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہے کہ یاجوج ماجوج ہر ٹیلے ریت کے سے دوڑتے
ہونگے اور یاجوج ماجوج دو قومین ہین یافث بن نوح کی اولاد سے اور حاکم وغیرہ نے حذیفہ سے مرفوع روایت کی ہے
کہ یاجوج ایک امت اور ماجوج ایک امت ہے ہر امت چار چار لاکہ مرد ہے نہین مرتا کوئی ان مین سے یہانتک کہ دیکہتا
ہے ہزار مرد کو اپنی پشت سے سب ہتہیار اوٹہائے ہوئے جب نکلتے ہین تو کسی چیز پر نہین گذرتے مگر کہ اسکو کہا
جاتے ہین اور جو ان مین مرتا ہے اسکو کہا لیتے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ بعضے ان مین سے اللہ کے ساتہ
ایمان لائے تو چہوڑ دیا اونکو ذوالقرنین نے جبکہ بنا کی اسنے دیوار مینہ مین پس اسی واسطے اونکا نام ترک رکہا
گیا رفع) وَقَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَاَيْتَهٗ
اور ایک مرد نے حضرت صلعم سے کہا کہ دیکہا ہے مینے دیوار ذوالقرنین کو مانند چادر دہار دار خانہ کی ایک دہاری
سرخ اور ایک سیاہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیشک تو نے اسکو دیکہا ہے حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ
سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ
لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا
فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ ترجمہ

ترجمہ الباب و بعض آثار متعلقہ

فی الفتن و الاشراط

زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس آئے اس حال مین کہ آپ گھبرائے ہوئے تھے فرماتے تھے کہ
نہین لائق بندگی کے کوئی سوائے اللہ کے خرابی ہے عرب کو اس بلا سے جو نزدیک ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج
کھل گیا اسکے برابر اور حضرت صلعم نے اپنی انگوٹھی اور کلمے کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنے اس حلقہ کے برابر اس دیوار مین سوراخ
ہوگیا ہے تو زینب نے کہا یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم مٹ جاوینگے اور حالانکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنے جب کہ زنا اور بدکاری عالم مین کثرت سے
ہوئی اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاتے ہین **ف** اسکی شرح کتاب الفتن مین آویگی حدثنا
مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ثَنَا وُهَیْبٌ ثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فُتِحَ اللّٰهُ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بِیَدِهٖ تِسْعِیْنَ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھولدیا خدا نے یاجوج ماجوج کی دیوار سے اسکے برابر اور اپنے ہاتھ سے نوے کی گرہ
کی **ف** اسکی شرح بھی اسی جگہہ آوے گی حدثنا ثنا اسحٰقُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ
لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ فَیَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ
تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ فَعِنْدَهٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُكَارٰی
وَمَا هُمْ بِسُكَارٰی وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَیُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ
مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْیَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَیْضَاءَ
فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ خدا فرماویگا کہ اے آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت
اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھ مین ہے سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنے جو دوزخ مین ڈالے
جاوینگے اونکو جدا کر آدم ع کہین گے الٰہی کسقدر ہے دوزخ کا حصہ خدا تعالے فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور ننانوے
یعنے ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت صلعم نے فرمایا سو اوس وقت ہوگا جبکہ بڈھا ہو جاوے گا لڑکا اور
ہر ایک حمل والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیوے گی اور تو دیکھے گا لوگون کو بے ہوش اور دیوانے اور حالانکہ وے
دیوانے نہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا اصحاب نے کہا کہ یا حضرت ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنے
جب ہزار مین ایک ہی بہشتی ٹھیرا تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت صلعم نے فرمایا تم خاطر جمع رکھو خوش
رہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنے دوزخ کے بھرنے کی

واسطے کیا یاجوج اور ماجوج کم ہین جو تم گہبراتے ہو حضرت ص نے فرمایا کہ اسکی قسم ہے جسکے قابو مین میری جان ہے کہ
البتہ مین اسکی امید رکہتا ہون کہ تم لوگ یعنے امت محمدیہ بہشتیون کی چوتہائی ہوگی راوی کہتا ہے تو ہم اصحاب نے اللہ
اکبر کہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اسکی امید رکہتا ہون کہ تم بہشتیون کی تہائی ہوگے تو ہمنے اللہ اکبر
کہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اسکی امید رکہتا ہون کہ تم تمام بہشتیون کے آدہے ہوگے تو
ہمنے اللہ اکبر کہا فرمایا کہ نہین تم لوگون مین مگر جیسے کالا بال سفید بیل کی کہال مین یا جیسے سفید بال سیاہ بیل کی کہال
مین **ف** اسکی شرح رقاق مین آویگی اور غرض اس سے آخر یہ ذکر یاجوج ماجوج کا ہے اور اشارہ ہے طرف کثرت انکی
کی اور یہ کہ یہ امت بہ نسبت انکے عشر کے عشر کا عشر ہے اور یہ کہ یاجوج ماجوج آدم ع کی اولاد سے ہین واسطے رد کرنے کے
انکے مخالف پر (فتح) **باب** قول اللہ تعالی وجل واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا وقولہ ان ابراہیم کان امۃ
قانتا للہ وقولہ جل ذکرہ ان ابراہیم لاواہ حلیم وقال ابو میسرۃ الرحیم بلسان الحبشۃ باب ہے بیان
قول اللہ تعالی کے کہ پکڑا خدا تعالی نے ابراہیم ع کو دوست اور خدا تعالی نے فرمایا کہ ابراہیم ع ایک امت تہا فرمانبردار واسطے
اللہ تعالی کے اور خدا تعالی نے فرمایا کہ مقرر ابراہیم ع البتہ اواہ حلیم ہے ابو میسرہ نے کہا کہ اواہ کے معنے ہین نہایت
رحم والا حبشے کی زبان مین **ف** اور شاید اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتہہ ان آیتون کے طرف ثنا اللہ تعالی
کی اوپر ابراہیم ع کے اور خلیل خلت سے مشتق اور وہ صداقت اور محبت ہے جو دل مین داخل ہوتی ہے پس ہوتی ہے
درمیان اسکے اور یہ صحیح ہے بہ نسبت ابراہیم کے کہ ابراہیم ع کے دل مین بجز اللہ تعالی کی محبت سوا اور اسپر اطلاق
اسکا یہ حق ہے پس بطور مقابلے کے ہے اور ابراہیم ع آذر کا بیٹا ہے (فتح) **حدثنا** محمد بن کثیر ثنا سفین
ثنا المغیرۃ بن النعمان نبی سعید بن جبیر اراہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
انکم محشورون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا
فاعلین واول من یکسی یوم القیمۃ ابراہیم وان ناسا من اصحابی یؤخذ بہم ذات الشمال
فاقول اصیحابی اصیحابی فیقول انہم لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فاقول
کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم ترجمہ
ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تم حشر کیے جاؤگے ننگے پیر ننگے بدن
بے ختنہ ہونے پہر پڑہی حضرت ص نے یہ آیت جیسے پیدا کیا ہمنے پہلی بار پہر اسکو دوہراوینگے وعدہ لازم ہوچکا
ہمپر تحقیق ہم ہین کرنے والے یہ کام اور قیامت کے دن اول اول ابراہیم ع کو کپڑا پہنایا جاویگا اور مقرر کچہہ
لوگون کو میرے یارون سے بائین طرف کہینچا جاویگا یعنے دوزخ کی طرف کہ وہ بائین ہے تو مین کہونگا کہ
یہہ میرے ساتہی ہین میرے ساتہی ہین تو وہ کہینچنے والا کہیگا کہ ہمیشہ رہے یہ مرتد اپنی ایڑیون پر جب سے تونے

اونکو چھوڑا تو مین کہونگا جیسے نیک بندے عیسیٰ ع نے کہا کہ مین اونپر نگہبان تہا جبتک ان میں تہا العزیز الحکیم تک **ف** اور مقصود اس سے قول حضرت صلعم کا ہے کہ سب سے پہلے ابراہیم ع کو کپڑا پہنایا جاوے گا اور کہتے ہین کہ حکمت بیچ خصوصیت ابراہیم ع کے یہ ہے کہ وہ آگ مین ننگے ڈالے گئے تہے اور بعض کہتے ہین سو ۹ اسطے کہ اول اُسنے پائجامہ پہنا اور نہین لازم آتا خصوصیت ابراہیم ع سے ساتھ اسکی فضیلت دینی اسکی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سو اسطے کہ مفضول کبھی ممتاز ہوتا ہے ساتھ ایک چیز کے کہ خاص ہوتی ہے ساتھ اوسکے اور نہین لازم آتی اس سے فضیلت مطلق اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ حضرت صلعم اسمین داخل نہین ہوتے بنا بر اسکے کہ متکلم اپنے خطاب کے عموم مین داخل نہین ہوتا اور ابراہیم ع کے واسطے اور بھی کئی چیزین ہین جو پہلے پہل انہون نے کی ہین ایک ان مین سے یہ ہے کہ پہلے انہون نے مہمانداری کی اور لبون کے بال کترائے اور ختنہ کیا اور سفید بال دیکھے اور سوائے اسکے (فتح) **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَبْدُالْحَمِیْدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَلْقٰی اِبْرَاهِیْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلٰی وَجْہِ اٰزَرَ قَتَرَۃٌ وَّغَبَرَۃٌ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ لَا تَعْصِنِیْ فَیَقُوْلُ اَبُوْہُ فَالْیَوْمَ لَا اَعْصِیْکَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ یَارَبِّ اِنَّکَ وَعَدْتَّنِیْ اَلَّا تُخْزِیَنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّۃَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَیْکَ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِہٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم ع اپنے باپ آزر سے ملین گے اور یہ حال ہین کہ اسکے منہ پر سیاہی اور گرد غبار پڑی ہے تو کہین گے کہ مین نے تجھسے نہ کہا تہا کہ میرا کہا مان یعنے بت پرستی نہ کر تو نے نہ مانا تو اونکا باپ کہیگا کہ مین آج تمہارا کہنا مانونگا تو ابراہیم ع جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ اے میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ مین تجھکو قیامت مین رسوا نہ کرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہے کہ میرے باپ کا یہ حال ہے جو رحمت سے دور ہے تو خدا تعالی فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کر چکا یعنے ممکن نہین کہ دوزخ سے نکلے پھر حضرت ابراہیم ع کو حکم ہوگا کہ اپنے پاؤن کے تلے دیکھو تو دیکھین گے کہ آزر خاک آلودہ کفتار ہوگا پھر فرشتے اسکے پاؤن کو پکڑ کر دوزخ مین ڈالدیوین گے یعنی تبدیل صورت سے عار دور ہوئی **ف** اسکی شرح آیندہ آویگی **حَدَّثَنَا** یَحْیَی ابْنُ سُلَیْمَانَ ثَنِی ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ بُکَیْرًا حَدَّثَہٗ عَنْ کُرَیْبٍ مَّوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَوَجَدَ فِیْہِ صُوْرَۃَ اِبْرَاهِیْمَ وَصُوْرَۃَ مَرْیَمَ فَقَالَ اَمَا هُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ هٰذَا اِبْرَاهِیْمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَہٗ یَسْتَقْسِمُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خانہ کعبہ مین داخل ہوئے سو اسمین ابراہیم ع اور مریم کی صورت پائی سو فرمایا کہ ایسے فرشتے پس وے

وسط کیا یاجوج اور ماجوج کم ہین جو تم گہبراتے ہو حضرت صلعم نے فرمایا کہ اسکی قسم ہے جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین اسکی امید رکہتا ہون کہ تم لوگ یعنی امت محمدیہ بہشتیون کی چوتہائی ہوگی راوی کہتا ہے تو ہم اصحاب نے اللہ اکبر کہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اسکی امید رکہتا ہون کہ تم بہشتیون کی تہائی ہوگے تو ہمنے اللہ اکبر کہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اسکی امید رکہتا ہون کہ تم تمام بہشتیون کے آدہے ہوگے تو ہمنے اللہ اکبر کہا فرمایا کہ نہین تم لوگون مین مگر جیسے کالا بال سفید بیل کی کہال مین یا جیسے سفید بال سیاہ بیل کی کہال مین **ف** اسکی شرح رقاق مین آویگی اور غرض اس سے اسجگہ ذکر یاجوج ماجوج کا ہے اور اشارہ ہے طرف کثرت انکی کی اور یہ کہ یہ امت نسبت انکے عشر عشیر کا عشر ہے اور یہ کہ یاجوج ماجوج آدم کی اولاد سے ہین واسطے رو کرنے کے انکے مخالف پر رفتح **بَابُ** قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَوْلِهٖ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ وَقَالَ اَبُوْ مَيْسَرَةَ الرَّحِيْمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ باب ہے بیان قول اللہ تعالے کے کہ پکڑا خدا تعالے نے ابراہیم کو دوست اور خدا تعالے نے فرمایا کہ ابراہیم ایک امت تہا فرمانبردار واسطے اللہ تعالے کے اور خدا تعالے نے فرمایا کہ مقرر ابراہیم البتہ اواہ حلیم ہے ابو میسرہ نے کہا کہ اواہ کے معنے ہین نہایت رحم والا حبشے کی زبان مین **ف** اور شاید اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتہ ان آیتون کے طرف ثنا اللہ تعالے کی اوپر ابراہیم کے اور خلیل خلت سے مشتق اور وہ صداقت اور محبت ہے جو دل مین داخل ہوتی ہے پس سچ ہی ہے درمیان سکے اور یہ صحیح ہے بہ نسبت پیغمبر کے کہ ابراہیم کے دل مین ہی اللہ تعالے کی محبت سما اور اسپر اطلاق اسکا بہی حق ہے پس بطور مقابلے کے ہو اور ابراہیم آذر کا بیٹا ہے رفتح **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا سُفْيٰنُ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ ثَنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرٰهِيْمُ وَاِنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تم حشر کیے جاوگے ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے پہر پڑہی حضرت صلعم نے یہ آیت جیسے پیدا کیا ہمنے پہلی بار پہر اسکو دوہراوینگے وعدہ لازم ہوچکا ہمپر تحقیق ہم ہین کرنے والے یہ کام اور قیامت کے دن اول اول ابراہیم کو کپڑا پہنایا جاویگا اور مقرر کچہہ لوگون کو میرے یارون سے بائین طرف کہینچا جاویگا یعنے دوزخ کی طرف کہ وہ بائین ہے تو مین کہون گا کہ یہہ میرے ساتہی ہین میرے ساتہی ہین تو وہ کہینچنے والا کہیگا کہ ہمیشہ رہے یہ مرتد اپنی ایڑیون پر جب سے تو نے

اونکو چھوڑا تو مین کہونگا جیسے نیک بندے عیسے ع نے کہا کہ مین انپر نگہبان تہا جب تک ان مین تہا العزیز الحکیم تک **ف**
اور مقصود اس سے قول حضرت ص کا ہے کہ سب سے پہلے ابراہیم ع کو کپڑا پہنایا جاوے گا اور کہتے ہین کہ حکمت بیچ خصوصیت
ابراہیم ع کے یہ ہے کہ وہ آگ مین ننگے ڈالے گئے تہے اور بعض کہتے ہین واسطے کہ اول اُسنے پائجامہ پہنا اور نہین
لازم آتا خصوصیت ابراہیم ع سے ساتہہ اسکی فضیلت دینی اسکی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واسطے کہ
مفضول کبہی ممتاز ہوتا ہے ساتہہ ایک چیز کے کہ خاص ہوتی ہے ساتہہ اُسکے اور نہین لازم آتی اس سے فضیلت
مطلق اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ حضرت ص اسمین داخل نہین ہوتے بنا بر اسکے کہ متکلم اپنے خطاب کے عموم مین داخل
نہین ہوتا اور ابراہیم ع کے واسطے اور بہی کئی چیزین ہین جو پہلے پہل انہون نے کی ہین ایک ان مین سے یہ ہے
کہ پہلا انہون نے مہمانداری کی اور لبون کے بال کترائے اور ختنہ کیا اور سفید بال دیکہے اور سوائے اسکے (فتح) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ
ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَبْدُ الْحَمِیْدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَلْقٰی اِبْرَاهِیْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلٰی وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَیَقُوْلُ
اِبْرَاهِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِیْ فَیَقُوْلُ اَبُوْهُ فَالْیَوْمَ لَا اَعْصِیْكَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ یَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِیْ
اَنْ لَّا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ
ثُمَّ یُقَالُ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَیْكَ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم ع اپنے باپ آزر
سے ملینگے اور یہ حال ہین کہ اسکے منہ پر سیاہی اور گرد وغبار پڑی ہے تو کہین گے کہ مین نے تجہسے کہا تہا کہ میرا کہا مان
یعنے بت پرستی نہ کر تو نے نہ مانا تو اونکا باپ کہیگا کہ مین آج تمہارا کہنا مانونگا تو ابراہیم ع جناب الٰہی مین عرض کرینگے
کہ اے میرے رب تو نے مجہسے وعدہ کیا ہے کہ مین تجہکو قیامت مین رسوا نہ کرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہے کہ
میرے باپ کا یہ حال ہے جو رحمت سے دور ہے تو خدا تعالی فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافر پر حرام کر چکا یعنے
ممکن نہین کہ دوزخ سے نکلے پہر حضرت ابراہیم ع کو حکم ہوگا کہ اپنے پاؤن کے تلے دیکہو تو دیکہین گے کہ آزر
خاک آلودہ کفتار ہوگا پہر فرشتے اسکے پاؤن کو پکڑ کر دوزخ مین ڈالدیوین گے یعنی تبدیل صورت سے عار دور
ہوئی **ف** اسکی شرح آیندہ آویگی حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَیْرًا
حَدَّثَهٗ عَنْ كُرَیْبٍ مَّوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ
فَوَجَدَ فِیْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِیْمَ وَصُوْرَةَ مَرْیَمَ فَقَالَ اَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ
بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ هٰذَا اِبْرَاهِیْمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهٗ یَسْتَقْسِمُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خانے کعبہ مین داخل ہوئے سو اسمین ابراہیم ع اور مریم کی صورت پائی سو فرمایا کہ اپر فرشتے پس وے

سن چکے ہین کہ مقرر فرشتے نہین داخل ہوتے اس گھر مین جسمین جاندار کی تصویر ہو یہ صورت ابراہیم ع کی ہے پس کیا ہے واسطے اسکے کہ تیرون سے فال لیتا ہے یعنی فال کا تیر اُسکے ہاتھ مین دیا ہے باوجودیکہ قائل ہین ساتھ پیغمبری اسکی کے اور معصوم ہونے اسکی کے ان فعل بد سے **ف** اس حدیث کی شرح بھی آئندہ آویگی

حدثنا ابراھیم بن موسٰی ثنا ھشام عن معمر عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما رای الصور فی البیت لم یدخل حتی امر بھا فمحیت ورای ابراھیم واسمعیل بایدیھما الازلام فقال قاتلھم اللہ واللہ ان استقسما بالازلام قط **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خانہ کعبہ مین صورتین دیکھین تو اسکے اندر داخل نہوئے یہانتک انکے مٹانے کا حکم کیا پس مٹائی گئین اور دیکھا ابراہیم اور اسمعیل کی صورت کو کہ انکے ہاتھ مین فال کے تیر تھے سو فرمایا کہ خدا لعنت کرے اونکو قسم ہے اللہ کی کہ انھون نے کبھی تیرون سے فال نہین لی ہی قسمت طلب نہین کی

حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا یحیی بن سعید ثنا عبید اللہ حدثنی سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ من اکرم الناس قال اتقاھم فقالوا لیس عن ھذا نسألک قال فیوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ قالوا لیس عن ھذا نسألک قال فعن معادن العرب تسألونی خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا قال ابو اسامۃ ومعتمر عن عبید اللہ عن سعید عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا حضرت صلعم کون ہے بزرگ تر لوگون سے فرمایا ان مین زیادہ ڈرنے والا خدا تعالے سے تو اصحاب نے کہا ہم آپ سے یہہ نہین پوچھتے حضرت ع نے فرمایا پس یوسف ع اللہ کے پیغمبر پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ پیغمبر کے پڑپوتے یعنے یہ نسبی شرافت اور خاندانی بزرگی اونکی سوا اور کسی کو حاصل نہین کہ انکی چار پشت تک برابر پیغمبر ہوتے آئے مین اصحاب رض نے کہا ہم آپ سے یہ نہین پوچھتے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم مجھسے عرب کے خاندانون کا حال پوچھتے ہو کہ ان مین بہتر خاندان کون ہے فرمایا جو اُن لوگون مین کفر کی حالت مین بہتر تھے وہی لوگ اسلام کی حالت مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہشیار ہو جاوین یعنے شرافت ذاتی اور بزرگی خاندانی کی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین **ف** اسکی شرح بھی آئندہ آویگی

حدثنا مؤمل بن ہشام ثنا اسمعیل ثنا عوف ثنا ابو رجاء ثنا سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی اللیلۃ آتیان فاتینا علی رجل طویل لا اکاد اری راسہ طولا وانہ ابراہیم علیہ السلام **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آئے میرے پاس آج رات کو دو آنے والے سو آئے ہم ایک مرد دراز قد پر نہ قریب تھا کہ دیکھون مین سر اوسکا درازی کی

له یعنی تیرو ڈالے منسوخ کو ۱۲

ه یعنی ابراہیم اور اسمعیل ع ۱۲

سبب سے اور مقربرو ہ ابراہیم ع تہے حدثنا بیان بن عمرو ثنا النضر انا ابن عون عن مجاهد انه سمع
ابن عباس وذکروا له الدجال مکتوب بین عینیه کافر او ك ف ر قال لم اسمعه ولکنه قال اما
ابراهیم فانظروا الی صاحبکم واما موسی فجعد آدم علی جمل احمر مخطوم بخلبة کانی انظر الیه
انحدر فی الوادی یلبی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اور لوگون نے اسکے پاس دجال کا ذکر کیا کہ اسکی دونون آنکھون
کے درمیان لکھا ہے کافر یا ک ف ر ابن عباس نے کہا کہ مین نے اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین سنا ولیکن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم کی صورت ابراہیم کی پس دیکھو طرف اپنے ساتھی کی یعنے ابراہیم کی صورت
میری صورت سے مشابہ تر ہے اور لیکن موسے ع پس گندم گون گھنگریالے بال والا ہے سوار ہے سرخ اونٹ پر جو نکیل
ڈالا گیا ہے کھجور کی کہال سے جیسے مین اسکو دیکھتا ہون کہ نالے مین اترا لبیک کہتا ہوا ف اسکی پوری
شرح آئندہ آویگی اور غرض اس سے آپکا یہہ قول ہے کہ ابراہیم پس دیکھو طرف ساتھی اپنے کی اور اشارہ کیا ساتھ
اسکے طرف ذات اپنی کے پس تحقیق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت مشابہ ہین حدثنا قتیبة بن
سعید حدثنا مغیرة بن عبد الرحمن القرشی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اختتن ابراهیم النبی صلی الله علیه وسلم وهو ابن ثمانین
سنة بالقدوم تابعه عبد الرحمن بن اسحاق عن ابی الزناد وتابعه عجلان عن ابی هریرة ورواه
محمد بن عمرو عن ابی سلمة ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا
ختنہ کیا ابراہیم ع نے ساتھ قدوم کے حالانکہ وہ اسی برس کے تہے ف اسمین اختلاف ہے کہ قدوم سے کیا
مراد ہے پس بعضے تو کہتے ہین کہ مکان کا نام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ قدوم سے مراد بسولا ہے لوہے کا یعنی تیشہ
اور یہی اخیر بات ارجح ہے پس تحقیق ابو یعلے نے روایت کی ہے کہ ابراہیم کو ختنے کا حکم ہوا تو انہون نے
بسولی سے اپنا ختنہ کیا تو خدا تعالے نے انکو فرمایا کہ تو نے جلدی کی پہلے اس سے کہ مین تجھکو حکم کرون اسکی آلے سے
تو ابراہیم ع نے کہا کہ اے میرے رب مین نے برا جانا کہ تیرے حکم مین دیر کرون (فتح) حدثنا ابو الیمان ثنا شعیب ثنا
ابو الزناد وقال بالقدوم مخففة ترجمہ اور ابو الزناد نے کہا کہ لفظ قدوم تخفیف کے ساتھ ہے یعنے دال پر تشدید نہین
حدثنا سعید بن تلید الرعینی اخبرنی ابن وهب اخبرنی جریر بن حازم عن ایوب عن
محمد عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکذب ابراهیم الا ثلاثا ح
ثنا محمد بن محبوب ثنا حماد بن زید عن ایوب عن محمد عن ابی هریرة قال لم یکذب
ابراهیم الا ثلث کذبات ثنتین منهن فی ذات الله قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم
وقال بینا هو ذات یوم وسارة اذ اتی علی جبار من الجبابرة فقیل له ان ههنا رجلا معه

امْرَاۃٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَسَاَلَہٗ عَنْہَا فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ قَالَ اُخْتِیْ فَاَتٰی سَارَۃَ فَقَالَ یَا سَارَۃُ لَیْسَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُکِ وَاِنَّ ھٰذَا سَاَلَنِیْ فَاَخْبَرْتُہٗ اَنَّکِ اُخْتِیْ فَلَا تُکَذِّبِیْنِیْ فَاَرْسَلَ اِلَیْہَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیْہِ ذَھَبَ یَتَنَاوَلُہَا بِیَدِہٖ فَاُخِذَ فَقَالَ ادْعِیْ اللہَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتِ اللہَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَہَا الثَّانِیَۃَ فَاُخِذَ مِثْلَہَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِیْ اللہَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتْ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِہٖ فَقَالَ اِنَّکَ لَمْ تَاْتِنِیْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَیْتَنِیْ بِشَیْطَانٍ فَاَخْدَمَہَا ھَاجَرَ فَاَتَتْہُ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ مَھْیَا قَالَتْ رَدَّ اللہُ کَیْدَ الْکَافِرِ اَوِ الْفَاجِرِ فِیْ نَحْرِہٖ وَاَخْدَمَ ھَاجَرَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَتِلْکَ اُمُّکُمْ یَا بَنِیْ مَاءِ السَّمَاءِ ﴿ترجمہ﴾ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ پیغمبر نے کبھی ایسی بات نہیں کہی جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹی ہو سوائے تین بار کے دو بائین اُن مین سے خدا کے مقدمے مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول کہ بلکہ اونکے بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین اور وہ یہ ہے کہ جس حالت مین کہ ابراہیمؑ اور سارہ اونکی ساتھ تھے یعنی جب اپنی قوم کی تکلیف سے اپنی ملک سے ہجرت کر کے شام کو چلے تو ناگہان ایک گاؤن مین پہنچے جسمین ایک بادشاہ ظالم تھا تو کسی نے اوسکو کہا کہ اس جگہہ ایک مرد ہے کہ اوسکی ساتھ ایک عورت ہے جو نہایت خوبصورت لوگون مین ہے تو اوسنے ابراہیمؑ کو بلا بھیجا اور اُنسے سارہ کا حال پوچھا کہ یہ کون عورت ہے ابراہیمؑ نے کہا کہ میری بہن ہے پھر ابراہیمؑ سارہ کے پاس آئے پس کہا کہ اے سارہ زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی ایماندار نہیں اور مقرر اس ظالم نے مجھسے پوچھا تھا تو مینے اوسکو خبر دی کہ تو میری بہن ہے سو مجھکو نہ جھٹلا یو پھر اس ظالم نے سارہ کو بلا بھیجا سو جب وہ اسپر داخل ہوئین تو اونکو اپنے ہاتھ سے پکڑنے لگا تو وہ پکڑا گیا یعنے دیوانہ ہو گیا یا گلا گھونٹا گیا یہانتک کہ مرگی والے کی طرح ہاتھ پاؤن مارنے لگا تو اوسنے سارہ کو کہا کہ دعا کر خدا مجھکو صحت دے اور مین تجھکو ضرر نہ پہونچاؤنگا تو سارہ رضہ نے خدا سے دعا کی تو چھوڑا گیا پھر دوسری بار اوسکو پکڑنے لگا پھر اسیطرح پکڑا گیا یا اس سے سخت تر تو اوسنے کہا کہ خدا سے دعا کر مجکو صحت دے اور مین تجھکو ضرر نہ پہونچاؤنگا تو سارہ نے دعا کی تو چھوڑا گیا پھر اوسنے اپنی بعضے دربانون کو بلایا سو کہا کہ تو میرے پاس آدمی نہین لایا تو میرے پاس شیطان لایا تو اوسنے اوسکو خدمت کے لیے ہاجرہ دی تو سارہ ابراہیمؑ کے پاس آئے اور وہ کھڑے نماز پڑھتے تھے تو ابراہیمؑ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کیا حال ہے سارہ نے کہا کہ رد کیا خدا نے مکر کافر کا اسکے سینے مین اور اوسنے خدمت کے واسطے ہاجرہ دی ابوہریرہ نے کہا پس یہ ہے تمہاری ماں اے آسمان کے پانی کی اولاد یعنے اے عرب **ف** حضرتؐ کا ان تین باتون کو جھوٹ کہنا بسبب اسکے ہے کہ اسنے ایک قول کہ اوسکو سامع جھوٹ اعتقاد کرتا تھا لیکن جب تحقیق کیا جاوے تو نہ تھا جھوٹ اسواسطے کہ تھا وہ باب معاریض سے جو دو نوامرون کے احتمال رکھتے ہین پس یہ محض کذب نہین پس پہلا قول اوسکا کہ مین بیمار ہون پس احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ مین عنقریب بیمار ہو جاؤنگا یا مین بیمار ہون ساتھ اسچیز کے کہ مقدر کی گئی ہے مجھپر موت سے اور مراد

میری بہن سے یہ ہے کہ میری دینی بہن ہے اور ابن عقیل نے کہا کہ دلالت عقل کی پہیرتی ہے ظاہر اطلاق کذب کو اوپر ابراہیمؑ
اور یہ اسواسطے کہ وہ عقل یقین کرتی ہے ساتھ اسکے کہ رسول لائق ہے کہ موثوق بہ ہو تاکہ معلوم ہو صدق اس چیز کا کہ لایا ہے
اسکو اللہ سے اور نہیں اعتماد ہے باوجود تجویز جہوٹ کے اوپر اسکے پس کسطرح ہے باوجود کذب کے اس سے اور سوائے
اسکے نہیں کہ اطلاق کیا گیا ہے اوپر اسکے واسطے ہونے اسکے کے صورت جہوٹ کی نزدیک سامع کے اور بر تقدیر
اوسکے پس نہیں صادر ہوا یہ ابراہیمؑ سے یعنے اطلاق کذب کا اوپر اوسکے مگر بیچ حالت شدت خوف کے واسطے بلند
ہونے درجے اسکے کے نہین تو پس کذب ایسی جگہون مین جائز ہے اور کبہی واجب ہوتا ہے واسطے اٹہانے اخف
دو ضررون کے واسطے دفع کرنے بڑے بڈہر کے اور ایسا نام رکہنا اسکا جہوٹ پس یہ مراد نہین کہ وہ مذمت کیے جاتے
مین پس تحقیق کذب اگرچہ قبیح ہے لیکن کئی جگہون مین اچہا ہوتا ہے اور یہ جگہ ان مین سے ہے اور یہ جو کہا کہ دو خدا کے مقدمے مین
تو خاص کیا اونکو ساتھ اسکے اسواسطے کہ قصہ سارہ کا اگرچہ وہ بہی خدا کے مقدمے مین تہا لیکن وہ بغل گیر ہے اپنی جان
کے حظ کو اور اپنے نفع کو بخلاف باقی دونو کے کہ وہ محض خدا کے مقدمے مین تہین اور نام اس ظالم کا عمرو تہا اور وہ مصر
کا بادشاہ تہا اور بعض کہتے ہین کہ وہ ضحاک کا بہائی ہے جو ملکون مالک ہوا تہا اور کتاب تیجان مین ہے کہ جسنے کہا تہا
کہ یہان ایک مرد ہے اسکے ساتھ ایک نہایت خوبصورت عورت ہے وہ ایک مرد تہا جس سے ابراہیمؑ گیہون خرید کرتے تہے تو
اُسنے بادشاہ کے نزدیک اسکی چغلی کہائی اور یہ بہی اُسنے بادشاہ سے کہا تہا کہ مینے سارہ کو چکی پیستے دیکہا ہے اور
یہی سبب ہے کہ بادشاہ نے اسکو خدمت کے واسطے ہاجرہ دی اخیر امر مین اور کہا کہ یہ اسکے لائق نہین کہ اپنی خدمت
آپ کرے اور کہتے مین کہ سارہ کے والد کا نام ہاران تہا اور وہ حران کا بادشاہ تہا اور جب ابراہیمؑ نے اس سے
نکاح کیا تو اپنے وطن سے ہجرت کی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ اُنکے چچا کی بیٹی تہی اور یہ جو ابراہیمؑ نے اس سے کہا کہ تو
کہیو کہ مین اسکی بہن ہون تو اسواسطے کہ کہتے ہین کہ اس ظالم کا یہ دستور تہا کہ خاوند کو مار ڈالتا تہا اور بہائی کو نہ مارتا تہا اور
یہ جو کہا کہ میرے اور تیرے سوا زمین پر کوئی ایماندار نہین تو اسپر یہ اعتراض آتا ہے کہ لوط علیہ السلام اسوقت موجود تہے
اور وہ بہی ایماندار تہے تو جواب یہ ہے کہ مراد انکی وہ زمین ہے جسمین انکے ساتھ یہ قصہ واقع ہوا اور اوسوقت لوط
اسکے ساتھ نہ تہے اور یہ جو کہا کہ تم میرے پاس شیطان لائے ہو تو یہ اسواسطے کہ اسلام سے پہلے لوگ جنون کے امر کو بڑا
جانتے تہے اور اعتقاد کرتے تہے کہ خوارق عادت واقع ہوتے ہین اُنکے تصرف سے ہوتے ہین اور یہ جو ابو ہریرہ نے کہا
کہ اے اولاد آسمان کے پانی کی تو مراد اس سے عرب ہین کہ وہ اکثر بیابانون مین رہتے تہے جہان پانی برستا ہے واسطے چرانے
اپنے مواشی کے اور یہ دلیل ہے واسطے اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ عرب کے سب لوگ اسمعیلؑ کی اولاد ہین اور بعضے
کہتے مین کہ مراد اس سے زمزم کا پانی ہے کہ وہ آسمان کے پانی سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے عامر ہے
اور وہ دادا ہے اوس اور خزرج کا اور اسکا نام آسمان کا پانی اسواسطے رکہا گیا کہ وہ قحط کے وقت انکے واسطے پانی کے

کے قائمقام ہوتا تھا اور اس حدیث میں مشروعیت اخوت اسلامی کی ہے اور مباح ہونا معاریض کا اور رخصت بیچ فرمانبردار ہونے کے واسطے ظالم کے در غاصب کے اور قبول کرنا تحفہ بادشاہ ظالم کا اور قبول کرنا ہدیہ مشرک کا اور قبول ہونا دعا کا ساتھ اخلاص نیت کے اور کافی ہونا خدا کا واسطے اس شخص کے جو خلاص سے دعا کرے ساتھ نیک عمل اپنے کے سو اسطے کہ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سارہ نے کہا کہ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ میں ایمان لائی ہوں ساتھ تیرے اور تیرے رسول کے تو اس کافر کو مجھ پر قدرت نہ دے اور اس میں مبتلا ہونا نیکوکاروں کا ہے واسطے بلند کرنے درجوں انکے کے اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم ع کے واسطے درمیان سے پردہ اٹھا دیا تھا یہاں تک کہ جو حال بادشاہ کا سارہ کے ساتھ گذرا وہ سب ابراہیم ع نے سامنے دیکھ لیا اور یہ کہ وہ بادشاہ سارہ تک نہ پہنچ سکا اور کہتے ہیں کہ جس محل میں بادشاہ سارہ کے ساتھ تھا اوس محل کو خدا تعالیٰ نے شیشے کی طرح صاف کر دیا تھا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم ع باہر سے دونو کو دیکھتے تھے اور انکا کلام سنتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب سارہ بادشاہ کے پاس گئیں تو وضو کر کے نماز پڑھنے لگیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آوے تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور یہ کہ وضو پہلے امتوں کے واسطے بھی تھا اور اس امت کے ساتھ خاص نہیں اور نہ ساتھ پیغمبروں کے واسطے ثبوت اسکے کے سارہ اور جمہور اسپر ہیں کہ سارہ پیغمبر نہیں **حدثنا** عبید اللہ بن موسیٰ او ابن سلام عنہ ثنا ابن جریج عن عبد الحمید بن جبیر عن سعید بن المسیب عن ام شریک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الوزغ وقال وکان ینفخ علی ابراھیم علیہ السلام **ترجمہ** ام شریک سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ مارنے گرگٹ کے اور تھا وہ پھونکتا ابراہیم ع پر **ف** بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ گرگٹ بہرہ ہے اور نہیں داخل ہوتا اس مکان میں جس میں زعفران ہو اور وہ حاملہ ہوتا ہے اپنی منہ سے کہتے ہیں کہ جب ابراہیم ع آگ میں ڈالے گئے تو زمین میں کوئی جانور نہ تھا مگر کہ آگ کو بجھاتا تھا مگر گرگٹ کہ وہ اسکو پھونکتا تھا تو حضرت ص نے اسکے مارنیکا حکم کیا (فتح) **حدثنا** عمر و بن حفص بن غیاث ثنا ابی انا الاعمش ثنی ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم قلنا یا رسول اللہ اینا لا یظلم نفسہ قال لیس کما تقولون لم یلبسوا ایمانھم بظلم بشرک اولم تسمعوا الی قول لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ جب آیت اتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ ملایا انکو واسطے امن امان ہے تو اصحاب نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم نہیں کرتا تو حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا مطلب یوں نہیں جیسا تم کہتے ہو یعنے بلکہ اسکے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے اپنی ایمان میں ظلم یعنے شرک کو نہ ملایا کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا

مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے **ف** اسماعیلی نے کہا کہ یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں اسواسطے کہ اسمین ابراہیم کے قصے سے کچھ چیز نہیں اور پوشیدہ نہیں اسپر یہہ بات کہ وہ حکایت ہے قول ابراہیم کے سے یعنی یہہ قول ابراہیم کا ہے جسکو خدا تعالےٰ نے قرآن میں حکایت کیا ہے سو اسطرح کہ جب فارغ ہوا خدا تعالےٰ حکایت قول ابراہیم کے سے بیچ ستارون اور سورج اور چاند کے تو ذکر کیا جھگڑا قوم اسکی کا واسطے اسکے پہر اسکی بعد کہا وتلک حجتنا آتیناہا ابراہیم علی قومہ اور علی مرتضے سے روایت ہے کہ یہ آیت ابراہیم عہ اور اسکی قوم کے حق مین اتری (فتح) **بَابٌ يَزِفُّونَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ** باب ہے اس بیان مین کہ یزفون کے معنے ہین جلد جلنا **حدثنا** اسحاق بن ابراہیم بن نصر ثنا ابو اسامۃ عن ابی حیان عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما بلحم فقال ان اللہ یجمع یوم القیامۃ الاولین والآخرین فی صعید واحد فیسمعھم الداعی وینفذھم البصر ویدنو الشمس منھم فذکر حدیث الشفاعۃ فیاتون ابراھیم فیقولون انت نبی اللہ وخلیلہ من الارض اشفع لنا الی ربک فیقول وذکر کذباتہ نفسی نفسی اذھبوا الی موسی تابعہ انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ ایکدن حضرتؐ کے پاس گوشت لایا گیا تو حضرت صہ نے فرمایا کہ مقرر خدا جمع کرے گا قیامت کے دن پہلون اور پچھلون کو ایک میدان مین پس سنادیگا انکو بلانے والا اور پہونچے گی انکو آنکھہ یعنے ہر ایک کی کلام کو تمام خلقت سنیگی اور ہر ایک آدمی تمام خلقت کو دیکھے گا اور قریب ہوگا انسے آفتاب پس ذکر کی حدیث شفاعت کی تو سب لوگ ابراہیم عہ کے پاس آوینگے پس کہینگے کہ تو اللہ کا پیغمبر ہے اور اسکا جانی دوست ہے زمین سے اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کر تو حضرت ابراہیم صہ اپنے جھوٹ ذکر کرینگے اور کہینگے نفسی نفسی تم موسےٰ عہ کے پاس جاؤ **ف** اور غرض اس سے قول اہل موقف کا ہے واسطے ابراہیم عہ کے کہ تو اللہ کا پیغمبر ہے اور اسکا دوست جانی ہے زمین سے

تنبیہ بعض روایتون مین یہہ باب بغیر ترجمہ کے ہے پس بیچ مانند فصل کے ہے پہلے باب سے اور تعلق اسکا پہلے باب سے واضح ہے اسواسطے کہ یہہ قصہ ابراہیم عہ کے ترجمے سے ہے اور اپر تفسیر یزفون کی قرآن سے پس تحقیق وہ بیچ قصہ ابراہیم عہ کے سے ہے ساتھہ قوم اپنی کے جب کہ انہون نے بت توڑ ڈالے خدا تعالےٰ نے فرمایا پس آگے بڑھے جلدی کرتے ہوئے طرف اسکے اور ایک روایت مین ہے کہ جب ابراہیم انکے بتون کیطرف پہر تو دیکھا کہ وہ بت ایک گہر بتخانے مین ہین اور دروازون کے سامنے ایک بڑا بت ہے تو نا گہان ابراہیم عہ نے دیکھا کہ کافرون نے بتون کے آگے کہانا رکہا اور کہا کہ جب ہم پلٹ کر آوینگے تو ہم پاوینگے کہ بتون نے اس مین برکت کی ہوگی پہر ہم اسکو کہاوینگے سو ابراہیم نے جب انکی طرف نظر کی تو کہا کہ کیا ہے واسطے تمہارے کہ تم نہین کہاتے تو ابراہیم عہ نے لوہا لیکر ہر بت کو چیر ڈالا پہر کلہاڑی کو بڑے

بت کے گلے مین لٹکا یا پہر وہان سے نکل آئے پہر جب وہ پلٹ کر آئے تو ابراہیم ع کے جلانے کے واسطے لکڑیان
جمع کرنے لگے یہانتک کہ بیمار عورت بہی کہتی تہی کہ اگر اسنے مجہکو صحت دی تو مین بہی ابراہیم ع کے واسطے لکڑیان
جمع کرونگی پہر جب انہون نے اسکی لکڑیان جمع کین اور بہت لکڑیان جمع کین اور اسکے جلانے کا ارادہ کیا
تو کہا آسمان اور زمین اور پہاڑون اور فرشتون نے کہ اے ہمارے رب تیرا دوست جلایا جاتا ہے خدا نے
فرمایا کہ مجہکو معلوم ہے اور اگر تم کو بلاوے تو تم اسکی مدد کرو تو ابراہیم نے کہا کہ الٰہی تو اکیلا ہے آسمان مین اور
مین اکیلا ہون زمین مین کوئی سوا میرے جو تیری عبادت کرتا ہو کافی ہے مجہکو اللہ اور اچہا ہے کارساز اور
مین گمان کرتا ہون اگر ترجمہ محفوظ ہو تو اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف اسقدر کے پس یہ مناسب ہے انکے قول
تو کہا اسکا دوست ہے زمین مین (فتح) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْلَا اَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ
ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَمَّا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرٍ فَحَدَّثَنِيْ قَالَ اِنِّيْ وَعُثْمَانَ بْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ جُلُوْسٌ مَعَ
سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ مَا هٰكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلٰكِنَّهُ قَالَ اَقْبَلَ اِبْرَاهِيْمُ بِاِسْمٰعِيْلَ
وَاُمِّهٖ وَهِيَ تُرْضِعُهٗ مَعَهَا شَنَّةٌ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ خدا رحم کرے اسمٰعیل کی
مان پر یعنے ہاجرہ پر اگر وہ جلدی نکرتے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ آیا ہے
کہ متوجہ ہوئے ابراہیم ساتہ اسمٰعیل ع اور مان اسکی کے اور وہ اسکو دودہ پلاتے تہے اور اسکے ساتہ ایک مشک
تہی لیکن ابن عباس رض نے اسکو مرفوع نہین کیا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ
عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَكَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ عَنْ
سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ اُمِّ اِسْمٰعِيْلَ اتَّخَذَتْ
مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ اَثَرَهَا عَلٰى سَارَةَ ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَهِيَ تُرْضِعُهٗ حَتّٰى وَضَعَهُمَا
عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا
مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ
مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَقَالَتْ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا فِيْ هٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ
لَيْسَ فِيْهِ اَنِيْسٌ وَّلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ مِرَارًا وَّجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهٗ اٰللّٰهُ
اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ اِذًا لَّا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ
الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهٗ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

ربنا إني أسكنت من ذريتي بواد غير ذي زرع عند بيتك المحرم حتى بلغ يشكرون وجعلت
أم إسمعيل ترضع إسمعيل وتشرب من ذلك الماء حتى إذا نفد ما في السقاء عطشت وعطش
ابنها وجعلت تنظر إليه يتلوى أو قال يتلبط فانطلقت كراهية أن تنظر إليه فوجدت
الصفا أقرب جبل في الأرض يليها فقامت عليه ثم استقبلت الوادي تنظر هل ترى أحدا
فلم تر أحدا فهبطت من الصفا حتى إذا بلغت الوادي رفعت طرف درعها ثم سعت سعي
الإنسان المجهود حتى جاوزت الوادي ثم أتت المروة فقامت عليها فنظرت هل ترى
أحدا فلم تر أحدا ففعلت ذلك سبع مرات قال ابن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم
فذلك سعي الناس بينهما فلما أشرفت على المروة سمعت صوتا فقالت صه تريد نفسها
ثم تسمعت فسمعت أيضا فقالت قد أسمعت إن كان عندك غواث فإذا هي بالملك عند
موضع زمزم فبحث بعقبه أو قال بجناحه حتى ظهر الماء فجعلت تحوضه وتقول بيدها
هكذا وجعلت تغرف من الماء في سقائها وهو يفور بعد ما تغرف قال ابن عباس قال النبي
صلى الله عليه وسلم يرحم الله أم إسمعيل لو تركت زمزم أو قال لو لم تغرف من الماء لكانت
زمزم عينا معينا قال فشربت وأرضعت ولدها فقال لها الملك لا تخافي الضيعة فإن
ههنا بيت الله يبني هذا الغلام وأبوه وإن الله لا يضيع أهله وكان البيت مرتفعا من
الأرض كالرابية تأتيه السيول فتأخذ عن يمينه وشماله فكانت كذلك حتى مرت
بهم رفقة من جرهم أو أهل بيت من جرهم مقبلين من طريق كداء فنزلوا في أسفل
مكة فرأوا طائرا عائفا فقالوا إن هذا الطائر ليدور على ماء لعهدنا بهذا الوادي
وما فيه ماء فأرسلوا جريا أو جريين فإذا هم بالماء فرجعوا فأخبروهم بالماء فأقبلوا
قال وأم إسمعيل عند الماء فقالوا أتأذنين لنا أن ننزل عندك قالت نعم ولكن
لا حق لكم في الماء قالوا نعم قال ابن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم فألفى ذلك أم
إسمعيل وهي تحب الأنس فنزلوا وأرسلوا إلى أهليهم فنزلوا معهم حتى إذا كان بها أهل
أبيات منهم وشب الغلام وتعلم العربية منهم وأنفسهم وأعجبهم حين شب فلما
أدرك زوجوه امرأة منهم وماتت أم إسمعيل فجاء إبراهيم بعد ما تزوج إسمعيل
فسأل امرأته عنه فقالت خرج يبتغي لنا ثم سألها عن عيشهم وهيئتهم فقالت
نحن بشر نحن في ضيق وشدة فشكت إليه قال فإذا جاء زوجك اقرئي عليه السلام و

وتقول له يغير عتبة بابه فلما جاء اسمعيل كأنه آنس شيئا فقال هل جاءكم من احد قالت
نعم جاءنا شيخ كذا وكذا فسألنا عنك فاخبرته وسألني كيف عيشنا فاخبرته انا في جهد
وشدة قال فهل اوصاك بشيء قالت نعم امرني ان اقرأ عليك السلام ويقول غير عتبة
بابك قال ذاك ابي وقد امرني ان افارقك الحقي باهلك فطلقها وتزوج منهم اخرى فلبث
عنهم ابراهيم ما شاء الله ثم اتاهم بعد فلم يجده فدخل على امرأته فسألها عنه فقالت
خرج يبتغي لنا قال كيف انتم وسألها عن عيشهم وهيئتهم فقالت نحن بخير وسعة واثنت
على الله قال ما طعامكم قالت اللحم قال فما شرابكم قالت الماء قال اللهم بارك لهم في
اللحم والماء قال النبي صلى الله عليه وسلم ولم يكن لهم يومئذ حب ولو كان لهم دعا لهم فيه
قال فهما لا يخلو عليهما احد بغير مكة الا لم يوافقاه قال فاذا جاء زوجك فاقرئي عليه
السلام ومريه يثبت عتبة بابه فلما جاء اسمعيل قال هل اتاكم من احد قالت نعم
اتانا شيخ حسن الهيئة واثنت عليه فسألني عنك فاخبرته فسألني كيف عيشنا فاخبرته انه
انا بخير قال فاوصاك بشيء قالت نعم هو يقرأ عليك السلام ويأمرك ان تثبت عتبة بابك
قال ذاك ابي وانت العتبة امرني ان امسكك ثم لبث عنهم ما شاء الله ثم جاء بعد ذلك
واسمعيل يبري نبلا له تحت دوحة قريبا من زمزم فلما رآه قام اليه فصنعا كما يصنع
الوالد بالولد ثم قال يا اسمعيل ان الله امرني بامر قال فاصنع ما امرك ربك قال وتعينني
والولد بالوالد
قال واعينك قال فان الله امرني ان ابني ههنا بيتا واشار الى اكمة مرتفعة على ما
حولها قال فعند ذلك رفعا القواعد من البيت فجعل اسمعيل يأتي بالحجارة وابراهيم يبني
حتى اذا ارتفع البناء جاء بهذا الحجر فوضعه له فقام عليه وهو يبني واسمعيل يناوله
الحجارة وهما يقولان ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم قال فجعلا يبنيان حتى
يدورا حول البيت وهما يقولان ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم ترجمہ ابن عباسؓ
سے روایت ہے کہ پہلے پہل عورتوں نے کمربند پکڑا تو اسمعیل کی ماں کیطرف سے پکڑا ہے کہ اسنے کمربند پکڑا تاکہ مٹاوے
نشان اپنے پاؤں کا سارہ پر پہر ابراہیم ہاجرہ کو اور اسکے بیٹے کو لائے اور وہ اسکو دودہ پلاتی تہی یہانتک کہ اتارا انکو پاس
خانہ کعبے کے نزدیک درخت کے جو زمزم کے اوپر تہا مسجد حرام کی جگہہ مین اور مکے مین اسدن کوئی آدمی نہ تہا اور
نہ وہان پانی تہا دونوں کو اسجگہ اتارا اور رکہی انکے پاس ایک تہیلی جسمین کہجورین تہین اور ایک مشک جسمین پانی تہا
پہر ابراہیم پیٹہ پہیر کر چلے تو اسمعیل کی ماں انکے پیچہے چلی پس کہا اسنے کہ اے ابراہیم تو کہاں جاتا ہے اور

اور ہم کو اس میدان مین چھوڑی جاتا ہے جسمین نہ کوئی غمخوار ہے اور نہ کچھہ چیز سو ہاجرہ نے ابراہیم ع کو یہہ بات کئی بار کہی پر اونہون نے اسکو مڑ کر نہ دیکھا پہر ہاجرہ رض نے انسے کہا کہ کیا اللہ تعالے نے تمکو اسکا حکم کیا ہے ابراہیم ع نے کہا ہان ہاجرہ نے کہا اب خدا تعالی ہمکو ضائع نہ کریگا پہر پہر آئے اور ابراہیم ع چلے یہانتک کہ جب ثنیئے پاس پہنچے جس جگہہ کہ وہ اونکو نہ دیکہتی تہین تو اپنے منہ کو قبلے کے سامنے کیا پہر دعا کی ساتہہ ان کلمون کے اور اپنے دونون ہاتہہ اوٹہائے اور کہا کہ اے رب مین نے بسائی ہے ایک اولاد اپنی میدان مین جہان کہیتی نہین تیرے ادب والے گہر پاس یہانتک کہ شکرون کو پہنچے اور اسمعیل ع کی مان اسمعیل ع کو دودہ دینے لگی اور اس پانی سے پانی پینے لگی یہانتک کہ مشک کا پانی تمام ہوگیا اور اسکو اور اسکے بیٹے کو پیاس لگی اور اسکو دیکہنے لگی کہ پیاس کے مارے زمین پر لوٹتا ہے تو ہاجرہ چلے واسطے پرا جاننے اسبات کے کہ اسماعیل کو اسحال مین دیکہے تو پایا اُسنے صفا کو قریب تر پہاڑ زمین مین جو اوسکے پاس تہا تو اسپر کہڑے ہوئے پہر میدان کیطرف منہ کرکے دیکہنے لگی کہ کیا کسی کو دیکہتی ہے یعنی تاکہ کوئی آدمی نظر آوے سو اُسنے کسی کو نہ دیکہا تو صفا سے اوتری یہانتک کہ جب میدان مین پہونچی تو اپنے کرتے کا کنارا اوٹہایا پہر دوڑی جیسے مصیبت زدہ آدمی دوڑتا ہے یہانتک کہ میدان سے آگے بڑہی پہر مروہ پہاڑ پر آئی اور اسپر کہڑے ہوکر نظر کی کہ کیا کسی کو دیکہتی ہے سو اُسنے کسی کو نہ دیکہا تو اُسنے سات بار اسی طرح کیا ابن عباس نے کہا کہ حضرت ص نے فرمایا کہ پس اسی واسطے لوگ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے ہین پہر جب وہ مروہ پر چڑہی تو اُسنے ایک آواز سنی تو کہا کہ چپ رہ ارادہ کرتی تہی اپنے تئین پس تکلف کیا سننے مین پہر دوسری بار بہی آواز سنی تو کہنے لگی کہ تحقیق تو نے اپنی آواز سُنائی اگر تیرے پاس فریادرسی ہے تو فریاد سُن تو ہاجرہ نے ناگہان فرشتہ دیکہا نزدیک جگہہ زمزم کے سو فرشتے نے اپنا ٹخنہ یا پر زمین پر مارا یہانتک کہ پانی ظاہر ہوا تو اسکو حوض کیطرح بنانے لگی اور اپنے ہاتہہ سے اسطرح کرنے لگی یعنے پانی کے گرد پتہرون کی مینڈ بنائی تاکہ پانی بہ نہ جاوے اور پانی سے چلو بہر بہر مشک مین ڈالنا شروع کیا اور وہ جوش مارتا تہا بعد چلو بہرنے کے ابن عباس نے کہا کہ حضرت ص نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی مان پر کہ اگر چہوڑتی زمزم کو یا یون فرمایا کہ اگر نہ چلو بہرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا تو ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچہ کو دودہ دیا پہر فرشتے نے اس سے کہا کہ تو ہلاک ہونے کا خوف نہ کر اسواسطے کہ مقرر اسجگہہ خدا کا گہر ہے اسکو یہ لڑکا اور اسکا باپ بناوینگے اور مقرر خدا نہ ضائع کرے گا اسکے رہنے والون کو اور تہا خانہ کعبہ اونچا زمین سے مانند ٹیلے کے آتی تہی اسکو سیل پانی کی پس گذرتی تہی اسکے داہنے اور بائین سے یعنی جب برسات مین پانی زور سے بہتا تہا تو پانی خانہ کعبہ کے اوپر نہ چڑہتا تہا داہنے بائین بہجاتا تہا تو ہاجرہ مدت تک رہی کہ ہاتی پیتی تہی اور اپنے لڑکے کو دودہ دیتی تہی یہانتک کہ جرہم کا ایک گروہ انپر گذرا اسحال مین کہ متوجہ ہونے والے تہے کداء کی راہ سے تو وے مکہ کی نوان مین اوترے تو اونہون نے دیکہا کہ

ایک پرندہ گہومتا ہے سو اونہون نے کہا کہ مقرر یہ جانور البتہ پانی پر گہومتا ہے ہمارا اترنا اس میدان مین ہے
اور اسمین پانی نہین سو اونہون نے ایک یا دو ایلچی بہیجے تو ناگہان انہون نے پانی دیکھا سو وہ پہٹ آئے اور
اونکو پانی کی خبر دی تو وے آگے بڑہے اور اسمعیلؑ کی مان پانی کے پاس تہی تو انہون نے کہا کہ کیا تو ہم کو
اجازت دیتی ہے کہ ہم تیرے پاس اترین اسنے کہا ہان ولیکن پانی مین تمہارا کچہہ حق نہین اونہون کہا اچھا
تو پائی یہ اسمعیل کی مان نے مین مرادا پنی اور وہ رفیق چاہتی تہی تو وے اسکے پاس اوترے اور اپنے گہر والون
کو بلا بہیجا تو وہ بہی انکے ساتہہ آ اوترے یہانتک کہ جب مکے مین چند گہر والے ہوئے اور اسمعیلؑ جوان ہوئے
اور انسے عربی زبان سیکہی اور تہا وہ عمدہ تر ان مین محبوب تر جبکہ جوان ہوا سو جب وہ بالغ ہوا تو انہون نے اوسکو
اپنی قوم سے ایک عورت بیاہ دی اور اسمعیل کی مان یعنی ہاجرہ مرگئی تو آئے ابراہیمؑ بعد اوسکے کہ نکاح کیا
اسمعیل نے اسحال مین کہ اپنی چہوڑی چیز کو ڈہونڈتے تہے یعنی اپنی بی بی اور بیٹے کو تو اونہون نے اسماعیلؑ
کو نہ پایا تو اسکی عورت سے اوسکا حال پوچھا تو عورت نے کہا کہ وہ ہمارے واسطے روزی کی تلاش مین نکلا ہے
پہر ابراہیمؑ نے اس عورت سے اونکی معاش اور گذران کا حال پوچھا تو اسنے کہا کہ ہم برے حال مین ہین ہم تنگی
اور سختی مین ہین اور اسنے انکی پاس شکایت کی ابراہیمؑ نے کہا کہ جب تیرا خاوند آوے تو اسکو میری طرف سے
سلام کہیو اور کہیو کہ اپنے دروازے کی چوکہٹ کو بدل ڈال پہر جب اسماعیلؑ آئے تو گویا اونہون نے کسی چیز
کا نشان پایا یعنی اپنے باپ کی خوشبو پائی تو حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی آیا تہا انکی
عورت نے کہا ہان ایک بڈہا ایسا ایسا یعنی ایسی ایسی صورت شکل کا ہمارے پاس آیا تہا سو اوسنے ہمسے تیرا حال پوچھا
تو مینے اسکو خبر دی اور اسنے مجھسے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہاری گذران کا تو مینے اسکو خبر دی کہ ہم تنگی اور سختی مین ہین
اور اسمعیلؑ نے کہا کہ اسنے تجہکو کچہہ وصیت بہی کی تہی عورت نے کہا کہ ہان اسنے مجکو حکم کیا تہا کہ اسپر سلام کہیو
اور کہیو کہ اپنے دروازے کی چوکہٹ کو بدل ڈال اسمعیلؑ نے کہا کہ یہ میرا باپ تہا اور مقرر اسنے مجہکو حکم کیا کہ مین
تجہکو چہوڑ دون جا اپنے لوگون مین چلی جا تو اسماعیلؑ نے اسکو طلاق دی اور ان مین سے اور عورت سے نکاح کیا
پہر توقف کیا اونسے ابراہیمؑ نے جبتک کہ اللہ نے چاہا پہر اسکے بعد انکے پاس آئے اور اسمعیلؑ کو نہ پایا اور
انکی بی بی کے پاس گئے اور اس سے اسکا حال پوچھا تو اس عورت نے کہا کہ ہماری روزی کی تلاش مین نکلا
ابراہیمؑ نے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہارا اور پوچھا ان سے حال انکی معاش اور گذران کا تو اسنے کہا کہ ہم خیر
اور فراخی مین ہین یعنی ہم آسودہ ہین اور اسنے خدا کی تعریف کی ابراہیمؑ نے فرمایا کیا ہے کہانا تمہارا اسنے کہا
گوشت فرمایا اور کیا ہے پینا تمہارا اوسنے کہا کہ پانی کہا الہی برکت کر واسطے انکے گوشت اور پانی مین حضرت
نے فرمایا اور اسوقت وہان اناج نہ تہا اور اگر انکے واسطے ہوتا تو اسمین بہی برکت کی دعا کرتے حضرت نے

فرمایا پس نہین کفایت کرتا ساتھہ گوشت اور پانی کے کوئی بغیر مکے کے مگر کہ وہ اسکو موافق نہین یعنے اگر کوئی
کچھہ مدت فقط گوشت اور پانی پر گذارہ کرے اور انکے سوا اور کچھہ اناج نہ کھاوے تو وہ بیمار ہوجاتا ہے
یا طبیعت کو انسے نفرت پیدا ہو جاتی ہے لیکن جو لوگ مکے مین رہتے ہین وے اگر فقط ان دونون کے
ساتھہ گذارہ کرین اور کچھہ اناج نہ کھاوین تو نہ وے بیمار ہوتے ہین اور نہ انکو انسے نفرت ہوتی ہے اگرچہ
ساری عمر انہین دونون کو کھا کھا گذارین اور کچھہ نہ کھاوین اور یہ ابراہیم ع کی دعا کا اثر ہے ابراہیم ع نے
کہا پس جب تیرا خاوند آوے تو اسکو سلام کریو اور کہیو کہ اپنے دروازے کی چوکٹ کو قائم رکھہ پھر اسمعیل ع
آئے تو کہا کہ کیا کوئی تمہارے پاس آیا تھا انکی عورت نے کہا ہان آیا ہمارے پاس ایک بڈھا خوبصورت
اور اسنے ابراہیم ع کی تعریف کی سو اسنے مجھسے تیرا حال پوچھا تو مین نے اسکو خبر دی پھر اسنے مجھسے پوچھا کہ
کیا حال ہے تمہاری معاش کا تو مین نے اسکو خبر دی کہ ہم خیر سے ہین اسمعیل ع نے کہا اسنے تجھکو کچھہ وصیت
بھی کی تھی اسنے کہا کہ ہان وہ تجھکو سلام کہتا تھا اور حکم کرتا تھا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھہ اسمعیل ع
نے کہا کہ یہ میرا باپ تھا اور تو چوکھٹ ہی اسنے مجھکو حکم کیا ہے کہ مین تجھکو اپنے پاس نگاہ رکھون پھر دیر کی انسے
ابراہیم ع نے جب تک کہ خدا تعالے نے چاہا پھر اسکے بعد آئے اور اسمعیل ع اپنا تیر درست کرتے تھے تلے
ایک درخت کے نزدیک زمزم کے سو جب اسمعیل ع نے ابراہیم ع کو دیکھا تو انکی طرف کھڑے ہوئے تو دونون نے
کیا جیسے باپ بیٹے کے ساتھہ کرتا ہے اور بیٹا باپ کے ساتھہ یعنی معانقہ اور مصافحہ وغیرہ پھر کہا اے اسمعیل خدا
تعالے نے مجھکو ایک کام کا حکم کیا ہے پس اسمعیل ع نے کہا پس کرو جو تمہارے رب نے تمکو حکم کیا ہے کہا اور تو میری مدد کریگا
اسمعیل ع نے کہا اور مین تجھکو مدد کرونگا کہا پس خدا نے مجھکو حکم کیا ہے کہ اسجگہہ ایک گھر بناؤن اور اشارہ
کیا طرف ایک ٹیلے اونچے کے کہ بنا کرون مین گرد اسکے پس نزدیک اسکے اٹھائین دونون نے بنیادین گھر
کی سو اسمعیل ع نے پتھر لانا شروع کیا اور ابراہیم ع بنانے لگے یہانتک کہ جب بنا بلند ہوئی تو اسمعیل ع یہ پتھر
لائے اور اسکو ابراہیم کے واسطے رکھا تو ابراہیم اسپر کھڑے ہوئے اور وہ بناتے تھے اور اسمعیل ع انکو پتھر دیتے تھے اور
دونو کہتے تھے اے رب ہمارے قبول کر ہمسے تو ہی ہے اصل سنتا جانتا سو وہ دونو بنانے لگے یہانتک کہ بیت اللہ
کے گرد گھومتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ اے ہمارے رب قبول کر ہمسے تو ہی اصل سنتا جانتا **ف** یہ جو کہا کہ سب سے
پہلے اسمعیل ع کی مان نے کمر بند بنایا تو اسکا سبب یہ تھا کہ سارہ نے ہاجرہ کو ابراہیم ع کے واسطے بخشدیا تھا
پس حاملہ ہوئی ہاجرہ ابراہیم سے ساتھہ اسمعیل ع کے پھر جب ہاجرہ نے اسمعیل ع کو جنا تو سارہ کو اس سے غیرت آئی
تو اسنے قسم کہائی کہ البتہ مین اسکے تین عضو کاٹ ڈالونگی تو ہاجرہ نے کمر بند پکڑا اور اسکو اپنی کمر مین
باندھکر بھاگی اور اپنے تہ بند کا دامن ڈھیلا چھوڑا تا کہ اسکے قدم کا نشان سارہ پر مٹ جاوے اور کہتے ہین

کہ ابراہیم نے اسکی سفارش کی اور کہا کہ کہولدے اپنی قسم کو باین طور کہ اسکے کانون مین سوراخ کر اور کہتے ہین کہ سارہ کو
نہایت غیرت آئی پس نکلے ابراہیم ع ساتھہ اسمعیل ع کے اور مان اسکی کے طرف مکے کے واسطے اسکے اور اسمعیل اسوقت
دو برس کے تھے اور یہ جو کہا کہ تھا خانہ کعبہ مانند ٹیلے کے تو ایک روایت مین ہے کہ جب نوح ع کا طوفان آیا تو کعبہ
اٹھا یا گیا یعنے کسیکو اسکا ٹھکانا معلوم نہ رہا کہ کہان ہے پس تھے پیغمبر حج کرتے اسکا اور نہ جانتے اسکو یہانتک کہ خدا نے
ابراہیم ع کو اسکی جگہہ معلوم کردائی اور ایک روایت مین ہے کہ خدا نے جبرائیل ع کو آدم ع کے پاس بہیجا اور اسکو کعبہ
کے بنانے کا حکم کیا پس بنا کیا آدم ع نے پہر حکم کیا اسکو ساتھہ طواف کے اور کہا کہ تو اول آدمیون کا ہے اور یہہ
اول گہر ہے جو رکہا گیا اور بعض کہتے ہین کہ پہلے اسکو فرشتون نے بنایا تہا اور بعض کہتے ہین کہ پہلے اسکو شیث
علیہ السلام نے بنایا تہا اور یہ جو کہا کہ پس تہی ہاجرہ اسی حال پر تو اسمین اشعار ہے کہ وہ زمزم کے پانی پر گذران کرتی
تہی پس کفایت کرتا تہا وہ اسکو کہانے اور پینے سے اور یہ جو کہا کہ اسمعیل ع نے انسے عربی زبان سیکہی تو اسمین اشعار
ہے کہ اسکی اور اسکی مان کی زبان عربی نہ تہی اور جرہم کی زبان عربی تہی اور ابن تین نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا
کہ ذبیح اللہ اسحاق ہے اسواسطے کہ مامور بالذبح ذبح کے وقت بالغ نہ ہوا تہا اور اس حدیث مین ہے کہ جب ابراہیم ع نے
اسمعیل ع کو چھوڑا تو اسوقت وہ شیرخوار تہے اور جب اسکے پاس پہر آئے تو اسوقت اسمعیل ع نے نکاح کیا ہوا تہا
اور اگر ذبح کا حکم انکے حق مین ہوتا تو البتہ حدیث مین مذکور ہوتا اور شیرخوارگی اور نکاح کے زمانے کے درمیان
حضرت ابراہیم ع انکے پاس مکہ مین نہین آئے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھہ اسکے کہ حدیث مین اسکی نفی نہین کہ وہ
اسکے درمیان کبہی نہین آئی پس احتمال ہے کہ اسکے درمیان بہی کبہی آئے ہون اور اسمعیل ع کے ذبح کرنے کے
ساتھہ حکم کیے گئے ہون اور یہ بات حدیث مین نہ مذکور ہوئی ہو مین کہتا ہون کہ اور حدیث مین آچکا ہے
کہ ابراہیم ع دونون زمانون کے درمیان بہی اسمعیل ع کے پاس آتے رہے ہین چنانچہ ایک روایت مین ہے کہ
ابراہیم ع ہر مہینے مین ہاجرہ کے پاس آیا کرتے تہے ایک براق پر صبح کو براق پر سوار ہو کر مکے مین آتے تہے
اور پہر دوپہر کو شام مین اپنے گہر مین جاتے تہے اور قیلولہ کرتے تہے اور یہ جو کہا کہ اپنے دروازے کی چوکہٹ
کو بدل ڈال تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح ہے یہ کہ ہو یہ لفظ طلاق کے کنایات سے پس اگر کوئی کہے کہ
مین نے اپنی چوکہٹ کو بدل ڈالا اور نیت کرے ساتھہ اسکے طلاق کی تو طلاق واقع ہو جاتی ہے اور ایک روایت
مین ہے کہ جب ابراہیم ع اسماعیل کی دوسری بی بی کے پاس آئے تو اُسنے انکا سر دہویا اور ابراہیم ع نے اپنا قدم
مقام پر رکہا سو اسوقت اسمین انکی ایڑی کا نشان پڑ گیا اور یہ جو کہا کہ دونون نے خانے کعبے کی بنیادین
اٹھائین تو ایک روایت مین ہے کہ وہی تہین بنیادین گہر کی پہلے اسکے جسپر ابراہیم ع نے بنیاد اوٹھائی
اور ایک روایت مین ہے کہ خانے کعبے کی بنیادین ساتوین زمین مین تہین اور یہ جو کہا کہ اسمعیل ع تہک گئے

تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اتار آگیا پہر حجر اسود اور مقام پس ابراہیم مقام پر کہڑے ہوکر بنانے لگے اور سکو اونچا کرنے لگے پہر اسجگہہ میں پہونچے جسجگہہ کہ حجر اسود ہے تو حجر اسود کو یہاں رکہا اور مقام کو اٹہا کر خانے کعبے کے ساتہہ ملا کر رکہا پہر جب ابراہیم خانے کعبے کی بنا سے فارغ ہوئے تو جبرائیل ع نے اونکو حج کا طرق سکہایا اور ایک روایت میں ہے کہ حجر اسود ہند میں تہا اور تہا موتی سفید (فتح) **حدثنا** عبد الله ابن محمد ثنا ابو عامر عبد الملك بن عمرو ثنا ابراهيم بن نافع عن كثير بن كثير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما كان بين ابراهيم وبين اهله ما كان خرج باسمعيل وام اسمعيل ومعهم شنة فيها ماء فجعلت ام اسمعيل تشرب من الشنة فيدر لبنها على صبيها حتى قدم مكة فوضعها تحت دوحة ثم رجع ابراهيم الى اهله فاتبعته ام اسمعيل حتى لما بلغوا كداء نادته من ورائه يا ابراهيم الى من تتركنا قال الى الله قالت رضيت بالله قال فرجعت فجعلت تشرب من الشنة ويدر لبنها على صبيها حتى لما فني الماء قالت لو ذهبت فنظرت لعلي احس احدا قال فذهبت فصعدت الصفا فنظرت ونظرت هل تحس احدا فلم تحس احدا فلما بلغت الوادي سعت اتت المروة وفعلت ذلك اشواطا ثم قالت لو ذهبت فنظرت ما فعل تعني الصبي فذهبت فنظرت فاذا هو على حاله كانه ينشغ للموت فلم تقرها نفسها فقالت لو ذهبت فنظرت لعلي احس احدا فذهبت فصعدت فنظرت فلم تحس احدا حتى اتمت سبعا ثم قالت لو ذهبت فنظرت ما فعل فاذا هي بصوت فقالت اغث ان كان عندك خير فاذا جبريل قال فقال بعقبه هكذا وغمز بعقبه على الارض قال فانبثق الماء فدهشت ام اسمعيل فجعلت تحفر قال فقال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم لو تركته كان الماء ظاهرا قال فجعلت تشرب من الماء ويدر لبنها على صبيها قال فمر ناس من جرهم ببطن الوادي فاذا هم بطير كانهم انكروا ذلك وقالوا ما يكون الطير الا على ماء فبعثوا رسولهم فنظر فاذا هم بالماء فاتاهم فاخبرهم فاتوا اليها فقالوا يا ام اسمعيل اتاذنين لنا ان نكون معك او نسكن معك فبلغ ابنها فنكح فيهم امرأة قال ثم انه بدا لابراهيم فقال لاهله اني مطلع تركتي قال فجاء فسلم فقال اين اسمعيل قالت امرأته ذهب يصيد قال قولي له اذا جاء غير عتبة بيتك فلما جاء اخبرته فقال انت ذاك فاذهبي الى اهلك قال ثم انه بدا لابراهيم فقال لاهله اني مطلع تركتي فجاء فقال اين اسمعيل فقالت امرأته ذهب يصيد فقالت الا تنزل فتطعم و

وَنَشْرَبُ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اِنَّهُ بَدَا لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لِاَهْلِهِ اِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي فَجَاءَ فَوَافَقَ اِسْمٰعِيْلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ فَقَالَ يَا اِسْمٰعِيْلُ اِنَّ رَبَّكَ اَمَرَنِي اَنْ اَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ اَطِعْ رَبَّكَ قَالَ اِنَّهُ قَدْ اَمَرَنِي اَنْ تُعِيْنَنِي عَلَيْهِ قَالَ اِذَنْ اَفْعَلَ اَوْ كَمَا قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ اِبْرَاهِيْمُ يَبْنِي وَاِسْمٰعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ قَالَ حَتّٰى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلٰى نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلٰى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب واقع ہوا درمیان ابراہیم کے اور ان کی بی بی سارہ کے جو کچھ کہ تہا یعنے جہگڑا تو ابراہیمؑ اسمعیلؑ اور اسکی ماں کو لیکر نکلے اور انکے ساتھ ایک مشک تہی جسمین پانی تہا تو اسمعیل کی ماں نے اس مشک سے پانی پینا شروع کیا تو اسکا دودھ اسکے لڑکے پر اوترتا تہا یہانتک کہ مکے مین آئے اور اسکو ایک درخت کے پاس اُتارا پہر ابراہیمؑ اپنے گہر والون کیطرف پلٹ گئے یعنے ملک شام مین تو پیچہے لگی اسکے ماں اسمعیل کی یہانتک کہ جب کدا مین پہونچے تو اُسنے ابراہیمؑ کو پیچہے سے پکارا کہ اے ابراہیم ہمکو کسکے پاس چہوڑے جاتا ہے کہا اللہ کے پاس ہاجرہ نے کہا کہ مین اللہ کے ساتھ راضی ہون پہر پلٹ آئی اور مشک سے پانی پینے لگی اور اوترتا تہا اسکا دودھ اسکے لڑکے پر یہانتک کہ جب پانی تمام ہوا تو کہا اپنے دل مین کہ اگر مین نالے مین جا کر نظر کرون تو شاید کسی کو دیکہون سو جا کر صفا پہاڑ پر چڑہی پس نظر کی اور نظر کی کہ کسی کو دیکہے تو اسنے کسی کو نہ دیکہا پہر جب میدان مین پہونچے تو دوڑ کر مروہ پر آئی سو اسنے اسیطرح کیا پہر اوسنے کہا کہ اگر مین جاؤن اور دیکہون کہ لڑکے کا کیا حال ہے تو بہتر ہوگا پس گئے اور دیکہا پس ناگہان وہ اپنے حال پر ہے جیسے وہ فریاد کرتا ہے واسطے موت کے پس اسکے نفس نے اسکو ٹہیرنے نہ دیا کہ اسکو موت کی حالت مین دیکہے پہر کہا اُسنے کہ اگر مین جا کر نظر کرون تو بہتر ہوگا شاید کہ کسی کو دیکہون سو جا کر صفا پر چڑہی سو نظر کی اور مکرر نظر کی سو اسنے کسی کو نہ دیکہا یہانتک کہ تمام کیے سات پہیری پہر اُسنے کہا کہ اگر مین جا کر لڑکے کا حال دیکہون تو خوب ہو تو ناگہان اسنے ایک آواز سنی تو اُسنے کہا کہ اگر تیرے پاس خیر ہے تو فریادرسی کر تو ناگہان اُسنے دیکہا کہ جبرائیل ہے تو اُسنے اپنی ایڑی اسطرح زمین پر ماری اور اشارہ کیا ابن عباس نے اپنی ایڑی سے زمین پر پس پہوٹ نکلا پانی پس خوف ہوا اسمعیلؑ کی ماں کو مبادا پانی بہ جاوے تو زمین کو کہودنے لگی تا کہ پانی جمع رہے حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر ہاجرہ اسکو چہوڑ دیتی تو زمزم ایک چشمہ جاری ہو جاتا سو ہاجرہ اس پانی سے پینے لگی اور اسکا دودھ اسکے لڑکے پر اوترتا تہا پس گذرے چند لوگ قوم جرہم کے نالے مین تو ناگہان اونہون نے ایک جانور دیکہا تو گویا کہ اونہون نے اس سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ نہین ہوتا ہے جانور مگر پانی پر تو اونہون نے اپنے ایلچی کو بہیجا سو اسنے نظر کی

تو ناگہان اسنے دیکہا کہ پانی ہے تو اُسنے آکر اونکو خبر دی سو وے اُسکے پاس آئے اور کہا کہ اے اسمعیل کی مان کیا ہمکو اجازت دیتی ہے کہ ہم تیرے پاس رہین سو اوسکا بیٹا بالغ ہوا تو اُن مین ایک عورت سے نکاح کیا پہر ظاہر ہوا واسطے ابراہیم ع کے پس کہا واسطے گہر والون کے کہ مین جانے والا ہون طرف اپنے چہوڑے ہوؤن کی تاکہ انکا حال معلوم کرون تو ابراہیم ع آئے اور سلام کیا پہر کہا کہ اسمعیل کہان ہے تو اسکی عورت نے کہا کہ شکار کو گیا ہے ابراہیم ع نے کہا کہ جب آوے تو اسکو کہیو کہ اپنے دروازے کی چوکہٹ کو بدل ڈال پہر جب اسمعیل آئے تو اسنے اسکو خبر دی تو اسمعیل ع نے کہا کہ چوکہٹ تو ہے پس جا اپنے گہر والون کے پاس پہر ابراہیم ع کے واسطے ظاہر ہوا تو اپنے اہل سے کہا کہ مین معلوم کرنے والا ہون اپنے چہوڑے ہوؤن کو سو آئے اور کہا کہ اسمعیل کہان ہے تو اسکی عورت نے کہا کہ شکار کو گیا ہے پہر اس عورت نے کہا کہ کیا تو نہین اترتا پس کہاوے اور پیوے سو ابراہیم ع نے کہا کہ کیا ہے کہانا تمہارا اور پینا تمہارا اُسنے کہا کہ کہانا ہمارا گوشت ہے اور پینا ہمارا پانی ہے کہا ابراہیم نے الٰہی برکت کر اونکے کہانے مین اور پینے مین حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو برکت مکے والون کے کہانے پینے مین ہے وہ ابراہیم ع کی دعا کی تاثیر ہے پہر تحقیق ظاہر ہوا واسطے ابراہیم ع کے پس کہا اپنے گہر والون سے کہ مین معلوم کرنے والا ہون حال اپنے چہوڑے ہوؤن کا پس آئے پس پایا اسمعیل ع کو پاس زمزم کے کہ اپنے تیر کو درست کرتا تہا پس کہا کہ اے اسمعیل مقرر تیرے رب نے مجہکو حکم کیا ہے کہ مین اسکا گہر بناؤن اُسنے کہا کہ کہا مان اپنے رب کا کہا کہ حکم کیا ہے مجہکو اُسنے یہ کہ تو مجہکو بہی مدد کرے اسمعیل ع نے کہا کہ مین اب کرون گا یا اسمیں کوئی نقط کہا سو دونو کہڑے ہوئے تو ابراہیم ع نے بنانا شروع کیا اور اسمعیل ع اونکو پتہر دینے لگے اور کہتے تہے کہ اے رب ہمارے قبول کر ہمسے بیشک تو ہے سنتا جانتا یہانتک کہ بنا بلند ہوئی اور ابراہیم ضعیف ہوئے اور پرا وٹہانے پتہرون کے پس کہڑے ہوئے ابراہیم ع مقام کے پتہر پر اور اسمعیل ع اونکو پتہر دینے لگے اور کہتے لگے اے رب ہماری قبول کر ہمسے مقرر تو ہے اصل سنتا جانتا **حدثنا** موسى ابن اسمٰعيل ثنا عبد الواحد ثنا الاعمش ثنا ابراهيم التيمي عن ابيه قال سمعت ابا ذر قال قلت يا رسول الله اي مسجد وضع في الارض اول قال المسجد الحرام قلت ثم اي قال المسجد الاقصى قلت كم كان بينهما قال اربعون سنة ثم ايما ادركتك الصلوة بعد فصله فان الفضل فيه

ترجمہ ابو ذر رض سے روایت ہے کہ مینے کہا کہ یا حضرت صلعم کون مسجد ہے جو زمین مین پہلے بنائی گئی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خانے کعبے کی مسجد مین نے کہا کہ پہر کون فرمایا مسجد اقصے یعنی بیت المقدس کی مسجد مین نے کہا کہ انکے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا چالیس برس کا پہر جس جگہہ تجہکو نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑہ پس تحقیق ثواب اسمین ہے یعنی نماز پڑہنے مین جبکہ اسکا وقت ہو **ف** ابن جوزی نے کہا

کہ اسمین اشکال ہے سو اسطے کہ خانۂ کعبے کو ابراہیم ؑ نے اور بیت المقدس کو سلیمان ؑ نے بنا کیا ہے اور ان دونون کے درمیان
ہزار برس سے زیادہ کا فاصلہ ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف اول بنا کے اور رکہنے بنیاد مسجد
کے اور نہین ہے ابراہیم جس نے پہلے کعبہ بنایا ہو اور نہ سلیمان جسنے پہلے بیت المقدس بنائی ہو پس تحقیق روایت
کی ہے کہ پہلے کعبے کو آدم ؑ نے بنایا تہا پہر اسکی اولاد زمین مین پہیل گئی پس جائز ہے کہ بعضون نے
بیت المقدس کی وضع رکہی ہو پہر بنایا کعبے کو ابراہیم ؑ نے ساتھ نص قرآن کے اور اسی طرح کہا قرطبی
نے کہ حدیث نہین دلالت کرتی ہے اسپر کہ ابراہیم ؑ اور سلیمان ؑ نے پہلے پہل انکی بنیاد رکہی بلکہ یہ تجدید
ہے واسطے اس چیز کے کہ بنیاد رکہی تہی انکے غیر نے اور بیت المقدس کو مسجد اقصے اسواسطے کہتے ہین کہ وہ دور
ہے خانے کعبے سے اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ نہ تہی سوائے اسکے کوئی جگہہ عبادت کی اور بعض کہتے ہین کہ
واسطے دور ہونے اسکے کے گندیون اور پلیدیون سے (فتح) حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک
عن عمرو بن ابی عمرو مولی المطلب عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طلع لہ احد فقال ھذا جبل یحبنا ونحبہ اللھم ان ابراھیم حرم مکۃ وانی احرم ما بین
لابتیھا ورواہ عبد اللہ بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت
کو پہاڑ احد نمود ہوا سو فرمایا کہ یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہمسے محبت رکہتا ہے اور ہم اس سے محبت رکہتے ہین الہی مقرر
ابراہیم ؑ نے مکے کو حرام کیا ہے اور مین حرام کرتا ہون جو کچہہ کہ مدینے کے دونون طرف پتہریلی زمین کے
اندر ہے **ف** اور غرض اسسے ذکر ابراہیم ؑ کا ہے اور یہ کہ اُسنے مکے کو حرام کیا اور اسکی شرح حج مین گذر چکی ہے
حدثنا عبد اللہ بن یوسف انا مالک عن ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ ان ابن ابی بکر اخبر
عبد اللہ بن عمر عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال الم تری ان قومک لما بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد ابراھیم فقلت یا رسول اللہ الا
تردھا علی قواعد ابراھیم قال لولا حدثان قومک بالکفر فقال عبد اللہ بن عمر لئن کانت عائشۃ
سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک استلام
الرکنین اللذین یلیان الحجر الا ان البیت لم یتمم علی قواعد ابراھیم وقال اسمعیل عبد اللہ
ابن محمد بن ابی بکر ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا کہ کیا تو نے
نہین دیکہا کہ تیری قوم یعنے قریش نے جبکہ کعبہ بنایا تو انہون ابراہیم ؑ کی بنیادون سے کم کر دیا تو مین
نے کہا کہ یا حضرت ؐ کیا آپ اسکو پہر نہین بناتے ابراہیم ؑ کی بنیاد پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا تو مین یون ہی کرتا تو عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ اگر عائشہ نے

یہ حضرت صلعم سے سنا ہے تو مین نہین گمان کرتا کہ چھوڑا ہو حضرت صلعم نے بوسہ دونو رکنون کا جو حجر اسود کے پاس ہین مگر یہ کہ نہین تمام ہوا کعبہ ابراہیم ع کی بنیاد پر یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ بوسہ دینا دونو رکنون کو اسی وجہ سے ہے کہ وہ دونون رکن اپنی اصلی بنیاد پر نہین ہے **ف** یہ حدیث حج مین گذر چکی ہے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف انا مالک بن انس عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم عن ابیہ عن عمرو بن سلیم الزرقی اخبرنی ابو حمید الساعدی انہم قالوا یا رسول کیف نصلی علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ یا حضرت ہم آپ کسطرح درود پڑھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہو الہی رحم کر محمد پر اور اسکی بی بیون پر اور اسکی اولاد پر جیسے تونے رحم کیا ابراہیم کی آل پر اور برکت کر محمد ص پر اور اسکی بی بیون پر جیسے تونے برکت کی ابراہیم کی اولاد پر مقرر تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہے **ف** اس حدیث کی شرح دعوات مین آویگی اور غرض اس سے اپنا یہ قول ہے کہ جیسے تونے رحم کیا ابراہیم کی آل پر **حدثنا** قیس بن حفص وموسی ابن اسمعیل قالا ثنا عبد الواحد بن زیاد ثنا ابو فروۃ مسلم بن سالم الہمدانی ثنا عبد اللہ بن عیسی انہ سمع عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اہدی لک ہدیۃ سمعتہا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاہدہا لی فقال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوۃ علیکم اہل البیت فان اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ مجھکو ملا تو اسنے کہا کیا مین تجھکو ایک تحفہ نہ دون جسکو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے مینے کہا کیون نہین تحفہ دے مجھکو وہ چیز تو اسنے کہا کہ ہمنے حضرت ص سے پوچھا کہ ہم کسطرح آپ پر درود پڑھا کرین اے اہل بیت پس تحقیق اللہ تعالے نے ہمکو سکھایا ہے کہ ہم آپکو کسطرح سلام کرین حضرت ص نے فرمایا کہ درود یون کہا کرو الہی رحم کر محمد ص پر اور محمد ص کی آل پر جیسے تونے رحم کیا ابراہیم ع پر اور ابراہیم ع کی آل پر بیشک تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہے الہی برکت کر محمد ص پر اور محمد ص کی آل پر جیسے تونے برکت کی ابراہیم ع پر اور ابراہیم ع کی آل پر بیشک تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہے **ف**

اسکی شرح بھی دعوات آویگی حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا جریر عن منصور عن المنہال
عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن و
الحسین ویقول ان اباکما کان یعوذ بہا اسمعیل واسحٰق اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من
کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
امام حسن اور حسین رضہ کے واسطے تعوید کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مقرر تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم ع
حضرت اسمعیل ع اور اسحاق ع کے واسطے ان کلموں سے تعوید کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کی کلام کے
جسکی پوری تاثیر ہے ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے
ف بعض کہتے ہین کہ کلمات سے مراد کلام اسکا ہے مطلق اور بعضے کہتے ہین کہ جو وعدہ کیا ہے آخر
ساتھہ اوسکے اور مراد ساتھہ تامہ کے کامل ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نافع اور بعضے کہتے ہین کہ شافیہ
اور بعضے کہتے ہین کہ مبارکہ اور بعضے کہتے ہین کہ قاضیہ جو جاری رہتی ہین اور بدستور رہتے ہین اور نہین
رد کرتی اونکو کوئی چیز اور نہین داخل ہوتا ان مین کوئی نقص اور عیب خطابی نے کہا کہ امام احمد نے اس سے استدلال
کیا ہے کہ قرآن غیر مخلوق ہے اور حجت پکڑتے تھے کہ حضرت صلعم نہین پناہ مانگتے تھے ساتھہ مخلوق کے اور شیطان
سے مراد عام ہے خواہ شیطان جن ہو یا انس اور عین لامہ سے مراد ہر بیماری اور آفت ہے جو آدمی کو لگتی ہے
جنون وغیرہ سے (فتح) باب قول اللہ عز وجل ونبئہم عن ضیف ابرٰھیم اذ دخلوا علیہ الآیۃ باب
ہے اس آیت کے بیان مین کہ اور احوال سنا انکو ابراہیم ع کے مہمانون کا جب داخل ہوئے اسکے گہر مین بولے سلام
آخر آیت تک لاتوجل لاتخف یعنے لاتوجل کے معنے ہین نہ خوف کر ف اور ابراہیم ع کے مہمانون کا قصہ
ابو حاتم نے مفصل بیان کیا ہے اور اسمین ہے کہ جب ابراہیم ع نے تلا ہوا بچھڑا اونکے آگے رکھا تو اونہون نے
کہا کہ ہم کہانا نہین کہاتے مگر مول سے ابراہیم ع نے کہا کہ اس کے واسطے مول ہے اونہون کہا کہ اسکا کیا مول ہے
ابراہیم ع نے کہا کہ اسکے اول مین بسم اللہ اور اسکے آخر مین الحمد للہ کہنا تو جبرائیل ع نے میکائیل ع کیطرف نظر کی
بس کہا کہ لائق ہے کہ خدا تعالے اسکو اپنا جانی دوست ٹہیر اوے پھر جب ابراہیم ع نے دیکھا کہ وے کہاتے
نہین تو انسے گہبرایا اور ایک روایت مین ہے کہ وے فرشتے چار تھے جبرائیل ع اور میکائیل ع اور اسرافیل
اور رفائیل اور ایک روایت مین ہے کہ جبرائیل ع نے بچھڑے اپنا پر پہیرا تو وہ زندہ ہو کر اٹھہ کہڑا ہوا اور اپنی
مان کے ساتھہ جا ملا (فتح) واذ قال ابرٰھیم رب ارنی کیف تحیی الموتی الایۃ یعنے اور جب کہا ابراہیم ع نے
کہ اے رب دکہا مجھکو کیونکر جلاویگا تو مردے حدثنا احمد بن صالح ثنا ابن وھب اخبرنی
یونس عن ابن شھاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن وسعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ ان

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرٰھِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قَالَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم زیادہ تر شک کرنے کے لائق ہین ابراہیم ع سے جبکہ کہا کہ اے رب مجھکو دکہادے کہ تو مردون کو کیونکر زندہ کرتا ہے خدا تعالے نے فرمایا کیا تمھکو اسکا یقین نہین ابراہیم ع نے کہا کیون نہین ولیکن یہ تمنا اسواسطے سے کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط ع پر کہ اوسنے آرزو کی تہی کہ مضبوط مکان مین پناہ پکڑے اور اگر مجھکو قید خانے مین دیر لگتی بقدر یوسف ع کے تو مین بلانے والی کی بات مان لیتا یعنے اپنی برارت نہ چاہتا اوسکے ساتہہ چلا جاتا **ف** اختلاف کیا ہے سلف نے بیچ مراد کے ساتہہ شک کے سمجہہ سو بعضون نے تو اسکو ظاہر پر حمل کیا ہے اور کہا کہ یہ پیغمبر ہونے سے پہلے تہا اور طبری نے کہا کہ سبب حصول اسکے کا وسوسہ شیطان کا ہے لیکن اسنے قرار نہین پکڑا اور نہین ہلایا اُسنے ایمان ثابت کو اور ایک روایت مین ہے کہ ابراہیم ع ایک گدہے کے مردار پر آئے جسکو درندے اور پرندے کہاتے تہے پس تعجب کیا اونہون نے اور کہا کہ اے رب ہمکو یقین ہے کہ تو ہمکو جمع کرے گا ولیکن مجھکو دکہلادے کہ تو مردون کو کسطرح زندہ کرتا ہے اور بعض لوگ اسکی تاویل کرتے ہین پس روایت کی طبری وغیرہ نے کہ جب خدا تعالے نے ابراہیم ع کو خلیل یعنے دوست بنایا تو ملک الموت نے اجازت چاہی خدا تعالے سے کہ ابراہیم ع کو خوشخبری سُنادے پس اجازت دی واسطے اوسکے خدا نے پس ذکر کیا قصہ اُسکا ساتہہ اسکے بیچ کیفیت قبض کرنے روح مومن اور کافر کے تو ابراہیم علیہ السلام کہڑے ہو کر خدا سے دعا کرنے لگے کہ اے میرے رب دکہا مجھکو کہ تو مردون کو کسطرح زندہ کرتا ہے تاکہ مجھکو یقین ہو کہ مین تیرا دوست ہون یعنی یقین سے مراد خلیل ہونیکا یقین ہے تاکہ میرے دلکو اطمینان ہو جاوے کہ مین تیرا خلیل ہون اور عکرمہ سے روایت ہے کہ مراد یہ ہے کہ تاکہ میرے دلکو اطمینان ہو جاوے اسکا کہ کافر جانتے ہین کہ تو مردون کو زندہ کرتا ہے اور بعضے کہتے کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ قدرت دے مجھکو مردون کے زندہ کرنے پر پس ادب کیا سوال مین اور بعضے کہتے کہ مراد یہ ہے کہ زندہ کر مردے کو میرے ہاتہہ پر اور بعضے کہتے ہین کہ مراد قلب سے ایک مرد صالح ہے جو اسکے ساتہہ رہتا تہا اور یہ تاویل کسی بے علم نے کی ہے اور بعضے کہتے کہ مراد مردون سے دلون کا زندہ کرنا ہے اور یہ تاویل بہی نہایت بعید تر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اطمینان نفس کا ہے ساتہہ کثرت دلیلون کے اور بعضے کہتے ہین کہ محبت مراجعت کے سوال مین پہر اختلاف ہے بیچ معنے قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہم ابراہیم ع سے زیادہ تر شک کرنے کے لائق ہین سو بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ ہم اشتیاق مین زیادہ تر ہین طرف دیکہنے اسکے کے ابراہیم سے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے

اسکے یہ ہین کہ ہمکو تو مردہ زندہ ہونے مین کچھہ شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولے نہ تھا یعنے اگر شک پیغمبرون
کی طرف راہ پاتی تو البتہ ہم تھا مین لائق تر ساتھہ اسکے انسے ولیکن تم جانتے ہو کہ مجھکو تو کچھہ شک نہین پس جان رکھو کہ ابراہیم
نے بھی شک نہین کیا اور یہ حضرتؐ نے تواضع کے روسے کہا یا پہلے اس سے کہ معلوم کراوے آپکو اللہ کہ آپ ابراہیمؑ
سے افضل ہین اور بعضے کہتے ہین کہ سبب اس حدیث کا یہ ہے کہ بعضے لوگون نے کہا کہ ابراہیمؑ نے شک کیا اور
بعضون نے کہا کہ شک نہین کیا تب آپنے یہ حدیث فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد آپکی اپنی قول نحن سے اپنی امت
ہے جنپر شک جائز ہے اور نکالنا حضرتؐ کا اس سے ساتھہ دلالت عصمت کے ہے اور بعض کہتے ہین کہ معنے اسکے
یہ ہین کہ یہ چیز جسکو تم دیکھتے ہو کہ اسنے شک کیا مین اولے ہون ساتھہ اسکے سو اسطے کہ وہ شک نہین سوائے اسکے
نہین کہ وہ طلب ہے واسطے زیادہ بیان کے اور ابن عطیہ نے کہا کہ ایسی یہ حدیث پس مبنی ہے اوپر نفی شک کے اور مراد
ساتھہ شک کے اسمین خطرات ہین جو دل مین آتے ہین اور ثابت نہین رہتے اور ایسی شک اصطلاحی اور وہ توقف
ہے درمیان دو امرون کے بغیر زیادتی ایک کے دوسرے پر تو وہ نفی کیا گیا ہے ابراہیم سے قطعاً اسواسطے کہ بعید ہے
وقوع اسکا اس شخص سے جسکے دل مین ایمان پکا ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے اس شخص سے جو پیغمبر ہو اور نیز پس
سوال حسب واقع ہوا ساتھہ کیف کے تو دلالت کرتا ہے اوپر حال شے موجود کے جو مقرر ہے نزدیک سائل اور مسئول
کے جیسے کہ تو کہتا ہے کیف علم فلان پس کیف آیت مین سوال ہے ہیئت زندہ کرنے کے سے نہ نفس احیاء سے
پس تحقیق ثابت مقرر ہے اور ابن جوزی نے کہا کہ ہوئے حضرتؐ لائق تر ابراہیمؑ سے واسطے اسچیز کے کہ منقول
پائی حضرتؐ نے اپنی قوم کی تکذیب سے اور رد کرنے انکے سے اوپر اسکے اور تعجب کرنے انکے سے امر احیاء
کے سے پس فرمایا کہ مین لائق ہون کہ یہ سوال کرون جو ابراہیمؑ نے سوال کیا واسطے عظیم ہونے اسچیز کے کہ جاری
ہوتی ہے واسطے میرے ساتھہ قوم اپنی کے جو قیامت اور زندہ کرنے مردون کے منکر ہین ولیکن مین اسکا
سوال نہین کرتا اور عیاض نے کہا کہ ابراہیمؑ نے شک نہین کیا اسمین کہ خدا مردون کو زندہ کرتا ہے ولیکن ارادہ
کیا اسنے اطمینان دل کا اور ترک جھگڑے کو واسطے مشاہدے احیاء کے پس حاصل ہوا واسطے اسکے علم اول واسطے
وقوع اسکے کے اور ارادہ کیا علم ثانی کو ساتھہ کیفیت اسکے کے اور احتمال ہے کہ ہو مراد ترقی علم الیقین سے طرف
عین الیقین کے اور یہ جو فرمایا کہ مین قید خانے سے نکلنے مین جلدی کرتا تو یہ آپنے بطور تواضع کے کہا اور
تواضع بڑے کے درجہ کو پست نہین کرتی بلکہ زیادہ کرتی ہے (فتح) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاذْكُرْ
فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ باب ہے اس آیت کے بیان مین کہ یاد کر کتاب مین اسمعیل کو کہ وہ تھا
وعدہ کا سچا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ مَرَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمُوْا

بنی اسمٰعیل فان اباکم کان رامیا ارموا وانا مع بنی فلان قال فامسک احد الفریقین بایدیہم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالکم لا ترمون فقالوا یا رسول اللہ کیف نرمی وانت معہم فقال
ارموا وانا معکم کلکم ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ گذرے حضرتؐ بنی اسلم کی ایک قوم پر جو آپس مین
تیر اندازی کرتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیر اندازی کرو اے اسمٰعیلؑ کی اولاد یعنے اے عرب
پس تحقیق باپ تمہارے یعنے اسمٰعیل تھے تیر انداز اور مین فلانے کی اولاد کے ساتھہ ہون یعنے تم دونو فرق
سے مین ایک کے ساتھہ ہون تو دوسرے فریق نے اپنے ہاتھہ بند کیے یعنی جنکے ساتھہ حضرتؐ تھے اون کے
مقابل مین جو تھے وہ تیر اندازی سے بند رہے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہے واسطے تمہارے کہ تیر اندازی نہین
کرتے تو اونہون نے کہا کہ یا حضرتؐ ہم کسطرح تیر اندازی کرین اور حالانکہ آپ اُنکے ساتھہ ہین حضرتؐ
نے فرمایا کہ تیر اندازی کرو اور مین تم سب کے ساتھہ ہون ف اسکی شرح کتاب الجہاد مین گذر چکی ہے اور دلیل
پکڑی ہے ساتھہ اسکے بخاری نے اسپر کہ یمن اسمٰعیل کی اولاد سے ہین کما سیاتی (فتح) باب قصۃ اسحاق
ابن ابراہیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ ابن عمر وابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب
ہے بیان مین قصے اسحاق بن ابراہیم کے اس باب مین حدیث ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ کی ہے جو حضرتؐ سے
مروی ہے ف ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ جب ہاجرہؓ اسمٰعیلؑ کے ساتھہ حاملہ ہوئی تو سارہ کو غیرت
آئی پس حاملہ ہوئی ساتھہ اسحاق کے تو دونون نے اونکو ایک وقت مین جنا پس جوان ہوئے دونو لڑکے
اور بعض اہل کتاب سے اسکا خلاف منقول ہے اور یہ کہ انکی پیدایش کے درمیان تیرہ برس کا فاصلہ ہے اور پہلی
بات اولی ہے (فتح) باب قولہ تعالی ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ الآیۃ باب
ہے بیان مین اس آیت کے کہ کیا تم تھے حاضر جسوقت پہونچی یعقوب کو موت جب کہا اُسنے اپنے بیٹون کو آخر آیت
تک حدثنا اسحاق بن ابراہیم سمع المعتمر عن عبید اللہ عن سعید بن ابی سعید المقبری عن
ابی ہریرۃ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکرم الناس قال اکرمہم اتقاہم قالوا یا نبی اللہ
لیس عن ہذا نسألک قال فاکرم الناس یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ قالوا
لیس عن ہذا نسألک قال افعن معادن العرب تسألونی قالوا نعم قال فخیارکم فی الجاہلیۃ
خیارکم فی الاسلام اذا فقہوا ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کون ہے بزرگ تر لوگون مین فرمایا ان مین زیادہ تر ڈرنے والا خدا سے اُن مین بزرگ تر ہے تو
لوگون نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہین پوچھتے حضرتؐ نے فرمایا پس بزرگ تر لوگون مین یوسف پیغمبر پیغمبر کا بیٹا
پیغمبر کا پوتا خلیل اللہ کا پڑپوتا لوگون نے کہا کہ آپ سے یہ نہین پوچھتے حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم مجھسے عرب کے

کہانون کا حال پوچھتے ہو اصحاب نے کہا ہان فرمایا جو اُن لوگون مین کفر کی حالت مین بہتر اور افضل تہے وہی لوگ اسلام مین بہی افضل ہین جسوقت کہ دین مین ہشیار ہو جاوین اور اس مین سمجہ حاصل کرین **ف** اور مناسبت اس حدیث کی واسطے اس ترجمہ کے جہت موافق ہونے حدیث کے سے آیت کو ہے بیچ سیاق نسب یوسف کے پس تحقیق تعلگیر ہے اسباط کو کہ خطاب کیا یعقوب نے اپنی اولاد کو نزدیک مرنے اپنے کے واسطے رغبت دلانے انکے کے اوپر ثابت رہنے کے اسلام پر یعنے اسلام پر ثابت رہو اور اسکی اولاد نے اسکو کہا کہ دے عبادت کرینگے اسکے اللہ کی یعنے ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کی اور یعقوب کی اولاد سے ایک یوسف ع بہی ہین پس نص کی حدیث نے اوپر نسب یوسف ع کے اور یہ کہ وہ یعقوب کا بیٹا اور اسحاق کا پوتا اور ابراہیم ع کا پڑوتا ہے اور یہ کہ یہ چارون پیغمبر ہین اور پہلا جواب جہت شرافت کے سے ہے ساتہہ نیک عملون کے اور دوسرا جہت شرافت نسب صالح کے ہے اور کہانون عرب کے سے یعنے اُنکے اصلون سے جنکی طرف وے منسوب ہین اور جنکے ساتہہ فخر کرتے ہین اور تشبیہ دی اونکو ساتہہ کہانون کے واسطے ہونے انکے کے ظرف شرافت کے جیسے کہ کانین ظرف ہین واسطے جواہر کے پہر یہ نسب چار قسم ہے پس تحقیق فضل وہ ہے جسمین جاہلیت اور اسلام دونو کی شرافت جمع ہو اور تہی شرافت انکی جاہلیت مین ساتہہ خصال محمودہ کے جہت ملائمت طبع کے سے اور نفرت اسکی سے خاصکر ساتہہ منسوب ہونے کے طرف والدون کی جو موصوف ہین ساتہہ اسکے پہر شرافت اسلام مین ساتہہ خصلت محمودہ کے شرعا پہر بلندتر مرتبے مین وہ شخص ہے جو اسکے ساتہہ تفقہ فی الدین کو جوڑے اور اسکے مقابل وہ شخص ہے جو جاہلیت مین مشروف تہا اور بدستور رہا مشروف اسلام مین پس یہ ادنے مرتبہ ہے اور تیسرے قسم وہ ہے جو اسلام مین شریف ہین اور دین مین بوجہ حاصل کے اور نہ تہا شریف جاہلیت مین اور اس سے کم ہے جو اسطرح ہو لیکن دین مین ہشیار نہ ہو اور چوتہی قسم وہ ہے جو جاہلیت مین شریف ہو پہر اسلام مین مشروف ہوا پس یہ قسم اپنے پہلے قسم سے کم ہے پہر اگر دین مین ہشیار ہو تو وہ اعلے رتبہ ہے شریف جاہل سے (رفتح) **بَابٌ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ اِلٰى فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ** باب ہے بیان مین اس آیت کی اور بہیجا ہمنے لوط ع کو جب کہا اُسنے اپنی قوم کو کیا تم کرتے ہو بیحیائی **ف** حضرت لوط ع حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بہتیجے ہین اور تحقیق بیان کیا ہے اللہ نے قصہ اسکا ساتہہ قوم اپنی کے سورہ اعراف مین اور ہود مین اور شعرا مین اور نمل وغیرہ مین اور اسکا حاصل یہ ہے کہ انہون نے اغلام یعنے لونڈے بازی نکالی تہی لڑکون سے بدفعلی کرتے تہے پس بلایا اونکو لوط ع نے طرف توحید کے اور باز رہنے کے بےحیائی سے پس اصرار کیا اونہون نے اوپر اسکے اور ان مین سے کوئی اسکے ساتہہ ایمان نہ لایا اور اونکے شہرون کا نام سدوم تہا شام کے ملک مین پہر جب خدا تعالے نے انکی ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو بہیجا

جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کو طرف ابراہیم کے اور اسکے مہمان بنے تھے اوہ جو بیان کیا ہے سورۂ ہود میں پہر متوجہ ہوئے طرف لوطؑ کے تو خوف کیا لوطؑ نے انپر اپنی قوم سے اور چاہا کہ انکی خبر نہ پوشیدہ کرے تو چغلی کہائی اونپر اسکی بی بی نے تو اسکی قوم کے لوگ آئے اور اسکو جہڑکا انکے خبر کے چہپانے پر اور گمان کیا اونہوں نے کہ وہ اسپر ظفریاب ہوئے پس ہلاک کیا انکو اللہ تعالے نے جبرائیلؑ کے ہاتھ سے تو الٹ دیا جبرائیلؑ نے انکے شہروں کو بعد اسکے کہ نکلا ان میں سے لوط ساتھ اپنے گہر والوں کے مگر عورت اسکی پس تحقیق وہ پیچھے رہی ساتھ قوم اپنی کے پس الٹ دیا جبرائیلؑ نے انکے شہروں کو ساتھ کنارے اپنے بازو کے پس ہو گئے وہ شہر اوپر نیچے اور ہو گئے انکے مکان دریا کر بود ار کہ نہ فائدہ اوٹہایا جاوے ساتھ پانی اسکے کے اور نہ ساتھ کسی چیز کے کہ اسکے گرد ہے (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ ثَنَا شُعَیْبٌ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوْطٍ اِنْ كَانَ لَیَاْوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا مغفرت کرے لوطؑ کو کہ تحقیق وہ البتہ پناہ پکڑتا تہا مضبوط مکان میں **ف** یعنے طرف اللہ کے یہ اشارہ ہے طرف اس آیت کے لو ان لی بکم قوۃ او آوی الی رکن شدید اور کہتے ہیں کہ لوطؑ کی قوم میں کوئی اسکا قرابتی نہ تہا اور نسب میں کوئی ان میں سے اسکے ساتھ نہ ملتا تہا اسواسطے کہ وے سدوم سے تہے اور ابراہیمؑ اور لوطؑ کی اصل عراق سے تہی پہر جب ابراہیمؑ نے شام کی طرف ہجرت کی تو لوطؑ نے بہی انکے ساتھ ہجرت کی پیغمبر کر کے بہیجا خدا تعالے نے لوطؑ کو طرف اہل سدوم کی پس کہا لوطؑ نے کہ اگر میرے واسطے براوری ہوتی تو میں انسے مدد لیتا تاکہ دفع کرتے میرے مہمانوں سے (فتح) بَابُ قَوْلِهٖ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ یعنے باب ہے اس بیان میں کہ پس جب آئے لوطؑ کے پاس وہ بہیجے ہوئے کہا اسنے کہ مقرر تم لوگ اوپرے ہو یعنے لوطؑ نے انکو اوپرا پایا اَنْكَرَهُمْ وَنَكِرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ یعنے ان تینوں لفظوں کے معنے ایک ہیں یُهْرَعُوْنَ تیز یعنے یہرعون کے معنے ہیں دوڑتے دَابِرٌ اٰخِرٌ یعنے دابر کے معنے ہیں آخر **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان دابر ہولاء یعنے آخر انکا صَیْحَةً هَلَكَةً یعنے صیحۃ معنے ہلاک کے ہیں **ف** وہ تفسیر اس آیت کی ہے ان کانت الا صیحۃ واحدۃ اور میں نہیں پہچانتا وجہ داخل ہونے اسکی اسجگہہ لیکن شاید اسنے اشارہ کیا ہو طرف اس آیت کی فاخذتہم الصیحۃ مشرقین پس تحقیق وہ متعلق ہے ساتھ قوم لوط کے لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ لِلنَّاظِرِیْنَ متوسمین کے معنے ہیں دیکہنے والے **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان فی ذلک لآیات للمتوسمین ہے متفکرین یعنے واسطے فکر کرنے والوں کے لَبِسَبِیْلٍ لَبِطَرِیْقٍ

یعنی السبیل کے معنے ہین طریق یعنے راہ ف مراد تفسیر اس آیت کی ہی وانہا لبسبیل مقیم بِرُكْنِهِ بِمَنْ مَعَهُ
لِاَنَّهُمْ قُوَّتُهُ یعنے برکنہ کے معنے وہ شخص ہین کہ اسکے ساتھ ہون اسواسطے کہ وہ اسکی قوت ہتے ف مراد تفسیر اس آیت
کی ہے فتولی برکنہ ف یہ آیت فرعون کے حق مین ہے اسکو لوط کے قصے سے کچھ تعلق نہین یا بطور استطراد
کے اسکو ذکر کیا ہے واسطے قول اسکے کے لوط کے قصے مین آوی الی رکن شدید (نیۃ) تَرْكَنُوْا تَمِيْلُوْا یعنے ترکنوا
کے معنے ہین جھکو تم ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا حدثنا محمد ثنا
ابو احمد ثنا سفین عن ابی اسحق عن الاسود عن عبد اللہ قال قرء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی کہ پڑہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ کلمہ فہل من مدکر ف
یہہ کلمہ سورہ قمر مین لوط کے قصے مین ثابت ہوا ہے باب قول اللہ عز وجل والی ثمود اخاہم صالحا
وَقَوْلِهِ كَذَّبَ اَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ یعنے بیان مین اس آیت کے کہ بہیجا ہمنے طرف قوم ثمود کے انکے
بہائی صالح کو اور خدا تعالے نے فرمایا کہ جھٹلایا حجر والون نے مرسلون کو ف حجر ثمود کی جگہہ کا نام ہے
اور وہ تبوک اور شام کے درمیان ہے، وَاَمَّا حَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ یعنے اور حرث حجر کے معنے حرام ہین ف
یہ تفسیر ہے اس آیت کی وقالوا ہذہ انعام وحرث حجر ای حرام وَكُلُّ مَمْنُوْعٍ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ حِجْرًا مَحْجُوْرًا
یعنے جو چیز کہ منع کی گئی ہو اسکو بہی حجر کہتے ہین اور اسی قبیل سے ہی یہ آیت ویقولون حجرا محجورا یعنے
یہان بہی حجر محجور کے معنے منع کی گئی چیز ہین یعنے حرام محرم وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ تَبْنِيْهِ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ
الْاَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيْمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَاَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُوْمٍ مِثْلُ قَتِيْلٍ مِنْ مَقْتُوْلٍ
یعنے اور حجر ہر بنا ہے کہ تو اسکو بنا کرے اور وہ چیز کہ احاطہ کرے تو اسکو زمین سے ساتھ بنا کے پس وہ حجر
ہے اور اسی قبیل سے نام رکہا گیا ہے حطیم کعبے کا حجر یعنے اسواسطے کہ وہ احاطہ کیے گیے ہیں یا منع کیے گئے
ہے گویا کہ وہ مشتق ہے محطوم سے مثل قتیل اور مقتول کے یعنے فعیل ساتھ معنے مفعول کے ہے ف یہ قول
ابو عبیدہ کا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا نام حطیم اسواسطے رکہا گیا کہ وہ خانے کعبے سے نکالے گئے ہیں وَيُقَالُ
لِلْاُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ اور کہا جاتا ہے واسطے گہوڑی کے حجر وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى یعنے اور کہا جاتا
ہے واسطے عقل کے حجر اور حجی ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے لذی حجر وَاَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ الْمَنْزِلُ اور
حجر یمامہ کا یہ نام ہے جگہہ ثمود کا ف اسکا ذکر بطور استطراد کے ہی نہین تو وہ ایک شہر ہے مشہور درمیان
حجاز اور یمن کے حدثنا الحمیدی ثنا سفین ثنا ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عبد اللہ
ابن زمعۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر الذی عقر الناقۃ فقال انتدب لہا
رجل ذو عز ومنعۃ فی قومہ کابی زمعۃ ترجمہ عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ مین نے

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور ذکر کیا آپنے اس شخص کو جسنے اونٹنی کی کونچین کاٹی تہین تو فرمایا کہ قبول کیا مارڈالنا اونٹنی کا ایک مرد نے جو اپنی قوم مین صاحب عزت کا اور قوت کا تہا مانند ابی زمعہ کے **ف** اور اسکا نام قدار بن سالف تہا اور ابن اسحاق وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ سبب مارنے اسکے کا اونٹنی کو یہ تہا کہ جب انہون نے درخواست کر کے اسکو صالح ع سے لیا بعد اسکے کہ اسکی وصف مین زیادتی کی تو نکالی اللہ نے واسطے اونکے اونٹنی پتہر سے ساتہ صفت مطلوب کے سو بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے اور اتفاق کیا سب نے اسپر کہ چہوڑین اونٹنی کو چرے جس جگہہ چاہے اور ایک دن پانی پر آتی تہی اور ایک دن نہ آتی تہی اور جسدن کوئین پر آتی تہی تو کوئین کا سب پانی پی جاتی تہی اور اپنی باری کے آیندہ دن کے واسطے پانی بہر لیتی تہی پہر اونکو اس مین تنگی ہوئی تو مشورہ کیا تو آدمیون نے جن مین قدار مذکور تہا تو اُسنے اونٹنی کو مارڈالا تہا سو یہ خبر صالح ع کو پہونچی تو انکو تبلا دیا کہ تین دن کے بعد تمپر عذاب اوترے گا تو مطابق اسکے واقع ہوا جیسے کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین خبر دی اور ایک روایت مین ہے کہ اپنی باری کے دن اونٹنی پانی پر آتی تہی اور سب پانی پی جاتی تہی اور جتنا پانی پیتی تہی اوتناہی اوسکا دودہ دوہتے تہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے (فتح) **حدثنا** محمد بن مسکین ابو الحسن ثنا یحیی بن حسان ابن حیان ابو زکریا ثنا سلیمان عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما نزل الحجر فی غزوۃ تبوک امرھم ان لا یشربوا من بئرھا ولا یستقوا منھا فقالوا قد عجنا منھا واستقینا فامرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یطرحوا ذلک العجین ویھریقوا ذلک الماء ویروی عن سبرۃ بن معبد وابی الشموس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بالقاء الطعام وقال ابو ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اعتجن بمائہ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ جنگ تبوک مین جب حضرت م حجر یعنے قوم ثمود کی جگہہ مین اوترے تو اصحاب کو حکم کیا کہ حجر کے کوئین کا پانی نہ پیوین اور نہ اس سے مشکون مین اوٹہاوین تو اصحاب نے کہا کہ ہمنے اس سے آٹا گوندہا اور مشکون مین پانی اوٹہایا پہر تو حکم کیا اونکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ آٹا پہینکدین اور پانی بہادین اور سبرہ سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت م نے ساتہ ڈالنے کہانے کے اور ابوذر رض سے روایت ہی کہ جسنے آٹا گوندہا ہو۔ **ف** اسپر حدیث سبرہ کی پس وہ طبرانی نے روایت کی ہے کہ حضرت م نے اپنے اصحاب سے فرمایا جبکہ حجر سے نکلے کہ جس نے اس پانی سے آٹا گوندہا ہو یا حیس بنایا ہو تو چاہیے کہ اسکو ڈالدے اور ابو شموس کی روایت یہ ہی کہ جنگ تبوک مین حضرت م ایک میدان مین آئے تو حضرت م نے اصحاب سے فرمایا کہ تم میدان

ملعون ہین ہو پس جلد نکل چلو یہانسے اور فرمایا کہ جسنے آٹا گوندہا ہو تو چاہیے کہ اسکو اونٹ کو دیوے (فتح) حدثنا ابراهيم بن المنذر ثنا انس بن عياض عن عبيد الله عن نافع ان عبد الله بن عمر اخبره ان الناس نزلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ارض ثمود الحجر واستقوا من بيارها واعتجنوا به فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يهريقوا ما استقوا من بيارها وان يعلفوا الابل العجين وامرهم ان يستقوا من البير التي كان تردها الناقة تابعه اسامة عن نافع ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مقرر لوگ اترے ساتھ حضرتؐ کے ثمود کی زمین مین کہ حجر ہے اور لیا انہوں نے پانی اوسکے کنوؤن سے اور آٹا گوندہا ساتھ اسکے اور حکم کیا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ گرادین جو پانی کہ لیا ہے اونہوں نے اوسکے کوؤن سے اور کہلا دین اونٹوں کو اور حکم کیا اونکو یہ کہ لین پانی اس کوئین سے جس سے اونٹنی پانی پیتی تہی **ف** اور ظاہر یہ ہے کہ یہ کنوان اونٹنی والا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکروہ ہے پانی لینا ثمود کے کنوؤن سے اور ملحق ہین ساتھ انکے وہ کنوئین اور نہرین جو تہین اسطرح ان لوگون کے جو ہلاک ہوے ساتھ عذاب کرنے اللہ کے اوپر کفر انکے کے اور اسمین اختلاف ہے کہ کراہت مذکورہ واسطے تنزیہ کے ہے یا تحریم کے اور تحریم پر کیا منع ہے صحت پاک ہونے کی اس پانی سے یا نہین اور اس حدیث کی بحث کتاب الصلوۃ مین گذر چکی ہے (فتح) حدثنا محمد بن عبد الله عن معمر عن الزهري اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم لما مر بالحجر قال لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم الا ان تكونوا باكين ان يصيبكم مثل ما اصابهم ثم تقنع بردائه وهو على الرحل ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ حجر (ثمود کے ملک) مین گذرے تو فرمایا کہ نہ جاؤ انکے مکان مین جن لوگون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تم پر عذاب پڑے جیسا اونپر پڑا مگر وہان خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہین پھر حضرتؐ نے اپنی چادر سے اپنا سر منہ ڈہانکا اور آپ اونٹ کے پالان پر تھے **ف** اور یہ شامل ہے ثمود کی جگہون کو اور ان کے سوا اور انکی جگہون کو جو انکی طرح ہین اگرچہ سبب اونمین وارد ہوا ہے حدثنا عبد الله بن محمد ثنا وهب ثنا ابي قال سمعت يونس عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم الا ان تكونوا باكين ان يصيبكم مثل ما اصابهم ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا باب قوله ام كنتم شهداء اذ حضر يعقوب الموت الاية **ف** یہ باب عنقریب پہلے بہی گذر چکا ہے لیکن جو حدیث بخاری نے اسجگہہ بیان کی ہے اسکی سند دوسری ہے پس اتنی ہی مغایرت کافی ہے حدثنا اسحق بن منصور انا عبد الصمد ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن ابيه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم

اَنَّہٗ قَالَ اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ ترجمہ
ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صنے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اوسکا باپ بھی بزرگ اُسکا دادا بھی بزرگ
پردادا بھی بزرگ سو حضرت یوسفؑ ہین حضرت یعقوبؑ کے بیٹے حضرت اسحٰقؑ کے پوتے حضرت ابراہیمؑ
کے پڑپوتے **بَابُ** قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ کَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِہٖ اٰیَاتٌ لِّلسَّائِلِیْنَ باب
ہے اس آیت کے بیان مین کہ البتہ یوسفؑ کے قصے مین اور اسکے بھایون کے نشانیان ہین پوچھنے والون کو
ف حضرت یوسفؑ کے بھایون کے نام یہ ہین حرُوبیل اور شمعون اور لادی اور یہودا۔ اور دانی اور
نفتالی وکادو اشیر وایساجر وزایلون وبنیامین اور یہی ہین اسباط جو قرآن مین مذکور ہین اور تحقیق اختلاف
کیا گیا ہے بیچ انکے پس بعض کہتے ہین کہ وے پیغمبر تہے اور کہا جاتا ہے کہ ان مین کوئی پیغمبر نہین تہا اور سوائے اسکے نہین
کہ مراد ساتھ اسباط کے قبائل ہین بنی اسرائیل سے پس تحقیق اون مین بہت پیغمبر ہوئے ہین (فتح) **حَدَّثَنَا**
عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ
ھُرَیْرَۃَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاھُمْ لِلّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا
نَسْاَلُکَ قَالَ فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ
عَنْ ھٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ
خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پوچھا کہ کون ہے بزرگ لوگون مین فرمایا اُن مین زیادہ تر ڈرنے والا خدا سے بزرگ تر ہے یعنے
شرافت دین سب سے افضل ہے اور مقدم ہے صحابہ نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہین پوچھتے حضرت صنے
فرمایا کہ پس بزرگ تر لوگون مین حضرت یوسفؑ ہے خود پیغمبر پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ کے
پڑپوتے صحابہ نے کہا ہم آپ سے یہ نہین پوچھتے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ سے عرب
کی کانون کا حال پوچھتے ہو آدمیون کا حال کانون کا سا حال ہے جو ان لوگون مین کفر کی حالت مین
افضل تہے وے اسلام مین بھی افضل ہین جبکہ دین مین ہشیار ہو جاوین **ف** اس حدیث کی شرح ابھی
گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَۃَ
ابْنَ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا مُرِیْ اَبَا بَکْرٍ یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ
قَالَتْ اِنَّہٗ رَجُلٌ اَسِیْفٌ مَتٰی یَقُوْمُ مَقَامَکَ رَقَّ فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَۃُ فَقَالَ فِی
الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ اِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرِیْ اَبَا بَکْرٍ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت صنے اسکو فرمایا کہ کہہ ابوبکر کو کہ لوگون کو نماز پڑہاوے عائشہ رضہ نے کہا کہ ابوبکر نرم دل مرد ہے

حدثنا محمد بن سلام اخبرنا عبدۃ عن عبید اللہ عن سعید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا

اگر حضرت ص کے مقام پر نماز پڑھانے کھڑا ہوگا تو رونے لگے گا پہر حضرت ص نے فرمایا اور پہر عائشہ نے
یہی کہا شعبہ کہتا ہے کہ حضرت ص نے فرمایا تیسری بار یا چوتہی بار مین کہ تم یوسف ع کے ساتھہ والی عورتون
کی طرح ہو یعنے کیون خلاف نمائی کرتی ہو کہو ابوبکر سے کہ لوگون کو نماز پڑہاوے **ف** یہہ حدیث
پوری ساتہہ شرح اپنی کے امامت کے باب مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول آیا ہے کہ تم یوسف
کے ساتہہ والی عورتون کی طرح ہو اور تحقیق گذر چکا ہے ذکر مناسبت اسکی کا اسجگہہ اور تحقیق بیان کیا
ہے اللہ تعالے نے قصہ یوسف ع کا دراز ایک سورت مین کہ نہین اسکے سوائے اور کوئی قصہ ذکر نہین کیا
اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ خدا رحم کرے یوسف ع پر کہ اگر یہ کلمہ نہ کہتا کہ یاد کر مجھکو اپنے رب پاس تو قید
خانے مین اتنا نہ ٹہیرتا (فتح) **حدثنا** ربیع بن یحیے ثنا زائدۃ عن عبد الملک بن عمیر عن
ابی بردۃ بن ابی موسی عن ابیہ قال مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مروا ابا بکر
فلیصل بالناس فقالت عائشۃ ان ابا بکر رجل کذا فقال مثلہ فقالت مثلہ فقال مروا
ابا بکر فانکن صواحب یوسف فام ابو بکر فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال حسین
عن زائدۃ رجل رقیق ترجمہ ابوموسے رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے یعنی
مرض الموت میں سو فرمایا کہ کہو ابوبکر رض سے کہ لوگون کو نماز پڑہاوے تو عائشہ رض نے کہا کہ مقرر ابوبکر ایسا مرد
ہے یعنے نرم دل ہے تو فرمایا حضرت ص نے مانند اسکے سو کہا عائشہ رض نے مانند اسکے سو حضرت ص نے فرمایا کہ
کہو ابوبکر سے سو مقرر تم یوسف ع کے ساتہہ والی عورتون کی طرح ہو تو امامت کی حضرت ابوبکر رض نے حضرت
کی زندگی مین **ف** یہ حدیث بہی پہلے گذر چکی ہے **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب نا ابو الزناد
عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انج عیاش بن ابی
ربیعۃ اللھم انج سلمۃ بن ھشام اللھم انج ولید بن الولید اللھم انج المستضعفین من المؤمنین
اللھم اشدد وطاتک علی مضر واجعلھا سنین کسنی یوسف ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یعنے دعا کی الہی نجات دے عیاش بن ابی ربیعہ کو الہی نجات دے
سلمہ بن ہشام کو الہی نجات دے ولید بن ولید کو الہی نجات دے مکے کی دبے ہوئے بے زور مسلمانون
کو الہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر الہی انپر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف ص کے وقت مین
قحط پڑا تہا **ف** اس حدیث کی شرح نماز مین گذر چکی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ انپر سات برس کا قحط ڈال
جیسے یوسف ع کے وقت مین قحط پڑا تہا اور مراد یوسف ع کے قحط کے سالون سے وہ سال مین جنکو خدا نے
قرآن مین بیان کیا ہے کہ یوسف ع کے زمانے میں سات سال قحط پڑا تہا اور کہتے ہین نام اس بادشاہ کا

جسنے خواب دیکھی تہی رہان تہا (فتح) حدثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء ھو ابن اخی جویریۃ ثنا جویریۃ بن اسماء عن مالک عن الزھری ان سعید بن المسیب وابا عبید اخبراہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن مالبث یوسف ثم اتانی الداعی لاجبتہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا رحم کرے لوط ع پر کہ اسنے آرزو کی تہی کہ مضبوط مکان مین پناہ پکڑے اور اگر مجہکو قید خانے مین دیر لگتی بقدر درازی پر یوسف ع کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا ف یہ حدیث بہی پہلے گذر چکی ہے حدثنا محمد بن سلام انا ابن فضیل ثنا حصین عن شقیق عن مسروق قال سالت ام رومان وھی ام عائشۃ عما قیل فیھا ما قیل قالت بینما انا مع عائشۃ جالستان اذ ولجت علینا امرأۃ من الانصار وھی تقول فعل اللہ بفلان وفعل قالت فقلت لم قالت انہ نمی ذکر الحدیث فقالت عائشۃ ای حدیث فاخبرتھا قالت فسمعہ ابوبکر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت نعم فخرت مغشیا علیھا فما افاقت الا وعلیھا حمی بنافض فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لھذہ قلت حمی اخذتھا من اجل حدیث تحدث بہ فقعدت فقالت واللہ لئن حلفت لا تصدقونی ولئن اعتذرت لا تعذرونی فمثلی ومثلکم کمثل یعقوب وبنیہ واللہ المستعان علی ما تصفون فانصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ ما انزل فاخبرھا فقالت بحمد اللہ لا بحمد احد ترجمہ مسروق رض سے روایت ہے کہ پوچھا مینے ام رومان کو اور وہ عائشہ کی مان ہے اس چیز سے کہ کہی گئی بیچ حق اسکے کے جو کچھہ کہی گئی ام رومان نے کہا کہ جس حالت مین کہ مین اور عائشہ رض دونو بیٹھی تہین کہ ناگہان ایک انصاری عورت ہمارے اندر آئی اور وہ کہتی تہی کہ خدا فلانے کو ہلاک کرے اور ہلاک کیا تو مین نے کہا کہ کیون بددعا کرتی ہے اسنے کہا کہ اسنے بات زیادہ کی ہے عائشہ رض نے کہا کہ اسنے کس بات کو زیادہ کیا ہے تو اسنے عائشہ رض کو خبر دی ساتہہ قول طوفان باندہنے والون کے عائشہ نے کہا کہ کیا اس بات کو ابوبکر اور حضرت صلعم نے بہی سنا ہے اوسنے کہا ہان تو عائشہ رض بے ہوش ہوکر گر پڑین سو نہ ہوش مین آئین مگر کہ انپر لرزے کے تپ تہی پہر حضرت صلعم تشریف لائے سو فرمایا کہ اسکا کیا حال ہے مینے کہا کہ اسکو تپ نے پکڑا ہے ایک بات کے سبب سے کہ بیان کی گئی ساتہہ اسکے پس عائشہ رض بیٹھی اور کہا کہ قسم ہے خدا کی اگر مین قسم کہاؤن کہ مین اس سے پاک ہون تو آپ مجھکو سچا نہ جانینگے اور اگر مین عذر کرون تو میرا عذر قبول نہ کروگے سو مثل میری اور تمہاری حضرت یعقوب اور انکے بیٹون کی مثل ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ مددگار ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہرے پہر اتارا اللہ تعالی نے

جو کچھ کہ اتارا یعنے برات عائشہ رضہ کی سو حضرت ؐ نے عائشہ رضہ کو خبر دی تو عائشہ نے کہا کہ یہ نعمت بقرون ہے ساتھہ حمد اللہ کے نہ ساتھہ حمد کسی کے یعنے مین اللہ کا شکر کرتی ہون نہ کسی اور کا حدثنا یحیی بن بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب اخبرنی عروۃ بن الزبیر انہ سال عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارایت قولہ حتی اذا استیاس الرسل وظنوا انہم قد کذبوا او کذبوا قالت بل کذبہم قومہم فقلت واللہ لقد استیقنوا ان قومہم کذبوہم وما ہو بالظن فقالت یا عریۃ لقد استیقنوا بذلک قلت فلعلہا او کذبوا قالت معاذ اللہ لم تکن الرسل تظن ذلک بربہا واما ہذہ الایۃ قالت ہم اتباع الرسل الذین امنوا بربہم وصدقوہم وطال علیہم البلاء واستاخر عنہم النصر حتی اذا استیاست ممن کذبہم من قومہم وظنوا ان اتباعہم کذبوہم جاءہم نصر اللہ استیاسوا استفعلوا من یئست منہ ای من یوسف ولا تیئسوا من روح اللہ معناہ من الرجاء ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ اُنے عائشہ رضہ سے پوچھا کہ بھلا بتلاؤ تو اس آیت میں کہ جب نا امید ہوئے رسول اور گمان کیا انکی قوم نے کہ اُنسے جھوٹ وعدہ کیا گیا کذبوا ہے ساتھہ تخفیف ذال کے یا کذّبوا ساتھہ تشدید ذال کے عائشہ نے کہا کہ بلکہ جھٹلایا اونکو انکی قوم نے یعنے کذّبوا تشدید ذال کے ساتھہ ہے سو مین نے کہا کہ قسم ہے اسکی کہ البتہ اونکو یقین تہا کہ انکی قوم نے اونکو جھٹلایا ہے اور نہیں وہ خیال اور گمان یعنے پس انکی طرف گمان کو کیون نسبت کیا تو عائشہ رضہ نے کہا کہ اے عروہ البتہ انکو یقین تہا یعنے ظن کے معنے یہان یقین کے ہین مین نے کہا کہ شاید کذبوا ہو ساتھہ تخفیف ذال کے عائشہ رضہ نے کہا کہ خدا کی پناہ کہ رسولون کو اپنے رب کے ساتھہ یہ گمان نہ تہا اور اس پر آیت عائشہ رضہ نے کہا کہ رسولون کے تابعدار ہین جو اپنے رب کے ساتھہ ایمان لائے اور رسولون کو سچا جانا اور دراز ہوئی انپر آزمایش الٰہی اور تاخیر ہوئی انسے مدد یہانتک کہ جب نا امید ہوئے پیغمبر اپنی قوم کے جھٹلانے والون کے ایمان سے اور گمان کیا اونہون نے کہ انکے تابعدارون نے انکو جھٹلایا تو پہونچی انکو مدد اللہ کی ف اس حدیث کی شرح سورہ یوسف کی تفسیر مین آویگی استیاسوا استفعلوا یعنے استیاسوا باب استفعال سے ہے من یئست منہ اے من یوسف یعنے استیاسوا مشتق ہے یئست سے اور منہ کی ضمیر یوسف کی طرف پہرتی ہے یعنے نا امید ہوئے یوسف ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے فلما استیاسوا منہ خلصوا نجیا۔ ولا تیاسوا من روح اللہ معناہ من الرجاء یعنے آیت ولا تیاسوا من روح اللہ کے معنے ہین امید سے یعنے روح کے معنے امید ہین ف اور قتادہ سے روایت ہے کہ روح کے معنے رحمت ہین اور مطابقت اس حدیث کی واسطے ترجمہ کے واقع ہونا اس آیت کا ہے بیچ سورہ یوسف کے اور داخل ہونا یوسف کا بیچ عموم اس آیت کے وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیہم اور تہا مکان اونکا فیدھانے

مین یہ مدت دراز یہانتک کہ پہونچی اونکو مدد اللہ کے نزدیک سے بعد نا امیدی کے سو سطح کہ حضرت یوسفؑ
نے کہا اس جوان کو جسکے حق مین اونکو گمان تہا کہ وہ نجات پانے والا ہے یہ کہ بیان کرے قصہ میرا
اور یہ کہ وہ ظلم سے قید ہوا ہے بس نہ ذکر کیا اُسنے سکو مگر بعد سات سال کے اور استعدین حاصل ہوتے ہیم نا
امیدی عادت مین (فتح) **حدثنا** عبدة ثنا عبد الصمد عن عبد الرحمن عن ابيه عن ابن عمر
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم يوسف
ابن يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم عليهم السلام ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اسکا باپ بہی بزرگ اسکا دادا بہی بزرگ اسکا پردادا بہی بزرگ ہو وہ حضرت
یوسفؑ ہیں حضرت یعقوبؑ کا بیٹا حضرت اسحقؑ کا پوتا حضرت ابراہیمؑ کا پڑوتا **ف** اسکی شرح پہلے گذر چکی
ہے **باب** قول الله عز وجل وايوب اذ نادى ربه الآية باب ہے بیان مین اس آیت کے کہ جب
ایوبؑ نے اپنے رب کو پکارا آخر تک **ف** ابن اسحاق نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ ایوبؑ بنی اسرائیل مین سے
ہے اور نہین ثابت ہوا اسکی نسب مین کچہہ مگر یہ کہ اسکے باپ کا نام امص ہے اور طبری نے کہا کہ شعیبؑ
کے بعد تہا اور ابن ابی خثیمہ نے کہا کہ سلیمان کے بعد تہا (فتح) اُركض اضرب یعنے ارکض کے معنے ہین مار
مراد اس آیت کی تفسیر ہے ارکض برجلک قتادہ رضہ نے کہا کہ مارا اُسنے اپنا پیر زمین مین تو ناگہان دو
نہرین جاری ہوئین تو اُسنے ایک سے پانی پیا اور ایک سے غسل کیا (فتح) یرکضون یعدون یعنے
یرکضون کے معنے ہین یعدون یعنے دوڑتے **حدثنا** عبد الله بن محمد الجعفي ثنا عبد الرزاق
انا معمر عن همام عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما ايوب يغتسل
عريانا خر عليه رجل جراد من ذهب فجعل يحثي في ثوبه فناداه ربه يا ايوب الم اكن
اغنيتك قال بلى يا رب ولكن لا غنى لي عن بركتك ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جس
حالت مین حضرت ایوبؑ ننگے نہاتے تہے تو انپر سونے کی ٹڈی کا جہنڈ گر پڑا تو حضرت ایوبؑ
لپ بہر بہر کر اپنے کپڑے مین رکہنے لگے تو واسطے اونکے رب نے کہا کہ اے ایوبؑ کیا مین نے تجھکو مالدار
اور اس سونے سے جسکو تو دیکہتا ہے بے پروا نہین کر چکا یعنے تو محتاج نہین کیون اسکو سمیٹتا ہے حضرت
ایوبؑ نے کہا کیون نہین مجہکو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجکو مال کی کچہہ پرواہ نہین لیکن تیری برکت
اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجہکو بے پرواہی نہین **ف** یہ جو کہا کہ خدا نے کہا تو احتمال ہے کہ ہو بیچ
واسطہ کے یا الہام کے یا بغیر واسطہ کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے حرص کرنی اور بہت
جمع کرنے حلال مال کے اوسکے حق مین جسکو اپنے نفس پر شکر کرنے کا یقین ہو اور اس مین ہے نام

رکھنا اس مال کا جو اس جہت سے ہو برکت اور اسمین فضیلت ہے مالدار شاکر کی اور استنباط کیا ہے اس سے خطابی نے جواز اخذ نثار کا املاک مین اور تعاقب کیا ہے اوسکا ابن تین نے پس کہا کہ وہ ایک چیز ہے کہ خاص کیا ہے اللہ نے ساتھہ اسکے اپنے پیغمبر کو اور برخلاف ہے نثار کے پس تحقیق وہ آدمی کے فعل سے ہے پس مکروہ ہوگا اسواسطے کہ اس مین اسراف ہے اور رد کیا گیا ہے ابن تین پر ساتھہ اسکے کہ شارع کیطرف سے اسمین اجازت ہو چکی ہے اگر ثابت ہو اسمین حدیث اور استدلال کیا جاتا ہے ساتھہ اس قصے کے لوراحمہ خوب جانتا ہے تنبیہ نہین ثابت ہوئی نزدیک بخاری کی ایوب کے قصے مین کوئی چیز پس اکتفا کیا اُسنے ساتھہ اسحدیث کے جو اسکے شرط پر ہے اور زیادہ تر صحیح ایوب ع کے قصے مین وہ چیز ہے جو ابن ابی حاتم وغیرہ نے روایت کی ہے انس سے کہ ایوب ع مبتلا ہوئے تو تیرہ برس اپنی بلا مین گرفتار رہے پس چھوڑ دیا اوسکو قریب اور بعید نے مگر دو مردون نے اوسکے بہایون سے کہ وہ صبح وشام اسکے پاس آتے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ البتہ ایوب ع نے بڑا گناہ کیا ہے نہین تو یہ بیماری اس سے دور ہو جاتی تو دوسرے نے اسکو ایوب ع سے ذکر کیا تو ایوب ع کو نہایت رنج ہوا اور اسنے خدا سے دعا کی پس نکلا واسطے اپنی حاجت کے اور اسکی عورت نے اسکا ہاتھہ پکڑا پہر جب فارغ ہوا تو پہر اسکی عورت نے دیر کی تو خدا تعالے نے اسکی طرف وحی کی کہ اپنا پیر مار تو اُسنے اپنا پاؤن زمین پر مارا تو ایک نہر جاری ہوئی تو ایوب ع نے اس سے غسل کیا سو پہری اس حالت مین کہ تندرست تھے پہر انکی بی بی آئی تو اُسنے ایوب ع کو نہ پہچانا تو اُسنے اُس سے ایوب کا حال پوچھا تو ایوب نے کہا کہ مقرر وہ مین ہون اور تھے واسطے انکے دو کہلیان ایک واسطے گیہون کے اور ایک جو کے واسطے تو خدا تعالے نے بدلی بہیجی تو اُسنے گیہون کی تہیلی کو سونے سے بہر دیا اور جو کی کہلیان کو چاندی سے بہر دیا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ خدا تعالے نے اونکو بہشت کا لباس پہنایا تو انکی عورت نے انکو نہ پہچانا تو ایوب ع نے کہا کہ مین ایوب ہون اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ خدا تعالے نے انکی بی بی کو پہر جوانی دی یہانتک کہ اُسنے چہبیس لڑکے جنے اور ابن اسحاق وغیرہ نے اسکا قصہ بہت دراز بیان کیا ہے اور اسکا حاصل یہ ہے کہ ایوب ع حوران مین تھے اور انکے مال اور اولاد بہت تہی تو ہوتے ہوتے اونکا سب مال برباد ہوا اور وہ صبر کرتے تھے اور ثواب چاہتے تھے پہر اُن کے بدن مین کئی قسم کی بیماریان پیدا ہوئین یہانتک کہ شہر سے باہر ڈالا گیا پس چھوڑ دیا اونکو لوگون نے مگر انکی عورت انکے ساتھہ رہی تو یہانتک نوبت پہنچی کہ وہ اسکو مزدوری کرکے کہلاتی تہی یہانتک کہ اُسنے اپنی ایک زلف ایک شریف عورت کے پاس بیچی اور اسکے ساتھہ کہانا خرید لائی تو ایوب ع نے اسکو قسم دیکر پوچھا کہ یہ کہانا کہان سے لائی ہے تو اُسنے اپنا سر کہولکر دکہلایا تو ایوب ع کو سخت رنج ہوا اور سو وقت یہ دعا کی کہ اے میرے رب مجھکو دکھ پہنچا اور تو نہایت رحم کرنے والا ہے تو خدا تعالے نے اونکو شفا دی اور ایک روایت مین ہے کہ شیطان نے انکی بی بی کو کہا کہ اگر ایوب بے بسم اللہ کہے کہانا کہاوے تو تندرست ہو جاوے تو یہ بات اسنے ایوب ع کو کہی

کہی تو ایوب ؑ نے قسم کہائی کہ مین اسکو سو چہڑی مارونگا پہر جب تندرست ہوئے تو خدا تعالے نے اسکو حکم کیا کہ ایک شاخ لے جسکی سو ٹہنی ہون پہر اسکو ایک بار وہ شاخ ماردے اور ایوب ؑ کی عمر ترانوین برس کی ہے (فتح) **بَابٌ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوْسٰى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا اِلٰى قَوْلِهٖ نَجِيًّا** باب ہے اس بیان مین کہ یاد کر کتاب مین موسے ؑ کو کہ وہ تہا چنا ہوا اور تہا رسول نبی نجیا تک **يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ نَجِيٌّ** اور کہا جاتا ہی واسطے واحد اور تثنیہ اور جمع کے نجی یعنے نجی کے لفظ واحد اور تثنیہ اور جمع تینون پر اطلاق کی جاتی ہے **وَيُقَالُ خَلَصُوْا نَجِيًّا اِعْتَزَلُوْا نَجِيًّا** یعنے خلصوا کے معنے ہین اکیلے ہوئے مشورے کو **وَالْجَمِيْعُ اَنْجِيَةٌ** یعنے اور نجی کی جمع انجیۃ ہے **يَتَنَاجَوْنَ** یعنے مشورہ کرتے ہین ف یہ اسواسطے لایا ہے کہ تا تفہیم ہووے معنے جمعیت مین **تَلَقَّفُ تَلَقَّمُ** یعنے تلقف کے معنے ہین نگل جانا اور کہا جاتا ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے فاذا ہی تلقف ما یافکون **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا اللَّيْثُ ثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيْجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ اِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَءُ الْاِنْجِيْلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مُوْسٰى اِنْ اَدْرَكَنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا النَّامُوْسُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ يُطْلِعُهٗ بِمَا يَسْتُرُهٗ عَنْ غَيْرِهٖ** ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہی یعنے غار حرا کے قصے مین کہ پہر پہرے حضرت طرف خدیجہ کے اسحال مین کہ انکا دل بے قرار تہا تو خدیجہ حضرت ؐ کو ورقہ کی طرف لے چلین اور وہ مرد نصرانی ہوگیا تہا پڑہتا تہا انجیل کو عربی مین یعنے سریانی زبان مین سے اسکا ترجمہ عربی مین کرتا تہا تو ورقہ نے کہا تو کیا دیکہتا ہے تو حضرت ؐ نے اسکو خبر دی تو ورقہ نے کہا یہ وہ فرشتہ ہے جسکو خدا تعالے نے موسی ؑ پر اتارا تہا اور اگر پہنچے تیری نبوت کا زمانہ پایا تو تیری نہایت مدد کرونگا اور ناموس کے معنے ہمراز ہین جو اطلاع دیتا ہے کسی کو ساتہہ اس چیز کے کہ چہپاتا ہے اسکو غیر اوسکے سے ف اسحدیث کی شرح اول کتاب مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ یہ فرشتہ جو موسے ؑ پر اترتا تہا اور موسے ؑ لڑکے والد کا نام عمران بن یصہر بن قاہث بن عازر بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام ہے انکی نسب مین اختلاف نہین اور ذکر کیا ہے سدی نے اپنی تفسیر مین کہ ابتدا قصے موسے ؑ کی یہ ہے کہ فرعون نے خواب مین دیکہا کہ بیت المقدس سے آگ آئی تو اوسنے مصر کے گہر اور قبطیون کے گہر سب جلادیے مگر بنی اسرائیل کے نہ جلائے پہر جب فرعون جاگا تو کاہنون اور جادوگرون کو جمع کیا تو انہون نے کہا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ مصر اوسکی ہاتہ سے خراب ہوگا پس حکم کیا فرعون نے ساتہہ قتل کرنے لڑکون کے پہر جب موسی ؑ

پیدا ہوئے تو خدا تعالے نے انکی ماں کیطرف وحی کی کہ اسکو دودہ دے پہر جب تو اسپر خوف کرے تو اسکو دریا میں ڈالدے پس وہ اسکو دودہ دیتی رہی پہر جب اُسنے اسپر خوف کیا تو اسکو ایک تابوت مین رکہکر دریا مین ڈالدیا پس بہایا اسکو نیل نے یہانتک کہ اسکو فرعون کے دروازے پر لا ٹہیرایا تو لونڈیان اسکو اوٹہاکر فرعون کی عورت یعنی آسیہ کے پاس لائین تو اُسنے تابوت کہولکر دیکہا کہ اس مین ایک لڑکا ہے تو وہ اسکو خوش لگا تو اُسنے اسکو فرعون سے بخشا لیا اور اسکی پرورش کی یہانتک کہ ہوا امر اسکے سے جو کچہہ کہ ہوا (فتح) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اِذْ رَاٰى نَارًا الى قوله بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى باب ہے اس آیت کے بیان مین کہ کیا پہونچی ہے تجکو خبر موسے کی جب اُسنے دیکہی ایک آگ تو کہا اپنے گہر والون کو کہ ٹہیرو مین نے دیکہی ہے ایک آگ شاید لے آؤن تم پاس اسمین سے سلگا کر یا پاؤن اس آگ پر راہ پہر جب پہنچا آگ پاس تو آواز آئی کہ اے موسی مین ہون ترا رب سو اتار اپنی پاپوشین تو ہے پاک میدان طوی مین اٰنَسْتُ اَبْصَرْتُ نَارًا یعنے آنست نارا کے معنی ہین کہ مین نے آگ دیکہی لَعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ الاٰية تا کہ شاید لے آؤن تم پاس اسمین سے آگ سلگاکر آخر تک وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ یعنے اور ابن عباس نے کہا کہ مقدس کے معنے مبارک ہین طُوًى اسْمُ الْوَادِي یعنے طوی ایک میدان کا نام ہے ف اور ابن عباس سے روایت ہے کہ طوے کا نام طوی ہو سطے رکہا گیا کہ موسےٰ نے اسکو رات کے وقت لپیٹا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ طوے کے معنے ہین کہ خدا تعالے نے دوبار آواز کی (فتح) سِيْرَتَهَا حَالَتَهَا یعنے سیرت کے معنے حالت ہین مراد اس آیت کی تفسیر ہے سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى یعنے پہیر دینگے ہم اسکو پہلی حالت پر وَالنُّهٰى التُّقٰى یعنے نہی کے معنے ہین پرہیزگاری ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے ان فی ذلك لاٰيٰتٍ لاولی النھی یعنے اسمین نشانیان ہین پرہیزگارون کو بِمَلْكِنَا بِاَمْرِنَا یعنے بملکنا کے معنے ہین ساتہہ امر ہمارے کے ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے ما اخلفنا موعدك بملكنا یعنے بنی اسرائیل نے کہا ہمنے خلاف نہین کیا تیرا وعدہ اپنے اختیار سے هَوٰى شَقِيَ یعنے ہوا کے معنے ہین بدبخت ہوا ف مراد یہ آیت ہے ومن یحلل علیہ غضبی فقد ہوی فَارِغًا اِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوْسٰى مراد اس آیت کی تفسیر ہے وَاَصْبَحَ فواد ام موسی فارغا یعنے صبح کو موسےٰ کی ماں کے دل نے فارغ خالی ہر چیز سے مگر موسےٰ کے ذکر سے رِدْاً كَيْ يُصَدِّقُنِيْ ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فارسلہ معی ردا یصدقنی یعنے پس بہیج ہارون کو ساتہہ میرے تا کہ مجہکو سچا کرے یعنے ہارون میری تصدیق کرے وَيُقَالُ مُغِيْثًا اَوْ مُعِيْنًا یعنے اور کہا جاتا ہے کہ رد آ کے معنے ہین فریاد سننے والا ہے یا مددگار يَبْطِشُ وَيَبْطُشُ یعنے یہ کلمہ دونو طرح سے آیا ہے ط کی زیر کی ساتہہ بہی اور زبر کے ساتہہ بہی لیکن مشہور قرارت ساتہہ زیر ط کے ہے يَاْتَمِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ یعنے یاتمرون کے معنی ہین مشورہ کرتے ہین مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان الملا یاتمرون بک رِدْءًا عَوْنًا يُقَالُ قَدْ رَدَاْتُهٗ

علٰی صَنْعَتِہٖ اَیْ اَعَنْتہٗ عَلَیْھَا یعنے ردأ کے معنے ہین مدد دینے کہا جاتا ہے قدار داتہ یعنے مدد کی مین نے سکو اور پر کام اسکے کے وَالْجِذْوَۃُ قِطْعَۃٌ غَلِیْظَۃٌ مِنَ الْخَشَبِ لَیْسَ فِیْھَا لَھَبٌ یعنے جذوہ کے معنے ہین ایک ٹکڑا موٹا لکڑی کا جسمین لپٹ نہ ہو لیکن انگارا سَنَشُدُّ سَنُعِیْنُکَ یعنے سنشد کے معنے ہین کہ ہم مدد کرینگے تجکو کُلَّمَا عَزَّزْتَ شَیْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَہٗ عَضُدًا جب تو کسی چیز کو قوی کرے تو تو نے اسکے واسطے بازو گردانا **ف** یہ سب تفسیرین ابن عباس رض سے مروی ہین وَقَالَ غَیْرُہٗ کُلُّ مَالَمْ یَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْفِیْہٖ تَمْتَمَۃٌ اَوْفَاْفَاۃٌ فَھِیَ عُقْدَۃٌ یعنے اور ابن عباس کے غیر نے کہا یعنے آیت واحلل عقدۃ من لسانی کی تفسیر مین کہ گرہ زبان مین یہ ہے کہ نہ بول سکے ساتھ حرف کے یا ہو وے اسمین تردد حرف تے مین یا ہووے تردد حرف فے مین یعنے تا اور فا زبان سے نہ نکل سکے پس یہ گرہ ہے اَزْرِیْ ظَھْرِیْ یعنے ازری کے معنے ہین پیٹھ میری **ف** مراد تفسیر اس آیت کی ہے واشدد بہ ازری فَیُسْحِتَکُمْ فَیُھْلِکَکُمْ یعنے فیسحتکم کے معنے ہین کہ پس ہلاک کرے تمکو اَلْمُثْلٰی تَاْنِیْثُ الْاَمْثَلِ یَقُوْلُ بِدِیْنِکُمْ یُقَالُ خُذِ الْمُثْلٰی خُذِ الْاَمْثَلَ مراد تفسیر اس آیت کی ہے ویذہبا بطریقتکم المثلی کہ مثلی تانیث امثل کی ہے جو اسم تفضیل ہے کہتا ہے کہ چاہتے ہین کہ تمہارا عمدہ دین لے جاوین کہا جاتا ہے یعنے یہ صیغہ مذکر اور مونث کا ساتھ اپنی معنے کے مستعمل ہے ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا یُقَالُ ھَلْ اَتَیْتَ الصَّفَّ الْیَوْمَ یَعْنِی الْمُصَلّٰی الَّذِیْ یُصَلّٰی فِیْہِ یعنے اس آیت کے یہ معنے ہین کہ آؤ قطار باندھکر اور اسکی واسطے معنے اور ہین انکے اس قول سے ہل اتیت الصف الخ یعنے کیا آج تو صف مین آیا تھا یعنے عید گاہ مین جسمین نماز پڑھی جاتی ہے فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ خَوْفًا فَذَھَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِیْفَۃٍ لِکَسْرَۃِ الْخَاءِ یعنے فاوجس کے معنے ہین کہ اپنے دل مین خوف پایا پس دور ہوئی واو خیفہ سے واسطے زیر خا کے یعنے اصل خیفہ کی خوف ہے پس حذف ہوئے واو واسطے کسرہ خ کے پھر اسکی جگہ مین لے لائی گئی واسطے مناسب ہونے یا کے کسرہ کو فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ عَلٰی جُذُوْعٍ یعنے کلمہ فی کا اس آیت مین ساتھ معنے علے کے ہے خَطْبُکَ بَالُکَ یعنے خطبک کے معنے ہین حال تیرا **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے فما خطبک یا سامری مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّہٗ مِسَاسًا **ف** اور مراد یہ ہے کہ موسے ع نے انکو حکم کیا کہ نہ اسکے ساتھ کہاوین اور نہ اس سے ملین جلین اور نام سامری کا موسے بن ظفر ہے اور وہ ان لوگون مین سے ہے جو گائے کو پوجتے تھے لَنَنْسِفَنَّہٗ لَنُذْرِیَنَّہٗ یعنے تنسفنہ کے معنے ہین لنذرینہ یعنے پھر ڈالدینگے ہم اسکو دریا مین اَلضُّحٰی اَلْحَرُّ یعنے ضحی کے معنے ہین گرمی **ف** مراد تفسیر اس آیت کی وانک لا تظما فیہا ولا تضحی یعنے نہ تجھکو اس مین پیاس لگیگی اور نہ دہوپ قُصِّیْہِ اتَّبِعِیْ اَثَرَہٗ یعنے قصیہ کے معنے ہین کہ اسکے پیچھے جا **ف** مراد اس

خذ المثلی خذ الامثل

اس آیت کی تفسیر ہے وقالت لاختہ قصیہ وقد یکون ان تقص الکلام نحن نقص علیک یعنے کبھی قصیہ کے
معنے ہوتے ہین بیان کرنا کلام کا جیسے کہ خداتعالے نے فرمایا کہ ہم بیان کرتے ہین تجہپر عن جنب عن بعد یعنے
عن جنب کے معنے ہین دور سے ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فبصرت بہ عن جنب وعن جنابۃ وعن اجتناب
واحد یعنے ان تینون لفظون کے ایک معنے ہین وقال مجاہد علی قدر موعد یعنے اور کہا مجاہد نے کہ
علی قدر کے معنے ہین وعدے پر ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے علی قدر یا موسے لا تنیا لا تضعفا یعنے
لاتنیا کے معنے ہین نہ سستی کرو میرے ذکر مین ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولا تنیا فی ذکری مکانا
سوی منصف بینہم یعنے مکانا سوی کے معنے ہین درمیانی جگہہ کہ انکے درمیان ہو یبسا یابسا یعنے
یبسا کے معنے ہین خشک ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فاضرب لہم طریقا فی البحر یبسا من زینۃ القوم
الحلی الذی استعاروا من ال فرعون یعنے زینۃ القوم کے معنے ہین زیور جو عاریت لیا تہا اونہون نے
فرعون کی قوم سے ف قتادہ سے روایت ہے کہ خداتعالے نے موسے ؑ کے واسطے تیس راتین مقرر کی تہین پہر
تمام کیا اونکو ساتہہ دس راتون کے پہر جب تیس راتین گذر چلین تو سامری نے بنی اسرائیل سے کہا کہ سوائے اسکے
نہین کہ جو مصیبت تمکو پہونچی ہے یہ عقوبت ہے اس زیور کی جو تمہارے ساتہہ ہے اور اونہون نے شادی
کے بہانے فرعون کی قوم سے زیور مانگا تہا تو اونہون نے وہ سب زیور سامری کو دیدیا اُسنے اسکو گلا کر بچہڑے کی صورت
بنائی اور اُسنے جبرائیل کے گہوڑی کی قدم کے تلے سے ایک مٹہی مٹی لی ہوئی تہی اسکو ڈالدیا تو وہ آواز
کرنے لگا رفتہ ، ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولکنا حملنا اوزارا من زینۃ القوم فقذفنہا القیتہا یعنے
قذفنہا کے معنے ہین کہ ہمنے اسکو ڈالا ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فقبضت قبضۃ من اثر الرسول فنبذتہا
القی صنع یعنے القی کے معنے ہین بنایا سامری نے ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فکذلک القی السامری
فنسی موسی ہم یقولونہ اخطا الرب یعنے نسی موسی کے معنے ہین کہ سامری اسکی تابعدار کہتے تہے کہ موسے ؑ
خدا سے چوک کر اور جگہہ چلا گیا ان لا یرجع الیہم قولا فی العجل یعنے یہ آیت بچہڑے کے حق مین ہے کہ کیا
وہ نہین جانتے کہ بچہڑا انکی طرف قول کو نہین پہیرتا یعنی انکی بات کا جواب نہین دیتا ف اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتہہ ان
تفسیرون کے طرف اسچیز کے کہ واقع ہوئی واسطے موسے ؑ کے بیچ نکلنے اسکے کے طرف مدین کے پہر بیچ
رجوع کرنے اسکے کے طرف مصر کے پہر بیچ اخبار اسکی کے ساتہہ فرعون کے پہر بیچ غرق ہونے فرعون کی
پہر بیچ جانے موسے ؑ کے طرف کوہ طور کے پہر بیچ عبادت کرنے بنی اسرائیل کے بچہڑے کو اور شاید ان
مین سے کوئی چیز اسکی شرط پر ثابت نہین ہوئی اور زیادہ تر صحیح اس باب مین وہ حدیث ہے جو ابن عباس سے
روایت ہے بیچ حدیث فتون کے بقدر تین ورقون کے اور وہ بیچ تفسیر طہ کے ہے نزدیک اوسکے اور

یہ سب تفسیرین موسے ع کے قصے سے متعلق ہین پس یہی ہے وجہ مناسبت ان تفسیرون کی باب سے (فتح)
حدثنا هدبة بن خالد ثنا همام ثنا قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن صعصعة
ان نبي الله صلى الله عليه وسلم حدثهم عن ليلة اسري به حتى اتى السماء الخامسة فاذا هرون
قال هذا هرون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح
تابعه ثابت وعباد بن ابي علي عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ مالک بن صعصعہ سے
روایت ہے کہ حدیث بیان کی ان سے حضرت م نے معراج کی رات سے یہانتک کہ پانچوین آسمان پر پہنچے تو ناگہان
دیکھا کہ ہارون ع ہین تو جبرائیل ع نے کہا کہ یہ ہارون ع ہین انکو سلام کرو مین نے انکو سلام کیا انہنے سلام
کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا ف اس حدیث مین ہارون ع کا ذکر ہے پس یہی
وجہ ہے مطابقت حدیث کی ساتھ ترجمہ کے **باب** وقال رجل مؤمن من آل فرعون يكتم
ايمانه الى قوله من هو مسرف كذاب یعنے کہا ایک مرد ایماندار نے فرعون کی قوم سے جو اپنے
ایمان کو چھپاتا تھا کہ کیا قتل کرتے ہو تم ایک مرد کو اسپر کہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور لایا تمہارے پاس
کھلی نشانیان تمہارے رب کی مسرف کذاب تک ف بعض کہتے ہین کہ وہ یوشع بن نون ہین اور یہ بعید ہے
اسواسطے کہ یوشع ع یوسف ع کی اولاد سے ہے اور صحیح یہ ہے کہ ایماندار مذکور فرعون کی قوم سے تھا اور
استدلال کیا ہے طبری نے واسطے اسکے کہ اگر وہ بنی اسرائیل سے ہوتا تو فرعون اسکا کلام نہ سنتا اور بعضے
کہتے ہین کہ وہ فرعون کے چچا کا بیٹا تھا اور بعضے کہتے ہین نام اسکا شمعان تھا (فتح) **باب** قول
الله عز وجل وهل اتاك حديث موسى وكلم الله موسى تكليما باب ہے بیان مین اس آیت کے
کہ کیا نہین پہنچی تجھکو خبر موسے ع کی اور کلام کیا خدا تعالے نے موسے ع سے کلام کرنا حدثنا ابراهيم
ثنا هشام بن يوسف ثنا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال
قال النبي صلى الله عليه وسلم ليلة اسري بي رأيت موسى واذا هو رجل ضرب رجل كانه من رجال
شنوءة ورأيت عيسى فاذا هو رجل ربعة احمر كانما خرج من ديماس وانا اشبه
ولد ابراهيم صلى الله عليه وسلم به ثم اتيت باناءين في احدهما لبن وفي الآخر خمر
فقال اشرب ايهما شئت فاخذت اللبن فشربته فقيل اخذت الفطرة اما انك
لو اخذت الخمر غوت امتك ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ معراج کی
رات مین نے موسے ع کو دیکھا تو ناگہان وہ دبلا پتلا مرد ہے سیدھے بال والا جیسے قوم شنوءہ کی مرد اور مین نے
نے عیسے ع کو دیکھا تو ناگہان وہ مرد ہے میانہ قد سرخ رنگ والا جیسے وہ دیماس یعنی حمام سے نکلا اور مین ابراہیم

سے اسکی اولاد مین زیادہ مشابہ ہون اور میرے سامنے دو پیالے لائی گئی ایک پیالے مین دودھ تہا اور ایک پیالے مین شراب تو جبرائیل ع نے کہا کہ پی لے جسکو چاہے دونون مین سے تو مین نے دودھ لیکر پی لیا تو کہا گیا یعنے حکم ہوا تو نے پیدایشی دین پایا خبردار ہو اگر تو شراب لیتا تو تیری امت گمراہ ہوجاتی **ف** اس حدیث کی شرح معراج مین آویگی **حدثنا** محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة عن قتادة قال سمعت ابا العالية ثنا ابن عم نبيكم يعني ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لعبد يقول انا خير من يونس ابن متى ونسبه الى ابيه وذكر النبي صلى الله عليه وسلم ليلة اسري به فقال موسى ادم طوال كانه من رجال شنوءة وقال عيسى جعد مربوع وذكر مالكا خازن النار وذكر الدجال ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کو لائق نہین کہ کہے کہ مین بہتر ہون یونس بن متی سے اور نسبت کیا ہے اونہی نے یونس کو طرف باپ کی اور ذکر کیا حضرت ص نے معراج کی رات کو سو فرمایا کہ موسے ع گندم گون دراز قد ہے جیسے شنوءہ کی قوم کے اور فرمایا کہ عیسے ع گھنگرالے بال والا میانہ قد ہے اور ذکر کیا حضرت ص نے مالک دوزخ کے دربان کو اور دجال کو **حدثنا** علی بن عبد الله ثنا سفين ثنا ايوب السختياني عن ابن سعيد بن جبير عن ابيه عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة وجدهم يصومون يوما يعني يوم عاشوراء فقالوا هذا يوم عظيم وهو يوم نجى الله فيه موسى واغرق ال فرعون فصام موسى شكرا لله فقال انا اولى بموسى منهم فصامه وامر بصيامه ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ مین تشریف لائے تو پایا یہود کو کہ عاشورا کا یعنے محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکہتے ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دن بڑا ہے اور وہ دن ہے کہ نجات دی اسمین اللہ تعالے نے موسی ع کو اور غرق کیا فرعون کی قوم کو تو روزہ رکہا اوس دن موسے ع نے واسطے ادا کرنے شکر اللہ تعالے کے سو فرمایا کہ مین لائق تر ہون ساتہہ موسے ع کے یہود سے **ف** اسکی شرح روزے کے بیان مین گذر چکی ہے **باب** قول الله عز وجل "وواعدنا موسى ثلثين ليلة الى قوله وانا اول المؤمنين" باب ہے اس بیان مین کہ خدا تعالے نے فرمایا کہ وعدہ کیا ہمنے موسے ع سے تیس رات کا کہ کوہ طور پر ہے اور تمام کیا ہمنے اونکو ساتہہ دس روز کے اول المومنین تک **ف** اسمین اشارہ ہے کہ وعدہ دوبار واقع ہوا یقال دكه زلزله یعنے دکہ کے معنی ہین زلزلہ **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے وحملت الارض والجبال فدكتا دكة واحدة فدكتا فدككن جعل الجبال كالواحدة كما قال الله تعالى ان السموت والارض كانتا رتقا ولم يقل كن رتقا ملتصقتين یعنے دکتا صیغہ تثنیہ کا ہے اور جبال

صیغہ جمع کا ہے اور قیاس چاہتا ہے کہ دلگن دکہ کہا جاتا لیکن گردانا گیا جبال کو بیچ صیغہ واحد کے اور اسی طرح ارض
بھی صیغہ واحد کا ہے تو دونوں کو تثنیہ کے صیغے سے لایا گیا جیسے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ آسمان اور زمین دونو
منہ بند تھے یہاں بھی تثنیہ کا صیغہ لایا گیا اگرچہ قیاس چاہتا تھا کہ جمع کا صیغہ ہو اور رتقا کے معنے میں جڑے ہوئے
اور منہ بند اور آپس میں ملے ہوئے **ف** ذکر کیا ہے اسکو بخاری نے واسطے استطراد کے سو سطر کہ اسکو موسےؑ کے
قصے سے کچھ تعلق نہیں ابو عبیدہؓ نے کہا کہ رتق اس چیز کو کہتے ہیں کہ جسمیں کوئی سوراخ نہ ہو پھر کھولا اللہ تعالےٰ
نے آسمان کو ساتھ مینہ کے اور زمین کو ساتھ درختوں کے اُشْرِبُوْا ثَوْبٌ مُشْرَبٌ مَصْبُوْغٌ یہ اشارہ ہے
طرف اسکے کہ اشربوا شرب سے نہیں جسکے معنی پینے کے ہیں بلکہ وہ اس قبیل سے ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ثوب مشرب یعنی
کپڑا رنگا ہوا اور ابو عبیدہ نے کہا کہ معنے اسکے پینے ہی کے ہیں قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْبَجَسَتْ اِنْفَجَرَتْ
یعنی ابن عباسؓ نے کہا کہ انبجست کے معنے جاری ہونے کے ہیں وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ رَفَعْنَا یعنی اس آیت کے
معنے ہیں کہ ہمنے پہاڑ کو اٹھایا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ
مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ جُزِیَ بِصَعْقَةِ
الطُّوْرِ ترجمہ ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت
میں بیہوش ہو جاوینگے تو اول میں ہوش میں آؤنگا تو میں موسےؑ کو اسطرح دیکھونگا کہ عرش کا ایک پایہ پکڑے
ہیں اسکے پایوں سے سو میں نہیں جانتا کہ موسےؑ مجھسے پہلے ہوش میں آئے یا کوہ طور کی بیہوشی انکی مجرا
ہوگئی **ف** اس حدیث کی شرح عنقریب آتی ہے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ
لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا رضی نہ ہوتی تو کبھی کوئی عورت
اپنے خاوند کی خیانت اور بدخواہی نہ کرتی **ف** اسکی شرح پہلے گذر چکی **بَابٌ** یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور
وہ مانند فصل کے ہے پہلے باب سے اور تعلق اسکا ساتھ اسکے ظاہر ہے طُوْفَانٌ مِّنَ السَّيْلِ یعنی طوفان
کے معنے ہیں پانی کا سیل یعنی غرقاب وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيْرِ الطُّوْفَانُ یعنی بہت مرے کو بھی طوفان
کہا جاتا ہے **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے وارسلنا علیہم الطوفان اَلْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ
الْحَلَمِ قمل کے معنے ہیں چچڑی کہ مشابہ ہوتی ہے چھوٹی جوں کو حقیق حق یعنی حقیق کے معنے میں حق
سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِيْ يَدِهٖ یعنی جو پچتاوے اسکے حق میں کہا جاتا ہے سقط فی یدہ **ف** مراد ان دونوں

آیتون کی تفسیر ہے حقیق علی لما سقط فی ایدیہم باب حدیث الخضر مع موسیٰ علیہما السلام باب بیان
مین حدیث خضر کی ساتھ موسے ؑ کے حدثنا عمرو بن محمد ثنا یعقوب بن ابراہیم ثنا ابی عن
صالح عن ابن شہاب ان عبید اللہ بن عبد اللہ اخبرہ عن ابن عباس انہ تماری ہو والحر
بن قیس الفزاری فی صاحب موسیٰ قال ابن عباس ہو خضر فمر بہما ابی بن کعب فدعاہ ابن
عباس فقال انی تماریت انا وصاحبی ہذا فی صاحب موسیٰ الذی سأل السبیل الی لقیہ
ہل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یذکر شأنہ قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول بینما موسیٰ فی ملأ بنی اسرائیل جاءہ رجل فقال ہل تعلم احدا اعلم منک قال لا
فاوحی اللہ الی موسیٰ بلیٰ عبدنا خضر فسأل موسیٰ السبیل الیہ فجعل لہ الحوت آیۃ وقیل لہ اذا فقدت
الحوت فارجع فانک ستلقاہ فکان یتبع اثر الحوت فی البحر فقال لموسیٰ فتاہ ارایت اذ اوینا
الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ قال موسیٰ علیہ السلام
ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی آثارہما قصصا فوجدا خضرا فکان من شانہما الذی قص اللہ
عز وجل فی کتابہ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ ابن عباس اور حر بن قیس رض دونو جھگڑے
موسیٰ ؑ کے ساتھی مین کہ وہ کون ہے ابن عباس رض نے کہا کہ وہ خضر ہین یعنی اور حر نے کہا کہ کوئی اور ہے تو
ابی بن کعب اونکے پاس سے گذرے تو ابن عباس رض نے اونکو بلایا سو کہا کہ جھگڑا کیا ہے مین نے اور میرے
اس ساتھی نے موسے ؑ کے ساتھی کے حق مین جسنے اسکی ملاقات کی طرف راہ پوچھی تھی کیا تو نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اسکا حال بیان کرتے تھے ابی بن کعب نے کہا کہ ہان مینے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس حالت مین کہ موسے ؑ بنی اسرائیل کی ایک جماعت مین تھے
یعنے خطبہ پڑھتے تھے کہ ناگہان انکے پاس ایک مرد آیا تو اسنے کہا کہ کیا کسی کو آپ سے زیادہ عالم جانتا
ہے موسے ؑ نے کہا کہ نہین تو خدا تعالے نے موسے ؑ کی طرف وحی کی کہ کیون نہین ہمارا ایک بندہ خضر
ہے جو تجھسے زیادہ عالم ہے تو موسے ؑ نے اسکی راہ پوچھی تو گردانی گئی واسطے اسکے ایک مچھلی نشانی اور اسکو
کہا گیا کہ جب تو مچھلی کو گم کرے تو پلٹ آ مقرر تو اس سے ملے گا تو موسے ؑ انتظار کرتے تھے کہ دریا مین
مچھلی کہان گم ہوتی ہے تو موسے ؑ سے انکے خادم نے کہا کہ بھلا بتلایئے تو کہ جب ہم آئے تھے پتھر تک
تو مین بھول گیا آپ سے مچھلی کا قصہ کہنا اور نہین بھلایا مجھکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے تو موسے ؑ
نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے پاؤن پلٹے تو دونون نے خضر ؑ کو پایا پس تھا حال انکے
سے جو خدا تعالے نے اپنی کتاب مین بیان کیا حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفیان

ثنا عمرو بن دينار اخبرني سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس ان نوفا البكالي ان موسى صاحب
الخضر ليس هو موسى بني اسرائيل انما هو موسى اخر فقال كذب عدو الله حدثنا ابي بن كعب
عن النبي صلى الله عليه وسلم ان موسى قام خطيبا في بني اسرائيل فسئل اي الناس اعلم فقال انا
فعتب الله عليه اذ لم يرد العلم اليه قال له بلى لي عبد بمجمع البحرين هو اعلم منك قال اي رب
ومن لي به وربما قال سفيان اي رب وكيف لي به قال تاخذ حوتا فتجعله في مكتل حيث ما فقدته
الحوت فهو ثم وربما قال فهو ثمه فاخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق هو وفتاه يوشع بن نون
حتى اذا اتيا الصخرة وضعا رءوسهما فرقد موسى واضطرب الحوت فخرج فسقط في البحر فاتخذ
سبيله في البحر سربا فامسك الله عن الحوت جرية الماء فصار مثل الطاق فقال هكذا مثل
الطاق فانطلقا يمشيان بقية ليلتهما ويومهما حتى اذا كان من الغد قال لفتاه اتنا غداءنا
لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا ولم يجد موسى النصب حتى جاوز حيث امره الله قال له فتاه ارايت
اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت وما انسانيه الا الشيطان ان اذكره واتخذ سبيله في
البحر عجبا فكان للحوت سربا ولهما عجبا قال له موسى ذلك ما كنا نبغ فارتدا على اثارهما قصصا
رجعا يقصان اثارهما حتى انتهيا الى الصخرة فاذا رجل مسجى بثوب فسلم موسى فرد عليه فقال
واني بارضك السلام قال انا موسى قال موسى بني اسرائيل قال نعم اتيتك لتعلمني مما علمت
رشدا قال يا موسى اني على علم من علم الله علمنيه الله لا تعلمه وانت على علم من علم الله
علمكه الله لا اعلمه قال هل اتبعك قال انك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم
تحط به خبرا الى قوله امرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت بهما سفينة كلموهم ان
يحملوهم فعرفوا الخضر فحملوه بغير نول فلما ركبا في السفينة جاء عصفور فوقع على حرف السفينة
فنقر في البحر نقرة او نقرتين قال له الخضر يا موسى ما نقص علمي وعلمك من علم الله الا مثل
ما نقص هذا العصفور بمنقاره من البحر اذ اخذ الفاس فنزع لوحا فلم يفجا موسى الا وقد قلع
لوحا بالقدوم فقال له موسى ما صنعت قوم حملونا بغير نول عمدت الى سفينتهم فخرقتها
لتغرق اهلها لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني
بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا فكانت الاولى من موسى نسيانا فلما خرجا من
البحر مروا بغلام يلعب مع الصبيان فاخذ الخضر براسه فقلعه بيده هكذا واوما سفيان
باطراف اصابعه كانه يقطف شيئا فقال له موسى اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت

شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا
تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا
أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ مَائِلًا أَوْمٰى بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَشَارَ
سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْئًا إِلَى فَوْقُ وَلَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَائِلًا إِلَّا مَرَّةً قَالَ قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا
وَلَمْ يُضَيِّفُونَا عَمَدْتَ إِلٰى حَائِطِهِمْ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ
سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسٰى كَانَ
صَبَرَ نَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللهُ مُوسٰى لَوْ كَانَ
صَبَرَ فَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ
صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ
مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ
فَقَالَ مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مین نے ابن عباس رض سے کہا کہ نوف بکالی گمان کرتا ہے کہ مقرر موسے ع
ساتھی خضر کا نہین موسے بنی اسرائیل کا سوائے اسکی کچھ نہین کہ وہ اور موسے ہے تو ابن عباس رض نے کہا
کہ خدا کا دشمن جھوٹا ہے حدیث بیان کی ہمکو ابی بن کعب نے حضرت ص سے کہ البتہ موسے ع بنی اسرائیل کی
قوم مین کھڑے خطبہ پڑھتے تھے تو کسی نے پوچھا کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہے موسے ع نے کہا کہ مین
ہون سو خدا تعالے نے اُنپر غصہ کیا اس واسطے کہ موسے ع نے خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا یعنے یون نہ کہا
واللہ اعلم پھر خدا تعالے نے موسے ع کو کہا کہ بلکہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤن کے سنگم پاس کہ وہ
تجھسے زیادہ عالم ہے تو موسے ع نے کہا کہ اے رب میرا اور اسکا کیونکر ملاپ ہو خدا تعالے نے فرمایا
کہ تو اپنے پاس ایک بھنی ہوئی مچھلی لے پھر اسکو ٹوکری مین رکھ سو جہان وہ مچھلی تجھسے گم ہو جائے
تو وہ اس مکان مین ہوگا موسے ع نے ایک مچھلی لی پھر ٹوکری مین رکھا پھر روانہ ہوئے اور ساتھ
اپنے خادم یعنے یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہانتک کہ جب سنگم کے پتھر پاس پہنچے تو دونو صاحب
سر جھکا کر سو گئے اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے ٹوکری مین پھڑکی اور اس سے نکلکر دریا مین گر پڑی
اور اسنے دریا مین اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا تعالے نے جہان سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند
کر رکھا تو وہ طاق سا ہو گیا پس کہا راوی نے اسطرح مانند طاق کے پھر دونون چلے جتنا کہ رات اور
دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا تو موسے ع نے اپنی خادم کو کہا کہ ہمکو ناشتہ دو البتہ ہمنے اس سفر

تکلیف پائی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک اس مکان سے جسکو خدا تعالے نے فرمایا آگے نہ بڑھے تھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے بھلا یہ تو بتلایئے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو مین بھول گیا آپ سے مچھلی کا قصہ کہنا اور نہین بھلایا مجھکو مچھلی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجھکو تعجب ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسے ع اور اونکے خادم کو تعجب ہوا تو موسے ع نے اس سے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے پاؤن پھرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سو دونون پھرے قدم پر قدم ڈالتے یہانتک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک وہان دیکھا کہ ایک مرد ہے کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اسکو موسے ع نے سو خضر ع نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تیرے ملک مین سلام کہان یعنے اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیونکر کہا کہ موسے ہون خضر ع نے کہا کہ کیا تو قوم بنی اسرائیل کا موسے ہے موسے ع نے کہا کہ ہان مین تیرے پاس آیا ہون کہ تو مجھکو سکھلا وے جو خدا تعالے نے تجھکو سکھلایا ہے خضر ع نے کہا کہ اے موسے خدا تعالے کے بے شمار علم سے مجھکو ایک علم ہے خدا تعالے نے مجھکو سکھلایا ہے کہ تو اس علم کو نہین جانتا اور تجھکو خدا تعالے کے علم سے ایک علم ہے خدا تعالے نے تجھکو سکھایا ہے کہ مین اسکو نہین جانتا موسے ع نے کہا کہ کیا مین تیرے ساتھ رہون خضر ع نے کہا کہ میرے ساتھ تو البتہ نہ ٹھیر سکے گا اور کیونکر ٹھیرے تو دیکھ کر ایک چیز جو تیرے قابو مین نہین ی سمجھ اسکے آخر تک پھر دونون روانہ ہوئے دریا کے کنارے کنارے چلے جاتے تھے تو ادھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والون سے تینون آدمیون کے چڑھانے کے لیے بات چیت کی تو وے پہچان گئے خضر ع کو تو وے بدون کرایہ لیے چڑھا لے گئے پھر جب ناؤ پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا آئی اور ناؤ کے ایک کنارے پر بیٹھ گئی سو اوسنے ایک یا دو بار دریا مین چونچ ڈبائی تو خضر ع نے موسے ع سے کہا کہ نہین ہے میرا علم اور تیرا علم خدا تعالے کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا اس چڑیا نے دریا سے پانی گھٹایا یعنے خدا تعالے کا علم مثل سمندر کے ہے اور ہمارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑیا نے اپنی چونچ مین اوٹھایا ناگہان خضر ع نے بسولی سے کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا سو نہ دیر کی موسے ع نے مگر کہ خضر نے بسولی سے ایک تختہ نکال ڈالا تو موسے ع نے کہا کہ تو نے کیا کیا یہ لوگ ہین کہ انہون نے ہمکو بدون کرایہ چڑھا لیا تو نے انکی ناؤ کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تاکہ اوسکے لوگون کو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجھسے ہوئی حضرت ع نے کہا کہ مین نے تجھسے نہ کہا تھا کہ تو مجھکو میرے ساتھ رہا نہ جاوے گا موسے ع نے کہا کہ مجھکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھپر مشکل نہ ڈال یعنے مین نے بھول سے کہا معاف کیجیے راوی نے کہا کہ حضرت ع نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسے ع

سے ہونے سے ہوا پہر جب دونون دریا سے نکلے تو ایک لڑکے پر گذرے کہ کہیل رہے لڑکون کے ساتہہ سو خضر ہنے اسکے سر کو اپنے ہاتہہ سے پکڑ لیا پہر اسکا سر اپنے ہاتہہ سے اکہاڑ ڈالا اسطرح اور اشارہ کیا سفیان راوی نے اپنی انگلیون سے جیسے وہ ایک چیز او چک لیتا ہے تو موسے ع نے اس سے کہا کہ کیا تونے مار ڈالا معصوم جان کو یعنے اسنے کسی کا خون نہ کیا تہا جسکے بدلے تو اسکو مارتا البتہ تجہسے برا کام ہوا خضر ع نے کہا کہ بہلا مینے تجہہ سے نہ کہہ دیا تہا کہ تو میرے ساتہہ نہ ٹہیر سکے گا موسے ع نے کہا کہ اگر مین تجہہ سے کوئی بات پوچہون اسکے بعد تو مجہکو اپنے ساتہہ نہ رکہیو تو نے میرا عذر بہت مانا پہر دونون چلے یہانتک کہ جب ایک بستی والون کے پاس پہونچے تو ان لوگون سے کہانا مانگا ان لوگون نے انکی مہمانی نہ کی تو دونون نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تہی راوی نے کہا کہ وہ جہک رہی تہی تو خضر ع نے اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا سو اوسکو سیدہا کہڑا کر دیا اور اشارہ کیا سفیان نے جیسے ہاتہہ پہیرتا ہے ایک چیز کو اوپر کیطرف اوی کہتا ہے کہ نہین سنا مینے سفیان سے ذکر مائلکا مگر ایک بار موسے ع نے کہا کہ یہ لوگ مین کہ ہم انکے پاس آئے سو انہون نے نہ ہم کو کہانا کہلایا نہ ہماری ضیافت کی تو نے انکی دیوار کیطرف قصد کیا اگر تو چاہتا تو دیوار سیدہی کر دینے کی مزدوری لیتا خضر ع نے کہا اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہے سو اب مین بتلاؤن تجہکو بیان ان تینون باتون کا جسپر تو صبر کر سکا پہر حضرت ص نے فرمایا کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسے ع صبر کرتے تو بہت قصہ انکا ہم کو معلوم ہوتا سفیان نے کہا کہ حضرت ص نے فرمایا کہ خدا رحم کرے موسیٰ پر اگر صبر کرتے تو انکا بہت قصہ ہمکو معلوم ہوتا اور ابن عباس نے کہا آیت وکان وراءہم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا میں وراءہم کے بدلے اما مہم پڑہا ہے اور لڑکا تو کافر تہا اور اسکے ماں باپ ایماندار تہے **ف** اسکی شرح تفسیر سورہ کہف مین آویگی لحل ۱۲ ثنا محمد بن سعید الاصبھانی ثنا ابن المبارک عن معمر عن ھمام بن منبہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال انما سمی الخضر لانہ جلس علی فروۃ بیضاء فاذا ھی تھتز من خلفہ خضراء ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسیواسطے خضر کہا گیا کہ صاف چٹی زمین انکے بیٹہنے سے نیچے سرسبز ہوگئی **ف** اور تعلق اسکا ساتہہ باب کے ظاہر ہے بہت ذکر خضر ع کے سبب سے بیچ اسکے اور مجاہد سے روایت ہے کہ خضر ع کو خضر اسواسطے کہا گیا کہ جب وہ نماز پڑہتا تہا تو جو اسکے گرد ہوتا تہا وہ سرسبز ہو جاتا تہا اور تحقیق اختلاف کیا گیا ہے بیچ نام اسکے کے اور بیچ نسب اسکی کے اور پیغمبری اسکی کے اور عمر اسکی کے پس کہا وہب بن منبہ نے کہ اسکا نام بلیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نام اسکا الیاس ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عابر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خضر ون ہے اور پہلی بات بہت ثابت ہے ابن ملکان بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بنابر اسکے پس پیدائش اسکی ابراہیم ع سے پہلے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکی

۲ حدثنا علی بن خشرم حدثنا سفیان بن عیینۃ الحدیث بطولہ [illegible]

پیدایش ابراہیمؑ سے پہلے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ آدمؑ کا صلبی بیٹا ہے اور کہا گیا ہے کہ اُسکے باپ کا نام ملکان ہے اور بعضے کہتے ہین کہ فرشتہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ فرعون کا بیٹا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا نواسہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ وہی ہے جسکو خدا تعالٰے نے سو برس مار کر پہر جلایا تہا پس نہ مریگا یہانتک کہ صور پہونکا جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ جو شخص دجال سے جہگڑے گا وہ خضر ہے اور جعفر صادق سے روایت ہے کہ ذو القرنین کا ایک فرشتہ یار تہا تو ذو القرنین نے اُسے کہا کہ مجھکو کوئی ایسی چیز بتلا جس سے میری عمر دراز ہو جاوے تو اُسنے اسکو آب حیات کا چشمہ بتلایا اور وہ اندہیرے کے اندر تہا تو ذو القرنین اسکی طرف چلا اور خضر اُسکے اگاڑی لشکر مین تہا تو آب حیات کو خضرؑ نے پایا اور ذو القرنین کو ہاتہہ نہ آیا اور کعب احبار سے روایت ہے کہ چار پیغمبر زندہ ہین اہل ہین واسطے زمین والون کے دو زمین مین ہین خضر اور الیاس اور دو آسمان مین ہین ادریسؑ اور عیسےؑ اور بغوی وغیرہ اکثر اہل علم سے حکایت کی ہے کہ وہ پیغمبر ہین اور اسمین اختلاف ہے کہ وہ پیغمبر ہین یا نہین اور ایک گروہ نے کہا کہ وہ ولی ہے اور طبری نے اپنی تاریخ مین کہا کہ خضرؑ تہا بیچ فریدون کے بیچ قول عام اہل کتاب کے اور تہا اوپر مقدمے ذو القرنین اکبر کے اور نقاش نے بہت روایتین نقل کی ہین جو دلالت کرتی ہین اوپر زندہ رہنے اسکے کے لیکن کوئی چیز اُن مین سے لائق حجت کے نہین اور ابن عطیہ نے کہا کہ اگر زندہ ہوتا تو البتہ ہوتا واسطے اسکے بیچ ابتداء اسلام کے ظہور اور کوئی چیز اس سے ثابت نہین اور ثعلبی نے کہا کہ وہ زندہ ہے سب قولوں پر چہپا ہوا ہے آنکہون سے اور تحقیق بعضے کہتے ہین کہ نہ مریگا وہ مگر بیچ اخیر زمانے کے جبکہ اوٹہایا جاویگا قرآن قرطبی نے کہا کہ وہ پیغمبر ہے نزدیک جمہور کے اور آیت گواہی دیتی ہے ساتہ اسکے اسواسطے کہ پیغمبر نہین سیکہتا اپنے کم سے اور نیز باطن کی خبر سوائے پیغمبر کے کسی کو معلوم نہین ہوتی ابن صلاح نے کہا کہ خضر زندہ ہے نزدیک جمہور علماء کے اور علم ساتہ انکے ہین بیچ اسکے اور انکار تو صرف بعض قلیل محدثین نے کیا ہے اور نووی کا بہی یہی قول ہے اور اسنی یہ بات زیادہ کی ہے کہ یہ بات متفق علیہ ہے درمیان صوفیون کے اور اہل صلاح کے اور حکایتین اونکی ساتہہ دیکہنے اونکے کے اور جمع ہونیکے ساتہ اوسکے اکثر ہین اس سے کہ گنیجاوین اور جو لوگ کہتے ہین کہ خضر اب موجود نہین ہین یہ لوگ ہین بخاری اور ابراہیم حربی اور ابو جعفر اور ابو طاہر اور ابو بکر بن عربی اور ایک گروہ اور عمدہ تمسک انکا مشہور ہے جو ابن عمر اور جابر وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرتؐ نے اپنے اخیر زندگی مین فرمایا کہ جو لوگ آج زمین پر ہین سو برس تک اُن مین سے کوئی زندہ نہین رہیگا ابن عمرؓ نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ حضرتؐ کے قرن کا گذر جانا ہے اور جو کہتا ہے کہ وہ زندہ ہے اور یہ جواب دیتا ہے کہ وہ اسوقت دریا پر تہا یا مخصوص ہے حدیث سے جیسا کہ خاص کیا گیا ہے اس سے شیطان بالاتفاق اور جو لوگ کہ انکار کرتے ہین اونکی ایک دلیل یہ آیت ہے

وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد یعنے تجھ سے پہلے ہم نے کسی بشر کے واسطے ہمیشگی نہین کی اور ایک حدیث ابن عباس رض
کی حدیث ہی کہ کوئی پیغمبر نہین ہوا مگر کہ خدا تعالے نے اس سے عہد لیا ہے کہ اگر محمد م پیدا ہون تو اونکے ساتھ ایمان
لاوے اور اسکی مدد کرے اور کسی حدیث صحیح مین نہین آیا کہ خضر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپکے
ہمراہ جہاد کیا ہو اور حضرت صلعم نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ الٰہی اگر تو اس گروہ کو ہلاک کر دے گا تو پہر زمین مین
تیری عبادت نہ ہو گی پس اگر خضر ع موجود ہوتا تو یہ نفی صحیح نہ ہوتی اور نیز حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہمنے چاہا کہ موسی ع
صبر کرتے تو اونکا بہت قصہ ہمکو معلوم ہوتا اگر خضر ع زندہ ہوتا تو یہ آرزو اچہی نہ ہوتی اور البتہ حاضر ہوتا اور
اونکو عجائبات دکہاتا اور یہ بہت باعث تہا واسطے ایمان لانے کا فرون کے خاصکر واسطے اہل کتاب کے اور ایک حدیث
مین آیا ہے کہ خضر حضرت صلعم کے پاس آیا لیکن وہ حدیث ضعیف ہے اور ایک روایت مین ہی کہ ہر سال حج کے دنون مین
خضر اور الیاس جمع ہوتے اور ایک دوسرے کا سر مونڈتے تہے اور یہ حدیث بہی ضعیف ہے اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ وہ زمزم کا پانی ایکبار پیتے ہین اور آیندہ سال تک اونکو پیاس نہین لگتی اور یہ بہی ضعیف ہے اور بعضی روایتون
مین آیا ہے کہ بعضی اصحاب کی ساتھ خضر ع کے ملاقات ہوئی لیکن ان روایتون کی اسناد واہی ہی اور یعقوب بن سفیان
نے اپنی تاریخ مین اور ابو عروبہ نے ریاح بن عبیدہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ مینے ایک مرد کو دیکہا کہ عمر
ابن عبد العزیز رض کے ساتھ چلتا تہا اوسکے ہاتہ پر ٹیک لگا کر سو جب وہ پلٹا تو مین نے کہا کہ وہ مرد کون تہا کہا
کہ وہ میرا بہائی خضر ع تہا اسنے مجھکو بشارت دی کہ مین حاکم ہونگا اور عدل کرونگا نہین ڈر ہے ساتھ راویون
اسکے کے اور نہین واقع ہوئی واسطے میرے کوئی حدیث اب تک اور نہ کوئی اثر ساتھ سند جید کے سوائے اسکے
اور یہ سو برس کی حدیث کے معارض نہین اسواسطے کہ سو برس سے پہلے کا ذکر ہے (فتح) ملخصاً **باب** یہ باب بغیر ترجمہ
کے ہی اور وہ مانند فصل کے ہی پہلے باب سے اور تعلق اسکا ساتہ اوسکے ظاہر ہے **حدثنا** اسحٰق بن نصر ثنا
عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم قيل لبني اسرائيل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة فبدلوا فدخلوا يزحفون على استاههم
وقالوا حبة في شعرة ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ داخل ہو
دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو ہم مغفرت چاہتے ہین سو اونہون نے حکم بدل ڈالا تو دروازے مین داخل ہوئے
چوتڑون کو گہسیٹتے اور کہا دانہ بال مین بہتر ہے ف اسکی شرح سورہ اعراف کی تفسیر مین آویگی **حدثنا** اسحٰق
ابن ابراهيم ثنا روح بن عبادة ثنا عوف عن الحسن ومحمد وخلاس عن ابي هريرة قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان موسى كان رجلا حييا ستيرا لا يرى من جلده شيء استحياء منه فاذاه من
اذاه من بني اسرائيل فقالوا ما يتستر هذا التستر الا من عيب بجلده اما برص واما ادرة

وَلَمَّا اَفَتِہٖ وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّءَہٗ مِمَّا قَالُوْا لِمُوْسٰی فَخَلَا یَوْمًا وَحْدَہٗ فَوَضَعَ ثِیَابَہٗ عَلَی الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلٰی ثِیَابِہٖ لِیَاخُذَھَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِہٖ فَاَخَذَ مُوْسٰی عَصَاہُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرَاَوْہُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ وَاَبْرَاَہٗ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَہٗ فَلَبِسَہٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاہُ فَوَاللّٰہِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِہٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر موسے ع تہے مرد شرمناک بہت پردہ کرنے والے نہ دیکھی جاتی تہی انکے بدن سے کچھ چیز واسطے شرم کرنے انکے تو ایذا دی اسکو جسنے ایذا دی قوم بنی اسرائیل سے تو انہوں نے کہا کہ نہیں پردہ کرتا یہ پردہ کرنا مگر کسی عیب کے سبب سے کہ اوسکے بدن میں ہے یا سفید داغ یا باخا ے یعنی خصیہ پہولا یا کوئی اور آفت اور خدا نے چاہا کہ پاک کرے موسے ع کو اس چیز سے کہ اونہوں موسے ع کے حق میں کہی تو موسے ع ایک دن نہانے کے واسطے تنہا ہوئے سو اپنے کپڑے پتہر پر رکہے پہر غسل کیا پہر جب غسل سے فارغ ہوئے تو اپنے کپڑے لینے کے واسطے آگے بڑہے تو لے بہاگا پتہر اونکے کپڑے تو موسے ع نے اپنی لاٹھی لی اور پتہر کے پیچھے دوڑے سو کہنے لگے کہ میرے کپڑے چھوڑ اے پتہر میرے کپڑے چھوڑ اے پتہر یہانتک کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ تک پہنچا تو انہوں نے اونکو ننگا دیکہا نہایت بہتر خدا تعالیٰ کی مخلوق میں اور پاک تر اس عیب سے کہ کہتے تہے اور کہڑا ہو گیا پتہر سو موسے ع نے اپنے کپڑے لیے پہر اپنی لاٹھی سے پتہر کو مارنے لگے پس قسم ہے اللہ کی کہ مقرر پتہر پر البتہ نشان ہیں انکے مارنے کے اثر سے تین یا چار یا پانچ پس یہی مطلب ہے خدا تعالیٰ کے اس قول کا کہ اے ایمان والو تم نہ ہو ان لوگوں کی طرح جنہوں موسے ع کو ایذا دی سو پاک کیا اور بے عیب دیکھا یا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے کہ کہی اونہوں نے اور تہا نزدیک خدا تعالیٰ کے آبرو رکہتا **ف** یہ جو کہا کہ موسے ع کے بدن سے کوئی چیز نہ دیکھی جاتی تہی تو یہ مشعر ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایکدوسرے کے سامنے ننگا نہانا جائز تہا اونکی شرع میں اور موسے ع تو صرف حیا کے واسطے تنہا نہاتے تہے اور اس حدیث میں سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ننگے چلنا درست ہے اور یہ کہ جائز ہے دیکہنا طرف شرمگاہ کے وقت ضرورت کے جیسا کہ واسطے علاج کے یا واسطے اسکے مانند دوا کرنے کے یا بری ہونے کے عیب سے جیسے کہ میاں بی بی سے ایکدوسرے پر برص کا دعوی کرے کہ اسکو سفید داغ ہے تاکہ نکاح کو فسخ کرے اور وہ انکار کرے کہ مجھکو یہ عیب نہیں اور یہ کہ پیغمبر لوگ اپنی خلق اور پیدایش میں نہایت کمال پر ہیں اور یہ کہ جو نسبت کرے کسی پیغمبر کو پیغمبروں میں سے طرف نقص کے پیدایش میں تو بیشک اسنے اوسکو ایذا دی کہ اوسکے فاعل پر کفر کا خوف ہے اور اسمیں ظاہر ہے معجزہ واسطے حضرت موسے ع کے

اور یہ کہ آدمی پر بشریت غالب ہوتی ہے اسواسطے کہ موسے ع نے معلوم کیا کہ نہین لیجاوے گا پتہر کپڑے سکر مگر خدا
کے حکم سے اور باوجود اسکے معاملہ کیا اس سے معاملہ عاقل کا یہانتک کہ اسکو مارا اور احتمال ہے کہ مراد انکے بیان کرنا اور
معجزے کا ہو واسطے اپنی قوم کے ساتھہ تاثیر کرنے مارنے لاٹھی کے پتہر مین اور اس مین بیان ہے صبر کا کہ تھے
انبیا علیہم السلام صبر کرتے سے جاہلون پر اور اوٹھانے ایذا انکی کے اور آخر خدا تعالے نے اونکو ایذا دینے والون پر
غالب کیا اور طحاوی وغیرہ نے علی رض سے روایت کی ہے کہ آیت مذکور نازل ہوئی بیچ طعن کرنے بنی اسرائیل کے
موسے ع پر بسبب ہارون کے اسواسطے کہ متوجہ ہوا وہ ساتھہ اوسکے واسطے زیارت کے پس مر گئے ہارون اور دفنایا انکو
موسے ع نے تو بعضے بنی اسرائیل نے اسمین طعن کیا کہ تونے خود اسکو مار ڈالا ہے پس پاک کیا اونکو اللہ تعالے نے
بایں طور کہ ہارون ع کا بدن انکے سامنے اوٹہایا گیا اور حالانکہ وہ مردہ تہا تو اسنے بنی اسرائیل سے کلام کیا کہ مین اپنی موت
سے مرا ہون اور اسکی سند مین ضعف ہے اور اگر ثابت ہو تو نہ ہوگی اسمین وہ چیز کہ منع کرے کہ دونو فریق کے حق
مین اتری ہو واسطے صادق آنے اس بات کے کہ دونون نے موسے ع کو ایذا دی پس پاک کیا اونکو اللہ تعالے نے اس چیز
سے کہ اونہون نے کہی (فتح) حدثنا ابو الولید ثنا شعبۃ عن الاعمش سمعت ابا وائل سمعت
عبد اللہ قال قسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسما فقال رجل ان ہذہ لقسمۃ ما ارید بہا
وجہ اللہ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فغضب حتی رایت الغضب فی وجہہ ثم
قال یرحم اللہ موسی قد اوذی باکثر من ہذا فصبر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال بانٹا یعنے جنگ حنین کے دن تو ایک مرد نے یعنی منافق نے حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کیا کہ مقرر اس تقسیم سے کچھہ خدا تعالی کی رضامندی مقصود نہین تو مین نے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہوئے یہانتک کہ مین نے آپکے چہرے
مین غصہ دیکھا پہر فرمایا کہ خدا تعالے رحمت کرے موسے ع پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیا گیا تہا پر
اسنے صبر کیا ف اور غرض اس حدیث سے ذکر موسے ع کا ہے اور اسکی شرح فرض خمس مین گذر چکی ہے باب
یعکفون علی اصنام لہم یہ باب ہے تفسیر مین اس آیت کے کہ وہ یعنے بنی اسرائیل پوجنے مین لگے رہتے تھے اپنے بتون کے
متبر خسران یعنے متبر کے معنے مین ٹوٹا پانے والے ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے متبر ما ہم فیہ اور نہین تفسیر
کی بخاری نے آیت مذکور سے سوائے متبر کے پس کہا کہ متبر کے معنے ہین خسران یعنے ٹوٹا پانے والے ولیتبروا
یدمروا یعنے یتبروا کے معنی مین خراب کرین ما علوا غلبوا یعنے ما علوا کے معنے ہین جسجگہ غالب ہون ف
مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولیتبروا ما علوا تتبیرا اور ذکر کرنا اسکا اسجگہہ بطور استطراد کے ہے (فتح) حدثنا یحیی
ابن بکیر ثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد اللہ قال

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهُ اَطْيَبُهُ قَالُوْا اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے اور حضرت صلعم نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور عمدہ ہے صحابہ نے کہا کہ کیا آپ بکریاں چراتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اور کیا کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے جسنے بکریاں نہیں چرائیں **ف** اور اس مناسبت حدیث کی واسطے ترجمہ کے پس واسطے داخل ہونے موسے ع کے ہے حدیث کے عموم میں کہ کیا کوئی ایسا پیغمبر بھی ہے جسنے بکریاں نہیں چرائیں اور اس مناسبت ترجمہ کی واسطے حدیث کی پس نہیں ہے ظاہر اور جو میرے دل میں گذرتا ہے یہ ہے کہ تحقیق تھا درمیان تفسیر مذکور کے اور درمیان حدیث مذکور کے بیاض کہ خالی چھوڑا اسکو واسطے حدیث کے کہ داخل کرے ترجمہ میں اور ترجمہ صلاحیت رکھتا ہے واسطے حدیث جابر کے پھر ملایا گیا یہ بیاض جیسی کہ اسکی مثلوں میں اور مناسبت حدیث جابر رض کی واسطے قصے موسے ع کے آپکے اس قول کے عموم کی جہت سے ہے کہ کیا کوئی ایسا پیغمبر بھی ہے جسنے بکریاں نہیں چرائیں پس داخل ہوئے اس میں موسے بھی جیسے کہ اشارہ کیا ہے طرف اسکے ہماری استاد نے بلکہ ایک حدیث میں واقع ہوا ہے کہ البتہ پیغمبر کرکے بھیجے گئے موسے ع اور حالانکہ وہ بکریاں چراتے تھے اور اماموں نے کہا کہ حکمت بیچ چرانے پیغمبروں ع کے بکریوں کو یہ ہے کہ تا اپنی جانوں کو تواضع سکھاویں اور عادت کریں دل انکے ساتھ درشنہ گیری کی اور ترقی کریں بکریوں کی سیاست سے طرف سیاست امتوں کی اور اسکی توضیح اجارے کے اول میں گذر چکی ہے اور نہیں ذکر کیا بخاری نے آیتوں سے ساتھ عبارت کے اور اشارت کی مگر قول خدا تعالی کا سمیر ما ہم فیہ اور نہیں شک ہے کہ قول خدا تعالی کا وہو فضلکم علی العالمین سوائے اسکے نہیں کہ ذکر کیا گیا بعد اسکے پس کسطرح حمل کیا جاوے گا کہ اسنے اشارہ کیا ہے طرف اسکے سوائے ماقبل کے پس معتبر وہ بات ہے جو میں نے ذکر کی اور نقل کیا ہے کرمانی نے خطابی سے کہ مراد اسکی یہ ہے کہ خدا تعالے نے نہیں رکھی ہے نبوت دنیاداروں اور مالداروں میں اور سوائے اسکے نہیں کہ گردانا ہے اسکو تواضع کرنے والوں میں جیسے بکریاں چرانے والے اور پیشہ ور لوگ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی متن کے واسطے مناسبت ہے نہ واسطے خاص ترجمہ کے رفع ہ

باب وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً الآیۃ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب کہا موسے ع نے اپنی قوم کو کہ اللہ فرماتا ہے تمکو یہ کہ ذبح کرو ایک گائے **ف** امام بخاری نے اس باب میں سوا ابو العالیہ کی تفسیر کے اور کچھ چیز بیان نہیں کی اور گائے کا قصہ ابو العالیہ سے اسطرح مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک مرد مالدار تھا اور اسکی اولاد نہ تھی مگر ایک قریبی وارث تھا اس وارث نے اسکو مار ڈالا تاکہ اسکے مال کا وارث بنے پھر اسکو مار کر راہ میں ڈالدیا پھر موسے ع پاس آیا اور کہا کہ میرا قریبی

مارگیا اور اسکا مارنے والا معلوم نہین اور مین آپکے سوائے کسی کو نہین پاتا کہ اسکا قاتل میرے واسطے بیان کری تو موسے ع نے لوگون مین پکارا کہ جس کسی کو کچہہ معلوم ہو تو چاہیے کہ اسکو بیان کرے تو کسی نے بیان نہ کیا تو خدا تعالی نے موسے ع کیطرف وحی کی کہ اونکو کہہ کہ گائے ذبح کرین تو لوگون نے تعجب کیا اور کہنے لگے کہ کسطرح طلب کرین معرفت اُس قاتل کی پس حکم ہوتا ہے ہمکو ذبح کرنے گائے کا اور تہا قصہ اسکا اس طور سے کہ بیان کیا اسکو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ موسے ع نے کہا کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑہی اور نہ بن بیای یعنے نہ بوڑہی اور نہ چھوٹی میانہ ہے انکے بیچ بولے کہ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کردے ہمکو کہ کیسا ہے رنگ اُسکا کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے کہ زرد ڈ ہڈہا ہے رنگ اسکا یعنی صاف ہے خوش آتی ہے دیکھنے والون کو بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کس قسم مین ہے وہ گایون مین کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے کہ محنت والی نہین یعنے نہین ذلیل کیا اسکو محنت نے کہ کہودتی ہو زمین کو یا پانی دیتی ہو کہیت کو یعنی نہین محنت کرتی زمین مین سلامت ہے یعنے عیبون سے نہین ہے اسمین کچہہ داغ یعنے نہین اسمین کچہہ سفیدی بولے اب لایا تو ٹہیک بات ابو العالیہ نے کہا کہ جب اونکو گائے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا تہا تو اوسوقت خواہ کوئی گائے ذبح کرتے اونکو کفایت کرتی لیکن اونہون نے سوال مین سختی کی تو خدا تعالے نے بہی انپر سختی کی اور اگر وے انشاء اللہ نہ کہتے تو کبہی اسکی طرف راہ نہ پاتے سو ہمکو خبر پہونچی کہ نہ پایا اونہون نے اسکو مگر نزدیک ایک بڈہی عورت کے تو اسنے اسکا مول بہت گران کیا تو موسے ع نے اونکو کہا کہ تمنے اپنی جانون پر بہت سختی کی پس دو اسکو جو مانگتی ہے تو اونہون نے اسکو لیکر ذبح کیا تو اسکی ایک ہڈی لیکر مقتول کے بدن پر ماری تو وہ زندہ ہوا اور اپنے قاتل کو بتلایا پہر اُسیوقت مرگیا تو اسکا قاتل پکڑا گیا یعنے وہی اسکا قریبی جو اسکا وارث ہونا چاہتا تہا سو قتل کیا اسکو اللہ تعالی نے اسکے بری کام پر (فتح) صَفْرَاءُ اِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ وَيُقَالُ صَفْرَاءُ كَقَوْلِهِ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ یعنے صفراء کے معنے اگر تو چاہے تو زرد کرے اور اگر چاہے تو سیاہ یعنے ممکن ہے حمل کرنا صفرت کا اوپر معنے مشہور کے یعنے زردی کے اور اوپر معنے سیاہی کے مانند قول اللہ تعالی کے جمالات صفر پس تحقیق وہ تفسیر کیا گیا ہے باین طور کہ وہ زرد ہے مائل بسیاہی فَادَّارَأْتُمْ اِخْتَلَفْتُمْ یعنے فادراتم کے معنے مین یہ ہے تمنے جہگڑا کیا بَابُ وَفَاةِ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرُهُ بَعْدُ باب ہے بیان مین وفات موسی ع کے اور ذکر اسکے بعد مرنے کے حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهِ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ مَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ قَالَ فَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ قَالَ وَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ملک الموت موسے کے پاس بہیجا گیا یعنے تو اسنے کہا کہ اپنے رب کا کہا مان یعنی موت کو قبول کر سو جب ملک الموت موسی کے پاس آیا تو موسے ع نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا یعنے تو اسکی آنکھ کو پہوڑ ڈالا اور ملک الموت لوگون کے پاس ظاہر ہوکے آتا تہا تو فرشتہ خدا کیطرف پلٹ گیا تو اسنے کہا کہ الٰہی تو نے مجہکو ایسے بندے کے پاس بہیجا جو موت کو نہین چاہتا یعنے اور اسنے میری آنکھ پہوڑ ڈالی سو خدا تعالے نے اسکی آنکھ اسکو پہیر دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور اسکو کہہ کہ اگر تو زندگی چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکہہ سو تیرا ہاتہہ جسقدر بال کو ڈہانک لیگا تو جتنے بال ہونگے اُتنے برس تو زندہ رہیگا کہا اے میرے رب پہر کیا ہو گا کہا پہر آخر کو موت ہے موسے ع نے کہا کہ اگر یہی حال ہے تو ابہی ہی سہی حضرت ص نے فرمایا کہ موسے ع نے سوال کیا اللہ تعالے سے کہ مجہکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتہر پہینکنے کی مسافت کے برابر ابو ہریرہ رض نے کہا کہ حضرت ص نے فرمایا اگر مین اس مکان کے پاس ہوتا تو تمکو دکہلا دیتا موسے ع کی قبر جو راہ کے کنارے کیطرف ہے سرخ ٹیلے کے تلے

ف وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ فرشتون نے موسی ع کا جنازہ پڑہا اور انکو دفنایا اور انکی عمر ایک سو بیس برس کی تہی ابن خزیمہ نے کہا کہ بعض بدعتیون نے اس حدیث سے انکار کیا ہے اور کہا کہ اگر موسے ع نے اوسکو پہچان لیا تہا تو اسکو ذلیل جانا اور اگر اوسکو نہین پہچانا تہا تو اُسسے آنکہہ کا بدلہ کیون نہ لیا گیا اور اسکا جواب یہ ہے کہ خدا تعالے نے اسکو موسے ع کی جان قبض کرنے کو نہین بہیجا تہا بلکہ صرف آزمایش کے واسطے بہیجا تہا اور موسی نے اسکو طمانچہ اسواسطے مارا کہ اسکو آدمی دیکہا کہ بلا اجازت اونکے گہر مین داخل ہوا اور نہ معلوم کیا موسے ع کہ وہ ملک الموت ہے اور جو کسی کے گہر مین بلا اجازت دیکہے حضرت ص نے اسکی آنکہہ پہوڑنی جائز رکہی ہے اور قرآن مجید مین ہے کہ فرشتے حضرت ابراہیم ع اور لوط ع کے پاس آئے تو دونون نے اونکو ابتدا مین نہ پہچانا اور اگر ابراہیم ع اونکو پہچانتے تو اُنکے آگے کہانا لا کر نہ رکہتے اور اگر لوط ع اونکو پہچانتے تو اپنی قوم سے اونپر خوف نہ کرتے اور نووی نے کہا کہ نہین منع ہے یہ کہ اجازت دی ہو اللہ تعالے نے موسے ع کو اس طمانچہ مین واسطے امتحان ملطوم کے یعنے جسکو طمانچہ مارا گیا یعنے فرشتے کو اور ابن قتیبہ نے کہا کہ سوا اسکے کچہہ نہین کہ موسے ع نے تو وہ آنکہہ پہوڑی تہی جو تخییل اور تمثیل تہی اور وہ حقیقی آنکہہ نہ تہی اور معنے آنکہہ پہوڑ دینے کے یہ ہین کہ پہیرا اوسکو طرف حقیقی پیدایش اسکے کے اور بعض کہتے ہین کہ یہ ظاہر پر محمول ہے اور پہیر دی اللہ تعالے نے ملک الموت کو بشری آنکہہ اسکی تاکہ پہر اسطرف موسے ع کے اوپر کمال صورت کے پس ہو گا یہ قوی تر پہچ عبرت اپنی کے اور یہی بات معتمد ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتہ آدمی کی شکل

پہنچاتا ہے اور یہ بات کئی حدیثوں سے ثابت ہوتی ہے اور سمین فضیلت ہے دفن ہونے کی پاک زمین مین اور
اسکی شرح جنازے مین گذر چکی ہے اور یہ جو فرمایا کہ تجھکو ہر بال کے بدلے ایک سال عمر ملے گی تو اس سے استدلال کیا
گیا ہے کہ جو دنیا باقی رہی ہے وہ نہایت ہی بہت ہے اسواسطے کہ گنتی بالون کی جنکو ہاتھ ڈہکیگا وہ مقدار ہے اس مدت
کا جو حضرت موسے اور ہمارے حضرت صلعم کے پیغمبر ہونے کے درمیان ہے دو بار اور زیادہ اور استدلال کیا گیا ہے
ساتھ اسکے اوپر جواز زیادت عمر کے (فتح) حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزھری اخبرنی ابو
سلمۃ بن عبد الرحمن وسعید بن المسیب ان ابا ھریرۃ قال استب رجل من المسلمین
ورجل من الیھود فقال المسلم والذی اصطفی محمدا علی العالمین فی قسم یقسم بہ فقال الیھودی
والذی اصطفی موسی علی العالمین فرفع المسلم عند ذلک یدہ فلطم الیھودی فذھب الیھودی
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ الذی کان من امرہ وامر المسلم فقال لا تخیرونی علی موسی
فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان
فیمن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ عز وجل ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک
مسلمان اور یہودی کے درمیان لڑائی ہوئی تو مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اسکی جسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب
عالم سے برگزیدہ کیا ایک قسم مین جسکے ساتھ قسم تہا یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب جہان سے بہتر ہین اور یہودی
نے کہا کہ قسم ہے اسکی جسنے موسیٰ کو سارے جہان پر برگزیدہ کیا یعنے موسے ع سب عالم سے افضل ہین تو مسلمان
نے اسوقت ہاتھ اوٹہا کر یہودی کو طمانچہ مارا تو یہودی حضرت صلعم کے پاس گیا اور خبر دی آپ کو اپنی اور مسلمان
کی واقعے سے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ لوگ صور کی آواز سے بیہوش ہو جاوینگے یعنی قیامت
مین تو اول مین ہوش مین آؤنگا تو مین موسے ع کو اسطرح دیکھونگا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہین سو مین نہین
جانتا کہ موسے ع بہی بیہوش ہونے والے لوگون مین سے تہے سو مجھسے پہلے ہوش مین آئے یا اُن لوگون مین
سے تہے جنکو خدا نے مستثنے کیا ہے یعنی اس آیت مین فصعق من فی السموات والارض الا من شاء اللہ ف
او محل اس قصے کا ہوش مین آنیکا دوسرے نفخہ کے بعد ہے جیسا کہ دوسری حدیث مین صریح آچکا ہے اور ایک
روایت مین ہے کہ سب لوگ قیامت مین بیہوش ہو جاوینگے تو سب سے اول میری قبر پہٹے گی اور ممکن ہے تطبیق
بایں طور کہ اول نفخہ کے بعد سب خلقت کو بیہوشی ہو جاویگی زندے کو بہی اور مردے کو بہی اور وہ گہبراہٹ
ہے پہر اسکے پیچہ مردون کو اور زیادہ گہبراہٹ ہوگی جس مین وے ہین اور واسطے زندون کے موت
ہے پہر دوسری بار صور پہونکا جاوے گا واسطے جی اوٹہنے کے تو سب بیہوش ہو جاوینگے سو جو قبر مین ہوگا اسکی قبر
پہٹ جاویگی اور وہ قبر سے نکل آوے گا اور جو قبر مین نہ ہوگا اسکو اسکی کچہہ حاجت نہ ہوگی اور تحقیق ثابت ہو

چکا ہے کہ موسیٰ ع دنیا مین قبر مین دفن کیے گیے تہے پس صحیح مسلم مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے معراج کی رات موسیٰ ع کو سرخ ٹیلے کے پاس دیکہا کہ اپنی قبر مین نماز پڑہتے تہے روایت کیا ہے اسکو بعد حدیث ابوہریرہ کے اور شاید یہ اشارہ ہے طرف اسچیز کے کہ مین نے تقریر کی اور اسپر یہ شبہ آتا ہے کہ تمام خلقت کسطرح بیہوش ہوگی اور حالانکہ مردونکو کچہہ حس حرکت نہین پس جواب دیا جاتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ بیہوش وہی ہونگے جو زندہ ہین اور ایسے جو مر دے ہین پس وہ مستثنیٰ ہین بیچ قول اللہ تعالے الا من شاء اللہ یعنے مگر وہ شخص کہ پہلے مرچکا ہے کہ وہ بیہوش نہ ہوگا اور اسی کی طرف میل کی ہے قرطبی نے اور نہین معارض ہے اس کے جو اس حدیث مین وارد ہوچکا ہے کہ موسےٰ ع بہی مستثنیٰ ہین اسواسطے کہ پیغمبر زندہ ہین نزدیک اللہ کے اگرچہ بہ نسبت اہل دنیا کے مردون کی صورت مین ہین اور تحقیق ثابت ہوچکی ہے یہ بات واسطے شہیدونکے اور نہین شک ہے اسمین کہ پیغمبرون کا رتبہ شہیدون سے بلند ہے **تکمیل** گمان کیا ہے ابن حزم نے کہ قیامت کے دن صور چار بار پہونکا جاویگا پہلا نفخہ مارنیکا ہے کہ جو دنیا مین زندہ باقی ہوگا وہ اس سے مرجاوے گا اور دوسرا نفخہ زندہ کرنے کا ہے کہ ہر مردہ اسکی ساتہہ اٹہہ کہڑا ہوگا اور پہیل پڑینگے قبرون سے اور جمع کیے جاوینگے واسطے حساب کے اور تیسرا نفخہ گہبراہٹ کا اور بیہوشی کا ہے ہوش مین آوینگے اس سے مانند بیہوش کے نہین مرے گا اوس سے کوئی اور چوتہا نفخہ ہوش مین آنیکا ہے اس بیہوشی سے اور یہ بات ابن حزم کی واضح نہین بلکہ وہ فقط دو ہی نفخے ہین اور صرف دو ہی بار صور پہونکا جاویگا اور واقع ہوا ہے تغائر بیچ ہر ایک کے ان دونون مین سے باعتبار سامع یعنے سننے والے اسکے کے پس پہلے نفخہ سے مرجاویگا ہر وہ شخص کہ زندہ ہوگا اور بیہوش ہو جاویگا وہ شخص کہ نہین مرا جسکو خدا تعالے نے مستثنیٰ کیا ہے اور دوسرے نفخہ سے جو مرا ہوا ہوگا وہ زندہ ہو جاویگا اور جو بیہوش ہوگا وہ ہوش مین آجاویگا اور علماء نے کہا کہ پیغمبرون مین ایک دوسرے پر فضیلت دینی سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا تو یہ صرف اسی شخص کو منع ہے جو اپنی رائے سے کہے نہ جو دلیل سے کہے یا فضیلت دے اسطرح سے کہ مفضول کی تنقیص کیطرف پہنچاوے یا جہگڑے اور عداوت کیطرف پہنچاوے یا مراد یہ ہے کہ نہ فضیلت دو ساتہہ ہر قسم فضیلت کی اسطور سے کہ مفضول کے واسطے کوئی فضیلت باقی نہ رہی پس امام مثلا جب ہم کہین کہ وہ افضل ہے موذن سے تو نہین مستلزم ہے یہ تنقیص فضیلت موذن کو بہ نسبت اذان کے اور بعض کہتے ہین کہ نہی فقط نفس نبوت کے حق مین ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ نہین فرق کرتے ہم درمیان کسی کے اسکے رسولون سے اور منع کیا تفضیل بعض ذوات سے بعض پر واسطے قول اللہ تعالے کے کہ یہ رسول ہین فضیلت دی ہمنے بعضون کو بعضون پر (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ

موسیٰ انت آدم الذی اخرجتک خطیئتک من الجنۃ فقال لہ آدم انت موسیٰ الذی اصطفاک اللہ
برسالاتہ وبکلامہ ثم تلومنی علی امر قد قدر علی قبل ان اخلق فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فحج آدم موسیٰ مرتین ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت ص نے فرمایا کہ بحث کی آدم ع
اور موسے ع نے سو موسے ع نے اس سے کہا کہ تو وہی آدم ہے کہ تجھکو تیرے گناہ نے بہشت سے نکالا آدم ع
نے موسے ع سے کہا کہ تو وہی موسے ہے کہ خدا تعالی نے تجھکو اپنی رسالت اور کلام سے برگزیدہ کیا تو مجھکو
ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اس کام پر جو میری تقدیر مین لکھا گیا تہا میرے پیدا ہونے سے پہلے تو
جیت گئے آدم ع موسے ع سے دو بار فرمایا ف اور غرض اس سے گواہی آدم ع کی ہے کہ خدا تعالے نے تجھکو
برگزیدہ کیا حدثنا مسدد ثنا حصین بن نمیر عن حصین بن عبد الرحمن عن سعید بن
جبیر عن ابن عباس قال خرج علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال عرضت علی الامم
ورایت سوادا کثیرا سد الافق فقیل ھذا موسیٰ فی قومہ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ
ایکدن حضرت ص ہم پر نکلے سو فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین سو مین نے ایک بڑی جماعت دیکھی کہ اسنے
آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا سو کہا گیا کہ یہ موسے ع ہے اپنی قوم مین ف یہہ حدیث ساری ساتہہ شرح کے
رقاق مین آویگی اور امتین موسیٰ ع کی امت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے بعد سب امتون سے بہت ہے
(فتح) **باب** قول اللہ عز وجل وضرب اللہ مثلا الی قولہ وکانت من القانتین باب ہے بیان
مین اس آیت کے کہ بیان کی اللہ عز وجل نے ایک مثال ایمان والون کو عورت فرعون کی آخر آیت تک ف
اور غرض اس ترجمہ سے ذکر آسیہ کا ہے اور وہ فرعون کی عورت تہی بعضے کہتے ہین کہ وہ بنی اسرائیل سے
تہی اور بعض کہتے ہین کہ عمالقہ سے اور بعض کہتے ہین کہ موسے ع کی پہوپہی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ فرعون
کے چچا کی بیٹی تہی اور مریم کا ذکر آیندہ آویگا (فتح) حدثنا یحیی بن جعفر ثنا وکیع عن شعبۃ عن
عمرو بن مرۃ عن مرۃ الھمدانی عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمل من
الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا آسیۃ امرأۃ فرعون ومریم ابنۃ عمران وان فضل
عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت ص نے فرمایا
کہ مردون مین بہت لوگ کمال کو پہونچے اور عورتون سے آسیہ فرعون کی عورت اور مریم عمران کی بیٹی کے سوا کوئی
عورت کمال تو نہین پہونچی اور فضیلت عائشہ کی عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کہانون پر ف ثرید اس
کہانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بہگو یا ہو ف استدلال کیا گیا ہے ساتہہ اس حصر کے کہ وہ دونون
عورتین پیغمبر ہین سو اسطرح کہ اکمل قسم آدمی کی پیغمبر ہین پہر ولی اور صدیق اور شہید سو اگر دونون پیغمبر نہ ہوتین

تو البتہ لازم آتا کہ عورتون مین نہ ولی ہون اور نہ صدیق اور نہ شہید اور واقع یہ ہے کہ یہ صفتین بہت عورتون مین موجود ہین پس گویا کہ فرمایا کہ نہین پیغمبر ہوئی عورتون سے مگر فلانی اور فلانی[ع] تو یہ کہنا صحیح نہ ہوتا واسطے موجود ہونے اسکے کے انکے غیرون مین بہی مگر یہ کہ ہو مراد حدیث مین کمال سواے پیغمبرون کے پس تمام ہوگی دلیل اوپر اسکے اس سبب سے بنا پر اسکے پس وہ عورتین ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے پہلے گذر چکین اور نہین تعرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے کسی کے عورتون سے مگر واسطے عائشہ رض کے اور نہین اسمین تصریح ساتھ فضیلت عائشہ رض کے اسکے غیر پر اسواسطے کہ فضیلت ثرید کی اور کہانے پر سواے اسکے نہین کہ اسواسطے ہے کہ اسمین محنت کم ہوتی ہے اور جلد ہضم ہو جاتا ہے اور اجل کہانا اونکا اسوقت یہی تہا اور کل یہ خصلتین نہین مستلزم ہین ثبوت فضیلت کو واسطے اسکے ہر جہت سے پس کبہی ہوتا ہے مفضول افضل بہ نسبت اپنے غیر کے اور جہتون سے اور اس حدیث مین اتنا اور لفظ　　　زیادہ وارد ہوا ہے کہ مریم اور خدیجہ اور فاطمہ اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدیجہ اور فاطمہ سب عورتون سے افضل ہین اور ایک روایت مین ہے کہ بہشتی عورتون مین افضل خدیجہ اور فاطمہ اور مریم اور آسیہ ہین اور اس مسئلے کی تفصیل مناقب مین آویگی اور قرطبی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ مریم نبیہ ہے اسواسطے کہ وحی کی طرف اوسکے خدا تعالی نے ساتہ واسطہ فرشتے کے اور ایسے آسیہ پس　　نہین ہے کوئی چیز جو دلالت کرے اسکے نبی ہونے پر اور کرمانی نے کہا کہ نہین لازم آتا لفظ کمال سے ثبوت نبوت اسکی کا اسواسطے کہ وہ اطلاق کیا جاتا ہے واسطے تمام ہونے شی کے اور منتہی ہونے اسکی کے اپنے باب مین پس مراد پہنچنا اسکا نہایت کو ہے تمام فضائل مین جو عورتون کے واسطے ہین اور تحقیق نقل کیا گیا ہے اجماع اوپر عدم نبوت عورتون کے اسیطرح کہا ہے اسنے اور اشعری سے منقول ہے کہ چہہ عورتین نبی ہین حوا اور سارہ اور مان موسے کی اور ہاجر اور آسیہ اور مریم اور ضابطہ اوسکے نزدیک یہ ہے کہ جسکے پاس فرشتہ آوے اللہ کیطرف سے ساتہ امر کے یا نہی کے یا اعلام کے تو وہ نبی ہے اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے آنا فرشتے کا واسطے اون لوگون کے ساتہ امرون مختلف کے اللہ کے نزدیک سے اور واقع ہوئی ہے تصریح ساتہ وحی کرنے کے طرف بعض عورتون کے قرآن مین اور ذکر کیا ابن حزم نے ملل اور نحل مین کہ نہین پیدا ہوئی نزاع اس مسئلے مین مگر بیچ زمانے اسکے کے قرطبہ مین اور تیسرا قول بہی اونسے محکی ہے اور مانعین کی حجت یہ آیت ہے وما ارسلنا من قبلک الا رجالا اور اس مین حجت نہین اسواسطے کہ کسی نے اون مین رسالت کا دعوے نہین کیا اور کلام تو فقط نبوت مین ہے اور صریح تر اسمین قصہ مریم کا ہے اور موسے ع کی مان کے قصے مین وہ چیز وارد ہوئی ہے جو دلالت کرتی ہے اوپر ثابت ہونے نبوت اسکے واسطے اسکے کہ جلدی کی اوسنے ساتہ ڈالدینے بچے اپنے کے دریا مین مجرد وحی سے اور آسیہ فرعون کی

ع اور اگر ثبوت کو نبی نہین مرتبہ نبوت ہوئی صفت ولایت یا صدیقیت یا شہادت کی مگر واسطے فلانے اور فلانے کے

عورت کے فضائل سے ہے کہ اختیار کیا اُسنے قتل ہونے کو ملک پر اور دنیا کے عذاب کو اُن نعمتوں پر کہ آسمین تہین (فتح)
باب قوله اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى الآية باب ہے بیان مین آیت کے کہ البتہ قارون تہا موسےؑ کی
قوم سے آخر تک ف قارون حضرت موسےؑ کے چچا کا بیٹا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ چچا تہا اور پہلا قول صحیح ہے
اختلاف ہے قارون کی بغاوت مین بعضی کہتے ہین کہ حسد سے کہ موسیٰؑ کو نبوت کیون ملی اسواسطے کہ وہ کہتا تہا
کہ موسےؑ اور ہرونؑ پیغمبری لے گئے اور میرے واسطے کوئی چیز باقی نہین رہی اور بعضے کہتے کہ اسنے ایک حرام کار عورت
کو سکہایا کہ موسےؑ کو اپنے ساتہہ حرام کاری کی تہمت لگادی تو اس عورت نے سچ سچ کہدیا کہ قارون نے مجہکو سکہایا
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تکبر اسواسطے کہ سرکشی کی اُسنے ساتہہ بہایت اپنے مال کے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ اول ہے
جسنے کبر النا کیا یہانتک کہ اسکے قد سے ایک بالشت بہر بڑہ گیا (فتح) لَتَنُوْءُ لَتُثْقِلُ یعنے تنوء کے معنے
ہین کہ بہاری ہوتی ہین اسکی کنجیان کئی مرد زور آور پر قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُولِى الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ
یعنے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ نہین اوٹہاتی تہی اونکو ایک جماعت مردون کی یعنے مراد عصبہ سے مرد ہے ف اور
عصبہ مین اختلاف بعضے کہتے ہین کہ عصبہ دس مرد ہین اور بعضے کہتے ہین کہ پندرہ اور بعضے کہتے ہین کہ چالیس
اور بعضے کہتے ہین دس سے چالیس تک (فتح) يُقَالُ الْفَرِحِيْنَ الْمَرِحِيْنَ یعنے کہا جاتا ہے کہ فرحین کے معنے
ہین مرحین یعنے اتراتے ہین خدا تعالی کی نعمت کا شکر نہین کرتے وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ يُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ یعنے آیت ویکان اللہ کے معنے ہین کہ کیا تو نہین
دیکہتا کہ خدا کہولتا ہے روزی جسکو چاہے اور روکتا ہے یعنے فراخ کرتا ہے روزی کو اوپر اوسکے اور تنگ کرتا
ہے تنبیہ امام بخاری نے قارون کے قصے مین ان اثرون کے سوا اور کچہہ ذکر نہین کیا اور ابن ابی حاتم
نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ موسےؑ بنی اسرائیل سے کہتے تہے کہ خدا تمکو سطرح فرماتا ہے یہانتک کہ
داخل ہوا اپنے اونکے مالون مین تو یہ قارون پر دشوار گزرا تو قارون نے بنی اسرائیل سے کہا کہ موسےؑ کہتا ہے
کہ جو حرام کاری کرے وہ سنگسار کیا جاوے تو آؤ ہم ایک حرام کار عورت کے واسطے کچہہ مقرر کرین تاکہ وہ کہے کہ
موسےؑ نے اسکی ساتہہ حرام کاری کی ہے پس سنگسار کیا جاویگا اور ہم اس سے آرام پاوین گے تو اونہون یہ کام
کیا جب موسےؑ نے اونکو وعظ کیا تو قارون نے کہا اگرچہ تو ہی ایسا ہو موسےؑ نے کہا کہ اگرچہ مین ہون تو انہون
نے کہا کہ تو نے حرام کیا ہے تو موسےؑ غمناک ہوئے پہر اونہون نے عورت کو بلا بہیجا سو جب وہ آئی تو موسےؑ
نے اوسکو بڑی قسم دی اور کہا کہ قسم ہے تجہکو اسکی جسنے بنی اسرائیل کے واسطے دریا کو پہاڑا کہ سچ سچ کہہ تو اس عورت
نے سچ کہا تو موسےؑ روتے ہوئے سجدے مین گر پڑے تو خدا تعالیٰ نے موسےؑ کیطرف وحی کی کہ مین نے
زمین تیری حکم مین دی سو حکم کر اسکو جو چاہے تو موسےؑ نے زمین کو حکم کیا سو دہسایا گیا زمین مین قارون

کو اور اسکے ساتھیوں کو اور کہتے ہیں کہ قارون نے بہت بیشمار مال جمع کیا ہوا تھا یہانتک کہ کہتے ہیں کہ اسکے خزانوں کی کنجیاں چمڑے کی تھیں اونکو چالیس خچریں اوٹھاتی تھیں (فتح) **باب** قول اللہ عزّ وجلّ وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ بھیجا ہمنے طرف مدین کے اونکے بھائی شعیب کو **ف** شعیب علیہ السلام کے باپ کا نام میکیل تھا اور مدین اولاد ابراہیم ؑ کے ساتھ ایمان لایا تھا جبکہ جلائے گئے آگ میں اِلٰی اَھْلِ مَدْیَنَ لِاَنَّ مَدْیَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُہٗ وَاسْئَلِ الْقَرْیَۃَ وَاسْئَلِ الْعِیْرَ یَعْنِیْ اَھْلَ الْقَرْیَۃِ وَاَھْلَ الْعِیْرِ یعنے آیت مذکور میں مدین سے مراد رہنے والے مدین کے ہیں اسواسطے کہ مدین شہر کا نام ہے اور مثل اسکے یہ آیت ہے واسئل القریۃ واسئل العیر میں یوچھہ گاؤن والوں سے اور قافلے والوں سے وَرَاءَکُمْ ظِھْرِیًّا لَمْ تَلْتَفِتُوْا اِلَیْہِ یعنے وراءکم ظھریا کے معنے ہیں کہ تم اوسکو مڑکر نہیں دیکھتے وَیُقَالُ اِذَا لَمْ تَقْضِ حَاجَتَہٗ ظَھَرْتَ حَاجَتِیْ یعنے اور کہا جاتا ہے جب تو اسکے حاجت ادا نکرے کہ تونے میری حاجت پس پشت ڈالدی اور تونے مجھکو پس پشت ڈالا وَالظِّھْرِیُّ اَنْ تَاْخُذَ مَعَکَ دَابَّۃً اَوْ وِعَاءً تَسْتَظْھِرُ بِہٖ یعنے اور ظہری کے معنے یہ ہیں کہ لے تو ساتھ اپنے چوپایہ یا برتن کہ قوت پکڑے تو ساتھ اوسکے مَکَانَتُکُمْ وَمَکَانُکُمْ وَاحِدٌ یعنے مکانتکم اور مکانکم ان دونون لفظون کے معنے ایک ہین **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے و یا قوم اعملوا علی مکانتکم یَغْنَوْا یَعِیْشُوْا یعنے لغنوا کے معنے ہین کہ زندہ ہے **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے کان لم یغنوا فیہا یعنے جیسے نہ اوترے تھے وہین تَاْسَ تَحْزَنْ تاس کے معنے ہین کہ غم نہ کہا **ف** مراد تفسیر اس آیت کی ہے فلا تاس علی القوم الفاسقین یعنے تو غم نہ کہا بے حکم لوگوں پر اٰسٰی اَحْزَنُ یعنے آسی کے معنے ہین احزن **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے فکیف آسی یعنے پس کسطرح غم کہاؤن میں وَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ یَسْتَھْزِءُوْنَ بِہٖ یعنے اور کہا حسن نے کہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ اسکے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے وَقَالَ مُجَاھِدٌ لَیْکَۃُ الْاَیْکَۃُ یعنے اور کہا مجاہد نے لیکہ سے مراد ایکہ ہے یعنے درختون کا بن یَوْمُ الظُّلَّۃِ اِظْلَالُ الْعَذَابِ عَلَیْھِمْ یعنے مراد یوم الظلۃ سے اوتارنا عذاب کا اوپر اونکے **ف** مراد ان دونون آیتون کی تفسیر ہے کذب اصحاب لیکۃ اور عذاب یوم الظلۃ **تنبیہ** امام بخاری نے شعیب ؑ کے قصے میں سوائے ان لفظون کے اور کچھہ ذکر نہین کیا اور تحقیق ذکر کیا ہے اللہ تعالے نے قصہ اسکا سورۂ اعراف اور ہود اور شعرا وغیرہ مین اور قتادہ سے روایت ہے کہ شعیب ؑ دو امتون کی طرف پیغمبر کرکے بھیجے گئے مدین والون کیطرف اور ترجیح دی گئی ہے اس قول کو باین طور کہ وصف کیا گیا ہے وہ بیچ اصحاب مدین کے ساتھ اسکے کہ وہ اونکا بھائی ہے بخلاف اصحاب ایکہ کے یعنے بن والون کے اور کہا بیچ حق اصحاب مدین کے کہ پکڑا اونکو رجفہ اور صیحہ نے اور اصحاب ایکہ کے کہ پکڑا اونکو عذاب یوم ظلہ کے نے اور جمہور اسپر ہین کہ مدین والے وہی ایکہ والے ہین اور جواب

دیا ہے انہون نے باین طور کہ جب ایکہ کی عبادت کرتے تہے تو مناسب ہے کہ اخوت کو ذکر نہ کیا جاوے اور ثانی وجہ سے
یہ جواب ہے کہ مغایرت انواع عذاب مین اگر معذبین کی مغایرت کو چاہتی ہے تو چاہیے کہ جو رجفہ کے ساتہہ عذاب
کیے گئے تہے وہ غیر ہون اون لوگون کے جو صیحہ کے ساتہہ عذاب کیے گئے اور حق یہ ہے کہ تمام قسم کا عذاب
اونکو پہنچا تہا پس تحقیق پہونچی اونکو گرمی سخت تو گہرون سے نکلے پہر سایہ کیا اونکو ایک بدلی نے تو سب اوسکے نیچے
جمع ہوئے پہر کانپی ساتہہ اونکے زمین تلے اونکے سے اور پکڑا اونکو سخت آواز نے اوپر سے اور اسکا بیان
آیندہ آویگا بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَهُوَ مُلِيْمٌ یعنے باب ہے
بیان مین اس آیت کے کہ تحقیق یونس ع ہے رسولون مین سے ملیم تک قَالَ مُجَاهِدٌ مُذْنِبٌ یعنے اور کہا مجاہد رح
نے کہ ملیم کے معنے مین گنہگار اَلْمَشْحُوْنُ اَلْمُوْقَرُ یعنے مشحون کے معنے ہین بوجہہ دار فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ الاٰية
پس اگر نہ ہوتا یونس تسبیح کہنے والون سے آخر آیت تک فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاءِ بِوَجْهِ الْاَرْضِ یعنے ڈالدیا ہمنے اسکو عرا
پر یعنے روی زمین پر وَاَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ اَصْلٍ اَلدُّبَّاءِ وَنَحْوِهٖ یعنے اگایا
ہمنے اسپر درخت یقطین سے جسکی نال نہین ہوتی جیسے کدو اور مانند اوسکے جیسے ککڑی وغیرہ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ
اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ یعنے اور بہیجا ہمنے اسکو طرف لاکہہ آدمی کے بلکہ زیادہ کے
سو ایمان لائے وہ ساتہہ اوسکے تو فائدہ دیا ہمنے اونکو ایک مدت تک وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰى وَ
هُوَ مَكْظُوْمٌ كَظِيْمٌ وَهُوَ مَغْمُوْمٌ یعنے اور مکظوم کے معنے اس آیت مین غمناک ہین حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ ثَنِى الْاَعْمَشُ ح وَثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّىْ خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى
ترجمہ عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نہ کہے کہ البتہ مین
بہتر ہون حضرت یونس ع پیغمبر متے کے بیٹے سے حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِىْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّىْ خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى
وَنَسَبَهٗ اِلٰى اَبِيْهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لائق نہین کسی کو یہ کہے کہ مین یونس پیغمبر
متے کے بیٹے سے بہتر ہون اور منسوب کیا ہی اوسکو راوی نے طرف باپ کے پس نہین رد ہے اسپر جو کہتا ہے کہ متے اسکی
مان کا نام ہے اور وجہ اونکے بہتر ہونے کی یہ ہے کہ اونہون نے اندہیرون مین خدا تعالی کی پاکی کہی ہے اور علماء
نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات بطور تواضع کے کہی ہے اگر اوسکے معلوم کرنے کے بعد کہی
ہو کہ آپ سب خلقت سے افضل ہین اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات معلوم کرنے سے پہلے کہی ہو
تو اس مین کچہہ اشکال نہین اور بعضے کہتے ہین کہ خاص کیے گئے یونس ع ساتہہ ذکر کے واسطے اسچیز کے کہ خوف

کیا جاتا ہے اوسپر جو اونکا قصہ سنے یہ کہ واقع ہو اسکے دل مین تنقیص انکی پس مبالغہ کیا بیچ ذکر کرنے فضیلت انکی کے واسطے بند کرنے اس تنقیص کے اور تحقیق روایت کیا ہے قصہ اوسکا سدی نے اپنی تفسیر مین ابن مسعود وغیرہ سے کہ خدا تعالے نے یونس ع کو اہل نینوے کیطرف پیغمبر کرکے بھیجا اور وہ زمین موصل سے ہے تو اون لوگون نے انکو جھٹلایا تو وعدہ دیا انکو یونس ع نے ساتھہ اوترنے عذاب کے وقت معین مین اور نکلا اونکے درمیان سے ساتھہ غصے کے سو جب اونہون نے عذاب کی نشانیان دیکھین تو گڑگڑاے اور نہایت عاجزی کی تو خدا تعالے نے اونپر رحم کیا اور عذاب اونسے دور ہوا اور صبح کو یونس ع گاؤن پر جہانکے دیکھا کہ انپر عذاب نہین اوترا اور انکی شریعت مین تہا کہ جھوٹے کو وہ قتل کیا جاوے تو چلے یونس ع غصے کی یہانتک کہ ناؤ مین سوار ہوئے تو ناؤ چلنے سے ٹہیر گئی تو یونس ع نے کہا کہ تمہارے ساتھہ ایک غلام ہے اپنے آقا سے بہاگا ہو اور ناؤ نہین چلے گی یہانتک کہ اسکو ڈالو تو اونہون نے کہا نہین ڈالین گے ہم تمکو اے نبی اللہ کے پہر اونہون نے قرعہ ڈالا تو تین بار یونس ع ہی کا نام نکلا تو ناؤ والون نے انکو دریا مین ڈالدیا تو نگل گئی انکو مچھلی اور انکو دریا کے گہراؤ مین لیگئی تو سنی یونس ع نے تسبیح پتھرون کی سو پکارا اندھیرون مین کہ نہین کوئی لائق بندگی کے مگر تو اور ایک روایت مین ہے کہ خدا تعالے نے مچھلی کو حکم کیا کہ یونس ع کی کوئی ہڈی نہ توڑے اور نہ اوسکا گوشت چھیلے پہر فرشتون نے یونس ع کی سفارش کی تو مچھلی کو حکم ہوا تو اوسنے اسکو کنارے پر ڈالدیا مانند بچے جانور کے جسپر کوئی پر نہ ہو اور یونس ع مچھلی کے پیٹ مین چالیس دن یا سات دن یا تین دن رہے **حدثنا** یحیی بن بکیر عن اللیث عن عبد العزیز بن ابی سلمة عن عبد اللہ بن الفضل عن الاعرج عن ابی ھریرة قال بینما یھودی یعرض سلعته اعطی بھا شیئا کرھه فقال لا والذی اصطفی موسی علی البشر فسمعه رجل من الانصار فقام فلطم وجھه وقال تقول والذی اصطفی موسی علی البشر والنبی صلی اللہ علیه وسلم بین اظھرنا فذھب الیه فقال یا ابا القاسم ان لی ذمة وعھدا فما بال فلان لطم وجھی فقال لم لطمت وجھه فذکره فغضب النبی صلی اللہ علیه وسلم حتی رئی فی وجھه ثم قال لا تفضلوا بین انبیاء اللہ فانه ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموت ومن فی الارض الا من شاء اللہ ثم ینفخ فیه اخری فاکون اول من بعث فاذا موسی اخذ بالعرش فلا ادری احوسب بصعقته یوم الطور ام بعث قبلی ولا اقول ان احدا افضل من یونس بن متی ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جس حالت مین ایک یہودی اپنا اسباب بیچنے کے واسطے دکھاتا تھا کہ دیا گیا بدلے اوسکے ایک چیز جسکو اوسنے برا جانا تو یہودی نے کہا مجھکو قبول نہین ہے قسم ہے اسکی جسنے موسے ع کو سب بندون مین برگزیدہ کیا تو ایک انصاری مرد نے یہ بات سنی تو اوسنے یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو کہتا ہے کہ قسم ہے اسکی جسنے موسے ع کو سب بندون سے برگزیدہ

کیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان ہین تو وہ یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور کہا کہ اے ابو القاسم میرے واسطے ذمہ اور عہد ہے سو کیا حال ہے فلانے کا کہ اوسنے میرے منہ پر طمانچہ مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اسکو طمانچہ کیون مارا سو اوسنے قصہ ذکر کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہوئے یہانتک کہ آپکے چہرے مین غصے کا اثر دیکھا گیا پہر فرمایا کہ اللہ کے پیغمبرونکو آپسمین ایکدوسرے پر فضیلت دو پس تحقیق شان یہ ہے کہ صور پہونکا جاوے گا سو بیہوش ہوجاوے گا جو کوئی ہے آسمانون مین اور زمین مین مگر جسکو چاہے اللہ پہر پہونکا جاوے گا دوسری بار تو اول مین ہوش مین آونگا پہر دیکھونگا کہ موسے عرش کو پکڑے ہین سو مین نہین جانتا کہ کوہ طور کے دن کی انکی بیہوشی مجرا ہوگئی یا مجھ سے پہلے ہوش مین آئے اور مین نہین کہتا کہ کوئی یونس بن متی سے بہتر ہے **حدثنا** ابو الوليد ثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم قال سمعت حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لعبد ان يقول انا خير من يونس بن متى ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت ص نے فرمایا کہ لائق نہین کسی کو یہ کہ کہے کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون **باب** قوله واسألهم عن القرية التي كانت حاضرة البحر اذ يعدون في السبت يعدون يتجاوزون اذ تأتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرعا شوارع ويوم لا يسبتون الى قوله خاسئين بئيس شديد یعنی پوچھ انسے احوال اس بستی کا جو تہی کنارے دریا کے جب حد سے بڑہنے لگے ہفتے کے دن مین جب آنے لگین انکے پاس مچھلیان انکی ہفتے کے دن پانی کے اوپر اور جسدن ہفتہ نہ ہوتا نہ آوین نہ سین تک اور بئیس کے معنے سخت ہین **ف** جمہور اسپر ہین کہ مراد بستی مذکور سے ایلہ ہے جو مکہ اور مصر کے درمیان ہے اور بعضے کہتے ہین کہ طبریہ ہے **تنبیہ** امام بخاری نے اس قصے مین کوئی حدیث مسند بیان نہین کی اور عبد الرزاق وغیرہ نے ابن عباس وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ہفتے والے ایلہ مین رہتے تہے اور یہ کہ جب اونہون نے مچھلیون کے پکڑنے کے واسطے حیلہ کیا باین طور کہ ہفتے کے دن اونہون نے جال لگا دیے پہر اتوار کے دن شکار کیا تو ایک گروہ نے انپر انکار کیا اور اونکو منع کیا تو اور گروہ نے کہا کہ اونکو چہوڑ دو اور ہم آگے انسے جدا ہوجاوین تو ایک دن صبح کو اٹھے تو دیکھا کہ جو حد سے بڑہ گئے تہے انہون نے اپنے دروازے نہین کہولے تو اونہون نے ایک مرد کو حکم کیا کہ سیڑہی پر چڑہکر دیکھے تو وہ انپر جہانکا تو اونکو دیکھا کہ وے سب بندر ہوگئے پہر سالم گروہ انپر داخل ہو تو وے انکے ساتھ پناہ پکڑنے لگے اور مانعین نے کہا کہ کہا ہمنے تمکو نہین کہا تہا کیا ہمنے تمکو منع نہین کیا تہا تو اپنے سرون سے اشارہ کرتے تہے کہ ہان ابن عباس نے کہا کہ پہر چند روز کے بعد وے سب مر گئے اور ایک روایت مین ہے کہ جو جوان تہے وہ بندر ہوگئے تہے اور جو بڈہے تہے وہ سور ہوگئے تہے (فتح) **باب** قول الله عز وجل وآتينا داود زبورا یہ بیان مین

اس آیت کے کہ دی ہمنے داؤد کو زبور اَلزُّبُرُ اَلْکُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُوْرٌ یعنی زبر کے معنی ہین کتابین اور اسکا واحد
زبور ہے زَبَرْتُ کَتَبْتُ یعنی زبرت کے معنے ہین لکھا مین نے ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فی زبر
الاولین وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ وَ
اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ اَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ اَلدُّرُوْعَ وَقَدِّرْ فِی السَّرْدِ الْمَسَامِیْرِ وَالْحِلَقِ لَا تُدِقَّ
الْمِسْمَارَ فَیَتَسَلْسَلُ وَلَا تُعَظِّمْ فَیَفْصِمُ یعنے اور خدا تعالے نے فرمایا کہ ہمنے دی داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی
اے پہاڑ و تسبیح پڑہو ساتہہ اسکے اور اوڑتے جانور اور نرم کر دیا ہمنے اسکے واسطے لوہا کہ بنا کشادہ زرہین اور اندازے
سے جوڑ کریان یعنے میخان اور حلقے یعنے نہ پتلی کر میخین پس جاری ہون یعنی ہلتی رہین اور محکم نہ ہون اور نہ بڑی
کر میخین پس ٹوٹ جاوین اَفْرِغْ اَنْزِلْ یعنے افرغ کے معنے ہین اتار بَسْطَةً زِیَادَةً وَّفَضْلًا یعنے بسطۃ کے معنے
ہین زیادتی اور فضیلت ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاهُ عَلَیْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً اور یہ دونون کلمے
طالوت کے قصہ مین واقع ہین اور گویا کہ ذکر کیا ہے اسکو واسطے اسچیز کے کہ تھا اخیر اسکے متعلق ساتہہ قصہ داؤد کے پس اشارہ
کیا طرف قصہ طالوت کے اور تحقیق بیان کیا ہے اسکو اللہ تعالے نے قرآن مین حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُفِّفَ عَلٰی
دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ
یَدِهٖ رَوَاهُ مُوْسَی ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلکا اور آسان ہو گیا داؤد ع پر قرآن سو وے
اپنی سواریون کو کسنے کا حکم کرتے تہے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تہے اور نہ کہاتے تہے مگر اپنے ہاتہہ کے کسب
سے ف اور مراد قرآن سے قرات ہے اور بعضے کہتے ہین کہ زبور ہے اور بعضے کہتے ہین کہ توریت ہے اور پہلی بات
اقرب ہے اور سوا اسکے نہین کہ تردد کیا زبور اور توریت مین اسواسطے کہ زبور کل وعظ ہے اور وہ احکام کو توریت
سے لیا کرتے تہے اور کہا قتادہ نے کہ زبور ایک سو پچاس سورتین ہین سب وعظ ہین نہین ہین اسمین حلال اور نہ حرام اور نہ فرائض
اور نہ حدین بلکہ تہا اعتماد اسکا توریت پر روایت کی یہ حدیث ابن ابی حاتم وغیرہ نے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برکت
واقع ہوتی ہے زمانے تہوڑے مین یہانتک کہ واقع ہوتا ہے اسمین عمل کثیر نووی نے کہا کہ جو زیادہ سے زیادہ ہمکو اس قسم
سے پہنچا ہے وہ شخص ہے جو چار ختم دن کو کرتا تہا اور چار رات کو اور بعض صوفیون نے اس سے زیادہ بہی دعوے کیا ہے
(فتح) حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ بُكَیْرٍ اَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیِّبِ اَخْبَرَهٗ وَ
اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَقُوْلُ
وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ

الذی تقول واللہ لاصومن النہار ولاقومن اللیل ما عشت قلت قد قلتہ قال انک لا تستطیع ذلک فصم وافطر وقم ونم وصم من الشہر ثلثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالہا وذلک مثل صیام الدہر فقلت انی اطیق افضل من ذلک یا رسول اللہ قال فصم یوما وافطر یومین فقلت انی اطیق افضل من ذلک یا رسول اللہ قال فصم یوما وافطر یوما وذلک صیام داود وھو اعدل الصیام قلت انی اطیق افضل منہ یا رسول اللہ فقال لا افضل من ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ہوئی کہ مین کہتا ہون کہ قسم ہے اللہ کی کہ مین البتہ دنکو روزہ رکھا کرونگا اور رات بہر نماز پڑہا کرونگا جب تک کہ جیتا رہون گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ تو ہی کہتا ہے کہ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ مین ہمیشہ دنکو روزہ رکہا کرونگا اور رات بہر نماز پڑہا کرونگا مین نے کہ تحقیق مین نے یہ بات کہی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تجہسے یہ ہو سکے گا سو کبہی روزہ رکہہ اور کبہی نہ رکہہ اور رات کو نماز پڑہ اور سویا بہی کر اور روزہ رکہا کر ہر مہینے سے تین دن سو مقرر ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے اور یہ ہمیشہ روزے رکہنے کے برابر ہے مین نے کہا کہ یا حضرت مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکہہ اور دو دن نہ رکہہ مین نے کہا مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون فرمایا کہ ایک دن روزہ رکہہ اور ایک دن نہ رکہہ اور یہ داؤد عم کا روزہ ہے اور یہ افضل روزہ ہے مین نے کہا مین اس سے بہی زیادہ طاقت رکہتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی روزہ اس سے افضل نہین **ف** یہ حدیث نماز کے بیان مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے روزہ داؤد عم کا ہے **حدثنا** خلاد بن یحیی ثنا مسعر ثنا حبیب بن ابی ثابت عن ابی العباس الشاعر عن عبداللہ ابن عمرو بن العاص قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الم انبأ انک تقوم اللیل وتصوم النہار فقلت نعم قال فانک اذا فعلت ذلک ہجمت العین ونفہت النفس صم من کل شہر ثلثۃ ایام فذلک صوم الدہر او کصوم الدہر قلت انی اجد بی قال مسعر یعنی قوۃ قال فصم صوم داود وکان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہسے فرمایا کہ کیا مجہکو خبر نہین ہوئی کہ تو رات بہر نماز پڑہا کرتا ہے اور دن کو روزہ رکہا کرتا مین نے کہا کہ ہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ اگر تو یون ہی کریگا تو تیری دونون آنکہین ناتوانی سے اندر گہس جاوینگی اور تیری جان ضعیف ہو جاویگی روزہ رکہا کر مہینے سے تین دن کہ یہ ہمیشہ کے روزے کے برابر ہے مین نے کہا کہ مین اپنے بدن مین قوت پاتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزے کیطرح روزہ رکہہ کہ وے ایک دن روزہ رکہتے تہے اور ایک دن نہ رکہتے اور نہ بہاگتے تہے جبکہ دشمن سے ملتے تہے یعنی جہاد مین **ف** اس سے بہی غرض داؤد عم کا روزہ ہے **باب** احب الصلوۃ الی اللہ صلوۃ

دَاوُدَ اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ وَکَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَ
یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا نہایت پیاری نماز خدا تعالےٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ آدہی رات تک
تو وے سوتے تہے اور تہائی رات وے تہجد کی نماز پڑہتے تہے اور جب چہٹا حصہ رات کا باقی رہتا تہا تو پہر سو رہتے تہے اور
ایکدن روزہ رکہتے تہے اور ایکدن نہ رکہتے تہے قَالَ عَلِیٌّ وَھُوَ قَوْلُ عَائِشَۃَ مَا اَلْفَاہُ السَّحَرُ عِنْدِیْ اِلَّا نَائِمًا
کہا علی نے اور یہی قول عائشہ رض کا ہے کہ نہیں پایا حضرت م کو پچہلی رات نے نزدیک میرے مگر سونیوالے ف اور مراد
ساتہہ اسکے بیان کرنا مراد کا ہے اس قول سے کہ چہٹا حصہ سوتے تہے یعنے اخیر چہٹا حصہ رات کا اور گویا کہ فرمایا کہ یہ عائشہ رض
کی حدیث کی موافق ہے حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ
الثَّقَفِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی
اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ وَکَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ وَکَانَ یَنَامُ
نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مجہسے فرمایا کہ نہایت پیارا روزہ خدا تعالےٰ کے نزدیک داؤد ع کا روزہ ہے کہ ایکدن روزہ رکہتے تہے
اور ایکدن نہ رکہتے تہے اور نہایت پیاری نماز خدا تعالےٰ کے نزدیک داؤد ع کی نماز ہے کہ وے آدہی رات تک
تو سوتے تہے اور تہائی رات نماز پڑہتے تہے اور رات کا اخیر چہٹا حصہ سوتے تہے بَابُ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا
دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ اِنَّہٗ اَوَّابٌ اِلٰی وَفَصْلَ الْخِطَابِ باب ہے اس آیت کے بیان مین کہ یاد کر ہمارے بندے
داؤد صاحب قوت کو وہ تہا رجوع کرنے والا ہمنے تابع کیے پہاڑ اوسکے ساتہہ پاکی بولتے صبح اور شام کو اور اوڑتے
جانور جمع ہوکر سب تہے اوسکے آگے رجوع رہتے اور زور دیا ہمنے اسکی سلطنت کو اور دی اسکو تدبیر اور فیصلہ بات
کا ف اور تہے داؤد ع موصوف ساتہہ نہایت شجاعت اور دلاوری کے قَالَ الْمُجَاھِدُ الْفَھْمُ فِی الْقَضَاءِ یعنے
اور کہا مجاہد نے کہ فصل خطاب کے معنے مین سمجہ فیصلے مین اور ایک روایت مین ہے کہ عدل حکم مین وَلَا تُشْطِطْ
وَلَا تُسْرِفْ وَاھْدِنَا اِلٰی سَوَاءِ الصِّرَاطِ یعنے تشطط کے معنے مین زیادتی اور ظلم نہ کر اور بتادے ہمکو سیدہی
راہ یہ میرا بہائی ہے اسکی پاس مین ننانوے دنبیان کہا جاتا ہے واسطے عورت کی دنبی اور اسکو بکری بہی کہا جاتا ہے
اور میرے پاس ایک دنبی ہے تو کہتا ہے کہ حوالے کر دی مجہکو ایک دنبی مثل اس آیت کے کہ کفلہا زکریا یعنے جوڑا
اسکو زکریا نے ساتہہ اپنے اور عزنی کے معنے مین غالب ہوا مجہپر غالب ہوا مجہسے اور عززتہ کے معنے دہین کیا مینے
اسکو عزیز اور فی الخطاب یعنے محاورت یعنی ایک دوسری بات چیت کرنے داؤد ع نے فرمایا کہ وہ ظلم کرتا ہے تجہپر کہ مانگتا
ہے تیری دنبی ملانے کو اپنی دنبیون مین اور اکثر شریک زیادتی کرتے ہین ایک دوسرے پر فَتَنَّاہُ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ اخْتَبَرْنَاہُ یعنے کہا ابن عباس نے کہ فتناہ کے معنے مین کہ ہمنے اوسکو آزمایا اور جانچا دَعْمُرُ

۲ اِنَّ ھٰذَا اَخِیْ لَہٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَۃً یُقَالُ لِلْمَرْاَۃِ نَعْجَۃٌ وَیُقَالُ لَھَا اَیْضًا شَاۃٌ وَّلِیَ نَعْجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فَقَالَ اَکْفِلْنِیْھَا مِثْلُ وَکَفَّلَھَا زَکَرِیَّا
ضَمَّھَا وَعَزَّنِیْ غَلَبَنِیْ صَارَ اَعَزَّ مِنِّیْ اَعْزَزْتُہٗ جَعَلْتُہٗ عَزِیْزًا فِی الْخِطَابِ یُقَالُ الْمُحَاوَرَۃُ لَقَدْ ظَلَمَکَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِکَ اِلٰی نِعَاجِہٖ وَاِنَّ
کَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَکَاءُ ۳

فَتَنَّاہُ بِتَشْدِیْدِ النُّوْنِ یعنے اور پڑھا ہے عمرنے فتناہ ساتھہ تشدیدت کے فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ یعنے پہر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب سے اور گرا جہک کر حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ثَنَا سَہْلُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ بْنَ حَوْشَبٍ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَسْجُدُ فِیْ صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمَانَ حَتّٰی اَتٰی فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اُمِرَ اَنْ یَّقْتَدِیَ بِھِمْ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ مینے ابن عباس رض سے کہا کہ کیا سجدہ کرین ہم سورہ ص مین تو ابن عباس رض نے یہہ آیت پڑہی کہ اوسکی اولاد سے داؤد اور سلیمان یہانتک کہ پہونچے اس آیت پر کہ پیغمبرون کے طریقہ کی پیروی کر اون عباس نے کہا کہ تمہارے پیغمبر کو بہی حکم ہے کہ اونکی پیروی کرے **ف** اسحدیث کی شرح تفسیر مین آوے گی۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ ثَنَا وُھَیْبٌ اَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَیْسَ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِیْھَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ سورہ ص کا سجدہ واجب سجدون سے نہین اور مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اسمین سجدہ کرتے تہے **باب** قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَھَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ الرَّاجِعُ الْمُنِیْبُ وَقَوْلِہٖ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ وَقَوْلِہٖ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ وَقَوْلِہٖ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَّرَوَاحُھَا شَھْرٌ وَاَسَلْنَا لَہٗ اَذَبْنَا لَہٗ عَیْنَ الْقِطْرِ الْحَدِیْدِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْہِ بِاِذْنِ رَبِّہٖ وَمَنْ یَّزِغْ مِنْھُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْہُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ یَعْمَلُوْنَ لَہٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ قَالَ مُجَاھِدٌ بُنْیَانٌ مَا دُوْنَ الْقُصُوْرِ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ کَالْجَوَابِ کَالْحِیَاضِ لِلْاِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَالْجَوْبَۃِ مِنَ الْاَرْضِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ اِلَّا دَآبَّۃُ الْاَرْضِ الْاَرَضَۃُ تَاْکُلُ مِنْسَاَتَہٗ عَصَاہُ فَلَمَّا خَرَّ اِلٰی فِی الْعَذَابِ الْمُھِیْنِ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ مِنْ ذِکْرِ رَبِّیْ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ یَمْسَحُ اَعْرَافَ الْخَیْلِ وَعَرَاقِیْبَھَا اَلْاَصْفَادُ الْوَثَاقُ وَقَالَ مُجَاھِدٌ اَلصّٰفِنٰتُ صَفَنَ الْفَرَسُ رَفَعَ اِحْدٰی رِجْلَیْہِ حَتّٰی تَکُوْنَ عَلٰی طَرَفِ الْحَافِرِ الْجِیَادُ السِّرَاعُ جَسَدًا شَیْطَانًا رُخَآءً طَیِّبَۃً حَیْثُ اَصَابَ حَیْثُ شَآءَ فَامْنُنْ اَعْطِ بِغَیْرِ حِسَابٍ بِغَیْرِ حَرَجٍ ترجمہ باب ہے سلیمان ع کے بیان مین خدا تعالے نے فرمایا کہ دیا ہمنے داؤد ع کو سلیمان بہت خوب بندہ رجوع رہنے والا اور خدا تعالے نے فرمایا کہ سلیمان نے کہا کہ اے میرے رب بخش مجہکو وہ پادشاہی کہ نہ چاہیے کسی کو اور خدا تعالے نے فرمایا کہ جو پڑہتے تہے شیطان سلیمان ع کی سلطنت مین اور خدا تعالے نے فرمایا کہ ہمنے تابع کی سلیمان ع کے باؤ کہ صبح کی منزل اسکی ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی اور بہایا یعنے گہلایا ہمنے اوسکے واسطے چشمہ لوہے کا اور جنون مین سے بعضی لوگ وہ تہے جو اوسکے سامنے محنت کرتے تہے اسکے رب کے حکم سے اور جو پہرے اون مین سے ہماری حکم سے

چکہا دین ہم اوسکو آگ کا عذاب بناتے اسکے واسطے جو چاہتا تہا اب مجاہد نے کہا کہ عمارتین کم محلون سے اور تصویرین اور لگن جیسے تالاب اونٹون کے اور ابن عباس رض نے کہا کہ مانند گہڑی کے زمین مین اور دیگین جو لہو نہیں جمی کام کرو داود کے گہر والو حق مان کر اور تہوڑے ہین میری بندون مین حق ماننے والے پہر جب تقدیر کی ہمنے اوسپہ موت نہ جتایا اونکو اوسکا مرنا مگر کیڑے نے گہن کے کہاتا رہا اوسکا عصا پہر جب وہ گر پڑا عذاب نہیں تک سلیمان ع بولے مین نے چاہی محبت مال کی اپنے رب کی یاد سے پس اس آیت مین عن بمعنی من کے ہے پہر لگا جہاڑنے گہوڑون کی گردنین اور پنڈلیان اصفاد کے معنے ہین قید مین یعنے بیڑیان مراد اس آیت کی تفسیر ہے مقرنین فی الاصفاد اور کہا مجاہد نے صافنات کے معنے ہین صفن الفرس یعنی اوٹہایا گہوڑے نے اپنا ایک پاؤن یہانتک کہ ہوتا ہے اوپر طرف کہر کے اور جیاد کے معنے ہین تیز رو اور جسدا کے معنے ہین شیطان یعنی اس آیت مین والقینا علی کرسیہ جسدا اور رخاء کے معنے ہین خوشی خوشی اور حیث اصاب کے معنے ہین جہان پہنچا چاہتا اور فامنن کے معنے ہین دے اور بغیر حساب کے معنے ہین بغیر حرج کے یعنی کچہہ حرج نہیں حساب معاف ہے حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان عفريتا من الجن تفلت البارحة ليقطع علي صلاتي فامكنني الله منه فاخذته فاردت ان اربطه على سارية من سواري المسجد حتى تنظروا اليه كلكم فذكرت دعوة اخي سليمان رب اغفر لي وهب لي ملكا لا ينبغي لاحد من بعدي فرددته خاسئا عفريت متمرد من انس او جان مثل زبنية جماعته الزبانية ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ جنون مین سے ایک رکس رات کو میرے آگے گہس پڑا تاکہ میری نماز کو توڑ ڈالے سو خدا تعالے نے اسکو میرے قابو مین کر دیا تو مین نے اسکو پکڑ لیا سو مین نے چاہا کہ اوسکو مسجد کے کہنبی مین باندہ دون تاکہ تم سب لوگ اسکو دیکہو پہر مجہکو یاد پڑ گئی اپنے بہائی سلیمان کی دعا وہ یہ تہی کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجہکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد کسی کو ویسی نہ ملے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہر مینے اسکو ڈہکیل دیا دُہتکار کر اور عفریت کے معنے ہین سرکش آدمیون اور جنون سے مثل زبنیہ کے کہ اسکی جمع زبانیہ ہے یعنی کہا گیا ہے عفریت مین عفریتہ ف یہ جو فرمایا کہ مجہکو یاد پڑ گئی الخ تو اسمین اشارت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسپر قادر تہے لیکن سلیمان ع کی رعایت کے واسطے اوسکو چہوڑ دیا اور احتمال ہے کہ ہو خصوصیت سلیمان ع کی خدمت لینی جنون سے بیچ ہر چیز کے کہ جسے ارادہ کرتے اسکو نہ فقط اسقدر مین اور استدلال کیا ہے خطابی نے ساتہ اس حدیث کے اسپر کہ سلیمان ع کے ساتھی تہے دیکہتے جنون کو انکی اصلی شکلون اور صورتون مین وقت تصرف انکے اور اسپر خدا تعالے کا یہ قول کہ شیطان اور اسکا لشکر تمکو دیکہتا ہے اور تم انکو نہیں دیکہتے تو مراد اکثر ہے احوال بنی آدم سے اور تعاقب کیا گیا ہے باین طور کہ نفی رویت آدمیون

کی واسطے جنون کے اپنی شکلون پر نہین ہے قاطع آیت سے بلکہ ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے سو ہمارا اونکو نہ دیکھنا مقید ہے ساتھہ حال دیکھنے اونکے کی ہمکو اور نہین نفی کرتا امکان رویت ہماری کو واسطے اونکے بیچ غیر اسحالت کا اور احتمال رکھتا ہے عموم کا اور یہی ہے جسکو اکثر علماء نے سمجھا ہے یہانتک کہ شافعی رحمہ نے کہا کہ جو گمان کرے کہ وہ جنون کو دیکھتا ہے تو ہم اسکی شہادت کو باطل کر دینگے اور استدلال کیا ہے انہون ساتھہ اس آیت کے اور زبانیہ فرشتون کو کہتے ہین (فتح) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ فَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدُ شِقَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ تِسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد ع نے کہا کہ مین آج کی رات ستر عورت پر گھومونگا یعنے اونسے صحبت کرونگا کہ ان مین سے ہر ایک عورت حاملہ ہو کر سوار جنیگی جو خدا تعالی کی راہ مین جہاد کرے گا تو اسکے ساتھی یعنی فرشتے نے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہے گا تو اونسنے انشا اللہ نہ کہا پس حاملہ ہوی کوئی عورت ساتھہ کسی چیز کے مگر آدھے بچہ سے یعنے ایک عورت آدہا آدمی جنی حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سلیمان ع انشا اللہ تعالی کہتے تو ستر لڑکے پیدا ہوتے جو خدا تعالی کی راہ مین جہاد کرتے اور ایک روایت مین ہے کہ نوے عورتون پر اور یہ زیادہ صحیح ہے ف ایک روایت مین ساٹھہ عورتون کا ذکر ہے اور ایک روایت مین ستر کا اور ایک مین ننانوے کا اور ایک مین نوی کا اور ایک مین سو کا اور تطبیق یہ ہے کہ ساٹھہ آزاد عورتین تھین اور باقی لونڈیان تہین یا بالعکس اور ستر تو مبالغہ کے واسطے ہے اور اہپر نوے اور سو تو سو سے کم تہین اور نوے سے زیادہ سو جسنے نوے کہا اوسنے کسر کو چھوڑ دیا ہے اور جسنے سو کہا اوسنے کسر کو جوڑ لیا ہے اور وہب بن منبہ نے حکایت کیا ہے کہ سلیمان ع کی ہزار عورت تھی تین سو آزاد اور سات سو لونڈیان اور اونکے واسطے ہزار گہر شیشون کے تھے جنمین وہ رہتی تہین اور بعض سلف نے کہا کہ تنبیہ کی حضرت صلعم نے اس حدیث مین اوپر آفت تمنی کے اور اعراض کے تفویض سے اور اس حدیث مین فضیلت ہے فعل خیر کی اور تعاطی اسکی اسباب کی اور یہ کہ بہت کام مباح نیت سے مستحب ہو جاتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہنا انشا اللہ واسطے اسکے جو کہے کہ مین ایسا کرونگا اور یہ کہ قسم کے پیچھے انشا اللہ کہنا اسکے حکم کو دور کر دیتا ہے اور یہ متفق علیہ ہے ساتھہ شرط اتصال کے اور نیت انشا اللہ نہین ہوتا ہے مگر ساتھہ لفظ کے اور نہین کفایت کرتی اسمین نیت اور اسپر اتفاق ہے مگر جو بعضے مالکیہ سے محکی ہے اور اسمین بیان ہے اس چیز کا کہ خاص کیے گئے ہین ساتھہ اسکے پیغمبر علیہم السلام کی قوت سے جو دلالت کرتی ہے اوپر صحت بدن کے اور قوت نحولیت کو

اور کمال رجولیت کے باوجود اسچیز کے کہ وہی آپ مین شغل سے ساتھہ عبادات اور علوم کے اور تحقیق واقع ہوا ہے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کی کمال معجزہ کے واسطے کہ باوجود مشغول ہونے آپکے کی ساتھہ عبادت باری کے اور علوم کے اور محنت خلق کے نہایت کم کہاتے پیتے تھے جو مقتضی ہے واسطے ضعف بدن کی اور کثرت جماع کے اور باوجود اسکے پس تھے صحبت کرتے اپنی سب عورتون سے ایک رات مین ساتھہ غسل واحد کے اور آپکی بی بیان گیارہ تھین اور اسکا بیان کتاب الغسل مین گذر چکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جو بہت پرہیزگار ہو اسکی شہوت زیادہ ہوتی ہے واسطے کہ جو پرہیزگار نہین ہوتا وہ تازہ ہوتا ہے ساتھہ نظر کے اور مانند اسکے کے اور اسمین جواز خبار کا ہے چیز سے اوپر واقع ہونے اسکے سے آئیندہ زمانے مین ساتھہ غلبہ ظن کے پس تحقیق سلیمان ع نے یقین کیا ساتھہ اسکے کہ کہا اور نہ تہا وحی سے نہین تو واقع ہوتا اسی طرح اور قرطبی نے کہا کہ نہین گمان کرسکتا ساتھہ سلیمان ع کے کہ اسنے یقین کیا ہو ساتھہ اسکے اپنے رب پر مگر جو ناواقف ہو پیغمبرون کے حال سے اور ادب ان کے ساتھہ اللہ کے اور پہلا احتمال قریب ہے مین کہتا ہون کہ احتمال ہے کہ وحی کی گئی ہو طرف انکے مقید ساتھہ شرط انشاء اللہ کے سو انشاء اللہ کہنا بہول گئے ہون سو نہ واقع ہوا یہ واسطے کم ہونے شرط کے اور ہی واسطے جائز ہے واسطے اوسکے اول کہ قسم کہاوے اور یہ کہ جائز ہے بہول چوک پیغمبر سے اور یہ انکے مرتبے کے بلند ہونے مین قادح نہین اور یہ کہ جائز ہے خبر دینی شی سے کہ وہ عنقریب واقع ہوگی اور سند مخبر کی ظن ہو باوجود قرینہ قوی کے واسطے اوسکے اور یہ کہ جائز ہے ضمار قسم یہ کا قسم مین واسطے قول سلیمان ع کے کہ البتہ مین گہومونگا باوجود فرمانے آپکے کے کہ نہ حانث ہوئی پس معلوم ہوا کہ خدا تعالے کا نام اس مین مقدر ہے پس اگر کوئی جواز کا قائل ہو تو یہ حدیث حجت ہی واسطے اسکے بنا بر اس کے کہ پہلون کی شرع ہمارے واسطے شرع ہے جبکہ وارد ہو تقریر اسکی اوپر زبان شارع کے اور اسمین حجت ہی واسطے اسکے جو کہتا ہے کہ نہین شرط ہے تصریح کرنی ساتھہ مقسم بہ مین گے سو جو کہے کہ مین قسم کہاتا ہون یا گواہی دیتا ہون اور مانند اسکے تو وہ قسم ہے اور یہ قول حنفیہ کا ہے اور مقید کیا ہے اسکو مالکیہ نے ساتھہ نیت کے اور بعضے شافعیہ کہتے ہین کہ یہ مطلق قسم نہین اور یہ کہ جائز ہے استعمال لوکا اور اسمین استعمال ہے کنایت کا لفظ مین جسکا ذکر قبیح ہو واسطے قول اس کے کے کہ مین گہومونگا بدلے اس لفظ کے کہ مین جماع کرونگا (فتح) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ اَنَا اَبِیْ ثَنَا الْاَعْمَشُ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِیُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلًا قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ ثُمَّ حَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ وَالْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ ترجمہ ابوذر رض سے روایت ہے کہ مین نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون مسجد ہے جو زمین مین پہلے بنائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبے کی مسجد مین نے کہا کہ پہر کون فرمایا کہ مسجد اقصے یعنے بیت المقدس شام کے ملک مین مین نے کہا کہ

اونکے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا چالیس برس کا پہر جہان تجہکو نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لے اور ساری زمین تیرے واسطے سجدہ گاہ ہے ف اور اسمین اشارت ہے طرف محافظت کے نماز پر اول وقت مین اور بغل گیر ہے یہ بلانے کو طرف معرفت اوقات کے اور اسمین اشارت ہے طرف اسکے کہ مکان افضل واسطے عبادت کے جبکہ نہ حاصل ہو نہ چھوڑا جاوے مامور بہ واسطے فوت ہونے اسکے کے بلکہ کیا جاوے مامور بہ مکان مفضول مین اسواسطے کہ جب ابو ذر نے خاصکر زمین کی پہلی مسجد سے سوال کیا تو گویا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھا کہ مراد اسکی تخصیص نماز کی ہے بیچ اسکے سو تنبیہ کردی کہ واقع کرنا نماز کا جبکہ حاضر ہو نہین موقوف ہے مکان افضل پر اور اسمین فضیلت ہے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے اسکے کہ مذکور ہوا ہے کہ پہلی امتون کے لوگ نہ نماز پڑہتے تہے مگر مکان مخصوص مین اور تحقیق گذر چکی ہے تنبیہ اوپر اسکے تیمم مین اور اسمین زیادتی ہے سوال پر جواب مین خاصکر جبکہ سائل کو اس مین زیادہ فائدہ ہو (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَنَا شُعَيْبٌ اَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ قَالَ وَكَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ اِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْيَةَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثل اور آدمیون کی یعنے مثل بلانے میری کی طرف اسلام کے جو چھڑانے والا اونکا ہے آگ سے اور مثل اس چیز کی کہ زینت دیتے ہین اونکو نفس اونکے قائم رہنے سے باطل پر) مثل اس مرد کی ہے جسنے آگ جلائی تو پتنگے اور یہ جانور آگ مین گرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور دو عورتین تہین اونکے ساتھ دو بیٹے تہے بہیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لے گیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنی لگی کہ تیرے بیٹے کو بہیڑیا لے گیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے بیٹے کو تو وہ دونون داود ع کے پاس جہگڑا فیصل کرانے کو آئین سو اونہون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا پہر وے دونون نکلین سلیمان بن داود کے پاس آئین اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمان ع نے کہا کہ چہری مجہکو دو کہ مین اس لڑکے کو کاٹ کر آدہا آدہا ان دونون عورتون کو دوان تو چہوٹی نے کہا خدا تجہپر رحم کرے یہ نہ کر وہ لڑکا اس عورت کا ہے یعنی اب مین دعوے نہین کرتی بڑی کو دیجے تو سلیمان ع نے وہ لڑکا چہوٹی کو دلایا یعنے اسواسطے کہ جب کاٹنے پر اوسکو درد آیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اسی کا تہا ابوہریرہ رض نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہین سنی مین نے سکین مگر اوسدن اور نہ کہا کرتے تہے ہم مگر مدیہ ف نووی نے کہا کہ مراد حدیث

سے یہ ہی کہ تشبیہ دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مخالفین کو ساتھ تینگون کے اور گرنے اونکے آگ آخرت مین ساتھ کرنے تینگون کے دنیا کی آگ مین باوجود حرص انکی کے اوپر واقع ہونے کے بیچ اوسکے اور منع کرنے آپکی کے اونکو اور جامع اونکے درمیان پیروی ہوا کی ہے اور ضعف تمیز کا اور حرص ہر ایک کی دونون گروہ سے اوپر ہلاک ہونے اپنے نفس کے اور قاضی ابوبکر بن عربی نے کہا کہ آدمی نہین آتے اسکے پاس جو کہنیچے اونکو طرف آگ کے اوپر قصد ہلاکت کی بلکہ آتے ہین پاس اسکے ساتھہ قصد فائدہ پانے کے اور اتباع شہوت کے جیسے کہ تینگے آگ مین گرتے ہین نہ واسطے ہلاک ہونے انکے کے بلکہ اسواسطے کہ اونکو روشنی خوش لگتی ہے اور بعض کہتے ہین کہ وہ اندہیرے مین ہوتے ہین پہر جب روشنی کو دیکھتے ہین تو اعتقاد کرتے ہین کہ وہ ایک روشندان ہی جس سے روشنی ظاہر ہوتی ہے پس قصد کرتے ہین اوسکو واسطے اسکے تو جل جاتے ہین اور اونکو معلوم نہین ہوتا اور بعضے کہتے ہین کہ انکی نظر ضعیف ہے سو گمان کرتے ہین کہ وہ اندہیرے گہر مین ہین اور چراغ روشندان ہی پس ڈالتے ہین اپنے تئین طرف اسکے اور وہ اپنی تیز پروازی کے سبب اوس سے آگے بڑھ جاتے ہین اور واقع ہوتے ہین اندہیرے مین سو پلٹ آتی ہین یہانتک کہ آخرکار جل جاتی ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ سخت روشنی سے ضرر پاتے ہین تو قصد کرتے ہین اسکے بجہانے کا تو اپنی جہالت کی سبب سے جل جاتے ہین اور غزالی نے کہا کہ تمثیل واقع ہوئی ہے اوپر صورت گرنے کے خواہشون پر آدمی سے ساتھہ گرنے فراش کے آگ پر ولیکن آدمی کی جہالت سخت تر ہی تینگون کی جہالت سے اسواسطے کہ وہ ساتھہ مغرور ہونے اپنے کے ساتھہ ظواہر حال کے جب جل جاتے ہین تو اونکا عذاب فی الحال تمام ہو جاتا ہے اور آدمی باقی رہیگا آگ مین دراز مدت تک یا ہمیشہ اور یہ جو کہا کہ داود ع نے وہ لڑکا بڑی کو دلوایا تو قرطبی نے کہا کہ لائق یہ ہے کہ کہا جاوے کہ داود ع نے دلوایا وہ لڑکا بڑی کو واسطے کسی سبب کے کہ تقاضا کیا اوسنے ترجیح قول اسکے کو نزدیک اونکے اسواسطے کہ دونون مین سے کسی کے پاس گواہ نہ تہا اور حدیث مین بوجہ اختصار کے سبب کو معین نکر دینا لازم نہین آتا کہ واقع مین بہی کوئی سبب نہو احتمال ہے کہ زندہ لڑکا بڑی کے ہاتہہ مین تہا اور عاجز ہوئی دوسری گواہ لانی سے اور یہ تاویل بہتر ہے جاری ہی اوپر قواعد شرعیہ کے اور سیاق حدیث کا اسکے مخالف نہین پس اگر کہا جاوے کہ کسطرح جائز ہوا واسطے سلیمان ع کے توڑنا حکم اونکے کا تو جواب یہ ہے کہ اونکا قصد اونکے حکم کے توڑنے کا نہ تہا بلکہ اونہون نے تو ایک لطیف حیلہ کیا تہا جس سے واقعی بات معلوم ہوئی اسواسطے کہ جب دونون نے سلیمان کو قصے کی خبر دی اور انہون نے چہری منگوائی تاکہ اوسکو کاٹ کر دونون کو آدہا آدہا دین اور باطن مین یہ انکا قصد نہ تہا بلکہ مراد انکی طلب کشف امر کی تہی تو حاصل ہوا مقصود اونکا واسطے گہبرانے چہوٹی کے جو دلالت کرتا ہے اوپر بڑی ہونے شفقت اسکی کے اور نہ التفات کیا طرف اقرار اسکے کے کہ یہ بڑی کا بیٹا ہے اسواسطے کہ سلیمان نے پہچان لیا کہ اوسنے اسکی زندگی کو اختیار کیا تو ظاہر ہوئی واسطے انکے قرینہ شفقت چہوٹی کی سے اور نہ شفقت کرنا

بڑی کے ساتھ جوڑنے قرینہ کے جو دال ہے اوپر صدق اسکے کے وہ چیز کہ باعث ہے انکو اوپر حکم کرنے کے واسطے چھوٹی کے
اور احتمال ہے کہ سلیمان ع کو اپنے علم سے حکم کرنا جائز ہو یا بڑی نے اسحالت مین حق کے ساتھ اقرار کر لیا ہو جبکہ دیکھی
اُسنے سلیمان کی کوشش بیچ اسکے اور نظیر اس قصے کی یہ ہے کہ اگر حکم کرے حاکم اوپر مدعی منکر کے ساتھ قسم کے پھر جب
گذرنے لگے قسم کہاوے تو حاضر ہووے وہ شخص جو نکالے منکر سے وہ چیز کہ تقاضا کرے اقرار اسکے کو ساتھ اس چیز کے کہ
ارادہ کرتا تھا کہ قسم کہاوے اوپر انکار کرنے اسکی کے سو مقرر اسحالت مین حکم کیا جاویگا ساتھ اقرار اسکے کے برابر
ہے کہ قسم سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہ پہلے حکم کا توڑنا نہین بلکہ یہ بدل ہونا حکم کا ہے ساتھ بدل ہونے اسباب کے اور
دلالت کی اس قصے نے کہ فہم اور فراست اللہ کیطرف سے ہے نہین متعلق بڑی عمر سے اور نہ چھوٹی سے اور یہ کہ
حق ایک جہت مین ہے اور یہ کہ پیغمبرون کا اجتہاد سے حکم کرنا جائز ہے اگرچہ ممکن ہو وجود نص کا نزدیک اونکی
وحی سے لیکن اسمین زیادتی ہے اونکے اجر مین اور واسطے معصوم ہونے انکے کے چوک سے بیچ اسکے اس واسطے کہ نہین
برقرار رہتے باطل پر واسطے معصوم ہونے انکے اور نووی نے کہا کہ کیا یہ کام سلیمان ع نے واسطے حیلہ کے اوپر
ظاہر کرنے حق کی تو ہوگا جیسے کہ اقرار کرے محکوم بعد حکم کے کہ حق واسطے خصم اسکے کے ہے اور اسمین استعمال کرنا
حیلو نکا ہے احکام مین واسطے نکالنے حقوق کے اور نہین حاصل ہوتا ہے یہ مگر ساتھ زیادہ دانائی اور تجربہ احوال
کے (فتح) **بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ عَظِيْمٌ يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ**
تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اِلٰى فَخُوْرٍ باب ہے لقمان ع کے بیان مین خدا تعالے نے فرمایا اور البتہ دی ہمنے
لقمان کو حکمت عظیم تک اے بیٹا اگر کوئی چیز ہووے برابر رائی کے دانے کی پھر رہی ہو کسی پتھر مین فخور تک
ف اور اختلاف ہے لقمان مین سو بعضے کہتے ہین کہ حبشی تھا اور بعضے کہتے ہین نوبی تھا پھر اسکے پیغمبر ہونے
مین اختلاف ہے اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حبشی غلام تھا بڑہئی کا کام کرتا تھا اور ابن مسیب سے روایت ہے کہ
لقمان ع کو خدا تعالے نے حکمت دی اور پیغمبری نہ دی اور وہ داؤد ع کے زمانے مین تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ
بنی اسرائیل پر قاضی تھا داؤد ع کی طرف سے اور مجاہد سے روایت ہے کہ نیک آدمی تھا اور پیغمبر نہ تھا اور عکرمہ رض سے
روایت ہے کہ پیغمبر تھا اور کہتے ہین کہ عکرمہ اس قول مین تنہا ہے کہ وہ پیغمبر تھا اسکے سوا کسی نے لقمان ع کو پیغمبر
نہین کہا اور قتادہ رض نے اس آیت کی تفسیر مین کہا کہ مراد حکمت سے تفقہ فی الدین ہے اور وہ پیغمبر نہ تھا اور
بعضے کہتے ہین کہ درزی تھا اور اسکے بیٹے کا نام باران تھا (فتح) **تُصَعِّرُ الْاِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ** یعنے تصعر
کے معنے ہین منہ پھیرنا **ف** مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولا تصعر خدک للناس **حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا**
شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا
اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهٗ بِظُلْمٍ فَنَزَلَتْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ

نوبی بضم نون و سکون واو ملک ہست از حبش کذا فی المنتخب ۱۲ نوبی بضم نون و کسر موحدہ نوبی بلاد حبش کذا فی الصراح ۱۲

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ جب آیت اتری کہ جو لوگ کہ ایمان لائے اور اپنے
ایمان مین ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت مین امن امان ہے تو حضرت کے صحابہ نے کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہے
جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا تو یہ آیت اتری کہ اللہ کا شریک ٹھیرا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے **ف** اسکی شرح
تفسیر سورہ انعام مین آویگی حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَاَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ فَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ
يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ جب آیت اوتری
الذین آمنوا الخ تو یہ بات مسلمانون پر بہت بھاری پڑی تو اونہون نے کہا کہ یا حضرت ص ہم لوگون مین کون ایسا
ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا مطلب یون نہین سوائے
اسکے کچھ نہین کہ وہ تو شرک ہے کیا تمنے نہین سنا جو لقمان ع نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اسکو نصیحت کرتا تھا
کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھیرا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے **بَاب** قَوْلِ اللّٰهِ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحٰبَ
الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ باب ہے اس آیت کے بیان مین کہ بیان کر واسطے اونکے مثال اس گاؤن کے لوگ
کی جب آئے اس مین بھیجے ہوئے **ف** مراد گاؤن سے انطاکیہ ہے اور امام بخاری کی کاریگری سے معلوم ہوتا
ہے کہ واقعہ عیسیٰ ع سے پہلے کا ہے اور نام صاحب یٰسین کا حبیب نجار ہے اور تینون رسولون کا نام صادق اور مصدوق
اور شلوم تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ عیسیٰ ع کیطرف سے بھیجے ہوئے تھے (فتح) وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَعَزَّزْنَا
شَدَّدْنَا یعنے اور کہا مجاہد نے کہ عززکے معنے مین زور دیا ہمنے وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ یعنے اور ابن
عباس نے کہا کہ طائرکم کے معنے ہین مصیبتین **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے قالوا طائرکم معکم **بَاب** قَوْلِهٖ ذِكْرُ
رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِلٰى قَوْلِهٖ لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا باب ہے کہ خداتعالے نے فرمایا کہ یہ مذکور ہے
تیرے رب کی مہربانی کا اپنے بندے زکریا پر اس قول تک کہ نہین کیا ہمنے پہلے اس نام کا کوئی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلًا
یعنے ابن عباس نے کہا کہ سمیا کے معنے مثل ہین یعنے اس آیت مین ہل تعلم لہ سمیا يُقَالُ رَضِيًّا مَرْضِيًّا یعنے رضیا کے
معنے ہین پسندیدہ یعنی من مانتا **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے واجعلہ رب رضیا عِتِيًّا عَصِيًّا عَتَا يَعْتُوْ یعنی عتیا
کے معنے ہین نہایت ضعف عتیا مشتق ہے عتا یعتو سے ساتھ خشکی جوڑون کے یعنے اس آیت مین وقد بلغت
من الکبر عتیا قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا بولا اے
رب کہان سے ہوگا مجکو لڑکا اور میری عورت بانجھ ہے اور مین بڈھا ہوگیا ہون یہانتک کہ اکڑ گیا ثَلٰثَ لَيَالٍ
سویا تک يُقَالُ صَحِيْحًا فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا فَاَوْحٰى فَاَشَارَ

یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ اِلٰی یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا حَفِیًّا لَطِیْفًا عَاقِرًا اَلذَّکَرُ وَالْاُنْثٰی سَوَآءٌ یعنے کہتے ہین کہ سویا کے معنے ہین صحیح اور تو صحیح ہے سو بند ہو گئی زبان اسکی اور نہ کلام کرتا تہا لوگون سے لیکن تورات اور تسبیح پڑہ سکتا تہا پہر نکلا اپنے لوگون کی پاس حجرے سی تو اشارت سے کہا اونکو کہ یاد کرو اللہ کو صبح اور شام اے یحیی اوٹہا لے کتاب زور سے یبعث حیا تک اور حفیا کے معنے ہین لطیف یعنی اس آیت مین انہ کان بی حفیا اور عاقر مین مذکر اور مونث برابر ہین حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ترجمہ مالک بن صعصعہ سے روایت ہی کہ مقرر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث بیان کی انکو معراج کی رات سی پہر جبرائیل ع چڑہا یہانتک کے دوسرے آسمان کے پاس پہونچا تو جبرائیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کہلے چوکیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل ع نے کہا کہ مین جبرائیل ہون کہا تیرے ساتہہ کون ہے جبرائیل ع نے کہا کہ محمد ص ہے کہا کیا بلا یا گیا ہے جبرائیل ع نے کہا کہ ہان سو جب مین داخل ہوا تو ناگہان وہان یحیے اور علیسی ع کو دیکہا اور وے دونون خالاتی بہائی ہین جبرائیل ع نے کہا کہ یحیے اور عیسی ع ہین سو انکو سلام کر تو مین نے اونکو سلام کیا سو انہون نے سلام کا جواب دیا پہر دونون نے کہا کہ کیا نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا ف ثعلبی نے کہا کہ پیدا ہوئے یحیے لور زکریا ع کی عمر ایک سو بیس برس کی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ نوے سال کی تہی اور بعضے کم و بیش کہتے ہین اور غرض اس سے ذکر یحیے بن زکریا ع کا ہے اور ابن اسحاق نے مبتدا مین ذکر کیا ہے کہ مریم ع کی مان کا نام حنا تہا وہ عمران کے نکاح مین تہی اور یحیے کی مان کا نام ایشاع ہے وہ زکریا کے نکاح مین تہی اور یہ دونون سگی بہنین تہین اور کہتے ہین کہ مریم کے مان کے گہر اولاد نہ ہوتی تہی پہر وہ مریم کے ساتہہ حاملہ ہوئی اور عمران مرگیا اور حالانکہ وہ حاملہ تہی اور ثعلبی نے کہا کہ یحیے عیسی ع سے چہہ مہینے پہلے پیدا ہوئے تہے اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ تفسیر اس آیت کی و آتیناہ الحکم صبیا سو بعضی کہتے ہین کہ اس سے ہی کم عمر ہین اور مراد ساتہہ حکم کے سمجہہ دین ہین اور ابن اسحاق نے کہا کہ زکریا اور اسکا بیٹا عیسے سے پہلے بنی اسرائیل کیطرف پیغمبر ہوئے تہے اور بنی اسرائیل نے چاہا کہ حضرت زکریا ع کو مار ڈالین تو وہ انسے بہاگے تو ایک درخت پر گذرے وہ پہٹ گیا حضرت زکریا ع اوسکے اندر گہس پڑے اور وہ درخت اونپر مل گیا تو شیطان نے انکے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر باہر رکہا بنی اسرائیل نے اسکو دیکہہ لیا تو آرے سے اس درخت کو زکریا کے سمیت درمیان سے چیر ڈالا اور اسپر یحیے ع سو قتل کیے گئے بسبب ایک عورت کی کہ اس سے انکے بادشاہ نے نکاح کرنا چاہا تو حضرت

[illegible]

تیجیئے نے کہا کہ عورت تجھکو حلال نہین اسواسطے کہ وہ اسکی عورت کی بیٹی تھی جب خبر بادشاہ کو پہونچی تو اسنے حضرت یحییٰ ع کو مارڈالا اور یہ حضرت عیسےٰ ع کے اوٹہائے جانے سے پہلے تہا (فتح) باب وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ وَقَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ إِلَى قَوْلِهِ بِغَيْرِ حِسَابٍ یاد کر کتاب مین مریم کو جب کنارے ہوئی اپنے لوگون سے ایک شرقی مکان مین اور جب کہا فرشتون نے ای مریم اللہ تجھکو بشارت دیتا ہے ایک اپنے حکم کی اور خدا تعالے نے فرمایا کہ مقرر خدا تعالے نے چن لیا ہے آدم ع کو اور نوح ع اور ابراہیم ع کے گہر والون کو اور عمران کے گہر والون کو سارے جہان سے بغیر حساب تک ف یہ باب معقود ہے واسطے حدیثون مریم ع کے اور مین نے کچھ حال اونکا پہلے بیان کیا ہے اور مریم سریانی زبان مین خادم کو کہتے ہین اور یہ عیسےٰ ع کی ماں کا نام ہے وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآلَ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ يَاسِينَ وَآلِ مُحَمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَيُقَالُ آلُ يَعْقُوبَ أَهْلُ يَعْقُوبَ إِذَا صَغَّرُوا آلَ رَدُّوهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوا أُهَيْلٌ ترجمہ یعنے اور کہا ابن عباس رض نے کہ مراد آل عمران سے ایماندار ہین اولاد ابراہیم ع اور اولاد یاسین اور اولاد محمد صلعم سے یعنے اگرچہ آل کا لفظ عام ہے لیکن مراد اس سے یہان خاص ایماندار لوگ ہین کہا جاتا ہے آل یعقوب کی اہل یعقوب کے جب آل کی تصغیر کرین اسکو اصل کی طرف رد کرتے ہین کہتے ہین اُہیل اور جمہور کے نزدیک اصل آل کی اہل ہے حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اوسکو چہو لیتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ رو اوٹہتا ہے چلا کر شیطان کے چہونے سے مگر مریم کو اور اوسکے بیٹے یعنی عیسیٰ ع کو شیطان نے ہاتھ نہین لگایا پہر ابوہریرہ رض نے یہ آیت پڑہی کہ مین تیری پناہ مین دیتی ہون اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے ف اور ایک روایت مین چہونے کا بیان اسطور سے آیا ہے کہ شیطان ہر آدمی کے پہلو مین اپنی انگل سے چوکتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سوائے عیسےٰ بن مریم ع کے کہ اونکو چوکنے لگا تو جہلی مین چوکا جسمین لڑکا ہوتا ہے قرطبی نے کہا کہ یہ چوکا شیطان سے وہ ابتدا ہے قابو پانے اسکی کا سو بچا یا خدا تعالے نے مریم اور اوسکے بیٹے کو اسکی ماں کی دعا کی برکت سے جو ایسی گندی اللہ نہ تہی واسطے مریم کے کچھ اولاد سوائے عیسیٰ ع کے (فتح) باب وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ إِلَى قَوْلِهِ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ يُقَالُ

یکفل یضم کفلھا ضمھا مخففۃ لیس من کفالۃ الدیون وشبھہا باب ہے اور جب کہا فرشتون نے اے مریم ع
مقرر خدا تعالی نے پسند کیا ہے تجھکو اس قول تک کہ کون پالے مریم کو یکفل کے معنی ہین جوڑے اور کفلہا کے معنے ہین
کہ اسکو اپنے ساتھ جوڑا اسحاق ہین کہ کفل بغیر تشدید کے ہی نہین کفل ساتھ معنے کفالت کے کہ قرض مین ہوتی ہی ساتھ
معنے ضامن کی اور مانند اسکے کے ف اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس آیت کے کہ مریم پیغمبر تھی اور یہ آیت صریح نہین اور
تائید کرتا ہے اسکی ذکر کرنا اسکا ساتھ پیغمبرون کے بیچ سورہ مریم کے اور نہین منع کرتا یہ موصوف ہونے اسکی کو ساتھ
اسکے کہ وہ صدیقہ ہے پس تحقیق یوسف ع موصوف ہوئے ہین ساتھ اسکے اور اشعری سے منقول ہے کہ چھ عورتین پیغمبر
ہین کہا اور نقل کیا ہے اسکو تمہید مین اکثر فقہا سے اور قرطبی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ مریم پیغمبر ہے عیاض نے کہا
کہ جمہور اسکے مخالف ہین اور نقل کیا ہے نووی نے اذکار مین کہ نقل کیا ہے امام نے اجماع کو اسپر کہ مریم پیغمبر نہین اور
حسن سے روایت ہے کہ نہین عورتون مین کوئی پیغمبر نہ آدمیون مین اور نہ جنون مین اور سبکی کبیر نے کہا کہ نہین صحیح ہوئی
میرے نزدیک اس مسلہ مین کچھ چیز اور یہی منقول ہے اکثر فقہا سے (فتح) **حدثنا** احمد بن ابی رجاء ثنا
النضر عن ھشام اخبرنی ابی قال سمعت علیا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر م قال سمعت عبد اللہ بن جعفر
نساءھا مریم ابنۃ عمران وخیر نساءھا خدیجۃ ترجمہ علی مرتضے رض سے روایت ہے کہ مین نے حضرت
سے سنا فرماتے کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل ہے اور اپنے زمانے مین یعنے امت
محمدیہ ص مین خدیجہ رض سب عورتون سے افضل ہے ف اور ایک روایت مین ہے کہ مریم بہتر ہے عالمین کی
سب عورتون سے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم سب عورتون سے افضل ہے اور یہ نہین منع ہے
نزدیک اسکے جو اسکو پیغمبر کہتا ہے اور جو اسکو پیغمبر نہین کہتا وہ اسکو حمل کرتا ہے اپنے زمانے کی سب عورتون پر
اور ساتھ اول کے جزم کیا ہے زجاج اور ایک جماعت نے اور اختیار کیا ہے اسکو قرطبی نے اور احتمال ہے کہ مراد
بنی اسرائیل کی عورتین ہون یا عورتین اس امت کی لیکن ابو موسے رض کی حدیث مین حصر پہلے گذر چکا ہے کہ عورتون
مین مریم اور آسیہ کے سوائے کوئی کامل نہین ہوئی اور قاضی ابو بکر نے کہا کہ خدیجہ افضل ہے امت کی عورتون سے
مطلق واسطے اس حدیث کے اور شاید پہلی حدیث مین اس امت کی عورتون کا ذکر نہین حیث قال لم یکمل النساء الخ
مگر یہ کہ حمل کرین ہم کمال کو نبوت پر پس ہوگی اپنے اطلاق پر (فتح) **باب** قولہ جل جلالہ واذ قالت
الملٰئکۃ یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی بن مریم الی قولہ کن فیکون
یبشرک ویبشرک واحد وجیھا شریفا وقال ابراھیم المسیح الصدیق وقال مجاھد الکھل
الحلیم والاکمہ من یبصر بالنھار ولا یبصر باللیل وقال غیرہ من یولد اعمی جب کہا
فرشتون نے اے مریم اللہ تجھکو بشارت دیتا ہے اپنی ایک حکم کی جسکا نام مسیح عیسے بن مریم ہے کن فیکون تک

یبشرک اور یبشرک کے ایک معنے ہین اور وجیہا کے معنے ہین شریف یعنی جسکی بادشاہ تعظیم کرین اور کہا ابراہیم نے کہ مسیح کے معنے ہین صدیق **ف** مراد ابراہیم نخعی کی یہ ہے کہ خدا تعالے نے اسکو مسح کیا سو گناہ سے پاک کیا پس وہ فعیل ہے ساتھہ معنے مفعول کے اور یہ برخلاف نام رکہنے دجال کے ہے مسیح کہ وہ فعیل ساتھہ معنے فاعل کے ہی کہتے ہین کہ یہ نام اسکا اسواسطے رکہا گیا کہ وہ مسح کرے گا یعنی سیر کریگا زمین پر اور بعضے کہتے ہین کہ اسکی ایک آنکھ کانی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عیسے ع کو مسیح اسواسطے کہتے ہین کہ وہ مشتق ہے مسح الارض سے اسواسطے کہ اونہون نے ایک جگہہ مین ٹہکانا نہین پکڑا اور کسی جگہہ اپنا گہر نہین بنایا اور بعضے کہتے ہین کہ انکا نام مسیح اسواسطے ہے کہ وہ کسی بیمار کو ہاتہہ نہین لگاتے تہے مگر کہ تندرست ہو جاتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ مسح کیے گئے تہے ساتھہ دین برکت کے مسح کیا تہا اونکو زکریا علیہ السلام نے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ خوبصورت تہے (فتح) **ت** اور کہا مجاہد نے کہ کہل کے معنے ہین آرام اور چین والا یعنے اس آیت مین ویکلم الناس فی المہد وکہلا **ف** اور اصل کہل کے معنے ہین بڑہاپا اور یہ تفسیر ہے ساتھہ معنی لازم کے اسواسطے کہ بڑہاپے مین اکثر اوقات آرام اور چین ہوتا ہے (فتح) **ت** اور اکمہ وہ شخص ہے جو دنکو دیکہے اور رات کو نہ دیکہہ سکے اور مجاہد کے غیر نے کہا ہے کہ جو اندہا پیدا ہو **ف** اور یہی ہے قول جمہور کا کہ اکمہ وہ ہے جو مادر زاد اندہا ہو طبری نے کہا اور یہی مناسب ہے ساتھہ تفسیر آیت کے اسواسطے کہ یہی یعنی مادر زاد اندہا ہونا ایسی لا علاج بیماری ہے جسکے علاج کا کوئی دعوے نہین کرسکتا اور آیت چلائی گئی ہے واسطے بیان معجزے عیسی ع کے سو شبہہ نہین کہ اکمہ اس معنی پر محمول ہوتا کہ ہووے ابلغ بیچ ثابت کرنے معجزے کی (فتح)، **حدثنا** ادم ثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ قال سمعت مرۃ الھمدانی یحدث عن ابی موسی الاشعری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران واسیۃ امرأۃ فرعون وقال ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شہاب ثنی سعید بن المسیب ان ابا ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نساء قریش خیر نساء رکبن الابل احناہ علی طفل وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ یقول ابو ھریرۃ علی اثر ذلک ولم ترکب مریم بنت عمران بعیرا قط تابعہ ابن اخی الزھری واسحق الکلبی عن الزھری ترجمہ ابو موسے رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتونپر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کہانونپر مردون سے بہت لوگ کمال کو پہونچے اور عورتون سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی عورت کے سوائی کوئی عورت کمال کو نہین پہنچی اور فرمایا کہ قریش کی عورتین بہتر ہین اون عورتون مین جو اونٹ کی سواری کرتین تہین یعنے سب عورتون مین قریش کی عورتین بہت ہین نہایت مہربان چہوٹے لڑکونپر اور بڑی نگہبان اپنے خاوندون کے مال کین ابوہریرہ رض اسکے پیچہے کہتے تہے کہ مریم عمران کی بیٹی اونٹ پر کبہی

سوار نہین ہوئین ف قرطبی نے کہا کہ یہ تفضیل ہے واسطے عورتون قریش کے خاص عرب کی عورتون پر اسواسطے کہ اونٹ
والی اکثر اوقات وہی ہین اور یہ جو ابو ہریرہ رضہ نے کہا کہ مریم اونٹ پر کبھی سوار نہین ہوئین تو یہ اشارہ ہے طرف
اسکے کہ مریم اس تفضیل مین داخل نہین ہین بلکہ وہ خاص ہے ساتھ اُن عورتون کے جو اونٹ کی سواری کرتی ہین
اور شاید اسکی مراد یہ ہے کہ مریم سب عورتون سے افضل ہو مطلق اور جو فضیلت کہ خدیجہ اور فاطمہ اور عائشہ رضہ کے
حق مین وارد ہوئی ہے وہ بہ نسبت تمام عورتون کے ہو مگر جسکو نبیہ کہا گیا ہے سو اگر ثابت ہو عورت کے حق مین
کہ وہ نبیہ ہے تو وہ خارج ہے ساتھ شرع کے اسواسطے کہ درجہ نبوت کے بعد کوئی چیز نہین اور اگر کسی کے حق مین نبوت
ثابت ہو تو جو اونکو نکالتا ہے وہ کسی دلیل خاص کا محتاج ہے واسطے ہر ایک کے ان مین سے (فتح) **باب قولہ یا اھل
الکتٰب لا تغلوا فی دینکم الی وکیلا** ٭ اب یہ اس آیت کی تفسیر مین کہ اے کتاب والو مت مبالغہ کرو اپنے دین کی
بات مین وکیلا تک ف صواب اس آیت مین قل یا اہل الکتاب ہے یعنے قولہ کے بدلے قل ہے ابو عبید نے کہا
کہ مراد خدا کے کلمہ سے کُن ہے یعنے خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ ہو جا پس ہو گیا اور اسکے غیر نے کہا کہ روح منہ کے معنے یہ ہین
کہ زندہ کیا اوسکو سو کیا اوسکو جاندار اور مت کہو کہ وہ تین خدا ہین حدثنا صدقۃ بن الفضل انا الولید
عن الاوزاعی ثنی عمیر بن ھانیء ثنی جنادۃ بن ابی امیۃ عن عبادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من شھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی
عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ والجنۃ حق والنار حق ادخلہ اللہ
الجنۃ علی ما کان من العمل قال الولید فحدثنی ابن جابر عن عمیر عن جنادۃ وزاد من ابواب
الجنۃ الثمانیۃ ایھا شاء ترجمہ عبادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو گواہی
دے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور گواہی دی کہ
محمد صلعم اوسکا بندہ ہے اور اُسکا پیغمبر ہے اور گواہی دے کہ عیسے ع اللہ کا بندہ ہے اور اسکا پیغمبر اور اللہ تعالے
کی بات سے بنا ہے جو مریم کی طرف ڈالی گئی تھی یعنے صرف خدا کے حکم سے بنا اوسکا کوئی باپ نہین اور عیسےٰ اللہ
کے بنائے روح ہین اور گواہی دی کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہے تو خدا تعالے اسکو بہشت مین لیجاویگا گو کیسے ہی
اُسکے کام ہون اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ بہشت کے آٹھون دروازون سے جس سے چاہے ف قرطبی
نے کہا کہ مقصود اس حدیث سے تنبیہ ہے اس چیز پر جو واقع ہوئی ہے واسطے نصاریٰ کے گمراہی سے بیچ حق عیسےٰ
کے اور امکی ان کے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے جو کچھ کہ سکھایا جاوے نصرانی جبکہ مسلمان ہو اور نووی نے کہا
کہ یہ جامع تر ان حدیثون کی ہے جو شامل ہین عقائد پر اسواسطے کہ تحقیق جمع کی ہے اسمین وہ چیز کہ خارج ہوتے
ہین اس سے تمام مذہب کفر کے بنا بر مختلف ہونے عقائد اونکے اور تباعد اونکے کے اور اسکے غیر نے کہا ہے

قال ابو عبید کلمتہ کن فکان وقال غیرہ وروح منہ احیاہ فجعلہ روحا ولا تقولوا ثلثة

بیچ ذکر عیسے ع کے تعریض ہے ساتھہ نصاری کے اور خبردار کرنا ہے باین طور کہ ایمان اونکا ساتھہ قول تثلیث کے محض شرک ہے اور اسی طرح قول آپکا کہ بندہ اوسکا اور بیچ ذکر کرنے رسالت عیسیٰ ع کے تعریض ہے ساتھہ یہود کے کہ وہ اسکی پیغمبری سے انکار کرتے ہین اور عیب لگاتے ہین اسکو ساتھہ اس چیز کے کہ وہ اس سے پاک ہے اور اسی طرح ماں اسکی اور یہ جو کہا کہ اسکی باندی کا بیٹا ہے تو یہ تعظیم ہے واسطے اسکی اور اسیطرح نام رکھنا اوسکا روح اور وصف کرنا اسکا باین طور کہ وہ اس سے ہے یعنے کائن ہے اس سے اور یہ جو کہا کہ کلمۃ تو یہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ اللہ کی حجت ہے اسکے بندون پر کہ پیدا کیا اسکو بغیر باپ کے اور کلام کروایا اس سے اپنے غیر وقت مین اور زندہ کیا مردون کو اسکے ہاتھہ پر اور بعضے کہتے ہین کہ نام رکھا گیا اونکا کلمۃ اللہ اسواسطے کہ پیدا کیا اسکو خدا تعالےٰ نے ساتھہ قول اپنے کن کے سو جیسے کہ تہا ساتھہ کلام اسکی کے نام رکہا گیا ساتھہ اسکے اور بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ اوسنے لڑکپن مین کلام کیا کہ مین اللہ کا بندہ ہون اور ایسے نام رکہنا اسکا روح پس اسواسطے کہ قدرت دی ہے اسکو اوپر زندہ کرنے مردون کے اور بعض کہتے ہین واسطے ہونے اسکے جاندار کہ پایا گیا بغیر جز جاندار کے اور یہ جو کہا کہ داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت کی آٹھون دروازون سے جس سے چاہے تو یہ تقاضا کرتا ہے دخول اوسکو بہشت مین اور اختیار اسکے کو بیچ دخول کے اسکے دروازون سے اور یہ برخلاف حدیث ابوہریرہ کے ہی جو بدء الخلق مین گذر چکی ہے اسواسطے کہ تحقیق وہ تقاضا کرتی ہے کہ بہشت مین ہر داخل ہونیوالے کے واسطے ایک دروازہ معین ہے جس سے وہ داخل ہوگا اور دونون کے درمیان تطبیق یون ہے کہ وہ اصل مین اختیار دیا گیا ہے لیکن وہ دیکھیگا کہ جس دروازے کے ساتھہ وہ خاص ہے وہ افضل ہے اسکے حق مین سو وہ اسی کو اختیار کریگا سو داخل ہوگا اس مین اختیار سے نہ مجبور اور نہ ممنوع داخل ہونے سے غیر سے مین کہتا ہون کہ احتمال ہے کہ فاعل شاء کا اللہ ہو یعنے اللہ توفیق دیتا ہے اسکو واسطے عمل کے کہ داخل کرے اسکو ساتھہ رحمت اپنی کے اس دروازے سے جو تیار کیا گیا ہے واسطے عامل اس عمل کے اور تحقیق گذر چکا ہے کلام اس چیز پر جو متعلق ہے ساتھہ دخول موحدین کے بہشت مین بیچ کتاب ایمان کے کہ اسکو دوہرانے کی کچھہ حاجت نہین اور یہ جو کہا کیسے ہی اسکے کام ہون یعنے خواہ نیک کام ہون یا بد لیکن اہل توحید ضرور بہشت مین داخل ہونگے اور احتمال ہے کہ یہ معنے ہون کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت مین باعتبار اعمال ہر ایک کے ان مین سے درجات مین اور بیضاوی نے کہا کہ حضرت صلعم کے اس قول مین کہ اوسکے عمل کیسے ہی ہون دلیل ہے معتزلہ پر دو وجہ سے دعوے انکا یہ ہے کہ گنہگار ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور جو توبہ نہ کرے واجب ہے داخل ہونا اسکا آگ مین اسواسطے کہ قول آپکا علے ما کان من العمل حال ہے قول آپکے سے کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا اور عمل اسوقت غیر حاصل ہے اور نہین متصور ہے یہ اسکے حق مین جو توبہ سے پہلے مر جاوے مگر جب یہ داخل کیا جاویگا بہشت مین بغیر سزا کے اور ایسے جو ثابت ہو چکا ہے لازم احادیث شفاعت سے کہ بعض

گنہگار عذاب کیے جاوینگے پھر نکالے جاوینگے تو خاص کیا جاویگا ساتھ اسکے یہ عموم نہین تو تمام امید کے تلے ہین جیسے کہ وہ خوف کے تلے ہین اور یہی معنے ہین اہلسنت کے قول کے کہ وہ مشیت مین ہین (فتح) **باب قول اللہ عز وجل** وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا اعْتَزَلَتْ نَبَذْنَاهُ أَلْقَيْنَاهُ شَرْقِيًّا مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ فَأَجَاءَهَا أَفْعَلَ مِنْ جِئْتُ وَيُقَالُ أَلْجَأَهَا اضْطَرَّهَا تَسَّاقَطْ تَسْقُطْ قَصِيًّا قَاصِيًا فَرِيًّا عَظِيمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسْيًا لَمْ أَكُنْ شَيْئًا وَقَالَ غَيْرُهُ النِّسْيُ الْحَقِيرُ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حِينَ قَالَتْ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا وَقَالَ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ سَرِيًّا نَهَرٌ صَغِيرٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ باب ہے مریم کے بیان مین خدا تعالے نے فرمایا کہ یاد کر مریم کو جب کنارہ ہوئی اپنے لوگون سے نبذناہ کے معنے ہین ڈالا ہمنے اسکو اور شرقیا کے معنے ہین جو بیت المقدس سے مشرق کیطرف تھا یا اسکے گھر سے فاجاءہا افعال ہے جئت سے یعنی ثلاثی مزید فیہ کا ہے اور بعض کہتے ہین مضطر اور بیقرار کیا اسکو اور تساقط کے معنے ہین گرنے کے اور قصیا کے معنے ہین قاصیا یعنے دور مکان مین یعنے اس آیت مین مکانا قصیا اور فریا کے معنے ہین عظیم یعنے اس آیت مین لقد جئت شیئا فریا ابن عباس نے کہا کہ نسیا کے معنے ہین کہ مین کچھ چیز نہ ہوتی اور نہ پیدا ہوتی یعنے اس آیت مین وکنت نسیا منسیا اور اسکے غیر نے کہا نسی حقیر چیز ہے یعنے بے قدر اور ابو وائل نے کہا کہ معلوم کیا مریم نے کہ تقی عقلمند کو کہتے ہین جب کہ اسنے کہا کہ اگر ہے تو تقی اور کہا وکیع نے اسرائیل سے روایت کی ہے ابو اسحاق نے اسنے براء سے کہ سریا سریانی مین چھوٹی نہر کو کہتے ہین (فتح) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَقَالَ أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مِمَّنْ فَقَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ فَقَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ إِصْبَعَهُ ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَلِكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَهَذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نہین بولا

لڑکا جہولی اور گود مین سوائے تین لڑکون کی ایک عیسیٰ اور دوسرا بنی اسرائیل مین ایک مرد تہا اسکو لوگ جریج کہتے مین نماز پڑہتا تہا اسکی ماں آئی تو اسنے جریج کو بلایا تو جریج نے کہا کہ مین ماں کو جواب دون یا نماز پڑہون اور ایک روایت مین ہے کہ ای رب میری ماں پکارتی ہے اور مین نماز پڑہتا ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اسکی ماں پہر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اسکی ماں اسکے پاس آئی اور وہ نماز مین تہا سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ ای رب میری ماں پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون تو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اسکی ماں پہر آئی سو اسنے پکارا کہ اے جریج تو اسنے کہا ای رب میری ماں پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنے نماز مین متوجہ رہا تو اسکی ماں نا راض ہوئی تو اسکی ماں نے کہا کہ الٰہی اسکو مت مار یو جب تک کہ اوسکو بدکار عورتون کا منہ نہ دکہا لیجیو اور جریج اپنے عبادتخانے مین تہا سو ایک عورت اسکے سامنے آئی اور اس سے کلام کیا تو جریج نے نہ مانا تو وہ ایک چرانے والے کے پاس آئے سو اس عورت نے اسکو اپنی ذات پر قادر کیا اور ایک روایت مین ہے کہ بنی اسرائیل نے آپس مین جریج کی عبادت کا ذکر کیا تو کہا ایک بدکار عورت نے ان مین سے کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین گرفتار کرون اونہون نے کہا ہم چاہتے ہین تو وہ اسکے سامنے آئی اسنے اسکی طرف التفات نہ کیا پہر ایک چرانے والے کے پاس آئے اور وہ اسکی عبادت خانے کے پاس ٹہیرتا تہا) سو وہ لڑکا جنی تو کسی نے اسکو کہا کہ یہ لڑکا کسکے نطفے سے ہے اسنے کہا کہ جریج کے نطفے سے ہے تو لوگ اسکے پاس آئے سو اسکا عبادت خانہ توڑ ڈالا اور عبادت خانے سے اوتارا اور برا کہا یعنی اور اسکی گردن مین رسی ڈالکر اوسکو لوگون مین گہمایا تو جریج نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا یعنی مجہے کیون مارتے ہو سو اونہون نے کہا کہ تونے اس عورت سے زنا کیا ہے وہ تیری نطفے سے لڑکا جنی ہے تو اوسنے کہا کہ وہ لڑکا کہان ہے سو اسکو دے آئے تو جریج نے وضو کیا اور نماز پڑہی پہر لڑکے کے پاس آیا اور کہا کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا سو لوگ جریج پر جہکے اور اسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے سونے کا عبادت خانے بناتے ہین جریج نے کہا کہ نہین اسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تہا اور تیسرا یہ کہ بنی اسرائیل سے ایک عورت اپنے بچے کو دودہ پلاتی تہی تو ایک مرد نکلا سنہری پوشاک والا سو اوسکی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے اسکی چہاتی چہوڑ دی اور سوار کیطرف متوجہ ہوا سو کہا کہ الٰہی مجہکو ایسا نہ کیجیو پہر اپنی ماں کی چہاتی پر جہک کر دودہ پینے لگا ابوہریرہ رضہ نے کہا جیسے مین دیکہتا ہون طرف حضرت صلعم کے کہ اپنی انگلی چوستے تہے یعنی اس لڑکے کے دودہ پینے کی نقل کرتے تہے پہر لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اسکو مارتے تہے اور کہتے ہین کہ تونے حرام کیا تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نہ کیجیو تو اس لڑکے نے دودہ پیتا چہوڑا اور اس لونڈی کی طرف دیکہا سو کہا کہ الٰہی مجہکو ایسا ہی کیجیو تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ تو نے یہ کیون

کہا تو لڑکے نے کہا کہ سوار ایک ظالم تہا ظالمون سے اور اس لونڈی کو کہتے ہین تو نے زنا کیا تو نے چوری کی
اور حالانکہ اسنے حرام کاری اور چوری نہین کی ف یہ جو کہا کہ نہین بولے جہولی مین مگر تین لڑکے اور بعضی
روایتون مین ہے کہ یوسف ع کے شاہد نے بہی شیر خوارگی مین کلام کیا اور اور فرعون کی بیٹی کی کنگہی کرنے والی عورت
کے لڑکے نے بہی شیر خوارگی مین کلام کیا جبکہ فرعون نے چاہا کہ اسکی ماں کو آگ مین ڈالے تو اسنے کہا کہ اے ماں صبر
کر بیشک تو حق پر ہے بنا بر اسکے پانچ لڑکے ہوئے اور اصحاب اخدود کے قصے مین ہے کہ ایک عورت لائی گئی تاکہ
آگ مین ڈالی جاوے یا اپنے دین سے پہرے تو وہ پیچہی ہٹی تو اسکی گود مین ایک لڑکا شیر خوار تہا اسنے کہا کہ
اے ماں صبر کر کہ بیشک تو حق پر ہے اور ضحاک نے اپنی تفسیر مین ذکر کیا ہے کہ یحییٰ ع نے بہی شیر خوارگی مین کلام کیا
تہا بنا بر اسکے سات لڑکے ہوئے اور ایک روایت مین ہے کہ ابراہیم ع نے بھی گود مین کلام کیا اور ایک روایت مین
ہے کہ حضرت نوح نے بہی شیر خوارگی مین کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین مبارک یمامہ نے کلام کیا اور
یوسف کے شاہد مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ شیر خوار تہا اور بعضے کہتے ہین کہ داڑہی والا اور ایک روایت
مین ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک سوداگر تہا کبہی فائدہ پاتا تہا اور کبہی گہاٹا تو اسنے کہا کہ اس سوداگری مین خیر نہین
البتہ مین ایسی سوداگری ڈہونڈتا ہون جو اس سے بہتر ہے تو اسنے ایک عبادت خانہ بنایا اور اسمین گوشہ گیری
اختیار کی اور اسکا نام جریج تہا سو اسنے دلالت کہ وہ عیسیٰ ع کے بعد تہا اور اسکے تابعدارون مین تہا اسواسطے کہ
گوشہ گیری انہون نے ہی نکالی تہی اور یہ جو کہا کہ الٰہی میری ماں پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون تو یہ محمول
ہے اس پر کہ یہ اسنے اپنے جی مین کہا تہا اور احتمال ہے کہ زبان سے کلام کیا ہو اسواسطے کہ کلام انکی نزدیک مباح تہی اور
اسی طرح ابتدا اسلام مین اور ایک روایت مین ہے کہ اگر جریج عالم ہوتا تو البتہ جانتا کہ ماں کو جواب دینا اولے ہے
نماز سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واجب ہے مقدم کرنا اجابت ماں کا نفل نماز پر اسواسطے کہ نماز مین بدستور
رہنا نفل ہے اور ماں کو جواب دینا اور اسکے ساتہہ نیکی کرنا واجب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ تحقیق تہی وہ مشتاق طرف
اسکے سو ملاقات کرتی تہی ساتہہ اسکے اور قناعت کرتی ساتہہ دیکہنے اسکے اور کلام اسکی کے اور شاید اسنے
سوائے اسکے نہین کہ نہ تخفیف کی نماز مین تاکہ جواب دے اوسکو اسواسطے کہ اسنے خوف کیا کہ ٹوٹ جاوے خشوع اسکا
اور نماز کے بیان مین گذر چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جریج فقیہ ہوتا تو البتہ جانتا کہ ماں کو
جواب دینا بہتر ہے اپنے رب کی عبادت سے اور اگر اپنے اطلاق پر محمول ہو تو سمجہا جاتا ہے اس سے جواز قطع
نماز کا مطلق واسطے جواب دینے آواز ماں کے نفل نماز ہو یا فرض اور یہ ایک وجہ ہے شافعی کے مذہب
مین اور اصح نزدیک شافعیہ کے یہ ہے کہ اگر نماز نفل ہو اور معلوم کرے ایذا والد کا ساتہہ ترک جواب کے تو
واجب ہے جواب دینا نہین تو نہین اور اگر نماز فرض ہو اور وقت تنگ ہو تو نہین واجب ہے اجابت اور

اگر وقت تنگ ہو تو واجب ہے نزدیک امام الحرمین کے اور مخالفت کی ہے اسکی غیر اوسکے نے اسواسطے کہ وہ شروع سے لازم ہو جاتی ہے اور مالکیہ کے نزدیک یہ ہے کہ اجابت والد کی نفل نماز مین افضل ہے درازی سے بیچ اسکے اور قاضی ابو الولید نے حکایت کی ہے کہ یہ خاص ہی ساتھ ماں کے سوا باپ کے اور قائل ہے ساتھ اسکے مکحول اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے سوا کسی نے سلف سے یہ بات نہین کہی اور نیز اس حدیث مین عظمت نیکی والدین کی ہے اور جواب پکارنے انکے کا اگرچہ اولاد معذور ہو لیکن مختلف ہوتا ہے اسمین حال باعتبار مقاصد کے اور اس مین نرمی کرنی ہے ساتھ تابع کے جبکہ واقع ہو اس سے وہ چیز جو تقاضا کرے ادب دینے کو اسواسطے کہ ماں جریج کی باوجود ناراض ہونے کے نہ بد دعا کی اسپر مگر ساتھ اس چیز کے بد دعا کی ساتھ اسکے خاص کر اور اگر اسکو نرمی نہ ہوتی تو البتہ دعا کرتی اسپر ساتھ واقع ہونے فاحشہ کے یا قتل کے اور یہ کہ جو اللہ کے ساتھ صدق رکھتا ہو اسکو فتنے ضرر نہین کرتے اور اسمین قوت یقین جریج کی ہے اور صحت امید اسکی کی اسواسطے کہ اسنے بچے سے کلام کروانا چاہا باوجودیکہ عادت مین لڑکا کلام نہین کرتا اور یہ کہ اللہ گردانتا ہے واسطے اپنے دوستون کے مخرج نزدیک مبتلا ہونے انکے کے اور سوائے اسکے نہین کہ متاخر ہوتا ہے یہ اونکے بعضون سے بعض اوقات مین واسطے تہذیب کے اونکی اور زیادتی کے ثواب مین اور اسمین ثابت کرنا کرامتون کا ہے واسطے اولیا کے اور واقع ہونا کرامت کا واسطے انکے اپنے اختیار سے اور طلب سے اور ابن بطال نے کہا کہ جریج پیغمبر تھا تو یہ معجزہ ہو گا اور یہ کہ جائز ہے اختیار کرنی سخت عبادت واسطے اس شخص کے جو جانے اپنی جی مین قوت کو اور استدلال کیا ہے ساتھ اوسکے بعضون نے کہ بنی اسرائیل کی شرع مین یہ بات تھی کہ تصدیق کیجاتی تھی عورت کی اس چیز مین کہ دعوے کرے مردون پر صحبت سے اور لاحق کیا جاتا تھا ساتھ اسکے بچہ اور نہین فائدہ دیتا تھا مرد کو انکار اور اسمین ہے کہ مرتکب فاحشہ کا نہین باقی رہتی واسطے اوسکے حرمت اور استدلال کیا ہے بعض مالکیہ نے ساتھ قول جریج کے کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہے بایں طور کہ جو کسی عورت سے زنا کرے اور وہ لڑکی جنے تو نہین حلال ہے اس زانی کو نکاح کرنا اس لڑکی سے برخلاف شافعیہ کے اور وجہ دلالت کی یہ ہے کہ جریج نے اس لڑکے کو زانی کیطرف منسوب کیا اور خدا تعالے نے اسکی نسبت کی تصدیق کی کہ برخلاف عادت کے لڑکے سے اوسکی گواہی دلوائی کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے سو ہو گی یہ نسبت صحیح پس لازم آوے گا کہ جاری ہو درمیان انکے احکام باپ بیٹے کے سوائے توارث اور ولا کے اور یہ کہ وضو اس امت کے ساتھ خاص نہین اور سوائے اسکے نہین جو اسکے ساتھ خاص ہے وہ بیچ کلیان ہونا ہے (فتح) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهٗ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ

ولقیت عیسیٰ فنعتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس یعنی الحمام ورأیت ابراھیم وانا اشبہ ولدہ بہ قال واوتیت باناءین احدھما لبن والآخر فیہ خمر فقیل لی خذ ایھما شئت فاخذت اللبن فشربتہ فقیل لی ھدیت الفطرۃ او اصبت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین معراج کی رات ملا موسے ع سے ملا سو تعریف کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی سو ناگہان وہ دراز قد سیدہے بال والے جیسے قوم شنوءۃ کے مرد اور مین عیسیٰ ع سے ملا سو تعریف کی حضرت ص نے اسکی سو فرمایا کہ میانہ قد سرخ رنگ جیسے وہ حمام سے نکلا اور مین نے ابراہیم ع کو دیکھا اور مین اسکی اولاد مین اس سے زیادہ تر مشابہ ہون اور میرے سامنے دو پیالے آئے ایک پیالے مین دودہ تہا اور ایک مین شراب تہی مجھکو کہا گیا کہ لے جسکو چاہے دونون مین تو مین نے دودہ کا پیالہ لیا سو مین نے اسکو پیا تو مجھکو حکم ہوا کہ تو نے پیدایشی دین پایا خبردار ہو اگر تو شراب کو لیتا تو البتہ تیری امت گمراہ ہو جاتی حدثنا محمد بن کثیر ثنا اسرآءیل انا عثمان بن المغیرۃ عن مجاھد عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأیت عیسیٰ وموسیٰ وابراھیم فاما عیسیٰ فاحمر جعد عریض الصدر واما موسیٰ فادم جسیم سبط کانہ من رجال الزط ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مینے عیسےٰ اور موسےٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگرالی بال والا سینہ کشادہ ہے اور موسےٰ تو گندم گون اور جسیم سیدہے بال والے جیسے زط کی قوم کے مرد ف مراد جسیم سے اس حدیث مین زیادتی ہے طول مین یعنی دراز قد تہے اور ایک روایت مین موسےٰ ع کے حق مین جعد کا لفظ واقع ہوا ہے تو مراد اس سے جعودت بدن کی ہے اور وہ برگشتہ ہونا اسکا ہے اور اجتماع اسکا نہ جعودت بالون کی سو یہ جو آیا ہے کہ انکے بال سیدہے تہے (فتح) اور زط ایک قوم کا نام ہے ہنود سے کہ وے دراز قد ہوتے ہین اور دبلے پتلے ہوتے ہین حدثنا ابراھیم بن المنذر انا ابو ضمرۃ ثنا موسیٰ عن نافع قال قال عبد اللہ ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما بین ظھرانی الناس المسیح الدجال فقال ان اللہ لیس باعور الا ان المسیح الدجال اعور العین الیمنیٰ کان عینہ عنبۃ طافئۃ واراني اللیلۃ عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل آدم کاحسن ما ترٰی من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر یقطر رأسہ ماء واضعا یدیہ علیٰ منکبی رجلین وھو یطوف بالبیت فقلت من ھذا فقالوا ھذا المسیح بن مریم ثم رأیت رجلا وراءہ جعدا قططا اعور عین الیمنیٰ کاشبہ من رأیت بابن قطن واضعا یدیہ علیٰ منکبی رجل یطوف بالبیت فقلت من ھذا فقالوا ھذا المسیح الدجال تابعہ عبید اللہ عن نافع ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت

لوگون کے درمیان بیٹھے تھے سو دجال کو ذکر کیا سو فرمایا کہ مقرر خدا تعالے کانا نہین خبردار ہو کہ بیشک مسیح دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے اسکی کانی آنکھ جیسے پہولا انگور اور مجھکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ مین کعبے کے پاس ہون تو مین نے ایک مرد دیکھا گیہون رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہون رنگ مرد دیکھے ہون اسکے سر کے بال اوسکے کندھون تک پہنچتے مین آپنے بالون مین کنگھی کی ہے اوسکے سر سے پانی ٹپکتا ہے دو مردون کے کندھون پر ہاتھ رکھے ہوئے اور وہ شخص خانے کعبے کا طواف کرتا ہے سو مین نے کہا کہ یہ کون شخص ہے تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہے مریم کا بیٹا پھر مین نے اونکے پیچھے ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ سے کانا جیسے کہ میرے دیکھے لوگون سے دجال سے زیادہ تر مشابہ ابن قطن ہے ایک مرد کی مونڈھون پر دونون ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو مین نے کہا کہ یہ کون ہے تو لوگون نے کہا یہ مسیح دجال ہے ف ایک روایت مین عیسیٰ ع کی صفت مین یہ آیا ہے کہ گندم گون سیدھے بال والا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ گھنگرالے بال والا اور جعد ضد ہے سبط کی سو ممکن ہے کہ تطبیق دیجاوے درمیان اونکے ساتھ اسکے کہ اونکے بال سیدھے ہین اور وصف انکی ساتھ جعودت کے جسم مین ہے نہ بالون مین اور مراد ساتھ اسکے اجتماع اور اکتناز اسکا ہے اور یہ ختلاف نظیر اس اختلاف کی ہے کہ وہ گندم گون تھے سرخ رنگ اور احمر عرب کے نزدیک نہایت سفید ہے ساتھ سرخی کے اور آدم اسمر ہے یعنے گندم گون اور ممکن ہے کہ تطبیق دیجاوے درمیان دونون صفون کے بایں طور کہ سرخ ہے رنگ اسکا کسی سبب سے مانند تعب کے اور اصل مین گندم گون ہین (فتح) حدثنا احمد بن محمد المکی قال سمعت ابراھیم بن سعد حدثنی الزھری عن سالم عن ابیہ قال لا واللہ ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعیسٰی احمر ولکن قال بینما انا نائم اطوف بالکعبۃ فاذا رجل آدم سبط الشعر یھادی بین رجلین ینطف راسہ ماء او یھراق راسہ ماء فقلت من ھذا قالوا ابن مریم فذھبت التفت فاذا رجل احمر جسیم جعد الراس اعور عینہ الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ فقلت من ھذا قالوا ھذا الدجال واقرب الناس بہ شبھا ابن قطن قال الزھری رجل من خزاعۃ ھلک فی الجاھلیۃ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ قسم ہے اللہ کی نہین فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسیٰ ع کے حق مین کہ وہ سرخ رنگ ہے ولیکن فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین خواب مین کعبے کا طواف کرتا تہا سو اچانک مین نے ایک مرد دیکھا گندم گون سیدھے بال والا دو مردون کے مونڈھون پر تکیہ دیکر چلتا ہے اسکے سر سے پانی ٹپکتا ہے یا یون فرمایا کہ اسکے سر سے پانی گرتا ہے سو مین نے کہا کہ یہ کون ہے تو لوگون نے کہا کہ یہ مریم کا بیٹا ہے پھر مینے مڑکر دیکھا تو ناگہان ایک مرد ہے سرخ رنگ جسیم گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اسکی کانی آنکھ جیسے پہولا انگور سو مین نے کہا کہ یہ کون

لوگون نے کہا کہ یہہ مسیح دجال ہے اور میرے دیکھے لوگون مین دجال سے زیادہ تر مشابہ ابن قطن ہے زہری نے کہا
کہ ابن قطن ایک مرد کا نام ہے خزاعہ کی قوم سے جو جاہلیت مین ہلاک ہوا تھا ف یہ جو کہا کہ جس حالت مین کہ مین کعبے
کا طواف کرتا تھا تو یہ دلالت کرتا ہے کہ دیکھنا حضرت صلعم کا پیغمبرون کو اس بار مین غیر اس بار کے ہی جو ابو ہریرہ رضہ
کی حدیث مین پہلے گذر چکی ہے اسواسطے کہ تحقیق وہ معراج کی رات مین تھا اگرچہ معراج کے حق مین کہا گیا ہے کہ وہ سب
خواب مین تھا لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ بیداری مین تھا اور بعض کہتے ہین کہ دو بار یا کئی بار ہے کما سیاتی فی مکانہ اور
ایک روایت مین ہے کہ مین نے معراج کی رات اپنا قدم بیت المقدس مین رکہا جہان اگلے پیغمبر اپنا قدم رکہتے تو میرے
سامنے لائے گئے عیسے بن مریم الحدیث اور عیاض نے کہا ان حدیثون مین جو مذکور ہے کہ حضرت صلعم نے پیغمبرون
کو دیکہا سو اگر یہ خواب مین ہو تو اسمین کچھہ اعتراض نہین اور اگر بیداری مین ہو تو اسمین اشکال ہے اور ایک
روایت مین ہے کہ اپر موسے ع سو مرد گندم گون سرخ رنگ سرخ اونٹ پر سوار ہے جیسے کہ مین اسکو دیکھتا ہون
جبکہ نالے مین اترتا ہے پس یہ حدیث زیادہ کرتی ہے اشکال کو اور علما نے اسکے کئی جواب دیے ہین ایک کہ پیغمبر
افضل ہین شہیدون سے اور شہید زندہ ہین اپنے رب کے پاس سو اسی طرح پیغمبر بھی زندہ ہین سو نہین بعید ہے کہ حج کرین
اور نماز پڑہین اور قربت چاہین طرف اللہ کے ساتھہ جس چیز کے کہ کر سکین جب تک کہ دنیا باقی ہے اور وہ تکلیف
کا گھر ہے دوسرا یہ کہ حضرت صلعم کو اونکا وہ حال دکہایا گیا جسپر وہ اپنی زندگی مین تھے پس صورت بنائی گئی اونکی
واسطے حضرت صلعم کے کس طرح تھے اور کس طرح حج کرتے تھے اسیواسطے فرمایا کانی انظر الیہ تیسرا یہ کہ خبر دی حضرت صلعم نے
ساتھ اس چیز کے کہ وحی کی گئی طرف آپکے امر انکے سے اور جو کچھہ کہ تھا اونسے اور تحقیق جمع کی ہے بیہقی نے
ایک کتاب لطیف بیچ حق زندگی پیغمبرون کے اپنی قبرون مین اور وارد کی اسنے اسمین حدیث انس رضہ کی کہ پیغمبر اپنی
قبرون مین زندہ ہین نماز پڑہتے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے معراج کی رات موسے
کو قبر مین نماز پڑہتے دیکہا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلعم نے پیغمبرون سے بیت المقدس مین ملاقات کی
اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلعم نے انسے آسمانون مین ملاقات کی سو ان مین تطبیق یون ہے کہ پہلے حضرت صلعم
نے موسے کو قبر مین نماز پڑہتے دیکہا پہر حضرت صلعم سب پیغمبرون سمیت آسمان کی طرف اٹھائے گئے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو آسمانون مین ملے پہر آسمان سے اوتر کر بیت المقدس مین جمع ہوئے اور حضرت صلعم
نے انکی امامت کی اور مختلف اوقات مین انکے نماز پڑہنے کو عقل بہی رد نہین کرتی اور ثابت ہو چکا ہے یہ
ساتھہ نقل کے پس دلالت کی اسنے انکی زندگی پر اور قیاس بہی اسکو قوی کرتا ہے اسواسطے کہ شہید زندہ ہین ساتھ
نص قرآن کے اور پیغمبر افضل ہین شہیدون سے اور اسکی شاہد یہ روایت ہے کہ جو درود پڑہے مجہپر میری
قبر کے نزدیک تو مین اسکو سنتا ہون اور جو مجہپر دور سے درود پڑہے وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے اور

ایک روایت مین ہے کہ حرام کیا ہے خدا تعالے نے زمین پر یہ کہ کہاوے بدن پیغمبرون کے اور پیغمبرون کی قبرون مین زندہ ہونے پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ نہین کوئی مسلمان کہ مجہپر سلام کرے مگر کہ خدا تعالیٰ میرے روح کو مجہپر پہیرتا ہے یہانتک کہ مین اوسکو سلام کا جواب دون اور وجہ اشکال کی یہ ہے ظاہر اُسکا یہ ہے کہ پہیرنا روح کا طرف بدن کے تقاضا کرتا ہے جدا ہونے اسکی کو بدن سے اور وہ موت ہے اور علما نے اسکی کئی جواب دیے ہین ایک یہ کہ مراد روح کے پہیرنے سے یہ ہی کہ پہیرنا اوسکا تہا سابق بعد وفن آپکے نہ یہ کہ کہینچا جاتا ہے پہر پہیرا جاتا ہے پہر کہینچا جاتا ہے پہر پہیرا جاتا ہے اور بر تقدیر تسلیم یہ پہیرنا موت کا نہین بلکہ اسمین مشقت نہین یا مراد ساتہہ روح کے فرشتہ موکل ہے اور اسمین ایک اور طرح سے اشکال وارد ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ مستلزم ہے استغراق کل زمانے کو بیچ اسکے کہ کوئی وقت خالی نرہے واسطے متصل ہونے درود اور سلام کے اوپر آپکے زمین اُسکے کنارون مین اون لوگون سے جو کثرت کے سبب سے شمار نہین ہوسکتی اور جواب یہ ہے کہ آخرت کے کامون کو عقل نہین سمجہہ سکتی اور برزخ کا احوال آخرت کی ساتہہ مشابہ تر ہے اور جو فرمایا کہ مین نے دجال کو کعبے کا طواف کرتے دیکہا تو اسمین دلالت ہی اسپر کہ یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دجال مکے مدینے مین داخل نہین ہوگا تو یہ بیچ زمانے خروج اسکے کے ہے جبکہ قیامت کی قریب نکلے گا اور نہین مراد ہی ساتہہ اوسکے نفی دخول اوسکے کی بیچ زمانے ماضی کے دفعہ **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب عن الزہری اخبرنا ابو سلمۃ ان اباھریرۃ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا اولی الناس بابن مریم والانبیاء اولاد علات لیس بینی وبینہ نبی ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے کہ مین لوگون مین قریب تر ہون عیسے ع مریم کے بیٹے سے اور پیغمبر علاتی بہائی ہین میرے اور اسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین ف اور ایک روایت مین ہے کہ قریب تر ہون عیسی ع سے دنیا اور آخرت مین یعنے لوگون مین حاضر ہون ساتہہ اسکے اور قریب تر ہون طرف اسکے واسطے کہ اُسنے بشارت دی کہ میرے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آوینگے اور اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث منافی ہے ساتہہ اس آیت کے ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وہذا النبی الآیۃ تو جواب یہ ہے کہ ان دونون کے درمیان منافات نہین تاکہ تطبیق کی حاجت ہو تو جیسے کہ حضرت م سب لوگون مین ابراہیم ع سے قریب ہین اسی طرح آپ عیسیٰ ع سے بہی قریب تر ہین وہ تو جہت قوت اقتدا کے ہی ساتہہ ابراہیم ع اور یہ جہت قوت قرب عہد سے ساتہہ عیسے کے اور علاتی بہائی وہ ہین جنکا باپ ایک ہو اور مائین جدی جدی اور معنے حدیث کے یہ ہین کہ انکی دین کی اصل ایک ہے اور وہ توحید ہے اگرچہ مختلف ہین فروع شرایع اونکے کے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکے زمانے جدی جدی ہین اور یہ جو فرمایا کہ میرے اور عیسے ع کے درمیان کوئی پیغمبر نہین تو یہہ

مانند شاہد کے ہی واسطے قول آپکے کے کہ مین لوگون مین قریب تر ہون طرف اسکے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ حضرت عیسیٰ ع کے بعد ہمارے حضرت ص کی سوا کوئی پیغمبر نہین ہوا اور اسمین نظر ہے سو واسطے کہ وارد ہوا ہے کہ تین پیغمبر جنکا ذکر ہے وہ عیسیٰ ع کے تابعدارون سے تھے اور یہ کہ جرجیس اور خالد بن سنان دونو پیغمبر تھے اور عیسیٰ ع کے بعد تھے اور جواب ہے کہ یہ حدیث ضعیف کرتی ہی اسچیز کو کہ وارد ہوئی ہے اس باب مین سو واسطے کہ یہ حدیث صحیح ہے بغیر تردد کے یا مراد یہ ہے کہ نہین مبعوث ہوا بعد حضرت عیسیٰ ع کے کوئی پیغمبر ساتھ شریعت مستقل کے اور سوا اسکے نہین کہ جو عیسیٰ ع کے بعد پیغمبر ہوا وہ پیغمبر ہوا ساتھ برقرار رکھنے شریعت عیسیٰ ع کے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ رَأَى عِيسَى رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین لوگون مین قریب تر ہون عیسیٰ ع مریم کے بیٹے سے دنیا اور آخرت مین اور پیغمبر آپسمین علاتی بھائی ہین اونکی مائین جدی جدی ہین اور اونکا دین ایک ہے اور نیز ابوہریرہ رض سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا عیسیٰ ع بن مریم نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اس سے کہا کہ کیا تو نے چوری کی سو اسنے کہا نہین صاحب مین قسم کہاتا ہون اسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین تو عیسیٰ ع نے کہا کہ مین اللہ تعالے پر ایمان لایا اور مین نے اپنی آنکہہ کو جھوٹا جانا اور بعض کہتے ہین کہ مراد ساتھ تصدیق اور تکذیب کے ظاہر حکم ہے نہ باطن علم کا نہین تو مشاہدہ اعلی یقین کا ہے اور احتمال کہ اونسے اسکو دیکھا ہو کہ اسنے ایک چیز کیطرف اپنا ہاتھ دراز کیا ہے سو گمان کیا کہ اسنے اسکو لے لیا ہے پھر جب اسنے قسم کہائی تو عیسیٰ ع نے اپنے گمان سے رجوع کیا اور حق یہ ہے کہ مقرر اللہ تھا اوسکے دل مین بزرگ تر اس سے کہ کوئی اسکی ساتھ قسم جھوٹی کہاوے تو متردد ہوا امر درمیان تہمت حالف کے اور درمیان تہمت آنکھ اوسکی کے تو اسنے تہمت کو اپنی آنکھ کیطرف پھیرا جیسے کہ گمان کیا آدم ع نے صدق ابلیس کا جبکہ اسنے قسم کہائی کہ وہ اسکا خیر خواہ ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر ساقط کرنے حدون کے ساتھ شبہ کی اور اوپر منع قضا کے ساتھ علم کے لیکن راجح نزدیک مالکیہ اور حنابلہ کے منع اوسکا ہے مطلق اور شافعیہ کے نزدیک جواز اسکا ہے مگر

حد دو مین اور یہ صورت اسی باب سے ہے وسیاتی بسطہ فی کتاب الاحکام (فتح) حدثنا الحمیدی ثنا سفیان قال سمعت الزھری یقول اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس سمع عمر یقول علی المنبر سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی ابن مریم فانما انا عبدہ ولکن قولوا عبد اللہ ورسولہ ترجمہ عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف کیا کرو جیسے بیحد تعریف کی نصاری نے عیسی مریم کے بیٹے کی سومین تو صرف اسکا بندہ ہون لیکن یون کہا کرو کہ اسکا بندہ ہے اور اسکا رسول ف مراد یہ ہے کہ وہ عیسے ع کو خدا کہتے ہین۔ حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ انا صالح بن حی ان رجلا من اھل خراسان قال للشعبی فقال الشعبی اخبرنی ابو بردۃ عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادب الرجل امتہ فاحسن تادیبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا فتزوجھا کان لہ اجران واذا امن بعیسی ثم امن بی فلہ اجران والعبد اذا اتقی ربہ واطاع موالیہ فلہ اجران ترجمہ ابو موسے اشعری رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد اپنی لونڈی کو ادب سکھادی سو بہت اچھی طرح اسکو ادب کھادی اور اسکو شرع کے احکام تبلائے سو اوسکو اچھی طرح تعلیم کرے پھر اوسکو آزاد کرکے اس سے نکاح کرلیوے تو اسکو دوہرا ثواب ہے اور جب عیسی کے ساتھ ایمان لاوے پھر میرے ساتھ ایمان لاوے تو اسکو بھی دوہرا ثواب ہے اور غلام جب اپنے خدا سے ڈرے اور اپنے مالکون کی فرمانبرداری کرے تو اسکو بھی دوہرا ثواب ہے ف اس حدیث کی پوری شرح کتاب العلم مین گذر چکی ہے اور اسمین اشارت ہی کہ عیسے ع اور ہمارے حضرت ص کے درمیان کوئی پیغمبر نہین ہوا (فتح) حدثنا محمد بن یوسف نا سفیان عن المغیرۃ بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین فاول من یکسی ابراھیم ثم یوخذ برجال من اصحابی ذات الیمین وذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبد الصالح عیسی بن مریم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم ذکر عن ابی عبد اللہ عن قبیصۃ قال ھم المرتدون الذین ارتدوا علی عھد ابی بکر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمع کیے جاؤ گے تم ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ہوئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ جیسے ہمنے پہلی بار پیدا کیا پھر اوسکو دوہرا وینگے وعدہ ہی لازم ہو چکا مقرر

ہم ہین کرنے والے سو پہلے پہل حضرت ابراہیم کو کپڑا پہنایا جاویگا پھر کچھ مرد میرے ساتھیونسے داہنے اور بائین طرف کھینچے جاوین گے تو مین کہونگا کہ یہ میرے ساتھی ہیں تو کہا جاوے گا کہ مقرر وے ہمیشہ رہے مرتد اپنی ایڑیون پر جب سے تو انسے جدا ہوا سو مین کہونگا جیسا کہ کہا نیک بندے عیسی بن مریم نے کہ مین اونسے خبردار تہا جب تک اونمین رہا پھر تونے مجھے بھر لیا تو توہی تہا خبر رکہتا اونکی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے اگر تو اونکو عذاب کرے تو وہ بندے تیرے ہین اور اگر اونکو معاف کرے تو توہی زبردست حکمت والا اور امام بخاری سے مذکور ہے کہ قبیصہ نے کہا کہ وہ مرتد وہ ہیں جو صدیق اکبر کے زمانے مین مرتد ہوئے تو لڑائی کی اونسے ابوبکرؓ نے **ف** مراد قبیصہ کی یہ ہے کہ یہ جو حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ میرے اصحاب یعنی ساتھی ہین تو یہ قول آپکا محمول ہے اسپر کہ یہ نسبت باعتبار اُس حالت کی ہے کہ مرتد ہونیسے پہلے تہے نہ یہ کہ وہ اسی حال پر مرے اور نہین شک ہے کہ جو مرتد ہو جاوے اُس سے صحابی کا نام چہینا جاتا ہے اسواسطے کہ وہ ایک نسبت ہے شریف اسلامی سو نہ مستحق ہوگا جو مرتد ہو جاوے بعد اسکے کہ متصف تہا ساتہہ اوسکے اور غرض اس حدیث سے بیان ذکر عیسی بن مریم کا ہے بیچ قول خدا کے کہ مین اُس سے خبردار تہا جب تک اونمین رہا (فتح) **باب** نُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بابہ بیان مین اوترنے عیسی علیہ السلام کے یعنی اخیر زمانے مین **حَدَّثَنَا** اِسْحٰقُ اَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْحَرْبَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اوتریگا تم مین اے مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا صلیب کو اور قتل کریگا سور کو اور موقوف کردیگا لڑائی کو اور مال کثرت سے پھیل پڑیگا یہانتک کہ کوئی اوسکو قبول نہ کریگا یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہے پھر ابوہریرہ کہتے کہ پڑہو تم یہ آیت اگر چاہو کہ کوئی کتاب والون مین نہین مگر کہ ایمان لاویگا ساتہہ عیسیٰ کے پہلے مرنے عیسی کے اور قیامت کے دن ہونگے اونپر گواہ **ف** یہ جو کہا کہ اوتریگا حاکم ہوکر تو اسکے معنے یہ ہین کہ اوتریگا حاکم ہوکر ساتہہ اس شریعت کے پس تحقیق یہ شریعت باقی ہے نہیں منسوخ ہوگی بلکہ ہونگے عیسیٰ حاکم اس امت کے حاکموں سے اور ایک روایت مین ہے کہ ٹہیرینگے عیسیٰ

زمین میں چالیس برس اور ایک روایت میں ہے کہ عیسے ابن مریم اوترے گا تصدیق کرنیوالا واسطے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے دین پر اور یہ جو کہا کہ توڑیگا صلیب کو اور قتل کریگا سور کو تو اسکے معنے یہ ہین کہ باطل کریگا نصرانیت کے دین کو بایں طور کہ توڑیگا صلیب کو حقیقۃ اور باطل کریگا اس چیز کو کہ گمان کرتے ہین اسکو نصاریٰ سے تعظیم اوسکی سے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے کہ حرام ہے پالنا سور کا اور حرام ہے کہانا اسکا اور یہ کہ وہ نجس العین ہے واسطے کہ جس چیز کے ساتھ شرع مین فائدہ اوٹہانا جائز ہے اوسکا ضائع کرنا جائز نہین اور ایک روایت مین بندر کا لفظ زیادہ ہے بنا بر اسکے پس نہین صحیح ہوگا استدلال کرنا ساتھ اوسکے اوپر نجاست مین خنزیر کے سو واسطے کہ بندر بالاتفاق نجس العین نہین اور نیز مستفاد ہوتا ہے اس سے بدل ڈالنا منکر چیزون کا اور توڑنا الات باطل کا اور ایک روایت مین ہے کہ البتہ دور ہوگی عداوت اور بغض اور حسد اور بعض روایات مین حرب کے عوض آیا ہے کہ جزیہ کو موقوف کریگا تو اسکے معنے یہ ہین کہ دین ایک ہو جاویگا سو نہ باقی رہیگا کوئی کافر ذمی کہ جزیہ ادا کرے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ مال کی یہانتک کثرت ہوگی کہ کوئی باقی نہ رہیگا کہ جزیہ کا مال اسکے واسطے خرچ کرنا ممکن ہو سو چہوڑا جاوے گا جزیہ واسطے بے پرواہی کے اس سے اور نووی نے کہا کہ معنے موقوف کرنے جزیہ کے باوجودیکہ وہ جائز ہے اس شریعت مین یہ ہین کہ اسکی شروعیت مقید ہو ساتھ نزول عیسے ع کے واسطے اس چیز کے کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث اور نہین ہین عیسے ع منسوخ کرنے والے جزیہ کے حکم کو بلکہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہی بیان کرنے والے ہین واسطے نسخ کے اور ابن بطال نے کہا کہ سوائے اسکے نہین کہ قبول کیا ہے جنے جزیہ کو پہلے نزول عیسے ع کے واسطے حاجت کی طرف مال کے بخلاف زمانے عیسے علیہ السلام کے کہ اسمین مال کی حاجت نہ ہوگی سو واسطے کہ انکے زمانے مین مال کی کثرت ہو جاویگی یہانتک کہ نہ قبول کریگا اسکو کوئی اور سبب کثرت مال کا نزول برکات ہو اور پے در پے ہونا خیرات کا بسبب عدل کے اور نہ ظلم ہو نیکے اور اسوقت نکالے گی زمین اپنے خزانے اور کم ہو جاویگی رغبتین بیچ جمع کرنے مال کے واسطے معلوم کرنے انکے قرب قیامت کو اور یہ جو کہا کہ اسوقت ایک سجدہ بہتر ہوگا تمام دنیا سے تو اسکے معنے یہ ہین کہ نہ حاصل ہوگا انکو اسوقت قرب طرف اللہ کے مگر ساتھ عبادت کے نہ ساتھ خیرات کرنے مال کے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ لوگ دنیا سے منہ پہیرینگے یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ محبوب تر طرف انکے تمام دنیا سے اور قرطبی نے کہا کہ معنے حدیث کے یہ ہین کہ نماز اسوقت صدقہ سے افضل ہوگی واسطے کثرت مال کے اسوقت اور نہ فائدہ پالنے کے ساتھ اوسکے یہانتک کہ نہ قبول کریگا اسکو کوئی اور ابو ہریرہ رضنے جو یہ آیت پڑہی تو اسکے معنے یہ ہین کہ نہ باقی رہیگا کوئی اہل کتاب سے اور وہ یہود اور نصاریٰ سے ہین جبکہ اتریگا عیسے ع مگر کہ ایمان لاویگا ساتھ اسکے اور یہ بہرنا ہے ابو ہریرہ سے طرف اسکے کہ ضمیر لیؤمنن بہ مین اور قبل موتہ مین عیسے ع کی طرف پہرتی ہے یعنی ایمان لاویگا ساتھ عیسے کے پہلے مرنے عیسے ع کے اور ساتھ اسی کے

جزم کیا ہے ابن عباس نے جیسے کہ روایت کی ہے اس کو ابن جریر نے اور حسن رض سے روایت ہے کہ عیسے ع کے مرنے سے پہلے اور بیشک وہ اب زندہ ہین ولیکن جب اترین گے تو سب انکے ساتھ ایمان لاوین گے اور نقل کیا ہے اسکو اکثر اہل علم سے اور ترجیح دی ہے اسکو ابن جریر وغیرہ نے اور بعضے کہتے ہین کہ بہ کی ضمیر اللہ یا محمد ص کی طرف پہرتی ہے اور موتہ کی ضمیر کتابی کیطرف پہرتی ہے اور ایک روایت مین ابن عباس سے بہی یہی مروی ہے ولیکن وہ روایت ضعیف ہے اور ترجیح دی ہے ایک جماعت نے اس مذہب کو ساتھ قراءۃ ابی بن کعب کے قبل موتہم اور نووی نے کہا کہ بنا بر اسکے معنے آیت کے یہ ہین کہ نہین اہل کتاب سے کوئی کہ حاضر ہو اسکو موت مگر کہ ایمان لاتا ہے نزدیک معاینہ کے پہلے نکلنے روح کے ساتھ عیسے ع کے اور یہ کہ وہ اللہ کا بندہ ہے ولیکن اسکو یہ ایمان اس حالت مین نفع نہین دیتا ہے کہ خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ نہین توبہ واسطے ان لوگون کے کہ بری عمل کرتے ہین یہانتک کہ جب کسی کو موت حاضر ہوتی ہے تو کہتا ہے کہ مین نے اب توبہ کی اور یہی مذہب اظہر ہے اسواسطے کہ اول خاص کرتا ہے کتابی کو جو عیسے ع کے نزول کا زمانہ پاویگا اور ظاہر قرآن کا اسکا عموم ہے ہر کتابی مین بیچ زمانے نزول عیسیٰ کے اور پہلے اسکے اور علمار نے کہا کہ حکمت بیچ نزول عیسیٰ ع کے سوائے کسی اور پیغمبر کے رد ہے یہود پر کہ وہ گمان کرتے ہین کہ انہون نے اسکو مار ڈالا سو خدا تعالے نے انکا کذب بیان کیا اور یہ کہ وہ انکو قتل کرے گا یا نزول اسکا واسطے قریب ہونے موت اسکی کے ہے تا کہ زمین مین دفن ہو اسواسطے کہ جو مٹی سے پیدا ہوا ہے اسکو جائز نہین کہ اسکے غیر مین مرے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عیسے ع نزول کے بعد سات برس زمین مین جیتی رہین گے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ اسوقت نکاح کرینگے اور زمین مین انیس برس ٹہیرین گے اور ایک روایت مین ہے کہ چالیس برس ٹہیرین گے اور ایک روایت مین ہے کہ وہ لوگون کو اسلام کیطرف بلاوینگے اور خدا تعالے انکے زمانے مین سب دینون کو ہلاک کر ڈالے گا اور زمین مین امن ہوگا یہانتک کہ شیر اونٹون کے ساتھ چرینگے اور لڑکے سانپون کے ساتھ کہیلین گے پہر عیسے ع مر جاوینگے اور مسلمان لوگ انکا جنازہ پڑہین گے اور ایک روایت مین ہے کہ حج اور عمرہ اکٹہا کرینگے اور اسمین اختلاف ہے کہ آسمان پر اٹہائے جانے سے پہلے عیسیٰ ع مرے ہین یا نہین اور اصل اس باب مین یہ آیت ہے کہ مین تجہکو پہر لونگا اور اوٹہا لونگا اپنی طرف سو بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت اپنے ظاہر پر ہے یعنے اول بار مرگئے پہر زندہ کرکے اوٹہائے گئے بنا بر اسکے پس جب زمین مین اترین گے اور انکی مدت مقررہ گذر جاویگی تو دوسری بار مرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ پہر لونگا مین تجہکو زمین سے بنا بر اسکے پس نہ مرینگے مگر اخیر زمانے مین اور اس مین اختلاف ہے کہ جب وہ اٹہائے گئے اوسوقت انکی عمر کتنی تہی سو بعضے کہتے ہین کہ تینتیس برس کی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سو بیس برس کی (فتح) حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ نَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ تَابَعَہٗ عُقَیْلٌ وَالْاَوْزَاعِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ مریم کا بیٹا تم میں اوترے گا اور حالانکہ تمہارا امام تم ہی سے ہوگا **ف** اور ایک روایت طویل میں ہے جو دجال کے ذکر میں ہے کہ سب مسلمان بیت المقدس میں ہونگے اور انکا امام ایک نیک مرد ہوگا وہ آگے بڑھا ہوگا تاکہ انکو نماز پڑھاوے کہ ناگہاں عیسی علیہ السلام اوترینگے تو امام اولٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ امام بنیں تو عیسیٰ اوسکے مونڈھوں کے درمیان کھڑے ہونگے پھر کہیں گے کہ امام بن کہ تیرے واسطے تکبیر ہوئی اور ابو الحسن نے شافعی کے مناقب میں کہا کہ متواتر ہیں حدیثیں ساتھ اسکے کہ مہدی اس امت سے ہے اور عیسیٰ اوسکے پیچھے نماز پڑھیں گے اور یہ رد ہے واسطے اس حدیث کے جو ابن ماجہ میں ہے کہ نہیں مہدی مگر عیسیٰ اور بعضے کہتے ہیں کہ معنے امامکم منکم یہ ہیں کہ وہ حکم کریگا ساتھ قرآن کے نہ ساتھ انجیل کے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ شریعت محمدیہ متصل ہے قیامت تک اور یہ کہ ہر قرن اور ہر زمانے میں ایک جماعت اہل علم کی ہے لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ عیسیٰ امام ہونگے یا مقتدی اور برتقدیر امام ہونے کے پس معنے اوسکے یہ ہیں کہ وہ ہونگے ساتھ تمہارے ساتھ جماعت کے اس امت سے اور طیبی نے کہا معنے یہ ہیں کہ امام بنے گا عیسیٰ اور حالانکہ تمہارے دین میں ہے اور رد کرتی ہے اس تاویل کو یہ حدیث مسلم کی کہ کہا جاویگا کہ ہمکو نماز پڑھاؤ تو عیسیٰ کہیں گے کہ مقرر تمہارے بعضے بعضوں پر امیر ہیں واسطے تعظیم اس امت کے ابن جوزی نے کہا کہ عیسیٰ مقتدی بنینگے اور بیچ نماز پڑھنے عیسیٰ کے پیچھے ایک مرد کے اس امت سے باوجود ہونے انکے آخیر زمانے میں اور قریب قائم ہونے قیامت کے دلالت ہے واسطے صحیح قول کے کہ زمین نہیں خالی ہے قائم ہونے والے سے واسطے اللہ کے ساتھ حجت کے (فتح) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **بَابُ** مَا ذُکِرَ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ بیان میں اس چیز کے کہ ذکر کیا گیا ہے بنی اسرائیل سے یعنے عجائبات چیزوں سے کہ اونکے زمانے میں واقع ہوئیں

ف بنی اسرائیل سے مراد اولاد یعقوب علیہ السلام کی اور اسرائیل یعقوب کا لقب ہے اور امام بخاری نے اسمیں چھتیس حدیثیں ذکر کی ہیں (فتح) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ ابْنُ عُمَیْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَیْفَۃَ اَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ اَنَّہَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ اَنَّہٗ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرٰی اَنَّہَا نَارٌ فَاِنَّہٗ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُذَیْفَۃُ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ہَلْ عَمِلْتَ

مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَہٗ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْہِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قَالَ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا حَضَرَہُ الْمَوْتُ فَلَمَّا یَئِسَ مِنَ الْحَیٰوۃِ اَوْصٰی اَہْلَہٗ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا کَثِیْرًا فَاَوْقِدُوْا فِیْہِ نَارًا حَتّٰی اِذَا اَکَلَتْ لَحْمِیْ وَخَلَصَتْ اِلٰی عَظْمِیْ فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوْہَا فَاطْحَنُوْہَا ثُمَّ انْظُرُوْا یَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوْہُ فِی الْیَمِّ فَفَعَلُوْا فَجَمَعَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقَالَ لَہٗ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ فَغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ قَالَ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو وَاَنَا سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ذٰلِکَ وَکَانَ نَبَّاشًا ترجمہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جب دجال نکلے گا تو اسکے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو جسکو لوگ آگ دیکھینگے تو وہ ٹھنڈا پانی ہے اور جسکو لوگ ٹھنڈا پانی دیکھینگے وہ آگ ہے جلاتی سو جو کوئی اسکو پاوے تو چاہیے کہ اس چیز مین گرے جسکو آگ دیکھتا ہے کہ بیشک وہ پانی ہے میٹھا اور ٹھنڈا حذیفہ نے کہا اور مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ تمسے اگلی امتون مین ایک مرد تھا اسکی پاس ملک الموت آیا تاکہ اسکی روح قبض کرے تو اسکو کہا گیا کہ کیا تونے کوئی نیکی کی ہے اسنے کہا کہ مین نہین جانتا اسکو کہا گیا کہ دیکھ اسنے کہا مین کچھ نیکی نہین جانتا لیکن یہ ہے کہ مین لوگون کو قرض دیا کرتا تھا اور انسے لین دین کرتا تھا سو مہلت دیتا تھا مین مالدار کو اور درگذر کرتا تھا تنگدست سے سو خدا نے اسکو بہشت مین داخل کیا حذیفہ نے کہا اور مین نے حضرت صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ ایک مرد کو موت حاضر ہوئی سو جب وہ زندگی سے ناامید ہوا تو اپنے گھر والون کو وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن تو میرے واسطے بہت لکڑیان جمع کرو اور اسمین آگ جلاؤ یہانتک کہ جب آگ میرا گوشت کھالیوے اور میری ہڈیون تک جا پہونچے سو مین جل جاؤن سو ہڈیون کو لیکر پیس ڈالیو پہر دیکھو جسدن سخت آندہی ہو اسکو دریا مین اوڑا دیجیو اونہون نے کیا یعنی اسکی وصیت بجالائے پہر خدا تعالے نے اسکی راکھ کو جمع کیا پہر اوسکو فرمایا کہ تونے یہ کام کیون کیا تھا اوسنے کہا تیری خوف سے سو خدا تعالے نے اسکو بخشدیا حذیفہ نے کہا کہ وہ مرد کفن چور تھا ف اس حدیث کی شرح آیندہ آویگی حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ وَیُوْنُسُ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَائِشَۃَ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَۃً لَہٗ عَلٰی وَجْہِہٖ فَاِذَا اغْتَمَّ کَشَفَہَا عَنْ وَجْہِہٖ فَقَالَ وَہُوَ کَذٰلِکَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْیَہُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا ترجمہ ابن عباس رض اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موت اتری یعنے مرض الموت سے بیمار ہوئے تو اپنی چادر کو لگے اپنے مونہہ پر ڈالنے پہر جب گرم ہوئی تو اسکو اپنے منہ سے دور کیا سو آپنے فرمایا اور آپ اسی حال مین

ہے کہ لعنت خدا کی یہود اور نصارے پر کہ اونہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا ڈراتے تھے اپنی
امت کو اس چیز سے کہ یہود اور نصاری نے کی ف اور غرض اس سے مذمت یہود اور نصاری کی ہے بیچ
بنانے انکے کے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجدین حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد
بن جعفر قال ثنا شعبة عن فرات القزاز قال سمعت ابا حازم قال قاعدت اباھریرۃ
خمس سنین فسمعتہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال كانت بنو اسرائیل تسوسھم
الانبیاء کلما ھلك نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون
قالوا فما تامرنا یا رسول اللہ قال فوا ببیعۃ الاول فالاول فاعطوھم حقھم فان
اللہ سائلھم عما استرعاھم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ تھے بنی اسرائیل کہ اون مین حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جبکہ ایک پیغمبر وفات پاتا دوسرا پیغمبر
اوسکے قائممقام ہوتا تہا اور تحقیق شان یہ ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ
ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پہر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو یعنے انکی فرمانبرداری کرو اور سنو اور کہا مانو سو مقرر
خدا تعالے اونسے پوچھنے والا ہے اونکی رعیت کے حال سے ف اور معنے اسکے یہ ہین کہ جب ایک
امام سے مسلمانون نے بیعت کی ہو اور اسکو اپنا سردار بنایا ہو اسکے بعد دوسرے امام سے کچھ اور مسلمانون
نے بیعت کی ہو تو بیعت پہلے کی صحیح ہے اور بیعت دوسرے کی باطل ہے نووی نے کہا کہ برابر ہے کہ بیعت
کی ہو لوگون نے دوسرے سے پہلے امام کی خبر سنی ہو یا نہین اور برابر ہے کہ ایک شہر مین ہون یا کئی شہرون
مین اور برابر ہے کہ ہون بیچ شہر امام کے کہ منفصل ہے یا نہ یہی ہے صواب جسپر جمہور ہین اور بعضے کہتے ہین
کہ منعقد ہوتی ہے بیعت واسطے اوسکے جسکے واسطے امام کے شہر مین ہو سوائے غیر اسکے کے اور بعضے کہتے ہین
کہ اونکے درمیان قرعہ ڈالا جاوے اور یہ دونون قول فاسد ہین قرطبی نے کہا کہ اس حدیث مین حکم بیعت
اول کا ہے اور یہ کہ واجب ہے پورا کرنا اسکا اور سکوت فرمایا دوسرے کی بیعت سے اور نص کی ہے اسپر دوسری
حدیث مین کہ دوسرے کی گردن مارو اور اس حدیث مین مقدم کرنا امر دین کا ہے امر دنیا پر اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم فرمایا ساتھ ادا کرنے حق بادشاہ کے اسمین بلند کرنا کلمے دین کا ہے اور روکنا فتنے اور فساد کا اور تاخیر
امر مطالبہ کی ساتھ حق اوسکے کے نہین ساقط کرتی اسکو اور خدا تعالے نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ اسکو اسکا
حق پورا دیگا اگرچہ آخرت مین ہو اور یہ جو فرمایا کہ بنی اسرائیل مین پیغمبر حکومت کرتے تھے تو اسمین اشارت ہے کہ لابد
ہے واسطے رعیت کے بادشاہ سے کہ اسکا انتظام کرے اسکو نیک طریق پر چلاوے اور انصاف لیوے مظلوم کا ظالم سے

بدلہ

حدثنا سعید بن ابی مریم قال حدثنا ابو غسان قال حدثنی زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو سلکوا جحر ضب لسلکتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصری قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمن ترجمہ ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت ص نے فرمایا کہ البتہ تم چلو گے اگلی لوگوں کی چالو پر بالشت بالشت برابر اور ہاتھہ ہاتھہ بھر یہاں تک کہ اگر سوسمار کی سوراخ میں گھسے ہونگے تو البتہ تم بھی اسمین گھسو گے ہمنے کہا کہ یا حضرت ص کیا یہود اور نصاریٰ کی چال پر چلیں گے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہی نہین تو پھر کون یعنے یہود اور نصاریٰ ہی مراد ہین نہین کی چال پر چلو گے ف اور ظاہر یہ ہے کہ تخصیص گوہ کی سوراخ کی سوائے سکے نہین کہ واقع ہوئی ہے واسطے نہایت تنگ ہونے اسکے کے اور ردی ہونے اسکے کے اور باجود اسکے پس تحقیق وے بوجہ سے کہ ان کے طریقے کی پیروی کرتے ہین اگر داخل ہوں اسی تنگی ردی مین تو البتہ انکی پیروی کرین اور باقی شرح اسکی کتاب الاعتصام مین آویگی (رفتہ) حدثنا عمران بن میسرۃ قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا خالد عن ابی قلابۃ عن انس قال ذکروا النار والناقوس فذکروا الیہود والنصاری فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ذکر کیا صحابہ رض نے اگ کو اور ناقوس کو پھر ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کو یعنے یہ کام یہود اور نصاریٰ کا ہے سو حکم ہوا بلال کو کہ اذان کے کلمے دو دو بار کہے اور تکبیر کے ایک ایک بار ف اس حدیث کی پوری شرح نماز کے بیان مین گذر چکی ہے حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشۃ کانت تکرہ ان یجعل یدہ فی خاصرتہ وتقول ان الیہود تفعلہ تابعہ شعبۃ عن الاعمش ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ تھین حضرت عائشہ رض مکروہ کہتین یہ کہ رکھے نمازی اپنا ہاتھہ اپنی کوکھہ پر اور کہتی تھین کہ یہ فعل یہود کا ہے ف اسکی شرح بھی نماز مین گذر چکی ہے حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین قال الا فانتم الذین تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا لکم الاجر مرتین فغضب الیہود والنصری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ وھل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا

قَالَ فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اسکے کوئی مثل نہیں ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمہاری اے مسلمانوں اگلی امتوں کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنے اگلی امتوں کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانوں کی عمر کم ہے جیسے عصر سے شام تک اور نہیں ہے مثل تمہاری اے مسلمانوں اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اس مرد کی جسنے مزدوروں سے کام کروانا چاہا سو اسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر اس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملے گی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک او سکو دو دو قیراط مزدوری ملے گی جانو اے مسلمانو سو وے لوگ تم ہو جنہوں عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط جان رکھو کہ تمہاری مزدوری دونی ہے سو غصہ ہوئے یہود اور نصاری قیامت مین سو کہین گے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم تو خدا تعالے فرماویگا کہ کیا مینے تم پر کچھ ظلم کیا تمہارے حق مین سے یعنے جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اس سے کچھ کم دیا کہین گے کہ جو ٹھہرا تھا اس سے کم نہین ملا خدا تعالے فرماویگا سو یہ یعنے دونی مزدوری دینا میرا افضل ہے جسکو چاہوں اسکو دوں ف اسکی شرح نماز کے بیان مین گذر چکی ہے حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰہُ فُلَانًا اَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْھِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْھَا فَبَاعُوْھَا تَابَعَہٗ جَابِرٌ وَاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مین نے عمرؓ سے سنا فرماتے تھے کہ خدا لعنت کرے فلانے کو کیا نہیں جانتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود پر کہ اُنپر چربیان حرام ہوئین تو انہوں نے انکو پگھلایا اور بیچا ف اسکی شرح بیوع مین گذر چکی ہے حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ترجمہ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگوں کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو ہمین کچھ مضائقہ نہین اور جو مجھپر جھوٹ بولے جان بوجھ کر تو چاہیے بناوے ٹھکانا اپنا دوزخ مین ف آیت کے تین معنے ہین علامت فاصلہ اور عجوبہ حاصلہ اور بلیہ نازلہ یعنے پہنچاؤ اگرچہ

ایک آیت ہو تا کہ جلدی کرے ہر سامع طرف پہنچانے اس چیز کے کہ واقع ہو واسطے اسکے آیتون سے اگرچہ تہوڑی ہو
تا کہ متصل ہو ساتھ اسکے نقل تمام اس چیز کی کہ لائی ہین اسکو حضرت ؐ اور یہ جو کہا کہ بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو
اسمین کچھ مضائقہ نہین یعنی نہین تنگی تمپر انسے باتین نقل کرنی مین اسواسطے کہ ابتداء اسلام مین بنی اسرائیل کی
کتابون کے دیکھنے سے حضرت ؐ نے منع فرمایا تہا یعنے تا کہ مبادا انکو مسلمانون کے اعتقاد بگڑ جاوین پہر حاصل ہوئی
وسعت بیچ اسکے اور تہی نہی واقع ہوئی پہلے منضبط ہونے احکام اسلامیہ کے اور قواعد دینیہ کے واسطے خوف
فتنے کے پہر جب یہ خوف دور ہوا تو اسکی اجازت ہوئی اسواسطے کہ انکے زمانے کی خبرین سننے سے عبرت حاصل ہوتی
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ نہ تنگ ہون تمہارے سینے ساتھ اس چیز کے کہ سنتے ہو تم اسکو انسے
عجب چیزون سے کہ مقرر یہ واقع ہوا واسطے انکے بہت اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ نہین حرج اسمین
کہ نہ نقل کرو باتین انسے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد رفع حرج ہے حاکی اسکے سے واسطے اس چیز کے کہ انکی خبرون مین ہے
برے لفظون سے اور مالک نے کہا کہ مراد جواز تحدث کا ہے ساتھ اس چیز کے کہ ہو بہتر کام سے اور اسپر جس چیز کا
جہوٹ معلوم ہے تو اسکو نقل کرنا جائز نہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ باتین نقل کرو انسے ساتھ
مانند اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے قرآن اور حدیث صحیح مین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ جائز ہین باتین نقل
کرنی انسے ساتھ جس صورت کے کہ واقع ہون انقطاع یا بلاغ سے واسطے دشوار ہونے اتصال کے بیچ حدیث بیان کرنے کے
انسے برخلاف احکام اسلامیہ کے اسواسطے کہ اصل انکے نقل کرنے مین اتصال ہے متصل ہونا سند کا کہ کوئی راوی درمیان سے
ساقط نہ ہو اور نہین دشوار ہے یہ واسطے قریب ہونے زمانے کے اور شافعی نے کہا کہ یہ بات معلوم ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جہوٹ نقل کرنے کی اجازت نہین دیتی سو معنی یہ ہین کہ بات نقل کرو بنی اسرائیل سے جسکا جہوٹ معلوم نہ ہو
اور نہین وارد ہوا اذن اور نہ منع ساتھ نقل کرنے اس چیز کے کہ اسکے سچ ہونیکا یقین ہو اور یہ جو فرمایا کہ جو مجہپر جہوٹ
بولے الخ تو اسکی پوری شرح کتاب العلم مین گذر چکی ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم پر جہوٹ بولنے کا بڑا عذاب ہے یہانتک کہ مبالغہ کیا ہے شیخ ابو محمد جوینی نے سو اسنے حکم کیا کہ جو حضرت ؐ
پر جہوٹ بولے وہ کافر ہے اور قاضی ابو بکر کا کلام بہی اسیطرف مائل ہے اور بعض کرامیہ اور خواہ مخواہ کے زاہد
کہتے ہین کہ جائز ہے جہوٹ بولنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ چیزین مین کہ متعلق ہو ساتھ تقویت امر دین کے
اور طریق اہل سنت کی اور واسطے ترغیب اور ترہیب کے لیکن یہ انکی جہالت ہے اور انہون نے اسکی علت بیان کی
ہے کہ وعید تو صرف اسکے حق مین ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر جہوٹ بولے نہ اسکے حق مین کہ آپکے
واسطے جہوٹ بولے اور یہ علت بیان کرنی باطل ہے اسواسطے کہ مراد ساتھ وعید کے وہ شخص ہے کہ نقل کری حضرت
سے جہوٹ کو برابر ہے کہ آپکے اوپر ہو یا آپکے واسطے ہو اور دین ساتھ حمد اللہ کے کامل ہے نہین محتاج ہے اسکا

کھوٹ کے ساتھ اسکی تقویت کیجاوے (فتح) حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراھیم
ابن سعد عن صالح عن ابن شہاب قال قال ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ قال ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الیھود والنصاری لا یصبغون فخالفوھم ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے سو تم انکا خلاف کرو یعنی خضاب
کیا کرو ف یہ حدیث تقاضا کرتی ہے اسکو کہ خضاب کرنا جائز ہے اور مراد ساتھ اسکے رنگنا سفید بالوں داڑھی
کا اور سر کا ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ سفید بالوں کا اکھاڑنا درست نہیں سو یہ حدیث اسکی معارض نہیں
اسواسطے کہ رنگنا دور کرنے کو نہیں چاہتا لیکن جائز وہ خضاب ہے جو سیاہ نہ ہو کہ مسلم میں ہے کہ بچو سیاہی سے اور ایک
روایت میں ہے کہ اخیر زمانے میں ایک قوم ہوگی وہ خضاب کرینگے جیسے کبوتروں کی پوٹیں نہ پاوینگے بو بہشت کی
اسیواسطے نووی نے اختیار کیا ہے کہ سیاہ خضاب کرنا مکروہ تحریمی ہے اور حلیمی سے روایت ہے کہ یہ کراہت مردوں کے
ساتھ خاص ہے سوائے عورتوں کے یعنی عورتوں کو سیاہ خضاب کرنا جائز ہے اپنے خاوندوں کی خاطر سے اور مالک نے
کہا کہ مہندی اور وسمہ واسع ہے اور خضاب کرنا ساتھ غیر سیاہ کے محبوب تر ہے اور مجاہد اس سے بالاتفاق مستثنیٰ ہے
یعنے غازی کو سیاہ خضاب کرنا درست ہے اور نہیں مراد ہے خضاب سے اس حدیث میں رنگنا کپڑوں کا اور نہ رنگنا ہاتھوں
اور پاؤں کا مہندی سے مثلاً اسواسطے کہ یہود اور نصاریٰ اسکے تارک نہیں اور تحقیق تصریح کی ہے شافعیہ نے کہ حرام ہے
پہننا زعفران کے رنگے ہوئے کپڑے کا مردوں کو اور حرام ہے واسطے مردوں کے رنگنا اپنے ہاتھوں اور پاؤں
کا مہندی سے مگر واسطے دوا کے اور اسکا پورا بیان کتاب اللباس میں آوے گا (فتح) حدثنا محمد
قال حدثنا حجاج قال حدثنا جریر عن الحسن قال حدثنا جندب بن عبد اللہ
فی ھذا المسجد وما نسینا منذ حدثنا وما نخشی ان یکون جندب کذب علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فیمن کان قبلکم رجل بہ
جرح فاخذ سکینا فحز بھا یدہ فما رقا الدم حتی مات قال اللہ عز وجل بادرنی
عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ ترجمہ جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تھا اسکو ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا تو اسنے چھری
کو لیا اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو اسکا خون نہ بند ہوا یہاں تک کہ مر گیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے
نے اپنی جان دینے میں مجھ پر جلدی کی سو میں نے اسپر بہشت حرام کی ف یہ جو فرمایا کہ میرے بندے نے جان
دینے میں جلدی کی تو یہ تقاضا کرتا ہے کہ جسنے اپنے تئیں مار ڈالا وہ اپنی اجل سے پہلے مرا اسواسطے کہ
سیاق حدیث سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے تئیں قتل نہ کرتا تو اور زندہ رہتا لیکن اسنے جلدی کی سو

اپنی موت کے وقت سے پہلے مرا اور اسکا جواب یہ ہے کہ جلدی باعتبار سبب ہونے کے ہے بیچ اسکے اور قصد کے واسطے اوسکے اور اختیار کی اور اسکو جلدی کہا واسطے وجود صورت اسکی کے اور سوائے اسکے نہین کہ مستحق ہوا عذاب کا اسواسطے کہ نہین خبر دار کیا اوسکو اللہ نے اوپر گذر جانے موت اسکی کے سو اختیار کیا او سنے قتل کرنا اپنی جان کا سو مستحق ہوا عذاب کا واسطے نافرمانی اسکی کے اور قاضی ابوبکر نے کہا کہ قضا مطلق ہے اور مقید ہے ساتھ صفت کے سو مطلق جاری ہوتی ہے اوپر وجہ کے بلا پہیر نے والی چیز کے اور مقید دو وجہوں پر ہے اسکی مثال یہ ہے کہ مقدر کیا گیا ہے واسطے ایک کے یہ کہ زندہ رہے بیس برس اگر اپنی جان کو مار ڈالے اور تیس برس اگر نہ مارے اور یہ نسبت علم مخلوق کے ہے مانند ملک الموت کے مثلا اور اوپر نسبت علم اللہ کے تحقیق شان یہ ہے کہ نہین واقع ہوگا مگر جو اللہ کو معلوم ہے اور نظیر اسکی واجب مخیر ہے سو واقع اللہ کے نزدیک معلوم ہے اور بندے کو اختیار ہے کہ جو کام چاہے کرے اور یہ جو کہا کہ مینے اسپر بہشت حرام کی تو یہ جاہتا ہے اوسکو کہ موحد ہمیشہ آگ مین رہے تو اسکا جواب کئی وجہ سے ہے اول یہ کہ شاید اس کو حلال جانتا تھا سو کافر ہو گیا دوم یہ کہ وہ در اصل کافر تہا اور عذاب کیا گیا ساتھ اس گناہ کے واسطے زیادتی کے اسکے کفر پر سوم یہ کہ مراد یہ ہے کہ حرام ہے اسپر بہشت کسی وقت مین مانند اسوقت کے کہ داخل ہونگے اسمین سابقون یا اسوقت مین کہ عذاب کیے جاوینگے اسمین موحدین آگ مین پہر نکالے جاوینگے چہارم یہ کہ مراد بہشت معین ہے مانند فردوس کے مثلا پنجم یہ کہ مراد ساتھ اسکے تغلیظ اور تخویف ہے اور ظاہر مراد نہین ششم یہ کہ تقدیر یہ ہے کہ حرام کی مینے بہشت اگر جا ہون استمرار اسکا ہفتم یہ کہ احتمال ہے کہ پہلون کی شرع مین اصحاب کبائر کافر ہو جاتے ہون ساتھ فعل اپنے کے اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے قتل کرنا نفس کا برابر ہے کہ قاتل کا اپنا نفس ہو یا اوسکے غیر کا اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کا قتل کرنا بطریق اولی جائز نہین اور اسمین ٹھہرنا ہے نزدیک حقوق اللہ کے اور رحمت اسکی ہے ساتھ مخلوق اپنی کے اسواسطے کہ حرام کیا اونپر قتل کرنا اونکے نفسون کا اور یہ کہ نفس اللہ کے ملک مین اور یہ کہ جائز ہے بات نقل کرنی پہلی امتون سے اور فضیلت صبر کی اور ترک کرنا فریاد کا دردون سے تا کہ اس سے سخت تر بلا مین نوبت نہ پہونچے اور یہ کہ حرام ہے لین دین ان اسباب کا جو پہنچا دین طرف قتل نفس کے اور اسمین احتیاط ہے تحدیث مین اور کیفیت ضبط کی واسطے اسکے اور یہ کہ اصحاب عدول ہین اونکی طرف سے جھوٹ کا امن ہے (فتح) حدیث ابرص و اقرع و اعمیٰ حدیث کو رہی اور گنجی اور اندہے کی حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَۃَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِنَّ ثَلَاثَۃً فِیْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی بَدَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ
اِلَیْھِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ
قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ فَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ وَاَیُّ الْمَالِ
اَحَبُّ اِلَیْکَ فَقَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ ھُوَ شَکَّ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُھُمَا
الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ نَاقَۃً عُشَرَاءَ فَقَالَ یُبَارَکُ لَکَ فِیْھَا قَالَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ
اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَیَذْھَبُ ھٰذَا عَنِّیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ
فَذَھَبَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ فَاَعْطَاہُ بَقَرَۃً حَامِلًا
وَقَالَ یُبَارَکُ لَکَ فِیْھَا وَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ یَرُدُّ اللّٰہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرُ
بِہِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ بَصَرَہٗ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاَعْطَاہُ
شَاۃً وَالِدًا فَاُنْتِجَ ھٰذَانِ وَوَلَّدَ ھٰذَا فَکَانَ لِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنْ بَقَرٍ وَلِھٰذَا وَادٍ
مِّنْ غَنَمٍ ثُمَّ اِنَّہٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ تَقَطَّعَتْ بِیَ
الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ
وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَیْہِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ الْحُقُوْقَ کَثِیْرَۃٌ فَقَالَ
لَہٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقَالَ لَقَدْ
وُرِثْتُ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ
صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِھٰذَا وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَیْہِ ھٰذَا فَقَالَ اِنْ کُنْتَ
کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ وَابْنُ السَّبِیْلِ
وَتَقَطَّعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ
بَصَرَکَ شَاۃً اَتَبَلَّغُ بِھَا فِیْ سَفَرِیْ وَقَالَ قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰہُ بَصَرِیْ وَفَقِیْرًا
فَاَغْنَانِیَ اللّٰہُ فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَا اَحْمَدُکَ الْیَوْمَ لِشَیْءٍ اَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ فَقَالَ اَمْسِکْ
مَالَکَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ وَسَخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید
داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا تعالے نے چاہا کہ انکو آزماوے تو انکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ
کوڑھی کے پاس آیا تو اوسنے کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پیاری ہے اُسنے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال کہ

کہ لوگ مجہسے گہناتے ہین تو فرشتے نے اسپر ہاتہہ پہیرا تو اسکی گہن دور ہوئی اور اسکو اچہا رنگ اور اچہی کہال دیگئین پہر فرشتے نے کہا کہ کون مال
تجہکو بہت پسند ہے اسنے کہا اونٹ یا گائے اسمین اسی نے شک کیا ہے کہ اسنے اونٹ مانگا یا گائے لیکن کوڑہی اور گنجے نے
ان مین سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے سو اسکو دس مہینے کی گابہن اونٹنی دی گئی پہر کہا خدا کرے تجہکو اسمین برکت
ہو پہر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو اسنے کہا کہ کون چیز تجہکو بہت پسند آتی ہے اسنے کہا کہ اچہے بال اور یہ بیماری مجہسے
جاتی رہے کہ لوگ مجہسے گہناتے ہین سو فرشتے نے اسپر ہاتہہ پہیرا تو اسکی بیماری دور ہوگئی اور اسکو اچہے بال ملے پہر فرشتے
نے کہا کہ کون مال تجہکو بہت بہاتا ہے اسنے کہا کہ گائے تو اسنے اسکو گابہن گائے دی اور کہا کہ تجہکو اس مین خدا کرے برکت ہو
پہر فرشتہ اندہے کے پاس آیا سو کہا کہ تجہکو کون چیز بہت پسند ہے اسنے کہا کہ اللہ میری آنکہون مین روشنی دے تو مین اسکے ساتہ لوگون
کو دیکہون سو فرشتے نے اسپر ہاتہہ پہیرا تو اسکو خدا تعالے نے روشنی دی پہر فرشتے نے کہا کہ کونسا مال تجہکو بہت پسند ہے
اسنے کہا کہ بہیڑ بکری تو اسنے اسکو گابہن بکری دی سو اونٹنی اور گائے نے بہی بیائین اور بکریان بہی جنی پہر ہوتے ہوتے کوڑہی کے
جنگل بہر اونٹ ہوگئے اور گنجے کی جنگل بہر گائے بیل ہو گئے اور اندہے کی جنگل بہر بکریان ہوگئین پہر مدت کے بعد فرشتہ کوڑہی کے
پاس آیا اپنی اگلی صورت اور شکل مین پہر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب اسباب کٹ گئے سو آج مجہکو منزل تک
پہونچنا ممکن نہین بدون خدا کی مدد کے پہر بدون تیرے کرم کے مین تجہہ سے مانگتا ہون اسی کے نام پر جسنے تجہکو ستہرا رنگ اور ستہری کہال
دی اور مال دیا ایک اونٹ مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اسنے کہا کہ لوگون کے حق مجہپر بہت ہین فرشتے نے کہا کہ گویا مین
تجہکو پہچانتا ہون بہلا کیا تو محتاج کوڑہی نہ تہا کہ لوگ تجہسے گہناتے تہے پہر خدا تعالے نے تجہکو مال دیا تو اسنے جواب دیا کہ مین نے یہ مال پایا
اپنے باپ دادے سے جو کئی پشتون کے نامی سردار تہے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جہوٹا ہو تو خدا
تعالے تجہکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا پہر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اپنی اسی صورت اور شکل مین پہر اس
سے کہا جیسا کوڑہی سے کہا اوسنے بہی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تہا فرشتے نے کہا کہ
اگر تو جہوٹا ہو تو خدا تعالے تجہکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا پہر فرشتہ اندہے کے پاس آیا اپنی اسی
صورت مین تو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے کٹ گئے
مجہکو آج پہونچنا بغیر مدد الہی اور اسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہے سو مین تجہہ سے اس خدا کے نام پر جسنے
تجہکو آنکہہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اسنے کہا کہ مقرر مین اندہا تہا سو خدا
تعالے نے مجہکو آنکہہ دی اور مین محتاج تہا سو خدا تعالے نے مجہکو مالدار کیا سو لے جا بکریون سے جتنا
جی چاہے سو قسم ہے اللہ کی کہ لینے مین اگر تو کچہہ چہوڑ دے گا تو مین تیری تعریف کرونگا لینے مین نہ
لینے سے کچہہ تیری تعریف نہ کرونگا اگر محتاج ہوکر چہوڑ دے گا اور تیری بے پرواہی کی بہی تعریف نہ کرونگا
سو فرشتے نے کہا کہ اپنا مال رکہہ تم تینون آدمی تو صرف آزمائے گئے سو تجہہ سے تو البتہ خدا راضی ہوا

اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا ف اس حدیث میں جواز ذکر اس چیز کا ہے کہ واقع ہوئی واسطے ہیکو
کے تاکہ نصیحت پکڑیں ساتھ اوسکے وہ شخص کہ سنے اوسکو اور یہ اونکی غیبت نہیں اور شاید یہی بھید ہے
اونکے نام نہ لینے میں اور یہ نہیں بیان کیا کہ اوسکے بعد اونکا کیا حال ہوا اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے
کہ امر اُن میں واقع ہوا جیسا کہ فرشتے نے کہا اور اس حدیث میں تحذیر ہے کفران نعمت سے اور ترغیب ہے
شکر اوسکے کی اور اقرار کرنا ساتھ اوسکے اور شکر کرنا اللہ کا اوپر اوسکے اور اس میں فضیلت صدقہ کی ہے
اور رغبت دلانی اوپر نرمی کے ساتھ ضعیفوں کے اور تعظیم کرنی اونکی اور پہونچانا اونکا اونکے کام کو اور
اس میں جھڑکی ہے بخل سے اس واسطے کہ وہ حامل ہوتا ہے اپنے ساتھی کو کذب پر اور خدا کی نعمت سے انکار
کرنے پر (فتح) **باب** قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ اَلْكِتٰبُ الْمَرْقُوْمُ
مَكْتُوْبٌ مِّنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا شَطَطًا اِفْرَاطًا
اَلْوَصِيْدُ الْفِنَاءُ وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيْدُ الْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ
اٰصَدَ الْبَابَ وَاَوْصَدَ بَعَثْنٰهُمْ اَحْيَيْنَاهُمْ اَزْكٰى اَكْثَرُ رَيْعًا فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰى اٰذَانِهِمْ
فَنَامُوْا رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ باب ہے اس آیت بیان
میں کہ کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور نوشتہ والے ہماری قدرتوں میں عجب تھے الکہف الفتح فی الجبل یعنے کہف کے
معنے ہیں کشادگی پہاڑ میں اور اختلاف ہے بیچ جگہ کہف کے کہ کہاں ہے سو حدیثوں اور خبروں سے
یہی ثابت ہوتا ہے کہ روم کے شہروں میں ہے اور طبری نے ابن عباس رض سے روایت کیا ہے کہ وہ ایلہ
کے قریب ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ طرسوس کے قریب ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایلہ اور فلسطین کے درمیان
ہے اور بعضے اور جگہ بتلاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ اصحاب کہف امام مہدی کے مددگار ہیں
اور اسکی سند ضعیف ہے سو اگر ثابت ہو تو حمل کیا جاوے گا اسپر کہ وہ مرے نہیں بلکہ خواب میں ہیں سوتے
ہیں یہاں تک کہ اوٹھائے جاوینگے واسطے مدد مہدی کے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ عیسی ع کے ساتھ
حج کرینگے (فتح) والرقیم الکتاب المرقوم مکتوب من الرقم یعنے اور رقیم کے معنے ہیں کتاب یعنے نوشتہ اور
مرقوم کے معنے ہیں مکتوب مشتق ہے رقم سے ف یہ قول ابن عباس کا ہے اور ابو عبیدہ نے کہا کہ رقیم نام
ہے اس میدان کا جسمیں کہف ہے اور کعب احبار سے روایت ہے کہ وہ گاؤں کا نام ہے اور بعضے کہتے ہیں
کہ رقیم کتے کا نام ہے اور بعضے کہتے کہ اسکے معنے غار ہیں اور ابن عباس سے ایک روایت ہے کہ رقیم
تانبے کی تختی ہے جسمیں انکے نام لکھے گئے جبکہ وے متوجہ ہوئے اپنی قوم سے یعنے چھپ کر نکلے اور
انکو نہ معلوم ہوا کہ کہاں گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ رقیم میں ان کا دین لکھا ہوا تھا جسپر وہ تھے اور بعضے کہتے

ہین کہ رقیم کے معنے دوات ہین اور بعضے کہتے ہین کہ خبر دی اللہ نے اصحاب کہف سے اور نہین خبر دی اصحاب رقیم سے مین کہتا ہون اور سطرح نہین بلکہ سیاق چاہتا ہے کہ اصحاب کہف وہی ہین اصحاب رقیم ربطنا علے قلوبہم کے معنے ہین کہ ڈالا ہمنے اونکے دل مین صبر یعنے اپنے اہل و مال کے چھوڑنے سے لولا ربطنا علے قلبہا کے بہی یہی معنے ہین کہ اگر ہم موسے ع کے مان کے دل مین صبر نہ ڈالتے تو قریب تہی کہ اپنا بہید ظاہر کرتی شططا کے معنے ہین زیادتی ظلم ہین الوصید الفنا وجمعہ وصائد الخ یعنے الوصید کے معنے ہین میدان کہف کا اور اسکی جمع وصائد اور وصد ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وصید کے معنے دروازہ ہین اور موصدہ کے معنے ہین ہر طرف سے ملی ہوئی یعنی آیت علیہم نار مؤصدۃ مین اور اصد الباب و اوصد کے معنے ہین دروازہ بند کیا یعنے اگر وصد کو باب افعال مین لے جاوین تو واو کو ہمزہ سے بدل کرتے ہین اور کبہی بدل نہین کرتے اسکا ذکر بطور استطراد کے ہے بعثناہم کے معنے ہین زندہ کیا ہمنے اونکو یعنے خواب سے ازکی اکثر ریعا یعنے ازکے کے معنے ہین سستا یعنے اس آیت مین ایہم ازکی طعاما فضرب اللہ علی اذانہم فناموا یعنے فضربنا علی اذانہم کے معنے ہین کہ پس سوگئے رجما بالغیب کے معنے ہین بغیر طلب بیان کے اور بے دلیل کہتے ہین اور مجاہد نے کہا کہ تقرضہم کے معنے ہین چہوڑتا ہے اونکو یعنے اس آیت مین تقرضہم ذات الشمال **تنبیہ** نہین ذکر کی بخاری رح نے اس ترجمہ مین کوئی حدیث سند اور عبد بن حمید نے ابن عباس سے سند صحیح کے ساتہہ اصحاب کہف کا قصہ بطول روایت کیا ہے لیکن وہ مرفوع نہین اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ابن عباس رض نے معاویہ کے ہمراہ صائفہ کا جہاد کیا تو وے اصحاب کہف کی غار پر گذرے جسکا ذکر خدا تعالے نے قرآن مین کیا ہے سو معاویہ نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ انکا حال دریافت کرون سو ابن عباس رض نے اوسکو منع کیا اور اسنے نہ مانا اور کچہہ لوگ بہیجے سو خدا تعالے نے آندہی بہیجی تو اونکو وہان سے نکالا پہر یہ خبر ابن عباس کو پہونچی تو اُسنے کہا کہ تہے وہ بیچ ملک ایک بادشاہ ظالم کے جو بت پرست تہا سو جب اونہون نے یہ حال دیکہا تو وہان سے نکلے سو جمع کیا اللہ نے اونکو غیر میعاد پر تو اونہون نے ایک دوسرے سے قول قرار لیا سو اونکے سردار اونکو ڈہونڈہتے آئے تو اونہون نے اونکو گم پایا کہ معلوم نہین کہ کہان چلے گئے تو اونہون نے بادشاہ کو خبر دی تو حکم کیا اسنے ساتہہ لکہنے اونکے نامون کے اوپر تختی تانبے کے اور رکہا اوسکو اپنے خزانے مین اور داخل ہوئے وہ جوان غار مین تو خدا تعالے نے اونپر نیند غالب کی تو وے سو گئے پہر خدا تعالے نے بہیجا جو اونکو ادہر اودہر پلٹے اور پہیرا آفتاب کو اُنسے سو اگر سورج اونپر چڑہے تو وہ اونکو جلا دیوے اور اگر ... نہ کروٹین نہ بدلائی جاوین تو البتہ اونکو زمین کہا لیوے پہر وہ بادشاہ مرگیا اور دوسرا

پادشاہ پیدا ہوا اوُ اُسنے بتون کو توڑ ڈالا اور خدا کی عبادت کی اور انصاف کیا تو خدا نے اصحاب کہف کو جگایا سو اونہون نے ایک مرد کو بہیجا کہ اونکے واسطے کہانا لاوے تو چہپ کر شہر مین آیا تو اوسنے اوپرے لوگ دیکہے واسطے طول مدت کے پہر اوسنے ایک درہم نان بائی کو دیا اوسنے اس درہم کی ضرب اوپری دیکہی اور اُسنے قصد کیا اوسکو پادشاہ کے پاس لے جاوے تو اُسنے کہا تو مجھکو ڈراتا ہے پادشاہ سے اور میرا باپ اسکی رعیت ہے نان بائی نے کہا کہ تیرا باپ کون ہے اُسنے کہا کہ فلان سو اوسنے اوسکو نہ پہچانا پہر لوگ وہان جمع ہوئے اور اسکو پادشاہ کے پاس لے گئے تو پادشاہ نے کہا کہ تختی میرے پاس لاؤ اور اسنے اسکو سنا ہوا تہا تو اوسنے اپنے ساتہیونکا نام لیا تو پادشاہ نے اونکو تختی سے پہچان لیا سو لوگون نے تکبیر کہی اور غار کی طرف چلے اور وہ جوان آگے بڑہ گیا تاکہ وہ لشکر سے نہ ڈرین سو جب وہ جوان اُنپر داخل ہوا تو پوشیدہ کیا خدا نے اس مکان کو پادشاہ سے اور جو اوسکے ساتہ تہے سو نہ معلوم ہوا اوسکو کہ وہ جوان کہان چلا گیا پہر سب کی رائے یہ ٹہیری کہ وہان مسجد بناوین پہر اونکے واسطے استغفار اور دعا کرنے لگے اور ابن ابی حاتم نے شہر بن حوشب سے روایت کیا ہے کہ میرا ایک ساتہی بڑا دلاور تہا سو وہ اصحاب کہف کی غار پر گذرا اور اوسنے چاہا کہ اوس مین داخل ہووے سو منع کیا گیا اوسنے نہ مانا تو وہ اُنپر جہانکا سو اوسکے آنکہین سفید ہوگئین اور اسکے بال بدل گئے اور عکرمہ سے روایت ہے کہ اونکے ماجرا کا سبب یہ ہے کہ اونہون نے آپسمین ذکر کیا کہ کیا اللہ تعالے روح اور بدن دونون کو اوٹہاوے گا یعنی قیامت مین یا فقط روح کو خدا تعالے نے اونپر نیند ڈالی تو وہ مدت مذکورہ سوئے رہے پہر خدا تعالے نے اونکو اٹہایا تو اونہون نے جان لیا کہ بدن اور روح دونون اوٹہائے جاوینگے اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ پہلے پادشاہ کا نام دقیانوس تہا اور اصحاب کہف کے نام یہ ہین مکسلمینا اور محشلینا اور تملیخا اور مرطونس اور کفشطونس اور بیرونس اور دنیموس اور مجاہد سے روایت ہے کہ اونکے کتے کا نام قطمیر ہے اور انکے درہم اونٹ کے کہردن کیطرح تہے اور جو اونکے واسطے کہانا خریدنے کو گیا تہا وہ تملیخا تہا اور دوسرے نیک پادشاہ کا نام تبدرسیس تہا جسکے زمانے مین وہ زندہ ہوئے تہے اور اپنا آدمی شہر مین کہانے کو بہیجا تہا (فتح) الحمد للہ کہ ترجمۂ پارہ سیزدہم صحیح بخاری تمام ہوا خدا تعالے اس سے سب مسلمانون کو فائدہ پہنچاوے آمین ثم آمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تمت

پارہ چودہوان و پندرہوان باہتمام خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولاحبابہ ولاستاذہ زیر طبع ہے

سنہ ۱۳۱۵ | فہرست فیض الباری ترجمہ و شرح صحیح البخاری پارہ سیزدہم | ہجری

اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

از تالیفات فاضل زمن مولانا محمد ابو الحسن مدظلہ نسخہ اصح کتاب با اسناد و اعراب ملقب بہ تیسیر الجار و تسہیل القاری مسمی

فیض الباری

پارہ چودھواں

و ترجمہ اردو صحیح بخاری

و حاشیہ سندھی

بحسن اہتمام عائذ باللہ خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ولوالدیہ ورزقہم اللہ تعالیٰ ایمانا کاملا

در مطبع محمدی واقع لاہور فقیر اللہ طبع نمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ **اَمَّا بَعْدُ** فَھٰذِہٖ تَرْجَمَۃُ الْجُزْءِ الرَّابِعِ عَشَرَ مِنْ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ وَفَّقَنَا اللّٰہُ لِانْتِہَائِہٖ کَمَا وَفَّقَنَا لِابْتِدَائِہٖ **بَابُ** حَدِیْثِ الْغَارِ باب ہے بیچ بیان حدیث غار والونکے یعنے جو مینہ کے مارے غار مین گھس گئے اور ایک پتھر اونکی غار کے مُنہ پر ڈھلک پڑا **ف** امام بخاری نے اصحاب کہف کے قصے کے بعد غار کی حدیث بیان کی تو یہ اشارہ ہے طرف اوس چیز کی جو وارد ہوئی ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ رقیم کی لفظ جو آیت اِنَّ اَصْحَابَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ مین واقع ہوئی ہے تو مراد اوس سے وہ غار ہے جس مین تین آدمی بند ہو گئے تھے اور بیان اوسکا اوس حدیث مین ہے جو طبرانی وغیرہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ اونہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا رقیم کا ذکر کرتے تھے فرمایا کہ تین آدمی چلے سو ایک غار مین گھس گئے اور اُنکی غار کے مُنہ پر ایک پتھر ڈھلک پڑا سو اوسنے اوسکو بند کر لیا پھر ذکر کی ساری حدیث (فتح) **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ بْنُ خَلِیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یَمْشُوْنَ اِذْ اَصَابَھُمْ مَطَرٌ فَاَوَوْا اِلٰی غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اِنَّہٗ وَاللّٰہِ یَا ھٰؤُلَآءِ لَا یُنْجِیْکُمْ اِلَّا الصِّدْقُ فَلْیَدْعُ

كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ اَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ
لِي اَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلٰى فَرَقٍ مِنْ اَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَاِنِّي عَمَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ
فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ اَمْرِهِ اَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَاَنَّهُ اَتَانِي يَطْلُبُ اَجْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ
اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَقَالَ لِي اِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ اَرُزٍّ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا
مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاخَتْ
عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِي اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَ
كُنْتُ اٰتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي فَاَبْطَاْتُ عَنْهُمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَاَهْلِي وَعِيَالِي
يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ وَكُنْتُ لَا اَسْقِيهِمْ حَتّٰى يَشْرَبَ اَبَوَايَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ اَنْ
اَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا فَلَمْ اَزَلْ اَنْتَظِرُ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ
خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاخَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتّٰى نَظَرُوا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَاَبَتْ اِلَّا اَنْ اٰتِيَهَا
بِمِائَةِ دِينَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتّٰى قَدَرْتُ فَاَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهَا فَاَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ
بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ الدِّينَارَ فَاِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا ترجمہ ابن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ تین آدمی تمسے اگلے امت سے چلے جاتے
تھے کہ ناگہاں اونکو مینہ پونچا تو وے پہاڑ کی ایک غار مین گہس گئے یعنے تو اس پہاڑ کا ایک پتھر
اونکی غار کے منہ پر ڈھلک پڑا سو اوسنے اونکو بند کرلیا تو بعضے نے بعضے سے کہا کہ تحقیق شان یہ ہے
کہ قسم ہے اللہ کی نہ نجات دیگا تمکو اے لوگو مگر سچ بولنا سو چاہئے کہ دعا مانگے ہر مرد تم مین سے اوس عمل کے
وسیلے سے کہ جانتا ہے کہ وہ اوسمین سچا ہے یعنے خالص اللہ کی رضامندی کیواسطے کیا ہے تو انمین سے
ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہے کہ میرے یہان ایک مزدور تہا اوس برتن بہر مزدوری پر جس مین سولہ ۱۶
رطل چاول سماوین یعنی سو جب وہ اپنا کام کرچکا تو اوسنے کہا کہ میرا حق دے تو مینے اوسکا حق اوسکے آگے
کیا سو وہ اوسکو چہوڑ کر چلا گیا اور یہ کہ مین نے اوس سولہ رطل چاول کیطرف قصد کیا سو اوسکو مینے بویا
سو اوسمین یہانتک برکت ہوئی کہ مین نے اوس سے گائی بیل خریدے اور یہ کہ وہ مزدور میرے پاس آیا
اپنی مزدوری مانگتا ہوا تو مینے اوسکو کہا کہ قصد کران گائی بیلون کیطرف سو اونکو ہانک لے جا تو اوسنے
مجہسے کہا کہ سوائے اسکے کچہہ نہین کہ میرے تو تیرے پاس صرف سولہ رطل چاول ہین تو مینے

اوس سے کہا کہ قصد کران گاءی بیلون کی طرف کہ مقرر دے اس فرق بہ چاول سے حاصل ہوے ہین سو وہ
اپنا سب مال ہانک لے گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مین نے یہ امانت داری تیرے خوف سے کی تہی تو ہمسے اس پتھر
کو کھول دے یعنے اس پتھر کو دور کر دے سو اون سے کچہہ پتھر کھل گیا پہر دوسرے نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہے کہ تو جانتا ہے
کہ میرے ماں باپ بڈہے تھے بڑی عمر والے اور مین ہر رات اپنی بکریونکا دودہ اونکے پاس لایا کرتا تھا
سو ایک رات مینے اونسے دیر کی یعنے چارہ بہت دور ملا اسواسطے آنے مین دیر ہوئی سو مین آیا اور حالانکہ
وہ دونو سو گئے تھے اور میری جورو لڑکے بہوکھ کی مارے روتے چلاتے تھے اور مین اونکو نہ پلایا کرتا
تہا یہانتک کہ میرے ماں باپ پیتے سو مجھکو برا لگا کہ مین انکو نیند سے جگاؤن یعنے اسواسطے کہ آدمی کو نیند سے
جگانا ناگوار معلوم ہوتا ہے اور مجھکو برا لگا کہ انکو نہ جگاؤن سو ضعیف ہو جاوین یعنے واسطے نہ پینے
دودہ کے کہ رات کا کہانا نہ کہانیسے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے سو مین اونکی انتظار مین دودہ لئے تمام
رات کھڑا رہا صبح تک سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مین نے ایسی محنت تیرے خوف سے کی تھی سو تو ہمسے پتھر
کو کہولدے تو اوسنے کچہہ پتھر کہل گیا یہانتک کہ اونہون نے اوس سے آسمان کو دیکھا پہر تیسرے نے
کہا کہ الٰہی ماجرا یہ ہے کہ میری ایک چچا کی بیٹی تہی کہ میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیاری تہی یعنے
مین اوسکا کمال عاشق تھا سو مینے اوسکی طرف مائل ہو کر اوسکی ذات کو چاہا یعنے حرام کاری کا ارادہ کیا
سو اوسنے نہ مانا یہانتک کہ مین اوسکو سو اشرفیان دون یعنے سو اشرفیان پر راضی ہوئی سو مینے اونکے
واسطے محنت کی یہانتک کہ مین اونپر قادر ہوا سو مین انکو اوسکے پاس لایا اور مین نے اوسکو وہ اشرفیان
دین تو اوسنے مجھکو اپنی جان پر قادر کیا سو جب مین اوسکے دونو پیرون کے اندر بیٹھا تو اوسنے
کہا کہ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور مہر کو نہ توڑ مگر اوسکے حق سے یعنے بدون نکاح شرعی کے
ازالہ بکارت نکر یا زنا نہ کر تو مین اوٹھ کھڑا ہوا اور مینے سو اشرفیان چہوڑ دین سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مین نے
یہ مدت کی دلی آرزو تیرے خوف سے چھوڑ دی تھی تو ہمسے پتھر کو کہول دے تو خدا نے انسے پتھر کو کہولدیا
تو وے تینون وہان سے نکلے **ف** یہ جو کہا کہ الٰہی اگر تو جانتا ہے تو اسمین اشکال ہے اسواسطے
کہ ایماندار قطعًا جانتا ہے کہ خدا اوسکے کام کو جانتا ہے اور جواب دیا گیا ہے باین طور کہ اوسنے اپنے
اس عمل مین تردد کیا کہ کیا اوسکا خدا کے نزدیک اعتبار ہے یا نہین اور گویا کہ اوسنے کہا کہ اگر میرا یہ عمل
مقبول ہے تو میری دعا قبول کر اور یہ جو کہا کہ وہ چلا گیا اور اپنی مزدوری نہ لی تو اسکا سبب نعمان بن
بشیر کی حدیث مین یہ واقع ہوا ہے کہ اوس مرد نے کہا کہ مینے کئی مزدور ٹھہرائے تھے ہر ایک معین مزدوری
پہر جب دوپہر ہوئی تو ایک مرد آیا سو مزدور ٹھہرایا مین نے اوسکو ساتھ شرط اصحاب کے اور اوسکے

کی تو جتنا کام اور لوگون نے تمام دنمین کیا تھا اوتنا اوسنے آدہے ہی دنمین کیا تو مینے مناسب جانا کہ اوسکو بھی اور لوگون کے برابر مزدوری دون کہ اوسنے اپنے کام مین بہت محنت کی ہے تو ایک مرد نے اودنمین سے کہا کہ تو اوسکو ہماری برابر کیون دیتا ہے تو مین نے اوسکو کہا کہ کیا مین نے تیری تعین مزدوری سے کچہہ کم کیا اور سوا اسکے کچہہ نہین کہ وہ میرا مال ہے جس کو چاہون دون تو وہ غصے ہوا اور اپنی مزدوری چہوڑ کر چلا گیا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسکو دس ہزار درہم دیا اور یہ محمول ہے اس پر کہ وہ تہی قیمت چیزون مذکورہ کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دعا مانگنے مشکلون مین اور قربت چاہنی طرف اللہ کی ساتھ ذکر نیک عمل کے اور طلب کرنا وفا وعدے اوسکے کا ساتھ سوال اوسکے کے اور استنباط کیا ہے اس سے بعض فقہانے کہ مستحب ہے ذکر کرنا اوسکا وقت مینہ مانگنے کے اور یہ منقول ہے قاضی حسین وغیرہ سے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ اسمین اپنے عمل کا دیکھنا ہے ولیکن حضرت نے اونکے فعل کی تعریف کی سو اسنے دلالت کی اسپر کہ اونکا فعل ٹھیک ہے اور اسکے کبیر نے کہا کہ مجھکو ظاہر ہوا کہ ضرورت کبھی بے قرار کرتی ہے طرف تعجیل جزاء اعمال کے دنیا مین اور یہ اسی قبیل سے ہے پھر مجھکو ظاہر ہوا کہ حدیث مین عمل کا دیکھنا بالکلیہ نہین واسطے قول ہر ایک کے انمین سے کہ اگر تو جانتا ہے کہ مینے یہ کام تیری رضامندی کے واسطے کیا ہے سو نہ اعتقاد کیا کسی نے اونمین سے اخلاص عمل اپنے کا بلکہ اوسکا امر خدا کے حوالے کیا پس جبکہ نہ جزم کیا اونہون نے ساتھ اخلاص کے اوسمین باوجودیکہ وہ اونکے احسن اعمال تھے تو اوسکا غیر اولے ہے تو اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ایسے حالت مین مناسب ہے یہ کہ آدمی اپنے نفس مین قصور کا اعتقاد کرے اور بحث کرے ہر واحد پر اپنے عمل سے جسمین اوسکو اخلاص کا گمان ہو پس سپرد کرے اوسکے امر کو طرف اللہ کی اور معلق کرے دعا کو خدا کے علم پر پس اسوقت جب دعا کرے تو اجابت کا امیدوار رہے اور رد ہونے کا خوف کرے اور اگر نہ غالب ہوا سکے گمان پر اخلاص اوسکا اگرچہ ایک عمل مین ہو تو چاہیے کہ اپنی حد کے پاس کھڑا ہووے اور جو عمل خالص نہو اس کے ساتھ دعا کرنیسے شرم کرے اور سوا اوسکے کچہہ نہین کہ انہون نے اول امر مین کہا تھا کہ اپنے نیک عملون کے وسیلے سے دعا کرو پھر اونہون نے دعا کی وقت یہ بالکل نہ کہا اور نہ کسی نے اون مین سے کہا کہ مین اپنے عمل سے دعا کرتا ہون بلکہ صرف یہ کہا کہ اگر تو جانتا ہے پھر اپنا عمل ذکر کیا اور اسمین فضیلت اخلاص کی ہے عمل مین اور فضیلت نیکی کرنیکی ساتھ مان باپ کے اور خدمت اونکی کی اور مقدم کرنے انکے کے جورو لڑکون پر اور مشقت اوٹہانے کیواسطے اونکے اور اسمین ایک یہ اعتراض ہے کہ اوسنے اپنے چہوٹے چہوٹے بال بچون کو تمام رات بھوکھا کیون رکھا باوجودیکہ وہ اونکی بھوکھ سے مٹا سمتے تہے

اوس سے کہا کہ قصد کر ان گائی بیلون کی طرف کہ مقرر دے اس فرق بہر چاول سے حاصل ہوئے ہین سو وہ
اپنا سب مال ہانک لے گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مین نے یہ امانت داری تیرے خوف سے کی تھی تو ہمسے اس پتھر
کو کھول دے یعنے اس پتھر کو دور کر دے سو اون سے کچھ پتھر کھل گیا پھر دوسرے نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہے کہ تو جانتا ہے
کہ میرے مان باپ بڈہے تھے بڑی عمر والے اور مین ہر رات اپنی بکریون کا دودہ اونکے پاس لایا کرتا تھا
سو ایک رات مینے اونسے دیر کی یعنے چارہ بہت دور ملا اسواسطے آنے مین دیر ہوئی سو مین آیا اور حالانکہ
وہ دونو سو گئے تھے اور میری جورو لڑکے بہوکھ کی مارے روتے چلاتے تھے اور مین اونکو نہ پلایا کرتا
تہا یہانتک کہ میرے ماں باپ ان پیتے سو مجھکو برا لگا کہ مین انکو نیند سے جگاؤن یعنے اسواسطے کہ آدمی کو نیند سے
جگانا ناگوار معلوم ہوتا ہے اور مجھکو برا لگا کہ انکو نہ جگاؤن تو ضعیف ہو جاوین یعنے واسطے نہ پینے
دودہ کے کہ رات کا کہانا نہ کہانیسے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے سو مین اونکی انتظار مین دودہ لئے تمام
رات کھڑا رہا صبح تک سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مین نے ایسی محنت تیرے خوف سے کی تھی سو تو ہمسے پتھر
کو کہول دے تو اوسنے کچھہ پتھر کہل گیا یہانتک کہ اونہون نے اوس سے آسمان کو دیکھا پھر تیسرے نے
کہا کہ الٰہی ماجرا یہ ہے کہ میری ایک چچا کی بیٹی تہی کہ میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیاری تھی یعنے
مین اوسکا کمال عاشق تھا سو مینے اوسکی طرف مائل ہو کر اوسکی ذات کو چاہا یعنے حرام کاری کا ارادہ کیا
سو اوسنے نہ مانا یہانتک کہ مین اوسکو سو اشرفیان دون یعنے سو اشرفیان پر راضی ہوئی سو مینے اونکے
واسطے محنت کی یہانتک کہ مین اونپر قادر ہوا سو مین اونکو اوسکے پاس لایا اور مین نے اوسکو وہ اشرفیان
دین تو اوسنے مجھکو اپنی جان پر قادر کیا سو جب مین اوسکے دونو پیرون کے اندر بیٹھا تو اوسنے
کہا کہ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور مہر کو نہ توڑ مگر اوسکے حق سے یعنے بدون نکاح شرعی کے
ازالہ بکارت نکر یا زنا نہ کر تو مین اوٹھ کھڑا ہوا اور مینے سو اشرفیان چھوڑ دین سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مین نے
یہ مدت کی دلی آرزو تیرے خوف سے چھوڑ دی تھی تو ہمسے پتھر کو کھول دے تو خدا نے اونسے پتھر کو کھولدیا
تو وے تینون وہان سے نکلے **ف** یہ جو کہا کہ الٰہی اگر تو جانتا ہے تو اسمین اشکال ہے اسواسطے
کہ ایماندار قطعًا جانتا ہے کہ خدا اوسکے کام کو جانتا ہے اور جواب دیا گیا ہے باین طور کہ اوسنے اپنے
اس عمل مین تردد کیا کہ آیا اوسکا خدا کے نزدیک اعتبار ہے یا نہین اور گویا کہ اوسنے کہا کہ اگر میرا یہ عمل
مقبول ہے تو میری دعا قبول کر اور یہ جو کہا کہ وہ چلا گیا اور اپنی مزدوری نہ لی تو اسکا سبب نعمان بن
بشیر کی حدیث مین یہ واقع ہوا ہے کہ اوس مرد نے کہا کہ مینے کئی مزدور ٹھہرائے تھے ہر ایک معین مزدوری
پہ پہر جب دوپہر ہوئی تو ایک مرد آیا سو مزدور ٹھہرایا مین نے اوسکو ساتھ شرط اصحاب اور اوسکے

کی تو جتنا کام اور لوگون نے تمام دنین کیا تھا اوتنا اوسنے آدہے ہی دنین کیا تو مینے مناسب جانا کہ اوسکو بھی اور لوگون کے برابر مزدوری دون کہ اوسنے اپنے کام مین بہت محنت کی ہے تو ایک مرد نے اودنین سے کہا کہ تو اوسکو ہماری برابر کیون دیتا ہے تو مین نے اوسکو کہا کہ کیا مین نے تیری تعین مزدوری سے کچہہ کم کیا اور سوا اسکے کچہہ نہین کہ وہ میرا مال ہے جسکو چاہون دون تو وہ غصے ہوا اور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسکو دس ہزار درہم دیا اور یہ محمول ہے اس پر کہ وہ تھی قیمت چیزون مذکورہ کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دعا مانگنے مشکلون مین اور قربت چاہنی طرف اللہ کی ساتھ ذکر نیک عمل کے اور طلب کرنا وفا وعدے اوسکے کا ساتھ سوال اوسکے کے اور استنباط کیا ہے اس سے بعض فقہا نے کہ مستحب ہے ذکر کرنا اوسکا وقت مینہ مانگنے کے اور یہ منقول ہے قاضی حسین وغیرہ سے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ اسمین اپنے عمل کا دیکھنا ہے ولیکن حضرت نے اونکے فعل کی تعریف کی سو اسنے دلالت کی اسپر کہ اونکا فعل ٹھیک ہے اور سبکے کبیر نے کہا کہ مجھکو ظاہر ہوا کہ ضرورت کبھی بے قرار کرتی ہے طرف تعجیل جزاء اعمال کے دنیا مین اور یہ اسی قبیل سے ہے پھر مجھکو ظاہر ہوا کہ حدیث مین عمل کا دیکھنا بالکلیہ نہین واسطے قول ہر ایک کے انمین سے کہ اگر تو جانتا ہے کہ مینے یہ کام تیری رضامندی کے واسطے کیا ہے سو نہ اعتقاد کیا کسی نے اونمین سے اخلاص عمل اپنے کا بلکہ اوسکا امر خدا کے حوالے کیا پس جبکہ نہ جزم کیا اونہون نے ساتھ اخلاص کے اوسمین باوجودیکہ وہ اونکے احسن اعمال تھے تو اوسکا غیر اولے ہے تو اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ایسے حالت مین مناسب ہے یہ کہ آدمی اپنے نفس مین قصور کا اعتقاد کرے اور بحث کرے ہر واحد پر اپنے عمل سے جسمین اوسکو اخلاص کا گمان ہو پس سپرد کرے اوسکے امر کو طرف اللہ کی اور معلق کرے دعا کو خدا کے علم پر پس اسوقت جب دعا کرے تو اجابت کا امیدوار رہے اور رد ہونے کا خوف کرے اور اگر نہ غالب ہو اسکے گمان پر اخلاص اوسکا اگرچہ ایک عمل مین ہو تو چاہیے کہ اپنی حد کے پاس کھڑا ہووے اور جو عمل خالص نہو اس کے ساتھ دعا کرنیسے شرم کرے اور سوا اوسکے کچہہ نہین کہ انہون نے اول امر مین کہا تھا کہ اپنے نیک عملون کے وسیلے سے دعا کرو پھر اونہون نے دعا کے وقت یہ بالکل نہ کہا اور نہ کسی نے اون مین سے کہا کہ مین اپنے عمل سے دعا کرتا ہون بلکہ صرف یہ کہا کہ اگر تو جانتا ہے پھر اپنا عمل ذکر کیا اور اسمین فضیلت اخلاص کی ہے عمل مین اور فضیلت نیکی کرنیکی ساتھ ماں باپ کے اور خدمت اونکی کی اور مقدم کرنے انکے کے جورو لڑکون پر اور مشقت اوٹھانے کیواسطے اونکے اور اسمین ایک یہ اعتراض ہے کہ اوسنے اپنے چھوٹے چھوٹے بال بچون کو تمام رات بھوکا کیون رکھا باوجودیکہ وہ اونکی بھوک سے متاسف تھے

پر قادر تھا سو بعضے کہتے ہین کہ اونکے شرع مین اصل کاخرچ اونکے غیرون پر مقدم تہا اور بعضے کہتے ہین کہ شاید تھے وہ طلب کرتے زیادہ اوپر سد رمق کے اور یہ اولے ہے اور اسمین فضیلت عفت اور بچنے کی ہے حرام سے باوجود قدرت کے اور یہ کہ ترک کرنا معصیت کا مٹاتا ہے اوسکی طلب تقدمات کو اور یہ کہ واجب ہے توبہ پہلے اوسکے اور یہ کہ جائز ہے اجارہ کرنا ساتھ اناج معین کے درمیان اجیر اور مستجیر کے اور اسمین فضیلت ہے ادا کرنے امانت کی سے اور اثبات کرامت نیکیون کی کا اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر جواز بیع فضولی کے اور پہلے گذر چکی ہے بحث اوسکی بیع مین اور یہ کہ جب امین امانت کے مال مین سوداگری کرے تو اوسکا نفع امانت والے کا ہے یعنے امانت کے مالک کا یہ قول احمد کا ہے اور خطابی نے کہا کہ اکثر اوسکے مخالف ہین پس کہتے ہین کہ جب مرتب ہوا مال بیچ ذمہ امین کے اور اسیطرح مضارب تو ہوگا تصرف اوسکا بیچ اسکے بغیر اذن کے پس لازم پکڑتا ہے ذمہ اوسکا اسکو کہ اگر اسمین تجارت کرے تو اوسکا نفع بہی اوسکے واسطے ہوگا اور ابو حنیفہ سے ہے کہ تاوان اوپر اوسکے ہے اور نفع بھی اسیکے واسطے ہے لیکن اسکو صدقہ کر دیوے اور تفصیل کی ہے شافعی نے پس کہا کہ اگر خریدے اپنے ذمہ مین پھر نقد دیوے مول غیر کے مال سے تو عقد واسطے اوسکے ہے اور نفع بھی اسیکا ہے اور اگر خریدے ساتھ غیر کے پس نفع واسطے مالک کے ہے اور اوسکا بیان بیع مین گذر چکا ہے اور اسمین خبر دینی ہے پہلی امتون سے تاکہ عبرت پکڑین سننے والے اونکے عملون سے پس اونکے اچھے کامون پر عمل کرین اور برے کامون کو چھوڑ دین تنبیہ اتفاق ہے سب روایتون کا اس پر کہ تینون قصے اجیر اور عورت اور ماباپ مین ہین مگر ایک روایت مین اجیر کے بدلے یہ ہے کہ تیسرے نے کہا کہ مین بکریون مین تہا اونکو چراتا تہا تو نماز کا وقت ہوا تو مین نماز کو کھڑا ہوا تو بھیڑیا آکر بکریون مین گھس گیا سو مین نے برا جانا کہ نماز کو توڑون سو مینے صبر کیا یہانتک کہ نماز سے فارغ ہوا پس اگر یہ ثابت ہو تو محمول ہوگا تعدد قصے پر (فتح)

باب حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا اِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْ ابْنِيْ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَ اَمَّا الرَّاكِبُ فَاِنَّهُ كَافِرٌ وَاَمَّا الْمَرْأَةُ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ لَهَا تَزْنِيْ وَتَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَهَا تَسْرِقُ وَتَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اوسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے
کہ جس حالت مین کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو دودہ دیتی تہی کہ ناگہان ایک سوار گذرا اور وہ اوسکو
دودہ دیتی تھی تو اوس عورت نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو نہ ماریو یہانتک کہ اوس مرد کے برابر ہو تو لڑکے
نے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی انگلی چہاتی پر جہکا اور لوگ ایک لونڈیکو لیکر نکلے کہ کھینچے جاتے تھے
اور کھیل کیجاتی تہی ساتھ اوسکے تو اوس لڑکے کی مان نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈیکے طرح
نہ کیجیو تو اوس لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا ہی کیجیو سو لڑکے نے کہا کہ اسپر سوار سو کافر تہا اور اسی عورت
سو البتہ لوگ اوسکو کہتے تہے کہ تو حرام کرتی ہے اور وہ کہتی تھی کہ مجھکو اللہ کفایت کرتا ہے اور اوسکو
کہتے تھے کہ تو چوری کرتی ہے اور وہ کہتی تہی کہ مجھکو اللہ کفائیت کرتا ہے **ف** اس حدیث کی شرح
پہلے گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي
جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ
بَغَايَا بَنِي اِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک کتا کوئین کے اس پاس گھومتا تھا قریب تہا
کہ پیاس اسکو مار ڈالے کہ ناگہان دیکہا اوسکو ایک عورت حرام کار نے بنی اسرائل کی حرام کار عورتون
سے تو اوسنے اپنا موزہ اتارا اور اوسکو کوئین سے پانی نکالکر پلایا تو اوسکے گناہ بخشے گئے **ف**
اسحدیث کی شرح کتاب الشرب مین گذر چکی ہے اور طہارت مین ہے کہ مرد نے پانی پلایا تہا اور اسنے
اوسکو اپنے موزے مین پلایا تھا اور احتمال ہے کہ قصہ متعدد ہو (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ
ابْنَ اَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ وَكَانَتْ فِي يَدِ
حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُولُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاؤُهُمْ
ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ اوسنے معاویہ ابوسفیان کے بیٹے سے سنا جس سال اوسنے
حج کیا منبر پر سو اوسنے بالونکا ایک جوڑا پکڑا جو ایک چوکیدار کے ہاتھ مین تہا سو معاویہ نے کہا کہ اے
مدینے والو کہان ہین تمہارے علما مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایسے کام سے منع
کرتے تھے یعنے اپنے بالون مین غیر کے بال جوڑنے سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے

تھے کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل جبکہ اونکی عورتون نے یہ کام پکڑا **ف** یہ جو کہا کہ کہان ہین علما تمہارے تو اسمین اشارت ہے طرف اسکی کہ اوسوقت انمین علما کم ہو گئے تھے اور وہ اسیطرح ہے اسواسطے کہ اکثر اصحاب اوسوقت تک مر گئے تہے اور شاید اوسنے دیکھا کہ انکے عوام جہلا نے یہ کام کیا ہے پس ارادہ کیا اوسنے کہ تنبیہ کرے علما کو ساتھ اوس چیز کے کہ چھوڑا اونہون نے اوسکو انکار کرنے سے اور احتمال ہے کہ باقی اصحاب اور اکابر تابعین نے اوسوقت انکار ترک کیا ہو یا تو واسطے اعتقاد عدم تحریم کے جسکو حدیث پونچی پس عمل کیا اوسنے اوسکو کراہت تنزیہی پر یا اوس زمانے مین حاکمون کا خوف تھا کہ مبادا جو انکار کرے اوس پر اعتراض ہو یا بالکل اونکو حدیث نہ پونچی تھی یا پونچی تھی لیکن اونکو یاد نہ تھی یہانتک کہ معاویہ نے اونکو یاد دلائی پس سب یہ عذر ممکن ہین واسطے اوسکے جو علما سے اوسوقت موجود تھا اور شاید خطبہ جمعہ کے سوائے اور کوئی تھا اور اتفاقاً حاضرین خطبہ مین کوئی اہل علم موجود نہ تھا کل بے علم تھے پس کہا اوسنے کہ کہان ہین علما تمہارے اسواسطے کہ خطاب ساتھ انکار کے نہین متوجہ ہوتا مگر اوس پر جو حکم کو جانے اور اوسکو برقرار رکھے اور یہ جو کہا کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل تو اسمین اشعار ہے کہ یہ اون پر حرام تھا سو جب انہون نے یہ کام کیا تو ہوا یہ سبب اونکے ہلاک کا اور اسکی پوری شرح کتاب اللباس مین آوے گی (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے لوگ ہو چکے ہین انمین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہو تو عمر بن خطاب ہے **ف** محدث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہو اور اسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بطور توقع کے فرمایا اور شاید آپ مطلع نہین ہوئے اس پر کہ بات ہونے والی ہے اور تحقیق واقع ہوئی ساتھ حمد اللہ کے وہ چیز کہ امید رکھے اوسکی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر کے حق مین اور مقرر واقع ہوئی ہے یہ بات سوائے عمر کے واسطے بے شمار لوگونکے اور اوسکی پوری شرح عمر کے مناقب مین آوے گی (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً

بِتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ هَلْ تَوْبَةٌ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَجَعَلَ یَسْاَلُ
فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ
مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰی هٰذِهٖٓ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاَوْحٰی اِلٰی هٰذِهٖٓ اَنْ
تَبَاعَدِیْ وَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰی هٰذِهٖٓ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ **ترجمہ** ابو سعید خدری
سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک مرد
تھا اور اوسنے ننانوے ۹۹ خون کیے تھے پہر نکلا پوچھتا ہوا کہ روے زمین پر کون بہت بڑا عالم ہے یعنی
تو لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بہت بڑا عالم ہے تو وہ اوس درویش کے پاس گیا اور اوس سے پوچھا کہ اوس
شخص نے ننانوے آدمی کو قتل کیا ہے کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری
توبہ مقبول نہین تو اوسنے اوس درویش کو بھی مار ڈالا پھر پوچھنے لگا کہ روے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہے
تو لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہے تو اوسنے اوس سے کہا کہ اوس شخص نے سو آدمی کو قتل کیا ہے
سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہے تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور تو فلانے فلانے گانو مین جا
کہ وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی انکے ساتھ خدا کی عبادت کر اور نہ
پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بری زمین ہے سو وہ شخص اوسطرف چلا یہانتک کہ جب
آدہی راہ چل گیا تو اوسکو موت آئی تو وہ اپنے سینے کے بہل توبہ کی زمین کیطرف کھسکا یعنی مرنیکے
وقت دونون زمین کے بیچ برابر تھا چہاتی سے سرک کر اوسکے قریب ہو گیا تو جھگڑنے لگے اوسمین رحمت
کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کر کے آیا ہے
اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہو کر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اسنے کبھی ایک نیک کام
بھی نہین کیا تو خدا نے گناہ کے گانون کو حکم بھیجا کہ دور ہو جا اور عبادت کے گانو کو حکم
بھیجا کہ تو قریب ہو جا اور کہا کہ دونون زمین کی مسافت کو ماپو یعنی سو جس گانون کی طرف زیادہ تر
نزدیک ہو سو اوسکی لائق ہے تو فرشتون نے ماپا تو اوسکو عبادت کے گانون کی طرف
ایک بالشت بہر قریب پایا تو اوسکے گناہ معاف ہو گئے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
مشروع ہے توبہ کرنی تمام کبیرے گناہون سے یہانتک کہ جو کسی جان کو ناحق مار ڈالے وہ بھی
توبہ کرے اور یہ محمول ہے اس پر کہ جب خدا نے قاتل کی توبہ قبول کی تو اوسکے مدعی کی رضامندی کا ضامن
ہو جاتا ہے اور یہ کہ مفتی کبھی جواب مین چوک جاتا ہے اور اوس شخص نے جو پہلے عالم کو قتل کیا تھا
تو بنا بر فتوے اوسکے کہ تیری توبہ مقبول نہین اسواسطے کہ اوسکو اس سے معلوم ہوا کہ اوسکے

یعنی صبح [illegible] نکلا تھا [illegible] یعنی جبکہ [illegible] اور سینے [illegible] تھا [illegible]

مناسب تھا یہ لفظ ہے اور لغت میں معنی ناء کا ہے دور ہوا اور اردو محاورہ کو مناسب بڑہا ہے نہ نکلا

واسطے نجات نہین پس ناامید ہوا خدا کی رحمت سے پھر خدا نے اوسکو پایا اور اپنے فعل پر نادم ہوا اور پھر پوچھنے لگا اور اسمین اشارت ہے طرف کم ہونے سمجھ درویش کی اسواسطے کہ تھا اوسکا پوچھنا اُس شخص سے جو دلیر ہو قتل پر یہانتک کہ اوسکی عادت ہو گئی ہو بایں طور کہ نہ خطاب کرے اوس سے برخلاف مراد اوسکی کے اور یہ کہ استعمال کرے ساتھ اوسکے معاریض کو واسطے صلح کرنے کے ساتھ اوسکے یہ اوسوقت ہی جبکہ ہوتا حکم صریحہ نزدیک اوسکے بیچ عدم قبول توبہ قاتل کے چہ جائیکہ نہ تھا حکم نزدیک اوسکے مگر ظن اور یہ کہ جو فرشتے آدمیون پر تعین ہین اونکے اجتہاد مختلف ہے آدمیونکے حق مین بہ نسبت اُس شخص کے کہ لکھتے ہین اوسکو فرمانبردار یا گنہگار اور یہ کہ فرشتے بیچ مین جھگڑتے ہین یہانتک کہ خدا اونکے درمیان فیصلہ کرے اور اسحدیث مین فضیلت ہے نکلنے کی اوس زمین سے جس مین آدمی سے گناہ ہو اسواسطے کہ وہ غالب ہوتا ہے بحکم عادت کے اور یہ مثل اوسکی کے یا تو واسطے یاد کرنے اوسکے کے اپنے اون افعال کو جو اس سے پہلے صادر ہو چکے ہون مبتلا ہونے کے ساتھ اونکے اور یا واسطے وجود اس شخص کے کہ اوسکو اوس پر مدد کرے اور اوسکو اوسکی رغبت دلادے اسیواسطے پچھلے نے اوسکو کہا کہ اپنی زمین کیطرف نہ پلیٹو کہ وہ زمین بری ہے اور اسمین اشارت ہے طرف اوسکی کہ لایق ہے واسطے تائب کے چھوڑنا اون حالات کا جو گناہ کے زمانہ مین اونکی عادت ہو اور پھرنا اون سب سے اور مشغول ہونا ساتھ غیر اونکے کے اور یہ کہ عالم کو عابد پر فضیلت ہے اسواسطے کہ جسنے پہلے فتوی دیا تھا کہ تیری توبہ قبول نہین اوس پر عبادت غالب تھی تو اوسکو اتنے آدمیون کا مار ڈالنا بہت بڑا معلوم ہوا اور اسپر دوسرا سوال اوسپر علم غالب تھا تو اوسنے اوسکو ٹھیک فتوی دیا اور اوسکو نجات کی راہ بتلائی اور عیاض نے کہا کہ اسحدیث سے معلوم ہوا کہ توبہ نفع دیتی ہے قتل سے جیسی کہ نفع دیتی ہے باقی تمام گناہونسے اور یہ اگرچہ پہلون کی شرع ہے اور اسکے ساتھ استدلال کرنیمین خلاف ہے لیکن یہ خلاف کی جگہ نہین اسواسطے کہ اختلاف کی جگہ وہ ہے جبکہ ہماری شرع مین اسکی تقریر وارد نہو اور اسپر جب ہماری شرع مین اوسکی تقریر وارد ہو تو وہ شرع ہے واسطے ہمارے بغیر خلاف کے اور جسکی تقریر شرع مین اوسکی تقریر وارد ہو چکی ہے اُس مین سے ایک یہ آیت ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اسپر کہ آدمیو نمین بعض ایسے بھی ہین جو فرشتو نکے درمیان پنچ ہونے کی لیاقت رکھتے ہین جبکہ دے آپسمین جھگڑین اسواسطے کہ ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اونکے پاس فرشتہ آدمی کی صورت آیا سو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا اور اسمین

عام فہم نہیں

ترجمہ ٹھیک نہین

تعین چاہیے

بے ربط ہے

یعنی جو باتین ہوئی ہون کہ وہ بھی مقبول ہے تو پھر بھی سب سے بیچ میں ہی نہ مقبول ہوں

عبارت میں تعقید

ہے عبارت یون ہونی چاہیے کہ ہماری شرع مین جسکی تقریر وارد ہو چکی ہو

غالباً پنچایتی

لفظ بہ کر یشاء ہے

حجت ہے واسطے اوسکے جو پنچ مقرر کرنے کو جائز رکھتا ہے اور یہ کہ فریقین جسکے پنچ ہونے پر راضی ہون پس حکم اوسکا جائز ہے اوپر ان کے اور یہ کہ جب حاکم کے نزدیک حالات معارض ہون اور گواہ متعدد ہون تو اوسکو جائز ہے یہ کہ استدلال کرے ساتھ قرینونکے ترجیح پر (فتح)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ قَالَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتّٰى كَاَنَّهٗ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّيْ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ

ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہی پھر لوگونکی طرف متوجہ ہوئے سو فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا کہ ناگہان اوس پر سوار ہوا اور اوسکو مارا تو بیل نے کہا کہ ہم سوار ہونے کے واسطے پیدا نہین ہوئے ہم تو کہیت کے واسطے پیدا ہوے ہین لوگون نے تعجب سے کہا کہ سبحان اللہ بیل بہی بولتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شبہ مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابو بکر اور عمر بہی سچ جانتے ہین اور وہ دونون اسوقت وہان نہ تہے .... اور جس حالت مین کہ ایک مرد اپنی بکریون مین تہا تو اوس پر ایک بہیڑیا دوڑا تو ایک بکرے کو لے گیا تو اسکی تلاش مین رہا چرانے والا یہانتک کہ اوسکو بہیڑیے سے چہڑا لیا تو بہیڑیے نے اوسکو کہا کہ اس نے مجہسے بکری چہڑا لی سو کون بہیڑ بکری کو قیامت کے دن چہڑا دیگا جسدن اوسکا چرانے والا میرے سوا کوئی نہو گا تو لوگون نے کہا کہ سبحان اللہ بہیڑیا بہی بولتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابو بکر اور عمر بہی سچ جانتے ہین **ف** استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ چوپائے نہ استعمال کیے جاوین مگر اوس چیز مین کہ جاری ہوی عادت ساتھ استعمال کرنے اونکے کے بیچ اوسکے اور احتمال ہے کہ ہو یہ قول بیل کا کہ ہم تو کہیتی کے واسطے پیدا ہوئے ہیں اشارہ طرف معظم اوس چیز کے کہ پیدا ہوے ہین واسطے اوسکے اور نہین مراد ہے اوسکی حصر کرنا بیچ اوسکے اس واسطے کہ حصر قطعی

مراد نہین اسواسطے کہ اجل وہ چیز ہے کہ جو پایے اوسکے واسطے پیدا ہوئے ہین یہ ہرگز ذبح کیے جاوین اور کھائے جاوین بالاتفاق (فتح) **حدثنا** علی حدثنا سفین بن عیینۃ عن مسعر عن سعد بن ابرٰھیم عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اوسنے روایت کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اوسکی **ف** اور حاصل یہ کہ سفیان نے اسحدیث کو دو سندون سے روایت کیا ہے ایک ابو زناد سے اوسنے اعرج سے دوسری مسعر سے اوسنے سعد سے روایت کی ان دونون نے ابوسلمہ سے (فتح)

حدثنا اسحاق بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ھمام بن منبہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشتری رجل من رجل عقارا لہ فوجد الرجل الذی اشتری العقار فی عقارہ جرۃ فیھا ذھب فقال لہ الذی اشتری العقار خذ ذھبک منی انما اشتریت منک الارض ولم ابتع الذھب وقال الذی لہ الارض انما بعتک الارض وما فیھا فتحاکما الی رجل فقال الذی تحاکما الیہ الکما ولد قال احدھما لی غلام وقال الاخر لی جاریۃ قال انکحوا الغلام الجاریۃ وانفقوا علے انفسھما منہ وتصدقا **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد سے زمین سو زمین کے مول لینے والے نے اوسکی زمین میں ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو زمین کے مول لینے والے نے بیچنے والے سے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لے مین تو تجھسے صرف زمین مول لی تھی اور تجھسے سونا نہین مول لیا تھا اور زمین والے نے کہا کہ مین تو تجھسے زمین اور جو اسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا تھا یعنی وہ تیرا حق ہے میرا حق نہین سو دے دونون اپنا جھگڑا فیصل کرنے کو گئے ایک اور مرد کے پاس یعنی حضرت داود علیہ السلام کے تو جسکے پاس فیصلہ کروانے کو گئے تھے اوسنے کہا کہ تم دونون کی اولاد بھی ہے تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہے تو اوس پنچ نے کہا کہ تم دونون اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کر دو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو **ف** اور یہ صریح ہے اسمین کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ عقد تو خاص زمین پر واقع ہوا تھا تو بائع نے اعتقاد کیا کہ جو اسکے اندر ہے وہ بھی ضمنًا اسمین داخل ہے اور خریدار نے اعتقاد کیا کہ وہ اوسمین داخل نہین ہوتا اور اسپر صورت دعوے کے درمیان اونکے بسر واقع ہوئی ہے اس صورت پر اور برقرار رہے دونون نہین مختلف ہوئی صورت عقد یعنی کہ واقع ہوئی اور حکم ہماری شرع

مین ایسی صورت مین یہ ہی کہ معتبر قول مشتری کا ہی اور سونا باقی ہے بائع کے ملک پر اور احتمال ہی کہ دو
صورت عقد مین مختلف ہوئی ہون بایں طور کہ کہے مشتری کہ نہین واقع ہوئی تصریح ساتھ نیچے
زمین کے اور جو اوسکے اندر ہی بلکہ ساتھ بیع زمین کے خاصۃ ....

.... اور بائع کہے کہ واقع ہوئی ہے
تصریح ساتھ اسکے اور حکم اس صورت مین یہ ہے کہ دونون قسم کھاوین اور پھیری جاوے بیع اور یہ
حکم بنا بر ظاہر لفظ حدیث کے ہی کہ اوسنے اسمین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا لیکن ایک روایت مین ہے
کہ اوسنے گھر خریدا اور اسکو آباد کیا سو اسمین گڑا مال پایا اور جب اوسنے بائع سے کہا کہ یہ مال تیرا ہے
تو اوسنے کہا کہ نہ مینے یہ مال گاڑا ہے اور نہ مجکو معلوم ہے اور یہ کہ دونون نے قاضی سے کہا کہ کسی کو
بھیج جو اوسکو قبض کرے اور خرچ کرے اوسکو جسجگہ چاہی تو قاضی باز رہا اور بنا بر اوسکے پس حکم اس
مال کا حکم گڑے مال پائی کا ہے اس شریعت مین اگر معلوم ہو کہ یہ کفر کی حالت کا گڑا مال ہے یعنے
اسمین سے پانچوان حصہ خدا کے راہ مین دے اور باقی کو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو اگر معلوم
ہو کہ یہ مسلمانون کا گڑا مال ہی تو اوسکا حکم گری پڑی چیز کے اوٹھانے کا ہی یعنے وہ مال مالک کا ہے
جب ملے اور اگر یہ معلوم نہ ہو تو حکم اسکا حکم ضائع مال ہے کہ بیت المال مین رکھا جاوی اور شاید
اونکی شرع مین یہ تفصیل نہ تھی پس اسیواسطے حکم کیا قاضی نے جو کہ حکم کیا اور ایک روایت مین صریح
آچکا ہی کہ وہ لوگون کے واسطے حاکم مقرر تھا پس اگر ثابت ہو تو نہین ہے اسحدیث مین حجت واسطے
اوسکے جو جائز رکھتا ہے واسطے دو جھگڑنے والون کے یہ کہ اپنے بیچ مین کسی کو پنچ مقرر کرین اور
اوسکا حکم جاری ہوتا ہو اور اس مسئلے مین اختلاف ہی امام مالک اور شافعی کہتے ہین کہ جائز ہے پنچ مقرر
کرنا درمیان اپنی بشرطیکہ اوسمین حکم کرنیکی لیاقت ہو اور یہ کہ حکم کرے درمیان دونون کے ساتھ
حق کے برابر ہی کہ یہ حکم شہر کے قاضی کی راے کے موافق ہی یا نہین اور امام شافعی نے حدود کو
اس سے مستثنیٰ کیا ہے اور ابو حنیفہ نے شرط کی ہے کہ اوسکا حکم شہر کے قاضی کی راے کے موافق ہو
اور غزالی نے نصیحۃ الملوک مین کہا ہے کہ وے دونون کسی کے پاس اپنا جھگڑا فیصل کروانے
گئے تھی پس اگر ثابت ہو یہ تو موقوف ہونگے پہلے کل مباحث جو متعلق ہی ساتھ تحکیم کے یعنی پنچ کرنے
کے اسواسطے کہ کافر نہین حجت ہی اوس چیز مین کہ حکم کرتا ہے ساتھ اوسکے جز پنچ کرنا بالکل جائز
نہ ہوگا (فتح)۔ **حدثنا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي

وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَسْأَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْسٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجْكُمْ اِلَّا فِرَارًا مِنْهُ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا اور جب تم کسی زمین میں وبا سنو تو اسمین نہ جاؤ اور جب اوسی زمین وبا پڑے جسمین تم ہو تو اوس سے نہ نکلو واسطے بھاگنے کے اوس سے اور ابو النضر نے کہا کہ نہ نکالے تمکو مگر بھاگنا اوس سے **ف** پہلے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وبا سے بھاگنا درست نہیں اور ابو النضر کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وبا سے بھاگنا جایز ہے اور یہ تعارض ہے اور جواب یہ ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ الا اسمین زائد ہے اور بعضے کہتے ہین کہ الا حال ہے استثنا سے یعنی نہ نکلو جبکہ نہ ہو نکلنا تمہارا مگر واسطے بھاگنے کے اور بعضے کہتے ہین کہ ہمزہ اسمین تعدیہ کے واسطے ہے اور روایت نصب فرارا کے ساتھ مشکل ہے اور رفع کے ساتھ مشکل نہیں یعنی سبب تجکو نکالتا ہے نہ فرار ہے اور مجرد قصد اوسکا نہ غیر اوسکا اسواسطے کہ نکلنا طرف سفر کی اور حاجتون کی جایز ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاؤُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَاَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے وبا کا حال پوچھا کہ کیا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو خبر دی کہ وبا عذاب ہے خدا اوسکو بھیجتا ہے جس پر کہ چاہتا ہے اپنے بندون سے اور مقرر خدا نے پاک کیا اوس وبا کو ایماندارون کے واسطے رحمت کر کے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وبا پڑے اور وہ اپنے شہر مین ٹھہرا رہے مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ نہین پہونچیگا اوسکو مگر جو خدا نے اوسکی تقدیر مین لکھا مگر کہ اسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا۔ **ف** اسکی شرح طب مین آویگی **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ قُرَیْشًا اَھَمَّہُمْ شَاْنُ الْمَرْاَۃِ الْمَخْزُوْمِیَّۃِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ یُّکَلِّمُ فِیْہَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ یَّجْتَرِئُ عَلَیْہِ اِلَّا اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَہٗ اُسَامَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَھْلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ اَنَّہُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْہِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْہِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْہِ الْحَدَّ وَایْمُ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَھَا **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ مقرر قریش کو فکر میں ڈالا مخزومیہ عورت کے حال نے جسنے چوری کی تھی سو اونہوں نے کہا کہ کون ایسا ہے جو اوسکے مقدمے مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سفارش کرے پھر اونہوں نے کہا کہ نہیں جرءت کرتا اسکی کوئی مگر اسامہ بن زید جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب و پیارے ہین تو اسامہ نے ایسی کلام کیا یعنے اوس کی سفارش کی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو سفارش کرتا ہے حدمین خدا کی حدون سے یعنے تو خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین سفارش کرتا ہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پس خطبہ پڑھا پھر فرمایا کہ اسیسے تو ہلاک کر ڈالا انکو جو تمسے پہلے تھے کہ جب اونمین کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے تھے اور سزا دیتے اور جب اونمین کوئی بیچارہ غریب چوری کرتا تو اوس پر چوری کی سزا قائم کرتے تھے اور قسم ہے خدا کی کہ اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے تو مقرر اوسکا بھی کاٹ ڈالون **ف** اسکی شرح کتاب الحدود مین آویگی اور مقرر بنی اسرائیل کا یہ دستور تھا اور یہی مطابق ہے واسطے ترجمے کے (رقم ...)

حدثنا آدم ثنا شعبۃ ثنا عبد الملک بن میسرۃ قال سمعت النزال بن سبرۃ الھلالی عن ابن مسعود قال سمعت رجلا قرا آیۃ وسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرا خلافہا فجئت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فعرفت فی وجہہ الکراھیۃ وقال کلا کما محسن ولا تختلفوا فان من کان قبلکم اختلفوا فہلکوا **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ مین نے ایک مرد کو سنا اوسنے ایک آیت پڑھی اور مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اوسکے مخالف پڑھتے تھے تو مین اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور مینے آپکو خبر دی سو مین نے آپکے چہرے مین کراہت پہچانی اور فرمایا کہ تم دونون خوب پڑھتے ہو اور اختلاف نکیا کرو اسواسطے

کہ جو لوگ تھے آگے تمہارے اونہوں نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے **ف** اس کی شرح فضائل قرآن مین آویگی **حدثنا** عمر بن حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنی شقیق قال عبد اللہ کانی انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم عن وجھہ ویقول اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جیسے مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہون کہ ایک پیغمبر کی حکایت کرتے ہین کہ اسکی قوم نے اسکو مارا سو اسکو خون آلودہ کیا اور وہ لہو کو اپنے منھ سے پونچھتا تھا اور کہتا تھا کہ الٰہی میری قوم کو بخشدے کہ وے نہین جانتے **ف** بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے نوح علیہ السلام ہین اور اگر یہ بات صحیح ہو تو شاید یہ ابتدا امر مین ہوگا پھر جب اونکے ایمان سے ناامید ہوئے تو کہا کہ الٰہی نہ چھوڑ زمین پر ایک گھر کافر کا اور احتمال ہے کہ جب احد کے دن کافرون نے آپکو زخمی کیا اور آپ سے خون جاری ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب واسطے ذکر کیا کہ آپ سے پہلے ہی ایک پیغمبر کیواسطے یہ واقع ہوا ہے اور قرطبی نے کہا کہ حاکی اور محکی خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہین اور مین کہتا ہون کہ اس پر یہ اعتراض آتا ہے کہ ترجمہ بنی اسرائیل کے حال مین ہے پس متعین ہوگا حمل کرنا اوپر بعضے پیغمبرون بنی اسرائیل کے دفتر **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن عقبۃ بن عبد الغافر عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا کان قبلکم رغسہ اللہ مالا فقال لبنیہ لما حضر ای اب کنت لکم قالوا خیر اب قال انی لم اعمل خیرا قط فاذا مت فاحرقونی ثم اسحقونی ثم ذرونی فی یوم عاصف ففعلوا فجمعہ اللہ عز وجل فقال ما حملک قال مخافتک فتلقاہ برحمتہ وقال معاذ حدثنا شعبۃ عن قتادۃ سمع عقبۃ بن عبد الغافر قال سمعت ابا سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے ایک مرد تھا کہ خدا نے اوسکو بہت مال دیا تھا سو جب وہ قریب المرگ ہوا تو اوسنے اپنے بیٹون سے کہا کہ مین تمہارے واسطے کیسا باپ تھا اونہون نے کہا نہایت بہتر باپ کہا کہ مین نے کبھی کوئی نیک کام نہین کیا سو جب مین مرجاؤن تو مجھکو جلا ڈالنا پھر مجھکو پیس کر سخت آندھی کے دن اُڑا دینا سو اونہون نے کیا جو اوسنے کہا تھا سو خدا نے اوسکو

ف یعنی کسی عوض کو بدلا ہوا تو جنت منا سب ہی

جمع کیا اور فرمایا کہ کیا چیز تجکو باعث ہوئی اوسنے کہا کہ تیرا خوف سو آگے آئی اوسکو رحمت
خدا کی یعنے خدا نے اوسکو بخشدیا **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ
اَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ
رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا اَيِسَ مِنَ الْحَيٰوةِ اَوْصٰى اَهْلَهُ اِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوْا لِيْ
حَطَبًا كَثِيْرًا ثُمَّ اَوْرُوْا نَارًا حَتّٰى اِذَا اَكَلَتْ لَحْمِيْ وَخَلَصَتْ اِلٰى عَظْمِيْ فَخُذُوْهَا
فَاطْحَنُوْهَا فَذَرُّوْنِيْ فِي الْيَمِّ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ اَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ
خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ مین نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مقرر ایک مرد کو موت حاضر ہوئی جب وہ زندگی
سے ناامید ہوا تو اوسنے اپنے گھر والون کو وصیّت کی کہ جب مین مرجاؤن تو میرے واسطے بہت سی
لکڑیان جمع کریو پھر اونمین آگ جلائیو یہانتک کہ جب آگ میرا گوشت کھالیوے اور میری ہڈیون
تک پونچ جاوے تو اونکو لیکر پیس ڈالیو پھر مجکو سخت اندھی کے دن دریا مین اڑا دیجیو سو خدا نے
اوسکو جمع کیا پھر خدا نے اُس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا اوس نے کہا کہ تیرے
خوف سے سو خدا نے اوسکو بخشدیا **حَدَّثَنَا** مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ يَوْمٍ رَاحٍ **ترجمہ** یعنے موسے نے مخالفت کی ہے مسدد کی
ایک لفظ مین یعنے اوسنے یوم حار کے بدلے یوم راح کہا ہے اور باقی حدیث مین اوسکی
موافق ہے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ
بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ
اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ
ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگونکو قرض
دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جانا تو اوسسے درگذر کرنا یعنی سختی
سے تقاضا نکرنا شاید کہ خدا ہمسے درگذر کرے پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے
درگذر کی **ف** اسی حدیث کے فوائد آئندہ آوینگے۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ یُسْرِفُ عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِیْهِ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَیَّ لَیُعَذِّبَنِّیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهٗ اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ فَاَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْاَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِیْ مَا فِیْكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ یَا رَبِّ فَغَفَرَ لَهٗ وَقَالَ غَیْرُهٗ خَشْیَتُكَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد بہت گنہگار تھا سو جب وہ مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب مین مرجاؤن تو مجکو جلا ڈالیو پھر مجکو پیس کر ہوا مین اڑا دیجیو سو قسم ہے خدا کی کہ اگر خدا نے مجکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ مجکو ایسا عذاب کریگا کہ کسی پر ویسا عذاب نکریگا سو جب وہ مرگیا تو کیا گیا ساتھ اوسکے جو اوسنے کہا تھا تو خدا نے زمین کو حکم کیا سو فرمایا کہ جمع کردے جو کچھہ کہ تجھہ مین ہے اوسکی خاک سے تو زمین نے اوسکی تمام خاک جمع کردی تو ناگہان دیکھا کہ وہ کھڑا ہے خدا نے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا اوسنے کہا کہ تیرے خوف سے تو خدا نے اوسکو بخشدیا **ف** یہ جو اوسنے کہا کہ اگر خدا مجھہ پر قادر ہوا الخ) تو خطابی نے کہا کہ اسمین اشکال کیا جاتا ہے پس کہا جاتا ہے کس طرح بخشا جاتا ہے واسطے اوسکے اور حالانکہ وہ منکر قیامت مین حی اوٹھنے کا اور قدرت کا اوپر زندہ کرنے مردون کے اور جواب یہ ہے کہ اوسنے قیامت کا انکار نہین کیا تھا اور سوائے اسکے کچھہ نہین کہ اسنے جہالت سے گمان کیا کہ اگر اوسکے ساتھ ایسا کیا گیا تو پھر نہ پیدا ہو گا سو نہ عذاب کیا جاویگا اور تحقیق ظاہر ہوا ایمان اوسکا ساتھ اقرار اوسکے کے باین طور کہ یہ کام اوسنے خدا کے خوف سے کیا ہے ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ کبھی غلطی کرتے ہین بعضی صفتو نمین بعضے مسلمان سو نہین تکفیر کی جاتی ساتھ اوسکے اور رد کیا ہے اوسکو ابن جوزی نے اور کہا کہ قدرت کی صفت کا انکار کرنا بالاتفاق کفر ہے اور سوائے اسکے کچھہ نہین کہ معنے اوسکے یہ ہین کہ اگر خدا نے مجکو تنگ کیا اور یا قدر ساتھ تشدید دال کے ہے یعنی اگر خدا نے میری تقدیر مین عذاب لکھا ہے تو مجکو عذاب کریگا اور یا محمول ہے اس پر کہ وہ خدا کا اقرار کرتا تھا اور فترت کے زمانہ مین تھا سو نہ پہنچین اوسکو شرطین ایمان کی اور سب تو لون سے ظاہر تر یہ قول ہے کہ یہ قول اوسنے دہشت اور خوف کی حالتمین کہا تھا یہانتک کہ اوسکی عقل جاتی رہی اور اوسکی مراد اوسکے حقیقی معنے نہ تھے بلکہ ایسی حالت مین کہ تھا وہ اوسمین مانند غافل کی اور ذاہل کی اور ناسی کی کہ نہین مواخذہ کیا جاتا ساتھ اوس چیز کے کہ

صادر ہوتی ہے اس سے اور بعضے کہتے ہیں کہ اونکی شرعین کافر کی مغفرت جائز تھی اور یہ نہایت بعید قول ہے (فتح) حدثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال حدثنا جویریۃ بن اسماء عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عذبت امرأۃ فی ہرۃ ربطتہا حتی ماتت فدخلت فیہا النار لا ہی اطعمتہا ولا سقتہا اذ حبستہا ولا ہی ترکتہا تاکل من خشاش الارض ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر ایک بلی کے مقدمہ میں اس نے بلی کو باندہ رکھا تھا یہانتک کہ مرگئی سو اسکے سبب سے آگمین داخل ہوئی نہ اوسکو کھلایا اور نہ پلایا جبکہ اوسکو باندہ رکھا اور نہ اوسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کہاتی ف اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے حدثنا احمد ابن یونس عن زہیر حدثنا منصور عن ربعی بن حراش حدثنا ابو مسعود عقبۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلے پیغمبرون کی کلام سے جو لوگون نے باتین پائی ہین انمین سے ایک بات یہ ہے کہ جب تجکو شرم نہ ہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے دلمین آوے سو کر حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ عن منصور قال سمعت ربعی بن حراش یحدث عن ابی مسعود قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا حدثنا بشر بن محمد قال اخبرنا یونس عن الزہری قال اخبرنی سالم ان ابن عمر حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یجر ازارہ من الخیلاء خسف بہ وہو یتجلجل فی الارض الی یوم القیامۃ تابعہ عبد الرحمن بن خالد عن الزہری ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنا تہ بند گھسیٹتا جاتا تھا تکبر سے کہ زمین مین دھنسایا گیا اور وہ قیامت تک زمین کے اندر ملکر بن کہاتا دھنستا چلا جاتا ہے ف اسکی شرح کتاب اللباس مین آویگی حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا وہیب قال حدثنا ابن طاؤس عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن الآخرون السابقون یوم القیٰمۃ بید کل امۃ اوتوا الکتاب من قبلنا واوتیناہ من بعدھم فھذا الیوم الذی اختلفوا فیہ فغد للیھود وبعد غد للنصاریٰ علی کل مسلم فی کل سبعۃ ایام یوم یغسل راسہ وجسدہ ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم دنیا مین پیچھے ہین اور قیامت کے دن آگے ہین یعنی بہشت مین ہم پہلے داخل ہونگے لیکن ہر امت کو کتاب ہم سے پہلے اور ملی ہمکو کتاب اونکے پیچھے سو یہی ہر دن جسمین اونہون نے خلاف کیا سو جمعہ سے پچھلا دن یعنی ہفتہ یہود کے واسطے ہے اور ہفتہ سے پچھلا دن یعنی اتوار نصاریٰ کے واسطے ہے ہر مسلمان پر ہر ہفتہ مین ایک دن ہے کہ اوسمین اپنا سر اور بدن دہووے

حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا عمرو بن مرۃ قال سمعت سعید بن المسیب قال قدم معاویۃ بن ابی سفیان المدینۃ آخر قدمۃ قدمھا فخطبنا فاخرج کبۃ من شعر فقال ماکنت اری ان احدا یفعل ھذا غیر الیھود وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سماہ الزور یعنی الوصال فی الشعر تابعہ غندر عن شعبۃ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان مدینہ مین آیا پچھلی بار مین کہ اوسمین آیا سو اوسنے ہمپر خطبہ پڑہا سو اوس نے بالو نکا ایک جوڑا نکالا اور کہا کہ مجھکو گمان تھا کہ یہود کے سوائے یہ کام کوئی نہین کرتا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکا نام زور رکہا ہے یعنے غیر کے بالون کو اپنے بالون مین ملانا ف پہلی حدیث کی شرح جمعہ مین گذر چکی ہے اور اسحدیث کی شرح آئندہ آویگی

باب المناقب

باب ہے مناقب کے بیانمین ف یہ باب بھی من جملہ کتاب احادیث انبیاء کے ہے پس تحقیق بخاری کے تصرف سے ظاہر ہوتا ہے کہ قصد کیا ہے اوس نے ساتھ اوسکے سیاق ترجمہ نبویہ کا باین طور کہ جمع کرے اسمین تمام حالات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اول سے آخر تک (فتح) وقول اللہ تعالےٰ یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثیٰ وجعلناکم شعوبا الآیۃ یعنے اور خدا نے فرمایا کہ ہمنے تمکو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے اور ٹہیرائین تمہاری ذاتین اور گوتین تا آپس کی پہچان ہو مقرر عزت اللہ کے یہان اوسکو ہے جو تم مین بڑا پرہیزگار ہے ف اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف اوس چیز کی کہ تعلق رکہتا ہے اوسکو یہ آیت کہ مناقب

نزدیک اللہ سوائے اوسکے کچھ نہین کہ وہ پرہیزگاری کے ساتھ ہین باین طور کہ اوسکی حکم پر
عمل کرے اور اوسکے نافرمانی سے باز رہے اور یہ جو کہا کہ تا آپسکی پہچان ہو یعنی ایک دوسرے کو نسب
سے پہچانے کہ فلانا فلانے کا بیٹا اور فلانا فلانے کا بیٹا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو مقرر رب تمہارا ایک ہے اور باپ تمہارا ایک ہے
خبردار کہ نہین بڑائی واسطے عربی کے عجمی پر اور نہ واسطے کالے کے سرخ پر مگر ساتھ پرہیزگاری کے
بہتر تم مین وہ ہے جو بڑا پرہیزگار ہو منحہ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلَيْكُمْ رَقِيبًا اور خدا نے فرمایا کہ ڈرتے رہو اللہ سے جسکا تم واسطہ دیتے ہو آپسمین اور ڈرتے
رہو ناتا توڑنے سے اللہ ہے تم پر مطلع **ف** ابن عباس نے کہا ہے کہ ناتیدارون سے
سلوک کرتے رہو اور مراد ساتھ ذکر کرنے اس آیت کے اشارت ہے طرف حاجت ہونے کی
طرف معرفت نسب کے بھی یعنے نسب کے پہچاننے کی حاجت ہے اسواسطے کہ پہچانے جاتے
ہین ساتھ اوسکے وہ ناتیدار جنکے ساتھ سلوک کرنیکا حکم ہے اور ذکر کیا ہے ابن حزم نے
اپنی کتاب النسب کے مقدمہ مین ایک فصل بیچ اوس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ نسب
کا علم بے فائدہ ہے اور جہل مضر نہین باین طور کہ نسب کے علم مین وہ چیز ہے کہ فرض ہے
جاننا اوسکا ہر ایک پر اور وہ چیز ہے کہ فرض کفایہ ہے اور وہ چیز ہے کہ مستحب ہے کہا اوس نے
پس بعضی چیز اسمین سے یہ ہے کہ جانے کہ محمد اللہ کے رسول عبداللہ کے بیٹے ہین ہاشمی ہین اور جو گمان کرے
کہ وہ ہاشمی نہین وہ کافر ہے اور یہ کہ جانے کہ خلیفہ قریش سے ہے اور یہ کہ پہچانے اوسکو جو برادری
مین اوس پر حرام ہے تاکہ بچے نکاح کرنے اوس عورت کے سے کہ اوس سے نکاح کرنا اوسکو
حرام ہے اور یہ کہ پہچانے اوسکو جسکے ساتھ ملتا ہے اون لوگون سے جنکا وارث ہوتا ہے
یا واجب ہے اوس پر سلوک کرنا ساتھ اوسکے صلہ رحمی سے یا خرچ سے یا مدد کرنے سے اور یہ کہ پہچانے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کو جو تمام مسلمانون کی مائین ہین اور یہ کہ حرام ہے نکاح
اونکا ایمان دارون پر اور یہ کہ پہچانے اصحاب کو اور یہ کہ محبت اونکی مطلوب ہے اور یہ کہ پہچانے
انصار کو تاکہ احسان کرے ساتھ اونکے واسطے ثابت ہونے وصیت کے ساتھ اوسکے اور اسواسطے
کہ اونکی محبت ایمان ہے اور اونسے دشمنی رکھنا نفاق ہے ابن حزم نے کہا اور بعضے فقہا ہے وہ ہین
جو فرق کرتے ہین جزیہ مین اور لونڈے غلام بنانے مین درمیان عرب اور عجم کے پس حاجت
اوسکی طرف علم نسب کے زیادہ موکد ہے اور اسی طرح جو فرق کرتا ہے درمیان نصاری

بنی تغلب کے اور غیر اونکے کے جزیہ مین اور دوگنا کرنے صدقے مین کہا اوس نے اور نہین
مقرر کیا عمرؓ نے دیوان کو بعض قبیلون پر اور اگر نسب کا علم نہوتا تو اسکی طرف نہ پہونچتے اور تابع
ہوئے اونکو اس پر عثمانؓ اور علیؓ اور ایک روایت مین کہ جانو اپنی نسبون سے وہ چیز کہ
اوسکے ساتھ نابیدار دن سے سلوک کرو اور ظاہر تر یہ بات ہے جو چیز اوسکے مذمت مین وارد ہوئی
ہے وہ محمول ہے بہت غور کرنے پر بیچ اوسکے اور جو اسکی تعریف مین وارد ہوا ہے وہ استحسان
پر محمول ہے دکما ینھی من دعوی الجاھلیۃ یعنے اور بیان ہے اوس کا کہ منع ہے
کفر کے بول سے **ف** اسکی شرح آئیگا آویگی الشعوب النسب البعید والقبائل دون
ذلک یعنے شعوب نسب دور کو کہتے ہین اور قبائل نسب قریب کو کہتے ہین **ف**
اور مثال شعب کی مضر اور ربیعہ ہے اور مثال قبیلے کی جو اسکے قریب تر ہے **حدثنا**
خالد بن یزید الکاھلی قال حدثنا ابو بکر عن ابی حصین عن سعید بن جبیر
عن ابن عباس وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا قال الشعوب القبائل العظام
والقبائل البطون **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ ٹھرائین
ہمنے تمہاری ذاتین اور گوتین تاکہ تم آپسمین پہچانو ابن عباسؓ نے کہا کہ شعوب بڑے قبیلونکو کہتے
ہین اور قبائل کے معنی بطون ہین **ف** تحقیق تقسیم کیا ہے بطنون کو زبیر بن بکار نے کتاب
النسب مین طرف شعب کی یعنی پہلے شعب ہے پھر قبیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ پھر فصیلہ اور زیادہ
کیا ہے بعضون نے پہلے شعب کے جذم اور بعد فصیلہ کے عشیرہ پس مثال جذم کی عدنان ہے
اور مثال شعب کی مضر اور مثال قبیلے کی کنانہ اور مثال عمارہ کی قریش اور اس سے کم کی مثالین
پوشیدہ نہین اور اسحاق نے کہا کہ قبائل واسطے عرب کے مانند اسباط کی ہین واسطے بنی اسرائیل
کے اور معنے قبیلے کے جماعت ہین اور کہا جاتا ہے قبیلہ واسطے ہر اوس چیز کے کہ جمع ہوا ایک چیز پر
قبیلہ یہ ماخوذ ہے قبائل شجرہ سے اور وہ اوسکی ٹہنیان ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد شعوب سے
ایت مین بطون عجم کے ہین اور ساتھ قبائل کے بطون عرب کے ہین (فتح) **حدثنا** محمد
بن بشار قال حدثنا یحیی بن سعید عن عبید اللہ قال حدثنی سعید بن
ابی سعید عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ من اکرم الناس قال
اتقاھم قالوا لیس عن ھذا نسئلک قال فیوسف نبی اللہ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ لوگون نے کہا یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین بزرگ تر کون ہے فرمایا جو زیادہ

زیادہ ترپرہیزگار ہو لوگوں نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پس یوسفؑ ہیں پیغمبر اللہ کے یعنی شرافت خاندانی اونکے سوائے کسی کو حاصل نہیں **ف**
اور غرض اوس سے واضح ہے اور سوائے اسکو کچھ نہیں کہ یوسفؑ کو اکرم الناس کہا گیا
اسواسطے کہ اونکی نسب میں چار پشت سے برابر پیغمبر ہوتی چلے آئے ہیں اور انکے سوائے
اور کسی کے واسطے ایسا اتفاق نہیں پڑا کہ معزز اونکی نسب میں دو وجہ سے شرافت واقع ہوئی ہے
(فتح) **حَدَّثَنَا** قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا
كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي
سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ
إِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ **ترجمہ** کلیب بن وائل سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے زینب بنت
ابی سلمہ نے جو ربیبہ ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے میں نے اوس سے کہا کہ بھلا بتلا تو کیا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم مضر کی قوم سے تھے اوس نے کہا کہ نہ تھے مگر مضر کی قوم سے نضر بن کنانہ کی اولاد
سے **ف** یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں اور مضر وہ ابن
نزار بن معد بن عدنان ہیں اور عدنان سے اسماعیلؑ تک اختلاف ہے کما سیاتی اور
اوپر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عدنان تک اسمیں سب کا اتفاق ہے اور ابن سعد نے طبقات
میں حضرتؐ کی نسب اسطور سے بیان کی ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
بن قصے بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر اور اسیکی طرف جمع ہوتی
ہے نسب قریش کی اور جو فہر سے اوپر ہے وہ قرشی نہیں بلکہ وہ کنانی بن مالک بن نضر
بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہے اور عدنان اور اوسکا باپ ودد اوسکا بیٹا
معد اور ربیعہ اور مضر اور قیس اور تیم اور اسد سلمان تھے ابراہیم کے دین پر اور نضر تک
ختم ہوتی ہے نسب قریش کی اور کنانہ تک ختم ہوتی ہے نسب اہل حجاز کی اور مسلم میں واثلہ سے
روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا نے چن لیا کنانہ کو حضرت اسمٰعیل
کی اولاد سے شرافت میں اور چن لیا قریش کو کنانہ کی اولاد سے اور چن لیا ہاشم کی اولا کو قریش
سے اور چن لیا مجکو ہاشم کی اولاد سے (فتح) **حَدَّثَنَا** مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ

وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَهَا اَخْبِرِيْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وُلْدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ **ترجمہ** زینب سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی سے اور سبز گھڑے سے یعنی مرتبان وغیرہ سے اور کھجور کی لکڑی کے کریدے برتن سے اور روغنی برتن سے جسمین روغن قیر ملا ہو کلیب راوی کہتا ہے کہ مین نے زینب سے کہا کہ مجکو خبر دے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کس قبیلے سے تھے اوسنے کہا کہ نہ تھی مگر مضر کی قوم سے نضر بن کنانہ کی اولاد سے **ف** اسکی شرح کتاب الاشربہ مین آویگی **حدثنا** اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاؤ گے تم آدمیونکا حال کہانون کا سا حال جو ادن لوگو نمین کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جسوقت کہ دین مین ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرع کو خوب سمجھین اور آدمیو نمین بہتر اوسکو پاؤ گے جو اس خلافت سے بہت نفرت رکھتا ہو اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ یہانتک کہ اسمین واقع ہو اور پاؤ گے تم لوگو نمین بدتر دو روئے آدمی کو جو آوے اون لوگون کے پاس ایک منہہ سے اور جاوے دوسرون پاس دوسرے منہہ سے یعنی جو دشمنون سے ملا اسکے آگے اسکی سی کہے اور اوسکے آگے اوسکی سی **ف** یعنی جیسی کہانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کہان سونیکی اور بعضی لوہے کی ویسی ہی آدمی بھی مختلف ہوتے ہین کہ بعضے خاندان عمدہ ہوتے ہین شجاعت سخاوت ہمت اونمین پیدائشی ہوتی ہے اور بعضے خاندان ویسے نہین ہوتے اور یہ جو کہا کہ جو اون لوگو نمین کفر کی حالت مین افضل تھے تو وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ جیسے کہانمین چیز نکالنے سے اوس چیز کی صفت نہین بدلتی تو اسی طرح شرافت کی صفت بھی اپنی ذات مین نہین بدلتی بلکہ جو کفر کی حالت مین شریف ہو وہ بہ نسبت اہل جاہلیت کے سردار ہے پھر اگر مسلمان ہو تو بدستور رہتی ہے شرافت اوسکی اور افضل ہیتا اوس آدمی سے جو مسلمان ہوا اون لوگون سے جو جاہلیت مین شریف نہ تھا اور یہ جو کہا کہ جب احکام شرع کو خوب سمجھین تو اسمین اشارت ہے طرف اسکی کہ شرافت اسلامی نہین

ترجمہ
ف یعنی کعبہ پر پردہ ڈالنا حضرت سے پہلے ہی معمول تھا اسلام میں بھی برقرار رکھا۔

تمام ہوتی مگر ساتھ سمجھ حاصل کرنیکے دین مین بنا براوسکے پس آدمی چار قسم مین ہین اوس چیز کے کہ اونکے مقابل ہے پہلا شریف جاہلیت مین کہ مسلمان ہوا اور دین کو خوب سمجھا اور مقابل اوسکے وہ ہے کہ جاہلیت مین شریف نہوا اور نہ مسلمان ہوا اور نہ دین کو خوب سمجھے دوسرا شریف ہے جاہلیت مین کہ مسلمان ہوا اور دین کے احکام کو خوب نہ سمجھے اور مقابل اسکے وہ ہے کہ کفر کی حالت مین شریف نہوا اور نہ مسلمان لیکن دین کو خوب سمجھے تیسرا شریف جاہلیت مین کہ نہ مسلمان ہو نہ دین کو خوب سمجھے اور مقابل اوسکے وہ ہے جو جاہلیت مین شریف نہوا اور اسلام لاوے اور دین کو خوب سمجھے چوتھا شریف جاہلیت مین کہ مسلمان نہ ہوا اور دین کو خوب سمجھے اور مقابل اوسکے وہ ہے جو کفر کی حالت مین شریف نہ ہوا اسلام لاوے اور دین کو نہ سمجھے پس سب قسمون سے اعلے قسم وہ شخص ہے جو کفر کی حالت مین شریف ہو پھر مسلمان ہو پھر دین کے احکام کو خوب سمجھے اور اوس سے کم وہ شخص ہے کہ کفر کی حالت مین شریف نہ ہو پھر مسلمان ہو پھر دین کو خوب سمجھے اور اوس سے کم وہ ہے جو کفر کی حالت مین شریف ہو پھر مسلمان ہوا اور دین کو خوب نہ سمجھے اور اوس سے کم وہ ہے جو جاہلیت مین یعنی کفر کی حالت مین شریف نہ ہو پھر مسلمان ہوا اور دین کو خوب نہ سمجھے اور اسپر جو مسلمان نہو تو نہین اعتبار ہے ساتھ اوسکے برابر ہے کہ شریف ہو یا نہو اور برابر ہے کہ دین کو خوب سمجھے یا نہ اور مراد ساتھ خیار اور شرافت وغیرہ کے وہ شخص ہے جو موصوف ہو ساتھ محاسن اخلاق کے مانند سخاوت اور عفت اور حلم وغیرہ کے بچنے والا ہو بری اخلاق سے مانند بخل اور گناہ اور ظلم وغیرہ کے اور یہ جو کہا کہ تم آدمیون مین بہتر اوسکو پاؤ گے جو اس خلافت سے بہت نفرت رکھتا ہو تو معنے اسکے یہ ہین کہ خلافت کے عہدہ مین داخل ہونا مکروہ ہے بجہت تحمل مشقت کے سبب اوسکے اور سوائے اوسکے کچھ نہین کہ سخت ہوتی ہے کراہت واسطے اوسکے جو موصوف ہو ساتھ عقل اور دین کے واسطے اوس چیز کے کہ اوسمین ہے صعوبت عمل سے ساتھ عدل کے اور باعث ہونے لوگون کے سے اوپر دور کرنے ظلم کے اور اسواسطے کہ مترتب ہوتا ہے اوس پر مطالبہ اللہ کا واسطے قائم ہونیوالے کے ساتھ اوسکے اللہ کے حقوق سے اور اوسکے بندونکے حقوق سے اور نہین پوشیدہ ہے خیریت اوس شخص کی جو خدا کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرے اور ایک روایت مین حدیث کی آخر مین اتنا زیادہ ہے کہ یہانتک کہ اوسمین واقع ہوا اور اوسکے معنے مین اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ جو خلافت پر حریص نہ ہو اگر حاصل ہو واسطے اوسکے بغیر سوال کے تو دور ہوتی ہے اوس سے کراہت بیچ اسکے واسطے اوس چیز کے کہ دیکھتا ہے کہ خدا کی اوس پر مدد ہوتی ہے سو اوسکو اپنے دین سے امن ہوتا ہے اوس شخص سے کہ تھا خوف کرتا اوس سے پہلے واقع ہونے کے بیچ اوسکے اسی واسطے بعضے سلف صالح نے خلافت پر قائم رہنے کو دوست رکھا ہے یہانتک کہ اوسپر لڑائی کی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ جب اوسمین واقع ہو تو نہین جائز ہے واسطے اوسکے یہ کہ برا جانے اوسکو اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ عادت

جاری ہوتی ہے ساتھ اوسکے اور یہ جو کسی چیز کی حرص کرے اور اسمین رغبت کرے وہ چیز اوسکو کم حاصل ہوتی ہے اور جو اسمین کم رغبت کرے اوسکے واسطے اکثر حاصل ہوتی ہے **حَدَّثَنَا** قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَۃُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ ھٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُھُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِھِمْ وَکَافِرُھُمْ تَبَعٌ لِکَافِرِھِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ کَرَاھِیَۃً لِھٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْہِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان اونکا قریش کے مسلمان کا تابعدار ہے اور کافر اونکا قریش کے کافر کا تابع ہے اور آدمیون کا حال کہان کا سا حال ہے جو ان لوگون مین کفر کی حالت مین فضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ احکام شرعی کو خوب سمجھین بہتر اوسکو پاؤ گے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس حکومت سے یہانتک کہ اوسمین جا پڑے **ف** عیاض نے کہا کہ استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے شافعیہ نے اوپر امامت شافعی کے اور مقدم کرنے اوسکے اوسکے غیر پر اور نہین ہے حجت بیچ اوسکے اسواسطے کہ مراد اسجگہ ساتھ اوسکے خلیفے ہین اور قرطبی نے کہا کہ استدلال کرنا ساتھ اسکے غفلت سے اوسکا باعث تقلید کا تعصب ہے اور تعاقب کیا گیا بایںطور کہ مراد مستدل کی یہ ہے کہ قرشیت اسباب فضیلت اور تقدم سے ہے جیسے کہ مثلاً تقویٰ اسباب تقدم سے ہے پس دو آدمی جو فضیلات کی خصلتون مین برابر ہون جب ہو ایک اونکا مثلاً ساتھ تقویٰ کے تو ہوگا مقدم اپنے یار پر پس اسیطرح ہے قرشیت پس ثابت ہوا استدلال کرنا ساتھ اوسکے اوپر مقدم ہونے شافعی کے اور زیادتی اوسکی اوس شخص پر جو مساوی ہوا اوسکو علم مین اور دین مین واسطے شریک ہونے اوسکے کے اوسکو دونون صفتون مین اور مقدم ہونے اوسکے کے اوپر اوسکے ساتھ صفت قرشیت کے اور یہ بات واضح ہے اور شاید غفلت اور عصبیت صاحب ہوئی ہو قرطبی کو پس واسطے اللہ کے ہے امر اور مین نے اس مسئلے مین ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام لذۃ العیش رکھا ہے اور یہ جو کہا کہ اونکا مسلمان قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور اونکا کافر قریش کے کافر کا تابع ہے تو تحقیق واقع ہو چکا یہ مصداق اوسکا اسواسطے کہ کفر کی حالت مین لوگ قریش کو بڑا بزرگ جانتے تھے اس سبب سے کہ قریش حرم مین رہتے تھے سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور لوگونکو خدا کی طرف بلایا تو اکثر عرب آپکے تابع ہونے مین توقف کیا اور کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ اوسکی قوم کیا کرتی ہے سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکے کو فتح کیا اور قریش مسلمان ہو گئے تو سب عرب کے لوگ اونکے تابع ہوئے اور داخل ہوئے اللہ کے دین مین فوجین فوجین اور ہمیشہ رہی خلافت نبوت کی قریش مین پس ثابت ہوئی یہ بات کہ اونکا کافر قریش کے کافر کا تابع تھا اور اونکا مسلمان اونکے

مسلمانوں کی تابع ہوا (فتح) **باب حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی قال حدثنا
شعبة قال حدثني عبد الملك عن طاوس عن ابن عباس الا المودة في القربى قال
فقال سعيد بن جبير قربى محمد صلى الله عليه وسلم فقال ان النبي صلى الله عليه وسلم
لم يكن بطن من قريش الا وله فيه قرابة فنزلت عليه الا ان تصلوا قرابة بيني و
بينكم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین الا المودۃ فی القربی پس سعید بن جبیر نے کہا کہ مراد
قرابتی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین یعنی امت کو لائق ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قرابتیون سے محبت رکھین سو
ابن عباس نے کہا کہ قریش کا کوئی قبیلہ نہ تہا اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسمین قرابت تھی تو اوس پر یہ آیت قل لا
اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فے القربے یعنے مگر یہ کہ جوڑو تم قرابت کو جو میرے اور تمہارے درمیان ہے
ف یہ جو کہا کہ جوڑو تم قرابت کو الخ تو یہ کلام ابن عباس کا ہے تفسیر واسطے قول اوسکے کے الا المودۃ فی
القربے اور یہ تفسیر دوسری روایت مین صریح آچکی ہے فنزلت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا ان تصلوا قرابتی منکم
پس معلوم ہوا کہ مراد ذکر بعض آیت کا ہے بطور تفسیر کے اور سبب اسکا بولنا سعید کا سننا معنے اسکے کا ہے
سعید بن جبیر پر اور اسکی پوری شرح آیندہ آویگی اور وجہ داخل ہونے اسکی کی ترجمہ مین واضح ہے اس جہت سے کہ جو مودت
آیت مین مطلوب ہے وہ تفسیر کی گئی ہے ساتھ جوڑنے ناتے کے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قریش کے درمیان
تھا اور قریش ہی خطاب کئے گئے ہین ساتھ اسکے اور یہ استدعا کرتا ہے معرفت نسب کو جسکے ساتھ ناتے کا
جوڑنا ثابت ہوا اور عکرمہ سے روایت ہے کہ قریش کفر کی حالت مین ناتیدارون سے سلوک کیا کرتے تھے پھر جب
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو خدا کی طرف بلایا تو اونہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کی اور
آپ سے برادری توڑ ڈالی تو حکم کیا اونکو ساتھ جوڑنے ناتے کے جو آپکے اور اونکے درمیان ہے اور باقی بیان
اسکا آیندہ آویگا (فتح) **حدثنا** علي بن عبد الله قال حدثنا سفين عن اسمعيل
عن قيس عن ابي مسعود يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال من ههنا جاءت الفتن
نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب في الفدادين اهل الوبر عند اصول اذناب
الابل والبقر في ربيعة ومضر ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا فتنہ فساد اودہر سے پیدا ہونگے اور اشارہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف مشرق کی اور کڑاپن اور
دلون کی سختی اونٹ اور اون والون مین ہے جو چلایا کرتے ہین اونٹون اور گاؤن کی پوچھون کی جڑ پاس یعنے
ربیعہ اور مضر کی قوم مین **ف** مراد جفا سے یہ ہے کہ وعظ اور نصیحت سے اونکے دل نرم نہین ہوتے
اور مراد غلظ سے یہ ہے کہ وہ مراد کو نہین بوجھتے اور معنی کو نہین سمجھتے اور مناسبت اس حدیث کی واسطے

اور آیندہ کے ساتھ ترجمہ کے اس جہت سے ہے کہ اسمین ذکر ہے قوم ربیعہ اور مضر کا اسواسطے کہ اکثر عرب انہین دونون اصلون کی طرف رجوع کرتے ہین اور یہی اکثر اہل مشرق تھے اور قریشی جنمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے تھے وہ بہی ایک انہین مین کی شاخ ہے اور اسپر اہل یمن پر تعرض کیا ہے واسطے اونکے پہلے حدیث مین اور آیندہ آویگا ترجمہ اوس شخص کا جو نسب عرب کو اسمعیل کیطرف نسبت کرتا ہے (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سُمِّيَتِ الْيَمَنُ لِاَنَّهَا عَنْ يَمِيْنِ الْكَعْبَةِ وَالشَّامُ لِاَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ وَالْمَشْاَمَةُ الْمَيْسَرَةُ وَالْيَدُ الْيُسْرٰى الشُّؤْمٰى وَالْجَانِبُ الْاَيْسَرُ الْاَشْاَمُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑائی اور گھمنڈ کرنا اونٹ اور اون والون مین ہے جو چلایا کرتے مین اور غریبی اور چین بکری والون مین ہے اور عمدہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے امام بخاری نے کہا کہ یمن کا نام یمن اسواسطے رکہا گیا کہ وہ خانے کعبے کے داہنے طرف ہے اور شام کا نام شام اسواسطے رکہا گیا کہ وہ کعبے کے بائین طرف ہے اور مشامہ کے معنے بائین طرف ہین یعنے جو آیت اصحاب المشامہ مین واقع ہوا ہے اور بائین ہاتھ کو شومی کہتے ہین اور بائین طرف کو اشام کہتے ہین ف ظاہر اوسکا نسبت ایمان کی ہے طرف یمن کی اسواسطے کہ اصل ایمان کی یمنی ہے اور اوسکی مراد مین اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے نسبت کرنا ایمان کا ہے طرف مکے کے اسواسطے کہ جگہ پیدا ہونے ایمان کی مکہ ہے اور مکہ یمانیہ ہے بہ نسبت مدینے کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد نسبت ایمان کی ہے طرف مکے اور مدینے کے اور وہ دونو یمانی ہین بہ نسبت شام کی بنا بر اسکے یہ حدیث اوسوقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تہی جب کہ تبوک مین تھے اور تائید کرتے ہین اسکو حدیث مسلم کی کہ ایمان اہل حجاز مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتھ اسکے انصار ہین اسواسطے کہ اونکی اصل یمن سے ہے اور نسبت کیا گیا ایمان طرف اونکے اسواسطے کہ تھے وہ اصل بیچ مدد کرنے اوس چیز کے کہ لائے اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یعنے دین اسلام حکایت کیا ان تمام قولون کو ابو عبید نے غریب الحدیث مین اور تعاقب کیا ہے اوسکا ابن صلاح نے بائینطور کہ نہین ہے کوئی مانع جاری کرنے کلام کے سے اوپر ظاہر اپنے کے اور یہ کہ مراد تفضیل اہل یمن کی ہے اونکے غیرون پر اہل مشرق سے اور سبب اسکا اعتقاد اونکا ہے طرف ایمان کے بغیر بہت مشقت کے مسلمانون پر بخلاف اہل مشرق وغیرہ کے اور نہین لازم آتی اس سے نفی ایمان کی اونکے غیر سے اور اسکے لفظون سے معلوم

ہوتا ہے کہ مراد ساتھ اوسکے خاص معین قوم ہیں پس اشارہ کیا طرف اوسکی جو آیا اونمیں سے نہ طرف شہر معین کے واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے بعضے طریقو نمیں کہ آئے ہیں تمہارے پاس اہل یمن کہ اونکے دل نرم ہیں اور ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور چوٹی کفر کی پورب کیطرف ہے اور نہیں کوئی مانع جاری کرنے کلام کے سے اپنے ظاہر پر اور حمل کرنا اہل یمن کا اپنی حقیقت پر پھر مراد ساتھ اونکے وہ لوگ ہیں جو اس وقت موجود تھے نہ سب یمن والے ہر زمانہ میں اسواسطے کہ لفظ حدیث سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی اور مراد ساتھ فقہ کے دین میں سمجھ پیدا کرنا ہے اور مراد ساتھ حکمت کے علم نحو شامل ہے اور معرفت اللہ کی اور حکیم ترمذی نے گمان کیا کہ مراد ساتھ اوسکے خاص شخص ہے اور وہ اویس قرنی ہے لیکن یہ قول اوسکا نہایت بعید ہے اور کہا گیا کہ مراد ساتھ اصحاب الشئمہ کے وہ زخی ہیں ہوا سطے کہ اونکو دوزخ کیطرف کھینچا جاویگا اور دوزخ شمال کیطرف ہے (فتح) **باب مناقب قریش** **باب** ہے بیچ بیان میں مناقب قریش کے ف جزم کیا ہے ابو عبیدہ نے کہ قریش نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ قریش وہ فہر بن مالک بن نضر کی اولاد ہیں اور یہ قول اکثر کا ہے اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے مصعب نے اور جو فہر کی اولاد نہیں وہ قریشی نہیں اور ہیں نے اسطرح پہلے کلبی نے نقل کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے قصی بن کلاب کو قریش کہا گیا اوس سے پہلے کسی کو قریشی نہیں کہا گیا کہ جب قصی نے خزاعہ کو حرم سے نکال دیا تو جمع ہوئے طرف اوسکے قریش پس نام رکھا گیا اوس دن سے قریش واسطے حال جمع ہونے اونکے اور تقرش کے معنے جمع ہونیکے ہیں

اور بعضے کہتے ہیں کہ واسطے تلبس اونکے کے ساتھ تجارت کے اور بعضے کہتے ہیں کہ قریش ایک جوپایہ ہے دریا میں جو سردار ہے سب جانوروں دریائی کا اور اسیطرح قریش بھی سردار ہیں سب لوگوں کے اور بعضے کچھ اور وجہ تسمیہ بیان کرتے ہیں (فتح) **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزهری قال کان محمد بن جبیر بن مطعم یحدث انه بلغ معاویة وهو عنده فی وفد من قریش ان عبد الله بن عمرو بن العاص یحدث انه سیکون ملك من قحطان فغضب معاویة فقام فاثنی علی الله بما هو اهله ثم قال اما بعد فانه بلغنی ان رجالا منکم یحدثون احادیث لیست فی کتاب الله ولا تؤثر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فاولئك جهالکم فایاکم والامانی التی تضل اهلها فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان هذا الامر فی قریش لا یعادیهم احد الا کبه الله علی وجهه ما اقاموا الدین ترجمہ محمد بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ معاویہ کے پاس قریش کے ایلچیوں میں سو معاویہ کو خبر پہنچی کہ عبد اللہ بن عمرو حدیث بیان کرتا ہے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ عنقریب ہے کہ قوم قحطان سے ایک بادشاہ ہوگا سو معاویہ غضبناک ہوا سو کھڑا ہوا یعنی خطبے کے واسطے سو خدا کی

تعریف کی جو اسکی لائق ہے پھر کہا حمد اور صلوۃ کے بعد شان تو یہ ہے کہ مجھکو خبر پہونچی کہ مقرر کچھ مرد تم مین سے ایسی حدیثین بیان کرتے ہین جو نہ قرآن مین ہین اور نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے پس یہ لوگ تم مین نادانیت بلی علم ہین سو بچو تم ان آرزوؤن سے جو گمراہ کرتی ہین اپنے اہل کو سو مقرر مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ یہ چیز یعنے خلافت اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک کہ یہ لوگ دین کو قایم رکھینگے نہ دشمنی کریگا اون سے کوئی مگر کہ ڈالا اوسکو منہ کے بل ڈ کھیل دیگا **ف** معاویہ کے اس انکار مین نظر ہے اسواسطے کہ جس حدیث کے ساتھ اوس نے استدلال کیا ہے وہ مقید ہے ساتھ قائم رکھنے دین کے پس احتمال ہے کہ ہو بید ہونا بادشاہ قحطانی کا جبکہ نہ قائم رکھین قریش دین کو اور تحقیق واقع ہوی یہ بات کہ خلافت اور سرداری ہمیشہ قریش مین رہی اور لوگ اونکے فرمان بردار رہے یہانتک کہ اونہون نے دین کو ہلکا جانا تو ضعیف ہوئی سرداری اونکی یہانتک کہ نہ باقی رہا واسطے اونکے خلافت سے سوائے محض نام اوسکے کے زمین کے بعضے کنارون مین سوائے اکثر اونکے اور عنقریب آویگا مصداق قول عبداللہ بن عمرو کا کتاب الفتن مین (فتح) **حدثنا** اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ ح قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین اونکا کوئی مددگار نہین سوائے خدا اور رسول کے **حدثنا** اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ رہیگا اس سرداری کا حق قریش مین جب تک کہ اونکی قوم سے دو آدمی بھی باقی رہینگے **ف** یعنے سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین نووی نے کہا کہ یہ دلیل واضح ہے اس پر کہ خلافت خاص ہے ساتھ قریش کے اخیر زمانے تک نہین جائز ہے بیعت کرنی کسی کو سوا قریش کے اور اس پر منعقد ہوا ہے اجماع کہا کرمانی نے کہ نہین حکومت ہماری زمانے مین واسطے قریش کے پس کسطرح مطابق ہوگی حدیث پھر جواب دیا اوسنے کہ مغرب کے شہرون مین قریش سے خلیفہ ہے اور اسیطرح مصر مین ہے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اوسکے کہ جو خلیفہ مغرب کے ملک مین ہے وہ حفصی ہے صاحب تونس کا اور وہ منسوب ہے طرف ابی حفص رفیق عبدالمومن صاحب بن تومرت کی جو چھٹی صدی کے سر پر تھا اوسنے دعوے کیا تھا کہ وہ مہدی ہے پھر غالب ہوتا بعد اوسکے اوپر اکثر مغرب کے اور نام رکھی گئی

ساتھ خلافت کے اور وہ عبدالمومن اور اوسکی اولاد ہے پہر مستقل ہوی خلافت طرف اولاد ابی حفص کے اور تہا عبدالمومن قریش سے او نام رکہے جاتے ہین وہ اور اوسکی اولاد ساتھ خلافت کے اور ایسہ ابو حفص سو نہ تھا دعوے کرتا کہ وہ قریش سے ہے اپنے زمانہ مین اور سوا اوسکے کچہہ نہین کہ دعوی کیا تہا ساتھ اسکے بعضے اولاد اوسکے نے اور جب حکومت پر غالب ہوئی تو گمان کرنے لگے کہ وہ ابی حفص عمر بن خطاب کی اولاد سے ہین اور نہین اونکے ہاتھ مین اسوقت مگر مغرب ساتھ لگتے اور ایسہ پر لی مغرب پس بیچ ہاتھ بنی احمر کے ہے اور وے منسوب ہین طرف انصار کی اور ایسہ اوسط مغرب پس ساتھ بنی مرین کے ہے اور وے بربر سے ہین اور ایسہ قول اوسکا اور خلیفہ مصر مین پس یہ بات صحیح ہے لیکن نہین اوسکے ہاتھ مین کہولنا اور باندہنا اور سوائے اوسکے نہین کہ اوس کے پاس تو فقط خلافت کا نام ہی باقی ہے اور اسوقت وہ خبر ہے ساتھ معنی امر کے یعنے جو کہ مسلمان ہوس چاہیے کہ انکا اتباع کرے اونکا اور نہ خروج کرے اوپر اونکے نہین تو تحقیق نکل گیا ہے یہ امر قریش سے اکثر شہرونمین اور احتمال ہے کہ وہ اپنے ظاہر پر محمول ہو اور زمین کے اکثر کنارونمین اگرچہ قریش کے سوائے اور قومون کے بادشاہ ہین لیکن وہ معترف ہین کہ خلافت قریش کا حق ہے اور ہوگی مراد ساتھ امر کے محض تسمیہ ساتھ خلافت کے نہ ساتھ استقلال ساتھ حکم کے اور پہلی وجہ ظاہر ہے دفتح **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ مین اور عثمان دونون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو عثمان نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے مطلب کی اولاد کو دیا اور ہمکو نہین دیا اور سوائے اسکے کچہہ نہین کہ ہم اور وے آپکی نسبت مین برابر ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اسکے کچہہ نہین کہ ہاشم کی اولاد اور مطلب کی اولاد ایک ہی چیز ہے اور عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر بنی زہرہ کے چند لوگون کو ساتھ لیکر عائشہ کے پاس گیا اور حضرت عائشہ رض اون پر نہایت مہربان تہین واسطے قرابت اونکی کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ف یہ ایک ٹکڑا ہے ایک حدیث کا جو آیندہ آویگی اور آئندہ بیان ہے سبب کا بیچ اوسکے اور قرابت بنی زہرہ کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو وجہ سے ہے ایک قرابت ماں کی طرف سے ہے اسواسطے کہ

آپکی ماں آمنہ ہے بیٹی وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ کی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وے بہائی ہین قصی بن کلاب بن مرہ کی اور وہ جد ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جد کے والد کی اور مشہور نزدیک تمام اہل نسب کے یہ ہے کہ زہرہ نام مرد کا ہے اور اختلاف کیا ہے ابن قتیبہ نے پس کہا اونے کہ وہ اوسکی عورت کا نام ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَحَبَّ الْبَشَرِ اِلٰى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ اِلَّا تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي اَنْ يُؤْخَذَ عَلٰى يَدَيْهَا فَقَالَتْ اَيُؤْخَذُ عَلٰى يَدَيَّ عَلَيَّ نَذْرٌ اِنْ كَلَّمْتُهُ فَاسْتَشْفَعَ اِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِاَخْوَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ اَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِذَا اسْتَاْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَاَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتّٰى بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ وَقَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّيْ جَعَلْتُ حِيْنَ حَلَفْتُ عَمَلًا اَعْمَلُهُ فَاَفْرُغُ مِنْهُ ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ تہا عبد اللہ بن زبیر محبوب تر سب لوگون مین طرف عائشہ رضہ کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابو بکر رضہ کے اور تہا زیادہ تر نیکی کرنیوالا لوگو نمین ساتھ اونکے اور عائشہ رضہ کا دستور تھا کہ نہ روکتی تہین کچھہ چیز جو کچھہ خدا کے رزق سے اونکے پاس آتا مگر کہ خیرات کر دیا کرتی تہین یعنی جو مال اونکے پاس آتا تہا اوسکو خدا کی راہ مین خیرات کر دیتی تہین جمع نہ رکھتی تہین تو عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ لائق ہے کہ اونکو خیرات سے روکا جاوے تو حضرت عائشہ نے کہا کہ مجکو خیرات سے روکا جاویگا اگر مین اوس سے کلام کرون تو مجہہ پر نذر ہے یعنی مین اوس سے کلام نہ کرونگی تو سفارش چاہی عبد اللہ بن زبیر نے طرف عائشہ کے ساتھ چند مردون کے قریش سے اور ساتھ ماموں حضرت کے خاصکر یعنی چاہا کہ عائشہ سے قصور معاف کروادین لیکن عائشہ نے نہ مانا تو کہا ابن زبیر کو زہریون نے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے اور اونمین سے بعضے عبد الرحمن بن اسود اور مسور بن مخرمہ تھے کہ جب ہم اندر جانیکے واسطے پروانگی چاہین یعنی عائشہ پر تو تو پردہ کے اندر آیو یعنی جو پردہ کہ ہمارے اور عائشہ کے درمیان ہوگا تو اوسنے کیا جو کچھہ اونہون نے کہا یعنی عائشہ کے سامنے آیا پھر عبد اللہ بن زبیر نے عائشہ کے پاس دس بردے بہیجے تو حضرت عائشہ نے اونکو آزاد کر دیا پھر ہمیشہ عائشہ غلام آزاد کرتی رہین یہانتک کہ چالیس کو پہونچین اور عائشہ نے کہا کہ مین نے چاہا کہ مین ٹہراتی جبکہ مین نے قسم کہائی کوئی عمل جسکو مین کرتی اور اوس سے فارغ ہوتی یعنی کسی عمل کی نذر مانتی تاکہ اوسکو بجا لاکے فارغ ہوتی بخلاف علے نذر کی کہ یہ مطلق نذر ہے

ف استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر منعقد ہونے نذر مجہول کے اور یہ قول مالکیہ کا ہے لیکن وے اسمین قسم کا کفارہ ٹھہراتے ہین اور ظاہر قول عائشہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قسم کا کفارہ اسمین کفایت نہین کرتا اور یہ کہ وہ محمول ہے اوپر اکثر اوس چیز کے کہ ممکن ہے کہ نذر مانی جاوے اور احتمال ہے کہ تقوی کیواسطے کیا ہو تاکہ یقیناً برائت ذمہ کے حاصل ہو اور بعید تر ہے قول اوس شخص کا جو کہتا ہے کہ عائشہ کی تمنا کی تھی کہ ہمیشہ رہے واسطے اوسکے عمل رسکا کہ کیا تھا اوسکو واسطے کفارے یعنے ہمیشہ بردے آزاد کرتی رہتین اور اسیطرح بعید تر ہے قول اوس شخص کا جو کہتا ہے کہ عائشہ نے تمنا کی تھی کہ کفارہ کیطرف جلدی کرتین جب کہ اونہون نے قسم کہائی اور اتنی مدت عبداللہ بن زبیر سے ملاقات ترک کرتین اور وجہ بعد پہلے قول کے یہ ہے کہ نہین ہے سیاق حدیث مین وہ چیز جو تقاضا کرے منع کرنے اونکے کو آزاد کرنے سے پس کسطرح تمنا کرتین واسطے اوس چیز کے کہ نہین ہے کوئی مانع واسطے اوسکے واقع کرنے اوسکے سے پھر وہ مقید کیا جاتا ہے ساتھ قادر ہونے عائشہ کے اوپر اوسکے نہ لازم کرنا عائشہ کا ساتھ اوسکے باوجود نہ قادر ہونے اوسکے اور اسیپر بعید ہونا دوسرے قول کا ہے واسطے قول عائشہ کے ہے اوسکے بعضے طریقون مین کما سیاتی کہ تہین عائشہ ذکر کرتین اپنی نذر کو پھر روتین یہانتک کہ اونکے آنسو سے اونکی اوڑہنی تر ہو جاتی پس تحقیق اسمین اشارہ ہے کہ وہ گمان کرتی تہین کہ نہین ادا کیا اونہون جو کفارہ اونپر واجب تھا اور مشکل جانا ہے ابن تین نے ٹوٹنے قسم کے کو اوپر اوسکے یعنے عائشہ کے ساتھ مجرد دخول ابن زبیر کے ساتھ جماعت کے مگر یہ کہ ہو جبکہ سلام کیا اونہون نے وقت داخل ہونے اونکے کے تو اونکو سلام کا جواب دیا ہو اور عبداللہ زبیر بھی اونکے ساتھ شامل ہین واقع ہوا کلام کرنا پہلے اس سے کہ داخل ہو پردہ مین اور غافل ہوا ابن تین اوس چیز سے کہ واقع ہوئی ہے مسور کی حدیث مین جسکی طرف مین نے اشارہ کیا کہ اسمین ہے عائشہ نے کہا کہ مین نے نذر مانی اور نذر سخت ہے پس ہمیشہ رہے وہ سفارش کرتے یہانتک کہ عائشہ نے ابن زبیر سے کلام کیا باوجودیکہ اگر یہ تصریح وارد نہوتی تو ابن تین کا کلام بھی متعاقب تھا اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ جائز ہے اوسکو جواب دینا سلام کا اوپر اونکے جب نیت کرے نکالنے اوسکے کی اوتمین سے اور نہین حانث ہوتی وہ ساتھ اوسکے واللہ اعلم بالصواب (فتح)

باب نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قرآن قریش کی زبان مین اترا **حدثنا** عبد العزيز بن عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ زُبَيْرٍ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلٰثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ

فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے بلایا زید بن ثابت کو اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث کو تو نقل کیا اونہوں نے قرآن کو مصحفوں مین اور کہا حضرت عثمان نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین آدمی تھے کہ جب اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت قرآن کی کسی چیز مین یعنے قرآن کی لغات مین تو لکھو اسکو موافق زبان قریش کے پس سوا اسکے کچھ نہین کہ قرآن قریش کی زبان کے موافق نازل ہوا ہے تو اونہوں نے اسیطرح کیا **ف** اس حدیث کی شرح فضایل قرآن مین آویگی اور وجہ داخل ہونے اوسکے کی قریش کے مناقب مین ظاہر ہے **بَابُ** نِسْبَةِ الْيَمَنِ اِلٰى اِسْمٰعِيْلَ بیان نسبت یمن کا طرف اسمعیل کی **ف** یعنے ابن ابراہیم علیہ السلام کی اور نسبت مضر اور ربیعہ کی طرف اسمعیل کے پس اسمین سب کا اتفاق ہی اور اسیپر یمن پس جمع ہونا نسبت اونکی کا پہنچتا ہے طرف قحطان کی یعنے سب یمن والے قحطان کی اولاد ہین اور قحطان نام ہے ایک شخص کا اور اوسکی نسبت مین اختلاف ہی پس اکثر اسپر ہین کہ وہ ابن عامر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ہود علیہ السلام کی اولاد سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ خود ہود ہے اور پہلے پہل قحطان نے عربی زبان مین کلام کیا ہے اور زبیر بن بکار نے کہا کہ قحطان اسمعیل کی اولاد سے ہے اور وہ قحطان بن ہمیسع بن تیم بن نبت بن اسمعیل ہے اور یہی قول راجح ہے میری نظر مین اور یہ اسواسطے ہے کہ گنتی باپون کے درمیان مشہور اصحاب وغیرہ کی اور درمیان قحطان کے قریب ہے تعداد باپون سے درمیان مشہور اصحاب کے اور درمیان عدنان کے پس اگر قحطان وہ خود ہود ہوتا یا اونکے زمانے سے قریب ہوتا تو ہوتا تعداد مین دسوان دادا عدنان کا بنابر مشہور قول کے کہ عدنان اور اسمعیل کے درمیان چار یا پانچ پشت کا فاصلہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عدنان اور اسمعیل کے درمیان چالیس پشت کا فاصلہ ہے پس یہہ قول نہایت بعید ہے اور اس باب مین دس قول پر اختلاف ہی اور راجح میری نظر مین ابن اسحاق کا قول ہے کہ عدنان بن ادد بن مقوم بن ناحور بن تیرح بن یعرب بن یشجب بن ثابت بن اسمعیل اور اولے اوس سے وہ ہے جو حاکم وغیرہ نے ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ اونسے کہا کہ عدنان بن ادد بن زید بن بری بن اسمعیل اور یہ موافق ہے واسطے قول اوس شخص کے جو کہتا ہے کہ قحطان حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہی بنابر اسکے پس ہوگا معد بن عدنان بیچ زمانے موسے علیہ السلام کے نہ بیچ زمانے عیسے علیہ السلام اور یہ اولے ہے اس واسطے کہ تعداد باپون درمیان ہمارے پیغمبر کے اور درمیان عدنان کے بقدر بیس کے ہے پس بعید ہے باوجود ہونے مدت کہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور عیسی علیہ السلام کے درمیان چھہ سو برس کہا سیاتی فی صحیح البخاری باوجود اوس چیز کے جو پہچانی گئی ہے درازی عمرون اونکی سے یہ کہ ہو معد عیسی علیہ السلام کے زمانہ مین فتح منھم اَسْلَمُ بن قصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر مِنْ خزاعہ اونمین سے ہے اسلم بن

قصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر خزاعہ سے **ف** مراد بخاری کی یہ ہے کہ نسب حارثہ بن عمرو کے متصل ہے ساتھ یمن کے اور تحقیق خطاب کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم کو ساتھ اسکے کہ وہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہین جیسا کی حدیث مین ہے جو اس باب مین ہے پس معلوم ہوا کہ یمن والے حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے مین اور اس استدلال مین نظر ہے اسواسطے کہ بنو اسلم کا اسمٰعیل کی اولاد سے ہونا اسبات کو مستلزم نہین ہے کہ کل لوگ جو قحطان کیطرف منسوب ہین وہ سب اسمٰعیل کی اولاد سے مین واسطے اس احتمال کے کہ واقع ہوا ہو اسلم مین جو واقع ہوا انکے بہایون خزاعہ مین خلاف ہے کہ کیا وہ قحطان کی اولاد سے ہین یا اسمٰعیل کی اولاد سے اور ابن عبد البر نے باب کی حدیث مین ذکر کیا ہے کہ گذری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چند لوگون پر اسلم اور خزاعہ سے اور وہ تیر اندازی کرتے تھے سو فرمایا کہ تیر اندازی کروا اے اولاد اسمٰعیل کی بنا پر اسکے پس شاید جو لوگ خزاعہ سے وہان تھے وہ اکثر تھے پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بطور تغلیب کے اور ہمدانی نے اوس سے جواب دیا ہے کہ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا واسطے اونکے اے بنی اسمٰعیل نہین دلالت کرتا ہے کہ وہ اولاد اسمٰعیل کی ہین جہت بابون کے سے بلکہ احتمال ہے کہ ہو یہ واسطے ہونے اونکے کے اسماعیل کی اولاد سے جہت ماؤنکی سے اسواسطے کہ قحطانی اور عدنانی آپسمین مل گئے ہین ساتھ ناتے سسرال کے (فتح)

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ قَالَ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ ترجمہ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسلم کی ایک قوم پر جو بازار مین تیر اندازی کر رہی تھی آئے سو فرمایا کہ تیر اندازی کروا اے اولاد اسمٰعیل کی پس تحقیق تمہارے باپ یعنے اسماعیل تیر انداز تھے اور مین فلانے کی اولاد کے ساتھ ہون دونون مین سے ایک فریق کو فرمایا یعنے ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ مین اونکے ساتھ ہون تو دوسرے فریق نے ہاتھ تیر اندازی سے روکے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہوا اونکو یعنے اونہون نے تیر اندازی کیون موقوف کی انہون نے کہا کہ ہم تیر اندازی کسطرح کرین اور آپ فلانے کی اولاد کے ساتھ ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیر اندازی کروا اور مین تم سب کے ساتھ ہون **باب** یہ باب بغیر ترجمہ ہے اور وہ مانند فصل کی ہے پہلے باب سے اور وجہ تعلق اوسکی کے پہلی دونون حدیثون سے ظاہر اور وہ زجر ہے دعوے کرنیسے طرف غیر باپ حقیقی کے اسواسطے کہ ثابت ہوئی نسب یمن کیطرف اسماعیل کے تو نہین لائق ہے واسطے اونکے یہ کہ منسوب ہون

طرف بعیر او بیکے اور ایپر تیسری حدیث پس واسطے اوسکے تعلق ہے ساتھ اصل باب کے اور وہ یہ ہے کہ عبد القیس مضر سے نہین اور ایپر چوتھے حدیث پس واسطے اشارت کے ہے طرف اوس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے اوسکے بعضے طریقون مین زیادتی سے ساتھ ذکر ربیعہ اور مضر کے (فتح) حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث عن الحسين عن عبد الله بن بريدة قال حدثني يحيى بن يعمر ان ابا الاسود الدؤلي حدثه عن ابي ذر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ليس من رجل ادعى لغير ابيه وهو يعلمه الا كفر بالله ومن ادعى قوما ليس له فيهم نسب فليتبوأ مقعده من النار ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ کوئی ایسا مرد نہین جو اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو باپ بناوے جان بوجھ مگر کہ وہ کافر ہوگیا ساتھ اللہ کے اور جو کسی قوم مین اپنا رشتہ لگاوے جسمین اوسکا رشتہ نہین تو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے **ف** اس روایت مین باللہ کا لفظ واقع ہوا ہے اور ابوذر کی روایت کے سوا اور روایتون مین یہ لفظ واقع نہین ہوا اور اوسکا نہونا اولے ہے اور اگر ثابت ہوجاوے تو مراد وہ شخص ہے جو اوسکو حلال جانے باوجود دیکھنے اوسکے حرام ہونے کو جانتا ہوا اور بنابر مشہور روایت کے پس مراد کفر سے کفران نعمت ہے پس لفظ کا ظاہر مراد نہین اور سوائے اسکے نہین کہ وارد ہوا ہے یہ بطور تغلیظ اور زجر کے واسطے فاعل اسکام کے یعنے صرف ڈرانا مقصود ہے ظاہری معنے مراد نہین یا مراد ساتھ کفر کے یہ ہے کہ اسکے فاعل نے ایسا فعل کیا جو مشابہ ہے ساتھ اہل کفر کے اور اس مسلے کی تقریر کتاب الایمان مین گذر چکی ہے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے تو یہ یا دعا ہے یا خبر ہے ساتھ معنے امر کے اور اوسکے معنے یہ ہین کہ یہ ہے سزا اوسکی اگر سزا دیا جاوے اور کبھی اس سے معاف کی جاتی ہے اور کبھی توبہ کرتا ہے پس ساقط ہوتا ہے اوس سے یہ گناہ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے چھوڑنا نسب مشہور کو اور رشتہ لگانا اپنے غیر سے اور قید کی حدیث مین علم کے اور نہین ہے اوس سے کوئی چارہ دونون حالتون مین اثبات مین بھی اور نفی مین بھی یعنے جان بوجھ کر یہ کام کرے اسواسطے کہ گناہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ مترتب ہوتا ہے اوسپر جو عالم ہو ساتھ شے کے متعمد ہو واسطے اسکے اور یہ کہ جائز ہے اطلاق کفر کا گناہ پر واسطے قصد جھڑک کے واسطے اوس چیز کے کہ تقریر کی ہمنے اور مسلم کی روایت مین ہے کہ جو شخص ملکیت کا دعوے کرے جو اوسکی نہین وہ ہمارے راہ پر نہین اس سے معلوم ہوا کہ حرام ہے دعوے کرنا اوس چیز کا جو مدعی کی نہین پس داخل ہونگے اسمین کل دعاوے باطلہ از روئے مال کے اور علم کے اور تعلیم کے اور نسب اور حال کے اور صلاح کے اور نعمت کے اور ولا کے اور سوائے اسکے اور زیادہ ہوتی ہے تحریم ساتھ زیادہ ہونے مفسدہ کے

جو مترتب ہوتا ہے اوپر اوسکے (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَاءِ اَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ اَوْ تَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ ترجمہ واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون سے بڑا بہتان یہ ہے کہ مرد اپنا باپ چہوڑ کر غیر کو باپ بناوے اور اپنی آنکہوں کو وہ دکہلاوے جو آنکہون نے نہین دیکہا یعنے جہوٹہا خواب بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جہوٹہی حدیث بنا کر کہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان تین کامون مین جہوٹہ بولنا نہایت سخت گناہ ہے اور وہ خبر دینی ہے ایک چیز سے کہ اوسنے خواب مین دیکہی اور حالانکہ اوسنے خواب مین نہین دیکہی اور باپ بنایا اپنے باپ کے غیر کو اور جہوٹہ بولنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہوٹہ بولنے کی بحث کتاب العلم مین گذر چکی اور خواب کا بیان تعبیر مین آویگا اور حکمت بیچ تشدید کذب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہے پس سوائے اسکے کچہہ نہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو خدا کیطرف سے خبر دیتے ہین تو جسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہوٹہہ بولا اوس نے خدا پر جہوٹہ بولا اور تحقیق سخت ہو چکا ہے انکار اوس شخص پر جو خدا پر جہوٹہ بولے چنانچہ خدا نے فرمایا فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب بآيته پس برابری کی درمیان اوسکے جو خدا پر جہوٹہہ کہے اور درمیان کافر کے اور خدا نے فرمایا و يوم القيمة ترى الذين كذبوا على الله وجوههم مسودة اور آیتین اس باب مین بہت ہین اور حدیث کے ایک طریق مین آیا ہے من كذب على یعنے جو جہوٹہ بولے مجہہ پر اور اوپر خواب جہوٹہ بنا کر بیان کرنا پس اسواسطے ہے کہ چونکہ خواب وحی کی ایک جزو ہے تو ہوگا خبر دینے والا اوس سے ساتھ اوس چیز کے کہ نہین واقع ہوئی مانند خبر دینے والے کی اللہ کیطرف سے ساتھ اوس چیز کے کہ نہین ڈالا اوسکو اللہ نے طرف اوسکی یا اسواسطے کہ اللہ بہیجتا ہے خواب کے فرشتے کو پس دکہاتا ہے سونے والے کو جو چاہے سو جب کوئی جہوٹہا خواب بیان کرے تو اوس نے خدا پر اور فرشتے پر جہوٹہہ کہا جیسا کہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہوٹہ بولے نسبت کیا جاتا ہے طرف آپکی شرعًا جو نہین کہا آپکو اور شرع سوائے اسکے کچہہ نہین کہ اکثر اوقات سیکہتے ہین اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرشتے کی زبان پر تو جسنے اوسمین جہوٹہ کہا اوسنے خدا تعالے عز وجل اور فرشتے پر جہوٹہ کہا (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا ھٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَۃَ قَدْ حَالَتْ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ کُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ اِلَیْکَ اِلَّا فِیْ کُلِّ شَھْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ اَمَرْتَنَا بِاَمْرٍ نَاْخُذُ عَنْکَ وَنُبَلِّغُہٗ مَنْ وَّرَاءَنَا قَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَی اللّٰہِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْھَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قوم عبدالقیس کے ایلچی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ گروہ کفار ربیعہ اور مضر کا ہمارے اور آپکے درمیان واقع ہے سو ہم آپکے پاس پہونچ نہیں سکتے مگر حرام کے مہینے میں سو اگر آپ ہمکو کوئی بات فرماویں جسکو ہم آپ سے سیکھ کر اپنے پچھلوں کو پہونچاویں تو خوب ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو حکم کرتا ہوں چار چیز کا اور منع کرتا ہوں چار چیز سے پہلا حکم اللہ کے ساتھ ایمان لانا یعنے اسطرح گواہی دینا کہ خدا کے سوائے کوئی بندگی کی لائق نہیں یعنے اور محمد رسول اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ اوسکا پانچوان حصہ خدا کے واسطے ادا کرو اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو سے اور سبز گھڑے سے اور کھجور کی لکڑی کے کریدے برتن سے اور روغنی برتن سے **ف** یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے اور مناسبت اس حدیث کی ساتھ ترجمہ کے اس جہت سے ہے کہ اکثر عرب وہ مضر اور ربیعہ کی قوم ہے اور نہیں اختلاف ہے انکی نسبت میں طرف اسمعیل کے (فتح)

حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھٰھُنَا یُشِیْرُ اِلَی الْمَشْرِقِ مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا منبر پر فرماتے تھے کہ فتنے فساد ادہر سے ہونگے اشارہ کیا طرف مشرق کے جسجگہ سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الفتن میں آویگی اور مناسبت اس حدیث کی واسطے ترجمہ اسوجہ سے ہے کہ اوسمیں مشرق کا ذکر ہے اور اہل مشرق کل ربیعہ اور مضر کی قوم سے ہیں اور اس حدیث کے ایک طریق میں آیا ہے کہ عمدہ ایمان اہل یمن کا ہے پس اسمیں اشارہ ہے طرف تینوں اصول کے پس دو میں تو اختلاف نہیں کہ وہ اسماعیل کی اولاد سے ہیں اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ اختلاف تو تیسرے میں ہے (فتح) **بَابُ** ذِکْرِ اَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَیْنَۃَ وَجُھَیْنَۃَ وَاَشْجَعَ باب ہے بیچ ذکر قبیلہ اسلم اور غفار اور مزنیہ اور جہنیہ اور اشجع کے **ف** یہ نام ہیں عرب کے پانچ قبیلوں کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی تعریف کی ہے

پانچوں قبیلے جاہلیت میں بڑے زور شور میں تھے سوائے بنی عامر اور بنی تمیم وغیرہ قبائل کے پھر جب اسلام آیا تو اسلام میں اونہوں نے جلدتر داخل ہوئے سو پلٹ گئی شرافت طرف انکی اس سبب سے اور یہ پانچوں قبیلے مضر کی قوم سے ہیں (فتح) **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا سفیٰن عن سعد بن ابراهيم عن عبد الرحمٰن بن هرمز عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم قريش و الانصار و جهينة و مزينة و اسلم و غفار و اشجع موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم قریش اور قوم انصار اور قوم جہینہ اور قوم مزینہ اور قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم اشجع میرے دوستدار اور مددگار ہیں (یعنی) اور لوگ اور خدا اور اوسکا رسول اونکے دوست اور حمایتی ہیں **ف** اور یہ فضیلت ظاہرہ ہے واسطے ان قوموں کے اور مراد وہ لوگ ہیں جو ان میں سے ایمان لائے اور شرافت حاصل ہوتی ہے واسطے خبر کے جبکہ حاصل ہو واسطے بعضے اوسکے کے بعضے کہتے ہیں کہ سوائے اسکے کچھہ نہیں کہ خاص کی گئیں یہ قومیں ساتھہ اوسکے اسواسطے کہ اونہوں نے اسلام کیطرف جلدی کی پس نہ قید ہوئے جیسے کہ قید ہوئے غیر اونکے اور یہ اگر تسلیم کیا جاوے تو حمل کیا جاویگا غالب پر اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ساتھہ اس خبر کے نہی ہے غلام بنانے اونکے سے اور یہ کہ وے غلامی کے تلے داخل نہیں ہوتے اور یہ بعید ہے (فتح) **حدثنا** محمد بن غرير الزهري قال حدثنا يعقوب بن ابراهيم عن ابيه عن صالح قال حدثنا نافع ان عبد الله اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال على المنبر غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله وعصية عصت الله ورسوله **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور قوم عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی **ف** یہ لفظ خبر ہے اور مراد رکھی جاتی ہے اوس سے دعا اور احتمال ہے کہ ہو خبر اپنے باب پر اور تائید کرتا ہے اسکی قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکے اخیر میں کہ عصیہ نے اپنے خدا اور رسول کی نافرمانی کی اور سوائے اور سوائے اسکے کچھہ نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصیہ کے حق میں یہ فرمایا اسواسطے کہ اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کرکے دغا کیا کما سیاتی بیانہ اور ابن تین نے کہا کہ جاہلیت کیوقت میں غفار حاجیوں کے چوری کیا کرتے تھے پھر جب وے مسلمان ہوئے تو حضرت نے اونکے واسطے دعا کی تاکہ وہ عار اونسے دور ہو (فتح) **حدثنا** محمد قال حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن ايوب عن محمد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلم سے خدا

رضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا حدثنا قبیصۃ قال حدثنا سفیان ح وحدثنا محمد بن
بشار قال حدثنا ابن مھدی عن سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمن
بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارأیتم ان کان جھینۃ ومزینۃ
واسلم وغفار خیرا من بنی تمیم ومن بنی اسد ومن بنی عبد اللہ بن غطفان ومن
عامر بن صعصعۃ فقال رجل خابوا وخسروا فقال ھم خیر من بنی تمیم ومن بنی اسد
ومن بنی عبد اللہ بن غطفان ومن بنی عامر بن صعصعۃ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے
کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر قوم جہینہ اور مزینہ اور قوم اسلم اور قوم غفار بہتر ہوں بنی تمیم کی قوم سے اور بنی اسد اور
بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کی قوم سے تو بہتر کیا ہو تو ایک مرد نے کہا کہ محروم ہوئے
اور انکو ٹوٹا پڑا سو فرمایا کہ وہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی اسد اور بنی عبد اللہ اور بنی عامر بن صعصعہ کی
قوم سے حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ عن محمد بن
ابی یعقوب قال سمعت عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ ان الاقرع بن حابس قال
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انما بایعک سراق الحجیج من اسلم وغفار ومزینۃ واحسبہ
وجھینۃ ابن ابی یعقوب شک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت ان کان اسلم
وغفار ومزینۃ واحسبہ وجھینۃ خیرا من بنی تمیم وبنی عامر واسد وغطفان خابوا و
خسروا قال نعم قال والذی نفسی بیدہ انھم لخیر منھم ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ اقرع
بن حابس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہ بیعت کی ہے آپ سے حاجیوں کے
چوروں نے قوم اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ سے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر قوم اسلم اور غفار اور مزینہ اور
میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا اور جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا محروم
ہوئے اور انکو ٹوٹا پڑا اوسنے کہا ہاں فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ وے قوم بہتر ہیں
یعنے اسلم وغیرہ سے ف اور وے اونسے بہتر اسواسطے ہیں کہ انہوں نے اسلام کیطرف سبقت کی اور
مراد انکے ہیں اونہیں سے (فتح) حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن
ایوب عن محمد عن ابی ھریرۃ قال قال اسلم وغفار وشیء من مزینۃ وجھینۃ او قال
شیء من جھینۃ او مزینۃ خیر عند اللہ او قال یوم القیمۃ من اسد وتمیم وھوازن
وغطفان ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ اور جہینہ سے یا کہا کچھ
جہینہ یا مزینہ سے بہتر ہیں اللہ کے نزدیک یا کہا قیامت کے دن اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان

ف اس حدیث میں تقیید ہے واسطے اوس چیز کے کہ مطلق ہے ابو بکرہ کی حدیث مین جو پہلے ہے اور اسیطرح قول اسکا قیامت کے دن اسواسطے کہ معتبر نیکی اور بدی سوا اسکے کچھ نہین کہ ظاہر ہوگی اسوقت مین (فتح) **باب ذِكرِ قَحْطَانَ** باب ہے بیان مین ذکر قحطان کے **ف** اسمین قول پہلے گذر چکا ہے اور کیا وہ اسمٰعیل کی اولاد سے ہے یا نہین اور قحطان کیطرف پہونچتی ہے نسب اہل یمن کی حمیر اور کندہ اور ہمدان وغیرہم سے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکے گا لوگونکو اپنی لاٹھی سے یعنے یمن کی قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑے حکم والا کہ لوگ اسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین ہین کہ جدہر چلے ہے اودہر ہانک لیجائے **ف** اس بادشاہ کا نام معلوم نہین لیکن جائز رکہا قرطبی نے کہ شاید اوسکا نام جہجاہ ہوگا جسکا ذکر مسلم کی ایک حدیث مین آچکا ہے ساتھ اس لفظ کے کہ دن اور رات آخر نہ ہونگے جبتک کہ بادشاہ ہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہوگا اور یہ حدیث داخل ہو نے علامات نبوت مین منجملہ اون چیزونکے ہے کہ خبر دی ساتھ اوسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے واقع ہونے اوسکے کے اور اب تک یہ پیشینگوئی واقع نہین ہوئی اور تحقیق روایت کی نعیم بن حماد نے فتن مین ارطاۃ تابعی سے کہ قحطانی نکلیگا بعد مہدی کے اور چلیگا مہدی کی چال پر اور ایک روایت مرفوع مین ہے کہ نکلیگا قحطانی بعد مہدی کے اور وہ اس سے کم نہین ہے اور اوسکی سند ضعیف ہے اور پہلی حدیث اگرچہ موقوف ہے پر اوسکی سند ٹہیک ہے پس اگر ثابت ہو تو عیسے علیہ السلام کے زمانے مین ہوگا واسطے اوس چیز کے کہ گذر چکی ہے کہ جب حضرت عیسے علیہ السلام اوترینگے تو مہدیکو امام پاوینگے اور ایک روایت مین ہے کہ قحطانی بادشاہ بیس برس ملک مین زندہ رہیگا اور مشکل یہہ ہے کہ وہ عیسے علیہ السلام کیوقت کسطرح لوگونکو اپنی لاٹھی سے ہانکیگا اور حالانکہ حکم عیسے علیہ السلام کے ہاتھ مین ہوگا اور جواب یہ ہے کہ جائز ہے کہ بڑے بڑے مہمون مین عیسے علیہ السلام اوسکو اپنا نائب بناوین اور اس سے زیادہ بحث کتاب الفتن مین آویگی **باب مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ** بیان ہے اوس چیز کا کہ منع کیا جاتا ہے جاہلیت کے بول سے یعنے کفر کے قول سے **ف** مراد جاہلیت کے بول سے فریاد رسی چاہنی ہے نزدیک ارادہ لڑائی کے دستور تہا کہ کہتے تہے یعنے لڑائی کیوقت کہ اے فلانے کی اولاد دوڑو پس جمع ہوتے تھے

اور قائل کی مدد کرتے تھے اگرچہ ظالم ہو سو اسلام نے اس سے منع کیا اور شاید بخاری نے اشارہ کیا ہے طرف اوس چیز کی جو اوسکے بعض طریقوں مین آچکی ہے چنانچہ ابن اسحاق وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک لڑکا مہاجرین کا اور ایک انصار کا دونوں آپس مین لڑے پھر ذکر کی حدیث اور اسمین ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا جاہلیت کا بول ہے لوگون نے کہا نہین فرمایا کوئی ڈر نہین اور چاہیئے کہ مدد کرے مرد اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم پس اگر ظالم ہو تو چاہیئے کہ اوسکو منع کرے پس تحقیق یہی مدد ہے واسطے اوسکے اور اس سے معلوم ہوا کہ استغاثہ حرام نہین اور حرام تو صرف وہ چیز ہے جو مترتب ہوتی ہے اوپر دعوے جاہلیت کے ہے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهٗ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ حَتّٰى كَثُرُوْا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ اَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَاْنُهُمْ فَاُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا خَبِيْثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ اَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ اَلَا نَقْتُلُ هٰذَا الْخَبِيْثَ يَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّهٗ كَانَ يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور مہاجرین سے چند آدمی آپکے ساتھ جمع ہوئے یہانتک کہ بہت ہو گئے اور مہاجرین مین ایک مرد بطال اور بہت شریر تھا تو اوسنے ایک انصاری کے چوتڑ پر لات ماری تو انصاری سخت غضبناک ہوا تو دونون نے اپنی اپنی قوم سے استغاثہ کیا انصاری نے کہا کہ اے انصاریو دوڑو اور مہاجری نے کہا کہ اے مہاجریو دوڑو تو حضرت باہر تشریف لائے سو فرمایا کہ کیا حال ہے جاہلیت کے بول کا پھر فرمایا کیا حال ہے اونکا تو خبر دی آپکو کسی نے ساتھ مارنے مہاجری کے انصاری کو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑو اوس بات کو وہ بات تو گندی ہے یعنے جاہلیت کا قول اور عبد اللہ بن ابی منافق نے کہا کہ کیا اونہوں نے ہم پر فریاد رسی کی البتہ اگر ہم پھر گئے مدینے کو تو نکال دیگا جسکا زور ہے وہان سے بیقدر لوگوں کو تو عمر فاروق نے کہا کہ کیا آپ اس ناپاک کو قتل نہین کرتے یعنے عبد اللہ کو تو حضرت نے فرمایا کہ نہ چرچا کرین لوگ کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے ف اور اس حدیث کی باقی شرح تفسیر مین آویگی

حدثنا ثابت بن محمد قال حدثنا سفین عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن سفیان عن زبید عن ابراھیم عن مسروق عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے راہ پر نہیں جو مصیبت میں مونہہ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے باب قصۃ خزاعۃ باب ہے بیان میں قصے خزاعہ کے ف اختلاف ہے انکی نسب میں باوجود اتفاق کے اس پر کہ وہ عمرو بن لحی کی اولاد سے ہیں کہا کلبی نے کہ جب جدا جدا ہوئے اہل سبا بسبب سیل عرم کے تو اترے بنو مازن پانی پر کہ اوسکو غسان کہا جاتا تھا سو جنے وہاں اقامت کی پس وہ غسانی ہے اور عمرو بن لحی کی اولاد انہیں سے اپنی قوم سے جدا ہوئی پس اترے مکے میں اور گرد اوسکے پس نام رکھے گئے خزاعہ اور متفرق ہوئے تمام از و ز فتح حدثنا اسحق بن ابراھیم قال حدثنا یحیی بن ادم قال حدثنا اسرائیل عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عمرو بن لحی بن قمعۃ بن خندف ابو خزاعۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف باپ ہے خزاعہ کا ف ابن اسحاق نے سیرہ کبری میں روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے دوزخ میں اسواسطے کہ پہلے اوسنے حضرت اسمعیل کے دین کو بگاڑا اور اوسنے بتوں کو کھڑا کیا اور پہلے اوسنے سانڈ اور بحیرہ اور وصیلہ اور حام چھوڑنے کی رسم نکالی اور نیز ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ سبب پوجنے عمرو بن لحی کا بتوں کو یہ ہے کہ وہ شام کیطرف نکلا اور اوسوقت وہاں عمالقہ تھے اور وے بتوں کو پوجتے تھے تو اوس نے انسے ایک بت مانگا اور اوسکو مکے میں لایا اور اسکا نام ہبل تھا اور اس سے پہلے جرہم کے زمانے میں ایک مرد نے جسکا نام اساف تھا ایک عورت سے جسکا نام نائلہ تھا خانے کعبے میں زنا کیا تھا سو خدا نے دونوں کی صورت بدل ڈالی تو وے دونوں دو پتھر ہو گئے تو عمرو بن لحی نے اونکو لیکر کعبے کے گرد رکھا کیا پھر دستور ٹھر گیا کہ جو خدا نے کعبے کا طواف کرتا تھا دونوں پر ہاتھ لگاتا تھا اساف سے شروع کرتا تھا اور نائلہ پر ختم کرتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ عمرو بن لحی کا ایک جن تابع تھا تو اوس جن نے اوسکو کہا کہ جدہ میں بت ہیں وہاں جا کر اونکو لا اور انکی عبادت کر تو وہ جدہ میں گیا اور وہاں بت پائے جنکو لوگ حضرت نوح اور ادریس کے زمانے میں پوجتے تھے اور وہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر ہے تو

تو عمرو بن لحی اونکو اوٹھا کر کے مین لایا اور لوگون کو اونکی عبادت کیطرف بلایا پس پہیل گئے عبادت بتون کی اس سبب سے عرب مین اور اسکی زیادہ شرح سورت نوح کی تفسیر مین آویگی (فتح) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ بحیرہ وہ جانور ہے کہ اوسکا دودہ بتون کے واسطے روکا جاتا تھا اور کوئی اوسکا دودہ نہ دوہتا تھا اور سائبہ وہ جانور تھا کہ اوسکو بتونکی نیاز چھوڑتے تھے اور کوئی اوسپر بوجھ نہ لادتا تھا اور ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا دوزخ مین اپنی انتڑیان گھسیٹتا پھرتا ہے اور پہلے پہل اوسی نے سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی **ف** اس روایت مین عمرو بن عامر واقع ہوا ہے اور یہ مغائر ہے واسطے پہلی روایت کی اور شاید منسوب کیا ہے اوسکو طرف نانے اوسکے عمرو بن حارثہ بن عمرو بن عامر کے اور یہ مخالف ہے واسطے اوس چیز کے کہ پہلے گذر چکی ہے نسبت عمرو بن لحی کے سے طرف مضر کے پس تحقیق عامر وہ ابن ماء السما بن سبا ہی اور احتمال ہے کہ منسوب کیا گیا ہو طرف اوسکے بطور تبنیت کے

بَابُ قِصَّةِ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ باب ہے بیان مین قصہ اسلام ابو ذر غفاری کے **ف** واقع ہوا ہے اس جگہ واسطے اکثر کے قصہ زمزم کا اور وجہ تعلق اوسکے کے ساتھ قصے ابو ذر کے وہ چیز ہے کہ واقع ہوئی ہے واسطے اوسکے کافی ہونے سے ساتھ پانی زمزم کے فقط اس مدت مین جسمین وہ مکے مین ٹھہرا اور اوسکی شرح اپنی جگہ مین آویگی (فتح)

بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ باب ہے بیان قصے زمزم کے اور جہالت عرب کے **ف** بعضے روایتون مین اس باب مین صرف اتنا ہی ہے کہ جہل عرب اور یہی اولے ہے اسواسطے کہ باب کی حدیث مین پانی زمزم کا ذکر جاری نہین ہوا اور اسمعیل نے سب حدیثون کو ایک باب مین جمع کیا ہے اور یہی بات ٹھیک ہے حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِأَخِي انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى

مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ
فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ
مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ
أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ قَالَ
قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ مَعِي قَالَ مَا أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنْ
كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هٰهُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ
أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ
أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ
أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ فَمَضَى وَمَضَيْتُ
مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اعْرِضْ عَلَيَّ
الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ اكْتُمْ هَذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ
فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ فَجَاءَ
إِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالُوا قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَقَامُوا فَضُرِبْتُ لِأَمُوتَ
فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِنْ غِفَارَ
وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلَى غِفَارَ فَأَقْلَعُوا عَنِّي فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ
مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ فَقَالُوا قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِي مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ
فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ
أَبِي ذَرٍّ ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے کہا کہ کیا میں تمکو ابو ذر کے اسلام کی خبر نہ دوں ہمنے کہا کیوں نہیں
کہا کہ ابن عباس نے ہمسے کہا کہ ابو ذر نے کہا کہ تہا میں ایک مرد قوم غفار سے سو ہمکو خبر پہونچی کہ مکے
میں ایک مرد ظاہر ہوا گمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہے تو میں نے اپنے بہائی سے کہا کہ اس مرد کے پاس
جا اور اس سے کلام کر اور اسکی خبر میرے پاس لا سو وہ چلا اور اوس سے ملا پھر پلٹ آیا تو میں نے کہا کیا خبر ہے
پاس تیرے یعنی کیا خبر لایا ہے سو اوسنے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں نے ایک مرد دیکھا کہ نیکی بتلاتا ہے
اور بدی سے منع کرتا ہے تو مینے اوس سے کہا کہ تو نے مجکو اس خبر سے شفا نہیں دی یعنی جہل کی
بیماری سے سو میں نے تھیلی اور لاٹھی لی پھر میں مکے کیطرف متوجہ ہوا اور میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کو نہ پہچانتا تہا اور مین نے برا جانا کہ کسی سے آپکا حال پوچہون اور مین زمزم کا پانی پیتا تہا اور مسجد مین رہتا تہا سو حضرت علی میرے پاس سے ہو کر نکلے تو انہون نے کہا کہ شاید مسافر مرد ہے مین نے کہا ہان اونہون نے کہا کہ میرے گہر چل ابو ذر کہتا ہے کہ مین اونکے ساتہ چلا نہ اونہون نے مجہسے کچہہ پوچہا اور نہ مینے اونکو کچہہ بتلایا سو جب مین نے صبح کی تو مین مسجد کیطرف گیا تا کہ مین اپکا حال پوچہون اور نہ تہا کوئی جو مجہکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حال سے کچہہ خبر دے تو حضرت علی میرے پاس گذرے سو کہا کہ کیا اس مرد کو ابہی وقت نہین پونچا کہ اپنی جگہ پہچانے یعنے ابہی تو نے اپنی جگہ نہین پہچانی مین نے کہا کہ نہین کہا میرے ساتہہ چل سو فرمایا کیا حال ہے تیرا اور تو اس شہر مین کیون آیا ہے مین نے کہا کہ اگر تو میری پردہ پوشی کرے اور میرا بہید کسی سے نہ بتلاوے تو مین تجہکو خبر دون علی نے کہا کہ مین کسی سے نہ کہونگا ابو ذر کہتا ہے کہ مین نے اونسے کہا کہ ہمکو خبر پونچی کہ مقرر یہجگہ ایک مرد ظاہر ہوا وہ گمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہے تو مین نے اپنا بہائی بہیجا کہ اوس سے کلام کرے سو وہ پہرا اور نہ شفا دی اوسنے مجکو خبر سے سو مین نے چاہا کہ خود اونسے ملون تو علی نے کہا کہ خبردار ہو کہ بیشک تو نے اپنے مطلوب کی راہ پائی یہ جہنہ میرا ہے طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دیکہہ مین اب اونہین کے پاس جاتا ہون سو تو میرے ساتہ چلا آ داخل ہو جسجگہ مین داخل ہون سو مین نے اگر کسیکو دیکہا جس سے تجہپر خوف کرون یعنے معلوم کرون کہ تجکو تکلیف دیگا تو مین دیوار کے ساتہ کہڑا ہونگا جیسے مین اپنا جوتا درست کرتا ہون اور تو بدستور چلا جا یو یعنے تا کہ تجپر ایسا معلوم ہو کہ تو میرے ساتہ نہین سو حضرت علی چلے اور مین اونکے ساتہ چلا یہانتک کہ داخل ہوئے اور مین بہی اونکے ساتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا تو مین نے کہا کہ مجکو اسلام سکہلایئے تو آپنے مجکو اسلام سکہایا سو مین اوسیوقت مسلمان ہو گیا کچہہ دیر نہ کی پہر حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر چہپائے رکہنا اس امر کو یعنے اسلام کو ابہی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنے شہر مین پہر جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانیکی تو ہمارے پاس چلا آیو تو مین نے کہا کہ قسم ہے اوسکی جسنے آپکو سچا پیغمبر کرکے بہیجا کہ مین کلمہ توحید کو اونکے درمیان پکار کر لگا سو ابو ذر مسجد مین آیا اور کفار قریش اوسمین بیٹہے تہے سو اوس نے کہا کہ اے گروہ قریش کے مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ نہین لائق بندگی کے سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا ہے تو انہون نے کہا کہ اوٹہ کہڑے ہو طرف اس بیدین کے سو کہڑے ہوئے اور مجکو مارنے لگے تا کہ مین مرجاؤن یعنے مارنے سے اونکا مقصود یہ تہا کہ مین مرجاؤن سو اتفاقًا مجکو عباس نے پایا اور نکا مجہپر جہکا پہر قریش کیطرف متوجہ ہوا اور کہا کہ تمکو خرابی ہو کہ تم غفار کے ایک مرد کو قتل کرتے ہو اور حالانکہ تمہاری تجارت گاہ اور گذرنے کی راہ قوم غفار پر ہے یعنے اگر وہ

سنین گے تو تمہاری تجارت اور راہ بند کر دینگے تو وے میرے مارنے سے باز رہے تو مین اگلے دن صبح
کو پھر پھر اسکو کہا مین جیسے کل تہا تو انہون نے کہا کہ اٹھ کھڑے ہو طرف اس بیدین کی تو کیا گیا میرے
ساتھ جیسے کل کیا گیا تہا پھر مجکو عباس نے پایا اور مجہ پر اوندہا جھکا اور کہا اوسنے جیسے کل کہا تہا ابن عباس
نے کہا یہ تھا اول اسلام ابوذر کا **باب** جهل العرب بیان مین نادانی عرب کے

حدثنا ابو النعمان ثنا ابو عوانة عن ابي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن
عباس قال اذا سرك ان تعلم جهل العرب فاقرأ ما فوق الثلثين ومائة
في سورة الانعام قد خسر الذين قتلوا اولادهم سفها بغير علم الى قوله قد ضلوا
وما كانوا مهتدين **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا اوس نے کہ جب تم کو خوش لگے یہ کہ تو عرب کی
نادانی معلوم کرے تو سورہ انعام مین ایکسو تیس آیت سے آگے پڑہ کہ بیشک خراب ہوئے جنہون نے مار ڈالی
اپنی اولاد نادانی سے بن سمجھے اس قول تک کہ بیشک بہک گئے اور نہ آئے راہ پر **ف** مراد اولاد سے
بیٹیان ہین اور اوسکا بیان تفسیر مین آویگا اور پکڑی جاتی ہے اس آیت سے مطابقت اسکی واسطے ترجمہ کے
ابن عباس کے قول سے کہ جب تجھکو خوش لگے کہ تو عرب کی نادانی معلوم کرے (فتح) **باب**
من انتسب الى ابائه في الاسلام والجاهلية جو نام لیوے اپنے باپ دادا کا اسلام مین اور جاہلیت
مین **ف** یعنے جائز ہے نام لینا اپنے باپ دادا کا برخلاف اس شخص کی جو اسکو مطلق مکروہ جانتا ہے پس
تحقیق محل کراہت کا وہ ہے جبکہ ہو بطور فخر کے اور امام احمد نے مرفوع روایت کی ہے کہ جو نسبت کرے
اپنے تائین طرف اپنے کافر باپون کے مراد اسکی اوسنے اپنی عزت اور بزرگی بیان کرنا ہو تو وہ دسوان انکا
ہے دوزخ مین (فتح) وقال ابن عمر وابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الكريم ابن
الكريم ابن الكريم ابن الكريم يوسف بن يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم خليل الله يعني
اور کہا ابن عمر اور ابوہریرہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو خود کریم ہو اوسکا باپ بھی کریم
ہو دادا بھی کریم ہو پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحاق کے پوتے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے **ف** یہ حدیث احادیث الانبیا مین گذر چکی ہے اور وجہ دلالت اوسکی کی واسطے
ترجمہ کے یہ ہے کہ جب واقع ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نسبت یوسف کی طرف باپون انکے کے
تو ہوگی یہ دلیل اوپر جواز اس بات کے واسطے غیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انکے غیر مین اور ہوگی یہ حدیث
مطابق واسطے پہلی جز ترجمہ کے وقال البراء عن النبي صلى الله عليه وسلم انا ابن عبد
المطلب یعنے اور روایت کی ہے براء نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مین عبدالمطلب کا بیٹا ہون

ف یہ حدیث موصول جہاد مین گذر چکی ہے اور وجہ دلالت کی اوس سے ترجمہ پر یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دادا کا نام لیا یعنے جو جاہلیت مین تھا پس ہوگی یہ حدیث مطابق واسطے خبر ثانی ترجمہ کے (فتح) **حدثنا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ یَا بَنِیْ فِھْرٍ یَا بَنِیْ عَدِیٍّ بُطُوْنِ قُرَیْشٍ وَقَالَ لَنَا قَبِیْصَۃُ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْھُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اوتری کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ڈرا دے اپنی قریب برادری والون کو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پکارنے لگے اے فہر کی اولاد اے عدی کی اولاد واسطے قبیلون قریش کے اور دوسری روایت مین ہے کہ جب یہ آیت اتری تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب قبیلون کو علیحدہ علیحدہ نام لیکر بلایا اور اونکو حکم الہی سنایا **ف** اور انکا پکارنا واسطے قبائل قریش کے پہلے اپنی قریبی برادری کے اسواسطے ہے کہ نکر رہو ڈرانا اپنی قریبی برادری کا اور واسطے داخل ہونے کل قریش کے آپکی برادری مین اور اسواسطے کہ ڈرانا قریب برادری کا واقع ہوتا ہے ساتھ طبع کے اور انذار غیر اونکے کا ہوتا ہے بطریق اولے اور پہلی حدیث تفسیر ہے دوسری حدیث کی اور یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بڑے بڑے قبیلون کا نام لیا اور نہایت واضح تر حدیث ابو ہریرہ کی ہے جو بعد اوس کے ہے کہ پکارا اونکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ترتیب طبقات کے ایک طبقہ کو بعد دوسرے کے یہانتک کہ پونچی طرف اپنی بیٹی فاطمہ کے اور یہ قصہ اگر ابتدا اسلام مین مکے مین واقع ہوا ہے تو ابن عباس نے اوسکو نہین پایا ہے اسواسطے کہ ابن عباس ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوا تہا اور نہ ابو ہریرہ نے یہ قصہ پایا ہے اسواسطے کہ وہ مدینہ مین اسلام لایا اور نیز فاطمہ کے پکارنے مین بھی وہ چیز ہے جو چاہتی قصے کے متاخر ہونے کو اسواسطے کہ وہ اوسوقت کم سن تھین یا قریب بلوغت تہین اور اگر ابو ہریرہ وہان حاضر تھے تو یہ حدیث باب کے مطابق نہین اسواسطے کہ وہ تو ہجرت سے مدت کی بعد اسلام لائے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ یہ قصہ دو بار واقع ہوا ہے ایکبار ابتدا اسلام مین اندرینصورت روایت کرنا ابن عباس اور ابو ہریرہ کا اس حدیث کو مرسل اصحاب سے ہوگا اور یہ موافق ہے واسطے ترجمہ کے جہت داخل ہونے اوسکے بیچ مبدا حالات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تائید کرتی ہے اسکی وہ چیز جو آیندہ آویگی کہ ابو لہب وہان حاضر تھا اور وہ بدر کے دن مرگیا اور ایکبار یہ قصہ اوسکے بعد واقع ہوا ہے جبکہ ممکن ہو کہ فاطمہ کو

پکارا جاوے یا اوسمین ابن عباس اور ابو ہریرہ حاضر ہون (فتح) **حدثنا** ابو الیمان انا شعیب
ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی
عبد مناف اشتروا انفسکم من اللہ یا بنی عبد المطلب اشتروا انفسکم من
اللہ یا ام الزبیر بن العوام عمۃ رسول اللہ یا فاطمۃ بنت محمد اشتریا انفسکما من اللہ
لا املک لکما من اللہ شیئا سلانی من مالی ما شئتما **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد خرید و یعنے چھڑاؤ اپنی جانون کو خدا کے عذا
ب سے اے عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو اللہ کے عذاب سے اے مان زبیر بن عوام
کی پھوپھی رسول اللہ کے اے فاطمہ محمد کی بیٹی چھڑاؤ اپنی جانون کو خدا کے عذاب سے مین مالک نہین تمہارے
بچانیکا خدا کے عذاب سے میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے یعنے دنیا مین اپنے مال دنیوی مین
مجکو خرچ دینا ہے آخرت کا مین مالک اور مختار نہین یعنے بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر
نہ بھولیو مین کسی کو دوزخ سے نہ بچا سکونگا **ف** رہی گنہگار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے
بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا **باب** ابن اخت القوم ومولی القوم منھم ہ
قوم کا بھانجا اور آزاد کردہ غلام اوسی قوم مین داخل ہے **ف** یعنے اوس چیز مین کہ رجوع کرتی ہے
طرف مناصرہ کی اور پشتی مین مددگاری کی اور مانند اوسکی اور ایسیہ بنسبت میراث کی پس اسمین نزاع ہے کما یاتی
فی الفرائض (فتح) **حدثنا** سلیمان بن حرب ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن انس قال
دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانصار خاصۃ فقال ھل فیکم احد من غیرکم
قالوا لا الا ابن اخت لنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن اخت القوم منھم
ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص انصار کو بلایا سو فرمایا کہ کیا تم مین کوئی غیر بھی
ہے انصار لوگ کہا نہین مگر ہمارا ایک بھانجا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم
مین داخل ہے **ف** اور طبرانی نے یہ حدیث اس طور سے روایت کی ہے کہ حضرت نے ایکدن قریش سے
فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ایسا ہے جو تم مین سے نہین اونہون نے کہا کہ نہین مگر ہمارا بھانجا فرمایا قوم کا بھانجا
اوسی قوم مین داخل ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین داخل ہوئے
اور فرمایا کہ داخل ہو مجھ پر اور نہ داخل ہوئے مجھ پر مگر قریشی فرمایا تم مین کوئی غیر ہے اونہون نے کہا کہ ہمارے
ساتھ بھانجا ہے اور غلام آزاد کردہ ہے یعنے غلام آزاد کیا ہوا فرمایا ہم قسم قوم کا اوسی قوم مین داخل
ہے اور غلام آزاد کیا ہوا اوسی قوم مین داخل ہے **تنبیہ** نہین ذکر کی بخاری نے حدیث غلام

آزاد کئے ہوئے کی باوجود کہ اوسکو ترجمہ مین ذکر کیا سو بعضے گمان کرتے ہین کہ بخاری کو اپنی شرط کے موافق حدیث
نہین ملی پس اشارہ کیا اوسنے طرف اوسکی اور اسمین نظر ہے اسواسطے کہ وارد کیا ہے اسکو بخاری نے فرائض
مین انس کی حدیث سے ساتھ اس لفظ کے کہ مولی قوم کا اونہین مین داخل ہے اور مراد اسجگہ ساتھ مولے
کے مُعتق ہے ساتھ زبرت کے یعنے غلام آزاد کیا ہوا اور ہمقسم اور پر مولی اعلی ہے پس نہین مراد اسجگہ اور
عنقریب حنین کے جہاد مین باب کی حدیث کے سبب کا بیان آویگا اور تحقیق واقع ہوا ہے ابوہریرہ
کی حدیث مین نزدیک بزار کے مضمون ترجمہ کا اور زیادتی اوپر اوسکے ساتھ اس لفظ کے کہ مولی قوم کا
اوسی قوم مین داخل ہے اور حلیف قوم کا اوسی قوم مین داخل ہے اور بہانجا قوم کا اوسی قوم مین داخل ہے
(فتح) اور حلیف سے مراد یہ ہے کہ عرب کی عادت تہی کہ آپس مین قول قرار کرتے تہے اور ہمقسم ہوتے تہے کہ
تیری صلح مین میری صلح ہے اور تیرا جنگ میرا جنگ ہے اور مین تیرا وارث ہونگا اور تو میرا **بَابُ**
قِصَّةِ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي اَرْفِدَةَ بیان مین قصے حبش کے
اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حبشیون کو فرمایا کہ اے ارفدہ کی اولاد **ف** ارفدہ حبش کی جد کا نام ہے
اور کچھ بیان اوسکا عید مین گذر چکا ہے اور حبشی اولاد حبش بن کوش بن حام بن نوح کی سے ہین اور وہ
یمن کے ہمسائے ہین دونون کے درمیان دریا کا فاصلہ ہے اور اسلام سے پہلے یمن پر غالب ہوگئے
تھے اور اوسکے مالک ہوگئے تہے اور اونکے بادشاہو نمین سے ابرہ نے خانے کعبے پر چڑہائی کی اور
اسکے ساتھ ہاتہی تہا ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے قصہ اسکا طویل (فتح) **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ
ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ
عِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
وَجْهِهٖ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ دَعْهُمَا فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ اَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ اَمْنًا بَنِيْ اَرْفِدَةَ يَعْنِيْ مِنَ الْاَمْنِ ترجمہ عائشہ سے
روایت ہے کہ صدیق اکبر اوس پاس آئے اور اوسکے پاس دو چہوٹی چہوٹی لڑکیان دف بجا کر گاتی تہین
منا کے دنونمین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑہے لیٹے تہے تو صدیق اکبر نے اونکو ڈانٹا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے منہ کہولکر فرمایا کہ اے ابوبکر انکو چہوڑ دے کہ یہہ عید کے دن ہین اور یہ دن منا کے
دن تہے اور عائشہ نے کہا کہ مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ مجکو چہپاتے تہے اور مین حبشیون

کیطرف دیکھتی تہی اور وہ مسجد مین کہیلتے تھے تو صدیق اکبر نے اونکو ڈانٹا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونکو چھوڑ دے تمکو امن ہے اے ارفدہ کی اولاد **ف** استدلال کیا ہے ایک قوم نے صوفیون سے ساتھ حدیث باب کے اوپر جائز ہونے رقص کے اور سننے سرود اور راگ باجے کے اور طعن کیا ہے اسمین جمہور نے ساتھ مختلف ہونے دونون قصدون کے اسواسطے کہ کہیلنا حبشیون کا اپنی برچھیون سے تھا واسطے عادت ڈالنے اور تجربہ حاصل کرنے کے لڑائی پر پس نہ حجت پکڑی جاوے ساتھ اوسکے واسطے رقص کے کھیل تماشے مین (فتح) **باب** مَنْ اَحَبَّ اَنْ لَّا يُسَبَّ نَسَبُهٗ بیان اوس شخص کا جو دوست رکھے کہ اوسکی نسب کو برا نہ کہا جاوے **ف** مراد ساتھ نسب کے اصل ہے اور ساتھ سب کے گالی ہے اور مراد یہ ہے کہ نہ برا کہا جاوے اوسکے اہل نسب کو (فتح) —

حدثنا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِيْ فَقَالَ حَسَّانُ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو الْهَيْثَمِ نَفَحَتِ الدَّابَّةُ اِذَا رَمَحَتْ بِحَوَافِرِهَا وَنَفَحَهٗ بِالسَّيْفِ اِذَا تَنَاوَلَهٗ مِنْ بَعِيْدٍ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ حسان نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کی اجازت مانگی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کریگا تو میری نسب کو یعنے کسطرح ہجو کریگا تو قریش کو حالانکہ جو دیکھیں اونکے ساتھ ایک نسب مین جمع ہوتا ہون تو حسان نے کہا کہ البتہ مین اپکو اونمین سے کھینچ لونگا جیسا بال آٹے سے کھینچا جاتا ہے اور عروہ سے روایت ہے کہ مین عائشہ پاس حسان کو برا کہنے لگا تو عائشہ نے کہا کہ اوسکو برا مت کہو کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے مشرکین کو جواب دیتا تھا **ف** اور سبب اجازت چاہنے کا بیان کیا ہے مسلم کی مین عائشہ کی حدیث سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجو کرو مشرکون کی کہ بیشک وہ سخت تر ہے اوپر اونکے تیر کے زخم کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن رواحہ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ اونکی ہجو کر اوسنے ہجو کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خوش نہوئے پھر ابی بن کعب کو بلا بھیجا پھر حسان کو بلا بھیجا سو فرمایا کہ تحقیق وقت پونچا تمکو کہ بھیجو طرف اس شیر کے جو اپنے دم سے مارنے والا ہے پھر حسان نے اپنی زبان نکالی اور اوسکو ہلایا پھر کہا کہ قسم ہے اوسکی جسنے اپکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا کہ البتہ مین اونکو لتاڑونگا اپنی زبان سے جیسے چمڑا لتاڑا جاتا ہے اور کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو فرمایا کہ ہجو کرو مشرکین کی

شعر مین بعض تحقیق ایماندار جہاد کرتا ہے اپنی جان سے اور مال سے اور قسم اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ جیسے تم انکو تیرون سے زخمی کرتے ہو اور یہ جو کہا کہ مین انکو نسب سے نکال لونگا تو مراد یہ ہے کہ البتہ مین خالص کرونگا نسب آپکی اونکی نسب سے ساتھ سلوک کے کہ خاص ہوگی ہجو ساتھ اونکے اور یہ جو کہا کہ جیسے کھینچا جاتا ہے بال آٹے سے تو یہ اشارہ ہے طرف اوسکی کہ جب بال آٹے سے نکالا جاوے تو اوسکے ساتھ کچھ چیز نہین لگتی برخلاف اسکے جب کہ شہد سے نکالا جاوے کہ تحقیق اوسکے ساتھ اوسمین سے کچھ لگ جاتا ہے اور ایسے جب روٹی سے کھینچا جاوے تو وہ نکلنے سے پہلے ٹوٹ جاتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ عائشہ نے کہا کہ مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا حسان کو فرماتے تھے کہ مقرر جبرائیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہے جیسے کہ تو نے خدا اور اوسکے رسول کیطرف سے جواب دہی کی ہے اور مراد روح القدس سے جبرائیل ہے کما تقدم فی اوائل الصلوٰۃ ویاتی الکلام علی الشعر فی کتاب الادب انشاء اللہ تعالی (فتح) **باب** مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمُ الْآيَة وَقَوْلِهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ أَحْمَدُ باب ہے بیان مین ان آیتون اور حدیثونکے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نامون مین آئی ہین اور خدا تعالے نے فرمایا کہ نہین محمد باپ کسیکا تمہارے مردون سے اور خدا نے فرمایا کہ محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اوسکے ساتھ ہین یعنی اصحاب نہایت سخت ہین کافرون پر اور خدا نے فرمایا یعنے عیسے علیہ السلام کے قول کی حکایت کہ میرے بعد ایک رسول آویگا جسکا نام احمد ہے **ف** شاید یہ اشارہ ہے طرف اوسکے کہ یہ دونون نام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب نامون مین مشہور تر ہین اور اون دونو نمین مشہور تر محمد ہے اور یہ نام قرآن مین کئی بار آچکا ہے اور ایسے احمد پس ذکر کیا اوسکو بطور حکایت کے عیسے علیہ السلام کے قول سے ایسے محمد پس باب تفعیل سے ہے واسطے مبالغہ کے یعنے بہت سراہا ہوا اور ایسے احمد پس باب تفضیل سے ہے یعنے نہایت حمد کئے گئے اور بعضے کہتے ہین کہ نام رکھے گئے احمد اسواسطے کہ وہ علم منقول ہے صفت سے اور صفت افعل التفضیل ہے اور معنے اسکے احمد الحامدین ہین یعنی سب تعریف کرنیوالون مین زیادہ تر حمد کرنیوالے اور سبب اوسکا وہ چیز ہے جو ثابت ہو چکی ہے صحیح مین کہ کھولی جاوینگی آپ پر مقام محمود مین وہ تعریفین جو آپ سے پہلے کسی پر نہین کھولی گئین اور بعضے کہتے ہین کہ پیغمبر حمادون مین یعنے تعریف کرنیوالے اور آپ اونمین احمد ہین یعنے زیادہ ہین اونسے حمد کرنے مین اور عظم ہین اونسے صفت حمد مین اور ایسے محمد پس ہے صفت حمد سے منقول ہے اور وہ ساتھ معنے محمود کے ہے اور اسمین معنے مبالغہ کے ہین یعنے نہایت تعریف کیا گیا اور محمد وہ ہے جو بار بار تعریف کیا جاوے اور جسمین نیک۔

خصلتین کامل ہون اور عیاض نے کہا کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم احمد پہلے اس سے کہ ہون محمد جیسا کہ واقع ہوا ہے وجود مین اسواسطے کہ احمد کا نام پہلی کتابون مین واقع ہو چکا ہے اور محمد کا نام قرآن مجید مین واقع ہوا ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ تعریف کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی پہلے اس سے کہ تعریف کرین اونکو لوگ اور اسیطرح آخرت مین تعریف کرینگے اپنے رب کی تو خدا اونکو شفاعت کی اجازت دیگا پس حمد کرینگے اونکی لوگ اور تحقیق خاص کئے گئے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ سورت الحمد کے اور جھنڈے حمد کے اور ساتھ مقام محمود کے اور مشروع ہوا ہے واسطے آپکے حمد کہنا بعد کھانے پینے کے اور بعد دعا کے اور بعد آنیکے سفر سے اور نام رکھی گئی امت آپکی حمادین یعنے حمد کرنیوالی پس جمع ہوے واسطے آپکے سب معانی حمد کے اور انواع اوسکے (فتح) **حدثنا** اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون اور احمد ہون اور ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو دور کرتا ہے اور مین حاشر ہون کہ لوگ میرے قدمون پر جمع ہونگے اور مین عاقب ہون یعنے مین سب پیغمبرون کے بعد آنیوالا ہون کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہوگا **ف** اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ مراد ساتھ ان پانچ نامون کے وہ نام ہے جنکے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاص کئے گئے ہین آپ سے پہلے کوئی انکے ساتھ نام نہین رکھا گیا یا یہ مراد ہے کہ یہ پانچ نام میرے معظم ہین یا مشہور ہین پہلی امتون مین نہ یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد ساتھ اونکے حصر ہے کہ فقط میرے یہی پانچ نام ہین اور کوئی نہین اور عیاض نے کہا کہ محفوظ رکہا ہے اللہ نے ان نامون کو اس سے کہ نام رکہا جاوے کوئی ساتھ اونکے پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سواے اوسکے کچھ نہین کہ نام رکھے گئے بعض عرب ساتھ محمد کے نزدیک پیدا ہونے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ انہون نے کاہنون اور عالمون سے سنا تہا کہ ایک نبی اس زمانے مین ہوگا اسکا نام محمد ہے تو انہون نے اس امید سے اپنے بیٹونکا نام محمد رکھا کہ شاید وہ پیغمبر وہی ہون اور وہ پندرہ آدمی ہین جنکا نام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے محمد رکہا گیا اور خلیفہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ مین نے محمد بن عدی سے پوچھا کہ تیرے باپ نے تیرا نام جاہلیت مین محمد کسطرح رکہا اوسنے کہا کہ ہم چار آدمی شام کیطرف نکلے سو اترے ہم نزدیک ایک کوئین کے جو عبادت خانے کے پاس تہا تو عبادت خانے والا ہمپر جہانکا سو اونسنے کہا کہ تم مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا پس جلدی کرو طرف اوسکی تو ہمنے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے اوسنے

۱۴ اسنے کہا کہ مین اپنے باپ سے یہی سوال کیا تہا جو تو نے مجھ سے کہا ہے تو

کہ تم مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا پس جلدی کرو طرف اوسکی تو حضرت نے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے اوس نے کہا محمد سو جب
تم دیکھو تو ہم مین سے ہر آدمی کیواسطے ایک لڑکا پیدا ہوا اپنا نام رکہا اوسکا محمد اس سبب سے اور یہ جو فرمایا کہ مین
ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے تو بعضے کہتے ہین کہ مراد دور کرنا اوسکا ہے عرب کے جزیرے سے
دریہان نظر ہے اسواسطے کہ ایک روایت مین ہے کہ دور کرتا ہے ساتھ میرے کافرون کو اور جواب
دیا جاتا ہے کہ مراد دور کرنا کفر کا ہے ساتھ دور کرنے اہل اوسکے کے اور سواے اوسکے کچھہ نہین کہ مقید
کیا ہے اوس نے اوسکو ساتھ جزیرے عرب کے اسواسطے کہ کفر تمام شہرون سے دور نہین ہوا اور بعضے
کہتے ہین کہ وہ محمول ہے غلب پر اور یا یہ مراد ہے کہ رفتہ رفتہ دور ہوجاویگا یہانتک کہ عیسی علیہ السلام کے
زمانے مین بالکل دور ہوجاویگا کہ عیسے علیہ السلام جزیہ کو اٹھا دینگے پس قبول کرینگے مگر اسلام کو اور تعاقب
کیا گیا ہے اسطور کہ نہ قائم ہوگی قیامت مگر بدتر لوگون پر اور جواب دیا جاتا ہے کہ جائز ہے کہ مرتد ہون بعضے بعد
موت عیسی علیہ السلام کے اور بہیجی جاویگی ہوا پس قبض کریگی روح ہر ایماندار کی پس نہ باقی رہینگے مگر بدتر لوگ اور
یہ جو فرمایا کہ سب لوگ میرے قدمون پر جمع ہونگے تو مراد یہ ہے کہ میرا حشر سب لوگون سے پہلے ہوگا اور اور
لوگون کا حشر میرے پیچھے ہوگا اور احتمال ہے کہ ہو مراد ساتھ قدم کے زمانہ یعنے وقت قائم ہونے میرے کے
اپنے قدمون پر ساتھ ظاہر ہونے علامتون حشر کے واسطے اشارت کے طرف اسکی کہ نہ میرے بعد کوئی
پیغمبر ہوگا نہ کوئی شریعت اور احتمال ہے کہ ہون معنے حاشر کے کہ سب سے پہلے میرا حشر ہوگا جیسا کہ دوسری
حدیث مین ہے کہ سب سے پہلے مین زمین سے نکلونگا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتھ قدم کے سبب ہے یعنے
میرے سبب سے اور بعضے کہتے ہین کہ میرے مشاہدے پر قائم واسطے اللہ کے مشاہد ہوتون پر اور یہ جو فرمایا کہ
مین عاقب ہون تو ایک روایت مین اتنا اور زیادہ ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین اور جو آپکے نام بالاتفاق
قرآن مین واقع ہوئے ہین یہ ہین شاہد مبشر نذیر مبین داعی الی اللہ سراج منیر اور نیز قرآن مین مذکر
رحمت نعمت ہادی شہید امین مزمل مدثر اور حدیث مین پہلے آپکا نام متوکل گذر چکا ہے اور آپکے مشہور
نامون سے یہ ہین مختار مصطفے الشفیع مشفع الصادق المصدوق اور سواے اسکے اور ابن دحیہ نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نامون مین ایک کتاب مستقل تصنیف کی ہے اسمین کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے نام مبارک خدا کے نامون کے موافق ننانوے ہین اور اگر کوئی اونکو خوب تلاش کرے تو تین سو
نام تک پونچین اور بعضے صوفیون نے کہا کہ خدا تعالے کے ہزار نام ہین اور حضرت صلے اللہ علیہ و
سلم کے بھی ہزار نام ہین اور بعضے کہتے ہین کہ حکمت صرف پانچ نامون کے ذکر کرنے مین یہ ہے کہ وہ سب
نامون مین مشہور تر ہین اور موجود ہین پہلی کتابون مین اور پہلی امتون مین (ختم) جل ثنا

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو تعجب نہیں آتا کہ کیونکر پھیرتا ہے اللہ میری طرف سے قریش کی گالیوں اور لعنت کو یعنی وے گالی دیتے ہیں مذمم کو اور لعنت کرتے ہیں مذمم کو اور میں تو محمد ہوں **ف** یعنی کفار قریش شدت کراہت سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تئین نہ لیتے انکا ساتھ نام آپکے جو دلالت کرتا ہے تعریف پر یعنے نہایت عداوت کے سبب سے کفار قریش حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بجائے محمد کے مذمم کہتے تھے جو محمد کی ضد ہے سو جب آپکو بد کہتے تھے تو یوں کہتے تھے کہ مذمم ایسا کرے اور مذمم انکا نام نہیں اور نہیں معروف ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ اسکے تو ان کی بد گوئی آپ پر نہیں پڑتی بعض عالمون نے کہا کہ استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے اوسنے جو ساقط کرتا ہے حد قذف کو ساتھ تعریض کے اور وے اکثر ہیں برخلاف مالک کے اور جواب دیا ہے اوسنے کہ نہیں واقع ہوا حدیث میں یہ کہ ان پر اسمیں کچھ سزا نہیں بلکہ واقع یہ ہے کہ وے بدلا دی گئی انپر ساتھ قتل وغیرہ کے انتہے اور تحقیق یہ ہے کہ اس حدیث میں حجت نہیں نہ واسطے نفی کے اور نہ اثبات کے اور استنباط کیا ہے اس سے نسائی نے کہ جو ایسا کلام بولے جو طلاق کے معنے کے منافی ہو اور قصد کرے ساتھ اوسکے طلاق کا تو نہیں واقع ہوتی ہے ساتھ اوسکے طلاق جیسا کوئی اپنی عورت کو کہے کہ کہا اور قصد کرے ساتھ اوسکے طلاق کا تو اسپر طلاق نہیں پڑتی سو اسواسطے کہ کہانا اس لائق نہیں کہ تعبیر کیا جاوے ساتھ اوسکے طلاق کسی وجہ سے کہ جیسا کہ ممکن نہیں ہے کہ تعبیر کیا جاوے مذمم کو ساتھ محمد کے کسی وجہ سے (فتح)

بَابُ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ باب ہے اس بیان میں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں یعنے اونکے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا **ف** یعنے مراد ساتھ خاتم کے آپکے ناموں میں خاتم النبیین ہے اور اشارہ کیا طرف اوس چیز کے کہ واقع ہوئے ہیں قرآن میں اور یہ اشارہ ہے طرف اوس چیز کی جو عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور خاتم النبیین ہوں اور مقرر آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں تھے (فتح)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثل

اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی مثل ہے جسنے ایک گھر بنایا تو اوسکو پورا بنایا اور خوب سجایا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اوس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اس اینٹ کا مکان کیون نہ تیار ہوا **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میری مثل اور پہلے پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا سو اوسکو خوب بنایا اور خوب سجایا مگر جگہ ایک اینٹ کی ایک کنارے رہنے دی سو لوگ اسکے گرد گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہ رکھی گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو مین وہ اینٹ ہون اور مین پیغمبرون کو ختم کرنیوالا ہون **ف** بعضے کہتے ہین کہ مشبہ بہ یعنے جسکے ساتھ تشبیہ دی گئی ایک ہے اور مشبہ یعنی جو تشبیہ دیا گیا جماعت ہے پس کسطرح صحیح ہوگی تشبیہ اور جواب اسکا یہ ہے کہ ٹھہرایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیغمبرونکو مانند ایک مرد کی اسواسطے کہ نہین تمام ہوتی مراد آپ کی تشبیہ سے مگر بہ اعتبار کل کے اور اسطرح گھر تمام نہین ہوتا مگر ساتھ جمع ہونے بنیاد کے اور احتمال ہے کہ ہو مراد تشبیہ تمثیلی اور وہ یہ ہے کہ پائی جاوے ایک صفت اوصاف مشبہ سے اور تشبیہ دیجاوے ساتھ مثل انہی کے احوال مشبہ بہ سے تو گویا کہ تشبیہ دی آپنے پیغمبرون کو اور اونکی شریعت کو اور اوس چیز کو کہ بھیجی گئی ساتھ اوسکے لوگون کی ہدایت کرنے تئے ساتھ ایک گھر کے کہ مضبوط کی گئین بنیادین اوسکی اور بلند کی گئی بنا اوسکی اور باقی رہی اس سے ایک جگہ کہ تمام ہوتی ہے ساتھ اوسکے درستی اوس گھر کی اور گمان کیا ہے ابن عربی نے کہ وہ اینٹ جسکیطرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے گھر کی جڑ مین تھی اور اگر وہ نہوتی تو گھر ٹوٹ جاتا اور ساتھ اوسکے تمام ہوتی ہی مراد تشبیہ مذکور سے انتہے اور اگر یہ وجہ منقول ہے تو خوب ہے نہین تو یہ بات لازم نہین ہان ظاہر سیاق سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ ہو اینٹ ایسے مکان مین کہ ظاہر ہو عدم کمال گھر مین ساتھ نہونے اسکے اور البتہ مسلم کی روایت مین ہے کہ مگر جگہ ایک اینٹ کی ایک کنارے مین اوسکے کنارونمین سے پس ظاہر ہوا کہ مراد ساتھ اوسکے یہ ہے کہ وہ مکمل درست کی ہوئی ہے نہین تو لازم آتا ہے کہ امر بدون اسکے ناقص ہو حالانکہ اسطرح نہین پس شریعت ہر پیغمبر کی نسبت اوسکے کامل اور پوری ہے پس مراد اسجگہ نظر طرف اکمل کی ہے بہ نسبت شریعت محمدی کے ساتھ پہلی

شہر یعنیون کاملہ کے اور یہ جو کہا لولا موضع اللبنۃ تو یہ مرفوع ہے بنا بر اسکے کہ مبتدا ہے اور اوسکی خبر محذوف ہے یعنے اگر اینٹ کیجگہ باقی نہوتی جو نقص کا وہم دلاتی ہے تو البتہ بنا گہر کی پوری ہو جاتی اور احتمال ہے کہ لولا تحضیض کیواسطے ہو یعنے ہینٹ کا مکان کیون نہ پورا کیا گیا اور اسحدیث مین بیان کرنا مثل کا ہے واسطے قریب کرنیکے طرف فہمونکی اور یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبرون پر فضیلت ہے اور یہ کہ خدا نے ختم کیا ہے ساتھ آپکے پیغمبرون کو اور پورے کر دیئے ہین ساتھ آپکے احکام دین کے (فتح) بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہے بیان مین وفات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ف بعضے روایتون مین یہ ترجمہ اسجگہ واقع ہوا ہے اور اسکے ثبوت مین نظر ہے اسواسطے کہ اوسکا محل مغازی کا اخیر ہے (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهٗ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انتقال ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور حالانکہ آپکی عمر تریسٹھ برس کی تھی ف اور ظاہر یہ ہے کہ مراد بخاری کی ساتھ وارد کرنے حدیث عائشہ کے یہان بیان کرنا مقدار عمر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کا ہے فقط نہ خاص زمانہ وفات نبوی کا اور وارد کیا ہے اوسکو نامون مین واسطے اشارت کی طرف اوسکی کہ منجملہ صفات آپکی سے نزدیک اہل کتاب کے یہ ہے کہ تحقیق مدت عمر آپکی کی اسیقدر ہے جتنا آپ زندہ رہے و سیاتی بیانہ فی آخر المغازی (فتح) بَابُ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہے بیان مین کنیت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ف کنیت ساتھ پیش کاف کے ہے ماخوذ ہے کنایت سے تو کہتا ہے کنیت عن الامر بکذا جبکہ ذکر کرے تو اوسکو ساتھ غیر اوس چیز کے کہ استدلال کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے اوسپر صریحا اور مقرر مشہور ہو چکے ہین کنیتین واسطے عرب کے یہانتک کہ غالب ہو گئین نامون پر مانند ابیطالب اور ابی لہب وغیرہ کے اور ایک مرد کی ایک کنیت ہوتی ہے اور کبھی بہت ہوتی ہین اور کبھی آدمی نام اور کنیت دونون کے ساتھ مشہور ہوتا ہے اور علم جامع ہے نام اور کنیت اور لقب کو اور مغائر ہین باین طور کہ لقب وہ ہے جو مدح پر دلالت کرے یا مذمت پر اور کنیت وہ ہے جو صادر ہو ساتھ اب اور ام کے اور جو اوسکے سوائے ہے پس وہ اسم ہے اور تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کنیت کئے جاتے ابو القاسم ساتھ اپنے بیٹے قاسم کے اور آپکی اولاد مین قاسم سب سے بڑا تہا اور اسمین اختلاف ہے کہ وہ آپکے پیغمبر ہونیسے پہلے مرگیا تہا یا بعد مرا تہا اور مدینے مین ماریہ کے پیٹ سے آپکے گھر مین ابراہیم پیدا ہوئے اور کچھ بیان اسکا جنازے مین گذر چکا ہے اور انس کی حدیث مین ہے کہ جبریل نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کہا کہ السلام علیکم یا ابا ابراہیم (فتو) **حدثنا** حفص بن عمر ثنا شعبۃ عن حمید عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السوق فقال رجل یا ابا القاسم فالتفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو ایک مرد نے کہا اے ابو القاسم تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر دیکھا سو فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میرے کنیت کو **حدثنا** محمد بن کثیر انا شعبۃ عن منصور عن سالم عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا **حدثنا** علی بن عبد اللہ ثنا سفین عن ایوب عن ابن سیرین قال سمعت ابا ھریرۃ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی ترجمہ اسکا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا **ف** اور اسمین اختلاف ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کنیت کے ساتھ کنیت رکھنی جائز ہے یا نہیں پس مشہور امام شافعی سے منع ہے بنا بر ظاہر ان حدیثوں کے اور بعضے کہتے ہیں کہ خاص ہے یہ حکم ساتھ زمانے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے اب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کنیت کے ساتھ کنیت رکھنی جائز ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ منع خاص ہے ساتھ اوسکے جسکا نام محمد ہوا اور اوسکا مفصل بیان کتاب الادب میں آویگا **باب** بعضی روایتوں میں یہ باب نہیں اور جوڑا ہے اوسکو بعضوں نے طرف پہلے باب کی اور نہیں ظاہر ہوتی ہے مناسبت اسکی واسطے اوسکے اور نہیں لائق ہے کہ پہلے باب سے بجائے فصل کے ہو بلکہ وہ ٹکڑا ہے پہلی حدیث کا **حدثنا** اسحق بن ابراھیم انا الفضل بن موسی عن الجعید بن عبد الرحمن قال رایت السائب بن یزید ابن اربع وتسعین جلدا معتدلا فقال قد علمت ما متعت بہ سمعی وبصری الا بدعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خالتی ذھبت بی الیہ فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی شاک فادع اللہ لہ قال فدعا لی ترجمہ جعید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے سائب بن یزید کو دیکھا چورانوے برس کی عمر میں قوی اور درست مزاج تو سائب نے کہا کہ میں نے معلوم کیا کہ نہیں نفع اوٹھایا میں نے اپنے کان اور آنکھ سے مگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے کہ میری خالہ مجکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو اوسنے کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرا بھانجا بیمار ہے سو آپ اسکے واسطے خدا سے دعا کیجئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے دعا کی **باب** خاتم النبوۃ باب ہے بیان میں مہر نبوت کے

ف یعنی صفت اوسکی کے اور مہر نبوت وہ چیز ہے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون مونڈہون کے
درمیان تھی اور تھی اُن علامتون سے جنکے ساتھ اہل کتاب آپکو پہچانتے تھے اور خاتم النبوۃ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے پیدا ہونیکے وقت موجود نہ تھی بلکہ معراج کی راتمین جب فرشتون نے آپکا پیٹ چاک کیا
اور آپکی دلکو نکالکر زمزم کے پانی سے دہویا پھر اوسکو اپنی جگہ مین رکھکر سیا اور اونپر خاتم النبوۃ کی مہر
کی تو اوسوقت مہر نبوت آپکی پیٹھ مین ظاہر ہوئی **حدثنا** محمد بن عبید اللہ ثنا حاتم
عن الجعید قال سمعت السائب بن یزید قال ذهبت بی خالتی الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وقع فمسح راسی ودعالی
بالبرکة وتوضأ فشربت من وضوئه ثم قمت خلف ظهره فنظرت الی خاتم بین
کتفیه مثل زر الحجلة قال ابن عبید اللہ الحجلة من حجل الفرس الذی بین عینیه
قال ابراهیم بن حمزة مثل رز الحجلة وقال ابو عبد اللہ الصحیح الراء قبل الزای
ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میری خالہ مجکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی تو اوسنے
کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرا بھانجا بیمار ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا
اور پھیر بواسطے برکت کی دعا کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو مینے آپکے وضو کا پانی پیا پھر
مین آپکی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا تو مینے مہر نبوت کو دیکھا جو آپکے دونون مونڈہونکے درمیان تھی
مثل انڈے جانور کی عبید اللہ نے کہا کہ حجلہ ماخوذ ہے حجل فرس سے یعنے گھوڑے کی سفیدی سے
جو اوسکی دونون آنکھون کے درمیان ہے یعنے اوسکی پیشانی پر اور تحقیق وارد ہوئی ہین بیچ صفت
مہر نبوت کے کئی حدیثین جو قریب المعنی ہین وسطے ان حدیثون کے جو اسجگہ مذکور ہین بعضی اونمین
سے مسلم کے نزدیک ہین کہ مہر نبوت کبوتر کے انڈے کیطرح تھی اور ایک روایت مین ہے کہ مثل انڈے
شتر مرغ کے اور ایک روایت مین ہے کہ مثل غلولہ کے گوشت سے اور ایک چیز وارد ہوا ہے کہ اوسپر محمد
رسول اللہ لکھا ہتا یا مانند اسکی پس نہین ثابت ہوئی اوس سے کچھ چیز اور قرطبی نے کہا کہ حدیثین متفق
ہین اسپر کہ مہر نبوت ایک چیز ظاہر تھی سرخ رنگ نزدیک بائین مونڈہے کے جب چھوٹے ہوتے تھے
تو اوسکی مقدار انڈے کے برابر ہوتی تھی اور جب بڑے ہوتے تھے تو ہاتھ کو جمع کرتے تھے اور ایک روایت
مین ہے کہ مہر نبوت بائین مونڈہے کے کنارے پر تھی لیکن اوسکی سند ضعیف ہے علمانے کہا کہ
بھید اسمین یہ ہے کہ دل بائین طرف ہے اور تحقیق وارد ہوا ہے خبر مقطوع مین کہ ایک مرد نے خدا سے
سوال کیا کہ اوسکو شیطان کی جگہ دکہا دے تو دیکھا اوسنے شیطان کو بیچ صورت مینڈک کے نزدیک

باﺋین مونڈہے کے برابر اپنے اور سکے واسطے خرطوم ہے مانند مچھر کے (فتح) **بَاب صِفَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** باب ہے بیان مین صفت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے **ف** یعنے پیدائش آپکی کے اور خو آپکی کے اور اسمین چوبیس حدیثین ہین **حَدَّثَنَا** اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّی اَبُوْبَکْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِیْ فَرَاٰی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَحَمَلَہٗ عَلٰی عَاتِقِہٖ وَقَالَ بِاَبِیْ شَبِیْہٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا شَبِیْہٌ بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَکُ ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے عصر کی نماز پڑہی پہر نکل کر چلے سو حسن کو لڑکون کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو اوسکو اپنے مونڈہے پر اوٹہایا اور کہا کہ میرا باپ قربان ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے علی کے مشابہ نہین اور حضرت علی ہنستے تھے **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ حسین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھے اور وجہ تطبیق کی آئندہ آویگی اور اس حدیث مین فضیلت ابوبکر کی ہے اور محبت اوسکی واسطے قرابتیون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مناقب مین آویگا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتی محبوب ترہین طرف میرے یہ کہ مین اپنی برادری سے سلوک کرون اور اسمین چہوڑنا لڑکے تمیز کرنیوالے کا ہے کہ کہیلے اسواسطے کہ حسن اسوقت سات برس کے تھے اور تحقیق اونہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اور یاد رکہا اور کہیل اوسکی محمول ہے اوس چیز پر جو لائق ہے ساتھ مثل اوسکی کے اس زمانہ مین مباح چیزون سے بلکہ اوس چیز پر کہ اوسمین تمرین ہے اور تفریح ہے اور مانند اسکی (فتح) **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ ثَنَا زُھَیْرٌ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الْحَسَنُ یُشْبِھُہٗ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور حسن آپکے مشابہ تھے یعنے حسن کی صورت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتی تھی **ف** ابو جحیفہ نے بھی اسمین ابوبکر صدیق سے موافقت کی **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِھُہٗ قُلْتُ لِاَبِیْ جُحَیْفَۃَ صِفْہُ لِیْ قَالَ کَانَ اَبْیَضَ قَدْ شَمِطَ وَاَمَرَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثَ عَشَرَ قَلُوْصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَقْبِضَھَا ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور حسن بن علی آپکے مشابہ تھے اسمعیل کہتا ہے کہ مین نے ابو جحیفہ سے کہا کہ میرے واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کر کہا اوسنے تھے سفید رنگ

خاللگر ملے ہوئی تھی سیاہی بالون آپکے کی سفیدی اونکی سے اور حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے واسطے تیرہ اونٹون کا یعنے بطور انعام کے تو قبض کی گئی روح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلے اس سے کہ ہم اونکو قبض کرین **ف** اور ایک روایت مین صریح آچکا ہے کہ جب ابو بکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوئے تو اونہون نے ہمکو بلا کر وہ اونٹنیان دین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو یہ اونٹنیان بطور انعام کے دینے کو فرمایا تھا (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ اَبِیْ جُحَيْفَةَ السُّوَائِیِّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلٰى الْعَنْفَقَةِ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور مین نے آپکے نیچے کے لب کے تلے سفیدی دیکھی **حَدَّثَنَا** عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَاَيْتَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِیْ عَنْفَقَتِهٖ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ ترجمہ حریز بن عثمان سے روایت ہے کہ اوسنے عبد اللہ بن بسر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مصاحب سے پوچھا کہ بھلا بتلا تو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بڈہے تھے اوسنے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نیچے کے لب مین چند بال سفید تھے **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ مینے عبد اللہ بن بسر کو حمص مین دیکھا اور لوگ اوس سے مسئلے پوچھتے تھے اور مین لڑکا تھا تو مین نے کہا کہ کیا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بڈہے تھے یا جوان تھے تو وہ ہنسنے لگے مین نے کہا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے اوسنے کہا کہ آپ اسقدر کو نہین پونچے اور انس کی حدیث مین ہے کہ صرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کن پٹیون مین کچھ بال سفید تھے اور انکی تطبیق آیندہ آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنِیْ اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِاَبْيَضَ اَمْهَقَ وَلَا اٰدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَقُبِضَ وَلَيْسَ فِیْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيْعَةُ فَرَاَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهٖ فَاِذَا هُوَ اَحْمَرُ فَسَاَلْتُ فَقِيْلَ اَحْمَرَّ مِنَ الطِّيْبِ ترجمہ ربیعہ سے روایت ہے کہ مین نے انس سے سنا حضرت کی صفت بیان کرتے تھے کہا کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد لوگو مین نہ بہت لنبے تھے اور نہ بہت چھوٹے روشن اور چمکتا تھا رنگ اونکا اور نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

[illegible]

هلال عن ربیعة بن ابی ع

نہایت سفید رنگ تھے چونہ کی مانند جس مین کچھہ سرخی نہ ہو اور نہ نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سفید گندم
گون تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بال نہ بہت گنگرالے تھے اور نہ بہت سیدھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرد تھے
کہ آپ پر وحی اوتاری گئی اور حالانکہ آپ چالیس برس کے تھے سو دس برس مکے مین رہے آپ پر وحی اترتی تہی
اور دس برس مدینے مین اور آپکی روح قبض ہوئی اور آپکی سر اور داڑہی مین بیس بال سفید نہ تہے ربیعہ نے کہا کہ
مینے آپکا ایک بال دیکھا پس ناگہان وہ سرخ تہا مینے اسکا سبب پوچھا تو کسی نے کہا خوشبو لگانے سے سرخ ہو گیا تہا
ف بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے مائل تہے سفیدی
آپکی طرف گندم گونی کے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سپید رنگ تھے آپکا بدن اور گوشت سرخ
تہا اور ایک روایت مین ہے کہ گندم گون تھے مائل بسفیدی اور مجموع روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مراد ساتھہ گندم
گون ہونے کے سرخی ہے جو سفیدی سے ملی ہو اور مراد ساتھہ سفیدی مثبت کے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے حق مین جسکا ثبوت آیا ہے وہ چیز ہے جو سرخی سے ملی ہو اور منفی وہ ہے جو سرخی سے نہ ملے ہو
اور یہی ہے جسکے رنگ کو عرب برا جانتے ہین اور اوسکا نام امہق رکہتے ہین علاوہ اسکے یہ ممکن ہے توجیہ اوسکی یا نیطور
کہ مراد ساتھہ امہق کے سبز رنگ ہے کہ نہ اوسکی سفیدی نہایت مین ہو اور نہ سمرت اور نہ حمرت اور بیہقی نے
کہا کہ جو بدن آپکا ظاہر تھا وہ مائل بسرخی تھا اور جو کپڑون کے تلے تہا وہ نہایت سفید تہا چمکتا ہوا اور یہ
جو کہا کہ آپ چالیس برس کے تھے تو مالک کی روایت مین ہے کہ چالیس کے سر پر اور یہ سوائے اسکے
نہین کہ تمام ہوتا ہے بنا بر اس قول کے کہ آپ پیغمبر ہوئے اوس مہینے مین جسمین پیدا ہوئے اور مشہور نزدیک
جمہور علما کے یہ ہے کہ وہ مہینے ربیع الاول مین پیدا ہوئے اور رمضان کے مہینے مین پیغمبر ہوئے بنا بر
اسکے کہا جاویگا کہ جب وہ پیغمبر ہوئے اسوقت ساڑہے چالیس برس کے تہے یا ساڑہے اونتالیس برس
کے سو جو چالیس برس کہتا ہے وہ کسر کو لغو کرتا ہے یا جبر کرتا ہے لیکن مسعودی اور ابن عبد البر نے کہا
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ربیع الاول کے مہینے مین پیغمبر ہوئے بنا بر اوسکے پس ہونگے واسطے آپکے چالیس
برس برابر اور بعضے کہتے ہین کہ چالیس برس سے دس دن اوپر تھے اور بعضے کہتے ہین کہ بیس دن زیادہ تہے اور یہ
جو کہا کہ مکے مین دس برس رہے تو اوسکا مقتضا یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساٹھ برس زندہ رہے
اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ آپ تریسٹھ برس زندہ رہے اور یہ موافق ہے واسطے حدیث عائشہ
کے جو ابہی گذر چکی ہے اور یہی قول ہے جمہور کا اور اسماعیلی نے کہا کہ ضرور ہے کہ ایک عدد صحیح ہو اور تطبیق
دی ہے اوسکے غیر نے ساتھہ لغو کرنے کسر کے اور اوسکی باقی شرح وفات مین آویگی اور ایک روایت
مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ٹہوڑی مین بیس بال سفید تھے اور ایک روایت مین ہے کہ بقدر بیس

کے سفید بال تھے اور عبداللہ بن بسر کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سفید بال دس سے زیادہ نہ تھے لیکن خاص کیا اونے اوسکو ساتھ لب بنچی کی پس حمل کیا جاویگا زائد اوس چیز پر جو آپکے کن پٹیون مین تھے جیسا کہ براکی حدیث مین ہے لیکن انس سے روایت ہے کہ آپکی ٹھوڑ یکے سفید بال بیس کو نہین پونچے اور ایک روایت مین ہے کہ نہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی مین سفید بال مگر سترہ یا اٹھارہ اور ایک روایت مین ہے کہ نہین گنے مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سر اور داڑھی مین مگر چودہ بال اور ایک روایت مین سترہ بال کا ذکر آیا ہے اور ایک روایت مین انس سے آیا ہے کہ کسی نے اونسے پوچھا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہی کہ مینے آپکے بال رنگدار دیکھے ہین تو انس نے کہا کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ یہ تو خوشبو کا رنگ تھا جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالون کو لگائی جاتی تھی (فتح)

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ بہت لنبے تھے اور نہ بہت چھوٹے اور نہ نہایت سفید رنگ تھے چونہ کی مانند اور نہ نہایت گندم گون تھے مائل بسیاہی اور نہ آپکے بال بہت گنگرالے تھے اور نہ بہت سیدہے نیچے لٹکے ہوئے پیغمبر کیا آپکو خدا نے چالیس برس کے سر پر سو آپ دس برس[۱] مکے مین رہے اور دس برس مدینے مین اور خدا نے آپکی روح قبض کی اور نہ تھے آپکے سر او داڑھی مین بیس بال سفید **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُمْ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ترجمہ برا سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ تر خوبصورت لوگونمین اور زیادہ تر خوب خلق اونمین تھے نہ بہت دراز قد تھے اور نہ بہت چھوٹے بلکہ بمیانہ قد تھے **ف** پہلے جملے مین اشارہ ہے طرف حسن حسی کی اور دوسرے مین اشارہ ہے طرف حسن معنوی کے اور انس کی روایت مین ہے کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہایت خوب صورت لوگونمین اور نہایت دلاور لوگونمین اور نہایت سخی لوگونمین پس جمع کیا تینون قوتون کی صفات کو عقلیہ اور غضبیہ اور شہوانیہ کو پس شجاعت دلالت کرتی ہے قوت غضبیہ پر اور جود دلالت کرتی

[۱] یعنی بعد پیغمبر ہونے کے ۱۲

ہے قوت شہوانیہ پر اور حسن تابع ہے واسطے اعتدال مزاج کے جو چاہتی ہے صفائی نفس کو جسکے ساتھ حاصل ہوتی ہے جودت طبع کی جو دلالت کرتی ہے عقل پر پس وصف کی گئی ساتھ حیثیت کے تمام صفتوں میں اور جہاد میں جبیر بن مطعم کی حدیث سے گذر چکا ہے کہ پھر نہ پاؤ تم مجھکو بخیل اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل پس اشارہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ عدم جبن کے طرف کمال قوت غضبیہ کے اور وہ شجاعت ہے اور ساتھ عدم کذب کے طرف کمال قوت عقلیہ کے اور وہ حکمت ہے اور ساتھ عدم بخل کے طرف کمال شہوانیہ کے اور وہ جود ہے اور یہ جو کہا کہ نہ بہت دراز قد تھے تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی لنبا آدمی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ چلتا تھا مگر آپ اوس سے دراز قد ہو جاتے تھے اور اکثر اوقات دو مرد دراز قد کے آپکے اِدہر اودہر چلتے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونسے دراز قد ہو جاتے تھے پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوتے تھے تو اونکو دراز قد کہا جاتا تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میانہ قد کہا جاتا تھا (فتح) **حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَیْمٍ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِنَّمَا كَانَ شَیْئٌ فِیْ صُدْغَیْهِ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہ مینے انس سے پوچھا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے اوسنے کہا نہیں سوائے اسکے نہیں کہ آپکی کن پٹیوں میں کچھ بال سفید تھے **ف** صدغ وہ جگہ ہے جو آنکھ اور کان کے درمیان ہے اور جو بال سر سے اوس جگہ میں لٹکتے ہوں کبھی اونکو بھی صدغ کہتے ہیں اور یہ مخالف ہے واسطے حدیث سابق کے کہ سفید بال آپکی نیچے کی لب میں تھے اور وجہ تطبیق وہ ہے جو مسلم میں انس سے روایت ہے کہ نہیں خضاب کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ تھے سفید بال آپکے نیچے کی لب میں اور دونوں کن پٹیوں میں اور سر میں متفرق اور اوسکے مجموع سے معلوم ہوا کہ جو بال سفید آپکی نیچے کی لب میں تھے وہ زیادہ تھے اون بالوں سے جو اوسکے سوائے اور جگہ تھے اور مراد انس کی یہ ہے کہ نہ تھے آپکی بالونمیں وہ چیز جو محتاج ہو طرف خضاب کی اور یہ ایک روایت میں صریح آچکا ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ مینے انس سے پوچھا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے اوسنے کہا کہ خضاب کی حد کو نہیں پہونچے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر میں آپکے سر کے سفید بال گننے چاہتا تو گن سکتا اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ تیل لگاتے تھے تو آپکے سفید بال ظاہر ہوتے تھے اور جب تیل نہ لگاتے تھے تو سفید بال ظاہر ہوتے تھے اور ابی رمثہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سفید بال مہندی سے رنگے ہوئے دیکھے اور یہ موافق ہے واسطے قول ابن عمر کے کہ مینے حضرت صلے اللہ

علیہ وسلم کو دیکھا زردی سے خضاب کرتے تھے اور یہ بحث مین پہلے گذر چکا ہے اور تطبیق درمیان اوسکے اور درمیان حدیث انس کے یہ ہے کہ حمل کیجاوے نفی انس کی اوپر غلبے سفید بالون کے یہانتک کہ محتاج ہون طرف خضاب کے اور یہ اتفاق نہین ہوا کہ انس نے آپکو خضاب کرتے دیکھا ہو اور جو خضاب کو ثابت کرتا ہے اوسکی حدیث محمول ہے اسپر کہ یہ آپ نے بیان جواز کیواسطے کیا اور اوسپر ہمیشگی نہین کی اور جو عائشہ سے روایت ہے کہ نہین معیوب کیا خدا نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ سفید بالون کے تو مراد عائشہ کی یہ ہے کہ ان سفید بالون سے آپکا کچھ حسن نہین بگڑا تھا اور انکار کیا ہے احمد نے انس کے انکار سے کہ آپنے خضاب نہین کیا اور مالک بہی انکار مین انس کے موافق ہے (فتح) **حدثنا** حفص بن عمر ثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق عن البراء بن عازب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مربوعا بعید ما بین المنکبین لہ شعر یبلغ شحمۃ اذنیہ رأیتہ فی حلۃ حمراء لم ار شیئا قط احسن منہ و قال یوسف بن ابی اسحاق عن ابیہ الی منکبیہ ترجمہ براسے روایت ہے کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد اور آپکے دونو مونڈہون کے درمیان بہت فرق تہا یعنے پیٹھ کے اونچی طرف بہت چوڑی تہی اور سینہ بہت کشادہ تہا آپکے سر پر بال تہے جو آپکے کانون کی لو کو پہونچتے تہے مینے آپکو سرخ جوڑے مین دیکھا کہ مین نے کبھی کوئی چیز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر خوبصورت نہین دیکھی اور یوسف نے روایت کی ہے کہ آپکے بال مونڈہون تک تہے **ف** اور دونون لفظ آپسمین مغایر مین اور جواب یہ ہے کہ اکثر بال آپکے کن پٹیون تک تہے اور جو اونسے نیچے لٹکتے تہے وہ مونڈہونکے متصل تہے یا محمول ہین دو حالتون پر اور تحقیق واقع ہوئی ہے نظیر اوسکی مسلم مین انس کی حدیث سے کہ آپکے بال کانون اور مونڈہون کے درمیان تہے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ کے بال کانون سے ٹہرتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ نصف کانون تک تھے اور محمول ہے اوس توجیہ پر جو مینے پہلے بیان کی یا محمول ہے احوال متغائرہ پر اور عائشہ سے روایت ہے کہ تھے بال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زیادہ وفرہ سے اور کم جمہ سے اور ترمذی وغیرہ مین ہے کہ پس نہ بڑھتے تہے بال آپکے کن پٹیون سے جبکہ اونکو وفرہ کرتے تہے پس یہ قید تائید کرتی ہے تطبیق پہلی کی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال چار زلفان تہین (فتح) **حدثنا** ابو نعیم ثنا زھیر عن ابی اسحاق ھو السبیعی قال سئل البراء اکان وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل السیف قال لا بل مثل القمر ترجمہ سبیعی سے روایت ہے کہ کسی نے براسے پوچھا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تہا برا نے کہا نہین بلکہ چاند

ف زلف کانون تک اور جمہ مونڈہون تک اور وفرہ کانون کی لو تک

کیطرح تھا ف شاید سائل کی مراد تھی کہ آپکا چہرہ تلوار کیطرح لنبا ہے سو براء نے اوس پر رد کیا کہ نہین بلکہ چاند کیطرح تھا یعنے گول تھا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ وہ تلوار کیطرح تھا چمک مین تو اوسنے کہا کہ نہین بلکہ اوس سے بھی زیادہ تھا اور عدول کیا طرف چاند کی اسواسطے کہ وہ دونون صفتون کو جامع ہے چمک کو بھی اور گول ہونے کو بھی اور ایک روایت مین ہے کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کیطرح تیز تھا اور یہ تائید کرتی ہے پہلی وجہ کی اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اوس سے کہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کیطرح تھا اوس نے کہا کہ نہین بلکہ مثل سورج اور چاند کی گول تھا اور سواے اسکے کچھ نہین کہ گول کہنا واسطے تنبیہ کرنیکے اس پر اوسنے دونون صفتون کو جمع کیا اسواسطے کہ قول دسکا مثل السیف احتمال ہے کہ مراد ساتھ اوسکے طول ہو یا چمک ہو تو مسئول نے اوسپر سخت رد کیا اور چونکہ عرف جاری ہے اسمین کہ سورج کے ساتھ تشبیہ دینے سے اکثر اوقات صرف چمک اور روشنی ہی مراد ہوتی ہے اور چاند کی ساتھ تشبیہ دینے سے صرف ملاحت مراد ہوتی ہے سواے غیر اوسکے کے تو اوسنے مستدیرا کہا یعنے گول واسطے اشارت کے طرف اوسکی کہ مراد اوسکی تشبیہ دینی ہے ساتھ دونون صفتون کے یعنے حسن اور گولائی کے معا اور احمد نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نہین دیکھی مین نے کوئی چیز زیادہ تر خوبصورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے آفتاب آپکے چہرے مین جاری ہے طیبی نے کہا کہ تشبیہ دی آفتاب کے چلنے کو آسمان مین ساتھ چلنے سورج کے آپکے چہرہ مین اور اسمین عکس تشبیہ کا ہے واسطے مبالغہ کے اور احتمال ہے کہ ہو باب تناہی تشبیہ سے اور ٹھہرا لیا چہرہ آپکا قرارگاہ واسطے آفتاب کے اور ہمدان کی ایک عورت سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا راوی کہتا ہے کہ مینے اوس سے کہا کہ میرے واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کر اوس نے کہا کہ چودھوین رات کے چاند کی مانند تھے مینے نہ آپسے پہلے کوئی دیکھا اور نہ پیچھے اور ایک روایت مین ہے کہ اگر تو حضرت کو دیکھے تو البتہ دیکھے آفتاب نکلا ہوا یعنے روشنی اور جلا مین زیادہ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ بِالْمَصِّيْصَةِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ اِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ تَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْاَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يَاْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهِمَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ فَاِذَا هِيَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ اَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سخت گرمی مین بطحا کیطرف

نکلے سو آپنے وضو کیا پہر ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑہی اور آپکے آگے سترہ نیزہ تہا اور دوسری روایت
مین اتنا زیادہ ہے کہ اوسکے پیچہے سے عورت گذرتی تھی اور لوگ کھڑے ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے دونون ہاتھ پکڑکر اپنے موہون پر ملنے لگی اور ابو جحیفہ نے کہا سو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ
پکڑکر اپنی مونہہ پر رکہا تو اچانک وہ سرد تر تہا برف سے اور زیادہ تر خوشبو دار تہا مشک کی خوشبو سے
ف اور بیہقی وغیرہ نے وائل بن حجر سے روایت کی ہے کہ تھا مین مصافحہ کرتا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے یا چہوتا میرا بدن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن سے تو پہچانتا مین اوسکو بعد اوسکے اپنے ہاتھ مین تین دن
تاثیر اوسکی اور طلبت زیادہ تر خوشبودار تہے مشک کی خوشبو سے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پیا پہر اوسمین
کلی کی پہر اوسکو کوئین مین ڈالا تو اوس سے مشک کی خوشبو اوٹہی اور مسلم مین ہے کہ ام سلیم نے آپکا پسینہ
ایک شیشی مین جمع کیا اور اسکو خوشبو مین ڈالا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ پسینہ آپکا نہایت خوشبودار تہا
اور طبرانی وغیرہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی
اپنی بیٹی کے جہیز مین اور نہ تہی پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کچہہ چیز تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک
شیشہ منگوایا اور اسمین اپنا پسینہ ڈالا اور فرمایا کہ اوسکو حکم کر کہ خوشبو ملے ساتھ اوسکے سو جب وہ اوسکو
لگاتی تہی تو مدینے والے اوسکی خوشبو کو پا سونگہتے تہے تو نام رکہا گیا اونکے گھر کا طہ خوشبو والون کا اور ایک
روایت مین انس سے ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے کی کسی راہ مین گذرتے تہے تو اوس راہ سے
مشک کی خوشبو آتی تہی تو لوگ کہتے تہے کہ یہان سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گذرے (فتح) حَدَّثَنَا
عَبْدَانُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ
جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
کہ تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ تر سخی سب لوگونمین اور تہی بہت سخاوت کرتے رمضان کے مہینے
مین جبکہ ملاقات کرتے آپسے جبریل اور جبریل رمضان کی ہر رات مین آپ سے ملاقات کیا کرتے تہے
سو آپسے قرآن کا دور کرتے تھے سو مقرر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت سخاوت کرنیوالے تہے ساتہ مال
کے یا بہلائی کے ہوا چہوٹی ہوئی سے ف اس حدیث کی شرح روزے مین گذر چکی ہے اور غرض
اوس سے یہان صفت کرنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھ سخاوت کے (فتح) حَدَّثَنَا

حدثنا يحيى بن موسى ثنا عبد الرزاق ثنا ابن جريج اخبرني ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها مسرورا تبرق اسارير وجهه فقال الم تسمعي الى ما قال المدلجي لزيد واسامة وراى اقدامهما ان بعض هذه الاقدام من بعض ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس پاس اندر آئے اسحالمین کہ خوش تھے آپکا چہرہ چمکتا تہا تو فرمایا کہ کیا تو نے نہین سنا جو مدلجی نے زید اور اسامہ سے کہا اور دونون کے قدم دیکھے کہا کہ بعض ان قدمون کا بعضے سے ہے یعنے ان دونون پاؤن والون مین نسبت پدری اور پسری کی ہے ف اسحدیث کی شرح فرائض مین آویگی۔ اور غرض اوس سے یہ ہے کہ آپکا چہرہ چمکتا تہا (فتح) حدثنا یحیی بن بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبد الرحمن ابن عبد اللہ بن کعب ان عبد اللہ بن کعب قال سمعت کعب بن مالک یحدث حین تخلف عن تبوک فلما سلمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبرق وجھہ من السرور وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجھہ حتی کانہ قطعۃ قمر وکنا نعرف ذلک منہ ترجمہ عبد اللہ بن کعب سے روایت ہو کہ مینے کعب بن مالک سے سنا حدیث بیان کرتا تہا جبکہ پیچھے رہا جنگ تبوک سے سو جب مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آپکا چہرہ خوشی سے چمکتا تہا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ جب آپ خوش ہوتے تو آپکا چہرہ روشن ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے اور تھے ہم پہچانتے خوشی کو آپکے چہرے کی روشنی سے یعنے جب آپکا چہرہ روشن ہوتا تہا تو ہم پہچان جاتے تہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہین ف یہ جو کہا کہ جیسے وہ ٹکڑا ہے چاند کا تو مراد وہ جگہ ہے جس مین خوشی ظاہر ہوتی تہی اور وہ پیشانی آپکی ہے پس اسواسطے کہا ٹکڑا چاند کا اور احتمال ہے کہ ٹکڑے سے مراد خود چاند ہو اور جبیر بن مطعم سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف التفات کیا اپنے منہ سے مثل ٹکڑے چاند کی پس یہ محمول ہے اوپر صفت اوسکی وقت التفات کے (فتح) حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت من خیر قرون بنی ادم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ زمانے والون سے ایک زمانے والون کے بعد دوسرے زمانے والون سے یہانتک کہ مین اون زمانے والون سے ہوا جن سے ہوا ف قرن ایک زمانے کے ہم عصر لوگون کو کہتے ہیں بعضے کہتے ہین کہ سو برس کا

قرن ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ستر برس کا ہوتا ہے اور بعضے کچھ اور کہتے ہین پس حکایت کیا ہے ابن جوزی
حربی نے اختلاف کو دس برس سے ایک سو بیس برس تک پھر تعاقب کیا سب کا اور کہا کہ جسکو مین دیکھتا
ہون یہ ہے کہ قرن ہر امت ہے کہ ہلاک ہووے یہانتک کہ نہ باقی رہے اونمین سے کوئی اور یہ حدیث
کی شرح مناقب مین آوچکی (فتح) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ
الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ
أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چھوڑتے اپنے بالون کو یعنے اپنی
پیشانی کے بالون کو اپنے ماتھے پر بدون مانگ نکالنے کے یون ہی چھوڑ دیتے تھے اور مشرکون کا
دستور تھا کہ اپنے سر مین مانگ نکالتے تھے اور یہود اور نصارے اپنے بالون کو چھوڑتے تھے
بدون مانگ نکالے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکھتے
تھے اوس چیز مین جسمین آپکو کچھ حکم نہوتا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مین مانگ نکالی
ف علماء نے کہا کہ مراد چھوڑنا بالونکا ہے ماتھے پر اور پکڑنا اونکا مانند چوٹی کی اور یہ جو کہا کہ پھر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگ نکالی یعنے اپنے سر کے بال اپنے سر کے دونون طرف ڈالے پس نہ ڈالی
اونمین سے کوئی چیز اپنے ماتھے پر اور عائشہ سے روایت ہے کہ مانگ نکالی مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
یعنے آپکے سر کے بالون مین آپکی چوٹی سے اور تھے دوست رکھتے اہل کتاب کی موافقت کو یعنے جبکہ بت
پرست بہت تھے اوس چیز مین جسمین آپکو کچھ حکم نہوتا یعنے جو آپکی شرع کے مخالف نہوتا اسواسطے کہ اہل
کتاب آپکے زمانہ مین تمسک کرنیوالے تھے ساتھ باقی شریعتون پہلے رسولون کے پس تھی موافقت اونکی محبوب تر
آپکو بت پرستون کی موافقت سے پھر جب اکثر بت پرست مسلمان ہو گئے تو دوست رکھی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے مخالفت اہل کتاب کی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اوسکے اسپر کہ پہلے پیغمبرونکی
شرع ہماریواسطے شرع ہے جبکہ نہ وارد ہوئی ہو ہماری شرع مین وہ چیز کہ اوسکے مخالف ہو اور تعاقب کیا گیا ہے
ساتھ اسکے کہ تعبیر کی ہے راوی نے ساتھ محبت کے اور اگر اسطرح ہوتا تو البتہ تعبیر کرتا ساتھ وجوب
کے اور بر تقدیر تسلیم کی پس نفس حدیث مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر اوس سے رجوع
کیا (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّکَانَ
یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نہ بالطبع فحش گو تھے اور نہ قصداً فحش کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہ ہی کہ جو خو
اور عادت مین بہتر ہو **ف** یعنے فحش بات کہنا نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین پیدائشی تھا اور نہ کسب کیا ہوا اور
ترمذی مین ابی عبد اللہ جدلی سے روایت ہی کہ مین نے عائشہ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خو کا حال پوچھا تو عائشہ
نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ پیدائشی فحش گو تھے اور نہ بتکلف فحش گو تھے اور نہ بازارون مین چلاتے تھے یعنے جیسے
کہ عوام کی عادت ہی اور نہ بدلا لیتے تھے برائی کا ساتھہ برائی کے ولیکن معاف کرتے تھے یعنے باطن مین اور درگذر کرتے
تھے یعنے ظاہر مین اور ایک روایت مین ہی کہ نہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم برا کہنے والے اور نہ فحش گو اور نہ لعنت
کرنیوالے اور کسی پر غصہ کرنیکے وقت کہتے تھے کیا ہوا اسکو خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی اور ایک روایت مین ہی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کسی کے روبرو ایسی بات نہ کہتے تھے کہ اسکو بری معلوم ہو اور ایک روایت مین ہی کہ جب آپکو کسی کیطرف سے کچہہ بات
پہنچتی تو نہ فرماتے تھے کیا حال ہی فلانے کا بلکہ فرماتے کہ کیا حال ہی ان لوگون کا جو ایسا ایسا کہتے ہین اور حسن خلق کے معنے
مین اختیار کرنا فضائل کا اور چہوڑنا رذائل کا اور احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے سوا اسکے کچہہ نہین کہ
اللہ نے مجھکو پیغمبر کر کے بہیجا واسطے تمام کرنے نیک خلقوں کے اور بھلے کامون کے اور صفیہ سے روایت ہے کہ نہین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر خوشخو کوئی نہین دیکہا اور عائشہ سے روایت ہی کہ آپکا خلق قرآن تھا ناراض ہوتے تھے واسطے
ناراضی اوسکی کے اور راضی ہوتے تھے اوسکی رضامندی سے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَنَا مَالِکٌ
عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَہُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ وَمَا
انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَہَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ بِہَا ترجمہ
عائشہ سے روایت ہی کہ نہین اختیار دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دو کامون مین کبہی مگر کہ لیا آپنے دونون مین سے آسان تر
کو جب تک کہ وہ کام آسان موجب گناہ نہو پس اگر وہ کام گناہ کا موجب ہوتا تو اس کام سے نہایت دور ہوتے
اور آپ اپنی جان کیواسطے کبہی بدلا نہین لیا مگر یہ کہ کیجاوے وہ چیز کہ حرام کیا ہے اللہ نے کرنا اوسکا پس سزا دیتے تہے
اوسکیواسطے اللہ کے یعنے نہ کسی اور غرض کے لئے **ف** امرون سے مراد دنیا کے کام ہین اسواسطے کہ دین کے کامون
مین کوئی گناہ نہین اور یہ اختیار عام ہے کہ خدا کیطرف سے ہو یا مخلوق کیطرف سے اور یہ جو کہا جب تک کہ وہ کام گناہ نہو یعنے اگر
گناہ ہوتا تو اوسوقت سخت تر کو اختیار کرتے تھے اور یہ اختیار دینا اگر خلق کیطرف سے ہو تو ظاہر ہے یعنے اسمین کوئی
اشکال نہین اور اگر خدا کیطرف سے ہو تو اسمین اشکال ہے اسواسطے کہ تخییر جائز دو کامونکے درمیان ہوتی ہے لیکن جب

یعنی مجھکو مبعوث کرکے اور بھیجکر [illegible]

حمل کرین ہم اوسکو اوس چیز پر جو پونچاوے طرف گناہ کی تو ممکن ہی یہ بانیطور کہ ختیار دی آپکو اللہ درمیان
اوس چیز کے کہ کہولی جاوے اوپر آپکے زمین کے خزانون سے وہ چیز کہ اوسکے ساتھ مشغول ہونیسے خوف
ہو کہ مثلا عبادت کیواسطے فراغت حاصل نہ ہو اور درمیان اسکے کہ نہ دیا جاوے آپکو دنیا کے مال سے
مگر بقدر ضرورت کے پس اختیار کرین آپ قدر ضرورت کو یعنے قوت لایموت کو اگرچہ فراخی مال کی
آسان تر ہے اوس سے اور گناہ بنابر اسکے نسبتی امر ہے اوس سے خطا مراد نہین واسطے ثابت ہونے عصمت
کے واسطے آپکے اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان کیواسطے کبھی بدلا نہین لیا
نہ . . . . تو مراد خاص اپنی جان کیواسطے ہے پس نہ وارد
ہوگا اس پر اعتراض کہ حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے عقبہ بن ابی معیط
اور ابن خطل وغیرہ کے جو آپکو ایذا دیتے تہے اسواسطے کہ وہ باوجود اسبات کے خدا کے حرام کامون کو
کرتے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ نہ بدلا لیتے تھے جبکہ ایذا دیجاتی آپکو بغیر اوس سبب کے
جو کفر کے طرف نکالے جیسا کہ معاف کیا آپ نے اوس گنوار سے جسنے آپ پر آواز بلند کی تھی اور
دوسرے سے جسنے آپ کی چادر کھینچی تھی یہانتک کہ آپکے مونڈہے مین اوسکا اثر ہوا اور حمل کیا ہے داودی
نے عدم انتقام کو اوس چیز پر جو خاص ہے ساتھ مال کے اور اوپر آبرو کے پس تحقیق بدلا لیا آپ نے
اوس شخص سے جو آپکی آبرو کو پونچا اسیطرح کہا ہے اوسنے یعنے اوسنے اوسکو خاص کیا ہے اور تحقیق روایت
کی حاکم وغیرہ نے یہ حدیث دراز ابتدا اوسکی یہ ہے کہ نہین لعنت کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی
مسلمان کو اوسکا صریح نام لیکر اور نہ کبھی اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو مارا مگر یہ کہ خدا کی راہ مین اوسکو مارتے
تھے اور کبھی کسی نے آپسے کوئی چیز نہین مانگی مگر آپنے اوسکو دی مگر یہ کہ وہ چیز گناہ کا سبب ہو
اور نہین بدلا لیا آپ نے واسطے نفس اپنے کے کسی چیز کا مگر یہ کہ خدا کی حرام چیزین کیجاتین پس بدلا
لیتے تہے واسطے اللہ کے اور ایک روایت مین تنہا اوسکے یہ ہے کہ اگر کوئی ذرہ بہی حرام کی چیز کرتا
تہا تو نہایت غضبناک ہوتے تہے اور اس حدیث مین رغبت دلانا ہے اسپر کہ مشکل چیز کو نہ لیا جاوے
بلکہ تہوڑی آسان چیز کے ساتھ قناعت کیجاوے اور چہوڑنا چاہیا اوس چیز کا کہ نہین بغیر اوسکے ہوا ہے
طرف اوسکے اور پکڑا جاتا ہے اس سے بلانا طرف اخذ رخصتون کے جبتک کہ اوسمین جمع ظاہر نہو اور
اسمین رغبت دلانا ہے معاف کرنے پر مگر خدا کے حقوق مین اور نیز اسمین بلانا ہے طرف امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کے اور محل اوسکا وہ ہے جبتک کہ نہ پونچاوے طرف اوس چیز کے کہ سخت تر
ہے اوس سے اور اسمین ترک کرنا حکم کا ہے واسطے اپنے نفس کے اگرچہ حاکم اوس پر قادر ہو بانیطور

فوقع الناس علیہ یاخذون منہ ثم دخل فاخرج العنزۃ وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانی انظر الی وبیض ساقیہ فرکز العنزۃ ثم صلی الظہر رکعتین و العصر رکعتین یمر بین یدیہ الحمار والمرأۃ ترجمہ ابو جحیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ مین بیچ قصد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچا اور آپ ابطح مین تھے ایک قبے مین سخت گرمی مین سو بلال رض نکلے اور نماز کے واسطے اذان کہی پہر اندر گئے اور حضرت صلعم کے وضو کا بچا پانی باہر لائے تو لوگ اوسپر گرے اوس سے پانی لیتے تھے پہر بلال اندر گئے اور نیزہ نکالا اور حضرت صلعم نکلے جیسے کہ مین آپکی پنڈلیون کی چمک کیطرف دیکھتا ہون تو بلال نے نیزہ گاڑا پہر حضرت صلعم نے ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعتین پڑہین آپکے آگے سو گدہا اور عورت گذرتی تہے ف یہ حدیث نماز کے بیان مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہان یہ قول ہے کہ جیسے مین آپکی پنڈلیون کیطرف دیکھتا ہون اور ابطح وہ جگہہ ہے جو مکے سے باہر ہے جب حاجی منا سے لوٹتے ہین تو اوسمین ٹہیرتے ہین (فتح) حدثنا الحسن بن الصباح البزار ثنا سفیان عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ وقال اللیث ثنی یونس عن ابن شہاب انہ قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ انہا قالت الا یعجبک ابا فلان جاء فجلس الی جانب حجرتی یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسمعنی ذلک وکنت اسبح فقام قبل ان اقضی سبحتی ولو ادرکتہ لرددت علیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم ترجمہ عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلام کیا کرتے تہے ایسا کہ اگر کوئی اوسکو گنے تو گن لیوے اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ کیا تو تعجب نہین کرتا فلانے کے باپ سے کہ آیا اور میرے حجرے کی ایکطرف بیٹہکر حضرت صلعم سے حدیث بیان کرنے لگا مجکو یہ حدیث سناتا تہا اور مین نفل پڑہتی تہی سو وہ اوٹھہ کہڑا ہوا پہلے اس سے کہ مین اپنے نفل تمام کرون اور اگر مین اوسکو پاتی تو البتہ اوسپر رد کرتی کہ حضرت صلعم نہ کلام کرتے تہے پے درپے جیسے کہ تم پے در پے کلام کرتے ہو کہ تمہارے الفاظ نہایت ملے ہوئے ہوتے ہین یعنے بلکہ کلام آپکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا تا کہ نہ مشتبہ ہو سننے والے پر اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلعم کا کلام جدا جدا تہا کہ سمجہتے تہے اوسکو دل اور مراد فلانے کے باپ سے ابو ہریرہ ہین اور ابو ہریرہ کی طرف سے عذر یہ بیان کیا گیا ہے کہ اونکی روایت بہت وسیع تہی اور جو حدیثین اونکو یاد تہین وہ بہت تہین پس نہ قادر ہوتے تہے مہلت پر نزدیک ارادے حدیث بیان کرنے کے (فتح) باب

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنام عینہ ولا ینام قلبہ رواہ سعید بن میناء عن جابر عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ باب ہے اس بیان مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی اور آپ کا
دل نہین سوتا تھا روایت کیا ہے سعید بن مینا نے جابر سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اسکی
شرح آئندہ آویگی **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن سعید المقبری عن ابی سلمۃ بن
عبد الرحمن انہ سال عائشۃ کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان
یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربع رکعات فلا تسال عن حسنہن
وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسال عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثا فقلت یا رسول اللہ تنام
قبل ان توتر قال تنام عینی ولا ینام قلبی **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے کہ اونے عائشہؓ سے پوچھا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان کے مہینے مین کسطرح تھی تو عائشہؓ نے کہا کہ گیارہ رکعتون سے زیادہ نہین
پڑھتے تھے نہ رمضان مین اور نہ اوسکے غیر مین اول چار رکعتین پڑھتے تھے سو نہ پوچھ کچھ حال اونکی خوبی اور
درازی کا پھر چار رکعتین پڑھتے تھے پس نہ پوچھ کچھ حال اونکی خوبی اور درازی کا پھر تین رکعتین پڑھتے
تھے تو مین نے کہا کہ یا حضرت کیا آپ سو جاتے ہین وتر پڑھنے سے پہلے فرمایا میری آنکھ سوتی ہے اور
میرا دل نہین سوتا یعنے مین سوتے مین اپنے بدن کی حالت سے غافل نہین ہوتا **ف** یہ حدیث نماز
کے بیان مین گذر چکی ہے اور آئندہ بھی آویگی **حدثنا** اسمعیل قال حدثنی اخی عن سلیمان عن شریک بن عبد اللہ
ابن ابی نمر قال سمعت انس بن مالک یحدثنا عن لیلۃ اسری بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من مسجد الکعبۃ
جاءہ ثلثۃ نفر قبل ان یوحی الیہ وہو نائم فی المسجد الحرام فقال اولہم ایہم ہو فقال اوسطہم ہو
خیرہم وقال اخرہم خذوا خیرہم فکانت تلک فلم یرہم حتی جاؤا لیلۃ اخری فیما یری قلبہ
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم نائمۃ عیناہ ولا ینام قلبہ وکذلک الانبیاء تنام اعینہم ولا تنام قلوبہم
فتولاہ جبرئیل ثم عرج بہ الی السماء **ترجمہ** شریک بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مین نے انس
بن مالک سے سنا کہ حدیث بیان کرتا تھا ہمکو اوس رات سے جسمین آپکو معراج ہوئی خانے کعبے کی
مسجد سے۔ انس نے کہا کہ تین شخص آئے پہلے اس سے کہ آپکی طرف وحی ہو اور آپ مسجد حرام مین سوتے
تھے تو اونمین سے پہلے نے کہا کہ وہ اونمین کونسا ہے تو اون کے درمیان والے نے کہا کہ وہ انمین بہتر ہے
تو پچھلے نے کہا کہ اونکے بہتر کو لو پھر تھا یہ قصہ یعنے نہین واقع ہوا اس رات مین سوائے اس کلام کے
پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو نہ دیکھا یہانتک کہ دوسری رات کو آئے خواب مین اور حضرت صلعم کی
دونو آنکھین سوتی تھین اور آپکا دل نہین سوتا تھا اور یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ اونکی آنکھین سوتی
ہین اور اونکا دل نہین سوتا پھر متولی ہوا معراج حضرتؐ کی کا جبرئیل پھر حضرتؐ کو آسمان پر لے چڑھا

ف یہ جو فرشتون نے کہا کہ اونمین کونسا ہے تو یہ شعر ہے ساتہ اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو یا زیادہ آدمیون کے درمیان سوئے ہوئے تھے اور بعض کہتے ہین کہ حمزہ اور علی کے درمیان سوئے ہوئے تھے اور یہ حدیث ظاہر ہے اسمین کہ یہ حضرت ؐ کا خاصہ ہے لیکن بہ نسبت امت کے اور قضاعی نے گمان کیا ہے کہ یہ حضرت ؐ کا خاصہ ہے اور پیغمبرون کو یہ بات حاصل نہین ہوئی اور یہ دونون حدیثین اوسپر رد کرتی ہین اور اسکا بیان تیمم مین گذر چکا ہے۔ جو چاہے اوسطرف رجوع کرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم **باب** علامات النبوۃ فی الاسلام **ترجمہ** باب ہے نبوت کی علامتون مین یعنی حضرت ؐ کی پیغمبری کی نشانیون مین **ف** علامات جمع علامت کی ہے اور علامت اصل مین نشان کو کہتے ہین کہ راہ کے سرے پر رکھتے ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین جو دلالت کرتی ہین حضرت ؐ کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت ؐ کی سے کہ عاقل فراست رکہنے والا جو اونمین نظر کرے تو دلیل پکڑے اونکی نبوت اور پیغمبری پر ۔ اور تعبیر کیا ہے بخاری نے ساتہ علامات کے اسواسطے کہ جو چیز بخاری نے اسمین وارد کی ہے عام ہے معجزے اور کرامت سے اور فرق دونون کے درمیان یہ ہے کہ معجزہ خاص تر ہے اسواسطے کہ اوسمین شرط ہے کہ مقابلہ کرے پیغمبر اپنے جہٹلانیوالے سے باین طور کہ کہے کہ اگر مین ایسا کرون تو کیا تو تصدیق کریگا کہ مین سچا ہون یا منکر جو مقابلہ مین ہے وہ پیغمبر سے کہے کہ مین تجکو سچا نجانونگا یہانتک کہ تو ایسا کرے اور شرط ہے کہ جس چیز کے ساتہ مقابلہ کیا گیا ہے وہ اوس قسم سے ہو کہ عاجز ہے اوس سے آدمی عادت جاری مین اور تحقیق واقع ہوئی ہین دونون قسمین معجزات کی واسطے حضرت ؐ کے کئی جگہو نمین اور نام رکہا گیا معجزہ کا معجزہ واسطے عاجز ہونے مقابلین منکرین کے اوسکو معارضہ سے اور ہا اوسمین واسطے مبالغہ کے ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب معجزونمین مشہور تر معجزہ قرآن ہے اسواسطے کہ مقابلہ کیا حضرت صلعم نے ساتہ اسکے تمام عرب کا اور وے زیادہ تر فصیح تھے سب لوگون سے زبان مین اور زیادہ تر قادر کلام پر ساتہ اسکے کہ اوسکی مثل ایک سورہ بنالاوین پس عاجز ہوئے باوجود سخت ہونے عداوت انکی کے واسطے آپکے اور روکنے اونکے آپ سے یہانتک کہ بعض علمائنے کہا کہ سب قرآن مین زیادہ تر چہوٹی سورت انا اعطیناک الکوثر ہے پس ہر قرآن دوسری سورت سے کہ بقدر انا اعطیناک الکوثر کے ہو۔ برابر ہے کہ ایک آیت ہو یا زیادہ یا بعض آیت پس وہ داخل ہے اوس چیز مین کہ مقابلہ کیا ساتہ اوس کے حضرت صلعم نے اونسے بنابراسکی پس پہونچتے ہین معجزات قرآن کے اس حیثیت سے نہایت کثیر عدد تک اور وجوہات معجز ہونے قرآن کی جہت حسن تالیف اوسکی سے اور پیوند ہونے کلمات اوسکے سے اور

فصاحت اوسکی سے اور ایجاز اوسکی سے بیچ مقام ایجاز کے اور بلاغت اوسکی سے نہایت ظاہر ہین -
باوجود اوس چیز کے کہ جوڑا گیا ہے ساتھہ اوسکے خوبی نظم اوسکی سے اور غرابت اسلوب اوسکی سے باوجود ہونے
اوسکے اوپر خلاف قواعد نظم اور نثر کے یہ جوڑا گیا ہے طرف اوسکی کہ شامل ہے اوسپر قرآن غیب
چیزون کی خبر دینے سے اوس قسم سے کہ واقع ہوا ہے پہلی امتون کی اخبار سے اوس چیز سے کہ جانتا
تھا اوسکو مگر کوئی کوئی اہل کتاب سے اور نہین معلوم ہوئی یہ بات کہ جمع ہوئے ہون حضرت صلعم
ساتھہ کسی کے اونمین سے اور خبر دینے سے ساتھہ اوس چیز کے کہ عنقریب واقع ہوگی سو واقع ہوئی
مطابق اوس کے کہ خبر دی ساتھہ اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے زمانہ مین اور بعد آپکے
یہ جوڑا گیا ہے ساتھہ ہیبت کے کہ واقع ہوتی ہے ساتھہ تلاوت اوسکی کے اور خوف کے کہ لاحق ہوتا ہے
سامع اوسکے کو اور نہ داخل ہونے ملال اور رنج کے اوسکے قاری اور سامع پر باوجود آسان ہونے
اوسکے کے واسطے سیکھنے والون اوسکے کے اور آسان کرنے تلاوت اوسکی کے واسطے تلاوت کرنے
والے اوسکے کے اور نہین انکار کرتا کسی چیز کو انمین سے مگر جاہل عناد والا اسیواسطے اماموں نے مطلق
کہا ہے کہ سب معجزون مین بڑا معجزہ قرآن ہے اور قرآن کے معجزات سے نہایت ظاہر معجزہ باقی رہنا
اوسکا ہے باوجود بدستور قائم رہنے اعجاز کے اور زیادہ تر مشہور اعجاز مقابلہ کرنا یہود کا ہے یہ کہ موت
کی آرزو کرین سو نہ واقع ہوئی یہ بات اونکی اگلون سے اور نہ اونکے پچھلون سے جو اسکا ذمہ وار ہوا اور
نہ آگے بڑھا باوجود سخت ہونے عداوت اونکی کے واسطے اس دین کے اور حرص اونکی کے اوپر فاسد
کرنے اوسکے اور روکنے کے اوس سے تو ہوگا اسمین نہایت ظاہر معجزہ اور اسپر جو معجزات کہ قرآن کے
سوائے ہین مانند ابلنے پانی کے آپکی انگلیون سے اور بہت ہونے کہانے کے اور پہٹ جانے چاند کے
اور کلام کرنے بیجان چیزون کے سو اونمین سے بعض تو وہ ہین جنکے ساتھہ مقابلہ واقع ہوا اور بعض وہ ہین جو
واقع ہوئے دلالت کرنیوالے اوپر صدق آپکے کے بغیر مقدم ہونے مقابلے کے اور اسکا مجموعہ یقین کا فائدہ
دیتا ہے ساتھہ اسکے کہ بہت خوارق عادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ پر ظاہر ہوئے جیسا کہ یقین کیا
جاتا ہے ساتھہ سخاوت حاتم کی اور شجاعت علیؓ کے اگرچہ اوسکے افراد ظنی ہین وارد ہوئے ہین مورد آحاد کی
باوجودیکہ حضرتؐ کے اکثر معجزات مشہور ہین اور پہیل گئے ہین روایت کیا ہے اونکو عدد کثیر اور جماعت
غفیر نے اور فائدہ دیا ہے کثیر نے اونمین سے قطع کا نزدیک اہل علم بالآثار کے اور اہل عنایت کے
ساتھہ سیر اور اخبار کے اگرچہ نہین پہونچا نزدیک غیر اونکے کے اس رتبے کو واسطے عدم کوشش کے ساتھہ اوسکی
بلکہ اگر کوئی دعوی کرنیوالا دعوی کرے کہ اونمین اکثر وقائع مفید ہین واسطے قطع کے ساتھہ طریق نظر کے تو

بعید نہین اور وہ طریق نظری یہ ہے کہ نہین شک ہے اسمین کہ حدیثون کے راویون نے ہر طبقے مین بیان
کی ہین یہ حدیثین فی الجملہ اور نہین محفوظ ہے کسی ایک صحابی سے اور نہ اونکے پیچھے والون سے مخالفت
راوی کی اوس چیز مین کہ حکایت کی اوسنے اور نہ انکار اوپر اوسکے اوس چیز مین کہ وہان تھی پس ہوگا سکات
اونمین سے مانند ناطق کی اور برتقدیر اسکے کہ پایا جاوے اونکی بعض سے انکار یا طعن اسکے بعض راویون
پر تو سواے اسکے نہین کہ وہ جہت توقف سے ہے بیچ صدق راوی کے یا تہمت اوسکی سے ساتھ کذب کے
یا توقف کی بیچ ضبط اوسکے کے یا نسبت اوسکی کے طرف خراب ہونے حافظہ کے یا جواز غلط کے اور نہین
پایا گیا اونکی کسی سے طعن مروی مین جیسا کہ پایا گیا ہے اونسے غیر اس فن مین احکام اور اداب اور حروف
قرآن سے اور مانند اوسکی سے اور تحقیق تقریر کی ہے قاضی عیاض نے اوسکی جو مین نے پہلے بیان
کی موجود ہونے افادی قطع کے سے بعض حدیثون مین نزدیک بعض علما کے سوائے بعض کے تقریر عمدہ
اور مثال دی اوسنے اسکی بایں طور کہ فقہا مالک کی اصحاب سے متواتر ہو چکی ہے نزدیک اونکی نقل کہ مذہب
مالک کا کافی ہونا نیت کا ہے اول رمضان سے یعنی اگر کوئی ہر رمضان ابتدا مین فقط ایک بار ہی
سارے روزون کی نیت کرلیوے تو کافی ہو جاتی ہے ہر روزے کے واسطے ہر روز جدید نیت کرنی ضرور
نہین برخلاف امام شافعی کے کہ وہ کہتے ہین کہ واجب ہے نیت کرنی واسطے ہر روزے کے ہر رات مین
اور اسیطرح واجب ہے مسح کرنا سارے سر کا وضو مین نزدیک مالک کے برخلاف شافعیؒ کے کہ وہ کہتے ہین کہ
بعض سر کا مسح کرنا بھی کفایت کرتا ہے اور یہ کہ مذہب اُن دونونکا واجب کرنا نیت کا ہے اول وضو مین
اور شرط ہونا ولی کا نکاح مین برخلاف ابو حنیفہ کے اور ہم پاتے ہین عدد کثیر کو اور جم غفیر کو فقہا سے کہ
نہین پہچانتا ہے اونکے اس اختلاف کو چہ جائیکہ وہ شخص جو فقہ مین نظر نہین کرتا اور یہ امر ظاہر ہے
اور نووی نے شرح صحیح مسلم کے مقدمے مین ذکر کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بارہ سو سے
زیادہ ہین اور بیہقی نے مدخل مین کہا کہ ہزار کو پہونچے ہین اور زاہدی نے حنفیہ مین سے کہا کہ حضرتؐ
کے ہاتھ پر ہزار معجزہ ظاہر ہوا ہے اور بعض کہتے ہین کہ تین ہزار معجزے ہین اور کوشش کی ہے ساتھ
جمع کرنے اونکی کے ایک جماعت نے اماموں سے مانند ابو نعیم اور بیہقی وغیرہ کی اور یہ جو کہا کہ اسلام مین تو مراد یہ ہے
کہ ابتدا پیغمبر ہونے سے اور لگاتار سواے اون معجزون کے جو اس سے پہلے واقع ہوئے ہین اور جو
معجزے کہ پیغمبر ہونے سے بلکہ پیدا ہونے آپکے سے پہلے ظاہر ہوئے ہین جمع کیا ہے اونکو حاکم نے اکلیل
مین اور ابو سعید نیسابوری نے کتاب شرف مصطفے مین اور ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل نبوت مین
اور عنقریب آویگا اوس سے اس کتاب مین بیچ قصے زید بن عمرو بن نفیل کے بیچ نکلنے اوسکے کے

دین کی تلاش مین اور گذر چکا ہے اوس سے قصۃ ورقہ بن نوفل کا اور سلمان فارسی کا اور مین نے
پہلے بیان کیا ہے بیچ باب نامون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصۃ محمد بن عدی کا بیچ سبب نام رکھنے
اوسکے کے محمد اور مشہور اس سے قصۃ بحیرا راہب کا ہے اور وہ ابن اسحاق کی سیرۃ مین ہے اور ابو نعیم نے
شعیب بن شعیب کی طریق سے روایت کی ہے کہ مرّ الظہران (ایک جگہ کا نام ہے) مین ایک درویش تہا
اوسکو عیص کہتے تہے پس ذکر کی ساری حدیث اور اوسمین ہے کہ اوسنے معلوم کروایا عبد اللہ حضرتؐ
کے باپ کو جس رات کو حضرتؐ پیدا ہوئے کہ یہ نبی ہے اس امت کا اور ذکر کین واسطے اوسکے کئی
چیزین صفت اوسکی سے اور طبرانی نے ابو سفیان سے روایت کی ہے کہ امیۃ بن ابی الصلت نے اوسکو
کہا کہ مین پاتا ہون کتابون مین صفت پیغمبرؐ کی جوان شہرونمین پیدا ہوگا اور مین گمان کرتا تہا کہ
وہ مین ہون پہر مجکو ظاہر ہوا کہ وہ عبد مناف کی اولاد سے ہے کہا اوسنے سو مین نے نظر کی تو نہ پایا مین
نے اونمین وہ شخص کہ موصوف ہے ساتہ اخلاق اوسکے کے مگر عتبہ بن ربیعہ کو لیکن وہ چالیس برس سے
تجاوز کر گیا ہے اور اوسکی طرف وحی نہین ہوئی تو مین نے جانا کہ وہ کوئی اور ہے ابو سفیان نے کہا
سو جب حضرتؐ پیغمبر ہوئے تو مین نے امیۃ سے اونکا حال کہا تو اوسنے کہا کہ خبردار ہو بے شک وہ
سچا ہے سو پیروی کر اوسکی تو مین نے اوس سے کہا کہ تجکو کیا چیز مانع ہے کہا شرم ثقیف کی قوم سے کہ
مین اونکو خبر دیا کرتا تہا کہ وہ پیغمبر مین ہون پہر مین تابع ہون واسطے ایک جوان کے عبد مناف کی
اولاد سے اور احمد وغیرہ نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی ہے کہ مدینے مین ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تہا
تو نکلا وہ ہمپر حضرت صلعم کے پیغمبر ہونے سے پہلے کچہ زمانہ تو ذکر کیا اوسنے قیامت کو اور بہشت اور دوزخ
کو تو ہمنے اوسکو کہا کہ اسکی کیا نشانی ہے اوسنے کہا کہ پیدا ہونا ایک پیغمبر کا کہ ان شہرون سے اوٹہایا جاویگا
اور اشارہ کیا اوسنے طرف مکہ کی اونہون نے کہا کہ یہ کب واقع ہوگا تو اوسنے اپنی آنکہہ سے آسمان کی
طرف دیکہا اور مین سب قوم مین کم سن تہا سو کہا کہ اگر اس لڑکے کی عمر دراز ہوئی تو اوسکو پاویگا سو رات اور
نہ گذرے تہے کہ خدا نے حضرتؐ کو پیغمبر کرکے بہیجا اور وہ یہودی زندہ تہا تو ہم حضرتؐ کے ساتہ ایمان
لائے اور وہ کافر ہوا سرکشی اور حسد سے۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی مکے مین رہتا تہا سو جب
وہ رات ہوئی جسمین حضرتؐ پیدا ہوئے تو اوسنے کہا کہ اے گروہ قریش کی کیا تم مین کوئی اس رات لڑکا
پیدا ہوا ہے اونہون نے کہا کہ ہمکو معلوم نہین کہا دیکہو کہ اس رات مین اس امت کا پیغمبر پیدا ہوا ہے
اوسکے دونون مونڈہون کے درمیان علامت ہے دو رات دودہ نہ پیویگا اسواسطے کہ ایک جن نے
اوسکے مونہہ پر ہاتہہ رکہا ہے تو قریش پہرے اور پوچہا تو کسی نے اونسے کہا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے گہر

مین ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو یہودی اونکے ساتھ آپکی مان کیطرف گیا تو آپ کی مان نے آپکو اونکو واسطے نکالا سو جب یہودی نے علامت دیکھی تو بیہوش ہو کر گر پڑا او کہا کہ دور ہوئی پیغمبری بنی اسرائیل سے اے گروہ قریش کی خبردار ہو قسم ہے اللہ کی البتہ غالب ہوگا ساتھ تمہارے غالب ہونا کہ اوسکی خبر مشرق اور مغرب تک پہونچے گی۔ مین کہتا ہون اور واسطے ان قصون کے کئی نظیرین ہین جنکی شرح دراز ہوتی ہے اور اوس چیز سے کہ ظاہر ہوئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی نشانیون سے نزدیک پیدا ہونے آپکے کے اور بعد اوسکے وہ ہے جو روایت کی ہے طبرانی نے عثمان بن ابی العاص ثقفی سے اوسنے روایت کی ہے اپنی مان سے کہ وہ حضرت ص کی مان آمنہ کے پاس حاضر تہی سو جب آمنہ کو درد زہ شروع ہوا تو مین ستارون کیطرف دیکھنے لگی کہ لٹک آئے یہانتک کہ مین نے دل مین کہا کہ مجہپر گرنے پڑتے ہین سو جب حضرت ص پیدا ہوئے تو آپکی مان سے ایک نور نکلا کہ روشن کیا اوس نے واسطے آپکے گہر کو اور اوسکی شاہد حدیث عرباض بن ساریہ کی ہے کہ مین نے حضرت ص سے سنا فرماتے تھے کہ مین بندہ اللہ کا اور خاتم النبیین ہون اور البتہ آدم پڑے ہوئے تہے اپنی مٹی گوندہی ہوئی مین اور مین تمکو خبر دیتا ہون اس سے کہ مین دعا ابراہیم کی ہون اور بشارت عیسیٰ کیواسطے میری اور خواب مان میری کی کہ اوسنے دیکہی اور اسیطرح پیغمبرون کی مائین خوابین دیکہتی ہین اور حضرت ص کی مان نے جب آپکو جنا تو ایک نور دیکہا جسنے شام کے محل روشن کئے روایت کی یہ حدیث احمد نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ روشن ہوا واسطے اوس کے بصری شام کی زمین سے اور روایت کی ابن حبان اور حاکم نے بیچ قصے دودہ پینے حضرت ص کے ابن اسحاق کی طریق سے ساتھ اسناد اوسکی کے طرف دایہ سعدیہ کی حدیث ساتھ درازی اوسکی کے اور اوسمین علامات سی بہت ہونا دودہ کا ہے اوسکی چہاتی مین اور ہونا دودہ کا اوسکی اونٹنیون مین بعد بہت دبلا ہونے کے اور تیز چلنا گدہے اوسکا اور بہت ہونا دودہ کا اوسکی بکریون مین بعد اسکے اور سرسبز ہونا زمین اوسکی کا اور جلدی ہونا آپ کی نشو ونما کا اور چیرنا فرشتون کا آپکے سینے کو اور یہ اخیر نشانی مسلم مین ہے انس کی حدیث سے کہ جبرئیل حضرت صلعم پاس آئے اور آپ لڑکون کے ساتھ کہیلتے تہے تو حضرت ص کو پکڑ کر زمین پر لٹایا اور آپکا دل چیرا اوس سے ایک جمے ہوئے خون کا ٹکڑا نکالا اور کہا کہ یہ حصہ شیطان کا ہے آپ سے پہر اوسکو زمزم کے پانی سے سونے کے طشت مین دہویا پہر اوسکو الٹا کر کے اپنی جگہہ مین رکہا الحدیث اور ابن ہانی مخزومی سے روایت ہے اور اوسکی عمر ڈیڑہ سو برس کی تہی اوسنے کہا کہ جب وہ رات ہوئی جسمین آپ پیدا ہوئے تو کسریٰ بادشاہ فارس کا دیوان خانہ ٹوٹ گیا او

اوسکے بارہ کنگرے گر پڑے اور فارس کی آگ بجھ گئی اور اس سے پہلے ہزار برس نہ بجھی تھی اور بحیرہ
ساوہ زمین میں دہس گیا اور دیکھا موبذ یعنے گبرنے اونٹ بڑکنے والے کو کہ کھینچتا ہے گھوڑے عربی کو تحقیق
قطع کیا ہے اوسنے دجلہ کو اور پھیل گیا ہے اوسکے شہر و مین سو جب صبح ہوئی تو کسرے اس واقعہ سے
بہت گھبرایا اور اپنے ملک کے علماء سے اسکا حال پوچھا پس ذکر کیا سارا قصہ ساتھ طول کے روایت
کیا ہے اسکو ابن سکن وغیرہ نے معرفت صحابہ میں اور اس باب میں بخاری نے بچاس حدیثیں
نقل کی ہیں (فتح) حَدَّثَنَا ابُو الْوَلِيدِ ثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابَا رَجَاءٍ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ
حُصَيْنٍ انَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي مَسِيرٍ فَادْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى اِذَا كَانَ فِي وَجْهِ
الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ اَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ اَبُو بَكْرٍ
وَكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ اَبُو بَكْرٍ
عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ
فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُصَلِّيَ
مَعَنَا قَالَ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ اِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ
رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ اِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ اَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ
يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ اَمْرِهَا
حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا
مُؤْتِمَةٌ فَاَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا
كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا
عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى اَتَتْ اَهْلَهَا فَقَالَتْ لَقِيتُ اَسْحَرَ النَّاسِ اَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا
زَعَمُوا فَهَدَى اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَاَسْلَمَتْ وَاَسْلَمُوا **ترجمہ** عمران بن حصین سے
روایت ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے سو تمام رات چلا کیا تھا یہاں تک کہ جب
صبح قریب ہوئی پیشتر پچھلی رات ہوئی تو اترے پس سو گئے یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوا تو سب سے
پہلے صدیق اکبر جاگے اور دستور تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نہ جگاتا تھا یہاں تک کہ خود جاگتے
سو عمر فاروق جاگے تو صدیق اکبر حضرت کے سرہانے بیٹھے سو اللہ اکبر کہنے لگے اور اپنی آواز بلند کرنے لگے
یہاں تک کہ حضرت صلعم بیدار ہوئے پھر اترے اور ہمکو صبح کی نماز پڑہائی تو ایک مرد قوم سے علحدہ ہوا اوسنے

ہمارے ساتھ نماز ونہ پڑہی سو جب حضرت صلعم نماز سے پہرے تو فرمایا اے فلانے کس چیز نے تجکو روکا ہمارے ساتھ نماز پڑہنے سے ہر اوسنے کہا کہ مجکو جنابت پہونچی یعنے مجکو نہانے کی حاجت تھی تو حضرت صلعم نے اوسکو حکم کیا تیمم کرنے کا پاک مٹی سے پہر اوسنے نماز پڑہی یعنے بعد تیمم کے اور حضرت صلعم نے مجکو اپنے پاس والا سوارون پر امیر کیا یعنے فرمایا کہ پانی تلاش کرو اور ہمکو سخت پیاس لگی تہی سو جس حالت مین کہ ہم چلے جاتے تہے تو ناگہان ہمنے ایک عورت دیکہی جو اپنے پاؤن دو پکہال کے درمیان لٹکائے تھے تو ہمنے اوس سے کہا کہ پانی کہان ہے اوسنے کہا اس جگہہ پانی نہین ہمنے کہا کہ تیرے گہر والون اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے اوس نے کہا کہ ایک دن رات کا تو ہمنے کہا کہ رسول اللہ کے پاس چل اوسنے کہا کہ رسول اللہ کیا ہے یعنی اس کلام کے کیا معنے ہین سو ہمنے اوسکو مجبور کیا یہانتک کہ اوسکو حضرت صلعم کے سامنے لائے تو اوسنے حضرت صلعم سے کلام کیا جیسا ہمسے کلام کیا تہا لیکن اوسنے آپسے بیان کیا کہ مین صاحب یتیمون کی ہون یعنے میرے لڑکے یتیم ہین سو حکم کیا حضرت صلعم نے ساتھ لانے دونو پکہال اوسکے کے تو مسح کیا آپنے دونون پکہال کے دہانون پر سو ہمنے پانی پیا پیاس کیحالت مین اور ہم چالیس مرد تہے یہانتک کہ ہم سیراب ہوئے پھر بہرلیا ہمنے ہر مشک اور چھاگل کو کہ ہمارے ساتھ تھی لیکن ہمنے اونٹونکو پانی نہ پلایا اور وہ پکہال جوش مارتی تھی پانی سے پہر حضرت صلعم نے فرمایا کہ لاؤ جو کچہہ تمہارے پاس ہے سو جمع کیا گیا واسطے اوسکے کہانا روٹی کے ٹکڑون اور کہجورون سے یہانتک کہ وہ اپنے گہروالون کے پاس آئی تو اوسنے کہا کہ ملی مین ایسے شخص سے جو سب لوگون مین زیادہ تر جادوگر ہے یا وہ پیغمبر ہے جیسا گمان کرتے ہین سو ہدایت کی خدانے اوس جماعت کو اوس عورت کے سبب سے سو وہ عورت مسلمان ہوئی اور اوسکی قوم بھی مسلمان ہوئی **ف** اور معجزہ اسمین بہت ہونا پانی تھوڑے کا ہے ساتھ برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس حدیث کی پوری شرح کتاب تیمم مین گذر چکی ہے (فتح) **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادۃ عن انس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باناء وھو بالزوراء فوضع یدہ فی الاناء فجعل الماء ینبع من بین اصابعہ فتوضا القوم قال قتادۃ قلت لانس کم کنتم قال ثلثمائۃ او زھاء ثلثمائۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا اور آپ زورا مین تھے کہ نام ہے ایک جگہہ کا مدینے مین تو حضرت صلعم نے اپنا ہاتھ برتن مین رکھا تو آپکی انگلیون کے درمیان سے پانی اوبلنے لگا تو سب لوگون نے وضو کیا قتادہ کہتا ہے مین نے انس رضہ سے کہا کہ تم کتنے مرد تھے کہا اوسنے تین سو یا کچہہ اوپر تین سو **حدثنا** عبداللہ بن مسلمۃ عن مالک عن اسحق بن

عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک انہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحانت صلوۃ
العصر فالتمس الناس الوضوء فلم یجدوہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فوضع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک الاناء یدہ فامر الناس ان یتوضؤا منہ فرایت الماء ینبع
من تحت اصابعہ فتوضأ الناس حتی توضؤا من عند اخرہم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور عصر کی نماز کا وقت ہوا تو لوگون نے وضو کا پانی تلاش
کیا سو اوسکو نہ پایا پہر حضرت ص کی پاس وضو کا پانی لایا گیا یعنے ایک برتن مین تو حضرت ص نے اس برتن
مین اپنا ہاتہ رکہا اور لوگون کو حکم کیا اوس سے وضو کرنے کا تو مین نے پانی کو دیکہا کہ آپکی انگلیونکی تلے سے جوش
مارتا ہے تو لوگ وضو کرنے لگے یہانتک کہ وضو کیا اونکی پچہاڑی والون نے **حدثنا** عبد الرحمن
ابن المبارک ثنا حزم قال سمعت الحسن ثنا انس بن مالک قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی بعض مخارجہ ومعہ ناس من اصحابہ فانطلقوا یسیرون فحضرت الصلوۃ فلم یجدوا ماء
یتوضؤن فانطلق رجل من القوم فجاء بقدح من ماء یسیر فاخذہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ
ثم مد اصابعہ الاربع علی القدح ثم قال قوموا توضؤا فتوضأ القوم حتی بلغوا فیما یریدون من
الوضوء وکانوا سبعین او نحوہ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض
سفر مین نکلے اور آپکے ساتہ چند اصحاب تھے سو وہ چلے سیر کرتے سو نماز کا وقت ہوا سو اونہون نے پانی
نہ پایا کہ وضو کرین تو قوم مین سے ایک مرد چلا اور ایک پیالے مین تھوڑا سا پانی لایا تو حضرت صلعم نے اوسکو
لیکر وضو کیا پہر اپنی چارون انگلیان پیالے مین دراز کین پہر فرمایا کہ اٹہو وضو کرو تو سب لوگون نے وضو
کیا یہانتک کہ پہونچے اپنی مراد کو وضو سے اور تہے ستر آدمی یا مانند اوسکی **حدثنا** عبد اللہ بن منیر
سمع یزید انا حمید عن انس قال حضرت الصلوۃ فقام من کان قریب الدار من المسجد
یتوضأ وبقی قوم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمخضب من حجارۃ فیہ ماء فوضع کفہ
فصغر المخضب ان یبسط فیہ کفہ فضم اصابعہ فوضعہا فی المخضب فتوضأ القوم کلہم
جمیعا قلت کم کانوا قال ثمانون رجلا **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ نماز کا وقت ہوا تو کہڑا ہوا
جسکا گہر مسجد کے قریب تہا وضو کرنے کو اور باقی رہی ایک جماعت تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پتہر کا پیالہ لایا گیا جسمین تہوڑا سا پانی تہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسمین اپنا ہاتہ رکہا سو چہوٹا
ہوا پیالہ اس سے کہ کشادہ کرین حضرت ص اوسمین اپنا ہاتہ یعنی اوسمین حضرت ص کا ہاتہ کشادہ نہو سکا
تو حضرت ص نے اپنی انگلیون کو جوڑ کر پیالے مین رکہا تو سب لوگون نے وضو کیا مین نے کہا کتنے

تھے انس نے کہا کہ اسّی مرد تھے **ف** روایت کی ہے بخاری نے یہ حدیث چار طریقون سے قتادہ اور اسحاق اور حسن اور حمید سے اونہون نے انس سے روایت کی ہے اور بعضون کے نزدیک وہ چیز ہے جو بعضون کے نزدیک نہین اور مجکو مجموعہ روایتون سے ظاہر ہوا کہ یہ دو قصے ہین دو جگہون مین واقع ہوئی ہین واسطے تغایر کے حاضرین کی گنتی مین اور یہ مغایرت ظاہر ہے انمین تطبیق بعید ہے اور اسیطرح تعیین مکان کی جسمین یہ واقع ہوا اسواسطے کہ ظاہر حسن کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ سفر مین تہا برخلاف روایت قتادہ کے پس تحقیق وہ ظاہر ہے اسمین کہ وہ واقعہ مدینے مین تہا اور آویگا بیچ غیر حدیث انس کے کہ تہا یہ واقعہ اور جگہون مین عیاض نے کہا کہ روایت کیا ہے اس قصے کو ثقات سے عدد کثیر نے جم غفیر سے تمام خلقت سے اتصال ہین کہ متصل ہی یہ روایت ساتہ اصحاب کے اور تہا یہ معاملہ بیچ جگہون جمع ہونے کثیر کے اونمین سے محفلون مین اور جگہہ جمع ہونے لشکرون کے اور نہین وارد ہوا انکار کسی ایک سے اونمین سے اسکے راوی پر پس یہ قسم ملحق ہے ساتہ قطعی معجزون آپکے کے اور قرطبی نے کہا کہ نہین سنا گیا مثل اس معجزہ کے ہمارے پیغمبر کے غیر سے اور حدیث جوش مارنے پانی کی مروی ہے صحیحین وغیرہ مین انس سے اور جابر بن عبد اللہ سے اور ابن مسعود سے اور ابن عباس سے اور ابن ابی لیلی سے پس عدد ان اصحاب کا اس قدر نہین جیسا عیاض کے کلام سے سمجہا جاتا ہے اور ایسا بہت ہونا پانی کا حضرت صلعم کے ہاتہ لگانے سے یا اوسمین تہوکنے سے یا اوسمین کوئی چیز رکہنے سے مانند تیر کی پس وارد ہوا ہے عمران بن حصین کی روایت سے اور براء بن عازب سے اور انس سے اور ابن زیاد سے پس جب ان دونون عددون کو جمع کیا جاوے تو پہونچتا ہے کثرت مذکورہ کو یا قریب اوسکے اور ہا بیچ جن لوگون نے اوسکو دوسرے قرن والون سے یعنی تابعین سے روایت کیا ہے پس وہ عدد مین بہت ہین اگرچہ نصف طرق اوسکے افراد ہین اور حاصل کلام یہ ہے کہ سمجہا جاتا ہے اوس سے رد ابن بطال پر اسواسطے کہ اوسنے کہا کہ نہین مروی ہے یہ حدیث مگر انس کے طریق سے اور یہ بچا رتا ہے اوسکو ساتہ قلت اطلاع اور یاد رکہنے حدیثون اس کتاب کی اور قرطبی نے کہا کہ نہین سنا گیا مثل اس معجزے کے حضرت صلعم کے غیر سے جس جگہہ کہ جوش مارا پانی نے آپکی ہڈیون اور گوشت سے اور خون سے اور مزنی سے منقول ہے کہ جوش مارنا پانی کا آپکی انگلیون سے ابلغ ہے معجزے مین جوش مارنے پانی کے سے پتہر سے جبکہ موسی علیہ السلام نے اوسکو عصا مارا پس جاری ہوا اوس سے پانی اسواسطے کہ نکلنا پانی کا پتہر سے معلوم ہے برخلاف نکلنے پانی کے گوشت اور خون کے درمیان سے اور ظاہر کلام اوسکی سے معلوم ہوتا ہے کہ جوش مارا پانی نے نفس گوشت سے جو انگلیون کے درمیان ہے اور اس سے واضح تر وہ حدیث ہے جو طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مشکیزہ لایا گیا تو حضرت صلعم نے اپنا ہاتہ اوسپر رکہا

پھر اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا تو جوش مارا پانی نے حضرت صلعم کی انگلیوں سے مانند عصا موسیٰ کی پس تحقیق
جاری ہوا پانی نفس عصا سے اسواسطے کہ تمسک اوسکا ساتھ اوسکے تقاضا کرتا ہے کہ پانی حضرت صلعم کی انگلیون
سے جاری ہوا اور احتمال ہے کہ ہو مراد کہ تحقیق پانی تھا جوش مارتا آپکی انگلیون کے درمیان سے بہ نسبت دیکھ
دیکھنے والے کے یعنی بظاہر دیکھنے والے کو معلوم ہوتا تھا کہ آپکی انگلیون سے نکلتا ہے اور وہ نفس الامر
مین واسطے برکت کے تھا جو حاصل ہوئی تھی اوسمین جوش مارتا تھا اور بہت ہوتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہاتھ پانی مین تھا سو دیکھنے والا خیال کرتا تھا کہ پانی حضرت صلعم کی انگلیون سے جاری ہے
اور پہلی تو جیہ ابلغ ہے معجزے مین اور نہین حدیثون مین وہ چیز جو اوسکو رد کرے اور وہ اولی ہے اور
ایک روایت مین پھر کہ انس ہی آپکے پاس پانی لایا تھا اور یہ کہ حاضر کیا تھا انس نے اوس پانی کو پاس
حضرت صلعم کے ام سلمہ کے گہر سے اور یہ کہ پھیر دیا اوسکو حضرت صلعم نے بعد فارغ ہونے اونکی طرف ام سلمہ کے
اور آپمین مقدار سے اوس پانی کی کہ اوسمین پہلے تھا اور ایک روایت مین انس سے ہے کہ حضرت صلعم قبا
کیطرف نکلے تو اون کے کسی گہر سے ایک پیالہ چھوٹا لایا گیا اور جابر کی آیندہ روایت مین تصریح ہے کہ یہ
واقعہ سفر مین ہوا پس احمد نے جابر سے روایت کی ہے کہ نکلے حضرت صلعم کے ساتھ سفر کیا اور حاضر ہوا وقت
نماز کا تو حضرت صلعم نے فرمایا کیا لوگون مین وضو کا پانی ہے تو ایک مرد اپنا باقی پانی ایک برتن مین لایا تو اوسنے
اوسکو ایک پیالے مین ڈالا تو حضرت صلعم نے وضو کیا پھر لوگ باقی پانی پر آئے اور کہا کہ مسح کرو مسح کرو تو حضرت
نے اونکو سنا سو فرمایا کہ ٹھیر جاؤ تو حضرت صلعم نے اپنا ہاتھ پیالے مین مارا پانی کے درمیان پھر فرمایا کہ کامل
کرو وضو کو سو جابر نے کہا کہ قسم ہے اوسکی جو میری آنکھ لے گیا البتہ مین نے پانی کو دیکھا کہ آپ کی
انگلیون سے نکلتا تھا یہانتک کہ سب نے وضو کیا اور کہا کہ ہم دو سو سے اوپر تھے اور مسلم مین جابر سے
ایک قصہ اور مروی ہے حدیث طویل مین اوسمین ہے کہ جو پانی آپکے پاس لایا گیا تھا فقط ایک قطرہ
تھا جابر سے کہ ایک برتن مین اگر اوسکو گراتا تو البتہ اوسکو خشک برتن پی جاتا اور یہ کہ نہ پایا گیا لشکر مین
پانی سوائے اوس قطرے کے تو حضرت صلعم نے اوسکو لیا اور کلام کیا اور ملتے اپنے ہاتھ سے تو کچھ پھر فرمایا کہ
پکار دے لشکر مین کہ اپنے برتن لاوین تو برتن لائے گئے تو حضرت صلعم نے اپنا ہاتھ لگن مین رکھا اور
اوسکو کشادہ کیا پھر اپنی انگلیون کو دراز کیا اور اوس قطرے کو لگن کے اندر رکھا اور فرمایا لے اے
جابر پس ڈال مجپر اور کہہ بسم اللہ تو مین نے دیکھا پھر میں نے پانی کو دیکھا کہ آپکی انگلیون سے جوش مارتا
تھا پھر جوش مارا لگن نے اور گہوما یہانتک کہ بھر گیا پھر لوگ آئے اور پانی پینے لگے یہانتک کہ سیراب
ہوئے پھر حضرت صلعم نے اپنا ہاتھ لگن سے اوٹھایا اور وہ پانی سے پر تہا اور یہ قصہ ملنے تر ہے پہلے

سب قصون سے واسطے شامل ہونے اوسکے اوپر کم ہونے پانی کے اور بہتایت پانی پینے والون کی اور مراد اس حدیث سے جوش مارنا پانی کا ہے حضرت صلعم کی اونگلیون سے (فتح) **حدثنا** موسی بن اسمعیل ثنا عبد العزیز بن مسلم ثنا حصین عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال عطش الناس یوم الحدیبیة والنبی صلی الله علیه وسلم بین یدیه رکوة فتوضأ فجهش الناس نحوه قال ما لکم قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ ولا نشرب الا ما بین یدیک فوضع یده فی الرکوة فجعل الماء یثور بین اصابعه کامثال العیون فشربنا وتوضأنا قلت کم کنتم قال لو کنا مائة الف لکفانا کنا خمس عشرة مائة ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگون کو پیاس لگی اور حضرت صلعم کے آگے ایک چھاگل تھی تو آپنے وضو کیا تو لوگون نے پانی کے واسطے حضرت کی طرف جلدی کی حضرت صلعم نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا لوگون نے عرض کیا کہ ہمارے پاس پانی نہین کہ وضو کرین اور نہ پانی پینے کا مگر وہ پانی کہ آپکے آگے ہے تو حضرت صلی الله علیه وسلم نے اپنا ہاتھ چھاگل مین رکھا تو پانی آپکی اونگلیون سے جوش مارنے لگا مانند نہرون کے سو ہمنے پیا اور وضو کیا مین نے کہا تم کتنے آدمی تھے جابر نے کہا اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تو البتہ ہمکو کفایت کرتا پر ہم پندرہ سو تھے - مراد اس حدیث مین بھی جوش مارنا پانی کا ہے **حدثنا** مالک بن اسمعیل ثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء قال کنا یوم الحدیبیة اربع عشرة مائة والحدیبیة بئر فنزحناها حتی لم نترک فیها قطرة فجلس النبی صلی الله علیه وسلم علی شفیر البئر فدعا بماء فمضمض ومج فی البئر فمکثنا غیر بعید ثم استقینا حتی روینا وروت او صدرت رکائبنا ترجمہ براء سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے اور حدیبیہ ایک کنوان ہے (جو مکہ سے دس بارہ کوس پر ہے) تو ہمنے اوسکا پانی کھینچا یہانتک کہ اوس مین ایک قطرہ نہ چھوڑا تو حضرت صلی الله علیه وسلم کوئین کے کنارے پر بیٹھے اور پانی منگوایا اور کلی کرکے کوئین مین ڈالی پھر ہم تھوڑی دیر ٹھیرے پھر ہمنے پانی پیا یہانتک کہ ہم سیراب ہوئے اور ہماری سواری کے جانور بھی سیراب ہوئے **ف** ان دونون حدیثون کی شرح جنگ حدیبیہ مین آویگی اور انکی وجہ تطبیق بھی وہین آویگی - مراد اس حدیث مین بہتا ہوا پانی کاہی **حدثنا** عبد الله بن یوسف انا مالک عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة انه سمع انس بن مالک یقول قال ابو طلحة لام سلیم لقد سمعت صوت رسول الله صلی الله علیه وسلم ضعیفا اعرف فیه الجوع فهل عندک من شیء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعیر ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت یدی ولاثتنی ببعضه ثم ارسلتنی الی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذہبت بہ فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی المسجد ومعہ الناس فقمت علیہم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أرسلک
ابوطلحۃ فقلت نعم قال بطعام فقلت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن
معہ قوموا فانطلقوا وانطلقت بین ایدیہم حتی جئت اباطلحۃ فاخبرتہ فقال ابوطلحۃ
یا ام سلیم قد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وابوطلحۃ معہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلمی یا ام سلیم ما عندک فاتت
بذلک الخبز فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففت وعصرت ام سلیم عکۃ فادمتہ ثم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ ما شاء اللہ ان یقول ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن
لہم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لہم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا
ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لہم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرۃ فاکل
القوم کلہم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رض نے
ام سلیم رض سے کہا البتہ سنی مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نرم پہچانتا ہون اوسمین بہوک کو سو کیا
تیرے پاس کچہہ چیز ہے اوسنے کہا ہان تو ام سلیم نے جو کی چند روٹیان نکالین پہر آپنے اوڑہنی نکالی پہر
روٹیون کو اوس کے ایک کنارے مین لپیٹا پہر اوسکو میرے ہاتہہ کے تلے چہپایا اور اوسکو ایک کنارے
سی مجکو لپیٹا یعنے اوسکا ایک کنارہ میرے سر پر لپیٹا اور ایک بغلون پر پہر مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس بہیجا انس رض نے کہا سو مین ان روٹیون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگیا تو مین نے حضرت صلعم
کو مسجد مین پایا اور آپکے ساتہہ لوگ تہے سو مین اونپر کہڑا ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو فرمایا کہ کیا
تجکو ابوطلحہ نے بہیجا ہے مین نے کہا ہان فرمایا کہانا دیکر مین نے کہا ہان تو حضرت صلعم نے اپنے ساتہہ
والون سے فرمایا کہ اوٹہو تو وی چلے اور مین اونکے آگے چلا یہانتک کہ مین ابوطلحہ پاس آیا اور مین نے
اوسکو خبر دی یعنے حضرت صلعم کے آنے کی تو ابوطلحہ نے کہا کہ اے ام سلیم حضرت صلعم لوگون کے ساتہہ
تشریف لائے اور نہین ہمارے پاس جو اونکو کہلا دین تو ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے
ہین تو ابوطلحہ حضرت صلعم کی پیشوائی کو چلے یہانتک کہ حضرت صلعم سے ملے پہر آگے بڑہے حضرت صلعم اور
ابوطلحہ آپکے ساتہہ تہے سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ لا ای ام سلیم جو کچہہ تیرے پاس ہو تو ام سلیم وہ روٹیان لائے
پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اونکے توڑنے کا سو توڑی گئین اور ام سلیم نے ایک کپی نچوڑی یعنی
گہی کی سو اوسکو روٹیون کا لادن بنایا پہر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسمین جو کچہہ اللہ نے چاہا

(حاشیہ) بالناس ولیس عندنا ما نطعمہم فقالت اللہ ورسولہ اعلم فانطلق ابوطلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ کہین یعنے اوسمین برکت کی دعا کی پہر فرمایا کہ اذن دے دس کو یعنے بلا تو ابوطلحہ نے اونکو اجازت دی
سو اون دس نے کہایا یہانتک کہ سیر ہوئے پہر باہر نکلے پہر فرمایا کہ اجازت دے اور دس کو تو اوسنے اونکو اجازت
دی تو اونہون نے بہی کہایا یہانتک کہ سیر ہوئے پہر باہر نکلے پہر فرمایا اجازت دے دس کو تو ابوطلحہ نے
اونکو اجازت دی پہر اونہون نے بہی کہایا یہانتک کہ سیر ہوکر باہر نکلے پہر فرمایا اجازت دے دس کو تو
سب لوگون نے کہایا یہانتک کہ سیر ہوئے اور سب قوم ستر یا اسی مرد تہے **ف** اور مراد مسجد سے وہ جگہہ
ہے جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کیواسطے تیار کیا ہوا تہا جبکہ جنگ خندق مین کفار نے مدینے کو گہیرا
اور اس حدیث مین عمل کرنا ہے قرینون پر اور ایک روایت مین ہے کہ ابوطلحہؓ کو خبر پہونچی کہ حضرت صلعم
بہوکہے ہین تو وہ مزدوری کرکے ایک صاع جو لایا اور ام سلیم نے اسکو پیس کر روٹیان پکائین اور ایک
روایت مین ہے کہ ایک مد جو تہے اور انمین مخالفت نہین اسواسطے کہ جو در اصل ایک صاع تہے تو اوسنے
اوس مین سے کچہ اپنے عیال کیواسطے پکایا اور کچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور احتمال ہے کہ قصہ متعدد
ہوا اور دلالت کرتی ہے تعدد پر وہ چیز کہ درمیان چوری اور روٹی لپیٹی ہوئی گہی کی چپڑی ہوئی کے سے
مغایرت ہے اور تحقیق واقع ہوا ہے واسطے ام سلیم کے اوس چیز مین کہ اوسکو حضرت صلعم کے واسطے تیار کیا
جبکہ حضرت صلعم نے زینب سے نکاح کیا قریب اس قصے کے بہت ہونے کہانے کے سے اور کہلانے نے دس
دس آدمی کے سے کما سیاتی فے الولیمۃ اور یہ جو حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تجکو ابوطلحہ نے بہیجا ہے مین نے
کہا ہان تو ظاہر اسکا یہ ہے کہ ابوطلحہؓ نے حضرت صلعم کو اپنے گہر کی طرف بلانا چاہا تہا اور اول کلام سے معلوم
ہوتا ہے کہ دونون نے انسؓ کے ہاتہ آپکی طرف روٹی بہیجی اور تطبیق دونون کلام کے درمیان یہ ہے کہ
اونکی مراد روٹی بہیجنے سے یہ تہی کہ حضرت صلعم اوس سے روٹی لیکر کہا لیوین پہر جب انسؓ وہان پہونچے
اور آپکے پاس بہت لوگ دیکہے تو اونکو شرم آئی اور اونکو مناسب معلوم ہوا کہ حضرت صلعم کو اپنے گہر مین
تنہا بلا لے جاوین تاکہ اونکا مقصود حاصل ہو کہ وہ آپکو کہانا کہلانا تہا اور یہ بہی احتمال ہے کہ ابوطلحہؓ نے
انسؓ کو سمجہا دیا ہو کہ اگر آپکے پاس لوگ بہت ہون تو حضرت صلعم کو تنہا گہر مین بلا لانا اس خوف سے کہ
تہوڑا کہانا اونکو کفایت نہ کرے اور اس واقعہ کی اکثر روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوطلحہ نے حضرتؐ
کو اپنے گہر مین بلانا چاہا تہا اور یہ جو کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول جانتے ہین تو گویا کہ اوسنے پہچان لیا
کہ حضرت صلعم نے یہ کام عمداً کیا ہے تاکہ ظاہر ہو کرامت بیچ بہت ہونے کہانے کے اور یہ دلالت کرتا
ہے اوپر دانائی ام سلیمؓ کے اور راجح ہونے عقل اوسکے کہ اور ایک روایت مین ہے کہ آٹہ آٹہ
آدمی نے داخل ہوکے کہایا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ معاملہ کئی بار واقع ہوا ہے اور ایک روایت مین

اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی اونگلی گہی سے لگا کر روٹی پر ملی تو روٹی پہولنی لگی پہر فرمایا بسم اللہ پس ہمیشہ رہی اسیطرح کرتے اور روٹی پہولتی جاتی یہانتک کہ کٹھرا بہ گیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ الہی اسمین بہت برکت کر پس معلوم ہوا کہ یہی مراد ہے ساتہہ قول اوسکی کے قال فیہا ماشاء اللہ ان یقول اور ایک روایت مین ہے کہ پہر سب کے بعد حضرت نے اور سب گہر والون نے کہایا اور کچہہ باقی رہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی کو جمع کیا اور اوسمین برکت کی دعا کی پس ہو گیا جیسا کہ پہلے تہا اور اس حدیث کے یہ فائدے کتاب الصلوۃ مین گذر چکے ہین تکملہ کسی نے مجہہ سے پوچہا کہ دس دس آدمی کے کہلائے ہین کیا حکمت ہے سب کو یکبارگی اکٹھے کیون نہ کہلایا تو مین نے کہا کہ احتمال ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا ہوگا کہ کہانا تہوڑا ہے اور وہ ایک کا با مین ہے پس نہین ممکن تہا کہ اسقدر بہت آدمی اوسکے گرد حلقہ باندہ سکین تو پہر سائل نے کہا کہ کیون نہ داخل ہوئے کل اور جو حلقے مین نہ آسکتا اسکو جدا کیا جاتا پس تہا یہ ابلغ بیچ مشترک ہونے تمام کے بیچ مین معجزے پر برخلاف تفریق کے پس تحقیق راہ پاتا ہے اوسمین احتمال بار بار کہنے طعام کا واسطے چہوٹے ہونے رکابی کے تو مین نے کہا کہ احتمال ہے کہ تنگ ہو فتہا اور مراد اس حدیث مین بہت ہونا کہانے تہوڑے ہے **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا ابو احمد الزبیری ثنا اسرائیل عن منصور عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال كنا نعد الآيات بركة وانتم تعدونها تخويفا كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقل الماء فقال اطلبوا فضلة من ماء فجاؤا باناء فيه ماء قليل فادخل يده في الاناء ثم قال حي على الطهور المبارك والبركة من الله فلقد رايت الماء ينبع من بين اصابع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولقد كنا نسمع تسبيح الطعام وهو يؤكل **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم معجزون اور کرامتون کو برکت گنتے تہے اور تم لوگ گنتے ہو اونکو سبب ڈرانیکا ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایک سفر مین تہے سو پانی کم ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ ڈہونڈو بچا پانی یعنے کسی برتن مین کہ اوسمین کچہہ پانی باقی رہا ہو تو اصحاب ایک برتن لائے جسمین تہوڑا سا پانی تہا تو حضرت صلعم نے اپنا ہاتہہ برتن مین داخل کیا پہر فرمایا کہ جلد چلو اوپر پانی پاک کرنیوالے بابرکت کے اور برکت اور زیادتی خدا تعالی کی طرف سے ہے یعنی نہ اور کسی کیطرف سے اور البتہ مین نے پانی کو دیکہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونگلیون سے نکلتا تہا اور البتہ ہم سنتے تہے کہانیکا سبحان اللہ کہنا اور حالانکہ کہانا کہایا جاتا تہا **ف** جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ کسی کا انکار کیا اوس نے اوپر انکار اسکا کہ وہ تمام خوارق عادت کو سبب ڈرانیکا گنتے تہے نہین تو نہین ہین تمام خارق عادت برکت پس تحقیق

چاہتی ہے گننے بعض اونکو برکت اللہ کیطرف سے مانند سیر ہونے خلقت بہت کی کہانے تہوڑی سے اور بعض اونکے کو سبب ڈرانے کا اللہ کیطرف سے مانند گہن سورج اور چاند کے جیسا کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر سورج اور چاند دو نشانیان ہین خدا کے نشانون سے ڈراتا ہے اللہ اونکے سبب سے اپنے بندون کو اور شاید جن لوگون سے عبداللہ بن مسعودؓ نے خطاب کیا تہا اونہون نے تمسک کیا تہا ساتھ ظاہر اس آیت کے وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا یعنے نہین بہیجتے ہم نشانیان مگر واسطے ڈرانے کے اور ایک روایت مین ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے زمین مین دہنس جانا سنا پس کہا کہ تہے ہم اصحاب حضرت صلعم کے گنتے نشانیون کو برکت اور بیہقی نے کہا کہ یہ معاملہ حدیبیہ مین واقع ہوا ہے اور اسکے بعض طریقون مین ابونعیم کے نزدیک یہ ہے کہ یہ واقعہ جنگ خیبر کا ہے اور یہی وجہ اولی ہے اور دلالت کرتا ہے اوپر مکرر واقع ہونے اوسکے کے سفر مین اور حضر مین اور یہ جو کہا کہ برکت اللہ کیطرف سے ہے تو یہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ ایجا د اللہ کیطرف سے ہے اور ابن عباسؓ کی حدیث مین ہے کہ حضرت صلعم نے اپنا ہاتھ اوسمین داخل کیا تو آپکے ہاتھ کے تلے نہر جاری ہوئی تو ابن مسعودؓ نے پینا شروع کیا اور حکمت بیچ ڈہونڈنے حضرت صلعم کے ان جگہون مین بچے پانی کے یہ ہے تاکہ نہ گمان کیا جاوے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے والے ہین واسطے پانی کے اور احتمال ہے کہ ہو اشارت طرف اسکے کہ خدا نے جاری کی ہے عادت دنیا مین غالبًا ساتھ پیدا ہونے اور جنس کے ایکدوسری سے اور یہ کہ بعضی چیزون مین ایکدوسرے سے پیدا ہونا واقع ہوتا ہے اور بعضی چیزون مین نہین ہوتا اور مٹی چلے اوسکے سے وہ چیز ہے جسکو ہم مشاہدہ کرتے ہین جوش مارنے بعضی پتلی چیزون کے سے جبکہ ڈہانک کر رکہی جاوین اور کچہ زمانہ چہوڑ رکہی جاوین اور نہین جاری ہوئی ہے یہ عادت خالص پانی مین پس ہوگا معجزہ ساتھ اسکے نہایت ظاہر اور یہ جو کہا کہ ہم کہانے کی تسبیح سنتے تہے اور وہ کہایا جاتا تہا یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین غالبًا اور ایک روایت مین ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہانا کہاتے تہے اور ہم کہانے کی تسبیح سنتے تہے اور واسطے اوسکے شاہد ہے جو بیہقی نے روایت کی ہے کہ جس حالت مین کہ ابوالدرداء اور سلمان دونون کہانا کہاتے تہے ایک کاسہ مین کہ ناگہان تسبیح کہی رکاب نے اور کہانے نے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تو جبرئیلؑ آپکے پاس ایک طشت لائے جسمین انگور اور چہوہارے تہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا یا تو اوسنے تسبیح کہی مین کہتا ہون اور تحقیق مشہور ہوا ہے سبحان اللہ کہنا پتہرون کا پس ابوذرؓ کی حدیث مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کنکریان لین تو اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین سبحان اللہ کہا یہانتک کہ مین نے اونکی آواز سنی پہر اونکو ابوبکرؓ

کے ہاتھ مین رکھا تو اونہون نے تسبیح کہی پہر اونکو عمرؓ کے ہاتھ مین رکھا تو بہی اونہون نے تسبیح کہی پہر اونکو
عثمانؓ کے ہاتھ مین رکھا تو بھی اونہون نے تسبیح کہی اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ سب حاضرین
نے انکی تسبیح سنی اور پہر اونکو ہمارے ہاتہون مین رکہا تو نہ تسبیح کہی اونہون نے ساتہ کسی کے ہم مین
سے ف ابن حاجب نے ذکر کیا ہے بعض شیعہ سے کہ پہٹ جانا چاند کا اور سبحان اللہ کہنا پتھرون کا
آواز کرنا لکڑی کا اور سلام کرنا ہرن کا بطریق احاد منقول ہے باوجود زیادہ ہونے باعثون کے اوپر نقل
کرنے اوسکے اور باوجود اسکے کسی نے اونکے راویون کی تکذیب نہین کی اور جواب دیا ہے اوس نے کہ
بے پرواہی کی گئی ہے نقل کرنے اونکے سے بطور تواتر کے ساتہ قرآن کے اور جواب دیا ہے اوسکو غیر نے
کہ یہ بطریق احاد کے منقول نہین یعنی بلکہ بطریق تواتر کے منقول ہین اور بر تقدیر تسلیم کے بعض مجموعہ اوس کا
فائدہ دیتا ہے یقین کا جیسا کہ اس فصل کے اول مین گذر چکا ہے اور مین کہتا ہون کہ یہ سب معجزے مشہور ہین نزدیک
لوگون کے اور روایت کی حیثیت سے پس نہین ایک برابر پس تحقیق آواز کرنا لکڑی کا اور پہٹ جانا
چاند کا دونون بطور استفاضہ کے منقول ہین جو مفید ہے یقین کو نزدیک اوس شخص کے جو مطلع ہے
اسناد حدیث کے طریقون پر حدیث کے امامون سے سوائے غیر اونکے کے جسکو اس فن سے تجربہ نہین اور ایسے ہی
سبحان اللہ کہنا پتہرون کا سو نہین ہے واسطے اوسکے مگر یہ ایک طریق باوجود ضعیف ہونے اوسکے
اور ایسے ہی سلام کرنا ہرن کا پس نہین پاتا ہون واسطے اوسکے سند نہ قوی وجہ سے اور نہ ضعیف وجہ سے
واللہ اعلم (فتح) اور مراد اسمین جوش مارنا پانی کا اور تسبیح کہنا کہانے کا ہے حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ ثَنَا
زَکَرِیَّاءُ حَدَّثَنِیْ عَامِرٌ حَدَّثَنِیْ جَابِرٌ اَنَّ اَبَاہُ تُوُفِّیَ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ اِنَّ اَبِیْ تَرَکَ عَلَیْہِ دَیْنًا وَلَیْسَ عِنْدِیْ اِلَّا مَا یُخْرِجُ نَخْلُہٗ وَلَا یَبْلُغُ مَا یُخْرِجُ سِنِیْنَ
مَا عَلَیْہِ فَانْطَلِقْ مَعِیَ لِکَیْ لَا یُفْحِشَ عَلَیَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشٰی حَوْلَ بَیْدَرٍ مِّنْ بَیَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ اٰخَرَ
ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْہِ فَقَالَ انْزِعُوْہُ فَاَوْفَاہُمُ الَّذِیْ لَہُمْ وَبَقِیَ مِثْلُ مَا اَعْطَاہُمْ ترجمہ جابرؓ سے
روایت ہے کہ مقرر میرا باپ مرگیا یعنی شہید ہوا اور اوسپر قرض تہا سو مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور عرض کیا کہ میرے باپ نے اپنے اوپر قرض چھوڑا اور نہین میرے پاس کچھ یعنے اوس نے
کچھ مال نہین چھوڑا مگر جو کہجور باغ سے حاصل ہوتا ہے اوسکو باغ سے اور نہین پہونچتا حاصل کئی برس کا اوسکے
قرض کو یعنی باغ کے پھل سے کئی برس مین بہی اوسکا قرض ادا نہین ہوسکتا سو آپ میرے ساتھ
چلین تاکہ قرضخواہ مجکو فحش نکہین سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور باغ مین پہونچے اور کہجورون
کے ایک ڈہیر کے گرد گہومے پہر اوسمین برکت کی دعا کی پہر اور ڈہیر کے گرد گہومے پہر اوسپر بیٹھ گئے

اور فرمایا کہ کھینچو کھجورون کو ڈھیرون سے سو قرضخواہون کو اونکا قرض پورا دیا اور جتنا اونکو دیا اُتنا
باقی رہا ف ایک روایت مین ہے کہ جابرؓ کے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے اور انہون نے چھہ بیٹیان
چھوڑین اور اپنے اوپر قرض چھوڑا اور ایک روایت مین ہی کہ اوسپر ایک یہودی کے تیس وسق کھجورین
ہتین تو جابرؓ نے اوس سی مہلت چاہی اوسنے نہ مانا پہر جابرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش
کروائی توبہی اوسنے نہ مانا اور ایک روایت مین ہی کہ قرضخواہون نے تقاضے مین سختی کی تو مین نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کروائی کہ جتنا خرما میرے باغمین ہے وہ لیوین اور میرے باپ
کو معاف کرین اونہون نے نہ مانا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جا اور ہر قسم
کی کھجورون کے علحدہ علحدہ ڈھیر کر عجوہ کو علحدہ اور عذق زید کو علحدہ اور ایک روایت مین ہے
کہ پہر فرمایا کہ انکو تول تول کے دینا شروع کر تو مین نے اونکو تول تول کر دینا شروع کیا یہانتک کہ انکو
قرض پورا دیا بعد اسکے کہ حضرت صلعم پلٹ آئے اور ایک روایت مین ہے کہ قرض ادا کرنیکے بعد وہ ڈھیر
سب اوسی طرح تہا کچہ اوسمین کمی نہ ہوئی اور ایک روایت مین ہی کہ کچہ کھجورین ہمارے واسطے باقی رہین
اور ایک روایت مین ہے کہ جابرؓ نے اوسکو تیس وسق پورے دیئے اور سترہ وسق کھجورین بچ رہین
اور تطبیق یہ ہے کہ یہ محمول ہے تعدد قرضخواہون پر یعنے قرضخواہ کئی تہی پس گویا کہ اصل قرض اوس
سی ایک یہودی کے واسطے تیس وسق تہی ایک قسم کھجور سے پس پورا دیا اوسکو اور باقی رہے اوس ڈھیر
سے سترہ وسق اور کچہ قرض اُس سی واسطے اور یہودیون کے اور قسمون کھجورون کی سے پس پورا دیا اونکو
اور بچ رہا مجموع سے اوسقدر جتنا باقی تہا اور واقع ہوئی ہے ایک روایت مین وہ چیز جو اسکے مخالف ہی
اور وہ یہ ہے کہ جابرؓ کہتا ہے کہ مین نے حضرت صلعم کو بلایا سو جب قرضخواہون نے حضرت صلعم کو دیکہا تو گویا
ایسا ساتہ میرے اوس گھڑی یعنے مقرر اونہون نے سختی کی اوسپر تقاضے مین واسطے عداوت اونکی کے حضرت
سی سو جب حضرت صلعم نے اونکا حال دیکہا تو ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے تین بار پہر اوسپر بیٹھے پہر فرمایا
کہ قرضخواہون کو بلا سو ہمیشہ رہا اونکو تول تول کر دیتا یہانتک کہ خدا نے میرے باپ کی امانت ادا
کی اور مین راضی تہا کہ خدا میرے باپ کی امانت کو ادا کر دی اور نہ پہر لیجاؤن مین ایک کھجور اپنی بہنون
کی طرف تو سلامت رکہا خدا نے سب ڈھیرون کو یہانتک کہ مین دیکہتا ہون کہ جس ڈھیر پر حضرت صلعم
بیٹھے تہے اوسمین سی ایک کھجور کم نہین ہوئی اور وجہ مخالفت کی یہ ہے کہ ظاہر اسکا یہ ہے کہ سب
قرض حضرت صلعم کے روبرو تہا اور البتہ اوسمین کچہ کمی نہوئی اور جو پہلے گذرا ہے اوسکا ظاہر یہ ہے کہ
تولنا حضرت صلعم کے پہر آنے کے بعد تہا اور یہ کہ کچہ کھجورین کم ہوگئی ہتین اور تطبیق دونون کی درمیان

یہ ہے کہ شروع تولنا حضرت ص کے روبرو ہوا تہا اور اسکا تمام ہونا حضرت ص کے بعد تہا یعنے کچہہ کہجورین حضرت ص کے سامنے تول کر بعض قرضخواہون کا قرض ادا کیا گیا اور بعضے قرضخواہون کو حضرت ص کے پہرنے کے بعد تول کر دی گئین سو جس ڈہیر سے حضرت ص کے سامنے قرضخواہون کو پورا دیا گیا اوسمین کچہہ کمی نہوئی اور جس ڈہیر سے حضرت ص پلٹنے کے بعد قرضخواہون کو دیا گیا اوسمین کمی ہوئی لیکن اوسمین بہی برکت کی نشانی باقی رہی اسیواسطے ایک ڈہیر سے تیس وسق کہجورین دین اور سترہ وسق باقی رہین اور ایک روایت مین ہے کہ جب جابرؓ نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت ص کو خبر دی تو حضرت ص نے فرمایا کہ جا اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے کو بعض کہتے ہین کہ یہ اسواسطے کہ عمر فاروقؓ کو اوسکے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تہی اور بعض کہتے ہین کہ وہ حضرت ص کے ساتہ حاضر تھے جبکہ حضرت ص کہجورونمین چلے اور ثابت ہوئی یہ بات کہ جو کہجورین باغمین ہین اونسے کل قرض ادا نہین ہوسکیگا پس ارادہ کیا حضرت ص نے کہ اوسکو یہ بات معلوم کروا دین ہواسطے کہ وہ حاضر تھے ابتدا امر مین بخلاف اوسکے جو حاضر نہ تھا اور ایک روایت مین ہے کہ عمر فاروقؓ نے کہا کہ البتہ مین نے معلوم کیا تہا جب کہ حضرت ص کہجورون کے درمیان چلے کہ بیشک خدا اس مین برکت کریگا اور اس حدیث مین اور بہی کئی فائدے ہین جائز ہے مہلت مانگنی قرض مین جسکا ادا کرنا فی الحال لازم ہو اور جواز ہے مہلت دینا قرضخواہ کا واسطے مصلحت مال کے جس سے اوسکا قرض پورا ادا ہو اور اسمین چلنا امام کا ہے اپنی رعیت کی حاجتونمین اور سفارش کرنی اوسکی نزدیک بعضون کے بیچ حق بعضون کے اور اسمین نشانی ظاہر ہے نبوت کی نشانیون سے واسطے بہت ہونے تہوڑی چیز کے یہانتک کہ حاصل ہوا ساتہہ اوسکو پورا ادا کرنا کثیر کا اور اوس سے بچ رہا (فتح) **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ ثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ بِسَادِسٍ اَوْ كَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ ثَلٰثَةً قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِيْ وَاُمِّيْ وَلَا اَدْرِيْ هَلْ قَالَ امْرَاَتِيْ وَخَادِمِيْ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهٗ امْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَكَ مِنْ اَضْيَافِكَ اَوْ ضَيْفِكَ قَالَ اَوَ عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ

عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا
وَقَالَ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتّٰى
شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ
يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلَ
مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ
فَتَعَرَّفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ اللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ
مَعَهُمْ قَالَ أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ فقرا
اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا
ہو تو چاہیے کہ وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جس کے پاس چار آدمی کا کھانا ہو
تو چاہیے کہ وہ پانچوین یا چھٹے کو لے جاوے یا جیسے فرمایا یعنی راوی کو شک ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پانچ فرمایا یا اسکے بدلے کچھ اور اور یہ کہ صدیق اکبرؓ تین آدمی لائے یعنی اونکو اپنے گھر مین پہنچا دیا
اور گھر والون کو کہا کہ انکو کھانا کھلا دینا اور مین حضرت ص کے پاس جاتا ہون اور حضرت ص دس آدمی
لے گئے اور ابو بکر نے تین آدمی کو لیا (یعنے پس یہ کلام مکرر نہین ہے اس واسطے کہ یہ بیان ہے واسطے ابتدا اس
چیز کے کہ اونکے حصے مین آئی اور اول کلام بیان ہے اونکا جنکو اپنے گھر کی طرف لے گئے) عبد الرحمن
نے کہا پس شان یہ ہے کہ مین اور میرا باپ اور میری مان گھر مین تھے راوی کہتا ہے مین نہین جانتا
کہ کہا عبد الرحمن نے کہا اور میری عورت اور میرا خادم جو ہمارے اور ابو بکر کے گھر مین مشترک تھا (یعنے
ان دونون کو بھی عبد الرحمن نے کہا ہے یا نہین) اور یہ کہ ابو بکرؓ نے رات کا کھانا حضرت صلعم کے پاس
کھایا پھر ٹھہرے رہے یعنی پاس حضرت ص کے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑھی پھر نماز کے بعد ابو بکرؓ
پھرے پھر حضرت ص کے پاس ٹھہرے رہے یہانتک کہ حضرت ص نے بھی رات کا کھانا کھایا پھر آئے ابو بکرؓ
کچھ رات گئی گھر مین آئے اونکی بی بی نے اونکو کہا کہ کس چیز نے تجکو روکا اپنے مہمانون سے یا کہا
مہمان سے یعنے تو نے دیر کیون کی کہ مہمانون نے تیری انتظار کی ابو بکر نے کہا کیا تو نے مہمانون کو کھانا
نہین کھلایا کہا کہ اونہون نے انکار کیا کھانے سے تیرے آنے تک گھر والون نے کھانا اونکے پیش کیا
تھا سو مہمان اونپر غالب آئے سو مین جا کر چھپ گیا یعنی ابو بکر کے ڈر سے سو ابو بکر نے کہا کہ اے بیوقوف
جاہل پس بد دعا کی ناک کٹنے کی اور گالی دی اور کہا کہ کھاؤ اور قسم ہے اللہ کی مین اوس کھانے کو

کبہی نہین کہاؤنگا عبدالرحمن نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم کوئی لقمہ نہ اوٹہاتے تہے مگر کہ اوسکے نیچے سے کہانا بڑہ جاتا تہا یعنے جس جگہہ سے نوالہ اوٹہایا جاتا تہا زیادہ اوس نوالے سے یہانتک کہ سیر ہوئے اور کہانا پہلے سے زیادہ ہوگیا تو ابوبکرؓ نے دیکہا تو ناگاہ وہ ایک چیز تہی یعنے بقدر اوسکے کہ پہلے تہا یا اوس سے زیادہ تو ابوبکر نے اپنی بی بی سے کہا کہ اے بنی فراس کی بہن کیا ہے یہ امر عجیب یعنے بڑہنا کہانے کا ابوبکرؓ کی بی بی نے کہا کہ قسم ہے اپنی ٹہنڈک آنکہہ کی کہ تحقیق یہ پیالہ یعنے کہانا کہ پیالے مین ہے اب پہلے سے سہ چند زیادہ ہے پہر ابوبکر صدیق نے اوس کہانے سے کہایا اور کہا کہ سوائے اسکے نہین کہ قسم شیطان کے وسوسہ سے تہی یہ پہر اوس سے ایک لقمہ کہایا پہر اوسکو حضرت صلعم کی طرف اوٹہایا تو وہ کہانا صبح تک حضرت صلعم کے پاس رہا اور ہمارے مسلمانون اور ایک قوم کے درمیان عہد تہا سو مدت صلح کی گذر گئی یعنے تو ہمنے اونسے لڑنے کیواسطے لشکر طیار کیا تو ہمنے بارہ آدمی چوہدری بنائے یعنی بارہ گروہ بنائے ہر ایک کے ساتہ اونمین سے کئی آدمی تہے خدا جانتا ہے کہ ہر چوہدری کے ساتہ کتنے آدمی تہے لیکن یہ تحقیق ہے کہ ہر گروہ کے ساتہ ایک چوہدری بہیجا عبدالرحمن نے کہا کہ سب لوگون نے اوس سے کہایا یا جیسے کہا یعنے راوی کو شک ہے کہ عبدالرحمن نے یہ لفظ کہا یا اسکے بدلے کچہہ اور کہا اور مراد اس حدیث سے بہت ہونا کہانے تہوڑے کا ہے اور صفہ ایک دالان تہا مسجد نبوی کے اخیر مین طیار کیا گیا تہا واسطے اوترنے مسافرون کے جنکا نہ کوئی گہر تہا اور نہ گہر والی اور کبہی بہت ہو جاتے تہے اور کبہی کم ہو جاتے تہے باعتبار اسکے کہ نکاح کرتا اونمین سے یا مر جاتا یا سفر کرتا اور وہ ستر سے زیادہ تہے اور یہ جو کہا کہ جسکے پاس چار آدمی کا کہانا ہو تو چاہیئے کہ پانچوین یا چہٹے کو لیجاوے تو مراد یہ ہے کہ پانچوین کو لے جاوے اگر نہو اوسکے پاس کہانا زیادہ اس سے اور اگر اوسکے پاس اس سے زیادہ کہانا ہو تو چاہیئے کہ لے جاوے چہٹے کو ساتہ پانچوین کے اور حکمت صرف ایک آدمی کے زیادہ کرنے مین یہ ہے کہ اونکی گذران اور معاش اوس وقت فراخ نہ تہی بلکہ تنگ تہی سو جسکے پاس مثلاً گہر کے تین آدمی ہون نہ مشکل ہوگا کہانا چوتہے کا اپنے قوت سے اور اسیطرح حال ہے چار کا اور جو اوس سے زیادہ ہے برخلاف اوسکے کہ اگر زیادہ کئے جاوین مہمان بقدر کتنی عیال کے کہ سوائے اسکے نہین کہ حاصل ہوتا ہے اکتفا بیچ اسکے وقت فراغ ہونے حال کے اور کشادہ ہونے معاش کے اور یہ جو کہا کہ ابوبکر تین آدمی لائے تو یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ صدیق اکبرؓ کے پاس چار آدمی کا کہانا تہا اور باوجود اسکے لیا اونہون نے پانچوان اور چہٹا اور ساتوان یعنی حضرت صلعم کے فرمانے سے ایک زیادہ لیا تو حکمت اسمین یہ ہے کہ مراد اونکی یہ تہی کہ اختیار کرین ساتوین کو ساتھ

حضرت اپنے گہر اسواسطے کہ اوسکو مناسب معلوم ہوا کہ اول اونہون نے اونکی ساتہہ نہ کہایا اور یہ جو کہا کہ پہر
ابو بکرؓ پہرے تو مراد یہ ہے کہ اپنے گہر کی طرف پہرے بنا بر اسکے پس قول اوسکا پس ٹہیرے رہے یہانتک
کہ حضرت صلعم نے کہانا کہایا دوبارہ واقع ہوا ہے اور فائدہ اوسکا اشارہ ہے طرف اسکی کہ دیر کرنا
ابو بکرؓ کا پاس حضرت ع کے تہا بقدر اسکے کہ کہانا کہایا ساتہہ آپکے اور آپکے ساتہہ عشاء کی نماز پڑہی
اور نہ پہرے طرف گہر اپنے کی مگر بعد گذر جانے کچہہ رات کو اور یہ اسواسطے کہ حضرت صلعم دوست رکہتے تہے
کہ عشا کی نماز مین تاخیر کرین اور ایک روایت مین نعس رجع کے بدلے نعس رکع کاف کے ساتہہ واقع ہوا ہے
یعنی عشا کے بعد نفل پڑہے اور ایک روایت مین حتی نعس نون اور عین اور سین کے ساتہہ واقع
ہوا ہے مشتق نعاس سے ساتہہ معنی اونگہہ کے اور یہی ٹہیک ہے اور دور ہوتا ہے ساتہہ اسکی تکرار سب جگہہ مین
سے مگر بیچ قول اوسکے لبث کے اور سبب اوسکا اختلاف تعلق لبث کا ہے پس اول کہا کہ ٹہیرے رہے یہانتک
کہ عشا کی نماز پڑہی پہر کہا کہ ٹہیرے رہے یہانتک کہ اونگہنے لگے اور حاصل یہ ہے کہ ابو بکر صدیق رضہ
حضرت صلعم کے پاس ٹہیرے رہے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑہی پہر ٹہیرے رہے یہانتک کہ حضرت صلعم
کو اونگہہ آئی اور سونے کو کہڑے ہوئے پہر رجوع کیا ابو بکر نے اسوقت طرف گہر اپنے کی اور یہ جو کہا
کہ گہر والون نے کہانے کو اونپر پیش کیا تہا تو ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ عبد الرحمن چلا اور
جو کہانا حاضر تہا اوسکو لایا اور کہا کہ کہاؤ مہمانون نے کہا کہ گہر کا مالک کہان ہے کہا کہاؤ اونہون
نے کہا ہم نہین کہانیکے یہانتک کہ گہر والا آوے عبد الرحمن نے کہا کہ اپنی دعوت ہمسے قبول کرو پہر
اگر وہ آیا اور تمنے کہانا نہ کہایا ہوگا تو ہمکو اوسکی طرف سے بڑی بہری پہونچے گی پہر اونہون نے نہ مانا اور یہ جو
کہا کہ کہاؤ تو ایک روایت مین ہے کہ تمکو کہانا نہ رچو اونکے حق مین بد دعا کی اور مستفاد ہوتا ہے اس سے
جواز دعا کا اوس شخص پر جس سے انصاف حاصل نہ ہو خاصکر وقت حرج اور غصے کے اور یہ اسواسطے
ہی کہ حکم کیا اونہون نے اوپر مالک گہر کے ساتہہ حاضر ہونے کا ساتہہ اونکو اور نہ کفایت کی اونہون
نے ساتہہ بیٹے اوسکے باوجود اجازت اوسکی کے واسطے اونکو اور شاید باعث اسکا رغبت کرنا
اونکا بیچ تبرک کے ساتہہ اوسکے کہانے مین اور بعض کہتے ہین کہ سوائے اسکے کچہہ نہین کہ خطاب کیا تہا
ساتہہ اوسکے اپنے گہر والون کو نہ مہمانون کو اور بعض کہتے ہین کہ بد دعا مراد نہین اور مراد ٹہنڈک
آنکہہ سے خوشی ہے اور دیکہنا اوسچیز کا جو آدمی کو خوش لگے اور صدیق اکبر رضہ نے جو قسم کہائی بعد اس کے
اونکی ساتہہ کہایا تو اسکا سبب کجی مہمانون کی تہی اور قسم کہائی اونکی کہ جب تک ابو بکر رضہ ہمارے ساتہہ
نہین کہاوین گے تب تک ہم کہانا نہین کہاوین گے اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا

ہم کہانا نہین کہا وینگی اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا سبب دیکہنا برکت کا تہا کہانے مین اور
احتمال ہے کہ تطبیق دیجاوے باین طور کہ کہایا ابوبکر نے واسطے حلال کرنے اونکو پہر جب کہانے مین برکت
دیکہی تو پہر کہانے لگی تاکہ حاصل ہو واسطے اوسکے اور کہا مانند عذر کرنیوالیکے اپنی قسم سے جو کہائی تھی کہ اسکا باعث
شیطان تہا اور حاصل یہ ہے کہ اکرام کیا اللہ نے ابوبکرؓ کو پس دور کیا جو اُنکو حرج حاصل ہوا تہا پہر خوش ہو گئی
اور شیطان مردود ہوا اور استعمال کیا صدیقؓ نے مکارم اخلاق کو پس توڑا اپنی قسم کو واسطے تعظیم اپنے
مہمانونکی تاکہ حاصل ہو مقصود اوسکا اونکی کہانے سے اور واسطے ہونے اوسکے زیادہ تر قادر اوسپر کفارے پر
اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ راوی نے کہا کہ مجکو یہ خبر نہین پہونچی کہ صدیق نے کفارہ قسم کا دیا
ہو استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اسپر کہ نہین واجب ہے کفارہ بیچ قسم لجاج اور غصے کے اور نہین حجت ہے اسمین
اسواسطے کہ نہین لازم آتا عدم ذکر سے عدم وجود اور جو کفارہ ثابت کرتا ہے اوسکو جائز ہے کہ دلیل پکڑے
ساتھ عموم اس آیت کے ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین یعنے لیکن
پکڑتا ہے تمکو جو قسم تمنے گویا باندہی سو اوسکا اوتار کہلانا دس محتاجون کو لیکن اسپر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ایک
روایت مین آیا ہے کہ ابوبکر حانث نہین ہوئی یہانتک کہ کفارہ اوترا اور نووی نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ
نہین کفارہ دیا اونہون نے پہلے حانث ہونیکے اور اسپر واجب ہونا کفارے کا پس نہین ہے اختلاف بیچ
اسکے اور قول ابوبکرؓ کا واللہ لا اطعمہ ابدًا قسم موکد نہین احتمالی ہے کہ ہو لغو کلام سے یا جو کہنے زبان کے ہے
اور یہ جو کہا کہ سب نے اوس سے کہایا تو اسکا حاصل یہ ہے کہ تمام لشکر نے اوس پیالے سے کہایا جسکو ابوبکر نے
حضرت صلعم کے پاس بہیجا تہا اور ظاہر ہوا ساتھ اوسکے پوری برکت کہانے مذکور مین حضرت صلعم کے پاس
ہوئی یہانتک کہ تمام لشکر کو کفایت کی اور اس حدیث مین اور بہی کئی فائدے ہین سوائے اوس چیز
کے کہ پہلے گذری پناہ پکڑنا محتاجون کا طرف مسجد کے وقت حاجت کے طرف سلوک کی جبکہ نہو اوسمین
لیٹنا اور چمٹنا اور تشویش نمازیون پر اور اسمین استحباب مواساۃ اونکا ہے وقت جمع ہونے ان شرطون کے
اور اسمین دعوت کرنا ہے بیقراری کی حالت مین اور اسمین جواز غیبت کا ہے اہل اور ولد اور مہمان کیطرف سے
جبکہ طیار کی گئی ہو واسطے اونکی کفایت اور اسمین تصرف عورت کا ہے اوس چیز مین کہ آگے کیجاوے واسطے مہمان
اور کہلانیکے بغیر اذن خاص کے مرد سے اور اسمین جواز گالی دینے باپ کا ہے اپنے بیٹے کو اور بوجہ تادیب اور ترغیب
کے اعمال خیر پر اور اسمین جواز حلف کا ہے ترک مباح پر اور اسمین موکد کرنا مرد سچے کا ہے واسطے اپنی خبر کے
ساتھ قسم کے اور جواز حنث کا بعد کہانے قسم کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے برکت چاہنی ساتھ کہانے
اولیا کے اور اسمین پیش کرنا کہانیکا ہے جسمین برکت ظاہر ہو بزرگونپر اور قبول کرنا اونکا اوسکو اور اسمین

عمل کرنا ہو ساتھ گمان غالب کے اسواسطے کہ ابوبکرؓ نے گمان کیا کہ عبدالرحمن نے مہمانون کے کام مین قصور کیا ہے
پس جلدی کی طرف گالی دینے اونکے اور اسمین بیان ہو اوس چیز کا جو واقع ہوتی ہے اللہ کی مہربانی سے
ساتھ اپنے دوستون کے اور یہ اسوجہ سے ہے کہ ابوبکرؓ کا دل پریشان ہوا اور اسیطرح اوسکے گھر والون کا بسبب نہ
کہانے مہمانون کے کہانے کو اور میلا ہوا یہانتک کہ اوسکو قسم کی حاجت ہوئی پس تدارک کیا اللہ نے سکا
اور دور کیا اللہ نے یہ رنج اونکا ساتھ کرامت کے جو ظاہر ہوئی اونکے ہاتھ پر پس ہوگئی میل بدلکر صفائی
اور رنج خوشی اور واسطے اللہ تعالی کے ہے سب تعریف (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ
عَنْ اَنَسٍ وَّعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ
وَهَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ
فَهَاجَتْ رِيْحٌ اَنْشَاَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ
حَتّٰى اَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ
اِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَاَنَّهٗ اِكْلِيْلٌ ترجمہ انسؓ سے روایت ہو کہ ایکبار حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے وقت مدینے مین قحط پڑا سو جس حالت مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑہتے تھے
کہ ناگاہ ایک مرد کہڑا ہوا تو اوس نے عرض کیا کہ یا حضرتؐ گھوڑے مر گئے اور بکریان ہلاک ہوئین سو دعا
کیجیے خدا ہمکو پانی پلاوے تو حضرتؐ نے ہاتھ دراز کر کے دعا کی انس نے کہا اور آسمان شیشے کیطرح صاف
تہا سو ہوا اوٹھی جسنے بادل کو پیدا کیا پہر بادل جمع ہوا پہر آسمان نے اپنے دہانے چہوڑ دیے یعنے یکبارگی مینہ برسنے
لگا تو ہم نکلے پانی مین پیٹہتے یہانتک کہ ہم اپنے گہرون مین آئے پہر دوسرے جمعے تک لگاتار ہمپر مینہ برستا
رہا پہر وہی شخص یا کوئی اور آپکی طرف کہڑا ہوا تو اوس نے عرض کیا کہ یا حضرتؐ گہر ڈہہ گئے آپ دعا کریں
خدا مینہ کو روکے تو حضرتؐ نے تبسم فرمایا پہر فرمایا یعنی دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہ برسے
ہمپر اب نہ برسے تو مین نے ابر کیطرف نظر کی کہ پہٹ گیا گرد مدینے کے جیسے وہ تاج ہے یعنے بادل مدینے کے
اوپر سے ٹل گیا اور مدینہ خالی رہگیا تو مدینے کے اوپر آسمان تاج کی طرح نظر آتا تہا **ف** اور مراد اس حدیث
سے واقعہ ہونا اجابت دعا کا ہے فی الحال اور اس حدیث کی شرح استسقا مین گذر چکی ہے اور اگر کوئی کہے کہ
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بادل کو ہوا نے پیدا کیا اور حالانکہ اسطرح نہین ہے اسواسطے کہ بادل کو پیدا کرنیوالا خدا
ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ مراد حدیث مین یہ ہے کہ بادل کو خدا نے پیدا کیا اور نسبت پیدا کرنے کی طرف ہوا کی

مجازی ہے اور یہ ساتھ اذن اللہ کے ہے اور اصل یہ ہی کہ ہر چیز کو خدا ہی پیدا کرتا ہے (فتح) **حدثنا**
محمد بن المثنی انا یحیی بن کثیر ابو غسان ثنا ابو حفص واسمه عمر بن العلاء اخو ابی عمرو بن العلاء
قال سمعت نافعا عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یخطب الی جذع فلما اتخذ
المنبر تحول الیه فحن الجذع فاتاه فمسح یده علیه وقال عبد الحمید انا عثمان بن عمر انا معاذ
ابن العلاء عن نافع بهذا ورواه ابو عاصم عن ابن ابی رواد عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی
اللہ علیه وسلم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ منبر بننے سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک ستون
کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر جب منبر طیار ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف پھر گئے یعنے
منبر پر خطبہ پڑھا تو ستون رونے لگا سو حضرت صلعم اوسکے پاس آئے اور اپنا ہاتھ اوس پر پھیرا **ف** اور ایک
روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین اوس پر ہاتھ نہ پھیرتا تو قیامت تک
رونے سے چپ نہ ہوتا اور حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے
لکڑی حضرت صلعم کے شوق سے روتی تھی اور تم لائق تر ہو کہ آپکی ملاقات کے مشتاق ہوؤ اور ایک روایت
مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر حکم کیا حضرت صلعم نے کہ گڑھا کھود کر اوسکو زمین مین دبایا جاوے اور ایک روایت
مین ہی کہ اوسکا رونا سنکر اصحاب بہت روئے (فتح) **حدثنا** ابو نعیم ثنا عبد الواحد بن ایمن
قال سمعت ابی عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یقوم یوم الجمعة الی
شجرة او نخلة فقالت امراة من الانصار او رجل یا رسول اللہ الا نجعل لک منبرا قال ان
شئتم فجعلوا له منبرا فلما کان یوم الجمعة دفع الی المنبر فصاحت النخلة صیاح الصبی ثم
نزل النبی صلی اللہ علیه وسلم فضمها الیه تئن انین الصبی الذی یسکن قال کانت تبکی علی
ما کانت تسمع من الذکر عندها **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جمعہ کے دن ایک کھجور کے ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھا کرتے تھے تو ایک انصاری عورت یا مرد (راوی کو
شک ہی) انے عرض کیا کہ یا حضرت صلعم کیا مین آپکے واسطے منبر نہ بناؤن فرمایا اگر تم چاہو تو بناؤ تو اونہون نے
حضرت صلعم کیواسطے منبر بنایا سو جب جمعہ کا دن ہوا تو منبر کیطرف پھرے سو چیخ ماری ستون نے جیسے لڑکا
چیخ مارتا ہی پھر حضرت منبر سے اوترے اور اوسکو اپنے گلے سے لگایا یعنے اوسکی تسلی کیلیے اسحال مین کہ روتا تھا
مانند رونے لڑکے کی کہ چپ کرایا جاتا ہی حضرت صلعم نے فرمایا اوسکے رونیکے سبب مین کہ روتا تھا یہ ستون
اوپر نہ پانے اوس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے۔ **حدثنا** اسمعیل ثنی اخی عن سلیمان بن بلال
عن یحیی بن سعید اخبرنی حفص بن عبید اللہ بن انس بن مالک انه سمع جابر بن عبد اللہ

يَقُولُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلٰى جُذُوعٍ مِّنْ نَّخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ
اِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ
حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت
ہے کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کے ستونوں پر تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ جب خطبہ پڑہتے تھے
تو ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے پہر جب آپکو واسطے منبر طیار ہوا تو اوسپر کہڑے ہوئے تو ہمنے اوس ستون کی
آواز سنی مانند اونٹنی گابہن کی جسکے حمل کو دس مہینے گذر چکے ہوں یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے آکر اپنا ہاتھ اوسپر رکہا تو اوسنے آرام پکڑا **ف** اور ایک روایت میں ہے کہ ابی بن کعب نے اوس ستون کو لیا
تو وہ ہمیشہ اوسکے پاس رہا یہانتک کہ گل گیا اور یہ پہلی روایت کو مخالف نہیں کہ دبا یا گیا تہا اسواسطے کہ احتمال ہے کہ
ڈہا نیکے بعد ظاہر ہوا ہو تو ابی بن کعب نے اوسکو لیا ہو اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلعم نے اوسکو فرمایا کہ اگر
تو چاہے تو میں تجکو اپنی پہلی جگہ میں لگا دوں کہ تو بدستور سابق سرسبز ہو جاوے اور اگر تو چاہے تو میں تجکو
بہشت میں لگا دوں سو تو اوسکی نہروں سے پانی پیوے اور تیرا اوگنا اچھا ہو پہر تجہکو پہل لگے پہر خدا کے
دوست تیرا پہل کہاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اختیار کیا اوسنے اسکو کہ میں اوسکو بہشت میں
لگاؤں بیہقی نے کہا کہ ستون کے رونیکا قصہ امور ظاہرہ سے ہے کہ نقل کیا ہے اوسکو پچھلوں نے پہلوں سے
اور روایت اخبار خاصہ کی اوسمیں مانند تکلف کے ہے اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ بیجان چیزوں کے
واسطے کبھی خدا سمجھ اور ادراک پیدا کرتا ہے مانند جاندار چیزوں کی بلکہ مانند اشرف حیوان کے یعنی انسان کے اور
اسمیں تائید ہے واسطے قول اوس شخص کے جو حمل کرتا ہے اس آیت کو وان من شئ الا یسبح بحمدہ اپنے ظاہر پر یعنے
ہر چیز حقیقۃً تسبیح کہتی ہے اور ابن ابی حاتم نے امام شافعی سے مناقب میں نقل کیا ہے کہ جو چیز خدا نے
محمد ﷺ کو دی اوس کسی نبی کو نہیں دی تو میں نے کہا کہ خدا نے عیسیٰ کو مردوں کا زندہ کرنا دیا تہا شافعی نے
کہا کہ دیا خدا نے محمد ﷺ کو رونا لکڑی کا یہانتک کہ اوسکی آواز سنی گئی پس یہ معجزہ اوس سے بڑا ہے (فتح)
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَيُّكُمْ
يَحْفَظُ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ ح وَحَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ
قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ اِنَّكَ
لَجَرِيٌّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ
وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهِ وَلٰكِنِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

لا بَاسَ عَلَيْكَ مِنْهَا اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ اَوْ يُكْسَرُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا عَلِمَ عُمَرُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَهُ وَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ فَقَالَ عُمَرُ — **ترجمہ**

ابو وائل سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے کہا کہ تم مین کون ایسا ہے جسکو یاد ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ فتنہ کے باب مین فرمائی حذیفہ نے کہا کہ مجکو بعینہ یاد ہے بغیر زیادتی اور نقصان کے عمر فاروق نے کہا کہ لا تحقیق البتہ تو دلیر ہے حذیفہ رضی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصور مرد کا اسکے گہر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور ہمسایے کے حق مین اوسکو نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور بری کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہے عمر فاروق نے کہا کہ مین یہ فتنہ مراد نہین رکہتا بلکہ مراد میری وہ فتنہ ہے جو موج مار یگا جیسے دریا موج مارتا ہے یعنی مراد میری وہ حدیث ہے جسمین حضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے بعد سخت جہگڑے اور بہت لڑائیان ہونگی جنکا شر اور فساد لوگون کو گہیر لیگا حذیفہ رضی نے کہا کہ اے امیر المومنین تجکو اوسکا کچہہ ڈر نہین کہ مقرر تیرے اور اوسکے درمیان دروازہ ہے بند کیا ہوا کہا کہ کہل جاویگا یا ٹوٹ جاویگا اوسنے کہا نہین بلکہ ٹوٹ جاویگا کہا یہ لائق تر ہے کہ نہ بند ہو ابو وائل کہتا ہے کہ ہمنے حذیفہ سے کہا کہ عمر فاروق اوس دروازہ کو جانتے تہے اوسنے کہا ہان جیسے رات کل سے نزدیک ہے یعنی جیسا اسکا یقین ہے کہ کل کی رات قریب تر ہے طرف آج کل سے ایسا ہی اوسکا بہی اوسکو یقین تہا مقرر بیان کی ہے مین نے اوس سے ایسی حدیث جو پہیلی یعنے چیستان نہین یعنے یہ حدیث سچی ہے مین نے اپنی رای سے نہین کہی سو ہم ڈرے کہ حذیفہ سے پوچہین کہ کون مراد ہے دروازے سے اور ہمنے مسروق کو حکم کیا! وسنے اوس سے پوچہا کہ دروازہ سے کون مراد ہے اوسنے کہا کہ عمر فاروق **ف** کفا بالصلوۃ مین نماز اور صدقہ کے ساتہ روزہ کا ذکر زیادہ کیا ہے بعض شارحین نے کہا کہ احتمال ہے کہ ہو ہر ایک نماز سے اور جو اوسکے ساتہ ہے مٹانے والی واسطے کل گناہو نکے نہ واسطے ہر ایک کے اونمین سے اور احتمال ہے کہ ہو باب لف اور نشر سے باین طور کہ نماز مثلا کفارہ ہے واسطے فتنے کے جو گہر والونکے حق مین ہوا اور روزہ اولادمین اور مراد ساتہ فتنے کے وہ چیز ہے کہ عارض ہو واسطے آدمی کے ساتہ اون لوگون کے کہ مذکور ہوئے یا غافل ہونے سے ساتہ اونکے یا اونکے سبب سے حرام چیز مین واقع ہو یا کسی فرض مین خلل آوے اور ابن ابی جمرہ نے کہا کہ مشکل ہے واقع ہونا کفاری کا ساتہ عبادتون مذکورہ کے واسطے واقع ہونے کے حرام چیز و نمین اور خلل فرض کے اوسواسطے کہ بندگیان اوسکو ساقط نہین کرتین پس اگر حمل کیا جاوے اوپر واقع ہونے کے مکروہ مین اور خلل کے ساتہ مستحب کی تو نہین مناسب ہے اطلاق تکفیر کا اور جواب التزام کرنا پہلی بات کا ہے یعنے حرام چیز مین واقع ہونا اور فرض مین خلل کرنا اور حرام اور واجب سے اوس چیز کا اوترنا

منع ہے جو کبیرہ ہو کہ اسمین اختلاف ہے اور ایسے گناہ صغیرہ کیس نہین اختلاف اونمین کہ وہ دور ہو
جاتی ہین واسطے دلیل اس آیت کے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم الآیۃ یعنے اگر تم کبیرے
گناہون سے پرہیز کرو تو ہم تمہارے گناہ دور کر ڈالینگے اور اسکی کچہہ بحث نماز مین گذر چکی ہے اور کہا
زین بن منیر نے کہ فتنہ ساتہہ اہل کے واقع ہوتا ہے میل کرنیسے طرف اونکی یا اوپر اونکی قسمت مین اور
مقدم کرنے مین یہانتک کہ اونکی اولاد مین اور جہت قصور کرنیسے بیچ ادن حقون کے جو واجب ہین
واسطے اونکے اور فتنہ ساتہہ مال کے واقع ہوتا ہے یا زینہ کے ساتہہ اوسکو عبادت سے یا ساتہہ روکنے اوسکے
اخراج حق اللہ کے سے اور فتنہ ساتہہ اولاد کے واقع ہوتا ہے ساتہہ میل طبعی کے طرف اولاد کی اور مقدم کرنے
اوسکے ہر ایک پر اور فتنہ ہمسائیکا واقع ہوتا ہے ساتہہ حسد کے اور باہم فخر کرنیکے اور مزاحم ہونیکے حقوق
مین اور اہمال خبر گیری کے اور اسباب فتنہ کے مذکور چیزون مین بند نہین اور ایسے خاص کرنا نماز وغیرہ
مذکورات کا ساتہہ کفارہ ہونیکے سوای اور عبادتون کے تو اسمین اشارہ ہے طرف تعظیم قدر اوسکی اسمین
اسکی نفی نہین کہ اونکے سوای اور نیکیون مین کفارہ کی صلاحیت نہین پہر تکفیر مذکور احتمال ہے کہ واقع ہو
ساتہہ نفس نیکیون مذکورہ کے اور احتمال ہے کہ ہو ساتہہ موازن کرنے کے اور پہلی بات ظاہر تر ہے اور حدیث
مین اگرچہ خاص مرد کا ذکر ہے ولیکن عورت کا بہی یہی حکم ہے اور ضابطہ یہ ہے کہ جو چیز خدا سے باز رکہے وہ
فتنہ ہے اور تکفیر عبادتون مذکورہ کے ساتہہ خاص نہین بلکہ کل عبادتون کا یہی حال ہے اور تنبیہ کے ساتہہ
اونکی اور عبادتون پر بس ذکر کیا عبادت افعال سے نماز اور روزے کو اور عبادت مال سے صدقے کو اور عبادت
قول سے امر معروف کو اور یہ جو کہا کہ تجکو اوسکا کچہہ ڈر نہین تو یہاں ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ
پیش کئے جاوینگے فتنے اوپر دلون کے سو جو دل ادن فتنون سے انکار کریگا اوسمین نکتہ سفید پڑ
جاویگا یہانتک کہ ہوگا مثل سفید سنگ مرمر کے نہ ضرر کریگا اوسکو کوئی فتنہ اور جو دل اوس کو پی جاویگا
اوسمین نکتہ سیاہ پڑ جاویگا یہانتک کہ ہوگا سیاہ اور الٹا مانند کوزے کی نہ اچھی بات کو پہچانیگا اور نہ بری کام
سے انکار کریگا اور یہ جو کہا کہ تیرے اور اوسکے درمیان دروازہ ہے بند کیا ہوا تو اسکے معنے یہ ہین کہ ادہر فتنے
فساد سے کچہہ چیز تیری زندگی مین نہ نکلیگی اور گویا کہ اوسنے مثال دی فتنہ کو ساتہہ گہر کے اور مثال دی
عمر کی زندگی کو ساتہہ دروازے اوسکے کہ بند کیا ہوا ہے اور مثال دی اوسکی موت کو ساتہہ کہل جانے
اس دروازے کے سو جب تک عمر کی زندگی موجود ہے تب تک اوس گہر کا دروازہ بند ہے کوئی چیز گہر سے
باہر نہ نکلیگی اور جب مر گیا تو یہ دروازہ کہل جاویگا اور جو اس گہر مین ہے سب باہر نکل آویگا اور یہ جو عمر فاروق
نے کہا کہ یہ لائق تر ہے کہ نہ بند ہو تو ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ یہ لائق تر ہے کہ نہ بند ہو تو یا

تک اور یہ جو کہا کہ بلکہ ٹوٹ جاویگا تو ابن بطال نے کہا کہ یہ اسواسطے کہا کہ عادت یہ ہے کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ بند ہونا تو درست دروازے مین ہوتا ہے اور ایسے جب ٹوٹ جاوے تو نہین ممکن ہے بند کرنا اوسکا یہانتک کہ درست ہو اور عمر فاروق نے جو یہ بات کہی تو اسواسطے کہی کہ اعتماد کیا اونہون اوس چیز پر کہ نزدیک اونکے تھی نصوص صریحہ سے بیچ واقع ہونے فتنون کے اس امت مین اور واقع ہونے لڑائی کے درمیان اونکی قیامت تک اور ابو ذر سے بھی حذیفہ کے موافق مروی ہے کہا کہ عمر قفل ہے فتنے کا جب تک یہ زندہ رہیگا تب تک فتنے کا دروازہ بند رہیگا اور اسیطرح مروی ہے عثمان بن مظعون سے اور اگر کوئی کہے کہ عمر نے کہان سے معلوم کیا تھا کہ وہ دروازہ خود ہی ہین تو کہا جاویگا کہ ظاہر یہ ہے کہ عمر فاروق نے یہ بات نفس سے معلوم کی تھی جیسا کہ عثمان اور ابو ذر سے مین نے پہلے بیان کیا اور شاید حذیفہ بھی وہان حاضر تھے اور بدء الخلق مین پہلے گذر چکا ہے کہ عمر نے کہا کہ مین نے حضرت صلعم کا خطبہ سنا حدیث بیان کرتے تھے ابتداے پیدایش سے یہانتک کہ داخل ہوئے بہشتی لوگ اپنی جگہون مین اور اس باب مین حذیفہ کی حدیث آویگی کہ اوسنے کہا کہ مین زیادہ تر جاننے والا ہون لوگون مین واسطے ہر فتنے کے کہ ہونیوالا ہے قیامت تک اور اگر کوئی کہے کہ جب عمر فاروق اوسکو پہچانتے تھے تو پھر اسمین شک کیون کیا یہانتک کہ اوس سے پوچھا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ ایسا واقع ہوتا ہے وقت سخت خوف کے یا شاید اونہون نے خوف کیا ہوگا کہ بھول گئے ہون پس سوال کیا اوسکو جو اوسکو یاد دلاوے اور یہی بات معتمد ہے۔ اور یہ جو اوسنے کہا کہ دروازہ عمر ہے تو کرمانی نے کہا کہ پہلے گذر چکا ہے کہ فتنے اور عمر کے درمیان دروازہ ہے تو کسطرح تفسیر کیا جاویگا دروازہ بعد اسکے کہ وہ عمر ہے تو جواب یہ ہے کہ اول قول مین مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ درمیان فتنے کے اور درمیان زندگی عمر کے یا درمیان نفس عمر کے اور درمیان فتنے کے بدن اوسکا ہے اسواسطے کہ بدن غیر ہے نفس کا۔

تنبیہ۔ اکثر حدیثین جو مذکور ہین اس باب مین حذیفہ کی حدیث سے لگتا تار متعلق ہین ساتھ پیشین گوئیون کے یعنی جنمین حضرت صلعم نے خبر دی ہے کہ آئندہ ایسا ایسا ہوگا سو مطابق پیشین گوئی کے واقع ہوا اور کچھ تھوڑی چیز اونمین سے حضرت صلعم کے زمانے مین واقع ہوئی اور نہین ان سب مین وہ چیز جو نکلی اس سے مگر حدیث براء کی بیچ نازل ہونے سکینہ کو اور حدیث ابوبکر کی سراقہ کے قصے مین اور حدیث انس کی اوسکے حق مین جو مرتد ہو گیا تھا اور اوسکو زمین نے قبول نہ کیا (فتح) **حَدَّثَنَا**

اَبُو الْیَمَانِ اَنَا شُعَیْبُ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ

النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ
فِي الْاِسْلَامِ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَاَنْ يَرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ
ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ
تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین اور یہانتک کہ تم لڑوگے ترکیون سے چھوٹی آنکھونوالے
سرخ منہ والے چپٹی ناکون والے منہ اونکے جیسے ڈہالین ہین تہ بتہ اونپر چمڑا جما یعنے اونکے منہ موٹے ہین
گول گول اور تم آدمیون مین بہتر اوسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہو اس خلافت سے یہانتک کہ
اوسمین پڑے اور آدمیون کا حال کہانون کا سا حال ہے جو اون لوگون مین کفر کی حالت مین افضل تھے
وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین اور مقرر کسی پر ایک زمانہ آویگا کہ اوسکو میرا دیکھنا محبوب تر ہوگا اس سے کہ
ہو واسطے اوسکے مثل اہل اوسکی اور مال اوسکی کی یعنے میرے دیکھنے کو زیادہ تر دوست رکھیگا اپنے
اہل ومال سے **ف** یہ چارون حدیثین داخل ہین نبوت کی نشانیون مین واسطے خبر دینے حضرت صلعم
کو اونمین ساتھ اوس چیز کے کہ فی الحال واقع نہین ہوئی پھر مطابق اوسکے واقع ہوئی جیسے حضرت صلعم نے
خبر دی تھی اور حدیث اخیر پس تحقیق ہر ایک صحابی بعد آپکی وفات کے دوست رکھتا تھا کہ کاشکے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور گم کرتا اپنے اہل اور مال کو اور مین نے جو یہ بات کہی تو اسواسطے
کہی کہ ہر ایک اصحاب کے پیچھے والون سے ہمارے اس زمانے تک اسیطرح تمنا کرتا ہے کہ اوسنے حضرت صلعم
کو دیکھا ہوتا پس کیا حال ہے اصحاب کا باوجود بڑے ہونے قدر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
اونکے اور صحبت اونکی ساتھ آپکے **مترجم** کہتا ہے کہ شیخ کے زمانے سے ہمارے اس زمانے تک بھی ہر مسلمان
کا یہی حال ہے اور ہر ایک کی یہی تمنا ہے کہ اوسنے حضرت صلعم کو دیکھا ہوتا گو اوسکا اہل اور مال تباہ ہو جاتا
پس یہ پیشین گوئی بڑی بھاری نشانی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر۔ **حَدَّثَنَا** يَحْيٰى
ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ
السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ
كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ تَابَعَهٗ غَيْرُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے خوز اور
کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ منہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے اونکے منہ جیسے
ڈہالین ہین تہ بتہ اونکی جوتیان بالون کی ہین **فا** پہلی روایت مین گذر چکا ہے کہ تم لڑوگے ترکیون
سے اور یہ مشکل ہے اسواسطے کہ خوز اور کرمان ترک کے شہرون سے نہین خوز تو اہواز کے شہرون مین سے ہے

اور وہ عراق عجم سے ہے اور ایسے کرمان پس وہی شہر مشہور ہے عجم کے شہروں سے درمیان خراسان اور ہند کے اور اشکال باقی ہے اور ممکن ہے کہ جواب دیا جاوے کہ یہ حدیث اَور ہے اور قتال ترک کی حدیث اَور ہے اور جمع ہو گا اونسے انذار ساتھ نکلنے دونوں گروہ کے بعض کہتے ہیں کہ شہر اونکے مشرق خراسان سے مغرب چین تک ہیں اور شمال ہند سے نہایت آبادی تک اور اونکے موہوں کو ڈھال کے ساتھ اسواسطے تشبیہ دی کہ وہ چوڑی اور گول ہیں اور تہ بتہ کے ساتھ اسواسطے تشبیہ دی کہ وہ موٹے ہیں پر گوشت اور یہ جو کہا کہ اونکی جوتیاں بالوں کی ہیں تو مراد اوس سے اونکے بالوں کا دراز ہونا ہے یہانتک کہ اونکے بالوں کے سرے اونکے پاؤں میں ہونگے جو تیوں کی جگہہ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ لوگ بالوں کو گوندکر جوتیاں بناوینگے (فتح) **حدثنا** علی بن عبد اللہ ثنا سفین قال قال اسمعیل اخبرنی قیس قال اتینا ابا ھریرۃ فقال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث سنین لم اکن فی سنی احرص علی ان اعی الحدیث منی فیھن سمعتہ یقول وقال ھکذا بیدہ بین یدی الساعۃ تقاتلون قوما نعالھم الشعر وھو ھذا البارز وقال سفیان مرۃ وھم اھل البازر۔ **ترجمہ** قیس سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ میں تین سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کہ نہ تہا میں اپنی باقی عمر میں حریص تر اپنے آپ سے اسپر کہ یاد کروں حدیث کو اون تین سال میں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اسطرح کہ قیامت سے پہلے تم لڑوگے ایک قوم سے جنکی جوتیاں بالوں کی ہونگی اور وہ یہ ظاہر ہیں اور سفیان نے ایک بار کہا کہ وہ یہ اہل بازر ہیں **ف** قابسی نے کہا کہ معنے اوسکے یہ ہیں کہ جو ظاہر ہونیوالے ہیں واسطے لڑائی اہل اسلام کے یعنے جو مسلمانوں سے لڑینگے اور ابو ہریرہ نے کہا کہ مراد اکراد ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد دیلم ہے اسواسطے کہ وہ دونوں ظاہر زمین میں بستے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ فارس کی زمین ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بازر ایک جگہہ ہے قریب کرمان کے اوسمیں پہاڑ ہیں اونمیں اکراد بستے ہیں اور تحقیق ظاہر ہوا مصداق حدیث کا اور صحابہ کے زمانے میں یہ حدیث مشہور تھی کہ چھوڑو ترک کو جبتک تمکو چھوڑیں اور ابو یعلی نے روایت کی ہے کہ معاویہؓ کے پاس اوسکے عامل کا خط آیا کہ اوسنے ترکوں کو لڑائی کرکے ہرایا تو معاویہ اس بات سے بہت ناراض ہوا پھر اوسکی طرف لکہا کہ اونسے نہ لڑیو یہانتک کہ تجکو میرا حکم پہونچے پس تحقیق میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ترکی لوگ عرب کو وطن سے نکالدینگے یہانتک کہ پہونچاوینگے اونکو درخت اوگنے کی جگہوں میں سو میں برا جانتا ہوں اونکی لڑائی کو واسطے اس حدیث کی اور لڑائی کی مسلمانوں نے ترک سے بیچ حکومت بنی امیہ کے اور اونکی اور مسلمانوں کی

درمیان لڑائی بند تھی یہانتک کہ رفتہ رفتہ لڑائی کا دروازہ کھل گیا اور بہت ہوئے قیدی امین سے اور رغبت کی بادشاہون نے بیچ اونکے واسطے اوسچیز کے کہ تھی اونمین سختی اور لڑائی سے یہانتک کہ معتصم کا اکثر لشکر ترکیون ہی سے تہا پھر غالب ہوئے ترکی ملک پر پس مار ڈالا اونہون نے اوسکے بیٹے متوکل کو پھر اوسکی اولاد کو بعد ایکدوسرے کے یہانتک کہ مخلوط ہوئی سلطنت ویلم کی پھر سامانی بادشاہ بھی ترکیون ہی سے ہوئے پس مالک ہوئے عجم کے شہرون کے پھر غالب ہوا اُن ملکو پر خاندان سبکتگین کا پھر خاندان سلجوک کا اور دراز ہوئی سلطنت اونکی عراق اور شام اور روم تک پھر باقی تابعدار اُنکے شام مین بادشاہ رہے اور وہ خاندان زنگی کا ہے پھر اونکے بعد اونکے تابعدار بادشاہ رہے اور وہ ایوب کا خاندان ہے اور اونہون نے بھی ترکیون سے بہت چاہے پس غالب ہوئی اونکی سلطنت پر بیچ شہرون مصر کے اور شام کے اور حجاز کے اور خروج کیا اوپر خاندان سلجوق کے پانچوین صدی مین غزنی والون نے سو خراب کیا اونہون نے شہرون کو اور فساد ڈالا آدمیون مین پھر قائم ہوئے بڑی قیامت ساتھ اہل تاتار کے سو چھٹی صدی کے بعد چنگیز خان ظاہر ہوا تو اہل تاتار کے سبب سے دنیا مین آگ فتنہ کی پڑی خاصکر تمام مشرق مین یہانتک کہ کوئی شہر باقی نہ رہا مگر کہ اونکا فتنہ فساد اوسمین داخل ہوا پھر بغداد کا شہر خراب ہوا اور قتل ہوا خلیفہ مستعصم پچھلا اونکے سب خلیفون کا اونکے ہاتھ پر سنہ ۶۵۶ھ مین پھر ہمیشہ رہا خاندان تاتار کا خراب کرتا ملک کو یہانتک کہ سب کے پیچھے اُن مین تمرلنگ بادشاہ ہوا سو داخل ہوا وہ شام کے شہرونمین اور اونمین گھوما اور اوسنے دمشق کو جلایا یہانتک کہ ہوگیا اُجاڑ اور گرا ہوا اپنی چھتون پر اور داخل ہوا روم اور ہند مین اور جو اونکے درمیان ہے، اور دراز ہوئی مدت بادشاہی اوسکی یہانتک کہ خدا نے اوسکو لیا اور متفرق ہوئی اولاد اوس کی اور ظاہر ہوا ساتھ تمام اوس چیز کے کہ وارد کی مین نے مصداق حضرت ؐ کی حدیث کا کہ قنطورا کی اولاد پہلے پہل میری امت سے ملک چھینیگی اور مراد قنطورا کی اولاد سے ترک تھے بعض کہتے ہین کہ قنطورا حضرت ابراہیمؑ کی ایک لونڈی تھی یہ ترکی سب اوسکی اولاد ہین اور بعض کہتے ہین کہ مراد اونسے حبشے ہین اور مراد امت سے امت نسب کی ہے نہ امت دعوت کی یعنے عرب اور احرص افعل التفضیل ہے، اور مفضل علیہ ابو ہریرہ ہین لیکن دو اعتبارون سے پس فضل وہ مدت ہے جو تین برس ہین اور مفضول باقی عمر ہے (فتح) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ترجمہ

عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے تم ایک قوم سے لڑوگے جو بالون کی جوتیان پہنتے ہین اور تم لڑوگے ایک قوم سے کہ اونکو مُنہ جیسے ڈہالین ہین تہ بتہ اونپر جما ہوا چمڑا **ف** اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے **حدثنا** الحکم بن نافع انا شعیب عن الزہری اخبرنی سالم بن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تقاتلکم الیہود فتسلطون علیہم حتی یقول الحجر یا مسلم ہذا یہودی ورائی فاقتلہ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ لڑینگے تم سے یہود سو تم غالب ہوگے یہانتک کہ پتھر کہیگا جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا کہ اے مسلمان یہ یہودی ہے میری آڑ مین سو تو اوسکو مار ڈال **ف** اور یہ یہود سے لڑنا اوس وقت واقع ہوگا جبکہ دجال نکلیگا اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترینگے جیسا کہ واقع ہوا ہے یہ صریح ابو امامہ کی حدیث مین بیچ قصے نکلنے دجال کے اور اُترنے عیسیٰ علیہ السلام کے اور اوسمین ہے کہ دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہونگے سب کے پاس تلوارین ہونگی سو پاوینگے عیسیٰؑ دجال کو نزدیک باب لُد کے پس قتل کرینگے اوسکو اور یہودی بھاگ جاوینگے پس نہ باقی رہیگی کوئی چیز جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا مگر کہ خدا اوس چیز سے کلام کرواویگا پس کہیگا اے بندے اللہ کے یہ یہودی ہے پس آ اسکو مار ڈال مگر درخت غرقد نہ کہیگا کہ وہ یہود کے درختون مین سے ہے روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ نے ساتھ درازی کے اور اس حدیث مین ظاہر ہونا نشانیون کا ہے نزدیک قائم ہونے قیامت کے کلام کرنے درخت اور پتھر وغیرہ بیجان چیزون کے سے اور ظاہر اسکا یہ ہے کہ بیجان چیزین حقیقۃً بولینگی اور احتمال ہے کہ مراد مجاز ہو یعنے پتھر وغیرہ کے پیچھے چھپنا اونکو کچھ فائدہ نہ دیگا اور پہلی بات اولیٰ ہے اور اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ اسلام قیامت تک باقی رہیگا اور یہ جائز ہے خطاب کرنا ایک شخص سے اور مراد اس سے وہ ہو جو اوسکے طریقے پر ہے اسواسطے کہ خطاب اس حدیث مین صحابہ کے واسطے تہا اور مراد وہ لوگ ہین جو آوینگے بعد اونکے ساتھ زمانے دراز کے لیکن چونکہ اصل اسلام مین اونکے ساتہ شریک تھے تو مناسب ہوا کہ اونکو خطاب کیا جاوے ساتھ اسکے (فتح) **حدثنا** قتیبۃ ثنا سفیان عن عمرو عن جابر عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان یغزون فیقال لہم ہل فیکم من صحب الرسول فیقولون نعم فیفتح علیہم ثم یغزون فیقال لہم ہل فیکم من صحب من صحب الرسول فیقولون نعم فیفتح لہم **ترجمہ** ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہے جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو تو لوگ کہین گے کہ ہان تو اونکی فتح ہو جاویگی پہر جہاد کرین گے تو انسے

ان عبد اللہ

پوچھینگے کہ کوئی تم مین ہے جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہو یعنی تابعی ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہو جاویگی **ف** اس حدیث کی شرح آیندہ آویگی **حدثنا** محمد بن الحکم انا النضر انا اسرآئیل انا سعد الطآئی انا محل بن خلیفۃ عن عدی بن حاتم قال بینا انا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتاہ رجل فشکا الیہ الفاقۃ ثم جاءہ اخر فشکا الیہ قطع السبیل فقال یا عدی ھل رایت الحیرۃ قلت لم ارھا وقد انبئت عنھا قال فان طالت بک حیوۃ لترین الظعینۃ ترحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف احدا الا اللہ قلت فیما بینی وبین نفسی فاین دعار طی الذین قد سعروا البلاد ولئن طالت بک حیوۃ لتفتحن کنوز کسری قلت کسری بن ھرمز قال کسری بن ھرمز ولئن طالت بک حیوۃ لترین الرجل یخرج ملا کفہ من ذھب او فضۃ یطلب من یقبلہ منہ فلا یجد احدا یقبلہ منہ ولیلقین اللہ احدکم یوم یلقاہ ولیس بینہ وبینہ ترجمان یترجم لہ فلیقولن لہ الم ابعث الیک رسولا فیبلغک فیقول بلی فیقول الم اعطک مالا وولدا وافضل علیک فیقول بلی فینظر عن یمینہ فلا یری الا جھنم وینظر عن یسارہ فلا یری الا جھنم قال عدی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فمن لم یجد شق تمرۃ فبکلمۃ طیبۃ قال عدی فرایت الظعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف الا اللہ تعالی وکنت فیمن افتتح کنوز کسری ابن ھرمز ولئن طالت بکم حیوۃ لترون ما قال النبی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یخرج ملا کفہ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہو کہ جس حالت مین کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا کہ ناگاہ ایک مرد آپکے پاس آیا تو اوس نے آپ کے پاس بھوک اور محتاجی کی شکایت کی پہر ایک اور آیا تو اوسنے آپکے آگے رہزنی کی شکایت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عدی کیا تو نے حیرہ دیکہا ہے مین نے کہا کہ مین نے اوسکو نہین دیکہا اور البتہ مجکو اوسکی خبر پہنچی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلیگی یہانتک کہ کعبہ کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوائے خدا کے[2] اور اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو البتہ کہولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے مین نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان ہرمز کا بیٹا مراد ہے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بہر سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اوسکو لیوے سو نہ پاویگا کسی کو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جسدن کہ اوس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کے دن اور

[2] تو مین نے اپنے جی مین کہا کہ اس وقت قبیلہ طے کے مفسد کہان ہونگے جنہوں نے شہرون مین فتنہ کی آگ لگا رکھی ہے

نہو گا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی دو بہانیا جو درمیان مین ایک دوسرے کے بولی سمجھاوے یعنے
بلا واسطہ کلام ہو گا سو خدا اوس سے فرماویگا کہ کیا مین نے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہین بہیجا کہ تجکو میرا حکم پہنچاتا
تو وہ کہیگا کہ کیون نہین تیرے پیغمبر نے تیرا حکم پہونچایا پہر خدا فرماویگا کہ کیا مین نے تجکو مال اور اولاد نہین
دی اور تجپر فضل اور کرم نہین کیا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین تو نے سب کچہ مجکو دیا پہر نظر کریگا اپنی داہنی
طرف تو سوائے دوزخ کے کچہ نہ دیکہیگا اور اپنی بائین طرف نظر کریگا تو سوائے دوزخ کے کچہ نہ دیکہیگا
عدی نے کہا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ بچو لوگو دوزخ سے اگرچہ آدہی کہجور ہی
دیکر سہی اور جس کو آدہی کہجور بہی نہ ملے تو وہ نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے عدی نے کہا کہ مین نے ایک
عورت شتر سوار کو دیکہا کہ حیرہ سے چلکر کعبے کا طواف کرتی ہے نہین ڈرتی کسی سے سوا اللہ تعالیٰ کے
اور جنہون نے ایران کے بادشاہ کا خزانہ فتح کیا اونمین مین بہی تہا اور اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو
البتہ تم دیکہوگے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد اپنی مٹہی بہرے لیکر نکلے گا **ف** حیرہ ایک
شہر ہے عرب کے بادشاہون کا جو ایران کے بادشاہ کی ماتحت تھے اور اوس دن اونکا بادشاہ وہان ایاس
تہا جو کسریٰ کے ماتحت تہا اور کسریٰ لقب ہے فارس کے بادشاہ کا جو وہان بادشاہ ہو اوسکو کسریٰ کہتے
ہین لیکن یہ گفتگو کسریٰ بن ہرمز کے زمانے مین تھی اسیواسطے عدی نے اوسکو سمجہنا چاہا اور سوائے اسکے
کچہ نہین کہ کہا عدی نے یہ واسطے عظمت کسریٰ کے بیچ نفس اوسکے کے اوسوقت یعنی اوسکو تعجب آیا
کہ اتنا بڑا بادشاہ کیونکر مارا جاویگا اور یہ جو کہا کہ کوئی اوسکو قبول نہ کریگا تو یہ واسطے نہونے فقیر دنکے
ہے اوس زمانے مین یعنی کسی کو مال کی حاجت نہ ہوگی بعض کہتے ہین کہ یہ بات عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین
واقع ہوگی اور بعض کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہ بات ہو چکی ہے کہ اوسکے زمانے
مین سب لوگ مالدار ہو گئے تھے کسی کو حاجت نہ رہی تھی مروبہت سا مال لیکر نکلا تھا کہ کسی محتاج کو دے
سو نہ پاتا تھا کسی کو جو اوسکو قبول کرے اور اسیکے ساتہہ یقین کیا ہے بیہقی نے اور نہین شک ہے اس
احتمال کو راجح ہونے مین واسطے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اگر تیری زندگی دراز ہوئی اور بتلا
کیا گیا ہے ساتہ اسکے کہ اسیرکہ عورت کو تنہا سفر کرنا درست ہے اور اسکی بحث پہلے گذر چکی ہے
(فتح) **حدثنا** عبد اللہ بن محمد ثنا ابو عاصم انا سعدان بن بشر ثنا ابو مجاہد ثنا محل
ابن خلیفۃ سمعت عدیا کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** محل بن خلیفہ سے روایت
ہے کہ کہا سنا مین نے عدی سے کہا تہا مین نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** باقی ترجمہ
وہی ہے جو گذرا۔ **حدثنا** سعید بن شرحبیل ثنا لیث عن یزید عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ بَعْدِيْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ اَخَافُ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا **ترجمہ** عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہو کہ ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے سو جنگ احد کے شہیدوں پر نماز پڑہی مانند نماز پڑہنے اوپر مُردوں کے یعنے جیسے مردوں کا جنازہ پڑہا جاتا ہو پہر منبر کی طرف پہرے سو فرمایا کہ البتہ مین تمہارے واسطے ہراول اور پیشوا ہوں یعنے مجکو سفر آخرت کا قریب ہی تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں قیامت مین اور مین خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر اب دیکہہ رہا ہوں اور مجکو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں یعنے میری امت کا سب ملکوں مین عمل ہوگا اور مین قسم ہے اللہ کی تمپر اس سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہوجاؤگے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ مین کہین نہ پڑو اور آپسمین حسد نہ کرنے لگو **ف** اسمین ڈرانا ہے واسطے اوس چیز کے کہ عنقریب واقع ہوگی سو واقع ہوا جیسے آپنے فرمایا کہ اوسکے بعد ملک فتح ہوئے اور لوٹ کے مال ہاتہہ آئے اور رجوع کیا امر نے طرف اسکی کہ آپسمین حسد کرنے لگے اور آپسمین لڑنے لگے اور واقع ہوئی وہ چیز کہ مشاہدا اور محسوس ہے واسطے ہر ایک کے اوس قسم سے کہ شاہد ہوئی ساتہہ مصداق خبر حضرت صلعم کی اور واقع ہوا ہے اس حدیث مین خبر دینا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ وہ امت کے پیشوا ہین اور اسیطرح ہوا اور یہ کہ آپکے اصحاب آپکے بعد مشرک نہ ہونگے سو اسیطرح ہوا اور واقع ہوئی وہ چیز کہ ڈرایا تہا ساتہہ اوسکے دنیا مین لالچ کرنے سے اور ایک روایت مین جو پہلے گذر چکی ہے کہ مجکو تمپر محتاجی کا ڈر نہین ولیکن مین ڈرتا ہوں اس سے کہ تمپر دنیا کی کشایش ہو جیسے تمسے پہلوں پر کشایش ہوئی سو واقع ہوا مطابق اسکے اور کہولی گئین اونپر بہت کشایشین دنیا کی اور گرائی گئی اونپر دنیا گرانا (فتح) **حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَيْمٍ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنَ الْاٰطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّيْ اَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ **ترجمہ** اسامہؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کے ایک ٹیلے سے جہانکا سو فرمایا کہ کیا تم دیکہتے ہو جو مین دیکہتا ہوں مین دیکہتا ہوں تمہارے گہروں کے اندر فتنہ فساد کے پڑنے کی جگہوں کو جیسے مینہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین **ف** اسکی شرح کتاب الفتن مین آویگی۔ **حَدَّثَنَا** اَبُو الْيَمَانِ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ

اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهٖ وَبِالَّتِيْ تَلِيْهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحٰرِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ **ترجمہ** زینبؓ بنت جحش سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے گبرائے ہوئے فرماتے تھے نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے خدا کے خرابی ہے عرب کو اس بلا سے جو نزدیک ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کہل گیا اسکے برابر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنے اس حلقے کے برابر اس دیوار میں سوراخ ہو گیا تو زینبؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ کیا ہم ہلاک ہو جاوینگے اور حالانکہ ہم میں نیک لوگ بہی ہونگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان جبکہ بدکاری غالب ہو جاوے گی یعنی جب بدکاری عالم میں کثرت سے ہوئی اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد کل ہلاک ہو جاتے ہیں اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی رحمت کے گنج کی گنج اتری ہیں اور آج کی رات کیا ہی فتنہ فساد نازل ہوئے ہیں **ف** ان دونوں حدیثوں کی شرح بھی فتن میں آویگی حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَاَصْلِحْهَا وَاَصْلِحْ رُعَامَهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ الْغَنَمُ فِيْهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ اَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِيْ مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ **ترجمہ** عبدالرحمن ابن ابی صعصعہ نے باپ سے روایت ہے کہ ابو سعیدؓ نے مجہ سے کہا کہ میں تجکو دیکہتا ہون کہ تو بکریون کو دوست رکہتا ہے اور اونکو معاش کے واسطے پالتا ہے سو سنوار کر اونکو اور پاک کیا کر اونکی ناک کے پانی کو یعنے اونکی بیماری واری اچھی طرح سے کیا کر سو مقرر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ اوسمیں مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے پہرتا پہریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیون پر اور مینہ برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بہاگے گا فسادون کے سبب سے **ف** اسکی شرح فتن میں آویگی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْاُوَيْسِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ

وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْمَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ ثَنِيْ اَبُوْبَكْرِبْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَابَكْرٍ يَزِيْدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَّنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب فتنے فساد ہونگے جنمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنیوالے سے جو اوسکو جہانکیگا تو وہ اوسکو کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اوس سے پناہ مین آجاوے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہے تو جیسے اوسکا اہل اور مال چھن گیا **ف** اسکی شرح بہی فتن مین آوے گی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ اَثَرَةٌ وَّ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہو کہ عنقریب ہو کہ غیرون کو تمپر تقدیم ہوگی اور ہونگے وہ کام جو تمکو برے معلوم ہونگے صحابہ نے عرض کیا کہ یا حضرت پہر ہمکو کیا حکم ہے فرمایا جو تمپر حاکم کی فرمانبرداری کا حق ہے اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** اسکی شرح بہی فتن مین آویگی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ ثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ اَبَازُرْعَةَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَلَاكُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَبَنِيْ فُلَانٍ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگون کو قریش کا یہ قبیلہ صحابہ نے کہا کہ پہر ہمکو کیا ارشاد ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ اون سے گوشہ گیری کرین تو بہتر ہے اور ایک روایت مین ہو کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکون کے ہاتھ سے ہوگی مروان نے کہا کہ کیا لڑکون کے ہاتھ پر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اونکو نام لون کہ وے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہین **ف** اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ مروان نے کہا کہ اونپر خدا کی لعنت ہو **حدثنا** يَحْيٰى

ابن موسیٰ ثنا الولید ثنی ابن جابر ثنی بسر بن عبید اللہ الحضرمی ثنی ابو ادریس الخولانی
انہ سمع حذیفۃ بن الیمان یقول کان الناس یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر
وکنت اسالہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی فقلت یا رسول اللہ انا کنا فی جاہلیۃ وشر
فجاءنا اللہ بہذا الخیر فہل بعد ہذا الخیر من شر قال نعم قلت وہل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم
وفیہ دخن قلت وما دخنہ قال قوم یہدون بغیر ہدیی تعرف منہم وتنکر قلت یا رسول اللہ
فہل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاۃ علی ابواب جہنم من اجابہم الیہا قذفوہ فیہا قلت یا
رسول اللہ صفہم لنا فقال ہم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک
قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامہم قلت فان لم یکن لہم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق
کلہا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک **ترجمہ** حذیفہؓ سے روایت ہے
کہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر پوچھا کرتے تھے یعنی نیک کام تا کہ اوسکو بجا لاویں یا وسعت رزق
سے کہ خوش ہوں ساتھ اوسکے اور میں آپ سے شر کا حال پوچھا کرتا تھا یعنی گناہ کا یا فتنے کا اس
ڈر سے کہ مجھکو پاوے تو میں نے کہا کہ یا حضرتؐ ہم جاہلیت میں اور بدی میں تھے پھر خدا ہمارے پاس
خیر لایا یعنی اسلام آپکی برکت سے سو کیا اس نیکی کے بعد کوئی بدی بھی ہونیوالی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہاں میں نے کہا اور کیا اس برائی کے پیچھے بھلائی ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں
اور اوس خیر میں سیاہی ہوگی یعنی کوئی نیکی بدی سے خالص ہوگی میں نے کہا کہ اوسکی سیاہی کیا ہے
فرمایا مراد اس سے پیدا ہونا ایسی قوم کا ہے کہ میرے طریقے کے سوای اور طریقہ اختیار کرینگے کہ تو اونمیں نیک
اور بد کام دیکھیگا یعنے نیک کام اور برے کام دونوں اونمیں جمع ہونگے بسبب مخلوط ہونے خیر اور شر
کے میں نے کہا یا حضرتؐ اور کیا اس خیر کے بعد بھی بدی ہوگی فرمایا ہاں بلانیوالے ہونگے لوگوں کو
دوزخ کے دروازوں پر کھڑے یعنے لوگوں کو گمراہی کیطرف بلاوینگے جو اونکا کہا مانیگا اور دوزخ کیطرف
جاویگا تو اوسکو دوزخ میں ڈالدینگے میں نے کہا یا حضرتؐ اونکا حال ہمسے بیان کیجیے یعنی کیا وہ ہم
سے ہونگے یا غیر سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ہماری قوم سے ہونگے یا ہمارے اہل بیت سے
ہونگے اور ہماری زبان میں کلام کرینگے یعنی عربی زبان میں یا لوگوں کو قرآن وحدیث سناوینگے
میں نے کہا پھر ہمکو کیا حکم ہے یعنی اگر وہ فتنہ مجھکو پاوے تو میں کیا کروں فرمایا لازم پکڑ مسلمانوں کی جماعت
کو اور انکے امام کو میں نے کہا کہ اگر اونکو واسطے جماعت اور امام نہو تو پھر کیا کروں فرمایا کنارے اور علیحدہ
ہو جا سب فرقوں سے یعنی ایسے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے اگرچہ تو چباوے جڑ درخت کی یعنے

اگرچہ حاصل ہو یہ گوشہ گیری ساتھہ پناہ ڈھونڈنے کی جنگل مین یہانتک کہ ہو پہنچے تجکو موت اور حالانکہ تو
اس حالت پر ہو ف اس حدیث کی شرح بھی فتن مین آویگی **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا یحیی
ابن سعید عن اسمعیل ثنی قیس عن حذیفۃ قال تعلم اصحابی الخیر وتعلمت الشر **ترجمہ** حذیفہ
سے روایت ہی کہ میرے یارون نے نیکی سیکھی اور مین نے بدی سیکھی یعنے مین نے حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم سے فتنے فسادون کے حالات سیکھے۔ **حدثنا** الحکم بن نافع انا شعیب عن الزھری اخبر
ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ
حتی تقتتل فئتان دعوٰھما واحدۃ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ آپسمین لڑینگے دو بڑے گروہ دونون کا دعوی ایک ہی ہوگا **ف**
مراد اس حدیث سے لشکر علی مرتضیٰؓ کا اور معاویہ کا ہے جبکہ دونون کے درمیان مقام صفین مین لڑائی
ہوئی اور دونون کا دین ایک تھا یعنی اسلام یا مراد یہ ہی کہ ہر ایک دونون مین سے دعوی کریگا کہ وہ حق پر ہے
اور اسکا بیان یون ہی کہ تھے علی مرتضی نزدیک امام مسلمانون کے اور بہتر افضل اوس دم ساتھہ اتفاق
اہل سنت کی اور اسواسطے کہ اہل حل وعقد نے اونسے بیعت کی بعد شہید ہونے عثمانؓ کے اور باز رہا
اونکی بیعت سے معاویہ سمیت اہل شام کے پھر نکلے طلحہ اور زبیر ساتھہ عائشہ صدیقہؓ کے طرف عراق کی
اور بلایا لوگون کو طرف طلب کرنے قاتلین عثمان کے یعنی تاکہ اونسے قصاص لیا جاوے سواسطے کہ اونمین
سے اکثر علی مرتضی کے لشکر مین مل گئے تھے تو اونہون نے اس باب مین علی مرتضیؓ کو کھلا بھیجا کہ عثمان کے
قاتلون کو ہمارے حوالے کرو علی مرتضی نے فرمایا کہ بعد قائم ہونے دعوی کے ولی مقتول سے اور بعد ثابت ہونے
اس دعوی کے اوس شخص پر جو خود اوسکا مباشر ہوا اور واقع ہوا درمیان اونکے جو آئندہ آویگا کتاب الفتن
مین انشاء اللہ تعالی۔ اور کوچ کیا علی کے لشکر نے طرف اہل شام کے اونکو اپنی فرمانبرداری کی طرف بلاتے
تھے اور اونکو قاتلین عثمان کے شبہ کا جواب دیتے تھے ساتھہ اوسچیز کے کہ پہلے گذری تو کوچ کیا معاویہ نے
ساتھہ اہل شام کے تو ملے دونون آپسمین مقام صفین مین درمیان شام اور عراق کے تو واقع ہوئی درمیان
اونکے لڑائی بڑی جیسے کہ حضرت صلعم نے اوسکی خبر دی اور آخر کار معاویہؓ نے اہل شام سمیت حکم مقرر کرنے
درخواست کئے جبکہ علی مرتضی اونپر غالب ہوئے پھر پلٹے علی طرف عراق کے تو خروج کیا اونپر حروریہ نے
یعنے خارجیون نے پس قتل کیا اونکو علیؓ نے مقام نہروان مین پھر اوسکے بعد فوت ہوئے پھر اونکے بیٹے حسنؓ
لشکر لیکر اہل شام کیطرف نکلے اور اودہر سے معاویہ لشکر لیکر نکلا پس واقع ہوئی درمیان اونکے صلح جیسے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خبر دی ابو بکرہ کی حدیث مین جو فتن مین آویگی کہ خدا اوسکے سبب سے

مسلمانون کے دوگروہ مین صلح کریگا اور اسکا مفصل بیان آیندہ آویگا (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَتَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوٰهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ آپسمین لڑینگے دو بڑے گروہ پس واقع ہوگی درمیان انکے بڑی لڑائی دونون کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگے دجال بڑے جھوٹے قریب تیس کے ہرایک اونمین سے یہی گمان کریگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے **ف** اور تحقیق ظاہر ہوا مصداق اس حدیث کا بیچ اخیر زمانے حضرت صلعم کے پس نکلا مسیلمہ کذاب یمامہ مین اور اسود عنسی یمن مین پھر صدیق اکبر کی خلافت مین طلیحہ بن خویلد بنی اسد کی قوم مین نکلا اور سجاح بنی تمیم کی قوم مین نکلی اور اسود حضرت صلعم کی زندگی مین مارا گیا اور مسیلمہ کذاب بوبکر صدیق کی خلافت مین مارا گیا اور طلیحہ نے توبہ کی اور اسلام پر مرا عمرؓ کی خلافت مین اور منقول ہی کہ سجاح نے بھی توبہ کی اور انکی خبرین مشہور مین تواریخ والونمین پھر ان چارون کے بعد پہلے پہل جو اونمین سے نکلا مختار ثقفی ہے غالب ہوا کوفہ پر بیچ ابتدا خلافت ابن زبیرؓ کے پس ظاہر کی اوسنے محبت اہل بیت کی اور بلایا لوگون کو طرف طلب قاتلون حسین کی پس قتل کیا اوسنے بہت لوگون کو اونمین سے جنہون نے انہماک سے یہ کام کیا یا اوسپر مدد کی سو درست رہا اوسکو لوگون نے پھر شیطان کے بہکانے سے اوسنے پیغمبری کا دعوی کیا اور گمان کیا کہ اسکے پاس جبرئیل آتا ہے اور قتل ہوا بعد سن ساٹھ ہجری کے اور ایک اونمین سے حارث کذاب ہے جو عبد الملک بن مروان کی خلافت مین نکلا اور قتل ہوا اور نکلا ایک گروہ بنی عباس کی خلافت مین اور نہین مراد حدیث مین جو مطلق نبوت کا دعوی کرے کہ وہ کثرت کے سبب سے گنے نہین جاتے اسواسطے کہ اکثر اونمین سے خیال جنون یا سوداسے پیدا ہوتا ہی اور سوا اسکے نہین کہ مراد وہ شخص ہے کہ قائم ہو واسطے اوسکے دبدبہ اور شوکت اور ظاہر ہو واسطے اوسکے شبہ جیسا کہ ہمنے بیان کیا اور تحقیق ہلاک کیا اللہ تعالی نے اوسکو جو اونمین سے پیدا ہوا اور جو باقی ہے اوسکو بھی اسکے ساتھ ملاویگا اور اون سب مین پچھلا دجال اکبر ہے اور اوسکا مفصل بیان آیندہ آویگا (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ

اضرب عنقه فقال له دعه فان له اصحابا يحقر احدكم صلوته مع صلوتهم وصيامه مع صيامهم
يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية ينظر الى نصله فلا
يوجد فيه شيء ثم ينظر الى رصافه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى نضيه وهو قدحه فلا يوجد
فيه شيء ثم ينظر الى قذذه فلا يوجد فيه شيء قد سبق الفرث والدم ايتهم رجل اسود احدى
عضديه مثل ثدي المرأة ومثل البضعة تدردر ويخرجون على حين فرقة من الناس
قال ابو سعيد فاشهد اني سمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم
واشهد ان علي بن ابي طالب قاتلهم وانا معه فامر بذلك الرجل فالتمس فاتي به حتى نظرت
اليه على نعت النبي صلى الله عليه وسلم الذي نعته **ترجمہ** ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ
جس حالت مین کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ کچھ مال بانٹتے تھے کہ ایک شخص ذوالخویصرہ
نام آپکے پاس آیا اور وہ مرد تھا بنی تمیم کی قوم سے تو اوسنے کہا کہ یا حضرتؐ عدل کرو یعنی برابر بانٹو سبکو
ہی دو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جبکہ مین نے انصاف
نکیا البتہ تجھپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین نے انصاف نکیا عمر فاروقؓ نے کہا کہ اگر حکم ہو تو اس منافق کو
مار ڈالون تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ اور دور کر تو مقرر اوسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم
مین سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو اونکی نماز کے ساتھ حقیر اور ناچیز جانیگا اور اپنی روزی کو اونکی روزی کے
ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن کو پڑھینگے اونکے گلے کی ہنسلیون سے تلے نہ اوتریگا یعنے دلمین قرآن کا
کچھ اثر نہوگا وے لوگ دین سے نکل جاوینگے جیسے نکلجاتا ہے تیر نشانے سے اوسکی گہانسی کو دیکھے تو کچھہ
خون کا اثر نپاوے پہر اوسکے پاڑہ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پہر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھو تو کچھ اثر نپاوے
پہر تیر کے پر کو دیکھو تو کچھ اثر نپاوے تیر پار نکل گیا پیٹ کی گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین
جانور کا کچھ اثر لگا نہین تھا اسیطرح اوس قوم مین اسلام کا کچھ اثر باقی نرہیگا اوس قوم کی پہچان یہ ہے
کہ اونمین ایک مرد سیاہ ہوگا جسکا ایک بازو جیسی عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا جنبش
کیا کریگا لوگون کے پھوٹ کے زمانے مین ظاہر ہونگے ابو سعیدؓ نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے
یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور مین گواہی دیتا ہون کہ علی بن ابیطالب نے اون سے
لڑائی کی یعنی اونکو قتل کیا اور مین علیؓ کے ساتھ تھا سو حکم کیا علی مرتضی نے ساتھ تلاش کرنے
اوس مرد کے سو اوسکو لا پاگیا یہانتک کہ مین نے اوسکو دیکھا موافق اوس نشانی کے جو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکے لیے بیان فرمائی تھی **ف** ایک روایت مین ہے کہ خالد نے اوسکے مارنیکی اجازت

چاہی تھی اور اسمین مخالفت نہین اسواسطے کہ احتمال ہے کہ دونون نے اجازت چاہی ہو اور یہ جو فرمایا
کہ اونکے گلون سے تلے نہین اوتریگا تو مراد یہ ہے کہ اونکے دل اوسکو نہ سمجھ سکین گے اور حمل کرین گے اوسکو
اوسکی غیر مراد پر اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اونکی تلاوت خدا کی طرف نہین چڑھیگی اور یہ جو کہا کہ دین سے
نکل جاوینگے تو اگر دین سے مراد اسلام ہے تو وہ حجت ہے واسطے اوسکے جو خارجیون کو کافر کہتا ہے اور
احتمال ہے کہ مراد دین سے طاعت ہو پس ہوگی اسمین حجت اور اس حدیث مین تشبیہ دی ہے نکلنے اونکے کو
دین سے ساتھ تیر کے جو شکار کو پہونچے اور اوسمین گھس جاوے اور اوس سے پار نکل جاوے اور نہایت
جلد نکلنے اوسکے سے واسطے قوت تیر انداز کے نہین لگتی ساتھ اوسکے شکار کے بدن سے کچھ چیز اور ایک
روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ قتل کریگا اونکو وہ گروہ جو حق کے نزدیک ہوگا اور اس حدیث مین اور
اوس حدیث مین کہ قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ دلالت ظاہر ہے اسپر کہ علی مرتضی اور اونکا لشکر حق پر
تھے اور جو اونکے ساتھ لڑے یعنی معاویہ اور اوسکا لشکر وہ خطا پر تھے اپنی تاویل مین (فتح) **حدثنا**
مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اِذَا
حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ
عَلَيْهِ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ يَاْتِي فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ
الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ
فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ علی مرتضی نے
کہا کہ جب مین تمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرون تو البتہ آسمان سے گرنا میرے نزدیک
زیادہ تر پیارا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ مارنے سے اور اگر مین تمکو حدیث بیان کرون اوس چیز مین
کہ میرے اور تمہارے درمیان ہے تو مقرر لڑائی فریب ہے مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے
کہ ایک قوم پیدا ہوگی اخیر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام یعنی قران کو پڑھینگے
نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر نکلجاتا ہے شکار سے ایمان نہ اوتریگا اونکے نرخرون کے نیچے یعنی اونکے دلمین
ایمان کا کچھ اثر نہوگا سو جہان کہین تم اونسے ملو تو اونکو قتل کرو سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنیوالے
کو ثواب ہے قیامت کے دن **ف** اور پہلی پہل اون خارجیون نے یہ بات کہی تھی کہ نہین حکم ہے مگر
واسطے اللہ کے اور نکالا اونہون نے اوسکو قران سے اور حمل کیا اوسکو اوسکے غیر محمل پر (فتح) **حدثنا**
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا يَحْيَى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَۃً لَّہٗ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰہَ لَنَا قَالَ
کَانَ الرَّجُلُ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ یُحْفَرُ لَہٗ فِی الْاَرْضِ فَیُجْعَلُ فِیْھَا فَیُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِہٖ فَیُشَقُّ
بِاثْنَتَیْنِ وَمَا یَصُدُّہٗ عَنْ دِیْنِہٖ وَیُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِہٖ مِنْ عَظْمٍ اَوْ عَصَبٍ وَمَا یَصُدُّہٗ
ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَاللّٰہِ لَیُتِمَّنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ لَا یَخَافُ
اِلَّا اللّٰہَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِہٖ وَلٰکِنَّکُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ **ترجمہ** خباب سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس گلہ کیا یعنے مشرکین کی تکلیف کا اور آپ کعبہ کے سایہ مین اپنی چادر سر کے نیچے رکھی تھی سو ہمنے
کہا کہ کیا آپ ہمارے واسطے خدا سے مدد نہین مانگتے کیا ہمارے واسطے اللہ سے دعا نہین کرتے کہ خدا کفار کے
غلبہ سے نجات دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمسے اگلی امتون مین مرد ہوتا تہا اوسکو واسطے زمین مین
گہڑا کھودا جاتا تہا پہر اوسمین کہڑا کیا جاتا تھا پہر آرہ لاکر اوسکے سر پر رکہا جاتا تھا اور اوسکا بدن چیر کر دو
ٹکڑے کردیا جاتا تھا ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے نہین روکتی تھی اور اوسکا گوشت ہڈی یا پٹھے
تک لوہے کی کنگہی سے نوچا جاتا تہا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے نہین روکتی تھی اور قسم ہے
اللہ کی البتہ پورا اور کامل ہوگا یہ دین یہانتک کہ چلیگا سوار شہر صنعا سے حضرموت کے شہرون تک سوائے
خدا کے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم جلدی کرتے ہو **ف** یعنے تمہین
بے صبری اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اونکے گوشت نوچ گئے
اور چیر ڈالے گئے تمپر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی صبر کرو دین کا غلبہ ہوگا اور ملک مین ایسا امن ہوگا کہ دور
تک اکیلا سوار بےخوف چلا جاویگا **ف** صنعا اور حضرموت کے درمیان پانچ دن کی راہ ہے اور مراد صنعا
یمن کا ہے۔ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثَنَا اَزْھَرُ بْنُ سَعْدٍ نَا ابْنُ عَوْنٍ اَنْبَاَنِیْ مُوْسَی بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ
ابْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَعْلَمُ لَکَ
عِلْمَہٗ فَاَتَاہُ فَوَجَدَہٗ جَالِسًا فِیْ بَیْتِہٖ مُنَکِّسًا رَاْسَہٗ فَقَالَ مَا شَاْنُکَ فَقَالَ شَرٌّ کَانَ یَرْفَعُ صَوْتَہٗ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَاَتَی الرَّجُلُ فَاَخْبَرَہٗ
اَنَّہٗ قَالَ کَذَا وَکَذَا قَالَ مُوْسَی بْنُ اَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّۃَ الْاٰخِرَۃَ بِبِشَارَۃٍ عَظِیْمَۃٍ فَقَالَ اذْھَبْ
اِلَیْہِ فَقُلْ لَہٗ اِنَّکَ لَسْتَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَلٰکِنْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو گم کیا یعنے کئی دن اوسکو مجلس مین نہ دیکھا تو فرمایا کہ کیا حال ہے
ثابت کا تو ایک مرد یعنے سعد بن عبادہ نے کہا کہ مین اوسکا حال معلوم کرکے آپ سے عرض کرتا ہون تو
وہ مرد ثابت پاس آیا تو اوسکو اپنے گہر مین اوندہا سر کئے بیٹھا پایا یعنے اوسکو غمناک پایا

کہا کہ کیا حال ہے تیرا کہا برا حال ہے میرا مین اپنی آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند کرتا تہا تو اوسکا عمل
اکارت ہوا اور وہ دوزخیون سے ہے تو اوس مرد نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ ثابت
نے ایسا ایسا کہا سو پہرا وہ مرد دوسری بار ساتہ بشارت بڑی کے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اوس پاس جا اور اوس سے کہہ کہ تو دوزخیون سے نہین ولیکن تو بہشتیون سے ہے **ف**
اسمعیلی نے کہا کہ اس حدیث کو علامات نبوت مین لانا اوسوقت تمام ہوتا ہے جبکہ اوسکو ساتہ
دوسری حدیث ملائے جو پہلے جہاد مین گذر چکی ہے باب التحنط عند القتال مین پس تحقیق
اوسمین ہے کہ ثابت یمامہ کی لڑائی مین شہید ہوا یعنی اور ظاہر ہوا ساتہ اوسکے مصداق حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا کہ وہ بہشتیون سے ہے۔ **مین کہتا ہون** کہ شاید بخاری نے اشارہ
کیا ہے طرف اسکو اشارہ کرنا اسواسطے کہ مخرج دونون حدیثون کا ایک ہی ہے پس معلوم ہوا کہ اشارہ
کیا ہے بخاری نے طرف اوس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے بیچ بعض طریقون حدیث نزول اس آیت کے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ یعنے اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی
آوازون کو پیغمبر کی آواز پر اور وہ یہ ہے کہ جب یہ آیت اتری تو ثابت بن قیس نے کہا کہ خدا نے
ہمکو منع کیا ہے کہ اپنی آوازون کو آپکی آواز سے بلند کرین اور مین اپنی آواز کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
آواز سے بلند کیا کرتا تہا پس مین دوزخیون سے ہون سو غمناک ہو کر اپنے گہر مین بیٹہا تو حضرت نے
فرمایا کیا تو راضی نہین کہ زندہ رہے سعید اور مرے شہید اور داخل ہو بہشت مین سو جب یمامہ کی
لڑائی کا دن ہوا یعنے جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تہی تو مسلمانون کو شکست ہوئی تو ثابت اپنی جگہ پر
قائم رہے اور لڑتے رہے یہانتک کہ شہید ہوئے اور اگر کوئی کہے کہ یہ آیت سنہ ۹ھ مین نازل ہوئی بسبب
اقرع بن حابس وغیرہ کے اور سعد بن عبادہ سنہ ۵ھ مین مرگئے تہے تو کہا جاویگا کہ ممکن ہے جمع یا ین طور کہ
جو ثابت کے قصے مین اترا تہا وہ مجرد آواز کا بلند کرنا تہا اور جو اقرع کے قصے مین اترا وہ اول سورہ کا
تہا اور وہ یہ آیت ہے لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ الآیۃ (فتح) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا
غُنْدَرٌ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ
دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ **ترجمہ** براء بن عازب سے
روایت ہے کہ ایک مرد نے سورہ کہف پڑہی اور گہر مین چوپایہ تہا یعنی گہوڑا تو وہ بہڑکنے لگا تو اوسنے سلام
پہیری تو ناگاہ دیکہا کہ ایک بدلی نے اوسکو ڈہانک لیا تو اوسنے اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ذکر کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑہا کر اے فلانے پس تحقیق وہ سکینہ ہی کہ قرآن کے پڑہنے کیو سطے اوتری **ف** اسکی شرح آیندہ آویگی اور سکینہ ایک مخلوق ہی خدا کی کہ اوسمین رحمت اور چین ہی اور اوسکو ساتھ فرشتے ہین (فتح) **حدثنا** محمد بن یوسف ثنا احمد بن یزید بن ابراھیم ابو الحسن الحرانی ثنا زھیر بن معاویۃ ثنا ابو اسحاق قال سمعت البراء بن عازب یقول جاء ابو بکر الی ابی فی منزلہ فاشتری منہ رحلا فقال لعازب ابعث ابنک یحملہ معی قال فحملتہ معہ وخرج ابی ینتقد ثمنہ فقال لہ ابی یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما حین سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم اسرینا لیلتنا ومن الغد حتی قام قائم الظھیرۃ وخلا الطریق لا یمر فیہ احد فرفعت لنا صخرۃ طویلۃ لھا ظل لم تات علیھا الشمس فنزلنا عندہ وسویت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم مکانا بیدی ینام علیہ وبسطت علیہ فروۃ وقلت نم یا رسول اللہ وانا انفض لک ما حولک فنام وخرجت انفض ما حولہ فاذا انا براع مقبل بغنمہ الی الصخرۃ یرید منھا مثل الذی اردنا فقلت لہ لمن انت یا غلام فقال لرجل من اھل المدینۃ او مکۃ قلت افی غنمک لبن قال نعم قلت افتحلب قال نعم فاخذ شاۃ فقلت انفض الضرع من التراب والشعر والقذی قال فرایت البراء یضرب احدی یدیہ علی الاخری ینفض فحلب فی قعب کثبۃ من لبن ومعی اداوۃ حملتھا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یرتوی منھا یشرب ویتوضا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکرھت ان اوقظہ فوافقتہ حین استیقظ فصببت من الماء علی اللبن حتی برد اسفلہ فقلت اشرب یا رسول اللہ قال فشرب حتی رضیت ثم قال الم یان للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقۃ بن مالک فقلت اتینا یا رسول اللہ فقال لا تحزن ان اللہ معنا فدعا علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتطمت بہ فرسہ الی بطنھا اری فی جلد من الارض شک زھیر فقال انی اراکما قد دعوتما علی فادعوا اللہ لی واللہ لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنجا فجعل لا یلقی احدا الا قال قد کفیتکم ما ھنا فلا یلقی احدا الا ردہ قال ووفی لنا **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی کہ صدیق اکبر میرے باپ کے پاس اونکے گہر مین آئے سو اوس سے اونٹ کا پالان خریدا پہر عازب سے کہا کہ اپنے بیٹے کو بہیج کہ اوسکو میرے ساتہہ اوٹہا لے چلے اور میرا باپ نکلا مول کو پورا لیتا تو میرے باپ نے اونسے کہا یعنے پہلے اس سے کہ مین اونکے ساتہہ پالان کو اوٹہا لیجاؤن کہ ای ابو بکر خبر دو مجکو کہ تم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونون نے کسطرح کیا اوسوقت کہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو چلے تھے یعنے جب ہجرت کی تہی طرف

مدینہ کے بعد نکلنے کی غار سے صدیق اکبر نے کہا کہ ہان مین تمکو خبر دیتا ہون کہ ہم رات بہر چلے اور کچہ اگلو دن سی یعنے آدہا دن یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور راہ خالی ہوئی کہ اوسمین ہر کوئی نہ گذرتا تہا سو ہمکو ایک پتہر دراز نظر آیا کہ اوسکے واسطے سایہ تہا اوسپر سورج کی دہوپ آئی تہی سو ہم اوسکے پاس اترے اور مینے اپنے ہاتہون سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک جگہ برابر کی تاکہ حضرت اوسپر سووین پہر مین نے اوسپر پوستین بچہائی اور مین نے کہا کہ یا حضرت سو رہئے اور مین آپکے گرد نگہبانی کرونگا یعنے ادہر اودہر دیکہتا رہونگا کہ مبادا کوئی دشمن آپہونچے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے اور مین نکلا نگہبانی کرتا گرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ناگہان مین نے ایک چرواہا دیکہا کہ اپنی بکریون کے ساتہ سامنے سی پتہر کیطرف چلا آتا ہے چاہتا ہے کہ ہماری طرح اوسکے سائے مین آوے تو مین نے اوس سی کہا کہ ای غلام تو کس کا مملوک ہے اوسنے کہا کہ مکے والون سی ایک مرد کا غلام ہون مین نے کہا کیا تیری بکریون مین دودہ ہے اوسنے کہا ہان مینے کہا کیا تو دودہ دوہ سکتا ہے یعنی کیا تجکو مالک نے اذن دیا ہوا ہے اوسنے کہا ہان تو اوسنے ایک بکری پکڑی تو مین نے کہا کہ جہاڑے تہن کو مٹی اور بال اور میل سی۔ راوی کہتا ہے مین نے براء کو دیکہا کہ ایک ہاتہ کو دوسرے پر مارتا ہے یعنے جہاڑنا دکہاتا ہے پہر اوسنے کاٹھ کے پیالے مین تہوڑا سا دودہ دوہا اور میرے ساتہ چہاگل تہی کہ مین نے اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اوٹہایا تہا سیراب ہوتے تہے اوس سی پانی پیتے تہے اور وضو کرتے تہے پہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سو مینے برا جانا کہ حضرت صلعم کو جگاؤن سو موافقت کی مینے حضرت کی جبکہ بیدار ہوئے یعنی مین بہی سو رہا یا توقف کیا مین نے یہانتک کہ خود بیدار ہوئے تو مین نے کچہ پانی دودہ پر ڈالا یہانتک کہ نیچے تک سرد ہوا تو مین نے کہا کہ یا حضرت پیجئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا یہانتک کہ مین خوش ہوا پہر فرمایا کہ کیا ابہی کوچ کا وقت نہین آیا مین نے کہا کیون نہین سو ہمنے کوچ کیا سورج ڈہلنے کے بعد اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچہے سی آیا تو مین نے کہا کہ یا حضرت ہمارے پکڑنے کو دشمن آپہونچا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غم نہ کر بیشک خدا ہمارے ساتہ ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بد دعا کی تو اوسکا گہوڑا اوسکی ساتہ پیٹ تک سخت زمین مین دہنس گیا تو سراقہ نے کہا کہ تحقیق مین جانتا ہون تمکو کہ تمنے مجہ پر بد دعا کی سو دعا کرو میرے حق مین کہ مین اس مصیبت سی نجات پاؤن جسمین مین گرفتار ہون سو اگر تم ہاروگی تو مین اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ مین پہیر دونگا تمسے تلاش کرنیوالے کافرون کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے واسطے دعا کی تو اوسنے اوس بلا سی نجات پائی پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفا وعدے مین کہ نہین ملتا تہا کسی کافر سے یعنی اون کافرون سے جو حضرت صلعم کی تلاش کے واسطے نکلے تہے مگر کہ کہتا تہا

کہ مین نے تمکو کفایت کی یعنے میرا تلاش کرنا کافی ہے اور تلاش نہ کرو مین تلاش کرچکا ہنین ہے اور ہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتے ہو پس نہین ملتا تہا سراقہ کسی سے مگر کہ اوسکو پہیر دیتا تہا **ف** یہ جو کہا کہ کیا تو دوہتا ہے اوسنے کہا ہان تو ظاہر یہ ہے کہ مراد اوسکی اس سوال کے یہ ہے کہ کیا تجکو اذن ہے دوہنے مین واسطے اوس شخص کے کہ گذرے تجپر بطور ضیافت کے اور ساتہہ اس تقریر کے دفع ہوگا وہ شبہ جو پہلے گذر چکا ہے کہ کسطرح جائز ہوا ابو بکر کو دودہ لینا چرواہے سے بغیر اذن مالک بکریون کے اور احتمال ہے کہ جب ابو بکرؓ نے اوسکو پہچانا تو معلوم کی رضامندی اوسکی ساتہہ اسکے واسطے دوستی اوسکی کے یا دینے اذن عام کے واسطے اوسکے اور اس حدیث مین معجزہ ظاہر ہے اور باقی فائدے اسکے ہجرت کے بیان مین آوینگے (فتح) **حدثنا** مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ یَعُوْدُہٗ قَالَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلٰی مَرِیْضٍ یَعُوْدُہٗ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَقَالَ لَہٗ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَقَالَ قُلْتَ طَهُوْرٌ کَلَّا بَلْ هِیَ حُمّٰی تَفُوْرُ اَوْ تَثُوْرُ عَلٰی شَیْخٍ کَبِیْرٍ تُزِیْرُہُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذَنْ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار کی بیمار پرسی کو گئے اور حضرت صلعم کا دستور تہا کہ جب کسی بیمار کی خبر کو جاتے تہے تو فرماتے تہے کہ تجپر کچہ حرج نہین یہ تپ گناہون سے پاک کرنے والی ہے اگر خدا نے چاہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تجپر کچہ حرج نہین یہ تپ گناہون سے پاک کرنیوالی ہے اگر خدا نے چاہا تو اوس گنوار نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ یہ تپ گناہ سے پاک کرنیوالی ہے ہرگز نہین یعنے گناہ سے پاک کرنیوالی نہین بلکہ وہ تپ ہے جوش کرتی ہے بڑے بڈہے پر باعث ہوتی ہے اوسکو قبرون کی زیارت پر یعنی یہ تپ مجکو مار ڈالے گی اور قبر مین پہونچا دے گی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس ہان اسی طرح ہے اسوقت یعنی مین نے تجکو ہدایت کی تہی کہ تپ گناہ سے پاک کر ڈالتی ہے پس صبر کر اور تو نے قبول نہین کیا اور تو زندگی سے ناامید ہے تو ایسا ہی ہوگا یعنی تو مرجاویگا **ف** اور وجہ داخل ہونے اوسکی کی اس باب مین یہ ہے کہ اوسکے بعضے طریقون مین زیادتی ہے جو تقاضا کرتی ہے وارد کرنے اوسکی کو علامات النبوۃ مین روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے اور اوسکے اخیر مین ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پس جب تو نے نہین مانا پس وہ مانند اوسکی ہے جو تو کہتا ہے خدا کی تقدیر ہونے والی ہے سو وہ اگلے دن شام سے پہلے مرگیا اور ساتہہ اس حدیث کے ظاہر ہوگا داخل ہونا اس حدیث کا اس باب مین (فتح) **حدثنا** اَبُوْ مَعْمَرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِیٌّ فَاَسْلَمَ وَقَرَءَ الْبَقَرَۃَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَکَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِیًّا فَکَانَ یَقُوْلُ مَا یَدْرِیْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا کَتَبْتُ لَہٗ فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ فَدَفَنُوْہُ فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْہُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ

نبشوا عن صاحبنا فالقوہ فحفروا لہ فاعمقوا لہ فی الارض ما استطاعوا فاصبح وقد لفظتہ الارض فقالوا ھذا فعل محمد واصحابہ نبشوا عن صاحبنا لما ھرب منھم فالقوہ فحفروا لہ فاعمقوا لہ فی الارض ما استطاعوا فاصبح وقد لفظتہ الارض فعلموا انہ لیس من الناس فالقوہ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک مرد نصرانی تھا سو مسلمان ہوا اور اوسنے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی یعنی اور یہانتک مقرب ہوگیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے وحی لکھا کرتا تھا یعنی جو قرآن آسمان سے اوترا تھا وہ اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کسی چیز پر لکھا تھا پھر مرتد ہوکر نصرانی ہوگیا سو وہ کہتا تھا کہ محمدؐ کو معلوم نہیں مگر جو مین نے اوسکو واسطے لکھا یعنی صرف حضرتؐ کو اتنا ہی علم ہے جتنا کہ مین نے لکھا اس سے زیادہ نہین یا جو مین اپنی طرف سے لکھنے مین کمی بیشی کرتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسپر اطلاع نہین ہوتی سو خدا نے اوسکو مارا تو مشرکون نے اوسکو زمین مین دبایا پس صبح کی اوسنے اور حالانکہ زمین نے اوسکو باہر پھینکدیا ہے تو مشرکون نے کہا کہ یہ کام محمدؐ کا ہے اور اوسکے اصحابؓ کا ہے کہ جب وہ اونسے بھاگا تو اونہون نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود کر اوسکو باہر ڈالدیا تو مشرکون نے اوسکے واسطے زمین مین بہت گہری قبر کہودی یہانتک کہ گہری کھود سکے تو صبح کی اوسنے اور حالانکہ اوسکو زمین نے باہر پھینکدیا ہے تو مشرکون نے کہا کہ یہ کام محمدؐ کا اور اوسکے ساتھیون کا ہے جب وہ اونسے بھاگا تو اونہون نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود کر اوسکو باہر پھینکدیا تو اونہون نے اوسکے واسطے زمین مین اور بہت گہری قبر کھودی جہانتک کہ اون سے ہوسکا تو صبح کی اوسنے اور حالانکہ زمین نے اوسکو باہر پھینکدیا تھا تو اونہون نے معلوم کیا کہ یہ کام آدمیون کا نہین بلکہ خدا کا ہے تو اونہون نے اوسکو پھینکا۔ حدثنا یحیی بن بکیر ثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب قال واخبرنی سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ھلک کسری فلا کسری بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفس محمد بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فارس کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد کوئی وہان کا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد کوئی وہان کا بادشاہ نہوگا اور قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہے کہ مقرر اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے حدثنا قبیصۃ ثنا سفین عن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرۃ یرفعہ قال اذا ھلک کسری فلا کسری بعدہ و اذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ وذکر وقال لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ ترجمہ اس کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا۔ ف فارس مین جو بادشاہ ہوا اوسکو کسری کہتے ہین اور روم مین جو بادشاہ ہوا اوس کو قیصر کہتے ہین اور اگر کوئی کہے کہ فارس کی حکومت باقی رہی اسواسطے کہ پھیلا اونکا عثمانؓ کی خلافت مین

صہ کسری فلا

قتل ہوا اور اسیطرح روم کی حکومت بھی باقی رہی تو جواب اسکا یہ ہے کہ مراد یہ ہو کہ نہ باقی رہیگا کسری عراق مین
اور نہ قیصر شام مین اور یہ منقول ہے شافعی سے اور کہا اوسکو کہ سبب حدیث کا یہ ہے کہ قریش شام مین اور
عراق مین تجارت کے واسطے جایا کرتے تھے پھر جب قریش مسلمان ہوئے تو خوف کیا اونہون نے بند ہونے سفر
کے سے طرف اون دونون ملکون کے واسطے داخل ہونے اونکے اسلام مین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا واسطے خوش کرنے دلون اونکے اور بشارت دینے کے اونکو اونکی حکومت ان دونون ملکون مذکورہ سے
دور ہو جاویگی اور بعض کہتے ہین کہ قیصر کا ملک باقی رہا اور صرف شام اور اوسکے آس پاس سے اوسکی حکومت
دور ہوئی اور کسری کا ملک بالکل جاتا رہا تو حکمت اسمین یہ ہو کہ جب قیصر کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
خط آیا تو اوسنے اوسکو قبول کیا اور مسلمان ہونے کے قریب ہوا اور جب کسری کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا خط آیا تو اوسکو چیر کر پارہ پارہ کر دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین بد دعا کی کہ اونکا ملک
پارہ پارہ ہو جاوے سو اسیطرح ہوا اور خطابی نے کہا کہ معنی اوسکے یہ ہین کہ پس نہ ہوگا قیصر بعد اوسکے بادشاہ جیسا
کہ وہ بادشاہ ہوا اور یہ اسواسطے ہو کہ وہ شام مین تھا اور شام مین بیت المقدس ہو کہ نہین تمام ہوتی عبادت
نصاری کی مگر ساتھ اوسکے اور نہین بادشاہ ہوتا تھا روم مین کوئی مگر کہ اوسمین داخل ہوتا تھا ظاہر یا پوشیدہ
پس دور ہوا اوس سے قیصر اور اوسکے خزانے فتح ہوئے اور نہ خلیفہ ہوا اوسکا کوئی قیصرون سے اون شہرون مین
بعد اوسکے اور ہر تقدیر پر پس مراد حدیث سے واقع ہو چکی ہے لامحالہ اسواسطے کہ نہین باقی رہی حکومت اونکی
اوس طور پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھی (فتح) **حَدَّثَنَا** اَبُو الْيَمَانِ اَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ ثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ
فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَّفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ
اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اَرَيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا
فَاُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ
وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہو کہ مسیلمہ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین ملک یمامہ سے اپنی قوم کے بہت آدمی لیکر مدینے میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد
خلافت کا عہد میرے واسطے ٹھیرا دین کہ مین ملک کا مالک ہون تو مسلمان قبول کرون اور تابعدار ہون تم

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور آپکے ساتھ ثابت بن قیس تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی کا ایک ٹکڑا تھا یہانتک کہ کھڑے ہوئے مسیلمہ پر کہ اپنے ساتھیون مین تھا سو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگے گا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا
کے ارادے کو جو تیرے حق مین ٹھہر چکا ہے تو اوسکو ہرگز نہ ہٹا سکے گا یعنے خدا تجکو ہلاک کردیگا اور دونون جہان مین
رسوا کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیری کونچین کاٹے گا اور بے شک مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو
خواب مین دکھلایا گیا جو دکھلایا گیا سو خبر دی مجکو ابو ہریرہؓ نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس
حالت مین کہ مین سوتا تھا تو مین نے اپنے دونون ہاتھون مین سونے کے کنگن دیکھے تو اون کے حال نے مجکو غم
اور تشویش مین ڈالا تو مجکو خواب مین حکم ہوا کہ اونکو پھونک مارو سو مین نے اونکو پھونک مارا سو وہ اڑ گئے
تو اون دونون کنگنون کی مین نے تعبیر کی دو جھوٹے جو میرے بعد پیدا ہونگے تو ان دونون سے ایک عنسی تھا
اور دوسرا مسیلمہ رہنے والا یمامہ کا **ف** اس حدیث کی شرح مغازی مین آویگی **حدثنا** محمد بن
العلاء حدثنا حماد بن اسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى اراه
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رايت في المنام اني اهاجر من مكة الى ارض بها نخل فذهب وهلي الى
انها اليمامة او هجر فاذا هي المدينة يثرب ورايت في رؤياي هذه اني هززت سيفا فانقطع صدره فاذا
هو ما اصيب من المؤمنين يوم احد ثم هززته اخرى فعاد احسن ما كان فاذا هو ما جاء الله به
من الفتح واجتماع المؤمنين ورايت فيها بقرا والله خير فاذا هم المؤمنون يوم احد واذا الخير
ما جاء الله به من الخير وثواب الصدق الذي اتانا الله بعد يوم بدر **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ مین
نے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکہ سے اوس زمین کیطرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ
اور ہجر کیطرف گیا تو ناگاہ ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہے اور مین نے اپنی خواب مین دیکھا
کہ مین نے تلوار کو ہلایا سو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانون کی مصیبت ہوئی جنگ احد مین پھر
مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو پھر ثابت ہوگئی آگے سے اچھی تو اوسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب
کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی یعنے جنگ احد مین اور مین نے خواب مین گاؤن کو دیکھا اور اللہ کا
کام بہتر ہے تو اسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ احد مین اور ناگاہ خیر وہ چیز ہے جو خدا لایا خیر سے
اور ثواب صدق سے جو دیا ہمکو خدا نے بعد دن بدر کے یعنی فتح خیبر اور فتح مکہ **حدثنا** ابو نعيم حدثنا زكريا
عن فراس عن عامر الشعبي عن مسروق عن عائشة رض قالت اقبلت فاطمة تمشي كان مشيتها مشي
النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم مرحبا بابنتي ثم اجلسها عن يمينه او عن شماله

ثُمَّ سَرَّ الَیھا حَدِیثًا فَبَکَتْ فَقُلْتُ لَھَا لِمَ تَبْکِیْنَ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَیْھَا حَدِیْثًا فَضَحِکَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَیْتُ کَالْیَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُھَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا کُنْتُ لِاُفْشِیَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُھَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ اَسَرَّ اِلَیَّ اَنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِیْ الْقُرْاٰنَ کُلَّ سَنَۃٍ مَرَّۃً وَاَنَّہٗ عَارَضَنِیْ الْعَامَ مَرَّتَیْنِ وَلَا اُرَاہُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِیْ وَاِنَّکِ اَوَّلُ اَھْلِ بَیْتِیْ لَحَاقًا بِیْ فَبَکَیْتُ فَقَالَ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَضَحِکْتُ لِذٰلِکَ

ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ سامنے آئین فاطمہ رضہ چلتین ہوئین جیسے اونکی چال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فراخی ہو میری بیٹی کو پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنے داہنے یا بائین بٹھایا پہر اونسے سرگوشی کی یعنے کان مین بات کی تو فاطمہ روئین تو مین نے اونسے کہا کہ کیون روتی ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار پہر اونسے کان مین بات کی تو وے ہنسنے لگین تو مین نے کہا کہ نہین دیکھی مینے آج جیسی خوشی کہ قریب تر ہو غم سے پہر مین نے فاطمہ رضہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بات پوچھی کہ حضرت صلعم نے تسے کان مین کیا بات کی تھی تو فاطمہ رضہ نے کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہید ظاہر نہین کرنے کی یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا پہر مین نے اونسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بات پوچھی تو فاطمہ رضہ نے کہا کہ حضرت صلعم نے مجہسے پہلی بار کان مین یہ بات کی تھی کہ مقرر جبرئیل مجہسے ہر برس ایکبار دَوْر کیا کرتے تھے اور مقرر جبرئیل نے مجہ سے اس برس دو بار قرآن کا دور کیا اور مین نہین گمان کرتا اوسکو مگر کہ میری موت نزدیک ہوئی یعنی مجکو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہے اور مقرر تو سب اہل بیت سے اول میرے ساتہ ملیگی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جلدی اس دنیا سے جاؤگی تو مین روئی پہر فرمایا کہ کیا تو راضی نہین ہوتی کہ تو بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی عورتون کی سردار ہووے تو مین اس سبب سے ہنسی **ف** اس حدیث کی شرح بہی آیندہ آویگی **ف** ان حدیثون مین حضرت صلعم آیندہ کی خبر دی سو مطابق اوسکے واقع ہوا **حَدَّثَنَا** یَحْیَی بْنُ قَزَعَۃَ ثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ ابْنَتَہٗ فِیْ شَکْوَاہُ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْہِ فَسَارَّھَا بِشَیْءٍ فَبَکَتْ ثُمَّ دَعَاھَا فَسَارَّھَا فَضَحِکَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُھَا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَتْ سَارَّنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُقْبَضُ فِیْ وَجَعِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَتْبَعُہٗ فَضَحِکْتُ **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت مین اپنی بیٹی فاطمہ رضہ کو بلایا تو اونسے کان مین کچہ بات کی تو وے رونے لگین پہر اونکو بلایا اور دوسری بار اونسے کان مین بات کی تو وے ہنسنے لگین عائشہ رضہ نے کہا سو مین نے فاطمہ رضہ سے اوس سرگوشی کا حال پوچہا تو فاطمہ رضہ نے کہا کہ

اول بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے سرگوشی کی سومجکو خبر دی کہ اس بیماری مین میرا انتقال ہوگا جسمین اپکا انتقال ہوا تو مین روئی پہر دوسری بار مجہسے سرگوشی کی سومجکو خبر دی کہ مین اپکے اہل بیت مین سے اول حضرت کے پیچہے جاؤنگی تو مین ہنسی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِنَّ لَنَا اَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ نَعْلَمُ فَسَاَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ اَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اِيَّاهُ قَالَ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ تہے عمر فاروقؓ نزدیک کرتے ابن عباسؓ کو عبد الرحمن بن عوف نے اونسے کہا کہ مقرر ہمارے واسطے بیٹے ہین مانند اوسکے عمر مین یعنی ہم بڑے ہین اور وہ لڑکا ہے اوسکو پہر مقدم کیون کرتے ہو تو عمر فاروقؓ نے کہا اسوجہ سے کہ وہ عالم ہے تو عمر فاروق نے ابن عباسؓ سے یہ آیت پوچہی یعنی واسطے ظاہر کرنے بزرگی اوسکی تمام لوگون پر کہ جب پہونچ چکی مدد اللہ کی اور فتح تو ابن عباسؓ نے کہا کہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ہے کہ خدا نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم کروائی تہی یا حضرت صلعم نے ابن عباس کو بتلائی تہی تو عمرؓ نے کہا کہ نہین جانتا مین اس حال سے مگر جو تو جانتا ہے حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الْغَسِيلِ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّتِي مَاتَ فِيهِ بِمِلْحَفَةٍ وَقَدْ عَصَّبَ رَاْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ اٰخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ اٰخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت مین گہر سے تشریف لائے ایک چادر مین کہ اوسکو مونڈہون پر لپیٹی تہی اور اپنے سر کو ایک چکنی پٹی سے باندہا تہا یہانتک کہ منبر پر بیٹہے سو خدا کی حمد اور ثنا کی پہر فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ مقرر لوگ بڑہتے جاوینگے اور انصار گہٹتے جاوین گے یہانتک کہ ہونگے لوگون مین بجای نمک کے کہانے مین یعنی نہایت کم ہوجاوینگے سو جو شخص تم مین سے حاکم ہو کسی چیز کا پہر اوسکو اپنی حکومت مین اتنی طاقت ہو کہ کسی کا ضرر کرسکے اور کسی کو فائدہ پہونچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور اونکی بدکارون سے درگذرے یعنی اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اوسکو ٹال جاوے پس یہ اخیر مجلس تہی جسمین حضرت صلعم بیٹہے **ف** اسکی شرح مناقب انصار مین آ ویگی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ اَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ

ن الذي

فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم الکیدان امام حسنؓ کو باہر لائے اور اونکو ساتھ منبر پر چڑھے تو فرمایا کہ یہ بیٹا میرا سردار ہے اور امید ہے کہ خدا اوسکے سبب سے مسلمانون کی دو گروہ کے درمیان صلح کرو حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہی کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر اور زید کے مرنے کی خبر دی اونکی خبر آنے سی پہلے اور آنکی آنکھون سے آنسو جاری تھی۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ ثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا ترجمہ جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہاری واسطے انماط ہین مین نے کہا اور ہماری واسطے انماط کہان ہونگی کہا خبردار عنقریب تمہاری واسطے انماط ہونگے سو مین اپنی عورت سی کہتا ہون کہ دور کر مجھ سی اپنی انماط تو وہ کہتی ہے کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ کیا تمہاری واسطے انماط ہونگے تو مین اوسکو چھوڑتا ہون ف اور بیچ استدلال کرنے اوس عورت کی اوپر جواز پکڑنے انماط کے ساتھ خبار حضرت صلعم کے با این طور کہ ہوگی نظر ہے اسواسطے کہ خبر دینی اسکی کہ ایک چیز ہوگی نہین تقاضا کرتی اوسکی اباحت سو (فتح) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا وَقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فَجَعَلَ يُمْسِكُهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ قَالَ إِيَّايَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيخُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ

لَكَ اَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَارَادَ اَنْ لَّا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّكَ مِنْ اَشْرَافِ الْوَادِيْ فَسِرْ يَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ سعد بن معاذ عمرہ کے ارادے سے چلا آ کے مکے مین پہونچکر امیہ بن خلف کے پاس اترا اور امیہ کا دستور تہا کہ جب دوپہر ہوئے اور لوگ غافل ہوگئے تو مین چلا اور کعبے کا طواف کرنے لگا تو جس حالت مین کہ سعد طواف کرتا تہا کہ ناگاہ ابوجہل آیا اور کہا کہ کون ہے یہ جو کعبے کا طواف کرتا ہے تو سعدؓ نے کہا کہ مین سعد ہون تو ابوجہل نے کہا کہ تو کعبے کا طواف کرتا ہے بیخوف ہو کر اور حالانکہ تمنے جگہ دی ہے محمدؐ کو اور اوسکے ساتہیون کو سعد نے کہا ہان تو دونون آپسمین جہگڑے تو امیہ نے سعدؓ سے کہا کہ نہ بلند کر اپنی آواز کو ابی الحکم پر (اور یہ کنیت ہے ابوجہل کی) کہ مقرر یہ مکے والون کا سردار ہے پھر سعد نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ اگر تو مجھکو کعبے کے طواف سے روکے گا تو البتہ مین تیری شام کی تجارت کو بند کر دونگا تو امیہ سعد سے کہنے لگا کہ نہ بلند کر اپنی آواز ابی الحکم پر تو اوسکو روکنے لگا تو سعدؓ غصے ہوا اور کہا کہ مجھکو چھوڑ دے کہ مقرر مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ حضرت تجھکو قتل کرینگے امیہ نے کہا کہ کیا مجھکو قتل کرینگے سعد نے کہا ہان امیہؓ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ محمدؐ جب بات کہتے ہین تو جھوٹ نہین بولتے پھر امیہ اپنی عورت کی طرف پھرا اور کہا کہ کیا تو نہین جانتی جو میرے بہائی یثربی (مدنی) نے مجھکو کہا اوسکی عورت نے پوچھا کہ اوسنے کیا کہا کہا وہ کہتا ہے کہ مین نے محمدؐ سے سنا کہتے تھے کہ وہ مجھکو قتل کرینگے اوسکی عورت نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی محمد جھوٹ نہین بولتے سو جب جنگ بدر کیطرف نکلے یعنی کفار مکہ اور باہر نکلنے کی فریاد آئی تو اوسکی عورت نے اوس سے کہا کہ کیا تجھکو یاد نہین جو تیرے بھائی یثربی نے تجھسے کہا تہا تو اوسنے ارادہ کیا کہ نہ نکلے کہ مبادا مین مارا جاؤن تو ابوجہل نے اوس سے کہا تو اس شہر کے رئیسون سے ہے سو چل ایک دو دن تو وہ اونکے ساتھ چلا تو خدا نے اوسکو قتل کیا **ف** اسکی شرح مغازی مین آویگی اور کرمانی نے اسکی شرح اسطرح کی ہے کہ مراد قاتل سے ابوجہل ہے پھر کہا کہ یہ مشکل ہے واسطے ہونے ابوجہل کے امیہ کے دین پر پھر جواب دیا اوسنے کہ ابوجہل سبب اور باعث تہا بیچ نکلنے اور قتل ہونے اوسکے پس منسوب کیا گیا قتل کرنا طرف اوسکی اور یہ فہم کرمانی کا عجیب ہے اور سوائے اسکے کچہ نہین کہ مراد یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امیہ کو قتل کرینگے اور آویگی تصریح ساتھ اسکے اپنی جگہہ مین (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ بَعْضِ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

م شام کو جاتا تھا تو سعدؓ کے پاس اترا کرتا تھا تو امیہ نے سعدؓ سے کہا کہ انتظار کر یہانتک کہ جب

فنزع ابوبکر ذنوبا۔ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مین نے لوگون کو ایک میدان مین جمع دیکھا سو ابوبکر کھڑے ہوئے تو ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکی کھینچنے
مین کچھ سستی تھی اور خدا اوسکو معاف کریگا پھر اوسکو یعنے ڈول کو عمرؓ نے لیا تو وہ اوسکی ہاتھ مین پلٹ کر
چرسا ہو گیا سو مین نے تو آدمیون مین ایسا عجیب غریب زور آور اور کسی کو نہین دیکھا جو عمرؓ کی طرح پانی
کھینچتا ہو یہانتک اوسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے نروتازہ کرکے اونکی نشست
گاہ مین ٹھہلایا اور ایک روایت مین ہو کہ ابوبکرؓ نے دو ڈول کھینچے ف اس حدیث کی شرح آیندہ آویگی۔
حدثنا عباس بن الولید النرسی ثنا معتمر قال سمعت ابی ثنا ابو عثمان قال انبئت ان
جبریل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ام سلمۃ فجعل یتحدث ثم قام فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ من ھذا او کما قال قالت ھذا دحیۃ فقالت ام سلمۃ ایم اللہ ما
حسبتہ الا ایاہ حتی سمعت خطبۃ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخبر جبریل او کما قال قال
فقلت لابی عثمان ممن سمعت ھذا قال من اسامۃ بن زید ترجمہ ابو عثمانؓ سے روایت ہے
کہ مجکو خبر ہوئی کہ جبریل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکی پاس ام سلمہ تھین سو جبریل حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے کہا کہ یہ کون ہے یا
جیسے فرمایا ام سلمہ نے کہا کہ دحیہ کلبی (ایک اصحابی کا نام ہے) ہین ام سلمہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہین
گمان کیا مین نے اوسکو مگر دحیہ کلبی یہانتک کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا کہ جبریل
سے خبر دیتے تھے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **باب** قول اللہ تعالی یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم
وان فریقا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون ۔ باب ہے اس بیان مین کہ خدا نے فرمایا کہ پہچانتے
ہین اوسکو جیسے پہچانتے ہین اپنے بیٹون کو اور ایک فرقہ انمین سے چھپاتے ہین حق کو جانکر حدثنا
عبداللہ بن یوسف انا مالک بن انس عن نافع عن عبداللہ بن عمر ان الیہود جاؤا الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا منھم وامرأۃ زنیا فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما تجدون فی التورٰۃ فی شان الرجم فقالوا نفضحھم ویجلدون فقال عبداللہ بن
سلام کذبتم ان فیھا الرجم فاتوا بالتورٰۃ فنشروھا فوضع احدھم یدہ علی ایۃ الرجم فقرأ ما قبلھا وما بعدھا
فقال لہ عبداللہ بن سلام ارفع یدک فاذا فیھا ایۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیھا ایۃ الرجم فامر بھما رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجما قال عبداللہ فرأیت الرجل یحنی علی المرأۃ یقیھا الحجارۃ ترجمہ عبداللہ
ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ یہود کا ایک گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو اونہون نے آپ سے ذکر کیا

کہ ایک مرد اور ایک عورت نے اونمین سے حرام کاری کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ تم رجم کے مقدمے مین تورات مین کیا حکم پاتے ہو یہود نے کہا کہ ہم اونکو فضیحت کرتے ہین اور کوڑے مارتے ہین تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو مقرر اوسمین بھی رجم ہے سو تم تورات کو لاؤ یعنی اور تورات کو لائے اور اوسکو کھولا تو ایک نے اونمین سے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھدیا یعنی اوسکو ہاتھ کے نیچے چھپا لیا اور اوسکے آگے پیچھے سے پڑھ گیا تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ اپنا ہاتھ اوٹھا تو اوسنے اپنا ہاتھ اوٹھایا پس ناگہان دیکھا کہ اوسمین رجم کی آیت تھی تو یہود نے کہا کہ اے محمد عبد اللہ بن سلام سچا ہے تورات مین رجم کی آیت موجود ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو کے سنگسار کرنیکا حکم کیا تو دونون سنگسار کئے گیے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ مین نے مرد کو دیکھا کہ مہربانی کرتا تھا عورت پر اوسکو پتھرون سے بچاتا تھا

ف اور وجہ داخل ہونے اس ترجمہ کے بیچ علامات النبوۃ کی اس جہت سے ہے کہ اشارہ کیا حضرت صلعم حدیث مین طرف حکم تورات کی اور آپ ان پڑھ تھے اس سے پہلے آپنے تورات نہین پڑھی تھی پس ہوا امر جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکی (فتح)

باب سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔ مشرکون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اونکو کوئی معجزہ دکھاوین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو چاند کا پھٹنا دکھایا **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ پھٹ گیا چاند حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دو ٹکڑے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہی دو میری نبوت پر۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يُونُسُ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ مکے والون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اونکو کوئی معجزہ دکھاوین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو چاند کا پھٹنا دکھایا **حَدَّثَنَا** خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ پھٹ گیا چاند حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین

ف وارد کی ہے بخاری نے اس باب مین حدیث ابن مسعودؓ کی اور انسؓ کی اور ابن عباس کی اور نیز وارد

ہو چکا ہے چاند کا پھٹنا حدیث علیؓ اور حذیفہؓ اور جبیرؓ بن مطعم اور ابن عمرؓ وغیرہم کی سے پس ایپر انس اور ابن عباس پس اوسوقت حاضر نہ تھے اسواسطے کہ تہا چاند کا پھٹنا مکے مین ہجرت سے پہلے پانچ برس اور ابن عباسؓ ابہی اوسوقت پیدا نہوئے تھے اور ایپر انس پس تھے اسوقت چار یا پانچ برس کی مدینے مین اور ایپران دونون کی سوا اور لوگ سو ممکن ہے کہ وہان حاضر ہون اور تحقیق تصریح کی ابن مسعود نے ساتھہ دیکھنے اوسکو کے اور باب کی حدیث مین اسکی تصریح نہین کہ وہ وہان حاضر تھے اور ابو نعیم نے دلائل مین روایت کی ہے کہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ البتہ مین نے دیکھا چاند کا ایک ٹکڑا اوس پہاڑ پر جو منا مین ہے اور ہم مکہ مین تھے (فتح) **باب** یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور اسکا حق یہ تہا کہ ان دونون بابون سے پہلے ہوتا اسواسطے کہ وہ ملحق ہے ساتھہ نشانیون نبوت کی لیکن چونکہ دونون باب علامات النبوۃ کیطرف راجع ہین تو آسان ہوا امر بیچ اسکے (فتح) **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا معاذ ثنی ابی عن قتادۃ ثنا انسؓ ان رجلین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرجا من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ مظلمۃ ومعہما مثل المصباحین یضیئان بین ایدیہما فلما افترقا صار مع کل واحد منہما واحد حتی اتی اہلہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ دو مرد صحابی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے اندہیری رات مین اور انکے ساتھہ دو لالٹینیان تہین کہ وہ چراغون کیطرح انکے آگے جاتی تہین پھر جب دونون ایکدوسرے سے جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھہ ایک ایک ہو گئے یہانتک کہ ہر ایک اپنے گھر مین آیا **ف** وہ دونون صحابی اسید بن حضیر اور عباد بن بشر تھے (فتح) **حدثنا** عبد اللہ بن ابی الاسود ثنا یحیی عن اسمعیل ثنا قیس قال سمعت المغیرۃ بن شعبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ناس من امتی ظاہرین حتی یاتیہم امر اللہ وہم ظاہرون **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ غالب رہینگے یہانتک کہ انکو خدا کا حکم آوے یعنے قیامت آوے اور وے غالب ہی ہونگے **ف** اسکی شرح آیندہ آویگی **حدثنا** الحمیدی ثنا الولید ثنی ابن جابر ثنی عمیر بن ہانی انہ سمع معاویۃ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرہم من خذلہم ولا من خالفہم حتی یاتی امر اللہ وہم علی ذلک قال عمیر بن ہانی فقال مالک ابن یخامر قال معاذ وہم بالشام فقال معاویۃ ہذا مالک یزعم انہ سمع معاذا یقول وہم بالشام **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک جماعت قائم رہیگی اللہ کے حکم پر یعنے دین اسلام پر نہ ضرر کریگا انکو جو انکو ذلیل کرنا چاہے اور نہ انکا مخالف یہانتک کہ قیامت آوے اور حالانکہ وے دین پر قائم ہونگے **ف** اور جو قیامت تک غالب اور قائم رہینگے وہ کون ہے اسکا بیان آیندہ آوے گا۔

حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفین ثنا شبیب بن غرقدۃ قال سمعت الحی یتحدثون عن عروۃ هو البارقی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ دینارا یشتری لہ بہ شاۃ فاشتری لہ بہ شاتین فباع احدھما بدینار فجاءہ بدینار وشاۃ فدعا لہ بالبرکۃ فی بیعہ فکان لو اشتری التراب لربح فیہ قال سفین کان الحسن بن عمارۃ جاءنا بھذا الحدیث عنہ قال سمعہ شبیب من عروۃ فاتیتہ فقال شبیب انی لم اسمعہ من عروۃ قال سمعت الحی یخبرونہ عنہ ولکن سمعتہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخیر معقود بنواصی الخیل الی یوم القیمۃ قال ولقد رایت فی دارہ سبعین فرسا قال سفیان یشتری لہ شاۃ کانھا اضحیۃ ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ایک اشرفی دی کہ اوسکے ساتھ آپکے واسطے ایک بکری خریدے تو اوسنے اوسکے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے دو بکریاں خریدین پہر ایک کو ایک اشرفی سے بیچ ڈالا پھر ایک اشرفی اور ایک بکری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تو حضرت صلعم نے اوسکے واسطے بیع مین برکت کی دعا کی پھر اوس دعا کی یہانتک تاثیر ہوئی کہ اگر عروہ مٹی خریدتے تھے تو اوسمین بھی فائدہ اوٹھاتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہے قیامت کے دن تک شبیب راوی نے کہا کہ البتہ مین نے عروہ کے گھر ستر گھوڑے دیکھے اور سفیان نے کہا کہ قربانی کے واسطے بکری خریدنے کو فرمایا تھا ف استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر جواز بیع فضولی کے یعنے جو بغیر اذن مالک کے کوئی چیز بیچے پس توقف کیا ہے شافعی نے بیچ اسکے پس ایک بار کہا کہ نہین صحیح ہے سواسطے کہ یہ حدیث ثابت نہین اور ایک بار کہا کہ اگر حدیث صحیح ہو تو مین اسکا قائل ہون اور جو اسکا قائل نہین وہ یہ جواب دیتا ہے کہ یہ ایک خاص واقعہ کا ذکر ہے پس احتمال ہے کہ عروہ بیع اور شرا دونون مین وکیل ہو اور یہ بحث قوی ہے موقوف ہے ساتھہ اوسکے استدلال ساتھ اس حدیث کے اوپر جواز تصرف فضولی کے اور مین نے حدیث کی کسی طریق مین نہین دیکھا کہ مراد آپکی قربانی ہو اور گمان کیا ہے ابن بطال نے کہ نہین ارادہ کیا بخاری نے ساتھ سیاق اس حدیث کے مگر حدیث گھوڑون کی کا اور نہین مراد اسکی حدیث بکری کی اس واسطے کہ وہ اوسکی شرط پر نہین ہے واسطے ابہام واسطہ کے درمیان شبیب اور عروہ کے لیکن نہین اسمین وہ چیز جو منع کرے اوسکی تخریج کو اور نہ وہ چیز کہ اتارے اسکو اوسکی شرط سے اسواسطے کہ ایک جماعت کا جھوٹ پر جمع ہونا عادۃً محال ہے اور جوڑا جاتا ہے ساتھہ اوسکو وارد ہونا حدیث کا اوس طریق سے کہ وہ شاہد ہے واسطے صحت اوسکی کے اور اسواسطے کہ مقصود داخل ہونے اوسکے سے بیچ علامات النبوۃ کے دعا کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے واسطے عروہ کے تو آپکی دعا قبول ہوئی یہانتک کہ اگر مٹی خریدتا تھا تو اوسمین بھی اوسکو فائدہ ہوتا تھا۔

(فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہو قیامت تک **ف** یہ حدیث جہاد مین گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہے قیامت کے دن تک **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِي لَهُ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا فَهِيَ لَهُ كَذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کیواسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین سو جس کے واسطے ثواب ہین سو وہ مرد ہے جسنے گھوڑون کو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کیواسطے باندھ رکھا پھر اونکو لمبی رسی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین سو وے اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہانتک کہ پہنچے اور جتنے گھاس کہ چری تو اوس مرد کے واسطے اوتنی حسنات ہونگی اور اگر گھوڑون کی رسی ٹوٹ گئی پھر وے ایک یا دو بار زقند مار گئے تو اس مرد کے واسطے اونکے ٹاپون کی ہٹی اور لید نیکیان ہونگی اور اگر وے کسی دریا پر گذرے سو اوسمین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکو پلانے کا قصد نکیا ہو تو بھی اوسکے واسطے نیکیان ہونگی تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سے اگری سے فائدہ اوٹھاوے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے بچے پھر خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہے نہ بھولے یعنی اونکی زکوٰۃ ادا کرے اور ضعیفون کو اونکی سواری سے نہ روکے تو ایسے گھوڑے اوس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی عزت کے ساتھ رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور دکھانے کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی

اور عداوت کے واسطے یعنے کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اوس مرد پر وبال ہین اور کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے گدہون کی زکوٰۃ کا حکم پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین اوتاری گئی مجپر اس باب
مین کچھ چیز مگر یہ آیت جو جامع اور تنہا ہے اپنے معنی مین سو جسنے ذرہ بھر بھلائی کی وہ دیکھ لیگا اوسے اور جسنے
ذرہ بھر برائی کی وہ دیکھ لیگا اوسے **ف** اس حدیث کی پوری شرح جہاد مین گذر چکی ہے اور نہین ظاہر
ہوئی واسطے میرے وجہ داخل ہونے ان حدیثون کی بیچ بابون علامات النبوۃ کو مگر یہ کہ ہو من جملہ بشیر
گویون سے سو مطابق اوسکے واقع ہوا اور تقریر اس توجیہ کی جہاد مین گذر چکی ہے (فتح) **حدثنا** علی
ابن عبد اللہ ثنا سفیان ثنا ایوب عن محمد سمعت انس بن مالک یقول صبح رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خیبر بکرۃ وقد خرجوا بالمساحی فلما راوہ قالوا محمد والخمیس واحالوا الی الحصن یسعون
فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ وقال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا انزلنا بساحۃ قوم فساء صباح
المنذرین قال ابو عبد اللہ دع فرفع یدیہ فانی اخشی ان لا تکون محفوظا وان کان فیہ فرفع یدیہ فانہ
غریب جدا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو خیبر مین پہونچے اور
تحقیق نکلے تھے اہل خیبر ساتھ ہتھیارون کہیتی کے سو جب اونھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو
کہنے لگے کہ آئے محمد اور اونکا لشکر سو قلعے کیطرف منہ کرکے دوڑے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اوٹھائے اور
کہا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر جب ہم کسی قوم کے میدان مین اوترتے ہین تو بری ہوئی صبح اونکی جو ڈرائے گئے
ف اس حدیث کی شرح مغازی مین آویگی اور وجہ داخل کرنے اوسکی اس جگہ اس جہت سے ہے کہ سمجھا گیا ہے
قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ خراب ہوا خیبر اخبار ساتھ اسکے پہلے واقع ہونے اوسکے سو مطابق اسکے
واقع ہوا (فتح) **حدثنا** ابراہیم بن المنذر ثنا ابن ابی فدیک عن ابن ابی ذئب عن المقبری عن
ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول اللہ انی سمعت منک حدیثا کثیرا فانساہ قال ابسط رداءک
فبسطتہ فغرف بیدہ فیہ ثم قال ضمہ فضممتہ فما نسیت حدیثا بعد **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ مین نے کہا یا حضرت صلعم مین نے آپ سے بہت حدیثین سنی اور مین اونکو بہول جاتا ہون فرمایا
اپنی چادر پہیلا تو مین نے اپنی چادر پہیلائی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے چلو بھر اوسمین ڈالا یعنی حفظ
کا پھر فرمایا اپنے بدن سے لگالے تو مین نے اوسکو اپنے بدن سے لگالیا تو مین اوسکے بعد کوئی حدیث نہین بہولا
ف اس حدیث کی شرح پہلے گذر چکی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **باب** فضائل اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ باب ہے بیچ بیان فضائل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے۔ ومن صحب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اوراٰہ من المسلمین فہو من اصحابہ یعنی اور جس شخص نے مسلمانون مین سے حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی یا آپکو دیکھا تو وہ آپکے اصحاب سے ہے یعنی صحابی کے نام کا وہی شخص مستحق ہے جسنے آپکی صحبت کی ادنی درجہ اوس چیز کا کہ اطلاق کیا جاتا ہے نام صحبت کا از روی لغت کے اگرچہ عرف خاص کرتی ہے اس کو ساتھ بعض ملازمت کے اور نیز اطلاق کیا جاتا ہے نام صحابی کا اوس شخص پر جسنے آپکو کچھ دیکھا ہو اگرچہ دور سے ہو اور یہ بات جو بخاری نے ذکر کی ہے یہی راجح ہے مگر یہ کہ دیکھنے والے مین شرط ہے کہ ہووے اسطور سے کہ تمیز کر سکے اوسکو جسکو دیکھے یا کفایت کی جاوے ساتھ محض دیکھنے کے اسمین نظر ہے اور جسنے اصحاب کے باب مین کتاب تصنیف کی ہے اوسکا عمل دوسرے قول پر دلالت کرتا ہے یعنی محض دیکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کافی ہے اگرچہ تمیز نہ کر سکے اسواسطے کہ ذکر کیا ہے انہون نے اصحاب مین محمد بن ابی بکر کو اور سوائے اوسکے کچھ نہین کہ وہ حضرت صلی اللہ کی وفات سے تین مہینے کچھ دن پہلے پیدا ہوا جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے صحیح مین اور بعضون نے اونمین سے مبالغہ کیا ہے پس کہا کہ نہین معدود ہے اصحاب مین مگر جسنے صحبت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت عرفی جیسا کہ عاصم احول سے روایت ہے کہ کہا کہ عبد اللہ بن سرجس نے حضرت صم کو دیکھا لیکن اوسکو حضرت صم سے صحبت نہین اور اسیطرح مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ نہین گنا جاتا اصحاب مین مگر جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سال رہا یا زیادہ یا آپکے ساتھ ایک یا زیادہ جہاد کیا اور عمل اس قول سعید کے برخلاف ہے اسواسطے کہ اتفاق کیا ہے اونہون نے اوپر گننے ایک بڑی جماعت کے اصحاب مین جو نہین جمع ہوئے ساتھ حضرت صلعم کے مگر حجۃ الوداع مین اور جسنے صحبت عرفی کی شرط کی ہے خارج کیا ہے اوسنے اوسکو جسنے حضرت صم کو دیکھا یا آپکے ساتھ جمع ہوا لیکن عنقریب اوس سے جدا ہوا جیسا کہ انس سے روایت ہے کہ کسی نے اون سے کہا کہ کیا تمہارے سوائے کوئی صحابی باقی ہے تو اونہون نے کہا کہ نہین باوجودیکہ اوسوقت بہت گنوار مسلمان موجود تھے جنہون نے حضرت صم سے ملاقات کی اور بعضون نے شرط کی ہے کہ حضرت صم کے ساتھ جمع ہونیکے وقت بالغ ہو اور یہ بھی مردود ہے اسواسطے کہ امام حسن بن علی وغیرہ جیسے کم عمر اصحاب اس سے نکل جاتے ہین اور جسکے ساتھ بخاری نے جزم کیا ہے یہ قول احمد اور جمہور محدثین کا ہے اور یہ جو بخاری نے قید کی کہ مسلمانون سے تو اس قید سے نکل جاتا ہے وہ کافر جسنے حضرت صلعم کی صحبت کی یا آپکو دیکھا یعنے اونکو صحابی نکہا جاویگا اور اسپر جو اونمین سے آپکے مرنے کے بعد مسلمان ہو پس اگر ہو قول بخاری کا من المسلمین حال تو اوسکو صحابی نکہا جاویگا اور یہی قول معتمد ہے اور وارد ہوتا ہے تعریف پر وہ شخص جسنے حضرت صم سے صحبت کی یا آپکو دیکھا حالت مسلمان ہونے مین پھر اسکے بعد مرتد ہوا اور اسلام کی طرف نہ پھرا تو وہ بالاتفاق صحابی نہین لائق ہے کہ زیادہ کیا جاوے تعریف مین یہ لفظ اور اسپر مرے جیسا کہ ربیعہ بن امیہ بن خلف کا حال ہوا اور ایسے شخص کی حدیث کا روایت کرنا مشکل ہے اور شاید جسنے اوسکی حدیث روایت کی ہے وہ اوسکے مرتد ہونے پر واقف نہین ہوا اور اگر مرتد ہو کے پھر مسلمان ہو جاوے لیکن پھر مسلمان ہونیکے بعد حضرت صم کو نہ دیکھے تو صحیح یہ ہے کہ وہ اصحاب مین گنا جاتا ہے واسطے اتفاق کرنے محدثین کے اوپر گننے اشعث بن قیس وغیرہ کے جنکا یہ حال ہوا کہ مسلمان ہوکر

پھر مرتد ہوگئے پھر مسلمان ہوئے اور واسطے روایت کرنے حدیثون اونکی کے اپنی مسندون مین اور کیا خاص ہے، یہ سب بحث ساتھ آدمیون کے یا اونکے سوائے اور عقلا کو بھی شامل ہے یہ محل نظر کا ہے اوپر جن پس راجح ہے یہ گروہ بھی اسمین داخل ہین اسواسطے کہ مبعوث ہین طرف اونکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً اور وہ مکلف ہین اونمین گنہ گار بھی ہین اور نیکوکار بھی ہین سو جسکا نام مشہور ہو نہین لائق ہے تردد کرنا اوسکو صحابی ہونے مین اگرچہ ابن اثیر نے اسپر عیب کیا ہے اور کوئی حجت بیان نہین کی اور اوپر فرشتے پس موقوف ہو گئنا اونکا اصحاب مین اوپر ثابت ہونے بعثت کے طرف اونکی اسواسطے کہ اسمین اختلاف ہے درمیان اصولیون کے یہانتک کہ نقل کیا ہے بعضون نے اجماع اوپر ثابت ہونے اوسکے اور بعضون نے اوسکا عکس کیا ہے اور یہ سب کلام اوسکو حق مین ہے جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت صلعم زندہ تھے دنیا مین اور اوپر جسنے آپکو آپکے وفات کے بعد دیکھا دفن ہونے سے پہلے تو راجح یہ بات ہے کہ وہ صحابی نہین ہے لازم آتا ہے کہ جو حضرت صلعم کے بدن مبارک کو آپکی قبر شریف مین دیکھے اوسکو بھی صحابی کہا جاوے اگرچہ ان تک پہلے یا تو نہین ہوا اور اسیطرح جسکو ولیون سے کشف ہوا اور حضرت صلعم کو بطور کرامت کے دیکھے آنا ہو اوسکو بھی صحابی کہا جاوے اسواسطے کہ جسنے ثابت کی ہے صحبت واسطے دیکھنے والے کے پہلے دفن ہونے آپکے سے اوسکی حجت یہ ہے کہ آپ بدستور زندہ ہین اور یہ زندگی دنیاوی نہین بلکہ وہ تو فقط زندگی اخروی ہے نہین تعلق ہوتے ساتھ اوسکے احکام دنیا کے پس تحقیق شہید زندہ ہین اور باوجود اسکے پس جو احکام کہ متعلق ہین ساتھ اون کے جاری ہین اوپر احکام اور مردون کے اور اسیطرح دیکھنے کا بھی یہی حکم ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا وہ معتبر ہے کہ حضرت صلعم کو دیکھے اسحالت مین کہ دیکھنے والا جاگتا ہو اور جو حضرت صلعم کو خواب مین دیکھے پس اگرچہ اوسنے آپکو تحقیق دیکھا ہے پس یہ راجح ہے طرف امور معنوی کے نہ احکام دنیاوی کے اسواسطے کہ اوسکو صحابی نہین کہا جاتا اور نہین واجب ہے اوسپر یہ کہ عمل کرے ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کرین اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت خواب مین اور جو بخاری نے صحابی کی تعریف کی ہے یہی قول ہے علی بن مدینی کا کہ جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی یا آپکو دیکھا اگرچہ ایک گھڑی ہو تو وہ حضرت صلعم کے اصحاب سے ہے اور مین نے یہ مسئلہ علوم حدیث مین بہت بسط کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس جگہ اسیقدر کافی ہے (فتح) حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفین عن عمرو قال سمعت جابر ابن عبد اللہ یقول ثنا ابو سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس فیقال هل فیکم من صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس فیقال هل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ جہاد کرینگے آدمیون کی گروہ تو اونسے پوچھینگے کہ کیا تم مین

من صاحب اصحاب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو

کوئی وہ شخص ہے جسنے رسول اللہ صلعم سے صحبت کی ہو تو لوگ کہین گے کہ ہان تو اونکی فتح ہو جاویگی پہر لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ جہاد کرین گے آدمیون کے گروہ تو پوچہین گے کہ کیا تم مین وہ شخص ہے جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے صحبت کی ہو یعنی تابعی ہو تو لوگ کہین گے کہ ہان تو اونکی فتح ہو جاویگی پہر لوگون پر ایک وقت آویگا کہ جہاد کرین گے آدمیون کے گروہ تو اونسے پوچہین گے کہ کیا تم مین کوئی وہ شخص ہے جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت لینے والونکی کی ہو یعنی تبع تابعین ہی تو لوگ کہین گے ہان تو اونکی فتح ہو جاویگی ف یہ حدیث روایت صحابی کی ہے صحابی سے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے باطل ہونا اوس شخص کے قول کا جو ان پچہلے زمانون مین صحابی ہونیکا دعوی کرے اور سوائے کہ حدیث متضمن ہے ہمیشہ رہنے جہاد کو اور لشکرون کے بہیجنے کو طرف شہرون کفار کے اور یہ کہ وہ پوچہے جاوینگے کہ کیا تم مین کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے تو کہین گے نہین اور اسیطرح تابعین مین اور تبع تابعین مین اور تحقیق واقع ہو چکی ہین یہ سب کام گذرے زمانے مین اور بند ہو چکا ہے بہیجنا لشکرون کا طرف شہرون کفار کے ان زمانون مین بلکہ اولٹا ہوا ہے حال اس زمانے مین بنا بر اوسکے کہ معلوم اور مشاہد ہے مدت دراز سے خاصکر اندلس کے شہرون مین اور ضبط کیا ہے اہل حدیث نے اوسکو جو سب اصحاب مین سے آخیر مرا اور وہ مطلق ابو طفیل عامر بن واثلہ لیثی ہے جیسا کہ جزم کیا ہے ساتہ اوسکے مسلم نے اپنی صحیح مین اور تھی موت اوسکی سنہ ایک سو مین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سوسات مین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سو دس مین اور وہ موافق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے کہ جو لوگ آج زمین پر زندہ ہین اونمین سے سو برس تک کوئی باقی نہ رہیگا اور ایک روایت مین جو تہے طبقے کا بہی ذکر آیا ہے لیکن وہ شاذ ہے اور ایک روایت مین ہے کہ تم ہمیشہ خیر سے رہوگے جبتک کہ تم مین وہ شخص ہوگا جسنے میری صحبت کی یا مجکو دیکہا یا میرے اصحاب کی صحبت کی یا میرے اصحاب کی صحبت والونکو دیکہا ہوا فتح ۔ **حدثنا** اسحاق بن راھویہ ثنا النضر انا شعبۃ عن ابی جمرۃ سمعت زھدم بن مضرب سمعت عمران بن حصین رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم قال عمران فلا ادری اذکر بعد قرنہ مرتین او ثلاثا ثم ان بعدکم قوما یشھدون ولا یستشھدون ویخونون ولا یؤتمنون وینذرون ولا یفون ویظھر فیھم السمن **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میری امت سے بہتر میرا زمانہ ہے یعنی اصحاب کا زمانہ پہر وے لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور انکی صحبت پائے ہین یعنی تابعین پہر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے ہین اور انکو ہم صحبت ہین یعنی تبع تابعین عمران نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرن کے بعد دو بار ذکر کیا یا تین بار پہر تمہارے بعد وے لوگ آوینگے کہ گواہی دینگے بدون گواہی مانگے اور خیانت کرینگے اور انکے پاس کوئی امانت نہ رکہیگا اور نذر مانینگے اور پوری نہ کرین گے اور ظاہر ہوگا اونمین موٹاپا

واسطے
یعنی نہایت حرص اونکو دنیا پر اور نفع اوٹہانے کی ساتھ لذتون اوسکی کے یہانتک کہ موٹے ہونگے بدن اونکی
ف اور قرن ایک زمانے کے ہمعصر لوگون کا نام ہے جو شریک ہون کسی امر مین امور مقصودہ سے اور کہا جاتا ہے
کہ یہ مقصود ہے ساتھ اوسکے جبکہ جمع ہون بیچ زمانے کسی نبی یا رئیس کے کہ جمع کرے اونکو ایک ملت یا مذہب
یا عمل پر اور بولا جاتا ہے قرن زمانے کی ایک مدت کو اور اختلاف ہے اوسکی حد تعیین کرنے مین دس برس سے
ایک سو بیس برس تک لیکن مین نہین جانتا کہ کسی نے ستر برس کی تصریح کی ہو اور نہ ایکسو دس برس کے
اور انکے سوائے جو قول ہین اونکا کوئی نہ کوئی قائل ہے اور تحقیق واقع ہوا ہے بیچ حدیث عبداللہ بن بسر کے جو
دلالت کرتا ہے کہ قرن سو برس کا ہوتا ہے اور یہ مشہور ہے اور صاحب مطالع نے کہا کہ قرن ایک امت ہے کہ
ہلاک ہوا اور انمین سے کوئی باقی نہ رہے اور نہین ذکر کیا صاحب محکم نے پچاس برس کو اور ذکر کیا دس سے ستر
تک پھر کہا کہ یہ ہے قدر متوسط عمرون اہل ہر زمانے کی سے اور یہ ایک قول ہے اور مراد ساتھ قرن حضرت صلعم
کے اصحاب ہین اور تحقیق پہلی گذر چکا ہے بیچ صفت حضرت صلعم کی کہ مین آدمیون کے بہتر زمانے مین پیدا
ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ بہتر اس امت کا وہ قرن ہے جسمین مین پیغمبر ہوا اور تحقیق ظاہر ہو چکا ہے
کہ اصحاب کا زمانہ ابتداء نبوت سے آخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس تک تہا یا کچھ کم وبیش بنابر اختلاف
کی ابو طفیل کی موت مین اور اگر اعتبار کیا جاوے یہ بعد وفات حضرت صلعم کی تو ہونگے سو برس یا نوے یا ستانوے
برس اور پہر زمانہ تابعین کا آخیر تابعی کی موت تک پس اگر اعتبار کیا جاوے سو برس سے تو تخمیناً ستر یا اسی سال
ہونگے اور پہر جو اونکے بعد ہین پس اگر اعتبار کیا جاوے زمانہ اونکا ایک سو برس سے تو ہوگا برابر پچاس
برس کی پس ظاہر ہوا ساتھ اسکے کہ مدت قرن کی مختلف ہے ساتھ اختلاف عمرون اہل ہر زمانے کے اور اتفاق
ہے کہ تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس برس تک تہا سو اسیوقت نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ
معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور فلاسفہ نے سر اوٹہائے اور مبتلا ہوئے اہل علم ساتھ کہنے کے قرآن کو
مخلوق اور حالات مین سخت تغیر ہوا اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین مین کمی ہوتی گئی اب تک سو
جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا کہ پہر ان تین زمانون کے بعد جھوٹ بہت ہو جاویگا
یہانتک کہ شامل ہوگیا اقوال اور افعال اور معتقدات کو اور اللہ سے مدد چاہتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ پہر وہ
لوگ بہتر ہین جو صحابہ سے ملے ہوئے ہین تو یہ حدیث تقاضا کرتی ہے کہ اصحاب افضل ہون تابعین سے اور تابعین
افضل ہون تبع تابعین سے لیکن یہ فضیلت بنسبت مجموع کے ہے یا افراد کی اسمین بحث ہے اور جمہور کہتے ہین کہ
یہ فضیلت بنسبت افراد کے ہے یعنی ہر ہر صحابی افضل ہے تابعین سے اور پہلا قول ابن عبدالبر کا ہے یعنی بعضے
اصحاب افضل ہین تابعین سے نہ کل اور وجہ ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ جسنے حضرت صلعم کے ہمراہ جہاد کیا یا آپکی زمانے

مین آپکے حکم سے یا خرچ کی اپنے مال سے کچھ چیز بسبب حضرت صلعم کے نہین برابر ہے اوسکو فضیلت مین بعد اوسکے کوئی ہوا اور ایپر جسکے واسطے یہ بات واقع نہین ہوئی تو اوسمین بحث ہے اور اصل اسمین قول اللہ تعالی کا ہے لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا یعنے نہین برابر تم مین سے جسنے خرچ کیا پہلے فتح کے اور جہاد کیا یہ لوگ افضل ہین درجے مین اون لوگون سے جنہون نے خرچ کیا بعد اوسکے اور جہاد کیا۔ اور ابن عبد البر نے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے کہ میری امت کی مثال مینہ کی مثال ہے نہین معلوم کہ اوسکا اول بہتر ہے یا اخیر اور ایک روایت مین ہے کہ ایک زمانہ آویگا کہ اوسمین عمل کرنے والے کو پچاس آدمی کے برابر ثواب ہوگا کہا گیا کہ برابر پچاس آدمی کے اونمین سے یا ہم مین سے فرمایا کہ تم مین سے اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ صحبت کی فضیلت کی برابر کوئی عمل نہین واسطے دیکھنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایپر جو شخص کہ اتفاق پڑا اوسکو دور کرنے مکروہ چیز کا حضرت صلعم سے اور جلدی کرنیکا طرف آپکی ساتھ ہجرت کے یا مدد کے اور یاد رکھنے شرع کے کا جو سیکھی گئی ہے آپ سے اور پہونچانا اوسکا اپنے پچھلون کو تو پچھلون مین سے کوئی اوسکے برابر نہین اسواسطے کہ نہین کوئی خصلت خصلتون مذکورہ سے مگر کہ واسطے سبقت کرنیوالے کی طرف اوسکی مثل اجر اوس شخص کا ہے جسنے عمل کیا ساتھ اسکے بعد اسکے پس ظاہر ہوئی فضیلت اونکی اور حاصل نزاع کا خالص ہے اوس شخص کے حق مین کہ نہین حاصل ہوا اوسکو مگر محض مشاہدہ پس اگر تطبیق دی جاوے درمیان مختلف حدیثون مذکورہ کے تو ہوگی عمدہ بات علاوہ یہ ہے کہ یہ حدیث کہ ایک عمل کرنیوالے کو پچاس اصحاب کے برابر ثواب ہوگا نہین دلالت کرتی اوپر افضل ہونے غیر اصحاب کے اصحاب پر اسواسطے کہ محض زیادہ ہونا ثواب کا نہین لازم پکڑتا ثبوت فضیلت مطلق کو اور نیز اجر پس سوائے اسکے نہین کہ واقع ہوتا ہے کم و بیش ہونا اوسکا بنسبت اوسکی کہ مانند ہو اوس کو اس عمل مین اور ایپر وہ چیز کہ مراد پائی اوسنے جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا زیادتی فضیلت مشاہدہ کی سے تو اوسکو اوسمین برابر نہین اور ساتھ اسی طریق کے ممکن ہے تاویل پہلی حدیثون کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر تعدیل اہل قرون ثلثہ کے یعنی ان تینون زمانون کے لوگ عادل ہین اگرچہ متفاوت ہین درجے اونکے فضیلت مین اور یہ محمول ہے غالب اور اکثریت پر اسواسطے کہ اصحاب کے بعد تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین ایسے لوگ بھی تھے جنمین صفتین مذکورہ مذمومہ پائی گئین لیکن کم بخلاف اون لوگون کے جو ان تین زمانون کے بعد پیدا ہوئے کہ یہ صفتین اونمین کثرت سے پائی گئین اور مشہور ہوئین اور اس حدیث مین بیان ہے اون لوگون کا جنکی گواہی رد کی جاتی ہے اور وہ لوگ وہ ہین جنمین یہ صفات مذمومہ پائی جاوین اور اسیکی طرف اشارہ ہے ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بہت ہوگا جھوٹ اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر کمی بیشی کے درمیان اصحاب کے (فتح) حدثنا محمد بن كثير انا سفين عن منصور

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ قَالَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں یعنی تبع تابعین پھر ان زمانوں کے بعد وے لوگ آویں گے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی ابراہیم نے کہا اور تھے مارتے ہمکو شہادت اور عہد پر اور ہم چھوٹے تھے **ف** اس حدیث کی شرح شہادات میں گذر چکی ہے

باب مناقب المهاجرين وفضلهم

باب ہے بیان میں مناقب مہاجرین اور فضیلت اونکی کے **ف** مراد ساتھ مہاجرین کے وہ لوگ ہیں جو انصار کے سوا ہیں اور جو مسلمان ہوئے دن فتح کے اور لگتا ہے پس اصحاب اس حیثیت سے تین قسم ہیں اور انصار وہ اوس و خزرج ہیں اور ہم قسم اونکی اور غلام آزاد اونکو (فتح) مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ. ایک اونمیں سے ابوبکر صدیق ہیں عبداللہ بن ابی قحافہ تیمی **ف** جزم کیا ہے بخاری نے ساتھ اسکے کہ صدیق اکبر کا نام عبداللہ ہے اور یہی مشہور ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اسلام سے پہلے اونکا نام عبدالکعبہ تھا اور اونکو لوگ عتیق بھی کہتے تھے اور یہ نام اونکا اس واسطے ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو خبر دی تھی کہ وہ آگ سے آزاد ہیں یا واسطے پیشدستی اونکی طرف اسلام کی اور صدیق اونکا نام اس واسطے ہوا کہ اونہوں نے سب سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور آپکو سچا جانا بعضے کہتے ہیں کہ یہ نام اونکا معراج کی صبح کو رکھا گیا اور طبرانی نے علی مرتضیٰ سے روایت کی ہے کہ قسم کھاتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے ابوبکر کا نام آسمان سے صدیق اوتارا اور ان پر نسب اونکی پس وہ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب جمع ہوتے ہیں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرہ بن کعب میں (فتح) وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاٰيَةَ یعنی اور خدا نے فرمایا کہ زکوٰۃ کا مال واسطے محتاجوں مہاجرین کے ہے **ف** اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اس آیت کے طرف ثبوت فضیلت مہاجرین کے واسطے اوس چیز کے کہ شامل ہے اوسکو آیت اونکی عمدہ صفتوں سے اور اس واسطے کہ خدا نے اونکے لیے صدق کی گواہی دی (فتح) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ الْاٰيَةَ یعنی اور خدا نے فرمایا کہ اگر تم رسول کی مدد نکروگے تو اوسکی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت اوسکو نکالا کافروں نے دو جان سے جب وہ دونوں تھے غار میں **ف** اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اس آیت کے طرف ثبوت فضیلت انصار کی پس تحقیق بجالائے وہ امر کو بیچ مدد کرنے آپکی کے اور تھی مدد اللہ کی واسطے آپکی بیچ حال متوجہ ہونے کے طرف مدینہ کے ساتھ بچا رکھنے آپکے کے مشرکوں کی ایذا سے جو تلاش کو آپکی پیچھے گئے تھے تاکہ پھیریں آپکو اپنے مقصد سے اور نیز اس آیت میں بیان ہے فضیلت ابوبکر صدیق کی اس واسطے کہ وہ تنہا ہیں ساتھ

اس فضیلت کو یعنی اونکو سوائے اور کسی کو یہ فضیلت حاصل نہین اسواسطے کہ وہ اس سفر مین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ رہے اور اپنی جان کو ساتھ اونکو بچایا کما سیاتی اور خدا نے اونکے واسطے گواہی دی کہ وہ اونکے پیغمبر
کے ساتھی ہین (ت) **قالت** عائشة وابو سعید وابن عباس وکان ابو بکر مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی الغار اور کہا عائشہ اور ابو سعید اور ابن عباس نے کہ تھے ابو بکر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
غار مین **ف** یعنی جبکہ نکلے مکے سے طرف مدینہ کی۔ **حدثنا** عبد اللہ بن رجاء ثنا اسرائیل عن ابی اسحق
عن البراء قال اشتری ابو بکر من عازب رحلا بثلاثة عشر درهما فقال ابو بکر لعازب مر
البراء فلیحمل الی رحلی فقال عازب لا حتی تحدثنا کیف صنعت انت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حین خرجتما من مکة والمشرکون یطلبونکم قال ارتحلنا من مکة فاحیینا او سرینا لیلتنا ویومنا
حتی اظهرنا وقام قائم الظهیرة فرمیت ببصری هل اری من ظل فاوی الیه فاذا صخرة اتیتها
فنظرت بقیة ظل لها فسویته ثم فرشت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فیه ثم قلت له اضطجع
یا نبی اللہ فاضطجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم انطلقت انظر ما حولی هل اری من الطلب احدا
فاذا انا براعی غنم یسوق غنمه الی الصخرة یرید منها الذی اردنا فسألته فقلت لمن انت یا غلام قال
لرجل من قریش سماه فعرفته فقلت فهل فی غنمک من لبن قال نعم قلت فهل انت حالب لبنا قال نعم
فامرته فاعتقل شاة من غنمه ثم امرته ان ینفض ضرعها من الغبار ثم امرته ان ینفض کفیه فقال هکذا
ضرب احدی کفیه بالاخری فحلب لی کثبة من لبن وقد جعلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اداوة
علی فمها خرقة فصببت علی اللبن حتی برد اسفله فانطلقت به الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوافقته قد
استیقظ فقلت اشرب یا رسول اللہ فشرب حتی رضیت ثم قلت قد آن الرحیل یا رسول اللہ قال
بلی فارتحلنا والقوم یطلبوننا فلم یدرکنا احد منهم غیر سراقة بن مالک بن جعشم علی فرس له فقلت
هذا الطلب قد لحقنا یا رسول اللہ فقال لا تحزن ان اللہ معنا **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے کہ ابو بکر
صدیق نے عازب سے اونٹ کا پالان تیرہ درہم کو خریدا تو ابو بکر نے عازب سے کہا کہ براء کو حکم کر کہ میرے ساتھ
پالان اوٹھاوے تو عازب نے کہا کہ مین نہین کہونگا یہانتک کہ خبر دو مجکو کہ کسطرح کیا تمنے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جبکہ تم مکے سے نکلے اور مشرکین تمکو تلاش کرتے تھے تو صدیق نے کہا کہ ہمنے مکے سے کوچ کیا تو ہم رات بھر بیدار
رہے یا یون کہا کہ ہم رات دن چلے یہانتک کہ ہم ظہر کے وقت مین داخل ہوئے اور ٹھیک دوپہر ہوئی تو مین نے
نظر کی کہ کیا کوئی سایہ دیکھون کہ اوسمین جگہ کرون تو ناگہان مین نے ایک پتھر دیکھا جسکے پاس مین آیا تو مین نے
دیکھا کہ اوسکے واسطے کچھ سایہ ہے تو مین نے وہ جگہ برابر کی پھر مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اوسمین

پوستین بچھائی پہر مین نے آپ سے کہا کہ یا حضرتؐ لیٹ جایئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے پھر مین چلا
اپنے گرد نظر کرتا کہ کیا کوئی تلاش کرنے والا دیکھتا ہون تو ناگاہ مین نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ اپنی بکریون کو
پتھر کی طرف ہانکتا ہی چاہتا ہے اوس سے جو ہمنے چاہا یعنی چاہتا ہے کہ اوسکے سائے مین آوے سو مین نے اوس سے
پوچھا اور کہا کہ اے غلام تو کسکا ہے کہا اوسنے کہ ایک قریشی مرد کا اوسنے اوسکا نام لیا تو مین نے اوسکو پہچانا سو مین نے
کہا کہ کیا تیری بکریون مین دودھ ہے اوسنے کہا ہان مین نے کہا کہ کیا تجھکو دوہنے کی اجازت ہے کہ ہمارے واسطے دودھ
دوہے اوسنے کہا ہان سو مین نے اوسکو حکم کیا تو اوسنے ایک بکری اپنی رانون مین قابو کی پہر مین نے اوسکو حکم کیا
کہ اوسکے تہنون کو گرد سے جہاڑے پہر اپنے دونون ہاتہ جہاڑے پر اشارہ کیا اسطرح کہ اپنا ہاتہ دوسرے پر مارا تو اوسنے
میرے واسطے بقدر ایک پیالے کے دودھ دوہا اور مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک چھاگل اپنے ساتہ لی
تھی کہ اوسکے منہ پر کپڑا تھا تو مینے دودھ پر پانی ڈالا یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک تو مین اوسکو لیکر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف چلا تو مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موافقت کی اس حال مین کہ آپ بیدار ہوئے تو مین
نے کہا کہ یا حضرتؐ پیجیئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا یہانتک کہ مین راضی ہوا پہر مین نے کہا کہ یا حضرتؐ
تحقیق کوچ کا وقت آیا حضرت صلعم نے فرمایا کیون نہین سو ہمنے کوچ کیا اور قریش کے لوگ ہمکو تلاش کرتے تھے تو
کسی نے اونمین سے ہمکو نہ پایا سوائے سراقہ بن مالک کے کہ اپنے گھوڑے پر سوار تہا تو مین نے کہا کہ یا حضرتؐ یہ تلاش
کرنیوالا ہمکو آملا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غم نہ کر کہ مقرر خدا تعالی ہمارے ساتہ ہے ف یہ جو عازبؓ
نے کہا کہ مین نہین کہونگا یہانتک کہ تم ہمکو خبر دو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باز رہا عازبؓ بہیجنے بیٹے اپنے کے سے ساتہ
ابو بکرؓ کے یہانتک کہ اونسے حدیث بیان کرین اور جو روایت پہلے گذر چکی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے حدیث
بیان کرنے کو کسی شرط پر معلق نہین کیا اسواسطے کہ اوسمین صرف اتنا ہے کہ ابو بکر نے کہا کہ اپنے بیٹے کو بہیج کہ میرے
ساتہ پالان اوٹھا لے چلے تو مین نے اوسکو اوٹھایا اور ممکن ہے تطبیق درمیان دونون کے باین طور کہ عازب نے
صدیق سے اول شرط کر لی تہی اور ابو بکر نے اوسکا سوال قبول کر لیا تہا پہر جب ابو بکر چلنے کو تیار ہوئے تو
عازب نے اونسے وعدے کا پورا کرنا چاہا یعنی بیان کرنا حدیث کا تو صدیق نے اپنا وعدہ پورا کیا اور خطابی نے
کہا کہ استدلال کیا ہے ساتہ اس حدیث کے جو حدیث پڑہانے کی اجرت لینے کو جائز رکہتا ہے اور یہ استدلال باطل ہے
اسواسطے کہ اونہون نے حدیث پڑہانیکو پونجی اور پیشہ ٹہیرایا ہے اور جو ابو بکر اور عازب کے درمیان واقع تہا وہ
تو فقط بنا بر مقتضی عادت کے تہا جو سوداگرون کے درمیان جاری ہے کہ اسباب اوٹھانے کو اپنا آدمی خریدار کے
ساتہ دیتے ہین برابر ہے کہ اسکو اجرت دی یا ندی اور نہین شک ہے اسمین کہ استدلال کرنا ساتہ اسکے اوپر جواز کے
بعید ہے واسطے موقوف ہونے اوسکے کے اسپر کہ اگر عازبؓ نے بیٹے کے بہیجنے سے باز رہتے تو ابو بکر بہی حدیث بیان

کرنے سے باز رہتی اور مہلب نے کہا کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ دودہ پیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بکریون سے اسواسطے کہ تہا یہ معاملہ بیچ وقت کرم کرنیکے آپسمین اور نہین معارض ہی اسکی یہ حدیث کہ نہ دوہے کوئی جانور کسی کا بغیر اوسکے اذن کے اسواسطے کہ واقع ہوا ہے یہ جہگڑے کے زمانے مین یا یہ دوسری حدیث محمول ہے اوپر آجکے لینے کے اور پہلی حدیث مین یہ بات واقع نہین ہوئی بلکہ ابو بکر صدیق نے پہلے چرواہے سے کہا کہ کیا تجکو مالک سے اجازت ہی دوہنے کے واسطے اوسکے جو تیرے پاس وارد ہو تو اوسنے کہا ہان یا جاری ہوئی اوپر عادت مالوفہ کے اوسکی اباحت مین اور اجازت دوہنے کی گذرنیوالے پر اور واسطے مسافر کے تو ہوگا ہر چرواہے کو اذن بیچ اسکے اور داؤدی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسواسطے دودہ پیا کہ آپ مسافر تھے اور مسافر کو پینا جائز ہے جبکہ محتاج ہو خاصکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اس حدیث مین اور بھی کئی فائدے ہین خدمت تابع آزاد کی واسطے متبوع اپنی کی بیداری مین اور دور کرنا اوس ہی مکروہ چیز وقت سونے اوسکے کے اور شدت محبت ابو بکر کی ساتہہ حضرت صلعم کے اور ادب اونکی ساتہہ آپکے اور مقدم کرنے اونکے کے اپنی جان پر اور اسمین ادب ہی کہانے اور پینے کا اور مستحب پاک صاف کرنیکا واسطے اوس چیز کے کہ کہائی جاوے اور اسمین ساتہہ لینا اسباب سفر کا ہے مانند چہاگل اور دسترخوان کے اور یہ توکل کی منافی نہین اور باقی شرح اسکی ہجرت مین آویگی (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا **ترجمہ**۔ ابو بکر صدیق سے روایت ہی کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور ہم غار مین تھے کہ اگر کوئی اُن مین سے اپنے پاؤن کے تلے نظر کرے تو ہمکو دیکہہ لے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر کیا گمان ہی تیرا ساتہہ ان دو شخصون کے کہ اونکا تیسرا اللہ ہی **ف** اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ مین نے اپنا سر اوٹہایا تو ناگہان مین نے مشرکین کے پاؤن دیکہے اور ایک روایت مین ہی کہ آئے مشرکین اوس پہاڑ پر جسمین غار تھی جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہانتک کہ اوسپر چڑہے اور ابو بکر نے اونکی آواز سنی تو اونکو نہایت خوف پیدا ہوا تو اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غم نکر بے شک اللہ ہی ساتہہ ہمارے اور حضرت صلعم نے دعا کی تو اوسپر تسکین اوتری اور یہ جو کہا کہ تیسرا اونکا اللہ ہی یعنی اونکا مددگار اور ناصر ہے نہین تو اللہ تیسرا ہے ہر دو کا ساتہہ علم اپنے کے اور اس حدیث مین فضیلت ظاہر ہے واسطے ابو بکر کے اور اسمین ہی کہ غار کا دروازہ پست تہا پس تحقیق واقدی کے سیر مین واقع ہوا کہ ایک آدمی اپنا ستر کہولکر پیشاب کرنے لگا تو ابو بکر نے کہا کہ یا حضرت اسنے ہمکو دیکہہ لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہمکو دیکہتا تو اپنا ستر نہ کہولتا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُّوا الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ **باب** ہے اس بیان مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد کی طرف سے سب دروازے بند کرد و مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے کہا ہے اوسکو ابن عباس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** موصول کیا ہے اسکو بخاری نے نماز مین ساتھ اس لفظ کے سدوا عنی کل خوخۃ اور شاید یہ روایت بالمعنی ہے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا فُلَيْحٌ ثَنِيْ سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ فَبَكٰى أَبُوْ بَكْرٍ فَتَعَجَّبْنَا لِبُكَائِهٖ أَنْ يُّخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ أَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِيْ بَكْرٍ۔ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون پر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ مقرر خدا نے مختار کیا ہے اپنے بندے کو دنیا اور آخرت مین تو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا تو ابوبکر رونے لگے تو ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے یہ کہ خبر دیتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے سے کہ اختیار دیا گیا یعنی اور ابوبکر روتے ہین پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مختار تھے اور حضرت صلعم نے اپنی موت کی خبر دی تھی اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ تر عالم تھے وہ اس رمز کو سمجھ گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھپر بڑا احسان کرنیوالا ساتھ دینے مین اور اپنے مال خرچ کرنے مین ابوبکر ہے اور اگر مین اپنے رب کے سوائے کسی آدمی کو جانی اور خالص دوست ٹھیراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اور اوسکے درمیان ہے مسجد کی طرف سے سب دروازے بند کر دیے جاوین مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے **ف** مسجد کے صحن سے لگے لوگو صحاب کے دروازے تھے **ف** عائشہ سے روایت ہے کہ ابوبکر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس ہزار درہم خرچ کیا ہے اور یہ جو کہا کہ لیکن اسلام کی برادری ہمارے اور اوسکے درمیان ہے تو نہین وار دہوتا اسپر مشترک ہونا تمام اصحاب کا بیچ اس فضیلت کے اسواسطے کہ راجح ہونا ابوبکر کا پہچانا گیا ہے اسکے غیر سے اور برادری اسلام کی اور محبت اوسکی جدا جدا ہے مسلمانون مین بیچ مدد کرنے دین کے اور بلند کرنے کلمے حق کے اور تحصیل کثرت ثواب کے اور واسطے ابوبکر کے اسکا اکثر حصہ ہے اور خطابی اور ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث مین خصوصیت ظاہر ہے واسطے ابوبکر کے اور اسمین اشارہ قوی ہے طرف مستحق ہونے ابوبکر کے واسطے خلافت کے اور خاصکر ثابت ہوچکا ہے کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر زندگی مین تہا اوسوقت مین کہ حکم کیا اونکو اوسمین کہ نہ امامت کرے اونکی مگر ابوبکر اور تحقیق دعوی کیا ہے بعضون نے کہ اوساتھ دروازے کے خلافت ہے اور

اوسکے بند کرنیکے حکم سے مراد اوسکا چاہنا ہے تو گویا کہ کہا کہ نہ چاہے کوئی اور نہ طلب کرے خلافت کو مگر ابوبکر پس تحقیق نہین حرج واسطے اونکو اوسکو طلب کرنے مین اور اوسکی طرف میل کی ہے ابن حبان نے پس کہا اوسنے بعد روایت کرنے اس حدیث کی کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ وہ خلیفہ ہین بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تعاقب کیا ہے محب طبری نے ابن حبان کی کلام کا سو کہا کہ ذکر کیا ہے عمر بن شبہ نے اخبار مدینہ مین کہ ابوبکر کا گھر جسکے دروازے کے کہلا رکھنے کا حکم فرمایا تہا وہ مسجد سے ملا ہوا تہا اور ہمیشہ ابوبکر کے ہاتہ مین رہا یہانتک کہ اوسکو حفصہ کے ہاتہ بیچ ڈالا تنبیہ ایک روایت مین ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہ بند کرنے دروازون کے مگر دروازے علی رض کے اور تطبیق یہ ہے کہ امر ساتہ بند کرنے دروازون کے واقع ہوا ہے دو بار پس پہلی بار مین مستثنیٰ کیا علی رض کو اور دوسری بار مین مستثنیٰ کیا ابوبکر کو لیکن نہین تمام ہوتی یہ تطبیق مگر ساتہ اسکے کہ حمل کیا جاوے علی مرتضیٰ کے قصے کو اوپر دروازے حقیقی کے اور ابوبکر کے قصے کو اوپر دروازے مجازی کے یعنی طاقی کے اور گویا کہ جب اونکو حکم ہوا ساتہ بند کرنے دروازون کے تو اونہون نے دروازون کو بند کر دیا اور طاقیان نکالین تاکہ اونسے مسجد مین جلدی داخل ہون پس حکم کئے گئے ساتہ بند کرنے اونکے اور ساتہ اسی طریق کے تطبیق دی ہے طحاوی نے پس کہا کہ ابوبکر کے گہر کا دروازہ مسجد سے باہر تھا اور طاقی مسجد کی اندر تہی اور علی مرتضیٰ کے گہر کا دروازہ نہ تہا مگر اندر مسجد کے یعنے تو اونکا دروازہ کہلا رہا جیسا کہ ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حلال کسی کو کہ جنابت کی حالت مین اس مسجد سے گذرے سوائے میرے او تیرے یعنی علی رض کے اور باب کی حدیث مین فضیلت ظاہر ہے واسطے ابی بکر صدیق کے اور یہ کہ وہ لائق تھے اوسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنا جانی دوست ٹھہراوین اگر مانع نہوتا اور اس سے پکڑا جاتا ہے کہ واسطے خلیل کے ایک صفت ہے خاص تقاضا کرتی ہے عدم مشارکت کو بیچ اوسکے اور یہ کہ مسجدین نگاہ رکھی جاوین اونمین راہ پانے سے بغیر ضرورت مہمہ کے اور اشارہ کرنا ساتہ علم خاص کے سوائے تصریح کے اور اسمین اختیار کرنا آخرت کا دنیا پر اور اسمین شکر محسن کا ہے اور اوسکی ثنا کرنی اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہا کرتے تھے کہ سب لوگون سے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور پہر اونکے بعد ابوبکر صدیق ہین پہر عمر ہین اور علی کو تین چیزین ملی ہین کہ اونمین سے ایک کا ہونا بہتر ہے مجکو سرخ اونٹ سے ایک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنی بیٹی نکاح کر دی اور اونکے گہرا ن سے اولاد ہوئی اور بند کئے گئے سب دروازے مسجد کے طرف سے مگر دروازہ علی کا مسجد کے اندر رہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو خیبر کے دن جہنڈا دیا اور ایک روایت مین ہے کہ راوی کہتا ہے کہ مین نے ابن عمر سے کہا کہ خبر دو مجکو علی اور عثمان سے پس ذکر کی حدیث اور اوسمین ہے کہ اسپر علی پس نہ پوچہ حال اونکا کسی سے اور نظر کر طرف درجے اونکے کہ پاس حضرت صلعم

کے کہ مسجد کیطرف سے سب دروازے بند کر دیئے گئے مگر دروازہ علیؓ کا کہلا رہا (فتح) **بَابُ** فَضْلِ اَبِیْ بَکْرٍ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ **باب** ہے بیان مین فضیلت ابوبکر صدیق رضہ کی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم **کے ف** یعنی بیچ درجہ فضیلت کے اور نہین مراد بعدیت زمانے اسواسطے کہ فضیلت ابوبکر کی ثابت تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین جیسے کہ دلالت کرتی ہے اوسپر حدیث باب کی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثَنَا سُلَیْمٰنُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نُخَیِّرُ بَیْنَ النَّاسِ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنُخَیِّرُ اَبَا بَکْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم بہتر کہتے ایک کو دوسرے سے درمیان لوگون کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین یعنی کہتے تھے کہ فلانا بہتر ہے فلانے سے الخ سو ہم بہتر جانتے تھے ابوبکر کو یعنی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر عمر بن خطاب کو پھر عثمان بن عفانؓ کو **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ ہم ابوبکرؓ کے ساتھ کسی کو برابر نہ کرتے تھے پھر عمرؓ کے پھر عثمانؓ کے پھر ہم اونکے بعد اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے ایک کو دوسرے سے بہتر نہ کہتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ تھے ہم کہتے اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے کہ سب امت سے افضل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین پھر اونکے بعد ابوبکر پھر عمر پھر عثمان اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سنتے تھے اور اوسپر انکار نہ کرتے تھے اور اس حدیث مین تقدیم عثمانؓ کی ہے بعد ابوبکر اور عمر کے جیسا کہ وہ مشہور ہے نزدیک جمہور اہل سنت کے اور بعضے سلف کا یہ مذہب ہے کہ علی مرتضی مقدم ہین عثمان پر اور ساتھ اسکے قائل ہے سفیان ثوری اور بعضے کہتے ہین کہ اونسے اوس سے رجوع کیا ہے اور نیز قائل ہے ساتھ اسکے ابن خزیمہ اور ایک گروہ پہلے اوسکے اور بعد اوسکے اور بعضے کہتے ہین کہ نہین تفضیل دیتے ہم ایک کو دوسرے پر یہ قول مالک کا ہے مدونہ مین اور تابع ہوئی ہے اوسکی ایک جماعت اونمین سے یحیی بن قطان ہے اور متاخرین سے ابن حزم ہے اور حدیث باب کی حجت ہے واسطے جمہور کے اور طعن کیا ہے اسمین ابن عبد البر نے اور مسند کیا ہے اوسکو طرف ہارون بن اسحاق کے کہ کہا اونسے کہ مین نے یحیی بن معین سے سنا کہتا تھا کہ جو کہے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور پہچانے واسطے علی کے سابق ہونا اور فضیلت اوسکی تو وہ صاحب سنت کا ہے مین نے کہا کہ بعضے کہتے ہین کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان پھر چپ رہتے ہین تو یحیی نے اونکے حق مین بہت سخت کلام کیا اور تعاقب کیا گیا ہے باین طور کہ ابن معین نے انکار کیا ہے رای قوم کا اور وہ عثمانیہ ہین جو عثمان کے حق مین زیادتی کرتے ہین اور ناقص جانتے ہین علی کو اور نہین شک ہے اسمین کہ جو قصار کرے اسپر اور علی کی فضیلت نہ پہچانے تو وہ مذموم ہے اور نیز ابن البر نے دعوی کیا ہے کہ یہ حدیث خلاف قول اہل سنت کے ہے کہ علی مرتضی افضل ہین سب لوگون سے بعد تینون اصحاب کے پس تحقیق اہل سنت نے اجماع کیا ہے اسپر کہ علی افضل ہین سب خلق سے بعد تینون کے اور دلالت کی اجماع نے کہ ابن عمر کی حدیث غلط ہے اگرچہ اوسکی سند اس تک صحیح ہے اور نیز

تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ نہین لازم آتا اونکی چپ رہنے سے اسوقت تفضیل اوسکی سے عدم تفضیل اُسکی ہمیشہ اور بایں طور کہ اجماع مذکور سوائے اسکے نہین کہ پیدا ہوا ہے بعد اوس بات کے کہ قید کیا ہے اوسکو ابن عمر نے پس اوسکی حدیث غلط نہ ہوگی اور جو مین گمان کرتا ہون یہ ہے کہ ابن عبد البر نے تو صرف اوس زیادتی کا انکار کیا ہے کہ پھر ہم عثمان کے بعد سب اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے یعنی ایک کو دوسرے سے افضل نہین جانتے تھے اور باوجود اسکے پس نہین لازم آتا ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینے اونکو سے اسوقت کہ اونکو علی کی غیرون پر فضل ہونے کا اعتقاد بھی نہ ہو اور تحقیق اقرار کیا ہے ابن عمر نے ساتھ مقدم کرنے علی کے اوسکے غیرون پر جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے اور تحقیق وارد ہو چکی ہے ابن عمر کی ایک روایت مین قید خیریت مذکورہ کی اور فضیلت کی ساتھ اوس چیز کے کہ متعلق ہے ساتھ خلافت کی جیسا کہ ابن عساکر نے روایت کی ہے اور ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ افضل اصحاب مین وہ ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین شہید ہوا اور معین کیا ہے بعضون نے اونمین سے جعفر بن ابی طالب کو اور بعضے کہتے ہین کہ افضل سب اصحاب مین عباس ہین اور اوس قول سے انکار کیا گیا ہے اوسکا قائل اہلسنت سے نہین اور نہ مسلمانون سے اور بعضے کہتے ہین کہ افضل اونمین عمر ہے مطلق واسطے استدلال کرنیکے ساتھ حدیث آیندہ کے خواب کے بیان مین کہ ابو بکر نے ڈول کھینچا اور اوسکو کھینچنے مین سستی تھی اور یہ استدلال واہی ہے اور نقل کیا ہے بیہقی نے شافعی سے کہ اجماع کیا ہے اصحاب نے اور تابعین نے اوپر فضیلت ابو بکر کے پھر عمر کے پھر عثمان کے پھر علی کے (فتح) **بَابُ** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا قَالَهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ باب ہے بیچ بیان اس کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین کسی کو اپنا جانی دوست ٹھہراتا کہا ہے اسکو ابو سعید نے **حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا وُهَيْبٌ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّلٰكِنْ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت سے کسی کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست ٹھہراتا لیکن میرا بھائی اور ساتھی ہے **ف** تحقیق وارد ہوئی ہین یہ حدیثین بیچ نفی خلت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حضرت صلعم نے آدمیون مین سے کسی کو اپنا جانی نہین ٹھہرایا اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا جانی دوست ابو بکر ہے اور یہ معارض ہے باب کی حدیث کے پس اگر حدیث ثابت ہو تو تطبیق یہ ہے کہ جب حضرت صلعم اس بات سے بری ہوئے واسطے تواضع اپنی رب کے اور تعظیم اوسکی کے تو پھر خدا نے اونکو اسکی اجازت دی اسواسطے کہ اسکی طرف اونکا شوق دیکھا اور واسطے اکرام ابو بکر کے (فتح) **حَدَّثَنَا** مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ وَّمُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ **ترجمہ** ایوب سے بسند سابق

ہے اور فرمایا کہ اگر مین کسی کو جانی دوست ٹھہراتا تو البتہ ابوبکر ہی کو جانی دوست ٹھہراتا ولیکن برادری اسلام کی افضل ہے ف اور اسمین اشکال ہے اسواسطے کہ خلت افضل ہے اسلام کی برادری سے اسواسطے کہ وہ لازم پکڑتی ہے اسکو اور زیادتی کو پس بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ دوستی اسلام کیساتھ حضرت صلعم کے افضل ہے دوستی اوسکی سے ساتھ غیر اوسکے کے اور بعضے کہتے ہین کہ افضل ساتھ معنی فاضل کے ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ مودت اور خلت اور محبت اور صداقت سب کی ایک ہی معنی ہین یا فرق ہے اہل لغت نے کہا کہ خلت کے معنے صداقت اور مودت ہین اور کہتے ہین کہ خلت کا رتبہ بلند ہے اور یہی ہے وہ بات جسکے ساتھ باب کی حدیث مشعر ہے اور اسیطرح قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اگر مین خدا کے سوائے کسی کو جانی دوست ٹھہراتا پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ اسکے کہ آدمیون مین سے کوئی حضرت صلعم کا خلیل نہ تھا اور تحقیق ثابت ہو چکی ہے آپکی محبت واسطے ایک جماعت اصحاب کی مانند ابوبکر اور عائشہ اور فاطمہ اور حسنین وغیرہم کے اور اگر کوئی کہے کہ خدا نے ابراہیم کو خلیل کیا ہے اور محمد کو محبوب تو محبت کا درجہ خلت سے اونچا ہوگا تو جواب یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے دونون امر ثابت ہین پس ہوگا راجح ہونا حضرت صلعم کا دو جہتون سے بعض اہل لغت نے کہا کہ خلیل وہ ہے جسکے دل مین اسکے سوا کسی چیز کی گنجایش نہو اور بعض نے کہا خلیل خلّۃ سے مشتق ہے جسکے معنے

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ لکھا اہل کوفہ نے طرف ابن زبیر کے دادا کی باب مین کہ اوسکا کیا حصہ ہے تو ابن زبیر نے کہا کہ اُسپر جسکے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین کسی کو اس امت سے جانی دوست ٹھہراتا تو البتہ اوس کو ٹھہراتا اوسنے دادا کو بجائے باپ کے اوتارا ہے یعنے ابوبکر نے دادا کو بجای باپ کے ٹھہرایا ہے سو جو حصہ باپ کو ملتا ہے سو اوسکو ملیگا ف اسکی شرح فرائض مین آویگی

باب حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو حضرت صلعم نے اوسکو حکم کیا کہ میرے پاس پھر آئیو اوس عورت نے کہا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر مین آؤن اور آپکو نہ پاؤن یعنی اگر آپ وفات پا گئے ہون تو پھر مین کسکو پاس آؤن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو مجکو نہ پاوے تو ابوبکر صدیق کے پاس آئیو ف اور ایک روایت مین عصمہ بن مالک سے آیا ہے کہ ہمنے کہا کہ یا حضرت

ہم آپکے بعد اپنے مال کا صدقہ کسکو دیا کرین فرمایا ابوبکرؓ کو اور یہ حدیث اگر ثابت ہو تو صریح تر ہے باب
کی حدیث مین اشارہ اسطرف اسکی کہ ابوبکرؓ خلیفہ ہین بعد آپ کے لیکن اوسکی سند ضعیف ہے اور سہیل سے روایت
ہے کہ ایک گنوار نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو اوسنے کہا کہ اگر آپکا انتقال ہو جاوے تو ہمارا حاکم
کون ہوگا تو فرمایا کہ ابوبکر اوسنے کہا کہ پھر اوسکے بعد کون فرمایا عمر روایت کی ہے یہ حدیث طبرانی نے اور اس
حدیث مین ہے کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ ہو لازم ہے اوسپر پورا کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وعدون کا اور اسمین رد ہے شیعہ پر اونکے گمان مین کہ حضرتؐ نے نص کی اوپر خلیفہ بنانے علی مرتضیٰ کے اور
عباسؓ کے اور اسکی بحث احکام مین آویگی (فتح) **حدثنا** احمد بن ابی الطیب ثنا اسمٰعیل بن مجالد
ثنا بیان بن بشر عن وبرة بن عبد الرحمٰن عن همام قال سمعت عمارا يقول رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم وما معه الا خمسة اعبد وامرأتان وابو بكر **ترجمہ** ہمام سے روایت ہے کہ مین نے عمار صحابی
رضی اللہ سے سنا فرماتے تھے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یعنی ابتدا اسلام مین اور نہ تھے ساتھ آپکے
مگر پانچ غلام اور دو عورتین اور ایک ابوبکر صدیق یعنی جب مین مسلمان ہوا اوسوقت ابھی صرف یہی چند آدمی
مسلمان ہوئے تھے ف وہ پانچ غلام یہ تھے بلال اور زید بن حارثہ اور عامر بن فہیرہ اور ابو فکیہہ اور شقران
اور دونون عورتین یہ تھین خدیجۃ الکبریٰ ام ایمن اور اس حدیث مین ہے کہ ابوبکر صدیق سب آزاد مردون سے پہلے
مسلمان ہوئے ہین لیکن مراد عمار کی ساتھ اسکے وہ شخص ہے جسکا اسلام ظاہر ہوا انہین تو اوسوقت ایک اور گروہ
بھی تھا جو مسلمان ہو چکے تھے لیکن اونہون نے اپنا اسلام اپنی برادری سے چھپایا ہوا تھا (فتح) **حدثنا**
هشام بن عمار ثنا صدقة بن خالد ثنا زيد بن واقد عن بسر بن عبيد الله عن عائذ الله ابي ادريس
عن ابي الدرداء قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ اقبل ابو بكر اخذا بطرف ثوبه حتى
ابدى عن ركبتيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اما صاحبكم فقد غامر فسلم فقال اني كان بيني
وبين ابن الخطاب شيء فاسرعت اليه ثم ندمت فسألته ان يغفر لي فأبى علي فاقبلت اليك
فقال يغفر الله لك يا ابا بكر ثلثا ثم ان عمر ندم فاتى منزل ابي بكر فسأل اثم ابو بكر قالوا لا فاتى النبي
صلى الله عليه وسلم فجعل وجه النبي صلى الله عليه وسلم يتمعر حتى اشفق ابو بكر فجثا على ركبتيه فقال
يا رسول الله والله انا كنت اظلم مرتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله بعثني اليكم فقلتم
كذبت وقال ابو بكر صدق وواساني بنفسه وماله فهل انتم تاركوا لي صاحبي مرتين فما اوذي
بعدها **ترجمہ** ابو الدردا سے روایت ہے کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگہان ابوبکرؓ
سامنے سے آئے اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے تھے یہانتک کہ اپنے دونون زانو کھولے ہین تو حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری صاحب نے توکسی سے جھگڑا کیا ہے سو ابوبکر نے سلام کیا اور کہا کہ مقرر میرے
اور ابن خطاب کے درمیان کچہ جھگڑا تھا تو مین نے اوسکی ایذا مین جلدی کی پھر مین نادم ہوا تو مین نے اوس سے
سوال کیا کہ مجکو قصور معاف کریں تو اوسنے معاف کرنے سے انکار کیا تو مین آپکے پاس آیا ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ای ابوبکر تمکو خدا بخشے یہ آپنے تین بار فرمایا پھر عمر نادم ہوئے تو ابوبکر کے گھر آئے تو پوچھا
کہ کیا یہان ابوبکر ہی گھر والون نے کہا کہ نہین پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا یعنی عمر فاروق پر غصے ہوئے یہانتک کہ ابوبکر ڈر گیا اور دو زانو ہوکر بیٹھے پس
کہا کہ یا حضرت مقرر مین نے دو بار ظلم کیا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مجکو
تمہاری طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہی اور ابوبکر نے کہا کہ سچا نبی ہی اور اوسنے میرے ساتھ
اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم میرے ساتھی کو میری خاطر سے چھوڑ دوگے یعنی کسی طرح کا اوسکو رنج
نہ پہونچاؤ سو اس قصے کے بعد کسی نے اونکو تکلیف نہ دی **ف** اور اس حدیث مین اور بھی کئی فائدے
ہین فضیلت ابوبکر کی تمام اصحاب پر اور یہ کہ نہین لائق ہے فاضل کو یہ کہ آپ سے افضل کے ساتھ غصے ہووے اور یہ کہ
جائز ہے مدح کرنی مرد کی اوسکے روبرو اور محل اوسکا وہ ہی جبکہ فتنے اور خود پسندی سے امن ہو اور اسمین بیان ہی
اوس چیز کا کہ پیدا ہوا ہے آدمی بشریت سے یہانتک کہ باعث ہو اوسکو غضب اوپر اختیار کرنے خلاف اولی
کی لیکن جو دین مین فاضل ہو وہ جلدی کرتا ہے رجوع مین طرف اولی کے اور اسمین بیان ہی اسکا کہ پیغمبر کا
غیر اگرچہ فضیلت مین نہایت درجہ کو پہونچے نہین ہی معصوم گناہ سے اور اسمین استحباب سوال استغفار کا ہے
اور معاف کرنا کا مظلوم سے اور یہ کہ جو اپنے ساتھی پر غصے ہو تو منسوب کرے اوسکو اوسکے باپ کیطرف یا دادا کی
طرف اور یہ کہ گناہ عورت نہین (فتح) **حدثنا** معلی بن اسد ثنا عبد العزیز بن المختار ثنا خالد
الحذاء عن ابی عثمان ثنی عمرو بن العاص ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعثہ علی جیش ذات السلاسل
فاتیتہ فقلت ای الناس احب الیک قال عائشۃ فقلت من الرجال قال ابوھا قال فقلت ثم من قال ثم عمر
ابن الخطاب فعد رجالا **ترجمہ** عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ بھیجا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر
لشکر جنگ ذات سلاسل کے سو مین آپکے پاس آیا تو مین نے کہا کہ سب لوگون مین کون آپکے نزدیک زیادہ تر پیارا ہی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ مین نے کہا کہ مردون سے فرمایا کہ اوسکا باپ مین نے کہا کہ پھر کون فرمایا عمر بن
خطاب پس گنا کئی مردون کو **ف** اور ایک مین اتنا زیادہ ہی کہ پھر ابو عبیدہ بن جراح پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم چپ رہی اور نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ ابوبکر نے حضرت صلعم سے اندر آنے کی اجازت چاہی اور عائشہ
کی آواز بلند سنی اور وہ کہتی تہین کہ البتہ مین نے معلوم کیا ہے کہ علی آپکے نزدیک میری باپ سے زیادہ تر پیارے ہین

تو علی مرتضیٰ بھی اونمین داخل ہونگے جسکو عمرو نے مبہم رکھا ہے اور یہ حدیث اگرچہ ظاہر مین عمرو کی حدیث سے معارض ہے لیکن عمرو بن عاص کی حدیث کو ترجیح ہے اسواسطے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل سے ہے اور یہ حضرت صلعم کی تقریر سے ہے اور ممکن ہے تطبیق ساتھ اختلاف جہت محبت کے پس ہوگی ابوبکرؓ کے حق مین بنابر عموم اوسکی برخلاف علی کے اور صحیح ہوگا اسوقت داخل ہونا اوسکا اوس شخص مین کہ مبہم رکھا ہے اوسکو عمرو نے اور معاذ اللہ یہ کہ کہو جیسا کہ رافضی لوگ کہتے ہین کہ یہ ابہام عمرو کا ہے اوس چیز مین کہ روایت کی اسواسطے کہ اوسکو اور علی مرتضیٰ کے درمیان کچھ چیز تھی یعنے عمرو نے عداوت سے علی کا نام نہین لیا (فتح) حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّيْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِذٰلِكَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بکریون مین تھا تو اوسپر ایک بھیڑیا دوڑا تو اونمین سے ایک بکری لیگیا تو چرانیوالے نے اوسکو تلاش کیا تو بھیڑیے نے اوسکی طرف مڑکر دیکھا سو کہا کہ کون ہے بکری کو بچاویگا سبع کے دن جسدن کہ اوسکا کوئی چرانیوالا میرے سوا نہوگا اور جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادی ہوئی تو بیل نے اوسکی طرف مڑکر دیکھا تو اوس سے کلام کیا سو کہا کہ مین اس بوجھ لادنے کیواسطے پیدا نہین ہوا لیکن مین تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بے شبہ اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکر اور عمر بھی سچ جانتے ہین **ف** یہ جو کہا کہ دن سبع کے تو اسکے معنے یہ ہین کہ کون بچاویگا اونکو جسدن اونمین شیر جا پڑے گا پس تو اوس سے بھاگ جاویگا تو بقدر حاجت کہ اوس سے پکڑ لیگا اور مین پیچھے رہونگا اوسوقت میرے سوا اوکوئی اوسکا چرانے والا نہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ ہوگا وقت مشغول ہونے کے ساتھ فتنے کے تو اوسوقت کوئی بکریون کا چرانے والا نہوگا پس اوچک لینگے اونکو درندے پس ہوگا بھیڑیا مانند چرانے والے کے واسطے اونکے واسطے تنہا ہونے اوسکے کے ساتھ اونکے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایک جگہ کا نام ہے جسمین قیامت قائم ہوگی اور ایک روایت مین ہے کہ دن قیامت کے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ بھیڑیا اسوقت نہوگا چرواہا واسطے بکریون کے اور نہین ہے کوئی تعلق واسطے اوسکی ساتھ اونکی اور بعضے کہتے ہین کہ نام ہے عید کے دن کا کہ جاہلیت مین اونکی واسطے تھا مشغول ہوتے تھے اوسمین ساتھ کھیل اور تماشے کے پس غافل ہوگا چرواہا اپنی

بکریوں سے پس قادر ہوگا بھیڑیا بکریوں پر اور یہ جو کہا کہ میرے سوائے انکا کوئی چرواہا نہ ہوگا تو یہ واسطے تنبیہ کے ہے اونپر قادر ہونے مین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یوم سبع سے دن شدت کا ہے اور تحقیق واقع ہوا ہے کلام بھیڑیے کا واسطے بعض اصحاب کے پس روایت کی ہے ابونعیم نے دلائل مین اہبان بن اوس سے کہ مین اپنی بکریوں مین تہا تو بھیڑیا ایک بکری پر دوڑا تو مین نے اوسکو ڈانٹا تو بھیڑیا اپنے دُم پر بیٹھا اور مجھ سے کلام کرنے لگا اور کہنے لگا کہ کون بچاویگا انکو جس دن تو مشغول ہوگا ساتھہ اور کام کے اونسے منع کرتا ہے تو مجھ سے روزی میری جو مجھکو اللہ نے دی تو مین نے اپنے ہاتھ سے تالی ماری اور نیچے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہین دیکھی مین نے کوئی چیز عجیب تر اس سے تو بھیڑیے نے کہا کہ عجب تر اس سے یہ ہے کہ یہ رسول اللہ ہین کھجور کے درختوں کے درمیان خدا کی طرف بلاتے ہین پھر اہبان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکو خبر دی اور مسلمان ہوا پس احتمال ہے کہ جب اہبان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو اوسوقت ابوبکر اور عمر دونوں حاضر تھے پھر خبر دینے کے وقت اونکو اپنے ساتھہ شامل کیا اور احتمال ہے کہ شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکو ایمان کے صدق کا غلبہ اور قوی ہونا یقین کا معلوم ہوچکا تہا اسواسطے تصدیق مین اونکو اپنے ساتھہ شامل کیا اور یہ لائق تر ہے ساتھہ داخل ہونے کے اونکے مناقب مین اور اس حدیث مین جواز تعجب کا ہے خوارق عادت سے اور متفاوت ہونا آدمیوں کا معارف مین (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تہا تو مین نے اپنے تئین دیکھا ایک کوئین پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہے سو مین نے اوس ڈول سے پانی کہینچا جتنا خدا نے چاہا پہر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبرؓ نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کہینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو معاف کریگا پہر وہ ڈول چرسا ہوگیا پہر اوسکو ابن خطاب نے لیا سو مین نے آدمیوں سے ایسا عجیب بڑا زور آور آدمی کسی کو نہین دیکھا جو عمر کیطرح پانی کہینچتا ہو یہانتک اونسے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹوں کو پانی سے آسودہ کرکے اونکو بیٹھنے کی جگہ بٹھلایا ف اسکی شرح تعبیر مین آویگی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ

تصنع ذلک خیلاء قال موسی قلت لسالم اذکر عبد اللہ من جر ازارہ قال لم اسمعہ ذکر الا ثوبہ
ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا کپڑا گھسیٹے تکبر سے یعنی اوسکو ٹخنے سی نیچے چھوڑے خدا اوسکو قیامت کو دن نہین دیکھیگا تو صدیق اکبرؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ میرے کپڑے کی ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہے مگر یہ کہ مین اوسکی خبرگیری کرون تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوسکو غرور کی راہ سی نہین کرتا یعنی تیری ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سی نہین ف اسکی شرح لباس مین آویگی اور اسمین فضیلت ظاہر ہے واسطے ابوبکرؓ کے واسطے حرص کرنے اوسکے دین پر اور واسطے گواہی دینے حضرت صلعم واسطے اسکے اس چیز کے کہ کراہت کی منافی ہی (فتح) حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزھری اخبرنی حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من انفق زوجین من شیء من الاشیاء فی سبیل اللہ دعی من ابواب یعنی الجنۃ یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان من اھل الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الصیام باب الریان فقال ابوبکر ما علی ھذا الذی یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ وقال ھل یدعی منھا کلھا احد یا رسول اللہ فقال نعم وارجو ان تکون منھم یا ابا بکر ترجمہ ابوہریرہؓ سی روایت ہی کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی چیز کا جوڑا دیگا خدا کی راہ مین وہ بہشت کی سب دروازون سی بلایا جاویگا کہین گے ای بندی اللہ کے یہ دروازہ بہتر ہے سو جو نمازیون سی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو غازیون سی ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو خیرات کرنے والون سی ہوگا وہ خیرات کی دروازے سے بلایا جاویگا اور جو روزہ دارون سی ہوگا وہ باب الریان سے بلایا جاویگا تو صدیق اکبرؓ نے کہا کہ نہین اس شخص پر جو ان دروازون سی بلایا جاوی کوئی ضرورت یعنی مقصود صرف بہشت مین داخل ہونا ہے وہ ہر صورت مین حاصل ہی خواہ کسی دروازے سے آوی اور کہا کہ یا حضرتؐ بھلا کوئی سب دروازون سی بھی بلایا جاویگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان اور البتہ مجھکو امید ہے کہ تو انہین لوگون مین سی ہوگا جو بہشت کی سب دروازون سی بلائے جاوینگے ای ابابکرؓ ف یہ جو کہا کہ خدا کی راہ مین تو مراد یہ ہے کہ بیچ طلب ثواب اللہ کو اور وہ عام تر ہے جہاد وغیرہ عبادات سی اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ ہر عامل بلایا جاویگا اس عمل کے دروازے سے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ بلاوینگے اوس کو چوکیدار بہشت کی سب چوکیدار بہشت کی دروازون کی کہین گے آ ای میان فلانے اودھر آئیے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ بہشت کی دروازی آٹھ ہین اور باقی رہا ارکان سی حج اور اوسکی واسطے بھی بلا شک ایک

دروازہ ہے اور اسپر تین دروازے باقی سو اونمین سے ایک اون لوگون کے واسطے ہے جو غصہ کہا جاتے ہین اور لوگون سے معاف کرتے ہین اور اونمین سے ایک دروازہ متوکلون کا ہے اوسمین سے وہ لوگ داخل ہونگے جنپر کچھ حساب اور عقاب نہین اور اسپر تیسرا یہ احتمال ہے کہ باب الذکر ہو یا باب العلم ہو اور احتمال ہے کہ مراد دروازون سے اس حدیث مین وہ دروازے ہون جو بہشت کے اصلی دروازون سے اندر ہون یعنی جیسے کہ کوٹھریون کے دروازے دالان کے دروازے سے اندر ہوتے ہین اسواسطے کہ نیک عمل زیادہ ہین گنتی مین آٹھ سے اور اس حدیث مین اشعار ہے کہ جو لوگ سب دروازون سے بلائے جاوینگے وہ نہایت قلیل اور تھوڑے ہین اور اس حدیث مین اشارت ہے طرف اسکی کہ مراد عملون مذکورہ سے عمل نفل ہین نہ عمل واجب اسواسطے کہ ویسے لوگ بہت کثرت سے ہین جنمین کل واجبات کا عمل جمع ہوتا ہے بخلاف نفلی عملون کے کہ بہت کم ہین ایسے شخص جنکو سب قسم کے نفلی عملون کے ساتھ عمل حاصل ہو پھر جسمین یہ سب عمل جمع ہون سوا اسکے کچھ نہین کہ بلایا جاویگا وہ سب دروازون سے بطور تکریم کے نہین تو وہ بہشت مین تو صرف ایک ہی دروازے سے داخل ہوگا اور شاید وہ دروازہ اوسکے غالب عمل کا ہوگا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے کھولے جاتے ہین تو اس سے بھی مراد تکریم ہے ورنہ وہ داخل تو فقط ایک ہی دروازے سے ہوگا کما تقدم اور یہ جو کہا کہ مین امید رکھتا ہون تو امید اللہ اور اوسکے رسول کی واقع ہے اور ساتھ اس تقریر کے داخل ہوگی یہ حدیث صدیق اکبرؓ کی فضائل مین اور ایک روایت مین صریح آچکا ہے کہ وہ تو ہے ابوبکر اور اس حدیث مین اور بھی کئی فائدے ہین کہ جو شخص کوئی کام اکثر کرے اوسکو ساتھ پہچانا جاتا ہے اور ایسے شخص بہت کم ہین جنمین نیکی کے سب عمل جمع ہون اور یہ کہ فرشتے نیک بندون سے محبت رکھتے ہین اور اونکے ساتھ خوش ہوتے ہین پس تحقیق خرچ کرنا جتنا زیادہ ہو اتنا ہی افضل ہوتا ہے اور یہ کہ آرزو نیکی کی دنیا اور آخرت مین مطلوب ہے **تنبیہ** خرچ کرنا نماز اور جہاد اور علم اور حج مین ظاہر ہے اور اوسکے سوائے اور عملون مین مشکل ہے اور بعض کہتے ہین کہ مراد ساتھ خرچ کرنیکے نماز اور روزے مین خرچ کرنا نفس اور بدن کا ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَاَبُوْبَکْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ یَعْنِیْ بِالْعَالِیَةِ فَقَامَ عُمَرُ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰہِ مَا کَانَ یَقَعُ فِیْ نَفْسِیْ اِلَّا ذَاکَ وَلَیَبْعَثَنَّهُ اللّٰہُ فَلَیَقْطَعَنَّ اَیْدِیَ رِجَالٍ وَّاَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ فَکَشَفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ طِبْتَ حَیًّا وَّمَیِّتًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُذِیْقُکَ اللّٰہُ الْمَوْتَتَیْنِ اَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اَیُّهَا الْحَالِفُ عَلٰی رِسْلِکَ فَلَمَّا تَکَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰہَ اَبُوْبَکْرٍ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَقَالَ اَلَا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ

مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَقَالَ
اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّہُمْ مَیِّتُوْنَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ
انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا وَّسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ قَالَ فَنَشَجَ
النَّاسُ یَبْکُوْنَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فِیْ سَقِیْفَۃِ بَنِیْ سَاعِدَۃَ فَقَالُوْا مِنَّا اَمِیْرٌ وَّمِنْکُمْ
اَمِیْرٌ فَذَھَبَ اِلَیْہِمْ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَھَبَ عُمَرُ یَتَکَلَّمُ فَاَسْکَتَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّ
کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَآ اَرَدْتُّ بِذٰلِکَ اِلَّآ اَنِّیْ قَدْ ھَیَّاْتُ کَلَامًا قَدْ اَعْجَبَنِیْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَبْلُغَہٗ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ
فَتَکَلَّمَ اَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِیْ کَلَامِہٖ نَحْنُ الْاُمَرَآءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَآءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰہِ لَا نَفْعَلُ
مِنَّا اَمِیْرٌ وَّمِنْکُمْ اَمِیْرٌ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ لَا وَلٰکِنَّا الْاُمَرَآءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَآءُ ھُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَّاَعْرَبُہُمْ
اَحْسَابًا فَبَایِعُوْا عُمَرَ اَوْ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَایِعُکَ اَنْتَ فَاَنْتَ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ عُمَرُ بِیَدِہٖ فَبَایَعَہٗ وَبَایَعَہُ النَّاسُ فَقَالَ قَآئِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ
ابْنَ عُبَادَۃَ قَالَ عُمَرُ قَتَلَہُ اللّٰہُ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا
اور ابوبکر سنح (ایک جگہ کا نام ہے) میں تھے یعنی مدینہ کی اوجان میں تو عمر فاروق کھڑے ہوئے کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرے نہیں عائشہ کہتی ہیں کہ عمر فاروق نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہ واقع ہوتا تھا میرے دل میں
کچھ مگر یہی خیال کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرے نہیں اور البتہ خدا انکو پھر اوٹھا دیگا اور البتہ کاٹ ڈالیں گے
ہاتھ پاؤں مردوں کے یعنی جو کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرگئے پھر ابوبکر صدیقؓ آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے منہ سے کپڑا اوٹھایا اور اوسکو چوما پس کہا کہ میری ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ خوش ہیں حالت زندگی
اور موت میں قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ خدا آپکو موت دو بار کبھی نہ چکھاوے گا پھر صدیق
اکبر نکلے پس کہا کہ ای قسم کہانے والے یعنی عمر ٹھہر جا جلدی نکر سو جب صدیق اکبرؓ نے کلام کیا تو عمرؓ بیٹھ گئے
تو صدیق اکبر نے خدا کی حمد اور ثنا کی اور کہا کہ خبردار ہو کہ جو محمدؐ کی عبادت کرتا تھا سو بے شک محمد صلی اللہ علیہ
وسلم تو مر گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو بیشک اللہ زندہ ہے نہیں مرتا اور خدا نے فرمایا کہ بیشک تو مرنے
والا ہے اور وہ بھی مرنیوالے ہیں اور نہیں محمد مگر ایک رسول کہ ہو چکے اوس سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر
وہ مر گیا یا مارا گیا تو تم پھر جاؤ گے اولٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جاویگا اولٹے پاؤں وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور
اللہ ثواب دیگا شکر گذاروں کو پھر سِسکنے لگے یعنی تنگ سانس لینے لگے لوگ روتے ہوئے اور جمع ہوئے انصار
طرف سعد بن عبادہ کی بنی ساعدہ کی بیٹھک میں تو اونہوں نے مہاجرین سے کہا کہ ایک حاکم ہم میں سے ہو اور ایک
تم میں سے پھر صدیق اکبر اور عمر فاروق اور ابو عبیدہ بن جراح اونکے پاس گئے تو عمر نے کلام کرنا شروع کیا تو صدیق اکبر

نے اونکو کہا کہ چپ رہو اور عمر کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہین ارادہ کیا تہا مین نے اس کلام کرنے سے مگر یہ کہ مین نے ایک کلام تیار کیا تہا یعنی میرے دلمین ایک بات سوجہی تہی سو مجکو بہت پسند آئی مین ڈرا کہ شاید ابوبکر اوسکو نہ پہونچین یعنی اونکو وہ بات نہ سوجہی پہر کلام کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پس کلام کیا اس حال مین کہ لوگون مین بہت عمدہ کلام کرنیوالے تہے سو اپنے کلام مین فرمایا کہ ہم سردار ہین اور تم وزیر تو حباب بن منذر نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہم اسطرح نہین کرتے ایک امیر ہم مین سے ہو اور ایک تم مین سے تو صدیق اکبر نے کہا کہ نہین ولیکن ہم امیر ہین اور تم وزیر کہ قریش افضل ہین سب عرب سے گہر مین یعنی کرار اور شریف تر ہین اونسے حسب نسب مین پس بیعت کرو عمر سے یا ابوعبیدہ بن جراح سے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بلکہ ہم تجہی سے بیعت کرتے ہین پس تحقیق تو ہمارا سردار ہے اور ہم مین بہتر ہے اور بہت پیارا نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر کا ہاتہہ پکڑا اور اون سے بیعت کی اور لوگون نے بہی اون سے بیعت کی تو کسی کہنے والے نے کہا کہ تم نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا کہ اوسکو امید تہی کہ مین امیر ہونگا عمر نے کہا کہ خدا نے اوسکو قتل کیا ف یہ جو کہا کہ خدا آپکو موت دوبارہ نہ چکہاوے گا تو استدلال کیا ہے ساتہہ اسکے جو منکر ہے زندگی کا قبر مین اور جواب دیا گیا ہے اہل سنت کیطرف سے جو اسکو ثابت کرتے ہین کہ مراد نفی موت لازم کی ہے اوس چیز سے جسکو ثابت کیا ہے عمر نے ساتہہ قول اپنے کے کہ البتہ خدا آپکو دنیا مین اوٹہا دیگا تاکہ کاٹین ہاتہہ اونکے جو آپکی موت کے قائل ہین اور نہین ہے اوسمین تعرض واسطے اوس چیز کے کہ واقع ہوتی ہے برزخ مین اور اس جواب سے بہتر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ قبر مین آپکی حیاتی کے پیچہے موت نہین بلکہ بدستور زندہ رہینگے اور پیغمبر اپنی قبرون مین زندہ ہین اور شاید یہی حکمت ہے بیچ تعریف الموتتین کے یعنے جو مشہور معروف ہین اور واقع ہین بیچ حق ہر ایک کے سوای پیغمبرون کے اور عمر فاروق کی قسم کہانی اپنے اجتہاد سے تہی اور اسمین بیان ہے راجح ہونے علم ابوبکر کے اوپر عمر کے اور جو سوائے اوسکے ہے اور اسیطرح راجح ہونا ابوبکر کا اوپر واسطے ثابت رہنے اوسکے بیچ مثل اس امر عظیم کے اور یہ جو کہا کہ جمع ہوئے انصار طرف سعد بن عبادہ کی الخ تو ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ علی اور زبیر اور جو اونکے ساتہہ تہے پیچہے رہے حضرت صلعم کے گہر مین اور جمع ہوئے مہاجرین طرف ابوبکر کی اور ایک روایت مین ہے کہ ابوبکر نے اپنے خطبے مین کہا کہ تہے ہم گروہ مہاجرین کا اول سب لوگون کی اسلام مین اور ہم حضرت صلعم کی برادری اور قریبی ہین اور آپکے تابعدار ہین اور ہرگز نہین درست ہونگے عرب مگر ساتہہ ایک مرد کے قریش سے سو لوگ قریش کے تابعدار ہین اور تم انصاری ہماری بہائی ہو اللہ کی کتاب مین اور ہمارے شریک ہو اللہ کے دین مین اور محبوب تر ہو لوگون مین نزدیک ہمارے اور تم لائق تر ہو لوگون مین ساتہہ راضی ہونے کے قضا اللہ کی سے اور ماننے کے واسطے فضیلت اپنے بہائیون کی اور یہ کہ نہ حسد کرو تم اون سے بہتری پر اور واسطے ہے کہ انصار نے کہا کہ پہلے ہم ایک مرد کو مہاجرین سے امیر بناتے ہین اور جب وہ مرگیا تو پہر ایک مرد کو انصار سے سردار

بناوینگے پہر مہاجرین سے اور اسیطرح ہمیشہ لگاتار تو عمر فاروق نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی جو ہمارے مخالف ہوگا اوسکو
مارڈالینگے تو کہڑا ہوا حباب بن منذر پس کہا اوسنے جیسے پہلے کہا اور پہر یہ کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم لڑائی کا سامان تیار کرین
پس زیادہ ہوئی گفتگو اور بلند ہوئین آوازین یہانتک کہ قریب تہا کہ اونکے درمیان لڑائی ہو تو عمر فاروق کہڑے ہوئے
اور ابو بکر کا ہاتہ پکڑکر بیعت کی اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر مہاجرین نے اونسے بیعت کی پہر انصار نے اور یہ
جو ابو بکر صدیق رضؓ نے کہا کہ بیعت کرو عمر سے یا ابو عبیدہ سے تو یہ مشکل ہے باوجود پہچاننے اونکے کہ وہ لائق ترین ساتہ
خلافت کے ساتہ قرینہ امامت نماز کے اور جواب اسکا یہ ہے کہ صدیق رضؓ نے شرم کی اس سے کہ اپنی تئین تزکیہ کرین پس کہیں
مثلاً کہ مین لائق تر ہون ساتہ سرداری تمہاری کے باوجودیکہ اونکو یہ بہی معلوم تہا کہ وہ دونون اسکو قبول نہین کرینگے
اور یہ جو کہا کہ خدا اوسکو قتل کرے تو یہ بددعا ہے اوپر اوسکے اور ابن تین نے کہا کہ یہ جو انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم مین سے
ہووے اور ایک تم مین سے تو یہ کہا تہا اونہون نے بنا بر عادت معروفہ کے کہ نہ امیر ہو کسی قوم کا مگر اوسی قوم مین سے پہر جب
اونہون نے یہ حدیث سنی کہ امام قریش سے ہین تو اونہون نے اس سے رجوع کیا اور یقین کیا مین کہتا ہون کہ یہ
حدیث احکام مین آویگی اور مین نے اس حدیث کے واسطے چالیس طریقے جمع کیے ہین اور استدلال کیا ہے ساتہ
اسکے اوپر اسکے کہ خلیفہ کا قائم کرنا سنت موکدہ ہے اسواسطے کہ وہ ایک مدت ٹہرے رہے کہ نہ تہا واسطے اونکے کوئی امام
یہانتک کہ بیعت ہوئی ابو بکر سے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتہ اتفاق کے اوپر فرضیت اوسکی کے اور ساتہ اسکے کہ
چہوڑا اونہون نے اوسکو واسطے قائم کرنے اعظم مہمات کے اور وہ مشغول ہونا ہے ساتہ دفن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
یہانتک کہ اوس سے فارغ ہوئے اور مدت مذکور تہوڑا سا زمانہ ہے بعض دن مین سے معاف ہو جاتا ہے مثل اسکی
واسطے اجتماع کلمہ کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتہ قول انصار کے کہ ایک امیر ہم مین سے ہو اور ایک تم مین سے کہ حضرت صلعم
نے کسی کو اپنے پیچہے خلیفہ نہین بنایا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاص آدمی کو معین نہین فرمایا کہ میرے بعد فلانا
شخص خلیفہ ہو اور ساتہ اسکی تصریح کی ہے عمر نے قرطبی نے کہا کہ اگر ہوتی نزدیک کسی کے مہاجرین اور انصار سے نص
حضرت صلعم سے اوپر معین کرنے کسی خاص شخص کے واسطے خلافت کے تو البتہ اوسمین اختلاف نہ کرتے اور یہ قول جمہور اہل
سنت کا ہے اور جو کہتا ہے کہ حضرت صلعم نے ابو بکر کی خلافت پر نص کی تو اوسنے سند پکڑی ہے ساتہ اصول کلیہ کے جو
تقاضا کرتی ہے اسکو کہ ابو بکر لائق ترین ساتہ امامت کے اور اولی ہین ساتہ خلافت کے اور بعض اونمین سے اوپر ترجمہ
مین گذر چکے ہین اور بعض آیندہ آوینگی (فتح) اور یہ جو کہا کہ خدا آپکو دو بار موت نہ چکہاوے گا تو مراد اونکی رد کرنا ہے عمر پر
کہ اونہوں نے کہا کہ البتہ خدا آپکو اوٹہاویگا یہانتک کہ کاٹینگے ہاتہ پاؤن اونکے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے کے
قائل ہین اسواسطے کہ اگر عمر کا قول صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بار مرین پس اشارہ کیا
ابو بکر رضؓ نے طرف اسکی کہ لازم کیا ہے عمر نے اللہ پر یہ کہ جمع کرے آپکے حق مین دو موتین جیسا کہ جمع کیا اونکو آپکے غیر کے

حق مین مانند اوس شخص کے جو گاؤن پر گذرا تہا یعنے جسکا ذکر قرآن مین ہے (ق) **وقال** عبد اللہ بن سالم
عن الزبیدی قال عبد الرحمن بن القسم اخبرنی القسم ان عائشۃ قالت شخص بصر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ثم قال فی الرفیق الاعلی ثلثا وقص الحدیث قالت فما کانت من خطبتہما من خطبۃ الا نفع
اللہ بہا لقد خوف عمر الناس وان فیہم لنفاقا فردہم اللہ بذلک ثم لقد بصر ابوبکر الناس الہدی وعرفہم
الحق الذی علیہم وخرجوا بہ یتلون وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الی الشاکرین **ترجمہ** عائشہ رضی سے
روایت ہے کہا کہ اوپر لگ گئی آنکہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر فرمایا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا
ہون یہ آپنے تین بار فرمایا اور بیان کی حدیث مذکور یعنی اوس چیز مین کہ تعلق ہے ساتہ وفات کے اور قول عمر کا
کہ ہرگز نہین مرینگے یہانتک کہ کاٹینگے ہاتہہ پاؤن منافقین کے اور قول ابوبکر کا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرگئے اور
پڑہنا اونکا آیتون کو سو اون دونون کے خطبے سے کوئی خطبہ نہ تہا مگر کہ خدا نے اوس سے فائدہ پہونچایا البتہ ڈرایا عمر نے
لوگون کو اور مقرر اونمین نفاق تہا یعنی البتہ اونمین بعضے منافق تھے سو پہیر دیا اونکو اللہ تعالیٰ نے ساتہ اس
قول کے طرف حق کی پہر البتہ صدیق اکبر نے لوگون کو ہدایت دکہائی اور معلوم کروایا اونکو حق جس پر وہ تھے اور نکلے
لوگ یہ آیت پڑہتے تھے کہ نہین محمد مگر ایک رسول جس سے پہلے بہت رسول گذر چکے شاکرین تک **حدثنا** محمد بن
کثیر انا سفین ثنا جامع بن ابی راشد ثنا ابو یعلی عن محمد بن الحنفیۃ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت
قال ما انا الا رجل من المسلمین **ترجمہ** محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ مین نے اپنے باپ سے یعنی علی مرتضیٰ سے کہا
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگون مین کون بہتر ہے اوسنے کہا کہ ابوبکر مین نے کہا کہ پہر کون کہا عمر اور
مین نے خوف کیا یہ کہ کہے عثمان مین نے کہا کہ پہر تو کہا کہ نہین مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سے غرض مراد باپ
سے حضرت علی ہین اور یہ جو علی مرتضیٰ نے کہا کہ مین ایک مرد ہون مسلمانون مین سے تو یہ اونہون نے بطور تواضع
اور کسر نفسی کے کہا تہا باوجود پہچاننے اونکے وقت سے اس امر کو کہ وہ بہتر تھے لوگون مین اوسدن اسواسطے کہ
تہا یہ واقعہ بعد قتل ہونے حضرت عثمان کے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر ابوبکر اور عمر کے بعد ایک تیسرا
ہے اوسکا نام نہ لیا ابو جحیفہ نے کہا کہ سب پہرے سوالی کہتے تھے کہ مراد عثمان ہے اور عرب کہتے تھے کہ علی مرتضیٰ نے
اپنے تئین مراد رکہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ علی مرتضیٰ نے تیسرے کے نام کی تصریح نہین کی اور پہلے گذر چکا ہے اختلاف
اسمین کہ ابوبکر اور عمر کے بعد کون افضل ہے عثمان یا علی اور یہ کہ منعقد ہوا ہے اجماع اخیر مین درمیان اہل سنت
کے کہ مقرر ترتیب اونکی فضیلت مین مانند ترتیب اونکی کے ہے خلافت مین راضی ہو خدا اونسے اور قرطبی نے کہا کہ مقطوع
درمیان اہل سنت کے افضلیت ابوبکر کی ہے پہر عمر کی پہر اونکے بعد اختلاف ہے پس جمہور کہتے ہین کہ عثمان مقدم ہین

علی مرتضی سے اور امام مالک سے توقف مروی ہے اور مسئلہ اجتہادی ہے اور سند اسکی یہ ہے کہ اختیار کیا ہے ان چارون کو اللہ نے واسطے خلافت اپنی نبی کے اور قائم رکھنے دین اونکے کے پس رتبہ اونکا نزدیک خدا کے موافق ترتیب خلافت کے ہے یعنی اول ابوبکر صدیق پھر عمر فاروق پھر عثمان بن عفان پھر علی مرتضی (فتح) **حدثنا** قتیبۃ ابن سعید عن مالک عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او بذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فاتی الناس ابا بکر فقالوا الا تری ما صنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبالناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فجاء ابو بکر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضع راسہ علی فخذی قد نام فقال حبست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء قالت فعاتبنی وقال ما شاء اللہ ان یقول وجعل یطعننی بیدہ فی خاصرتی فلا یمنعنی من التحرک الا مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ آیۃ التیمم فتیمموا فقال اسید بن الحضیر ما ہی باول برکتکم یا آل ابی بکر قالت عائشۃ فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین نکلے یہانتک کہ جب ہم تھے بیداء مین یا ذات الجیش مین تو میرا ہار ٹوٹ پڑا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی تلاش کے واسطے ٹھہرے اور لوگ بھی آپکے ساتھ ٹھہرے اور نہ اوس جگہہ مین پانی تہا اور نہ اونکے ساتھ پانی تھا تو لوگ ابوبکر صدیق کے پاس آئے سو انہون نے کہا کہ کیا تو نہین دیکھتا کہ عائشہ نے کیا کیا کہ ٹھہرا رکھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگون کو کہ ساتھ آپکے ہین اور نہ اس زمین مین پانی ہے اور نہ اونکے ساتھ پانی ہے عائشہ نے کہا سو ابوبکر نے مجکو جھڑکا جو کچھ کہ خدا نے چاہا کہ کہین اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ مین چوکنا شروع کیا سو نہ منع کرتا تہا مجکو ہلنے سے مگر ہونا حضرت صلعم کا میری ران پر تو حضرت صلعم میری ران پر سر رکھکر سو گئے یہانتک کہ صبح کی بغیر پانی کے تو خدا نے تیمم کی آیت اتاری تو لوگون نے تیمم کیا تو اسید بن حضیر نے کہا کہ نہین یہہ پہلی برکت تمہاری اے ابوبکرؓ کے گہر والو یعنی اس سے پہلے بھی کئی برکتین تمہارے سبب سے واقع ہوئی ہین عائشہ نے کہا سو ہمنے اونٹ کو اوٹھایا جسپر مین سوار تھی تو ہمنے ہار کو اوسکے نیچے پایا **ف** اور غرض اس سے قول اسید بن حضیر کا ہے کہ نہین یہ پہلی برکت تمہاری اے ابوبکرؓ کے گہر والو اور اسکی شرح تیمم مین گذر چکی ہے اور اوس جگہہ اور الفاظ بھی گذر چکے ہین جو اونکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین **تکملہ** جو صحابی کو برا کہے اوسکے حق مین اختلاف ہے عیاض نے کہا کہ جمہور کا یہ مذہب ہے کہ اوسکو تعزیر دیجاوے اور بعض مالکیہ سے ہے کہ قتل کیا جاوے اور خاص

کیا ہے بعض شافعیہ نے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور حسنینؓ کے اور قوی کہا ہے اوسکو سبکی نے اوسکو حق مین جو کافر کہے شیخین کو یا اوسکو کہ تصریح کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایمان اوسکے کے یا بشارت اوسکی کے ساتھ بہشت کی جبکہ حدیث متواتر ہو اسواسطے کہ اوسمین رسول اللہ کی تکذیب ہے (فتح) حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَکْوَانَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ تَابَعَہٗ جَرِیْرٌ وَّعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دَاوٗدَ وَاَبُوْ مُعٰوِیَۃَ وَمُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ برا کہو میرے اصحاب کو سو اگر کوئی تم مین سے احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرے تو اونکی تین پاؤ کی تواب کے برابر بھی نہ پہونچے اور نہ اوسکی آدہی یعنی ڈیڑہ پاؤ کے برابر **ف** یہ جو کہا کہ اگر کوئی تم مین سے تو اسمین اشعار ہے کہ مراد ساتھ اصحاب اول کی اصحاب خاص ہین نہین تو خطاب صحابہ کے واسطے تہا اور یہ مانند اس آیت کے ہے کہ نہین برابر ہو تا تم مین سے جسنے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا اور باوجود اسکے پس شیخ بعض اوس شخص کے جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور خطاب کیا اوسکو ساتھ اوسکی برائی پہلوں کے سے تقاضا کرتی ہے جہڑک اوس شخص کی کو جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پایا اور نہین خطاب کیا آپنے اوس سے برائی پہلوں کے ساتھ طریق اولی کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتھ اسکے وہ لوگ ہین جو اصحاب کے بعد ہین قیامت تک اور یہ بات ٹہیک نہین اور پہلے گذر چکی ہے تقریر صحابہ کے فضل اور بیچ کی اونکے پہلوں پر اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے واسطے مختار قول کے یعنی اصحاب افضل ہین اپنے پچھلوں سے اور سبب تفاوت کا وہ ہے جو قرین ہے افضل کو مزید اخلاص اور صدق نیت سے۔ مین کہتا ہون کہ اعظم اس سے بیچ سبب فضل ہونے کی بڑا ہونا اوسکے موقع کا ہے واسطے سخت حاجت ہونیکے طرف اوسکی اور اشارہ کیا ساتھ افضلیت کی بسبب انفاق کے طرف افضلیت کی بسبب جہاد کی جیسا کہ آیت مین واقع ہوا ہے من انفق قبل الفتح وقاتل پس تحقیق اسمین اشارہ ہے طرف موقع سبب کے جسکو مین نے ذکر کیا اور یہ اسواسطے ہے کہ انفاق اور قتال فتح مکہ سے پہلے عظیم تہا واسطے شدت حاجت کی طرف اوسکی اور قلت معتنی کی ساتھ اوسکے بخلاف اوسکی جو واقع ہوا ہے بعد اسکے اسواسطے کہ فتح مکہ کے بعد مسلمان بہت کثرت سے ہو گئے تھے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْکِیْنٍ اَبُو الْحَسَنِ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَسَّانٍ ثَنَا سُلَیْمَانُ عَنْ شَرِیْکِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ اَنَّہٗ تَوَضَّأَ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَاَکُوْنَنَّ مَعَہٗ یَوْمِیْ ھٰذَا قَالَ فَجَآءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ وَوَجَّہَ ھٰھُنَا فَخَرَجْتُ عَلٰی اَثَرِہٖ اَسْاَلُ عَنْہُ حَتّٰی دَخَلَ بِئْرَ اَرِیْسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُھَا مِنْ جَرِیْدٍ

حَتّٰی قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجَتَہٗ فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ جَالِسٌ عَلٰی بِئْرِ اَرِیْسٍ
وَتَوَسَّطَ قُفَّھَا وَکَشَفَ عَنْ سَاقَیْہِ وَدَلَّاھُمَا فِی الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ
الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَکُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیَوْمَ فَجَآءَ اَبُوْبَکْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ
فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَقُلْتُ عَلٰی رِسْلِکَ ثُمَّ ذَھَبْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا اَبُوْبَکْرٍ
یَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی قُلْتُ لِاَبِیْ بَکْرٍ ادْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَشِّرُکَ بِالْجَنَّۃِ فَدَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَجَلَسَ عَنْ یَّمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَعَہٗ فِی الْقُفِّ وَدَلّٰی رِجْلَیْہِ فِی الْبِئْرِ کَمَا صَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَشَفَ عَنْ سَاقَیْہِ
ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَکْتُ اَخِیْ یَتَوَضَّأُ وَیَلْحَقُنِیْ فَقُلْتُ اِنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِفُلَانٍ یُّرِیْدُ اَخَاہُ
خَیْرًا یَّاْتِ بِہٖ فَاِذَا اِنْسَانٌ یُّحَرِّکُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰی رِسْلِکَ
ثُمَّ جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَقُلْتُ ھٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَسْتَاْذِنُ
فَقَالَ ائْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَجِئْتُ وَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّۃِ
فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقُفِّ عَنْ یَّسَارِہٖ وَدَلّٰی رِجْلَیْہِ فِی الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ
فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِفُلَانٍ خَیْرًا یَّاْتِ بِہٖ فَجَآءَ اِنْسَانٌ یُّحَرِّکُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا
فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰی رِسْلِکَ وَجِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ
ائْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُہٗ فَجِئْتُہٗ فَقُلْتُ لَہٗ ادْخُلْ وَبَشَّرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُکَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاھَہٗ مِنَ الشِّقِّ
الْاٰخَرِ قَالَ شَرِیْکٌ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ فَاَوَّلْتُھَا قُبُوْرَھُمْ **ترجمہ** ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ اوسنے
اپنے گہر مین وضو کیا پہر نکلا سو مین نے کہا کہ البتہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم پکڑونگا اور یہ تمام دن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ رہونگا راوی نے کہا سو ابوموسیٰ مسجد مین آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچہا
کہ کہان تشریف لیگئے لوگون نے کہا کہ نکلکر ادہر تشریف لیگئے ہین تو مین آپکے پیچہے نکلا آپکو پوچہتا ہوا یہان تک
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باغ اریس مین داخل ہوئے تو مین دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور اوسکا دروازہ کہجور
کی چہڑیون سے تہا یہان تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حاجت ادا کی پہر وضو کیا تو مین آپکی طرف کہڑا ہوا
تو ناگہان مین نے دیکہا کہ آپ اریس کے کوئین پر بیٹھے ہین اوسکے چبوترہ کے درمیان اور اپنی دونون پنڈلیان
کہولکر کوئین مین لٹکائی ہین سو مین نے آپکو سلام کیا پہر مین پہر کر دروازے کے پاس آ بیٹھا تو مین نے کہا کہ البتہ
مین آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان ہونگا سو ابوبکر صدیق آئے اور دروازہ ہلایا مین نے کہا کہ کون ہے

کہا کہ ابو بکر ہین تب کہا کہ ٹہر جا پہر مین گیا تو مین نے کہا کہ یا حضرت یہ ابو بکر پروانگی مانگتے ہین فرمایا اوسکو پروانگی دے اور بہشت کی خوشی سنا تو مین آگے بڑہا یہانتک کہ مین نے ابو بکر سے کہا کہ اندر آ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمکو بہشت کی خوشی سناتے ہین تو ابو بکرؓ اندر آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف چبوترہ مین آپ کے ساتھ بیٹھ گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح اپنے دونون پاؤن کنوئین مین لٹکائے اور اپنی دو پنڈلیان کہولین پہر مین پلٹ آیا اور بیٹھ گیا ابو موسیٰ کہتے ہین کہ تحقیق مین نے اپنے بہائی کو چھوڑا تہا وضو کرتے اور مجکو ملیگا تو مین نے کہا کہ اگر خدا فلانے کے ساتھ یعنی اوسکے بہائی کے ساتھ نیکی کیا چاہے گا تو اوسکو لا دیگا تو ناگہان کوئی آدمی دروازہ ہلاتا ہے مین نے کہا کہ کون ہے کہا عمر بن خطابؓ مین نے کہا کہ ٹہر جا پہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکو سلام کیا پہر مین نے عرض کیا کہ یہ عمر بن خطاب پروانگی مانگتے ہین فرمایا اوسکو پروانگی دے اور بہشت کی خوشی سنا تو مین نے آکر کہا کہ اندر آ اور حضرت صلعم نے تجکو بہشت کی خوشخبری دی ہے سو عمر فاروق اندر آئے اور آپکی بائین طرف کنارے مین بیٹھ گئے اور اپنے دونون پاؤن کوئین مین لٹکائے پہر مین پلٹ آیا اور بیٹھ گیا تو مین نے کہا کہ اگر خدا فلانے کے ساتھ نیکی کرنی چاہیگا تو اوسکو لا دیگا یعنے اوسکے بہائی کو کہ اوسکا نام ابو بردہ تہا پہر ایک آدمی آکر دروازہ ہلانے لگا مین نے کہا یہ کون ہے کہا عثمان بن عفان مین نے کہا کہ ٹہر جا سو مین نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو اجازت دے اور بہشت کی خوشی سنا ایک بلا پر جو اوسکو پہونچیگی اور وہ اوسمین شہید ہوگا تو مین آیا سو مین نے کہا کہ اندر آ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجکو بہشت کی خوشخبری دی ایک بلا پر جو تجکو پہونچیگی پس داخل ہوئے عثمان اور چبوترہ کو بہرا پایا تو دوسری طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے سعید بن مسیب نے کہا کہ تاویل کی مین نے اسکی اونکی قبرین ف اریس ایک باغ کا نام ہے نزدیک قبا کے اوسکے کوئین مین حضرت صلعم کی چہاپ عثمانؓ کے ہاتھ سے گر پڑی تھی اور یہ جو کہا کہ البتہ مین آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنونگا تو ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دربان ہونیکا حکم نہین کیا تہا ابن تین نے کہا کہ اسمین یہ کہ آدمی امام کا دربان ہوتا ہے بغیر اذن اوسکے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم کیا تہا کہ دربان بنے تو تطبیق دونو مین یہ ہے کہ جب اونسے اپنے دلمین یہ نیت کی تو موافق پڑی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو کہ دروازے کی نگہبانی کرے اور یہ جو کہا کہ حضرت صلعم نے مجکو حکم نکیا تہا تو مراد اوسکی یہ ہے کہ نہین حکم کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ہمیشہ دربان رہے اور سوا اسکے کچھ نہین کہ حکم کیا تہا اوسکو نگہبانی کا بقدر اوسکے کہ اپنی حاجت ادا کرین پہر وہ بیہ مستقل دربان رہا اپنی طرف سے پس ابن تین کا استدلال باطل ہے پہر یہ حدیث انسؓ کے قول کی معارض نہین کہ حضرت صلعم کا

کوئی دربان نہ تہا اسواسطے کہ مراد انسؓ کی یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی دربان کوئی نہ تہا اور اس حدیث مین حسن وہے ہے واسطہ پروانگی مانگنے کے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ عثمانؓ نے کہا کہ الحمد للہ پہر کہا کہ اللہ سے مدد چاہتا ہون اور کہا کہ الٰہی صبر دیجیو الٰہی صبر دیجیو اور اشارہ کیا حضرتؐ نے ساتہ بلوی مذکورہ کی طرف اوس خبر کے کہ پہونچی عثمان کو اپنی اخیر خلافت مین شہادت سے جبکہ بلوایون نے اونکی گہر کو آگہیرا اور مراد تاویل سے یہ ہے کہ ابوبکر اور عمر کی قبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ہوگی اور عثمان کی قبر جدا ہوگی (فتح) حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی عن سعید عن قتادة ان انس بن مالک حدثهم ان النبي صلى الله عليه وسلم صعد احدا وابو بكر وعمر وعثمان فرجف بهم فقال اثبت احد فانما عليك نبي وصديق وشهيدان ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے پہاڑ پر چڑہے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان آپکے ساتہ تہے تو پہاڑ نے انکو ساتہ جنبش کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہم جا اے احد کہ تجپر تو پیغمبر ہے اور صدیق دو شہید ف احد ایک پہاڑ ہے مشہور مدینے مین اور ایک روایت مین یون ہے کہ تجپر تو سوائے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور احتمال ہے کہ خطاب سے مراد مجاز ہو اور حمل کرنا اوسکا حقیقت پر اولی ہے (فتح)

حدثنا احمد بن سعيد ابو عبد الله ثنا وهب بن جرير ثنا صخر عن نافع ان عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما انا على بئر انزع منها جاءني ابو بكر وعمر فاخذ ابو بكر الدلو فنزع ذنوبا او ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ثم اخذها ابن الخطاب من يدي ابي بكر فاستحالت في يده غربا فلم ار عبقريا من الناس يفري فريه فنزع حتى ضرب الناس بعطن قال وهب العطن مبرك الابل يقول حتى رويت الابل فاناخت ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین ایک کوئین پر تہا اوس سے ڈول کہینچتا تہا تو ابوبکرؓ اور عمرؓ میرے پاس آئے تو ابوبکر صدیقؓ نے ڈول لیا سو ایک یا دو ڈول کہینچے اور اوسکے کہینچنے مین کچہ سستی تہی پہر اوسکو ابوبکرؓ کے ہاتہ سے خطاب کے بیٹے نے لیا پہر وہ ڈول عمر فاروق کے ہاتہ مین چرسا ہو گیا تو مین نے آدمیون سے ایسا عجیب پرزور آدمی کسی کو نہین دیکہا جو عمرؓ کی طرح پانی کہینچتا ہو یہانتک اوسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اونکی نشست گاہ پر بٹہلایا ف جن لوگون نے اس حدیث کی شرح کی ہے وہ سب کی سب متفق ہین اسپر کہ ذکر ڈولون کا اشارہ ہے طرف مدت خلافت اونکی کے اور اسمین نظر ہے اسواسطے کہ وہ دو سال اور بعض سال خلیفہ ہوئے سو اگر یہ مراد ہوتی تو البتہ کہتے دو ڈول یا تین ڈول اور میرے نزدیک ظاہر یہ بات ہے کہ یہ اشارت ہے طرف اوس چیز کے فتح ہوئی اونکو زمانے مین یعنی فتوحات سے اور وہ تین ہین اسیواسطے عمر کے ذکر مین اسی بات سے تعرض نہین کیا دونون نے

کتنے ڈول کہینچے اور سوائے اسکے کچہ نہین کہ وصف کیا اوسکی کہینچنے کو ساتہہ عظمت کی واسطے اشارت کی طرف بہت ہونے فتوحات کی اونکی زمانے مین اور شافعیؒ نے کہا کہ یہ جو کہا کہ اونکی کہینچنے مین کچہ سستی تہی تو اسکے معنے اوسکی عمر کی مدت کا کم ہونا ہے اور اوسکی موت کا جلد آنا اور اوسکا مشغول ہونا ساتہہ لڑائی اہل ردت کی فتح ہونے سے اور زیادتی سے جسکو عمرؓ پہنچی اپنی دراز مدت مین اور یہ جو کہا کہ خدا اوسکو معاف کریگا تو یہ دعا ہے متکلم سے اوسکا کوئی مفہوم نہین اور اوسکے غیر نے کہا کہ اسمین اشارت ہے طرف قریب ہونے وفات ابوبکرؓ کے مین کہتا ہون کہ احتمال ہے کہ ہو اسمین اشارت طرف کم ہونے فتوحون کے اوسکے زمانہ مین کہ نہ ہو کچہ قصور اونکا بیچ اس کے اسواسطے کہ سبب اوسکا کم ہونا مدت عمر اوسکی کا ہے پس معنی مغفرت کی واسطے اوسکے دور ہونا ملامت کا ہے اوس سے اور اونٹون کا سیراب ہونا اشارہ ہے طرف اشاعت امر اوسکی کی اور اجراء احکام اوسکی کی (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيرِهِ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلٰى مَنْكِبِي يَقُولُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُو اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُو اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ البتہ مین ایک قوم مین کہڑا تہا تو اونہون نے عمر فاروقؓ کے واسطے خدا سے دعا کی اور حالانکہ وہ اپنے چوپائے پر رکہے گئے تہے یعنی بعد فوت ہونے کے تو ناگہان میرے پیچہے سے ایک مرد نے اپنی کہنی میرے مونڈہے پر رکہی کہتا تہا خدا تجہپر رحم کرے البتہ مجکو امید تہی کہ خدا تجکو تیرے دونون ساتہیون کے ساتہہ گردانے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابوبکرؓ کے اسواسطے کہ مین بہت وقت حضرت صلعم سے سنا کرتا تہا فرماتے تہے کہ تہا مین اور ابوبکر اور عمر اور کیا مین نے اور ابوبکر اور عمر نے اور چلا مین اور ابوبکر اور عمر البتہ مجکو امید تہی کہ خدا تجکو اونکے ساتہہ گردانے تو مین نے مڑکر دیکہا سو ناگاہ وہ علی مرتضیٰ تہے۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ اَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَفَعَهُ عَنْهُ فَقَالَ اَتَقْتُلُونَ رَجُلًا اَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ پوچہا مین نے عبداللہ بن عمروؓ کو سخت تر تکلیف سے کہ مشرکون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اوسنے کہا کہ کیا تو نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکہا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور

آپ نماز پڑھتے تھے تو اوسنے اپنی چادر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مین ڈالی اور اوسکے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گلا سخت گھونٹا تو ابوبکر صدیق اکر آئے یہانتک کہ وہ چادر آپکی گردن سے دور کی سو کہا کہ کیا تم مارتے ہو ایک مرد کو یہ کہ کہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تحقیق لایا ہے تمہارے پاس نشانیان تمہارے ربکے پاس سے **ف** صدیق اکبرؓ کی وفات ساتھ بیماری سل کے تھی اور بعض کہتے ہین ایک یہودی عورت نے اونکو حریرہ مین زہر دیا تھا اور تھی وفات اونکی بیچ سنہ ۱۳ کے ہجرت سے بائیس جمادی الآخر کی تھی مدت خلافت اونکی کی دو برس اور تین مہینے اور کچھ دن اور نہین اختلاف ہے اس مین کہ اونکی عمر تریسٹھ برس کی تھی مانند عمر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (فتح) **بَابُ** مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ ۔ باب ہے بیان مین مناقب عمر بن خطاب کے اونکی کنیت ابوحفص ہے قرشی عدوی ہین **ف** اونکی نسب اس طور سے ہے عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوئی بن غالب جمع ہوتا ہین ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کعب مین اور اونکی مان کا نام حنتمہ ہے بنت ہاشم بن مغیرہ بنت عم ابی جہل اور ابوحفص اونکی کنیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی اور ایسے لقب اونکا پس وہ فاروق ہے بالاتفاق سو بعض کہتے ہین کہ یہ لقب اونکا پہلے پہل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تہا (فتح) **حَدَّثَنَا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ **ترجمہ** جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رمیصا ابوطلحہ کی بی بی نظر پڑی اور مین نے پاؤن کی آہٹ سنی تو مین نے کہا یہ کون ہے تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہے اور مین نے ایک محل دیکھا کہ اوسکے صحن مین ایک عورت ہے تو مین نے کہا کہ کس کا محل ہے فرشتے نے کہا کہ یہ محل عمر بن خطاب کا ہے سو مین نے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤن تو اوسکو دیکھون پہر مجکو تیری غیرت یاد پڑی سو مین پہر آیا (یہ بات دیکر تو عمر فاروق روئے) اور عرض کی کہ یا حضرتؐ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون کیا مین آپ پر غیرت کرتا **ف** ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث مین حکم کرنا ہے واسطے ہر آدمی کے ساتھ اوس چیز کے کہ جانتا ہے اوسکی عادت سے اور رونا عمر کا احتمال ہے کہ خوشی سے ہو اور احتمال ہے کہ شوق سے ہو یا خشوع سے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ نہین بلند کیا مجکو اللہ نے مگر آپکے سبب سے اور نہین ہدایت کی مجکو خدا نے مگر آپکے سبب سے (فتح) **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ثَنَا اللَّيْثُ

ثنی عقیل عن ابن شہاب اخبرنی سعید بن المسیب ان اباھریرۃ قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال بینا انا نائم رایتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ تتوضأ الی جانب قصر فقلت لمن ھذا القصر قالوا لعمر فذکرت غیرتہ فولیت مدبرا فبکی عمر وقال اعلیک اغار یا رسول اللہ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ناگاہ آپ نے فرمایا کہ جس حالت کہ مین سوتا تہا مین نے اپنے تئین بہشت مین دیکھا تو ناگاہ ایک عورت نظر پڑی کہ ایک محل کی جانب مین وضو کرتی ہے سو مین نے کہا کہ یہ کس کا محل ہے فرشتون نے کہا کہ یہ محل عمر بن خطابؓ کا ہے تو مجھ کو عمرؓ کی غیرت یاد پڑی سو مین پھر آیا پشت دیکر یعنی مرد کو اوسکی عورت پاس اجنبی مرد کے جانے سے غیرت آتی ہے تو عمر روئے اور عرض کی کہ کیا مین آپ پر غیرت کرتا یعنی یہ بات مجھ سے ممکن نہ تہی **ف** اور اس حدیث مین بیان ہے اوس چیز کا کہ تھے اوسپر حضرت عمر رعایت صحبت سے اور اسمین فضیلت ظاہر ہے واسطے عمرؓ کے اور وضو کرنا احتمال ہے کہ ظاہر پر محمول ہو کہ وہ حقیقۃً وضو کرتی تہی اسواسطے کہ خواب تکلیف کے زمانے مین واقع ہوا تہا اور بہشت مین اگرچہ تکلیف نہین پس یہ بیچ زمانے قرار پکڑنے کے ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ محل سے باہر وضو کرتی تھی یا محمول ہے غیر حقیقت پر اور خواب ہمیشہ حقیقت پر محمول نہین ہوتا بلکہ تاویل کا احتمال رکہتا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ وہ دنیا مین عبادت پر محافظت کرتی تہی اور یہ مین فضیلت ہے واسطے ام سلیم کے (فتح) **حدثنا** محمد بن الصلت ابو جعفر الکوفی ثنا ابن المبارک عن یونس عن الزھری اخبرنی حمزۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم شربت یعنی اللبن حتی انظر الی الری یجری فی ظفری او فی اظفاری ثم ناولت عمر قالوا فما اولت قال العلم **ترجمہ** حمزہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تہا مین نے دودہ پیا یہانتک کہ مین دیکھتا ہون کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہو گیا پہر مین نے اپنا جوٹھا باقی دودہ ابن خطاب کو دیا اصحاب نے عرض کی کہ آپ نے اوس خواب کی کیا تعبیر کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم ہے **ف** اور وجہ تعبیر کی ساتہ اسکے اس جہت سے ہے کہ دودہ اور علم دونون مشترک ہین بیچ کثرت نفع کے اور ہونے دونون کی سبب واسطے صلاح کے پس دودہ واسطے غذا بدنی کے ہے اور علم واسطے غذا معنوی کے ہے اور اسمین حدیث مین فضیلت عمرؓ کی ہے اور خواب کا شان یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہر پر محمول کی جائے اگرچہ پیغمبرون کا خواب وحی سے ہے لیکن بعضا خواب تعبیر کا محتاج ہوتا ہے اور بعضا ظاہر پر محمول ہوتا ہے اور اسکی تقریر تعبیر مین آویگی اور مراد ساتہ علم کے اس جگہہ علم ہے ساتہ سیاست لوگون کے ساتہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے اور خاص کیے گئے ساتہ اسکے عمرؓ واسطے طول امد دراز ہونے مدت خلافت اونکی کے بہ نسبت

ابوبکرؓ کے اور ساتھ اتفاق کرنے لوگون کے اوپر فرمان برداری اوسکی کے بہ نسبت عثمانؓ کے پس تحقیق مدت خلافت ابوبکرؓ کی تھی کم پس زیادہ ہوئین اوسمین فتوحین جو بڑا سبب ہین اختلاف کا اور باوجود کثرت فتوحات کے پس سیاست کی عمرؓ نے لوگون کو باوجود درازی مدت اپنی کے اس طور سے کہ کوئی اوسکا خلاف نہوا پھر زیادہ ہوئی فراخی عثمانؓ کی خلافت مین پس منتشر ہوئے اقوال اور مختلف ہوئی رائین اور نہ اتفاق پڑا واسطے اوسکی جو عمر فاروقؓ کو واسطے اتفاق پڑا اطاعت خلقت کی سے واسطے اوسکے پس پیدا ہوئے اوس جگہہ سے فتنے یہانتک کہ اوسکے قتل ہونے کی نوبت بہونچی پہر علی مرتضیٰؓ خلیفہ ہوئے لیکن فتنے اور اختلافات دن بدن زیادہ ہوتے گئے (فتح) **حدثنا** محمد بن عبد اللّٰہ بن نمیر ثنا محمد بن بشر ثنا عبید اللّٰہ ثنی ابو بکر بن سالم عن سالم عن عبد اللّٰہ بن عمر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال رأیت فی المنام انی انزع بدلو بکرۃ علی قلیب فجاء ابو بکر فنزع ذنوبا او ذنوبین نزعا ضعیفا واللّٰہ یغفر لہ ثم جاء عمر بن الخطاب فاستحالت غربا فلم ار عبقریا یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن قال ابن جبیر العبقری عتاق الزرابی وقال یحیی الزرابی الطنافس لہا خمل رفیق مبثوثۃ کثیرۃ وھو سید القوم اعنی العبقری **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ڈول کہینچتا ہون جوا ونٹنی کہینچتی تھی ایک کوئین پر پہر ابوبکر صدیقؓ آئے تو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے سستی سے اور خدا اوسکو معاف کریگا پہر عمر فاروقؓ آئے تو وہ ڈول بڑا ہو گیا سو مین نے ایسا عجیب بڑا زور آور کسی کو نہین دیکھا جو عمرؓ کی طرح پانی کہینچتا ہو یہانتک کہ اونسے پانی کہینچا کہ لوگ آسودہ ہو گئے اور اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کر کے اونکی نشست گاہ پر بٹھلایا ابن جبیر نے کہا کہ عبقری عمدہ اور بہتر زرابی ہے اور یحییٰ نے کہا کہ زرابی ایک قسم کے فرش ہوتے ہین بہت نفیس اونکے واسطے بنبل ہین باریک کہنڈ رہے بہت اور وہ سردار ہے قوم کا یعنی عبقری یعنی جو معنے اوسکے سعید بن جبیر نے بیان کیے ہین وہ اصل لغت کے معنے ہین اور مراد اس جگہہ سردار قوم کا ہے **ف** اس حدیث مین فضیلت عمرؓ کی ہے **حدثنا** عبد العزیز بن عبد اللّٰہ ثنا ابراہیم ابن سعد ح وحدثنا علی بن عبد اللّٰہ ثنا یعقوب بن ابراہیم ثنا ابی عن صالح عن ابن شہاب اخبرنی عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید ان محمد بن سعد بن ابی وقاص اخبرہ ان اباہ قال استاذن عمر بن الخطاب علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعندہ نسوۃ من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتہن علی صوتہ فلما استاذن عمر بن الخطاب قمن فبادرن الحجاب فاذن لہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فدخل عمر ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یضحک فقال عمر اضحک اللّٰہ سنک یا رسول اللّٰہ فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عجبت من ھؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن

الحجاب فقال عمر فانت احق ان یھبن یا رسول اللہ ثم قال عمر یا عدوات انفسھن اتھبنني ولا تھبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلن نعم انت افظ واغلظ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور آپکو پاس قریش کی عورتین تہین یعنے آپکی بیبیان آپ سے باتین کر رہی تہین اپنی آوازین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند کرتی تہین اور آپ سے زیادہ خرچ مانگتی تہین سو جب عمر فاروق نے اجازت مانگی تو اوٹھکر جلد پردہ مین ہوگئین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو آنیکی اجازت دی سو عمر اندر آئے اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے تھے تو عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت خدا آپکو خوش رکھے یعنے آپکے ہنسنے کا کیا سبب ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا ان عورتون سے جو میری پاس تھین سو جب انہون نے تیری آواز سنی تو جلد پردہ مین ہو گئین تو عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت آپ لائق تر ہین یہ کہ آپ سے ڈرین پھر عمر فاروق نے عورتون سے کہا کہ اے دشمن اپنی جانون کی تم مجہ سے ڈرتے ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ڈرتی تو عورتون نے کہا کہ تم زیادہ تر سخت مزاج اور سخت دل ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ بات کر ہمسے جو چاہتا ہے بیٹے خطاب کی یا زیادہ بات کر جو تمنے ہمسے بات کی اے بیٹے خطاب کے اور قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہین ملتا تجہسے شیطان کسی راہ فراخ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کہڑا ہوتا ہے اور اوس راہ مین جو تیری راہ کی سوا ہے یعنی تیری راہ چھوڑ کر اور راہ سے چلا جاتا ہے ف اس حدیث مین فضیلت عظیم ہے واسطے عمر فاروق کی تقاضا کرتی ہے کہ شیطان کو اوسپر کوئی راہ نہین یہ نہین کہ وہ عصمت کے موجود ہونے کو تقاضا کرتی ہے اسواسطے کہ نہین اوسمین مگر بہاگنا شیطان کا عمر سے یہ کہ شریک ہو اوسکو راہ مین جسمین وہ چلین اور نہین منع کرتا یہ سوسی اوسکی کے واسطے اوسکو جہانتک کہ اوسکی قدرت ہو پس اگر کہا جاوے کہ نہ قادر ہونا شیطان کا اوپر اوسکو ساتھ سوسی کے بطریق اولی جاتا ہے ساتھ طریق مفہوم موافقت کے اسواسطے کہ جب وہ راہ مین اونکی ساتھ چلنے سے منع کیا گیا ہے تو اولی ہے کہ اونکی ساتھ مخلوط ہو باین طور کہ اونکی وسوسی پر قادر ہو تو ممکن ہے کہ عمر فاروق شیطان سے محفوظ ہون اور نہین لازم آتا اس سے ثابت ہونا عصمت کا واسطے اوسکے اسواسطے کہ عصمت پیغمبر کے حق مین فرض ہے اور اوسکے غیر کے حق مین ممکن ہے اور ایک روایت مین ہے کہ شیطان نہین ملتا عمر سے جب سے عمر اسلام لائے مگر کہ منہ کے بل گر پڑتا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر مضبوطی اوسکی کے دین مین اور بدستور رہنے حال اوسکے کے اوپر عمل

صرف اور حق محض کے اور نووی نے کہا کہ یہ حدیث محمول ہے اپنے ظاہر پر اور یہ کہ شیطان جب اوسکو دیکھتا
ہے تو بھاگ جاتا ہے اور احتمال ہے کہ یہ معنی ہون کہ عمر فاروق رضؓ نے شیطان کی راہ چھوڑ دی اور پہلے معنے
اولی ہین اور اگر کوئی کہے کہ افظ اور اغلظ کا لفظ افعل تفضیل ہے اور وہ تقاضا کرتا ہے شرکت کو اصل فعل
مین تو یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی سخت گوئی اور سخت دلی کی وصف پائی جاویگی اور اسکی معارض
ہے یہ آیت کہ اگر تو سخت گو اور سخت دل ہوتا تو تیرے گرد سے کھنڈ جاتی پس یہ آیت تقاضا کرتی ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نہ سخت گو تھے اور نہ سخت دل **اور جواب یہ ہے** کہ جو چیز آیت مین ہے وہ تقاضا کرتی ہے
نفی موجود ہونے اسکیکو واسطے آپکے وصف لازم پس نہ لازم پڑیگی اوس چیز کو کہ حدیث مین ہے بلکہ وہ مجرد
موجود ہونا صفت کا واسطے اوسکے بعض احوال مین اور وہ نزدیک انکار منکر کے ہے مثلاً اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا دستور رہا کہ کسی کو سامنے برا نہ کہتے تھے مگر خدا کے حقوق مین اور عمرؓ کا دستور تھا کہ تھے مبالغہ کرتے
زجر مین مکروہات سے مطلق اور طلب کرنے مندوبات کے پس اسیواسطے کہا عورتون نے واسطے اوسکے یہ
(فتح) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا يَحْيَى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَا زِلْنَا
اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہمیشہ ہم عزت سے رہے جب سے عمر فاروقؓ
مسلمان ہوئے **ف** ایک روایت مین ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ تھا اسلام عمر کا عزت اور اوسکی
ہجرت مدد اور اوسکی خلافت رحمت قسم ہے اللہ کی ہم کعبے کے گرد نماز نہ پڑھ سکتے تھے ظاہر ہوکر یہانتک
کہ عمرؓ مسلمان ہوگئے اور اوسکے مسلمان ہونیکا قصہ دراز ہے روایت کیا ہے اوسکو دارقطنی نے انسؓ سے کہ عمر گلے
مین تلوار ڈالکر نکلے تو بنی زہرہ کا ایک مرد اونسے ملا پس ذکر کیا اوسنے قصہ داخل ہونے عمر کیکا اپنی بہن
پر اور انکار کرنا اوسکا اپنی بہن اور بہنوئی کے اسلام پر اور پڑھنا اوسکا سورہ طہ کو اور رغبت کرنا اوسکا
اسلام مین پس نکلے خباب پس کہا کہ خوشخبری ہو تجکو اے عمر کہ مجکو امید ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا تیرے واسطے ہو کہ الٰہی غالب کر اسلام کو بسبب عمر یا عمرو بن ہشام کے اور ایک روایت مین ہے کہ
الٰہی مدد کر اسلام کو ساتھ عمر کے اور ایک روایت مین ہے کہ مین نے کہا کہ یا حضرتؐ پس کس سبب سے ہے پوشیدہ
ہونا پس باہر نکلے ہم دو صفون مین ایک مین مین تھا اور ایک مین حمزہ تو قریش نے ہماری طرف نظر کی تو ما
اونکو ایسا رنج پہونچا کہ کبھی ایسا نہین پہونچا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ جب عمر مسلمان ہوئے تو قریش
نے کہا کہ ہماری قوم آدھی رہ آدھ ہو گئی (فتح) **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ
مُلَيْكَةَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وُضِعَ عُمَرُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ قَبْلَ اَنْ
يُرْفَعَ وَاَنَا فِيْهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا رَجُلٌ اٰخِذٌ مَنْكِبِيْ فَاِذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَيَّ

اِنْ اَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ اَنِّيْ كُنْتُ كَثِيْرًا اَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَهَبْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ اپنے چوپایے پر رکھے گئے یعنے بعد مرنے کے اور لوگون نے اونکو ہر طرف سے گھیرا دعا کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے پہلے اس سے کہ اوٹھایا جاوے اور مین اونمین تھا کہ اچانک ایک مرد نے میرا مونڈھا پکڑا اکو ناگہان وہ علی مرتضیٰ تھے تو اونسے عمر پر رحمت کی دعا کی اور کہا کہ نہین پیچھے چھوڑا تو نے کسی کو کہ محبوب تر ہو نزدیک میرے یہ کہ ملون مین اللہ سے ساتھ مثل وسیلے تجھسے اور قسم ہے اللہ کی کہ البتہ مجکو گمان تھا کہ خدا تجھکو تیرے دونون ساتھیون کے ساتھ گردانے اور مین نے جانا کہ مقرر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سنا کرتا تھا کہ فرماتے تھے کہ گیا مین اور ابوبکر اور عمرؓ **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ علی مرتضیٰ کا اعتقاد یہ تھا کہ اس وقت مین عمرؓ کے عمل سے کسی کا عمل افضل نہین اور تحقیق روایت کی ہے ابن ابی شیبہ اور مسدد نے طریق جعفر بن محمد کے سے اونسے روایت کی اپنے باپ سے اونسے علی مرتضیٰ سے مانند اس کلام کے اور اوسکی سند صحیح ہے اور وہ شاہد جید ہے واسطے حدیث ابن عباسؓ کے واسطے ہونے مخرج اوسکے علیؓ کی آل سے اور یہ جو کہا کہ تجکو اپنے دونون ساتھیون کے ساتھ گردانے تو احتمال ہے کہ مراد وہ چیز ہو جو واقع ہوئی اور وہ دفن ہونا اوسکا ہے نزدیک اونکے اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ معیت کے وہ چیز ہو کہ رجوع کرے طرف اوسکی امر بعد موت کے داخل ہونے بہشت کے سے اور مانند اسکے اور مراد دونون ساتھیون سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضؓ ہین (فتح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَّكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا وَّمَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے پہاڑ پر چڑھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان تھے تو پہاڑ نے اونکے ساتھ جنبش کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنا پاؤن مارا اور فرمایا کہ تھم جا اے احد کہ نہین تجھپر مگر پیغمبر اور صدیق یا شہید **ف** حرف اَوْ اس جگہ ساتھ معنی واو کے ہے اور بعضے کہتے ہین بدلنا اسلوب کا ہے واسطے اشعار کے ساتھ مغایرت حال کے اسواسطے کہ صفت نبوت اور صدیقیت کی دونون اوسوقت حاصل تہین بخلاف صفت شہادت کے کہ وہ اوسوقت ابہی حاصل نہوئی تھی (فتح) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ ثَنِيْ عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَهُ

عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلَنِیْ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَاْنِهٖ یَعْنِیْ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِیْنَ قُبِضَ کَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰی انْتَهٰی مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ **ترجمہ** اسلم عمرؓ کے غلام آزاد کردہ سے روایت ہے کہ پوچھا مجھ سے ابن عمرؓ نے بعض حال عمرؓ کے سے تو مین نے اوسکو خبر دی تو ابن عمر نے کہا کہ نہین دیکھا مین نے کسی کو کبھی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ کوشش کرنیوالا کامون مین اور زیادہ تر سخی مالون مین عمر سے جب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض ہوئی تھی زیادہ تر کوشش کرنیوالا اور زیادہ تر سخاوت کرنیوالا یہانتک کہ اپنی آخر عمر کو پہونچے **ف** احتمال ہے کہ ہو مراد ساتھ بعدیت کے صفات مین اور نہ تعرض کیا جاوے اوسمین واسطے زمانے کے پس شامل ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو اور جو زمانہ آپکے بعد ہے پس مشکل ہوگا امر ساتھ ابو بکر وغیرہ اصحاب کے جو نہایت سخاوت کے ساتھ موصوف تھے یا بعد انتقال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو بھی صدیق اکبر کے ساتھ مشکل ہوگا اور ممکن ہے تاویل اوسکی ساتھ زمانے خلافت اوسکی کے پس وہ محمول ہے اوپر وقت خاص کے اور وہ مدت خلافت اوسکی کے ہے تاکہ اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر باہر نکل جاوین (فتح) **حَدَّثَنَا** سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَیْئَ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَیْئٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّیْ اِیَّاهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِمِثْلِ اَعْمَالِهِمْ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب ہوگی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اوسکے واسطے کیا سامان تیار کیا ہے اوسنے کہا کہ کچھ چیز نہین مگر یہ کہ مین خدا اور اوسکے رسول سے محبت رکھتا ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اونکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہے انسؓ نے کہا کہ سو نہ خوش ہوئے ہم ساتھ کسی چیز کے جیسے خوش ہوئے ہم ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے کہ تو اونکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہے انسؓ نے کہا سو مین محبت رکھتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو بکرؓ سے اور عمرؓ سے اور مین امید رکھتا ہون کہ اونکے ساتھ ہون بسبب محبت رکھنے میری کے اونسے اگرچہ مین نے اونکے عملون کی طرح عمل نہین کیا **ف** اس حدیث کی شرح آیندہ آویگی اور مراد اس سے ذکر ابو بکرؓ اور عمرؓ کا ہے انسؓ کی حدیث مین اور یہ کہ جوڑا اوسنے اونکے عمل کو ساتھ عمل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (فتح) **حَدَّثَنَا** یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ

كَانَ فِيمَا كَانَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلی امتون مین ایسے لوگ ہوتے تھے جنکو خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا سو اگر ایسا مرد میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر ہوگا اور دوسری روایت مین یون ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تمسے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دلمین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے اور حالانکہ وے پیغمبر نہ ہوتے تھے سو ایسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر ہوگا ابن عباسؓ نے کہا من نبی ولا محدث یعنی آیت وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی کے آگے ابن عباس نے اتنا اور زیادہ کیا ہے ولا محدث **ف** محدث کے معنے مین اختلاف ہے پس بعضے کہتے ہین کہ وہ ہے جسکو خدا کی طرف سے الہام ہو یہ اکثر کا قول ہے کہتے ہین محدث ساتھ فتح کے صادق گمان والا ہے اور بعضے کہتے ہین وہ ہے کہ جاری ہو اوسکی زبان پر صواب بغیر قصد کے اور بعضے کہتے ہین کہ جس سے فرشتے کلام کرین بغیر نبوت کے اور یہ معنے ایک مرفوع حدیث مین آچکے ہین اور یہ جو کہا کہ اگر ایسا مرد میری امت مین کوئی ہوگا تو عمرؓ ہوگا تو بعضے کہتے ہین کہ یہ قول بطور شک کے نہین کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتون سے افضل ہے اور جب ثابت ہوا کہ اگلی امتون مین صاحب الہام لوگ ہوئے ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین اونکا ہونا بطریق اولی ممکن ہے بلکہ یہ حدیث مورد تاکید کی وارد ہوئی ہے جیسا کہ کوئی مرد کہے کہ اگر میرا کوئی دوست ہے تو فلانا ہے تو مراد خاص ہونا اوسکا ہے ساتھ کمال صداقت کے یہ مراد نہین ہوتی کہ میرے اور دوست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ اونکا وجود بنی اسرائیل مین تحقیق ہوچکا تھا واقع ہونا اوسکا اور سبب اسکا محتاج ہونا اونکا تھا جبکہ اونمین پیغمبر نہ ہوتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احتمال ہوا کہ آپکی امت کو اسکی حاجت نہین واسطے بے پرواہ ہونے اس امت کے ساتھ قرآن کے نبی کے پیدا ہونے سے اور اسیطرح امر واقع ہوا یہانتک کہ جب اونمین سے کسی محدث کا وجود تحقیق ہو تو نہ حکم کیا جاوے ساتھ اوسچیز کے کہ اوسکو الہام ہو بلکہ ضرور ہے کہ اوسکو پیش کرنا اسکا قرآن کے پس اگر قرآن اور حدیث کے موافق ہو تو اوسکے ساتھ عمل کرے اور نہین تو اوسکو ترک کرے اور یہ اگرچہ جائز ہے کہ واقع ہو لیکن بہت کم ہے اوس شخص سے کہ ہو امر اوسکا اوپر مبنی اوپر پیروی کتاب اور سنت کے اور مخصوص ہوئی حکمت بیچ وجود اونکے کے امد کثرت اونکی کے بعد پہلے زمانے کے بیچ زیادہ ہونے شرف

اس امت کی ساتھ وجود امثال اونکی کے بیچ اسکے اور کبھی ہوتی ہے حکمت بیچ بہت ہونے اونکے مشابہت
بنی اسرائیل کے بیچ بہت ہونے پیغمبرون کے اونمین پس جب فوت ہوا اس امت سے کثرت پیغمبرون کے
واسطے ہونے پیغمبر اس امت کی ختم کرنیوالے سب پیغمبرون کے تو اوسکا عوض اونکو یہ ملا کہ اونمین بہت صاحب
الہام ہوئے اور سبب بیچ خاص کرنے عمر کے ساتھ ذکر کے واسطے کثرت اوس چیز کے کہ واقع ہوئی واسطے
اوسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موافقت سے جسکے موافق قرآن اوترا اور واقع ہوئین واسطے اوسکو
بعد حضرت ص کے کئی تجویزین ٹہیک (فتح) حدثنا عبد اللہ بن یوسف ثنا اللیث ثنا عقیل عن ابن
شہاب عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ بن عبد الرحمن قالا سمعنا ابا ہریرۃ یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما راع فی غنمہ عدا الذئب فاخذ منہا شاۃ فطلبہا حتی استنقذہا
فالتفت الیہ الذئب فقال لہ من لہا یوم السبع لیس لہا راع غیری فقال الناس سبحان اللہ فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ وابو بکر وعمر وما ثم ابو بکر وعمر ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ کوئی چرانیوالا اپنی بکریون مین تہا کہ ایک
بہیڑیا اوس پر دوڑا تو اونمین سے ایک بکری لے گیا تو اوسکو تلاش کیا چرانیوالے نے یہانتک کہ اوسکو بہیڑیے
سے چہڑا لایا تو بہیڑیے نے اوسکو مڑ کر دیکہا سو کہا کہ کون ہے اس بکری کو بچاویگا دن سبع کے جس دن اوسکا
چرانیوالا میرے سوا کوئی نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مقرر مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکر اور عمر اوسوقت وہان حاضر نہ تھے ف شرح اس حدیث
کی مناقب ابوبکر مین گذر چکی ہے حدثنا یحیی بن بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب اخبرنی
ابو امامۃ بن سہل بن حنیف عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول بینا انا نائم رایت الناس عرضوا علی وعلیہم قمص فمنہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ
دون ذلک وعرض علی عمر وعلیہ قمیص اجترہ قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال الدین ترجمہ
ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ جس حالت مین کہ مین
سوتا تہا مین نے لوگون کو دیکہا کہ میرے سامنے کیے گئے اور اونپر کرتے ہین سو اونمین سے بعضا کرتا تو چہاتی تک
پہونچا ہے اور بعضا اوسکے نیچے اور عمر بن خطاب میری سامنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تہا کہ وہ اوسکو زمین پر
گہسیٹا جاتا تہا اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت ص آپنے اوسکی کیا تعبیر کی فرمایا کہ دین ف اس حدیث
کی شرح تعبیر مین آویگی اور یہ حدیث مشکل ہے باین طور کہ لازم آتا ہے اوس سے یہ کہ ہو عمر افضل ابوبکر سے
اور جواب اوس سے تخصیص ابوبکر کی ہے عموم قول حضرت صلعم کے سے کہ لوگ میرے سامنے کیے گئے پس شاید

و ابوبکر اور عمر بہی سچ جانتے ہین

جو لوگ اوسوقت حضرت صلعم کے سامنے کہڑے ہوئے تھے اونمین ابوبکر نہ ہونگے اور یہ جو کہا کہ عمر بنہ پر گرتا تہا کہ اوسکو کہسیٹتا جاتا تہا تو اس سے لازم نہین آتا یہ کہ نہ ہوا ابوبکر پر گرتا دراز ترغیب سے اور کامل ترین تہا یہ اسیطرح ہوگا لیکن مراد اوسوقت تہا بیان فضیلت عمر کا پس صرف اوسکو بیان فرمایا (فتح) حدثنا الصلت ابن محمد ثنا اسماعیل بن ابراهیم انا ایوب عن ابن ابی ملیکة عن المسور بن مخرمة قال لما طعن عمر جعل یألم فقال له ابن عباس وکانه یجزعه یا امیر المؤمنین ولئن کان ذاک لقد صحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاحسنت صحبته ثم فارقت وهو عنک راض ثم صحبت ابا بکر فاحسنت صحبته ثم فارقت وهو عنک راض ثم صحبت صحبتهم فاحسنت صحبتهم ولئن فارقتهم لتفارقنهم وهم عنک راضون قال اما ما ذکرت من صحبة رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضاه فانما ذاک من من الله من به علی واما ما ذکرت من صحبة ابی بکر ورضاه فانما ذاک من من الله جل ذکره من به علی واما ما تری من جزعی فهو من اجلک ومن اجل اصحابک والله لو ان لی طلاع الارض ذهبا لافتدیت به من عذاب الله قبل ان اراه قال حماد بن زید ثنا ایوب عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس قال دخلت علی عمر بهذا ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ جب عمر فاروق زخمی ہوئے تو غم ظاہر کرنے لگے یعنی اثر زخم کے دکہنو کا ظاہر کرتے تھے ساتھہ آہ وغیرہ کے تو ابن عباسؓ نے اوسکو کہا اور گویا کہ وہ اونکو ملامت کرتے تھے کہ اتنی بیقراری اور بےصبری کیون کرتے ہو صبر کرو یا اوس کے غم کو دور کرتے تھے اور تسلی دیتے تھے کہ اے امیر المومنین البتہ نہین ہوگا یہ یعنی گویا ابن عباس نے اوسکے حق مین دعا کی کہ نہین ہوگی وہ چیز جس سے تو ڈرتا ہے یا تو اس زخم سے نہین مریگا البتہ تونے حضرت صلی الله علیه وسلم سے صحبت کی یعنی اونکے ساتہہ رہا سو خوب صحبت کی پہر تو آپ سے جدا ہوا اور حالانکہ آپ تجہ سے راضی تھے پہر تو نے ابوبکرؓ سے صحبت کی سو خوب صحبت کی پہر تو اون سے جدا ہوا اور حالانکہ وہ تجہ سے راضی تھے پہر تو نے اصحاب سے صحبت کی اور اگر تو اونسے جدا ہوا تو البتہ جدا ہوتا ہے اون سے اس حالت مین کہ وہ تجہ سے راضی ہین عمر فاروق نے کہا کہ ایہر جو کچہ کہ تو نے حضرت صلی الله علیه وسلم کی صحبت اور رضامندی کا ذکر کیا تو سوائے اسکے کچہ نہین کہ وہ تو خدا کا انعام ہے کہ اوسکے ساتہہ مجہپر احسان کیا اور ایہر جو کچہ کہ ذکر کیا تو نے ابوبکر کی صحبت اور رضامندی سے تو سوائے اسکے کچہ نہین کہ یہ بہی خدا کا انعام ہے جسکے ساتہہ مجہپر احسان کیا اور ایہر جو کچہ کہ دیکہتا ہے تو میرے غم کرنے سے تو تیری سبب سے ہے اور تیرے ساتہیون کے سبب سے ہے یعنی مجکو ڈر ہے کہ تم میرے پیچہے فتنے فسادون مین مبتلا ہوگے اور قسم ہے الله کی کہ اگر میرے واسطے زمین بہر سونا ہوتا تو البتہ مین اوسکو بدلا دیتا خدا کے عذاب سے پہلے اسکے کہ مین اوسکو دیکہون ف الله سوائے اسکے نہین کہ کہا عمرؓ نے

یہ واسطے غالب ہونے خوف کے جو واقع ہوا تھا واسطے اوسکے اسوقت مین خوف، قصور کرنے سے اوس چیز مین کہ واجب تھی اوسپر حقوق رعیت کے سے یا ملتے سو ساتھ مدح اونکی کے۔ اور باقی شرح اسکی آئندہ آویگی (فتح) حدثنا یوسف بن موسی ثنا ابو اسامۃ ثنی عثمان بن غیاث ثنی ابو عثمان النھدی عن ابی موسی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط من حیطان المدینۃ فجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ابو بکر فبشرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ھو عمر فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم استفتح رجل فقال لی افتح لہ وبشرہ بالجنۃ علی بلوی تصیبہ فاذا عثمان فاخبرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم قال اللہ المستعان

ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ مین تھا مدینے کے باغون سے سو ایک مرد آیا تو اوسنے دستک دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکے واسطے دروازہ کھول اور اوسکو بہشت کی خوشخبری دے تو مین نے اوسکو واسطے دروازہ کھولا تو ناگاہ ابو بکر صدیقؓ ہین تو بشارت دی مینے اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تو صدیقؓ نے خدا کا شکر کیا پھر ایک اور مرد آیا تو اوسنے دستک دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو واسطے دروازہ کھول اور اوسکو بہشت کی خوشی سنا سو مین نے اوسکو واسطے دروازہ کھولا تو ناگہان عمرؓ تھے تو مین نے اوسکو خبر دی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اوسنے خدا کی حمد کی یعنی اس نعمت کی بشارت پر پھر ایک اور مرد نے دستک دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو فرمایا کہ اوسکو واسطے دروازہ کھول اور اوسکو بہشت کی خوشخبری دے ایک بلا پر جو اوسکو پہونچے گی پس ناگہان عثمان تھے تو مین نے اونکو خبر دی اوسکی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اوسنے خدا کی حمد کی پھر کہا کہ اللہ ہی مدد طلب کیا گیا ہے

ف اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے۔ حدثنا یحیی بن سلیمان ثنی ابن وھب اخبرنی حیوۃ ثنی ابو عقیل زھرۃ بن معبد انہ سمع جدہ عبد اللہ بن ھشام قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو اخذ بید عمر بن الخطاب ترجمہ عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حالانکہ آپ عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے تھے ف یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور پوری حدیث آئندہ آویگی اور باقی حدیث یہ ہے کہ عمرؓ نے آپ سے کہا کہ یا حضرت ص آپ محبوب تر ہین نزدیک میرے ہر چیز سے (فتح الباری

مناقب عثمان بن عفان ابی عمرو القرشی۔ باب۔ بیان مین مناقب عثمان غنی بن عفان کے کہ

اونکی کنیت ابو عمرو ہے قرشی ہین **ف** اونکی نسب سطور سے ہے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ
ابن عبد شمس بن عبد مناف جمع ہوتے ہین ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد مناف مین اور اون کا لقب
ذوالنورین ہے علی مرتضی سے روایت ہے کہ آسمان مین اونکا یہی لقب ہے (فتح) **وَقَالَ** النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرُ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ
یعنے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوان کہدا کر درست کرے اوسکے لیے بہشت ہے تو عثمان
نے اوسکو درست کردایا اور جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کردیگا تو اوسکے لیے بہشت ہے تو عثمان نے اوس کا
سامان درست کردیا **ف** رومہ ایک کوان تہا مدینے مین اوسکو سوا کسی کوئین مین وہان میٹھا پانی
نہ تہا حضرت صلعم نے اوسکو درست کرنیکا حکم فرمایا عثمان نے اوسکو بہت مال خرچ کرکے درست کروایا اور
مراد تنگی کے لشکر سے تبوک کی لڑائی ہے جو ایک مقام کا نام ہے شام مین مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان کی لڑائیکا ارادہ کیا لشکر بہت جمع ہوا سامان کچہ نہ تہا تنگی بہت تہی حضرت عثمان
نے تین سو اونٹ اور ایک ہزار اشرفی راہ خدا مین دین۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ
فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ
ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ حَمَّادٌ وَثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ
سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا
فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا **ترجمہ** ابو موسی
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ مین داخل ہوئے اور حکم کیا مجکو باغ کے دروازے کی نگہبانی
کرنیکا تو ایک مرد آیا اجازت مانگتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو اجازت دی اور بہشت کی
خوشی سنا تو ناگہان وہ ابوبکر تہے پہر ایک اور مرد نے آکر اجازت مانگی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اوسکو اجازت دی اور بہشت کی خوشی سنا پس ناگہان عمر تہے پہر ایک اور مرد نے آکر اجازت مانگی تو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہوڑا سا چپ رہے پہر فرمایا کہ اوسکو اجازت دی اور بہشت کی خوشی سنا ایک بلا پر
جو اوسکو عنقریب پہونچیگی پس ناگہان عثمان تہو اور دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تہی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ایک مکان مین جسمین پانی تہا اپنے گھٹنے کھولے تہے سو جب عثمان داخل ہوئے تو
اونکو ڈہانک لیا **ف** ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ عائشہ نے کہا کہ جب عثمان داخل ہوئے تو آپنے

اپنے کپڑے درست کر لیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نہ شرم کروں ایسے مرد سے جس سے
فرشتے شرم کرتے ہیں (فتح) **حدثنا** احمد بن شبیب بن سعید ثنا ابی عن یونس قال ابن شہاب
اخبرنی عروۃ ان عبید اللہ بن عدی بن الخیار اخبرہ ان المسور بن مخرمۃ وعبد الرحمن بن
الاسود بن عبد یغوث قالا ما یمنعک ان تکلم عثمان لاخیہ الولید فقد اکثر الناس فیہ فقصدت
لعثمان حین خرج الی الصلوٰۃ قلت ان لی الیک حاجۃ وھی نصیحۃ لک قال یا ایھا المرء قال ابو عبد اللہ
اراہ قال اعوذ باللہ منک فانصرفت فرجعت الیہم اذ جاء رسول عثمان فاتیتہ فقال ما نصیحتک
فقلت ان اللہ بعث محمدا صلی اللہ علیہ وسلم بالحق وانزل علیہ الکتاب وکنت ممن استجاب
للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فہاجرت الہجرتین وصحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
رایت ھدیہ وقد اکثر الناس فی شان الولید قال ادرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت
لا ولکن خلص الی من علمہ ما یخلص الی العذراء فی سترھا قال اما بعد فان اللہ بعث محمدا
صلی اللہ علیہ وسلم بالحق فکنت ممن استجاب للہ ولرسولہ وامنت بما بعث بہ وھاجرت الہجرتین
کما قلت وصحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبایعتہ فواللہ ما عصیتہ ولا غششتہ حتی توفاہ
اللہ عز وجل ثم ابا بکر مثلہ ثم عمر مثلہ ثم استخلفت افلیس لی من الحق مثل الذی لہم
قلت بلی قال فما ھذہ الاحادیث التی تبلغنی عنکم اما ما ذکرت من شان الولید فسناخذ
فیہ بالحق ان شاء اللہ ثم دعا علیا فامرہ ان یجلدہ فجلدہ ثمانین **ترجمہ** عبید اللہ بن عدی
سے روایت ہے کہ مسور اور عبد الرحمن دونوں نے اوس سے کہا کہ کیا چیز تجھکو منع کرتی ہے یہ کہ تو عثمان سے کلام
کرے اوسکے بھائی ولید کے سبب سے پس تحقیق بہت گفتگو کی ہے لوگوں نے اوسکے حق میں تو قصد کیا میں نے
طرف عثمان کی جبکہ نماز کو نکلے میں نے کہا کہ مجھکو تم سے کچھ کام ہے اور وہ تمہارے واسطے خیرخواہی ہے عثمان نے
کہا کہ اے مرد میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں تو میں پھرا اور اونکی طرف پلٹ آیا یعنی اور جو میں نے عثمان
سے کہا تھا اونسے کہا تو اونہوں نے کہا کہ تو نے اپنا فرض ادا کیا ناگاہ عثمان کا ایلچی آیا پس میں
اوسکے ساتھ چلا تو اونسے کہا کہ کیا ہے نصیحت تیری تو میں نے کہا کہ خدا نے محمد کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اور اوسپر
کتاب اتاری اور تو اون میں سے تھا جنہوں نے خدا اور اوسکے رسول کا حکم قبول کیا سو ہجرت کی
تو نے دو بار یعنی پہلے حبشہ کی طرف پھر وہاں سے مدینے کی طرف اور تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
صحبت کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راہ روش دیکھا اور تحقیق بہت گفتگو کی ہے لوگوں نے
ولید کے حال میں یعنی کہتے ہیں کہ ولید نے شراب پی ہے اور عثمان نے اوسکو شراب کی حد کیوں نہیں

ماری پس واجب ہی کہ تو اوسپر حد قائم کرے عثمان نے کہا کہ کیا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا یعنی تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے مین نے کہا کہ نہین ولیکن پہونچا طرف میری آپکے علم سے جو پہنچتا ہے کنواری عورت کو اپنے پردے مین یعنی شریعت کا علم چھپا ہوا تھا اور نہ خاص تھا بلکہ مشہور اور معلوم تھا یہانتک کہ باکرہ عورت کو پردے مین پہونچا پس پہونچنا اوسکا مجکو باوجود حرص میری کے اولی ہے عثمان نے کہا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ خدا نے محمد ﷺ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اور تھا مین اون لوگون مین سے جنہون نے خدا اور رسول کا حکم مانا اور مین ایمان لایا ساتھ اوس چیز کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے ساتھ بھیجے گئے اور ہجرت کی مین نے دو بار جیسا تو نے کہا اور مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی اور بیعت کی سو قسم ہے خدا کی نہ مین نے آپکی نافرمانی کی اور نہ خیانت کی یہانتک کہ خدا نے آپکو وفات دی پھر ابو بکرؓ سے بھی اسیطرح پھر عمرؓ سے بھی اسیطرح پھر مین خلیفہ ہوا کیا پس نہین میرے واسطے حق جو اونکو واسطے تھا مین نے کہا کیون نہین کہا پس کیا ہین یہ باتین جو مجکو تمہاری طرف سے پہونچی ہین اپر جو کچھ کہ تو نے ولید کے حال سے ذکر کیا سو اگر خدا نے چاہا تو ہم حق کے ساتھ اوسمین مواخذہ کرین گے پھر علی مرتضیٰؓ کو بلایا اور اونکو حکم کیا کہ ولید کو کوڑے مارین تو علیؓ نے اوسکو اسی کوڑے مارے

ف اس حدیث کا قصہ یون ہے کہ جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو عمرؓ کی وصیت کے موافق سعد کو کوفہ کا حاکم کیا پھر اوسکو موقوف کیا اور اوسکا سبب یہ تھا کہ سعد حاکم تھے اور عبد اللہ بن مسعود وہان کے بیت المال کے خزانچی تھے تو سعد نے عبد اللہ بن مسعود سے قرض لیا پھر عبد اللہ بن مسعودؓ نے اوسکا تقاضا کیا سو دونون آپسمین جھگڑے پس عثمانؓ کو یہ خبر پہونچی تو دونون پر ناراض ہوئے اور سعد کو موقوف کیا اور اپنے بھائی ولید کو بلا کر کوفہ کا حاکم بنایا تاکہ اوس سے صلہ رحمی کرین تو ولید نے ایک دن شراب پی اور نشے کی حالت مین لوگون کو صبح کی نماز دو رکعتین پڑھائی پھر کہا کہ اگر چاہو تو اور نماز پڑھا دون تو دو مردون نے عثمان کے پاس اوسپر گواہی دی کہ اسنے شراب پی ہے تو حضرت عثمانؓ نے اوسکو موقوف کردیا لیکن اوسپر شراب خواری کی حد قائم نہ کی بلکہ اوسمین کچھ مدت دیر کی تو اس سبب سے لوگون نے ولید کے حق مین بہت گفتگو کی کہ عثمانؓ نے اوسپر شراب کی حد کیون قائم نہین کی اور حالانکہ اوسنے شراب پی ہے اور یہ بھی لوگ کہتے تھے کہ عثمانؓ نے سعد بن ابی وقاص کو کیون معزول کیا حالانکہ وہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور جو اونکو واسطے فضیلت حاصل ہے علم اور دین اور سبقت اسلامی سے وہ ولید کے واسطے حاصل نہین اور عثمان کا عذر یہ ہی کہ عمرؓ نے سعد کو موقوف کیا تھا اور ولید کی حد مین اسواسطے دیر کی تھی تاکہ اوسکے گواہون کا حال معلوم کرین پھر جب عثمانؓ کو یہ امر تحقیق ہوا اور لوگون نے اوسپر گواہی

دی تو علی مرتضیٰ کو حکم کیا کہ ولید کو کوڑے ماریں پھر جب چالیس کوڑے مار چکے تو ٹھہر گئے پھر کہا کہ حضرت صلعم نے چالیس کوڑے ماری ہیں اور صدیق اکبرؓ نے بھی چالیس کوڑے مارے ہیں اور عمرؓ نے اسی کوڑے ماری ہیں اور یہ کل سنت ہیں اور یہ میرے نزدیک محبوب تر ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب عثمان کو ولید کا قصہ پہونچا تو انہوں سے علیؓ سے مشورہ کیا تو علیؓ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ تو اوسکو یہاں بلا وے پس اگر اوسکو سامنے لوگ اوسپر گواہی دیں تو ہیں اوسکو حد ماروں پس گواہی دی اوسپر ابو زینب اور ابو موسیٰ اور جندب بن زہیر اور سعد بن مالک اشعری نے تو علیؓ نے اوسکو کوڑے مارے اور یہ جو کہا کہ کیا ہیں یہ باتیں الخ تو شاید یہ لوگ کلام کرتے تھے کہ عثمان نے ولید پر حد قائم کرنے میں دیر کیوں کی (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ ثَنَا شَاذَانُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ تھے ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں برابر نہیں کرتے تھے ساتھ ابو بکرؓ کے کسی کو یعنی اونکو سب پر فضیلت دیتے تھے پھر عمرؓ کی پھر عثمانؓ کی پھر چھوڑ دیتے تھے ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو کہ نہیں فضیلت دیتے تھے ہم درمیان اونکے ایک کو دوسرے پر ف اور تحقیق اتفاق کیا ہے علمائے اوپر تاویل کرنے ابن عمرؓ کے اس کلام کے سوا اس کے کہ سب اہل سنت کے نزدیک مقرر ہو چکا ہو کہ عثمان کے بعد علی مرتضیٰ سب پر مقدم ہیں اور علی مرتضیٰؓ کے بعد عشرہ مبشرہ سب پر مقدم ہیں اور اونکے بعد جنگ بدر والے مقدم ہیں اور پھر جو اوسمیں حاضر نہیں ہوئے اور غیر اونکے پس ظاہر یہ ہے کہ مراد ابن عمرؓ کے ساتھ اس نفی کی یہ ہے کہ تھے وہ کوشش کرتے تفضیل میں پس ظاہر ہوتے تھے واسطے اونکے فضائل تینوں کو نہایت ظاہر ہونا پس جزم کرتے تھے ساتھ اوسکا اور نہ تھی اسوقت اطلاع پائی اونہوں نے اوپر نص کا اور تائید کرتے تھے اسکی یہ حدیث جو ابن مسعودؓ سے روایت ہو کہ تھے ہم باتیں کرتے کہ افضل اہل مدینہ کے علی بن ابی طالبؓ ہیں اور یہ محمول ہو اسپر کہ ابن مسعودؓ نے عمر فاروقؓ کے فوت ہو جانے کے بعد یہ بات کہی تھی اور تحقیق محمول کیا ہے احمد نے ابن عمرؓ کی حدیث کو اسپر کہ متعلق ہو ساتھ ترتیب کے تفضیل میں اور حجت پکڑی ہو اونہوں نے اوپر جو تھے ہونے علیؓ کے ساتھ اس حدیث کے کہ خلافت تیس سال ہو پھر بادشاہ ہونگے اور کرمانی نے کہا کہ نہیں حجت ہے بیچ قول اوسکے کُنَّا نَتْرُكُ اسواسطے کہ اہل اصول کو اختلاف ہے بیچ صیغہ کُنَّا نفعل کے نہ بیچ صیغہ کنا لا نفعل کے واسطے متصور ہونے تقریر رسول صلعم کی اول میں سوائے دوسرے کے اور بر تقدیر اسکے کہ حجت ہو گو یہ عملیات سے نہیں تاکہ اوسمیں ظن کافی ہو اور اگر تسلیم کیا جاوے تو اوسکو

معارض ہو وہ چیز جو اوس سے قوی تر ہے اور احتمال ہے کہ مراد ابن عمر کی یہ ہو کہ تھا یہ واقع ہوا واسطے اونکو
بیچ بعض زمانے حضرت صلعم کے پس نہیں مانع ہے یہ کہ ظاہر ہو یہ واسطے اونکے بعد اسکے فتح **حدثنا**
موسی بن اسماعیل ثنا ابو عوانۃ ثنا عثمان ہو ابن موہب قال جاء رجل من اہل مصر و حج
البیت فرای قوما جلوسا فقال من ہؤلاء القوم فقالوا ہؤلاء قریش قال فمن الشیخ فیہم قالوا عبد اللہ
بن عمر قال یا ابن عمر انی سائلک عن شیء فحدثنی ہل تعلم ان عثمان فر یوم احد قال نعم قال تعلم
انہ تغیب عن بدر ولم یشہد قال نعم قال تعلم انہ تغیب عن بیعۃ الرضوان فلم یشہدہا قال
نعم قال اللہ اکبر قال ابن عمر تعال ابین لک اما فرارہ یوم احد فاشہد ان اللہ عفا عنہ وغفر
لہ واما تغیبہ عن بدر فانہ کانت تحتہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت مریضۃ فقال
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لک اجر رجل ممن شہد بدرا وسہمہ واما تغیبہ عن بیعۃ
الرضوان فلو کان احد اعز ببطن مکۃ من عثمان لبعثہ مکانہ فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عثمان وکانت بیعۃ الرضوان بعد ما ذہب عثمان الی مکۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ
الیمنی ہذہ ید عثمان فضرب بہا علی یدہ فقال ہذہ لعثمان فقال لہ ابن عمر اذہب بہا الآن معک

ترجمہ عثمان بن موہب سے روایت ہو کہ مصر والون سے ایک مرد آیا اور اوسنے کعبے کا حج کیا تو اوسنے ایک گروہ
آدمیون کا بیٹھا دیکھا سو کہا کہ یہ کون لوگ ہین تو بعضے لوگون نے کہا کہ یہ قریش ہین کہا انمین بزرگ کون
ہو جسکی طرف اپنے قول مین رجوع کرتے ہین لوگون نے کہا کہ عبد اللہ بن عمرؓ ہین اوس مصری نے کہا کہ ای ابن
عمرؓ مین تجہسے کچہ چیز پوچہتا ہون سو مجہسے بیان کر کیا تو جانتا ہے کہ عثمانؓ جنگ احد کے دن بہاگ
گئے تھے ابن عمرؓ نے کہا ہان پہر اوسنے کہا کہ کیا تجکو معلوم ہے کہ وہ جنگ بدر سے غائب ہو اوسمین حاضر
نہوے ابن عمرؓ نے کہا ہان پہر اوسنے کہا کیا تو جانتا ہے کہ وہ بیعت رضوان سے غائب ہو اور اوسمین حاضر
نہوے ابن عمرؓ نے کہا ہان کہا اوسنے اللہ اکبر یعنی ابن عمر کا جواب اوسکو پسند آیا اسواسطے کہ وہ اون لوگون
مین سے تہا جو حضرت عثمانؓ کو برا کہتے تہے تو مراد اوسکی ان تینون مسئلون کے پوچہنے سے یہ تہی کہ اپنے
اعتقاد کو پکا کرے کہ وہ طعن کرتا ہے عثمانؓ پر تو ابن عمر نے کہا کہ آ کہ مین تجہسے حقیقت حال کی بیان
کرون اسپر بہاگنا عثمانؓ کا دن احد کے سو مین گواہی دیتا ہون کہ خدا نے اونسے معاف کیا اور اونکو
بخشدیا اور اسپر غائب ہونا اونکا بدر سے پس اس سبب سے تہا کہ اونکے نکاح مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیٹی تہین اور وہ بیمار تہین تو اونکی بیمارداری مین رہے تو حضرت صلعم نے اونکو فرمایا کہ تیرے لیے ثواب
ایک شخص کا ہے اون لوگون مین سے جو بدر مین حاضر ہوئے اور اوسکا حصہ ہے یعنی تو وہ حکم حاضرین بدر کا

رکہتے ہین دنیا اور آخرت مین اور ایسے غائب ہونا اونکا بیعت رضوان سے اس سبب سے تہا کہ اگر ہوتا بہت عزت والا یعنی رشتے مین باقی اصحاب مین سے اندر مکہ کے عثمان رض سے تو البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو بہیجتے یعنی بجای عثمان رض کے لیکن جبکہ نہ پایا کوئی عزت والا اونکی برابر یہانتک کہ کوئی اپنی جان کی خوف سے نگیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رض کو بہیجا یعنی طرف مکہ کی تاکہ مشرکون کے ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گفتگو کرین تاکہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے مین آنے سے نہ روکین اور تہی بیعت رضوان حدیبیہ مین بعد جانے عثمان رض کی مکے کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتہ سے اشارہ کیا کہ یہ ہاتہ میرا بجای عثمان رض کی ہاتہ کے ہے تو اپنا داہنا ہاتہ اپنے بائین ہاتہ پر مارا اور فرمایا کہ یہ ہاتہ عثمان کے واسطے ہے یا اونکی طرف سے ہے پہر ابن عمر رض نے کہا کہ ایسے ان کلمات کو اپنے ساتہ لے جا یا جوڑ اس عذر کو ساتہ جواب کے تاکہ نہ باقی رہے واسطے تیرے سلیمے سے جواب مین کوئی حجت اوسپہ کہ تہا تو اعتقاد رکہتا اوسکو عثمان رض کے غائب ہونے سے **ف** اور حاصل یہ ہے کہ اوسنے حضرت عثمان کے تین عیب بیان کیے سو ابن عمر رض نے اوسکو واسطے ہر عیب کا عذر بیان کیا ایسے تہا گنا پس ساتہ معاف ہونیکے اور ایسے پیچھے رہنا پس ساتہ امر کے اور تحقیق حاصل ہوا واسطے اونکے مقصود حاضرین کا مرتب ہونے دونون امر کے سے دنیاوی اور وہ حصہ ہے اور اخروی اور وہ ثواب ہے اور ایسے بیعت تو اوسمین بہی اونکو اجازت تہی اور حضرت صلعم کا ہاتہ عثمان رض کے ہاتہ سے بہتر ہے جیسا کہ خود عثمان سے ثابت ہو چکا ہے اور یہ جو کہا کہ خدا نے اوس سے معاف کیا تو مراد اس سے یہ آیت ہے ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم اور یہ جو کہا کہ عثمان رض کو بہیجا تو اسکا سبب یہ تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کے ارادے سے پندرہ سو آدمی کے ساتہ مدینہ سے مکے کو روانہ ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رض کو مکے مین بہیجا تہا یعنے دن حدیبیہ کی تاکہ قریش کو معلوم کرا دین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے آئے ہین لڑائی کی نیت سے نہین آئے تو عثمان رض کے پیچھے صحابہ مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ مشرکین مکہ مسلمانون سے لڑنیکا ارادہ رکہتے ہین تو مسلمان بہی لڑائی کے واسطے مستعد ہوئے اور بیعت لی اونسے اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کی تلے اسیپر کہ بہاگین نہین اور یہ بیعت عثمان رض کی پیچھے تہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ خبر پہونچی تہی کہ مشرکون نے عثمان رض کو مار ڈالا پس تہا یہ سبب بیعت کا اور باقی شرح اسکی آیندہ آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ** ثنا یحییٰ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ فَقَالَ اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کی پہاڑ پر چڑہے اور آپکے ساتہ ابو بکر رض اور عمر رض اور عثمان رض تہے

تو احد نے جنبش کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنا پاؤں مارا اور فرمایا کہ تھم جا اے احد بس نہیں
تجھ پر مگر پیغمبر اور صدیق اور دو شہید ف اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے **باب** قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالِاتِّفَاقِ
عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ باب ہے بیچ بیان قصے بیعت اور اتفاق کے عثمان بن
عفان پر یعنی بعد عمر بن خطاب کے اور بیچ اسکے ہے عمر بن خطاب کے قتل ہونیکا **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ
وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ
مَا لَا تُطِيقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا
تُطِيقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ
بَعْدِي أَبَدًا قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ
فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ بِسُورَةِ يُوسُفَ أَوِ النَّحْلِ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ
إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا
يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ
رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَى وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ
قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ صَلَاةً
خَفِيفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيرَةِ قَالَ
الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ
يَدَّعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ
رَقِيقًا فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا فَقَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ وَصَلَّوْا
قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ
فَقَائِلٌ يَقُولُ لَا بَأْسَ وَقَائِلٌ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ
بِلَبَنٍ فَشَرِبَ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ
وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وُلِّيتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ

ذلك كفافا لا علي ولا لي فلما ادبر اذا الازار يمس الارض قال ردوا علي الغلام قال يا ابن اخي
ارفع ثوبك فانه انقى لثوبك واتقى لربك يا عبد الله بن عمر انظر ما علي من الدين فحسبوه
فوجدوه ستة وثمانين الفا او نحوه قال ان وفى له مال آل عمر فاده من اموالهم والا فسل
في بني عدي بن كعب فان لم تف اموالهم فسل في قريش ولا تعدهم الى غيرهم فاد عني هذا
المال انطلق الى عائشة ام المؤمنين فقل يقرأ عليك عمر السلام ولا تقل امير المؤمنين
فاني لست اليوم للمؤمنين اميرا وقل يستأذن عمر بن الخطاب ان يدفن مع صاحبيه فسلم
فاستأذن ثم دخل عليها فوجدها قاعدة تبكي فقال يقرأ عليك عمر بن الخطاب السلام
ويستأذن ان يدفن مع صاحبيه فقالت كنت اريده لنفسي ولاوثرن به اليوم على نفسي فلما اقبل
قيل هذا عبد الله بن عمر قد جاء قال ارفعوني فاسنده رجل اليه فقال ما لديك قال الذي
تحب يا امير المؤمنين قد اذنت قال الحمد لله ما كان شيء اهم الي من ذلك فاذا انا قبضت
فاحملوني ثم سلم فقل يستأذن عمر بن الخطاب فان اذنت لي فادخلوني وان ردتني ردوني الى
مقابر المسلمين وجاءت ام المؤمنين حفصة والنساء تسير معها فلما رأيناها قمنا فولجت
عليه فبكت عنده ساعة واستأذن الرجال فولجت داخلا لهم فسمعنا بكاءها من الداخل
فقالوا اوص يا امير المؤمنين استخلف قال ما اجد احق بهذا الامر من هؤلاء النفر او الرهط
الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان والزبير وطلحة
وسعدا وعبد الرحمن بن عوف وقال يشهدكم عبد الله بن عمر وليس له من الامر شيء
كهيئة التعزية له فان اصابت الامرة سعدا فهو ذاك والا فليستعن به ايكم ما امر
فاني لم اعزله من عجز ولا خيانة وقال اوصي الخليفة من بعدي بالمهاجرين الاولين ان
يعرف لهم حقهم ويحفظ لهم حرمتهم واوصيه بالانصار خيرا الذين تبوءوا الدار والايمان
من قبلهم ان يقبل من محسنهم وان يعفى عن مسيئهم واوصيه باهل الامصار خيرا فانهم
ردء الاسلام وجباة المال وغيظ العدو وان لا يؤخذ منهم الا فضلهم عن رضاهم واوصيه
بالاعراب خيرا فانهم اصل العرب ومادة الاسلام ان يؤخذ من حواشي اموالهم ويرد
على فقرائهم واوصيه بذمة الله وذمة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يوفى لهم بعهدهم
وان يقاتل من ورائهم ولا يكلفوا الا طاقتهم فلما قبض خرجنا به فانطلقنا نمشي فسلم
عبد الله بن عمر قال يستأذن عمر بن الخطاب قالت ادخلوه فادخل فوضع هنالك مع

صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلٰى ثَلٰثَةٍ مِّنْكُمْ قَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِيْ إِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِيْ إِلٰى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِيْ إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِيْ نَفْسِهِ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَفَتَجْعَلُوْنَهُ إِلَيَّ وَاللّٰهُ عَلَيَّ أَنْ لَّا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيْعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيْثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوْهُ

ترجمہ عمرو بن میمونؓ سے روایت ہے کہ دیکھا مین نے عمر بن خطابؓ کو پہلے اس سے کہ قتل ہون چار دن مدینے مین یعنی بعد اسکے کہ حج سے پہرے سنہ تئیس ہجری مین) کہ کہڑے ہوئے حذیفہ بن یمانؓ اور عثمانؓ بن حنیف پر یعنی اور عمرؓ نے اونکو سواد عراق کی زمین پر بہیجا تہا تاکہ اسپر خراج مقرر کرین اور اوسکے اہل پر جزیہ) کہا کس طرح کیا تمنے کہا تم خدا سے ڈرتے ہو یہ کہ لادا ہو تمنے زمین پر وہ بوجہہ جسکو وہ اوٹہا نہ سکے یعنی گنجایش سے زیادہ اوسپر مقرر کر دا اونہون نے کہا کہ ہمنے اوسپر وہ بوجہ لادا ہے جسکو وہ اوٹہا سکتی ہے اوسمین بڑی زیادتی نہین (ایک روایت ہی اتنا زیادہ ہے کہ حذیفہ نے کہا کہ اگر مین چاہتا تو اوسکا خراج دُگنا کرتا) عمرؓ نے کہا کہ خوب غور کرو یہ کہ لادا ہو تمنے اوسپر وہ بوجہ جسکو وہ اوٹہا نہ سکے اُن دونون نے کہا کہ ہمنے ایسا نہین کیا تو عمرؓ نے کہا کہ اگر خدا نے مجکو سلامت رکہا تو البتہ مین عراق والون کی رانڈون کو اسحال مین چھوڑون گا کہ میرے بعد کبہی کسی مرد کے محتاج نہ ہونگی یعنی ملک مین ایسا امن ہو جاویگا کہ رانڈ عورتین تنہا سفر کرینگی مرد کی محتاج نہ ہونگی سونہ آئی اونپر مگر چوتہی صبح یہانتک کہ شہید ہوئے عمرو بن میمون نے کہا کہ البتہ مین کہڑا تہا یعنی صف مین صبح کی نماز کی انتظار کرتا تہا نہ تہا میرے اور عمرؓ کے درمیان کوئی مگر عبد اللہ بن عباسؓ جس صبح کو کہ وہ زخمی ہوئے اور عمرؓ کا دستور تہا کہ جب دو صفون کے درمیان گذرتے تہے تو کہتے تہے کہ برابر کرو صفون کو یہانتک کہ جب صفون کے درمیان کوئی جگہہ خالی نہ دیکہتے تو آگے بڑہتے اور تکبیر کہتے اور اکثر اوقات پہلی رکعت مین سورہ یوسف یا نحل یا مانند اسکی پڑہتے یہانتک کہ لوگ جمع ہوتے (اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ عمرو بن میمون نے کہا کہ نہ منع کیا مجکو اس سے کہ ہون مین پہلی صف مین مگر عمر کی ہیبت نے اور تہے مرد ہیبتناک اور مین اوس سے لگتی صف مین تہا اور عمرؓ کا دستور تہا کہ تکبیر کہتے تہے یہانتک کہ

پہلی صف کے سامنے ہوتے پس اگر کسی مرد کو صف سے آگے بڑھا یا پیچھے ہٹا دیکھتے تو اوسکو درہ سے مارتے اسیواسطے مین پہلی صف مین کھڑا نہوا) سو نہ کیا عمر نے کچھ مگر یہ کہ تکبیر کہی سو مین نے اونسے سنا کہتے تھے کہ قتل کیا یا کھا لیا مجکو کتے نے جبکہ اونکو زخمی کیا (ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پس سامنے آیا اونکے ابو لولوہ غلام مغیرہ رض بن شعبہ کا تو عمر تھوڑا پیچھے ہٹے پہر اوسنے اونکو تین زخم مارے تو مین نے عمر کو دیکھا کہتے تھے کہ اس کتے کو پکڑو۔ اور ایک روایت مین ہے کہ عمر کا دستور تہا کہ عجم کے قیدیون سے کسی بالغ قیدی کو مدینے مین آنے کی اجازت نہ دیتے تھے یہانتک کہ مغیرہ بن شعبہ نے اونکو لکہا اور وہ کوفہ پر عامل تہا کہ میرے پاس ایک غلام کاریگر ہے اور اجازت مانگی کہ اوسکو مدینے مین آنے کی اجازت دین کہ وہ کئی کسب جانتا ہے جنسے لوگون کو فائدہ پہونچےگا وہ لوہار ہے نقش کاری جانتا ہے بڑہی کا کام جانتا ہے تو عمر رض نے اوسکو اجازت دی تو خراج مقرر کیا اوسپر مغیرہ نے ہر مہینے مین سو درہم تو اوسنے عمر رض کے پاس خراج کے بہت ہونے کی شکایت کی اور سوال کیا کہ مغیرہ سے کہہ کر میرا خراج کم کروا دین تو عمر نے کہا کہ تیرا خراج تیرے کام کے مقابلے مین بہت زیادہ نہین تو پہر وہ غلام غضبناک ہوکر اور نیت کی اوسنے عمر رض کے مار ڈالنے کی پہر کچھ دن کے بعد وہ غلام اونپر گذرا تو عمر رض نے کہا مینے سنا ہے کہ تو کہتا ہے کہ اگر مین چاہون تو ایسی چکی بناؤن کہ ہوا کے ساتھ اناج پیسا کرے تو اس غلام نے اونکی طرف مڑ کر دیکھا متھے پر تیوری ڈالکر پس کہا کہ البتہ مین تیرے واسطے ایسی چکی بناؤنگا کہ اوسکا لوگون مین ہمیشہ چرچا رہیگا تو عمر رض نے اپنے ساتہیون سے کہا کہ یہ غلام مجکو ڈراتا ہے پہر وہ غلام کچھ دن ٹھہرا پہر اوسنے ایک خنجر بنایا جسکے دو سر تھے اور اوسکو زہر پلایا پہر مسجد کے ایک کونے مین چھپ رہا فجر کے اندہیرے مین یہانتک کہ عمر رض گھر سے باہر آئے لوگون کو جگاتے تھے کہ اوٹھو طرف نماز کی اوٹھو طرف نماز کے پہر جب اوسکے قریب ہوئے یعنی وہ اندہیری مین بیٹھا تہا تو وہ عمر پر جھپٹا اور اونکو تین زخم مارے ایک ونمین سے طرف ناف کی یہانتک کہ اوسکا پیٹ پہاڑ ڈالا اور اوسینے اوسکو قتل کیا) سو چلا ابو لولوہ ساتھ چہری دو منہ والی کے نہ گذرا کسی پر دائین اور نہ بائین مگر کہ اوسکو زخمی کیا یہانتک کہ اوسنے تیرہ آدمی کو زخمی کیا سات اونمین سے مر گئے سو جب مسلمانون مین سے ایک مرد نے اوسکو دیکھا تو اپنا باران کوٹ اوسپر ڈالا سو جب اوس عجمی کافر نے گمان کیا کہ وہ پکڑا گیا تو اپنے تئین مار ڈالا اور عمر فاروق نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور اوسکو امام بنایا سو جو لوگ عمر رض کے متصل اور قریب تھے سو اونہون نے دیکھا جو مین نے دیکھا یعنے نزدیک والون کو تو یہ سب حال معلوم ہو چکا تہا اور اپیر جو لوگ کہ مسجد کی طرفون مین تھے تو اونکو کچھ حال معلوم نہوا سوائے اسکے کہ اونہون نے عمر کی آواز نہ پائی اور وہ کہتے تھے سبحان اللہ سبحان اللہ جیسے کہ مقتدی سہو کے وقت امام کو کہتے ہین تو عبدالرحمن نے اونکو ہلکی سی

نماز پڑھائی یعنی پہلی رکعت مین سورہ انا اعطینا پڑھی اور دوسری مین اذا جاء نصر اللہ (اور ایک روایت
مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر بیہوش ہوگئے سو وہ ہمیشہ بیہوش رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی تو اونہون
نے ہمارے موہون کی طرف نظر کی اور کہا کہ کیا لوگون نے نماز پڑہی ہے مین نے کہا ہان کہا نہین
مسلمان جو نماز کو چھوڑے پھر وضو کر کے نماز پڑہی پھر جب نماز سے پھرے تو عمرؓ نے کہا کہ ای ابن عباسؓ
دیکھہ مجکو کسنے مارا تو ابن عباسؓ ایک گھڑی لوگون مین پھرے پھر آئے پس کہا کہ مغیرہؓ کے غلام نے آپکو مارا
عمرؓ نے کہا اوس غلام کاریگر نے کہا ہان کہا خدا اوسکو قتل کرے کہ مینے تو اوسکو دستور کے موافق حکم کیا تہا
شکر ہے خدا کا جسنے نہین گردانی موت میری اوس مرد کے ہاتہہ سے کہ اسلام کا دعوی کرے سو مقرر تو اور
تیرا باپ دونون چاہتے تھے کہ عجمی غلام مدینے مین بہت ہون اور عباسؓ کے پاس سب اصحابؓ سے
زیادہ غلام تھے تو ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین سب عجمی غلامون کو مار ڈالون کہا تو نے غلط کہا
یعنی اونکو مارنا درست نہین بعد اسکے کہ اونہون نے تمہاری بولی مین کلام کیا اور تمہارے قبلے کیطرف
نماز پڑہی اور تمہاری طرح حج کیا سو اپنے گہر کی طرف اٹہائے گئے اور ہم اونکے ساتہہ چلے اور لوگ ایسے غمناک
ہوئے کہ جیسے اونکو اس دن سے پہلے کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی سو کوئی کہتا تہا کہ کچھ ڈر نہین اور کوئی
کہتا تھا کہ مجکو اوسپر ڈر ہے پھر کہجور کا نچوڑا اونکے پاس لایا گیا تو اونہون نے اوسکو پیا تو وہ اونکے پیٹ
سے یعنے زخم کی راہ سے نکل گیا لیکن معلوم نہوا کہ وہ خون ہے زخم کا یا نچوڑ کہجور کا پہر کہا دودہ لاؤ سو پھر
دودہ لایا گیا تو اوسکو پیا تو وہ بہی اونکے پیٹ سے نکل گیا تو لوگون نے معلوم کر لیا کہ وی مرنے والے ہین
سو ہم اونکے پاس گئے اور لوگ آئے تو اونکی تعریف کرنے لگے اور ایک جوان مرد آیا تو اوسنے کہا کہ خوشخبری
ہو تجکو اے امیر المومنین ساتہہ بشارت اللہ کی واسطے تمہاری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اور
سبقت سے اسلام مین جو تو نے جانا ہے پہر تو خلیفہ ہوا سو تو نے انصاف کیا پہر اوسکے بعد شہید ہونا عمرؓ نے
کہا کہ مین دوست رکہتا ہون کہ یہ برابر ہو نہ مجپر گناہ ہو اور نہ میرے واسطے ثواب یعنی اگر برابر برابر ہو تو
یہ بہی غنیمت ہے سو جب وہ پیٹھہ دیکر چلا تو ناگہان اوسکا تہبند زمین سے لگتا تہا کہا اوس لڑکے کو
میرے پاس پہیر لاؤ کہا ای میرے بہتیجے اپنے کپڑے کو اونچا کر پس تحقیق اونچا کرنا بہت پاک کرنیوالا ہے
تیرے کپڑے کو اور سبب ہے بہت ڈرنیکا تیرے رب سے ای عبداللہ بن عمرؓ دیکھہ جو کچھ کہ مجپر قرض ہے سو لوگون
نے اوسکو حساب کیا تو چہیاسی ہزار یا مانند اوسکے پایا کہا کہ اگر آل عمرؓ کے مال سے سب قرض ادا ہو سکے
تو اوسکو اونکے مال سے ادا کیجیو نہین تو عدی کی اولاد سے مانگیو اور اگر اونکے مال سے ادا نہ ہو سکے تو قریش
سے مانگیو اور اونکی غیر کیطرف نہ بڑہیو اور تو عائشہ ام المومنین کے پاس جا اور کہہ کہ عمر تمکو سلام کرتا ہے

اور نہ کہیو امیر المومنین اسواسطے کہ مین آج مسلمانون کا سردار نہین اور کہیو کہ اجازت مانگتا ہے
عمر بیٹا خطاب کا یہ کہ اپنے دونون ساتھیون کے ساتھ دفنایا جاوے تو اونسے سلام کیا اور اجازت
مانگی پہر اونکے پاس داخل ہوا تو پایا اونکو اسحالین کہ بیٹھی روتی تہین تو کہا کہ عمر خطاب کا بیٹا آپکو سلام کرتا
ہے اور اجازت مانگتا ہے کہ اپنے دونون ساتہیون کے ساتہ دفنایا جاوے عائشہؓ نے کہا کہ میرا ارادہ
تہا کہ مین خود اوسمین دفنائی جاؤن اور البتہ آج مین اوسکو اپنی جان پر مقدم کرونگی پہر جب
سامنے آیا تو کسی نے کہا کہ یہ عبد اللہ آیا ہے کہا مجکو اوٹہاؤ تو ایک مرد نے اونکو اپنے ساتہ تکیہ دیا کہا کیا
خبر لایا ہے کہا امیر المومنین جس چیز کو تم چاہتے تھے عائشہؓ نے اجازت دی کہا شکر ہے اللہ کا نہ
تھی کوئی چیز زیادہ تر مقصود نزدیک میرے اس سے سو جب میری روح قبض ہو تو مجکو اوٹہاؤ پہر سلام کرے
اے ابن عمر پس کہیو کہ عمر خطاب کا بیٹا اجازت مانگتا ہے پس اگر اجازت دے تو مجکو داخل کرو نہین تو
پہیر لے جاؤ مجکو طرف قبرون عام مسلمانون کی اور آئین ام المومنین حفصہؓ اور اور عورتین اونکے ساتہ
چلتین سو جب ہمنے اونکو دیکہا تو ہم اوٹھ کہڑے ہوئے تو وہ اونکے پاس اندر گئین اور گھڑی بہر اونکے پاس روتی
رہین پھر مردون نے اجازت مانگی تو حفصہؓ گہر کے اندر ایک جگہ داخل ہو گئین سو ہمنے اونکے رونے کی
آواز اندر سے سنی تو لوگون نے کہا کہ وصیت کرو اے امیر المومنینؓ کسی کو اپنے پیچھے خلیفہ بناؤ کہا نہین
پاتا مین کسی کو لائق تر ساتہ اس امر خلافت کے ان چند مردون سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال
فرمایا اور حالانکہ آپ اونسے راضی تھے سو نام لیا عمرؓ نے علیؓ کا اور عثمانؓ کا اور زبیرؓ کا اور طلحہؓ کا اور سعد بن
ابی وقاص کا اور عبد الرحمن بن عوف کا اور حاضر ہوگا تم مین عبد اللہ بن عمرؓ اور نہین واسطے اوسکے امر
خلافت سے کچہ چیز مانند صورت تعزیت کے واسطے اوسکی یعنی اسواسطے کہ جب اوسکو خلافت کے اہل شوری
سے خارج کیا تو ارادہ کیا جبر خاطر اوسکی کا باین طور کہ کیا اوسکو اہل شوری سے بیچ اسکے) پس اگر خلافت
سعد کو پہونچی تو وہ لائق ہے ساتہ اوسکے نہین تو چاہیے کہ مدد لے ساتہ اوسکے جو سردار ہو پس تحقیق
مین نے نہین موقوف کیا اوسکو عاجز ہونیکے سبب سے اور نہ خیانت کے سبب سے اور مین وصیت کرتا
ہون خلیفے کو کہ میرے بعد ہو مہاجرین اولین کے حق مین یعنی جنہون نے دونون قبلونکی طرف نماز
پڑہی ہے یا جو بیعت رضوان مین حاضر تھے) یہ کہ اونکا حق پہچانے اور اونکی عزت نگہہ رکہے اور مین
وصیت کرتا ہون اوسکو انصار کے حق مین نیکی کرنے کی جو جگہہ پکڑ رہے ہین اس گہر مین یعنے مدینے
مین اور ایمان مین اونسے پہلے یہ کہ اونکے نیکون کی نیکی قبول کرے اور اونکے بدکارون سے معاف کرے
اور مین وصیت کرتا ہون اوسکو نیکی کرنے کی شہرون والون کے حق مین پس تحقیق وہ مددہین

اسلام کی جو اسلام سے ایذا کو دور کرتے ہین اور جمع کرنے والے ہین مالون کے اور سو جب غصہ دشمن کے ہین یعنی جلاتے ہین جی دشمن کا بسبب کثرت اور قوت اپنی کے اور یہ کہ نہ لیا جاوی اونسے مگر جو زیادہ ہو اونکی حاجتون سے اونکی رضامندی سے اور مین اوسکو وصیت کرتا ہون گنوارون کے حق مین بھلائی کی پس تحقیق وہ جڑہ ہین عرب کی اور مادہ ہین اسلام کا یعنی اونہین کے ساتھہ قائم ہے عرب اور اسلام یہ کہ لیا جاوی زوائد مالون اونکے سے یعنی اونٹ بکری وغیرہ کی زکوۃ مین اونکا عمدہ مال نہ لیا جاوے) اور رد کیا جاوی اونکے محتاجون پر اور مین وصیت کرتا ہون خدا کے ذمہ اور اوسکے رسول کے ذمہ کی یعنی اہل ذمہ کافرون کے حق مین بھلائی کی اور یہ کہ پورا کیا جاوی واسطے اونکے عہد اونکا اور یہ کہ لڑائی کیجاوی اونکے پیچھے سے یعنی اگر کوئی دشمن اونکے مارنیکا قصد کرے تو اونکی مدد کی جاوے اور نہ تکلیف دیجاوے اونکو مگر موافق طاقت اونکی کے یعنی اونسے جزیہ طاقت سے زیادہ نہ لیا جاوی پہر جب عمر فاروقؓ کی روح قبض ہوئی تو ہم اوسکے ساتھہ نکلے سو ہم چلے یہانتک کہ عائشہؓ کے پاس پہونچے تو عبداللہ بن عمرؓ نے سلام کیا اور کہا کہ اجازت مانگتا ہے عمر خطاب کا بیٹا عائشہؓ نے اجازت دی اور فرمایا کہ اوسکو اندر لاؤ یعنی عائشہ کے حجرے مین جہان حضرت صلعم اور ابوبکر مدفون تہے) سو اندر لائے گئے اور وہان اپنے دونون ساتہیون کے ساتہہ رکہے گئے سو جب اونکے دفن سے فراغت ہوئی تو یہ قوم جمع ہوئی یعنی خلیفہ بنانا جنکی سپرد کیا تہا تو عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا کہ اپنی خلافت کا امر کو آپ مین سے تین کی سپرد کر یعنی اور باقی تین استحقاق سے ہاتہہ اوٹہاؤ تو زبیرؓ نے کہا کہ مین نے اپنا کام علیؓ کے سپرد کیا اور طلحہؓ نے کہا کہ مین نے اپنا کام عثمانؓ کے سپرد کیا اور سعدؓ نے کہا کہ مین نے اپنا کام عبدالرحمنؓ کے سپرد کیا تو عبدالرحمنؓ نے کہا کہ جو تم دونون مین سے اس امر خلافت سے بری ہو پس کر دینگے ہم خلافت کو طرف اوسکی اور اللہ اور اسلام اوسکا نگہبان ہے یعنی اوسکو اللہ کی اور اسلام کی قسم ہے کہ چاہیے کہ غور کرے افضل اونکے کو اپنے اعتقاد مین تو وہ دونون بزرگ یعنی عثمانؓ اور علیؓ خاموش رہے تو عبدالرحمن نے کہا کہ کیا تم امر خلافت کو میرے اختیار مین کرتے ہو کہ جسکو مین چاہون خلیفہ بناؤن قسم ہے اللہ کی کہ نہ قصور کرون مین افضل تمہارے سے یعنی جو تم مین سے افضل ہوگا اوسیکو خلیفہ بناؤنگا دونون نے کہا ہان تو اونسے دونون سے ایک کا یعنی علیؓ کا ہاتہہ پکڑا سو اوسکو کہا کہ واسطے تیرے قرابت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مقدم ہونا اسلام مین جو تجکو معلوم ہے پس خدا تجپر نگہبان ہے اگر مین تجکو سردار بناؤن تو البتہ تو انصاف کریگا اور اگر مین عثمان کو سردار بناؤن تو البتہ تو اوسکی فرمانبرداری اور اطاعت کریگا پہر دوسرے کیساتہہ خلوت کی تو اوسکو بہی اسیطرح کہا پہر جب دونون سے قول قرار لیا تو عثمان سے کہا کہ اے عثمانؓ اپنا ہاتہہ اوٹہا پس بیعت کی اسنے عثمانؓ سے پہر علیؓ نے بہی اونسے بیعت کی اور مدینے والے

اتفاق ہوئے سو سبنے عثمان رضؓ سے بیعت کی ف یہ جو عمر نے کہا کہ شکر ہے اللہ کا کہ میری موت کسی مسلمان کے ہاتھ سے نہین ہوئی تو ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جھگڑے مجھسے ساتھہ کلمہ لا الہ الا اللہ کے تو اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ مسلمان جب کسی کو جان بوجھہ کر مار ڈالے تو اوسکے واسطے مغفرت کی امید ہے برخلاف اونکے جو کہتا ہے کہ اوسکی کبھی مغفرت نہین ہوگی اور شاید ابن عباس رضؓ کی مراد مار ڈالنے سے اونکا مار ڈالنا تہا جو عجمی غلامون سے مسلمان نہین ہوئے تھے اور یہ جو کہا کہ مین آج مسلمانون کا امیر نہین تو سوائے اسکے نہین کہ یہ اوسوقت کہا تہا جبکہ یقین کیا ساتھہ موت اپنی کے واسطے اشارت کرنیکے طرف عائشہ رضؓ کی تاکہ نہ صحبت رکھین اوس سے واسطے ہونے اوسکے کہ امیر یعنی بلکہ شخص واسطے اللہ کا اور آیندہ آویگا جو اسکی ظاہر کے مخالف ہے تو مراد یہ ہے کہ سوال کرنا عمرؓ کا عائشہؓ سے بطور طلب کے تہا نہ بطور امر کے اور مرنے کے بعد دوسری بار جو اجازت مانگنی کو فرمایا تو اونہون نے گمان کیا کہ شاید عائشہ رضؓ نے زندگی کے لحاظ سے حیا کرکے اجازت دی ہو اور یہ جو عائشہ رضؓ نے کہا کہ البتہ مین آج اوسکو اپنی جان پر مقدم کرونگی تو اس سے استدلال کیا گیا ہے اسپر کہ عائشہ رضؓ اپنے گہر کی مالک تہین اور اسمین نظر ہے بلکہ واقع یہ ہے کہ وہ تہین مالک منفعت کی ساتھ رہنے کے بیچ اوسکے اور بسانی غیر کے بیچ اسکے اور اونکے بعد اوس گہر کا کوئی وارث نہین اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کا مانند عدت والی عورتون کے ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اونسے نکاح کرنیکا حکم نہین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر قبلے کی طرف ہے اور صدیق اکبرؓ کی قبر آپ سے پورب کی طرف ہے آپکے مونڈہون کے برابر اور عمرؓ کی قبر صدیق سے پورب کیطرف صدیق کی قبر کے مونڈہون کے برابر اور ایک روایت مین ہے کہ وہان ایک قبر کی جگہہ باقی ہے وہان عیسےٰ دفن ہونگے اور عمر کے اس قصے مین اور بہی کئی فائدے ہین شفقت اوسکی مسلمانون پر اور نصیحت اوسکی واسطے اونکے اور قائم کرنا سنت کا بیچ اونکے اور نہایت ڈرنا اوسکا اپنے رب سے اور اہتمام اوسکا ساتھہ امر دین کے اکثر اہتمام اوسکے سے ساتھہ امر نفس اپنے کے اور یہ کہ نہی مدح سے مخصوص ہے ساتھہ اوسکی جبکہ اوسمین نہایت زیادتی ہو یا کذب ظاہر ہو اور اسیواسطے منع کیا عمرؓ نے جوان کو اپنی مدح سے باوجودیکہ اوسکو تہ بند اونچا کرنے کا حکم فرمایا اور کوشش کرنی ساتھہ دفن ہونیکے نزدیک اہل خیر کے اور مشورہ کرنا بیچ قائم کرنے امام المسلمین کے اور مقدم کرنا افضل کا اور یہ کہ امامت منعقد ہوتی ہے ساتھہ بیعت کے اور سوائے اسکے جو ظاہر ہے ابن بطال نے کہا کہ اسمین دلیل ہے اوپر جواز ولی کرنے مفضول کے اوپر جو اوس سے افضل ہو اسواسطے کہ اگر یہ جائز نہوتا تو نہ سپرد کیا جاتا امر خلافت کا شوری طرف چھہ آدمیون کے باوجودیکہ عمرؓ کو معلوم تہا کہ اونکا بعض بعضے سے افضل ہے اور نیز دلالت کرتا ہے اسپر قول ابوبکرؓ کا کہ مین راضی ہوا واسطے تمہارے ایک دو مردون مین سے عمر اور ابو عبیدہ

سے باوجودیکہ اونکو معلوم تہا کہ وہ افضل ہین دونون سے اور تحقیق مشکل جانا گیا ہے ٹھہرانا عمرؓ کا خلافت کو چھہ مین اور سپرد کیا اوسکو طرف اجتہاد اونکی کی اور نہ کیا اوسنے جیسے کیا ابوبکرؓ نے اپنے اجتہاد مین پس اوسکے اسواسطے کہ اگر وہ نہ دیکہتا تہا جواز ولایت مفضول کیلئے فاضل پر تو یہ فعل اوسکا دلالت کرتا ہے کہ جوان چھہ کے سوائے تھے اوسکے نزدیک مفضول تھے بہ نسبت اونکے اور جب وہ اسکو پہچانتے تھے تو نہ پوشیدہ تھی اوپر فضیلت بعض چھہ کی بعض پر اور اگر جانتے تھے کہ مفضول کی ولایت فاضل پر درست ہے تو جسکو خلیفہ بناتے اونمین سے یا اونکے غیر سے ممکن تھا یعنے خواہ کسی کو حاکم بناتے درست تہا اور جواب اول سے دفع ہوتا ہے اوسمین جواب ثانی سے اور وہ یہ ہے کہ تعارض ہوا نزدیک اوسکے فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپنے اپنے پیچھے کسی خاص شخص کے خلیفہ بنانے کے ساتھہ تصریح نہین کی کہ فلانا شخص میرے بعد خلیفہ ہو اور فعل ابوبکر کا کہ اونہون نے تصریح کی کہ عمرؓ میرے بعد خلیفہ ہوئین پس راہ جمع کرنی ہے تخصیص اور عدم تعیین کو یعنی اس صورت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور ابوبکر کا فعل دونون جمع ہو جاتے ہین (فتح)۔

باب مَنَاقِبَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ باب بیچ بیان مناقب علی ابن ابیطالب کے جنکی کنیت ابوالحسن ہے قرشی ہین ہاشمی ہین **ف** اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے دس سال پہلے پیدا ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکپن سے اونکو پالا اور لڑکپن سے ہمیشہ حضرت صلعم کے ساتھہ رہا اور کبھی آپ سے جدا نہوئے یہانتک کہ آپنے انتقال فرمایا اور انکی مان کا نام فاطمہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اسلام لائین اور حضرت صلعم کی زندگی مین مرین اور کہا احمد اور قاضی اسمٰعیل اور نسائی اور ابوعلی نیسابوری نے کہ نہین وارد ہوا کسی ایک کے حق مین اصحاب سے ساتھہ مضبوط سندون کے اکثر اوس چیز سے کہ علی کے حق مین وارد ہوئی ہے اور تہا سبب بیچ اسکے یہ کہ وہ پیچھے رہے اور واقع ہوا اختلاف بیچ زمانے اونکے اور نکلنا خارجیون کا اوپر اونکے پس تہا یہ سبب واسطے پھیلنے مناقب اونکے کے کثرت اصحاب کے سبب سے واسطے رد کرنے کے اونکے مخالفون پر پس تھے لوگ دو گروہ لیکن بدعتی نہایت کم تھے پھر تہا امر علیؓ کا سے جو تہا ایک گروہ پیدا انہون نے اوس سے لڑائی کی اور اونکی تنقیص کی اور پکڑا اوسکی لعنت کو منبرون پر سنت یعنی برملا منبرون پر علی مرتضی کو لعنت کرنے لگے اور موافق ہوئے اونکو خارجی لوگ علیؓ کے ساتھہ بغض رکھنے پر اور اوسمین کچہ زیادہ کیا یہانتک کہ اونکو کافر کہا تو لوگ علیؓ کے حق مین تین قسم ہو گئے اہل سنت اور متبدعین خارجیون سے اور لڑنے والے ساتھہ اونکے بنی امیہ سے اور تابعدار اونکے پس محتاج ہوئے اہل سنت طرف پہیلانے فضائل اونکی کے پس کثرت نقل کرنے والون کی واسطے اسکے واسطے کثرت مخالفین کے ہے نہین تو جو نفس الامر میں

ہے وہ یہ ہے کہ واسطے ہر ایک کے چاروں مین سے فضائل ہین کہ اگر اونکو عدل کے میزان سے لکھا جاوے
تو نہین نکلتا ہے قول اہل سنت اور جماعت کے سے ہرگز اور ایک روایت مین ہے کہ علی مرتضی آٹھ برس
کی عمر مین اسلام لائے تھے (فتح) وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی وانا منک
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کہ ای علی تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہون ف اسکی شرح
آیندہ آویگی۔ وقال عمر توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عنہ راض یعنے اور عمر نے کہا
کہ انتقال ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حالانکہ آپ علی سے راضی تھے۔ حدثنا قتیبۃ بن
سعید ثنا عبد العزیز عن ابی حازم عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ قال فبات الناس یدوکون لیلتھم ایھم یعطاھا
فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یرجوان یعطاھا فقال
این علی بن ابی طالب فقالوا یشتکی عینیہ یا رسول اللہ قال فارسلوا الیہ فاتونی بہ فلما
جاء بصق فی عینیہ فدعا لہ فبرأ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی یا رسول
اللہ اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا فقال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام
واخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ فواللہ لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر
لک من ان یکون لک حمر النعم ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ البتہ مین کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا تو لوگ تمام رات فکر مین رہے کہ
دیکھین یہ دولت کس کو ملے تو جب صبح ہوئی تو لوگ صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر
ہوئے ہر ایک شخص امیدوار تہا کہ علم اوسکو ملے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کہان ہین لوگون
نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھین آئی ہین فرمایا کہ اونکو میرے پاس بلالاؤ پھر جب علی مرتضی آئے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی آنکھ مین لب لگائی اور اونکے واسطے دعا کی تو اوسی وقت تندرست ہوگئے
جیسے کہ اونکو کچھ بیماری نہ تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو علم دیا تو علی نے کہا کہ یا حضرت کیا مین
انسے لڑون یہانتک کہ ہون مثل ہماری فرمایا چلا جا اپنے طور پر یہانتک کہ تو اونکے میدان مین اترے
پھر اونکو اسلام کیطرف بلا اور خبر کردے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ واجب ہی اونپر اللہ کے حق سے دین اسلام
مین یعنی شریعت کے احکام سو قسم ہے اللہ کی کہ البتہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے بہتر ہے
تجکو سرخ اونٹ کے ملنے سے حدثنا قتیبۃ ثنا حاتم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ قال
کان علی قد تخلف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خیبر وکان بہ رمد فقال انا اتخلف عن

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ
اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللّٰهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ
الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ
وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ترجمہ سلمہ
سے روایت ہے کہ جنگ خیبر میں علی مرتضیٰؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہے تھے اور اونکی آنکھیں
دکھتی تھی تو علیؓ نے کہا کہ کیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہوں پھر نکلے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے جاملے پھر جب وہ رات ہوئی جسکی صبح کو خدا نے خیبر کو فتح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ البتہ میں کل علم دونگا اس شخص کو یا یوں فرمایا کہ کل علم وہ شخص لیگا جسکو خدا اور اوسکا رسول دوست رکھتے ہیں یا یوں فرمایا
کہ وہ خدا اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہے خدا اوسکے ہاتھ پر فتح کریگا تو ناگہاں ہم علی مرتضیٰ
کے ساتھ ہے اور ہمکو اونکی امید نہ تھی کہ وہ مراد ہیں یا اوانکے حاضر ہونیکی امید نہ تھی بسبب درد آنکھوں
کی تو لوگوں نے کہا کہ یہ علیؓ ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو علم دیا تو خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح
نصیب کی **ف** ان دونوں حدیثوں کی شرح مغازی میں آویگی اور ان دونوں حدیثوں میں
کہا کہ علی مرتضیٰؓ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے یا خدا اور رسول اوسکو دوست رکھتے ہیں تو
مراد ساتھ اوسکے موجود ہونا حقیقت محبت کا ہے نہیں تو ہر مسلمان شریک ہے علی کو بیچ مطلق
اس صفت کے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اس آیت کی کہ کہہ کہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے
تو میری تابعداری کرو خدا تمکو دوست رکھیگا پس گویا کہ اشارہ کیا طرف اسکی کہ علی مرتضیٰ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے تابعدار ہیں یہانتک کہ وہ متصف ہوئے ساتھ اسکے کہ خدا اونکو دوست
رکھتا ہے اور اسیواسطے اونکی محبت ایمان کی نشانی ٹھہری اور اونسے بغض رکھنا نفاق کی نشانی
جیسا کہ مسلم میں روایت ہے کہ کہا علیؓ نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو وصیت کی کہ نہیں
محبت رکھیگا تجھسے مگر ایماندار اور نہیں عداوت رکھیگا تجھسے مگر منافق (فتح) **حدثنا**
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ
هٰذَا فُلَانٌ لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُ لَهُ أَبُو تُرَابٍ
فَضَحِكَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ
فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا وَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ
خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ

فَخَرَجَ اِلَیْہِ فَوَجَدَ رِدَاءَہٗ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَھْرِہٖ وَخَلَصَ التُّرَابُ اِلٰی ظَھْرِہٖ فَجَعَلَ یَمْسَحُ عَنْ ظَھْرِہٖ فَیَقُوْلُ اِجْلِسْ یَا اَبَا تُرَابٍ مَرَّتَیْنِ ترجمہ ابو حازم سے روایت ہی کہ ایک مرد سہل بن سعد کے پاس آیا اور کہا کہ یہ فلانا امیر مدینہ کا علی مرتضیٰؓ کو ذکر کرتا ہے یعنی اونکی حقارت کرتا ہے نزدیک منبر کے سہل نے کہا کیا کہتا ہے اوسنے کہا کہ اونکو ابو تراب کہتا ہے یعنی مراد اوسکی اس کنیت کے ذکر کرنے سے حقارت اونکی ہے تو سہل ہنس پڑے اور کہا کہ نہین نام رکہا اونکا ساتہ اسکے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ تہا علی کو کوئی نام محبوب تر نزدیک اپنے اس نام سے تو مین نے سہل سے حدیث پوچھی اور مین نے اوس سے کہا کہ ای ابو عباس (یہ سہل کی کنیت ہے) کسطرح ہے یہ حدیث کہا کہ علی مرتضیٰ فاطمہؓ کے پاس گئے پہر نکلے اور مسجد مین آکر لیٹ گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی چادر کو کہ اونکی پیٹہ سے گری ہوئی تہی اور اونکی پیٹہ کو مٹی پہونچی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پیٹہ سے مٹی پونچہنے لگے اور کہنے لگے کہ اٹہ بیٹہ ای ابو تراب یعنی ای باپ مٹی کے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار فرمایا **ف** اور ایک روایت مین آتا اور زیادہ ہی کہ فاطمہ نے کہا کہ میرے اور اونکے درمیان کچہ بات تہی سو مجہسے ناراض ہوکر مسجد مین چلے گئے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا حُسَیْنٌ عَنْ زَائِدَۃَ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَہٗ عَنْ عُثْمَانَ فَذَکَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِہٖ قَالَ لَعَلَّ ذَاکَ یَسُوْءُکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَرْغَمَ اللّٰہُ بِاَنْفِکَ ثُمَّ سَاَلَہٗ عَنْ عَلِیٍّ فَذَکَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِہٖ قَالَ ھُوَ ذَاکَ بَیْتُہٗ اَوْسَطُ بُیُوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاکَ یَسُوْءُکَ قَالَ اَجَلْ قَالَ فَاَرْغَمَ اللّٰہُ بِاَنْفِکَ اِنْطَلِقْ فَاجْھَدْ عَلَیَّ جَھْدَکَ ترجمہ سعد بن عبیدہ سے روایت ہی کہ ایک مرد ابن عمرؓ کے پاس آیا اور اونسے عثمانؓ کا حال پوچہا تو ابن عمرؓ نے اونکے عملون کی خوبیان بیان کین اور کہا کہ شاید تو اس سے ناخوش ہوتا ہے اوسنے کہا ہان کہا پس خدا تیری ناک کو خاک مین ملاوے پہر اوسنے اونسے علیؓ کا حال پوچہا تو ابن عمرؓ نے اونکے عملون کی خوبیان بیان کین کہا یہ ہے گہر اونکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہرون کے درمیان یعنی اوسکی عمارت سب سے خوبصورت ہی پہر کہا کہ شاید تو اس سے بہی ناخوش ہوتا ہے اوسنے کہا ہان ابن عمرؓ نے کہا کہ خدا تیری ناک کو خاک مین ملاوے جا اور میرے حق مین اپنی کوشش کو نہایت تک پہونچا یعنی جو تجہسے ہو سکے سو کر کہ مین نے تو حق بات کہی ہے اور حق کہنے والا کسی کے برا کہنے کی پروا نہین کرتا **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ اوس مرد نے کہا کہ مین اوس سے عداوت رکہتا ہون کہا خدا تجہ سے عداوت رکہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا غُنْدَرٌ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی ثَنَا عَلِیٌّ اَنَّ فَاطِمَۃَ شَکَتْ مَا تَلْقٰی مِنْ اَثَرِ الرَّحٰی فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْہُ فَوَجَدَتْ عَائِشَۃَ

فاخبرتهما فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته عائشة بمجيء فاطمة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم الينا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبت لاقوم فقال على مكانكما فقعد بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري فقال الا اعلمكما خيرا مما سالتماني اذا اخذتما مضاجعكما تكبرا اربعا وثلثين وتسبحا ثلثا وثلثين وتحمدا ثلثا وثلثين فهو خير لكما من خادم **ترجمہ** علی سے روایت ہے کہ فاطمہ نے چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی یعنی لونڈی غلام آئے تو فاطمہ چلیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہوئی سو عائشہ کو پایا تو ان کو خبر دی یعنی عائشہ سے یہ پیغام کہہ آئیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہ نے آپکو فاطمہ کے آنے کی خبر دی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اور ہم لوگ اپنے بستر پر لیٹے تھے تو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اٹھنے لگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں اپنے مکان پر لیٹے رہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری دونوں کے درمیان بیٹھ گئے یہانتک کہ میں نے آپکے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی سو فرمایا کہ کیا میں تمکو بتلاؤں وہ چیز کہ بہتر ہے اوس چیز سے کہ تمنے مجھ سے مانگی جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو اللہ اکبر کہا کرو چونتیس بار اور سبحان اللہ کہا کرو تینتیس بار اور الحمد للہ پڑھا کرو تینتیس بار کہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے خدمت گار سے **ف** اس حدیث کی شرح وغیرہ پہلے میں آ چکی اور وجہ داخل ہونے اوسکی علی کے مناقب میں اس جہت سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اونکا بڑا رتبہ تھا اور اس جہت سے کہ داخل ہوئے حضرت صلعم اونکے بستر میں جب وہ اونکے اور اونکی بی بی کے درمیان تھا اور وہ حضرت صلعم کی بیٹی تھیں اور اس جہت سے کہ اختیار کیا حضرت صلعم نے واسطے اونکے جو اختیار کیا واسطے بیٹی اپنے کے مقدم کرنے امر آخرت کو اوپر امر دنیا پر اور راضی ہوئی وہ دونوں ساتھ اسکے اور خمس میں اسکے سبب کا بیان ہو چکا ہے پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا یہ کہ فراخی کی جاوے اصحاب صفہ پر ساتھ اوس چیز کے کہ لائی گئی پاس آپکے اور مناسب جانا واسطے اہل اپنے کے صبر کرنا ساتھ اوس چیز کے کہ اوس میں اونکو زیادہ ثواب ہے (فتح) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة عن سعد قال سمعت ابراهيم بن سعد عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هرون من موسى **ترجمہ** سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی سے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہیں کہ تو ہووے میرے نزدیک بجائے ہارون کے موسی کے نزدیک **ف** جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی رضی کو اہل کی خبرگیری کے واسطے گھر میں چھوڑا تو بعضے لوگوں یعنے منافقوں نے طعنہ دیا کہ اونکو کسی کام سے برا جانکر گھر میں چھوڑے جاتے ہیں تو علی مرتضی رضی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

چلے تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے یہ فرمایا تو علی مرتضیٰ رضؓ نے کہا کہ مین راضی ہوا اور ایک روایت
مین ہے کہ معاویہ نے سعد سے کہا کہ تو علی کو برا کیون نہین کہتا اوسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے
حق مین تین باتین فرمائی ہین اسواسطے مین اونکو برا نہین کہتا ایک یہ ہے جو ندکور ہوئی اور دوسری یہ ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مین کل علم دونگا اوس مرد کو جسکو خدا اور رسول چاہتے ہین اور
تیسری یہ کہ جب یہ آیت اوتری کہ کہدے اے پیغمبر آؤ کہ بلاوین ہم اپنی اولاد کو اور تمہاری اولاد کو تو حضرت صلعم
نے علی مرتضیٰ رضؓ اور فاطمہؓ اور حسن حسینؓ کو بلایا اور کہا الٰہی یہ ہین میرے گھر والے اور ایک روایت مین ہے
کہ سعد نے کہا کہ اگر آرہ میرے سر پر رکھا جاوے اسپر کہ مین علیؓ کو برا کہون تو بھی کبھی اونکو برا نکہون اور باب
کی حدیث بہت اصحاب سے مروی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا کہ کون
ہے زیادہ تر بد بخت اولین مین کہا کہ جسنے صالح پیغمبرؑ کی اونٹنی کی کونچین کاٹی تہین پھر فرمایا کہ کون ہے
زیادہ تر بد بخت پچھلون مین کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہین فرمایا جو تجکو شہید کریگا اور استدلال کیا
گیا ہے ساتھ حدیث باب کے اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے مستحق علیؓ ہین اونکے سوا
اور کوئی صحابی اسکا مستحق نہین پس تحقیق ہارون تھے خلیفہ موسیٰ کے اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ ہارون نہ
تھے خلیفہ موسیٰ کے مگر اونکی زندگی مین نہ بعد مرنے اونکے کے اسواسطے کہ وہ بالاتفاق موسیٰ سے پہلے مر گئے تھے
اشارہ کیا ہے طرف اسکی خطابی نے اور طیبی نے کہا کہ معنی حدیث کا یہ ہین کہ وہ متصل ہے ساتھ میرے اونچے
والا ہے مجھسے بمنزلے ہارون کے موسیٰ سے اور اسمین تشبیہ مبہم ہے بیان کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کے کہ مگر فرق
اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین پس معلوم ہوا کہ اتصال مذکور درمیان اونکے پیغمبر ہونے کی جہت سے نہین بلکہ
اوس جہت سے جو اوس سے کم ہے اور وہ خلافت ہے اور جب کہ ہارون مشبہ بہ سواے اسکے کچھ نہین کہ تھا خلیفہ
بیچ زندگی حضرت موسیٰ کے تو دلالت کی اسنے اوپر خاص کرنے خلافت علیؓ کی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے آپکی زندگی مین اور تحقیق روایت کی ہین بخاری نے علی مرتضیٰ کے مناقب سے کئی چیزین اس جگہ کے
سواے اور جگہون مین اور علی کے مناقب مین اور بھی بہت حدیثین آچکی ہین جمع کیا ہے تمام کو امام
نسائی نے اپنی کتاب خصائص نسائی مین جو کتاب مستقل ہے علی مرتضیٰ کے مناقب مین اور ایک روایت
مین آیا ہے منکنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جسکا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولا ہے روایت کیا ہے
اس حدیث کو ترمذی وغیرہ نے اور اسکی سندین بہت صحیح اور حسن ہین (فتح) **حدثنا علی بن**
الجعد انا شعبة عن ایوب عن ابن سیرین عن عبیدة عن علی قال اقضوا کما کنتم تقضون
فانی اکرہ الاختلاف حتی یکون الناس جماعة او اموت کما مات اصحابی وکان ابن سیرین یری

اَنْ عَامَّۃَ مَا یُرْوٰی عَنْ عَلِیٍّ اَلْکِذْبُ ترجمہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ حکم کرو جیسے تم پہلے حکم کیا کرتے تھے پس تحقیق میں برا جانتا ہوں اختلاف کو یہانتک کہ ہوں سب لوگ ایک جماعت یا مروں میں جیسے میرے ساتھی مر گئے یعنی ابوبکر اور عمر اور ابن سیرین اعتقاد کرتے تھے کہ جو روایتیں حضرت علی سے مروی ہیں اونمیں سے اکثر جھوٹی ہیں ف ایک روایت میں ہے کہ یہ اس سبب سے تہا کہ علی مرتضیٰ کہتے تھے کہ ام ولد لونڈی کا بیچنا جائز ہے علی اور عمر کا پہلے یہ مذہب تہا کہ اونکو بیچا جاوے پھر علی مرتضیٰ نے اپنے پہلے قول سے رجوع کیا پہر یہ حکم کیا کہ اونکا بیچنا جائز ہے تو عبیدہ نے کہا کہ عمر کا قول اور سب لوگوں کا قول بہتر ہے نزدیک میرے تیری راے سے تب علی نے یہ کہا اور مراد اختلاف سے وہ ہے جو نزاع اور فتنے کی طرف نوبت پہونچاوے اور یہ جو کہا کہ جیسے میرے ساتھی مر گئے تو مراد یہ ہے کہ میں ہمیشہ اسپر رہونگا یہانتک کہ مر جاؤں اور مراد ابن سیرین کی جھوٹ سے وہ روایتیں ہیں جو رافضی لوگ علی سے نقل کرتے ہیں اقوال سے جو مشتمل ہیں اوپر مخالفت ابوبکر اور عمر کے اور نہیں ارادہ کیا ابن سیرین نے وہ چیز کہ متعلق ہے ساتھ احکام شرعیہ کے اور تھی بیعت علی کی واسطے خلافت کے پیچھے شہید ہونے عثمان کے ذیحجہ کے اول میں ۳۵ھ ہجری میں پس بیعت کی اونسے مہاجرین اور انصار نے اور سب حاضرین نے اور لکھی گئی بیعت اوسکی طرف شہروں کے اور ملکوں کے پس سب نے مان لی مگر معاویہ نے اور اہل شام نے دمانی پہر اوسکے بعد اونکے درمیان بڑی لڑائی ہوئی یعنی مانند جنگ صفین وغیرہ کے (فتح) **بَابُ مَنَاقِبِ** جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ الْہَاشِمِیِّ باب ہے بیان میں مناقب جعفر بن ابی طالب کے جو ہاشم کی اولاد سے ہے ف جعفر حضرت علی کے سگے بہائی ہیں اور اونسے دس برس بڑے ہیں اور جنگ موتہ میں شہید ہوئے (فتح) **وَقَالَ** لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْبَہْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہے ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار کی ثابت ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہ ہونا نہایت عمدہ کمال ہے ف اس حدیث کی شرح آیندہ آویگی **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ دِیْنَارٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ الْجُہَنِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَکْثَرَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ وَاِنِّیْ کُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِیْ حِیْنَ لَا اٰکُلُ الْخَمِیْرَ وَلَا اَلْبَسُ الْحَبِیْرَ وَلَا یَخْدُمُنِیْ فُلَانٌ وَّفُلَانَۃٌ وَّکُنْتُ اُلْصِقُ بَطْنِیْ بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ کُنْتُ لَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْاٰیَۃَ وَہِیَ مَعِیْ کَیْ یَنْقَلِبَ بِیْ فَیُطْعِمَنِیْ وَکَانَ اَخْیَرَ النَّاسِ لِلْمِسْکِیْنِ جَعْفَرُ

الحمیر

ابن ابی طالب کان ینقلب بنا فیطعمنا ما کان فی بیتہ حتی ان کان لیخرج الینا العکۃ التی لیس فیہا شیء فیشقہا فنلعق ما فیہا **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ لوگ کہتے تھے کہ ابوہریرہ نے بہت حدیثین روایت کی ہین اور مقرر مین ہر وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگا رہتا تہا اپنے پیٹ بہرنے کی خاطر سے جبکہ نہ کہاتا تہا مین خمیر کو اور نہ پہنتا تہا چادر چارخانہ کو اور نہ خدمت کرتا تہا مجکو کوئی غلام اور نہ لونڈی اور تہا باندہتا مین پتھر کو اپنے پیٹ پر بھوک کے سبب سے اور البتہ تہا مین پوچھتا آیت کو ایک مرد سے اور حالانکہ وہ آیت مجکو یاد ہوتی تھی تاکہ مجکو اپنے ساتھ لے جاوے اور مجکو کہانا کہلاوے یعنی اسواسطے کہ استقراء کے دونون معنی آتے ہین آیت پوچھنا ہی اور کہانا مانگنا ہی اور سب لوگون سے بہتر مسکین کے کہانا کہلانے مین جعفر بن ابی طالب تھے ہمکو اپنے ساتھ لے جاتے تھے پس ہمکو کھلاتے تھے جو اونکے گہر مین ہوتا یہانتک کہ تھے نکالتے ہماری طرف کپی کو جسمین کچہ چیز نہوتی یعنے ایسی چیز کہ ممکن ہو نکالنا اوسکا اوس سے پہر کاٹتے اوسکے سوا اوسکو پہاڑتے تو ہم چاٹتے جو کچہ اوسمین ہوتا **ف** یہ جو ابوہریرہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ ابوہریرہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین روایت کرتا ہی تو یہ اشارہ ہے طرف قول ابن عمر کے کہ اونہون نے یہ بات کہی تھی کہ ابوہریرہ بہت حدیثین روایت کرتا ہے لیکن جنازہ کے بیان مین گذر چکا ہے کہ پہر بعد اسکے ابن عمر نے اونکی یادداشت کا اقرار کیا اور ایک روایت مین مالک بن ابی عامر سے روایت ہی کہ مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس تہا تو کسی نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ یمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین تمسے زیادہ جانتا ہے یا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کہتا ہے تو اوسنے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہمکو اسمین کچہ شک نہین کہ اوسنے سنا جو ہمنے نہین سنا اور اوسکو معلوم ہے جو ہمکو معلوم نہین ہم ایک لوگ تھے کہ ہمارے گہر تہے اور بال بچے تھے اور ہم حضرت صلعم کے پاس دن کی دونون طرفون مین آیا کرتے تھے پہر پہر جاتے تہا اور ابوہریرہ مسکین اور محتاج مرد تہے نہ اونکا کوئی مال تہا اور نہ اہل سوای اسکے نہین کہ اونکا ہاتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے ساتھ تہا پس تھے گہومتے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس جگہ حضرت صلعم گہومتے پس ہمکو اسمین شک نہین کہ اوسنے سنا جو ہمنے نہین سنا اور ایک روایت مین ہے کہ عائشہ رضہ نے ابوہریرہ سے کہا کہ اے ابوہریرہ مقرر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کرتا ہے جسکو مین نے نہین سنا آپ سے نہین سنا یعنی شاید تو جھوٹ کہتا ہے ابوہریرہ رضہ نے کہا کہ اے مان باز رکہا تجکو اوس سے آئینہ اور سرمہ دانی نے اور مجکو کوئی چیز باز نہ رکہتی تہی اور یہ جعفر کے ابتدا حال کا بیان ہے جبکہ مسلمانون پر نہایت تنگی تہی پہر بعد حضرت صلعم کے خدا نے جعفر کو بہت وسعت دی یہانتک کہ نہایت عمدہ جوتا پہنتے تھے اور نہایت عمدہ اوڑہنے

پر سوار ہوتے تھے اور جعفر محتاجون سے بہت محبت رکھتے تھے (فتح) **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ
ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ
قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ كُنْ فِيْ جَنَاحَيْ كُنْ فِيْ نَاحِيَتَيْ كُلِّ جَانِبَيْنِ
جَنَاحَانِ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ کا دستور تہا کہ جب ابن جعفرؓ کو سلام کرتے تھے تو کہتے تھے
سلام تجکو اے بیٹے دو بازو والے کے **ف** یہ اشارہ ہے طرف حدیث عبد اللہ بن جعفر کے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجکو فرمایا کہ تجکو مبارک ہو کہ تیرا باپ فرشتون کے ساتھ آسمان مین اوڑتا ہے اور ایک
روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو مین نے جعفرؓ کو
دیکھا کہ فرشتون کے ساتھ اوڑتا ہے اوسکے ساتھ جبرئیل و میکائیل ہین اور مراد دونون بازو سے
دو بازو معنوی ہین نہ حسی (فتح) **ذِكْرُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ** بیان ہے ذکر عباس بن عبد المطلب
کا **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قَحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا
فَيُسْقَوْنَ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ کا دستور تہا کہ جب لوگون مین قحط پڑتا تہا تو مینہ
مانگتے تھے ساتھ وسیلے عباسؓ بن عبد المطلب کے سو کہتے تھے کہ الٰہی مقرر تھے ہم وسیلہ پکڑتے طرف تیری
اپنے پیغمبرؐ سے سو تو ہمکو پانی پلاتا تہا اور مقرر ہم وسیلہ پکڑتے ہین طرف تیری اپنے نبیؐ کے چچا سے سو ہمکو
پانی پلا تو وہ پانی پلائے جاتے تھے **ف** اس حدیث کی شرح استسقا مین گذر چکی ہے اور عباس حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے دو یا تین برس بڑے تھے اور مشہور یہ ہے کہ وہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور اسواسطے
کہ اونہون نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت نہ کی تھی اسواسطے عمر نے اونکو اہل شوری مین داخل نکیا باوجود یہ ہمیشہ
اونکے ساتھ فضیلت اونکی کے اور مینہ مانگنے اونکے ساتھ اونکو اور مغازی مین آویگا کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اونکی بڑی بزرگی بیان کی اور عمر اونکی کچہ اوپر اسی برس کے تھی سنہ ۳۲ ہجری مین فوت
ہوئے (فتح) **مَنَاقِبُ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
قرابت والون کے مناقب کا بیان **ف** مراد ساتھ اسکے وہ شخص ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
قریب تر دادا کی طرف منسوب ہے اور وہ آپکے دادا عبد المطلب ہین اون لوگون مین سے جنہون نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے صحبت کی یا آپکو دیکہا مرد ہو یا عورت اور وہ علیؓ ہے اور اوسکی اولاد حسن اور حسین اور محسن اور
ام کلثوم فاطمہ سے اور جعفر اور اوسکی اولاد عبد اللہ اور عون اور محمد اور عقیل بن ابی طالب اور اوسکی اولاد مسلم

مسلم اور حمزہ بن عبد المطلب اور اوسکی اولاد یعلی اور عمارہ اور امامہ اور عباس بن عبد المطلب اور اوسکی اولاد ذکر کہ دس مرد ہین اور وہ فضل اور عبد اللہ اور قثم اور عبید اللہ وغیرہم تھے اور اونکی تین لڑکیاں ام حبیب اور آمنہ اور صفیہ اور معتب بن ابی لہب اور عباس بن عتبہ بن ابی لہب اور عبد اللہ بن زبیر اور اسکی بہن ضباعہ اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اور اوسکا بیٹا جعفر اور نوفل بن حارث اور اسکے دونون بیٹے مغیرہ اور حارث اور اروی اور عاتکہ اور صفیہ بنات عبد المطلب اور انکے سوا باقی عورتون مین اختلاف ہے اور ایک روایت مین باب کے آگے اتنا زیادہ ہے اور فضیلت فاطمہ کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ سردار ہے بہشت کی عورتوں کی (فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَسْاَلُ مِیْرَاثَهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ بِالْمَدِیْنَةِ وَفَدَکٍ وَمَا بَقِیَ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ اِنَّمَا یَاْکُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ یَعْنِیْ مَالَ اللّٰهِ لَیْسَ لَهُمْ اَنْ یَّزِیْدُوْا عَلَی الْمَاْکَلِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اُغَیِّرُ شَیْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْهَا فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِیْهَا بِمَا عَمِلَ فِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ عَلِیٌّ ثُمَّ قَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَضِیْلَتَکَ وَذَکَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ وَتَکَلَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضہ نے صدیق رضہ کو کہلا بھیجا مانگتی تھین اوسے اپنا حصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے اوس مال سے کہ عطا کیا اللہ نے اپنے رسول پر مانگتی تھین صدقہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مدینے مین ہے اور فدک مین (کہ نام ہے ایک جگہ کا تین منزل مدینے سے) اور جو باقی تھا خمس خیبر سے تو ابو بکر صدیق رضہ نے کہا کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہے محمد کی آل کو تو اس مال اللہ سے صرف کھانے کے موافق ملے گا کھانے سے زیادہ اونکو نہین ملیگا اور قسم ہے اللہ کی نہین بدلتا مین کسی چیز کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات سے جس حال پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھے اور البتہ مین عمل کرونگا اونمین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونمین عمل کیا پھر علی مرتضی رضہ نے خطبہ پڑھا پھر کہا کہ اے ابو بکر رضہ مقرر ہم تمہاری فضیلت کو پہچانتے ہین اور ذکر کیا آل کی قرابت کو کہ اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور اونکے حق کو پھر صدیق رضہ نے کلام کیا سو کہا کہ قسم ہے اوسکی

جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت محبوب تر ہے نزدیک میرے اس سے کہ جوڑون مین اپنی قرابت کو **ف** اس حدیث کی شرح خمس مین گذر چکی ہے اور غرض اس سے پہلی خبر قول ابو بکرؓ کا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مجکو اپنی قرابت سے محبوب تر ہے اور کہا یہ ابو بکرؓ نے بنا بر عذر بیان کرنے کے اوس سے کہ فاطمہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے منع کیا (فتح) **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الوہاب ثنا خالد ثنا شعبۃ عن واقد قال سمعت ابی یحدث عن ابن عمر عن ابی بکر قال ارقبوا محمدا فی اہل بیتہ **ترجمہ** ابو بکرؓ سے روایت ہے کہا کہ نگہبانی کرو محمد کو اونکے اہل بیت کے حق مین یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے **حدثنا** ابو الولید ثنا ابن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکۃ عن المسور بن مخرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا اغضبنی **ترجمہ** مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے سو جسنے اوسکو ناراض کیا اوسنے مجکو ناراض کیا **حدثنا** یحیی بن قزعۃ ثنا ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن عروۃ عن عائشۃ قالت دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ابنتہ فی شکواہ التی قبض فیہا فسارہا بشیء فبکت ثم دعاہا فسارہا فضحکت قالت فسألتہا عن ذلک فقالت سارنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنی انہ یقبض فی وجعہ الذی توفی فیہ فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اہل بیتہ اتبعہ فضحکت **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو اپنی بیماری مین جسمین آپکا انتقال ہوا سو اونسے کان مین بات کی تو فاطمہؓ رونے لگین پھر اون کو بلایا اور اونسے کان مین بات کی تو وہ ہنسنے لگین عائشہؓ نے کہا سو مین نے فاطمہ سے وہ بات پوچھی تو فاطمہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار مجھ سے کان مین بات کی سو مجکو خبر دی کہ آپ اس بیماری مین انتقال فرماوینگے جسمین آپکا انتقال ہوا تو مین روئی پھر مجھ سے کان مین بات کی سو مجکو خبر دی کہ مین سب اہل بیت سے پہلے آپکے ساتھ ملونگی تو مین ہنسی **ف** اسکی شرح آیندہ آویگی۔ **مناقب الزبیر بن العوام** زبیرؓ بن عوام کے مناقب کا بیان **ف** وہ بیٹا عوام کا ہے ابن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی جمع ہوتے ہین ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصی مین (فتح) **وقال** ابن عباس ہو حواری النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسمی الحواریون لبیاض ثیابہم یعنی اور ابن عباسؓ نے کہا کہ زبیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خالص

مددگار ہین اور حواریون کا نام حواری اسواسطے رکھا گیا کہ اونکے کپڑے سفید تھے **ف** ایک روایت
مین اتنا زیادہ ہے کہ وہ شکاری تھے اور ضحاک سے روایت ہے کہ حواری دہوبی کو کہتے ہین **حدثنا**
خالد بن مخلد نا علی بن مسہر عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ اخبرنی مروان بن الحکم قال
اصاب عثمان بن عفان رعاف شدید سنۃ الرعاف حتی حبسہ عن الحج واوصی فدخل
علیہ رجل من قریش فقال استخلف فقال وقالوہ قال نعم قال ومن فسکت فدخل علیہ
رجل اخر احسبہ الحارث فقال استخلف فقال عثمان وقالوا فقال نعم قال ومن ھو قال
فسکت قال فلعلھم قالوا الزبیر قال نعم قال اما والذی نفسی بیدہ انہ لخیرھم ما علمت
وان کان لاحبھم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مروان بن حکم سے روایت ہے کہ
رعاف کے سال عثمان رض کو سخت نکسیر پہونچی یہانتک کہ اوسکو حج سے روکا اور عثمان رض نے
وصیت کی تو ایک قریشی مرد اوسکے پاس آیا سو اوسنے کہا کسی کو اپنا خلیفہ بناؤ تو عثمان رض نے
کہا کہ کیا لوگون نے یہ بات کہی ہے یعنی اسکے ساتھ راضی ہین اوسنے کہا کہ ہان عثمان نے کہا اور
کس کو خلیفہ بنانا کہتے ہین تو وہ مرد چپ رہا پھر ایک اور مرد اوسکے پاس آیا مین گمان کرتا ہون کہ
وہ حارث تھا تو اوسنے کہا کہ کسی کو اپنا خلیفہ بنا عثمان نے کہا کہ کیا لوگ اس بات سے راضی ہین
اوسنے کہا ہان کہا اور وہ کون ہے جسکو کہتے ہین تو وہ چپ رہا عثمان نے کہا بس شاید اونہون نے
زبیر کو کہا ہوگا اوسنے کہا ہان کہا خبردار قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ وہ
اون سب سے بہتر ہے میرے علم مین اور البتہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اون سب سے پیارا تہا
ف داؤدی نے کہا کہ احتمال ہے کہ مراد بہتر ہونے سے بہتر ہونا کسی خاص چیز مین ہو مانند حسن خلق کے
اور اگر اپنے ظاہر پر محمول ہو تو یہ ابن عمر کے قول کے معارض نہین کہ پھر ہم اصحاب کو چھوڑتے تھے ایک کو
دوسرے پر فضیلت نہ دیتے تھے کہ یہ مقید ہے ساتھ زندگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **حدثنا**
عبید بن اسمعیل نا ابو اسامۃ عن ھشام اخبرنی ابی قال سمعت مروان یقول کنت عند
عثمان اتاہ رجل فقال استخلف قال وقیل ذلک قال نعم الزبیر قال اما واللہ انکم لتعلمون
انہ خیرکم ثلثا **ترجمہ** مروان سے روایت ہے کہ مین عثمان رض کے پاس تھا ایک مرد اوسکے پاس آیا
سو اوسنے کہا کہ کسی کو اپنا خلیفہ بناؤ عثمان رض نے کہا کہ کیا لوگون نے یہ بات کہی ہے کہا ہان زبیر کو
کہا خبردار ہو قسم ہے اللہ کی کہ البتہ تم جانتے ہو کہ وہ تم مین بہتر ہے تین بار کہا **حدثنا** مالک بن
اسمعیل نا عبد العزیز ھو ابن ابی سلمۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر قال قال رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار رہتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار اور جانثار زبیرؓ ہے حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کُنْتُ یَوْمَ الْاَحْزَابِ جُعِلْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ فِی النِّسَآءِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِالزُّبَیْرِ عَلٰی فَرَسِہٖ یَخْتَلِفُ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَۃَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ یَا اَبَتِ رَاَیْتُکَ تَخْتَلِفُ قَالَ اَوَھَلْ رَاَیْتَنِیْ یَا بُنَیَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَّاْتِ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَیَاْتِیْنِیْ بِخَبَرِھِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ فَقَالَ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہو کہ جنگ خندق کے دن میں اور عمر بن ابی سلمہ عورتون مین داخل کیے گئے یعنی بسبب کم سن ہونے کے سو مین نے نظر کی تو ناگہان مین نے زبیرؓ کو دیکھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار ہے تو بنی قریظہ کی طرف جاتا آتا ہے سو جب مین وہان سے پہرآیا یعنی بعد فراغت کے جنگ سے تو مین نے کہا کہ اے باپ مین نے تجکو دیکھا کہ تم آتے جاتے تھے کہا اے بیٹے کیا تو نے مجکو دیکہا تہا مین نے کہا ہان کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ کون ہے جو کفار بنی قریظہ مین جاوے اور مجکو اونکی خبر لادیوے پہر جب مین پہرا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے اپنا مان باپ جمع کیا یعنی کہا کہ میرے مان باپ تجہپر قربان ہون **ف** جب مدینہ مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کی گروہون کو شکست ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ کفار بنی قریظہ کی خبر لاوے زبیر نے کہا کہ یا حضرتؐ مین جاتا ہون اور بنی قریظہ کی خبر لاکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ اَنَا ھِشَامُ ابْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلزُّبَیْرِ یَوْمَ الْیَرْمُوْکِ اَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَکَ فَحَمَلَ عَلَیْھِمْ فَضَرَبُوْہُ ضَرْبَتَیْنِ عَلٰی عَاتِقِہٖ بَیْنَھُمَا ضَرْبَۃٌ ضُرِبَھَا یَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَۃُ فَکُنْتُ اُدْخِلُ اَصَابِعِیْ فِیْ تِلْکَ الضَّرَبَاتِ اَلْعَبُ وَاَنَا صَغِیْرٌ ترجمہ عروہ سے روایت ہو کہ جنگ یرموک کے دن اصحاب نے زبیر سے کہا کہ کیا تو حملہ نہین کرتا تو ہم بھی تیرے ساتھ حملہ کرین تو زبیرؓ نے کافرون پر حملہ کیا تو اونہون نے اوسکو اوسکے مونڈھے پر دو زخم مارے کہ اونکے درمیان ایک زخم تہا جو اوسکو جنگ بدر کے دن لگا تہا عروہ نے کہا سو مین اپنی اونگلیون کو ان زخمون مین ڈالا کرتا تہا کھیلتا تہا اور مین چھوٹا تہا **ف** یرموک ایک جگہہ کا نام ہے شام مین عمرؓ کی خلافت کو ابتدا مین وہان مسلمانون اور کافرون کے درمیان

لڑائی ہوئی مسلمانون کی ایک جماعت اوسمین شہید ہوئی آخر مسلمانون کی فتح ہوئی اور تہا شہید ہونا زبیر کا سنہ ۳۶ ہجری مین جمل کی لڑائی مین لڑائی چہوڑکر پہر آئے راہ مین عمرو بن جرموز نے اون کو قتل کیا اور علیؓ کے پاس خوشخبری لایا کہ اوسکو انعام دین تو علی مرتضیٰؓ نے اوسکو دوزخ کی خوشخبری دی اور زبیر کے ترکہ کا ذکر پہلے گذرچکا ہے کہ اوسمین کسقدر برکت ہوئی (فتح) **ذکر** طلحۃ بن عبید اللہ وقال عمر توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو عنہ راض بیان ہین ذکر طلحہ بن عبید اللہ کہ جو عشرہ مبشرہ مین ہین اور عمرؓ نے کہا کہ انتقال فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حالانکہ آپ اوس سے راضی تہے **ف** طلحہؓ کی نسب اسطورسے ہے طلحہ بن عبید بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ جمع ہوتا ہے ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرہ مین اونکی عمر چونسٹھ برس کی تہی جنگ جمل مین شہید ہوئے مروان بن حکم نے اونکو تیر مارا اونکے گھٹنے مین لگا اوس سے خون جاری ہوا پہر وہ خون بند ہوا یہانتک کہ مرگئے (فتح) **حدثنا** محمد بن ابی بکر المقدمی ثنا معتمر عن ابیہ عن ابی عثمان قال لم یبق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض تلک الایام التی قاتل فیہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر طلحۃ وسعد عن حدیثہما **ترجمہ** ابو عثمانؓ سے روایت ہے کہ نہ باقی رہا ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض اون دنون کے جنمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کی یعنی دن جنگ احد کے کوئی سوائے طلحہؓ اور سعدؓ کے حدیث اون دونون کی ہے یعنی بیان کی یہ حدیث ابو عثمانؓ سے طلحہؓ اور زبیرؓ نے **حدثنا** مسدد ثنا خالد ثنا ابن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم قال رایت ید طلحۃ التی وقی بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد شلت **ترجمہ** قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ دیکہا مین نے ہاتہ طلحہؓ کا جسکے ساتہ اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا کہ بیکار ہوگیا تہا یعنی جبکہ بعضے کافرون نے ارادہ کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مارین تو اونہون نے اپنا ہاتہ دیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا۔ **مناقب** سعد بن ابی وقاص الزھری وبنو زھرۃ اخوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو سعد بن مالک سعد بن ابی وقاصؓ کے مناقب کا بیان اور بنو زہرہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہین یعنی اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں آمنہ اونہین سے ہے اور ماں کی قرابت والے اخوال ہین۔ **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عبد الوھاب قال سمعت یحیی قال سمعت سعید بن المسیب قال سمعت سعدا یقول جمع لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ یوم احد **ترجمہ** سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ مین نے سعد سے سنا کہتے تہے کہ جمع کیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے میرے ماں باپ اپنے دن

اُحد کے **ف** علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کے سوا کسی کے واسطے اپنے مان
باپ کو جمع نہین کیا اور پہلے گذر چکا ہے کہ زبیرؓ کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مان باپ
کو جمع کیا تو تطبیق سطور یہ ہے کہ شاید علیؓ کو زبیرؓ کی حدیث نہین پہونچی یا مراد اونکی ساتھ
قید دن اُحد کے ہو **حدثنا** المکی بن ابراھیم ثنا ھاشم بن ھاشم عن عامر بن سعد
عن ابیہ قال لقد رایتنی وانا ثلث الاسلام **ترجمہ** سعدؓ سے روایت ہے کہ مین نے اپنے تئین
دیکھا اور حالانکہ مین تیسرا حصہ اسلام کا تھا یعنی تا حال مجھ سے پہلے صرف دو ہی آدمی مسلمان ہوئے تھے
ف کہا سعدؓ نے یہ باعتبار اطلاع اپنی کے یعنی دو آدمی کے سوائے اور کسی کے اسلام کی اوسکو اطلاع نہ تھی
اور اسکا سبب یہ ہے کہ ابتدا اسلام مین جو آدمی مسلمان ہوتا تھا اپنا اسلام پوشیدہ رکھتا تھا اور شاید
مراد اوسکی دو آخیر سے خدیجہ اور ابوبکر ہین یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور خدیجہ قطعاً مسلمان
ہو چکے تھے پس شاید اوسنے خاص کیا ہے (فتح) **حدثنا** ابراھیم بن موسی ثنا ابن ابی
زائدۃ ثنا ھاشم بن ھاشم بن عتبۃ بن ابی وقاص قال سمعت سعید بن المسیب یقول سمعت
سعد بن ابی وقاص یقول ما اسلم احد الا فی الیوم الذی اسلمت فیہ ولقد مکثت سبعۃ ایام
وانی لثلث الاسلام تابعہ ابو اسامۃ قال ثنا ھاشم ثنا عمرو بن عون ثنا خالد بن عبد اللہ عن
اسمعیل عن قیس قال سمعت سعدا یقول انی لاول العرب رمی بسھم فی سبیل اللہ وکنا نغزو مع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومالنا طعام الا ورق الشجر حتی ان احدنا لیضع کما یضع البعیر
او الشاۃ مالہ خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی علی الاسلام لقد خبت اذن وضل عملی وکانوا
وشوا بہ الی عمر قالوا لا یحسن یصلی قال ابو عبد اللہ ثلث الاسلام یقول وانا ثالث ثلثۃ مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نہین مسلمان ہوا کوئی مگر اوس دن
مین جسمین مین مسلمان ہوا اور البتہ مین سات روز ٹھہرا اور حالانکہ مین تیسرا حصہ اہل اسلام کا تھا اور
دوسری روایت مین ہے کہ سعد نے کہا کہ مقرر مین اول عرب کا ہون جسنے خدا کی راہ مین تیر پھینکا
اور تھے ہم جہاد کرتے ساتھ ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے واسطے کچھ کھانا نہ تھا مگر پتے درخت
کے یعنی صرف یہی کھا کر گذران کرتے تھے یہانتک کہ ایک ہم مین سے البتہ پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیان
کرتا ہے اونٹ یا بکری اوسکے واسطے کچھ آمیزش نہین تھی یعنی اوسکی اجزا آپسمین ملتی نہین تھی بسبب
خشکی کے پھر صبح کی بنو اسد نے کہ البتہ مجھکو اسلام پر ادب سکھاتے ہین یا مجھکو توبیخ کرتے ہین یعنی مجھکو
نماز کی تعلیم کرتے ہین یا کہتے ہین کہ تو نماز اچھی طرح نہین پڑھتا البتہ مین خراب ہوا یعنے اگر اونکی تعلیم کا محتاج

ہوا اور میرا عمل برباد ہوا انکو اسد نے عمرؓ کے پاس وسکی چغلی کی تھی کہا تہا کہ وہ نماز خوب نہین پڑہتا
ف یہ جو کہا کہ جسدن مین مسلمان ہوا تہا اوسدن اور کوئی مسلمان نہوا تہا تو ظاہر اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ اوس سے پہلے کوئی مسلمان نہوا تہا لیکن یہ محمول ہے اوسکے علم پر یعنی سعد نے یہ بات
باعتبار اپنے علم کی کہی تہی اسواسطے کہ اس سے پہلے ایک جماعت مسلمان ہو چکی تھی لیکن سعد کو اونکا
اسلام معلوم نہ تہا اور یہ جو کہا کہ مینے سب سے پہلے خدا کی راہ مین تیر چلایا تہا تو مراد اس سے وہ لڑائی ہے جو پہلے
پہل مسلمانون اور کافرون کے درمیان ہوئی اور اسکا بیان مشہور ہے کہ سنہ اول ہجری مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر بہیجا تاکہ کفار قریش کے قافلے سے ملین تو اونہون نے آپسمین تیر اندازی
کی تو پہلے پہل سعد نے تیر پہینکا (فتح) بَابُ ذِكْرِ اَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُو الْعَاصِ بْنُ
الرَّبِيْعِ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادون کا بیان ایک اونمین سے ابو العاص بن ربیع ہے ف
گویا اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ ترجمہ کے طرف اوس حدیث کے جو عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے سوال کیا یہ کہ نکاح کرون مین کسی سے اور نہ
نکاح کردون کسی کو مگر کہ میرے ساتھ بہشت مین ہو تو خدا نے میری دعا قبول کی اور ابو العاص نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینب سے نکاح کیا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے اور زینب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیون سے بڑی تہین اور تحقیق قید ہوا تہا ابو العاص دن جنگ
بدر کے ساتھ مشرکین کے پہر بدلا دیا اوسکا زینب نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر شرط کی کہ زینب
کو آپکے پاس بہیجدے تو اوسنے وعدہ پورا کیا پس یہی معنی ہین اوسکے قول کے حدیث کے اخیر مین کہ اوسنے
مجہ سے وعدہ کیا سو پورا کیا پہر ابو العاص دوسری بار قید ہوا تو پناہ دی اوسکو زینب نے تو مسلمان ہو
گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ کو اوسکے نکاح مین پہیر دیا تو زینب ایک لڑکا اور ایک
لڑکی جنین اور وہ لڑکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین بالغ ہونے سے پہلے مرگیا اور اشارہ
کیا ہے بخاری نے ساتھ قول اپنے کے منہم طرف اوس شخص کے جسکو اوسنے ذکر نہین کیا ماند عثمان اور
علیؓ کے اور ان تینون کے سوا اور کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیون سے نکاح نہین کیا
مگر ابو لہب کے بیٹے نے رقیہ سے نکاح کیا تہا پہر اوسنے اوسکو چہوڑ دیا تو نکاح کیا اوس سے عثمان نے
(فتح) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ
قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ حین تشہد یقول اما بعد فانی انکحت ابا العاص بن الربیع فحدثنی
وصدقنی وان فاطمۃ بضعۃ منی وانی اکرہ ان یسوءھا واللہ لا تجتمع بنت رسول اللہ وبنت
عدو اللہ عند رجل واحد فترک علی الخطبۃ وزاد محمد بن عمرو بن حلحلۃ عن ابن شہاب عن علی
ابن حسین عن مسور قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر صہرا لہ من بنی عبد شمس فاثنی
علیہ فی مصاھرتہ ایاہ فاحسن قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی **ترجمہ** مسور بن
مخرمہ سے روایت ہے کہ مقرر علی مرتضیٰؓ نے نکاح کا پیغام کیا ابوجہل کی بیٹی سے تو فاطمہؓ نے یہ بات سنی سو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین پس کہا کہ آپکی قوم گمان کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ
نہین کرتے اور یہ علی ہین کہ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہڑے ہوئے یعنی خطبے کے واسطے تو مین نے آپ سے سنا جبکہ آپ نے خطبے مین تشہد کہا فرماتے تھے ایسے حمد
اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ مقرر مین نے ابوالعاصؓ سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا تہا سو اُسنے مجھ سے بات ابن ربیع
کی سو سچ کہا یعنی یہ کہ زینب پر دوسرا نکاح نہ کریگا اور اسیطرح علی نے اور یہ کہ فاطمہ میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے اور
اور مین اوسکے رنج کو بُرا جانتا ہون قسم ہے اللہ کی کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مرد کے
پاس جمع نہونگی تو علیؓ نے نکاح کا پیغام چھوڑ دیا اور ایک روایت مین ہے کہ مسور نے کہا کہ مین نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ذکر کیا اپنے داماد کو بنی عبد شمس سے تو اوسکی تعریف کی اوسکی دامادی مین اور
اوسکو نیک کہا فرمایا اوسنے مجھ سے بات کی سو سچ کہا اور مجھسے وعدہ کیا تو اوسکو پورا کیا **ف** علی
مرتضیٰ نے عموم جواز کو لیا تہا پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا تو علی نے اوس سے اعراض
کیا اور نکاح کا پیغام چھوڑ دیا پس کہتے ہین کہ نکاح کیا تہا اوس سے عتاب بن اسید نے اور سوائے اسکو
کچھ نہین کہ خطبہ پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکہ عام کرین حکم کو لوگون مین کہ لین اوسکو لوگ یا بطور وجوب
کے یا بطور ادب کے اور یہ جو کہا کہ اوسنے مجھ سے بات کی تو سچ کہا تو شاید اوسنے اپنی جان پر شرط کی تھی کہ
زینب پر دوسرا نکاح نہ کرے گا اور اسیطرح علی نے پس اگر اسطرح ہو تو وہ محمول ہے اسپر کہ علیؓ شرط
کو بھول گئے تھے پس اسیواسطے اقدام کیا منگنی پر یا نہین واقع ہوئی تھی اوسپر شرط اسواسطے کہ نہین
تصریح کی ساتھ شرط کے لیکن اونکو لائق تہا کہ رعایت کرتے اسقدر کو پس اسیواسطے اوسپر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا عتاب واقع ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ کسی کو روبرو کم
عتاب کرتے تھے اور شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو لوگون مین ظاہر کیا واسطے مبالغہ کے
فاطمہؓ کی رضامندی مین اور تہا یہ واقعہ بعد فتح مکہ کے اور اوسوقت کوئی بیٹی آپکی اوسکے سوائے

زندہ رہتی اور اونکو اپنی بہنوں کے مر نیکا رنج رہتا پس دوسرا نکاح کرنے سے اونکو اور زیادہ رنج ہوتا تہا (فتح) **باب مناقب زید بن حارثۃ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم** باب ہے بیان مین مناقب زید بن حارثہ کے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آزاد کردہ غلام تھے **ف** زید بنی کلب کی قوم مین سے کفر کی حالت مین قید ہوکر آئے تھے تو خریدا اونکو حکیم بن حزام نے واسطے اپنی پھوپھی خدیجہ کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ سے اوسکو بخشوا لیا اوسکے بعد اوسکا باپ اور چچا مکے مین آئے تو اونہون نے چاہا کہ اوسکو بلا دیکر چھوڑا وین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ختیار دیا کہ خواہ آپکے پاس رہے یا باپ کے ساتھ جاوے تو ختیار کیا اوسنے اس بات کو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے یعنی کہا کہ مین جاتا نہین آپ ہی کے پاس رہونگا اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ مین آپکے بعد کسی کو ختیار نہین کرونگا اور شہید ہوا بیچ جنگ موتہ مین اور اسامہ مدینے مین مرا (فتح) **وقال البراء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت اخونا ومولانا** یعنی اور براء نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تو ہمارا بہائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے **ف** یہ ٹکڑا ہے ایک حدیث کا **حدثنا خالد بن مخلد ثنا سلیمان حدثنی عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثا وامر علیہم اسامۃ بن زید فطعن بعض الناس فی امارتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تطعنوا فی امارتہ فقد کنتم تطعنون فی امارۃ ابیہ من قبل وایم اللہ ان کان لخلیقا للامارۃ وان کان لمن احب الناس الی وان ھذا لمن احب الناس الی بعدہ** **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کافرون پر بہیجا اور اسامہ بن زید کو اون پر سردار کیا تو بعض لوگون نے اونکی سرداری مین طعن کیا کہ چھوٹا بڑون پر کیون سردار ہوا یعنی اسواسطے کہ وہ بہ نسبت اور لشکر کے کم سن تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اب طعنہ کرتے ہو اسامہ کی سرداری مین تو البتہ تم تو اس سے پہلے اوسکے باپ کے یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے یعنی جنگ موتہ مین اور قسم ہے اللہ کی مقرر زید سرداری کے لائق تہا اور مقرر وہ مجکو سب لوگون سے زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگون مین سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہے **ف** مراد لشکر سے وہ لشکر ہے جسکے سامان طیار کرنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت مین حکم فرمایا تہا اور فرمایا کہ جاری کرو اسامہ کے لشکر کو تو صدیق رضہ نے آپکی وفات کے بعد اوسکو جاری کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سرداری آزاد کردہ غلام کی اور حاکم بنانا چھوٹون کو بڑون پر اور حاکم بنانا مفضول کا فاضل پر اسواسطے کہ جس لشکر پر اسامہ رضہ سردار تھے اوسمین ابوبکر اور عمر رضہ بھی تھے (فتح)

حدثنا یحیی بن قزعة ثنا ابراهیم بن سعد عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت دخل علی قائف والنبی صلی اللہ علیه وسلم شاهد واسامة بن زید و زید بن حارثة مضطجعان فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض قال فسر بذلک النبی صلی اللہ علیه وسلم واعجبه واخبر به عائشة **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک قیافہ شناس میرے پاس آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر تھے اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے تھے تو کہا کہ مقرر یہ قدم انکا بعض بعض سے ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے خوش ہوئے اور اونے اسکو تعجب میں ڈالا **ف** اسکی شرح فرائض میں آویگی **باب ذکر اسامة بن زید** باب ہے بیان میں اسامہ بن زید کے حدثنا قتیبة بن سعید ثنا اللیث عن الزهری عن عروة عن عائشة ان قریشا اهمهم شأن المرأة المخزومیة فقالوا من یجترئ علیه الا اسامة بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ مقرر قریش کو یعنی اصحاب کو کہ قریش سے تھے فکر میں ڈالا عورت مخزومیہ کے حال نے جسنے چوری کی تھی تو اونھوں نے آپسمین کہا کہ نہیں جرأت کرتا کہنے کی یعنی سفارش کرنے کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکے مقدمے مین کوئی مگر اسامہ بن زید کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ہین **ف** اسکی شرح حدود میں آویگی اور غرض اوس سے قول اوسکا ہے اسکے بعض طریقون مین کہ کون ہے کہ جرأت کرے کلام کرنیکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسامہ بن زید کہ حضرت کے پیارے ہین اور لوگ کہتے تھے کہ اسامہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہین واسطے اوسکے کہ پہچانتے تھے مرتبہ اوسکا نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس سے پہلے اوسکے باپ سے محبت رکھتے تھے یہانتک کہ اوسکو بیٹا بنایا تھا پس لوگ کہتے تھے زید بن محمد اور اوسکی مان ام ایمن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مان کہتے تھے اور تھے بٹھلاتے اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ران پر بعد اسکے کہ بڑے ہوئے (فتح) حدثنا علی ثنا سفیان قال ذهبت اسأل الزهری عن حدیث المخزومیة فصاح بی قلت لسفیان فلم تحمله عن احد قال وجدته فی کتب کان کتبه ایوب بن موسی عن الزهری عن عروة عن عائشة ان امرأة من بنی مخزوم سرقت فقالوا من یکلم النبی صلی اللہ علیه وسلم فیها فلم یجترئ احد ان یکلمه فکلمه اسامة بن زید فقال ان بنی اسرائیل کان اذا سرق فیهم الشریف ترکوه واذا سرق فیهم الضعیف قطعوه ولو کانت فاطمة لقطعت یدها **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مخزومیہ نے چوری کی تو صحابہ نے کہا کون ہے کہ سفارش کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکے مقدمہ مین سو نہ جرأت ہوئی کسی کو آپ سے کلام کرنے کے سو کلام کیا آپ سے اسامہ نے تو حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ مقرر بنی اسرائیل کا دستور تہا کہ جب وئین کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تہا تو اسکو چھوڑ دیتے تھے بغیر سزا کے اور جب اونمین کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسکا ہاتہ کاٹ ڈالتے تہے اور اگر فاطمہ ہوتی تو البتہ مین اوسکا ہاتہ کاٹ ڈالتا۔ حدثنا الحسن بن محمد ثنا ابو عباد یحیی ابن عباد ثنا الماجشون انا عبد اللہ بن دینار قال نظر ابن عمر یوما وھو فی المسجد الی رجل یسحب ثیابہ فی ناحیۃ من المسجد فقال انظر من ھذا لیت ھذا عندی فقال لہ انسان اما تعرف ھذا یا ابا عبد الرحمن ھذا محمد بن اسامۃ قال فطأطأ ابن عمر رأسہ ونقر بیدیہ فی الارض ثم قال لو راٰہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبہ ترجمہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایکدن ابن عمر نے نظر کی اور حالانکہ وہ مسجد مین تھے طرف ایک مرد کی جو اپنے کپڑے گہسیٹتا ہے مسجد کے ایک کنارے مین تو ابن عمر نے کہا کہ دیکہہ یہ مرد کون ہے کاشکے یہ میرے قریب ہوتا کہ مین اوسکو نصیحت کرتا تو ایک آدمی نے اوس سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن کیا تو اسکو نہین پہچانتا یہ محمد اسامہ کا بیٹا ہے تو ابن عمر نے اپنا سر نیچے ڈالا اور اپنے دونوں ہاتہہ سے زمین کہودی یعنی جیسے کہ فکرمند آدمی کی عادت ہے کہ زمین کو کھودتا ہے پہر کہا کہ اگر اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو البتہ اوسکو دوست رکھتے ف سوائے اسکے کچہ نہین کہ یقین کیا ابن عمر نے ساتہہ اوسکے واسطے اوس چیز کے کہ دیکھا اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے واسطے زید بن حارثہ کے اور ام ایمن کے اونکی اولاد کے پس قیاس کیا اسامہ کے بیٹے کو اوپر اسکے (فتح) حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا معتمر سمعت ابی ثنا ابو عثمان عن اسامۃ ابن زید حدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یأخذہ والحسن فیقول اللھم احبھما فانی احبھما وقال نعیم عن ابن المبارک انا معمر عن الزھری اخبرنی مولی اسامۃ بن زید ان الحجاج ابن ایمن بن ام ایمن وکان ایمن اخا اسامۃ لامہ وھو رجل من الانصار فراٰہ ابن عمر لم یتم رکوعہ ولا سجودہ فقال اعد قال ابو عبد اللہ وحدثنی سلیمان بن عبد الرحمن ثنا الولید بن مسلم ثنا عبد الرحمن بن نمر عن الزھری ثنی حرملۃ مولی اسامۃ بن زید انہ بینما ھو مع عبد اللہ بن عمر اذ دخل الحجاج بن ایمن فلم یتم رکوعہ ولا سجودہ فقال اعد فلما ولی قال لی ابن عمر من ھذا قلت الحجاج بن ایمن بن ام ایمن فقال ابن عمر لو رأی ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبہ فذکر حبہ وما ولدتہ ام ایمن قال ابو عبد اللہ زادنی بعض اصحابی عن سلیمان وکانت حاضنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اسامہ سے روایت ہے کہ تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکڑتے اوسکو اور حسن کو سو کہتے کہ الٰہی ان دونوں کو دوست رکہہ کہ مقرر مین انکو دوست رکہتا ہون اور حرملہ اسامہ بن زید کے

غلام آزاد سے روایت ہی کہ جس حالت مین کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کے ساتہہ تہا کہ ناگہان حجاج بن ایمن
مسجد کے اندر آیا یعنی اور ایمن اسامہ کا بہائی تہا ماں کی طرف سی تو اوسنے نماز پڑہی سو نہ اپنا رکوع
تمام کیا اور نہ سجدہ تو ابن عمرؓ نے اوس سی کہا کہ نماز پہر پڑہ پہر جب وہ پیٹھ دیکر چلا تو ابن عمر نے مجہ سی
کہا کہ یہ کون مرد ہے مین نے کہا حجاج بن ایمن بن ام ایمن تو ابن عمر نے کہا کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اسکو دیکہتے تو البتہ اسکو دوست رکہتے پہر ذکر کیا ابن عمر نے محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسامہ اور
ایمن کی اولاد سے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن کی اولاد سے محبت رکہتے تہے خواہ مرد ہو یا
عورت اور بخاری نے کہا کہ میرے بعض صحابؓ نے سلیمان سے اتنا زیادہ کیا ہے کہ ام ایمن نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود مین پالا تہا۔ **بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ** - یہ باب ہے
بیان مین مناقب عبداللہ بن عمرؓ کے **ف** اور وہ ایک ہین عبادلہ مین سے اور فقہا صحابہ مین
سے ہین اور اونسے روایتین بہت ہین اور اونکی ماں کا نام زینب ہی اونکی پیدائش بعثت سی
دوسرے یا تیسری سال مین ہی اور سنہ ہجری مین فوت ہوئی حجاج نابکار کے حکم سے کسی نے اونکی
پاؤن مین زہر آلودہ برچہی ماری اوس سی بیمار ہو کے مر گئے (فتح) **حَدَّثَنَا** اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا اَقُصُّهَا
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا اَعْزَبَ وَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ
كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَاِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُولُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ
النَّارِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ اٰخَرُ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيلًا **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین دستور
تہا کہ جب کوئی خواب دیکہتا تہا تو اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا تہا اور تہا مین لڑکا
نوجوان مجرد اور مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسجد مین سویا کرتا تہا سو مین نے خواب مین
دیکہا کہ جیسے دو فرشتون نے مجہکو پکڑا سو مجہکو دوزخ کی طرف لے گئے تو ناگہان وہ گول بنی ہوئی تہی مانند
گولائی کوئین کے یعنی اوسکا منہ گول تہا اور ناگہان اوسکے واسطے دو سینگ یعنی اوسکی دونون
طرف دو چہوٹی چہوٹی دیوارین ہین جسپر لکڑی رکہتے ہین اور ناگہان اوسمین آدمی ہین جنکو مین نے

پہچانا تو مین نے دوزخ کو دیکھکر کہنا شروع کیا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون دوزخ سے تو ایک اور
فرشتہ اون دونون سے ملا تو اوسنے مجھسے کہا کہ تو مت ڈر سو مین نے یہ خواب اپنی بہن حفصہؓ سے بیان کیا
حفصہؓ نے اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ
اچھا مرد ہے اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھا کرتا سالم نے کہا کہ اوس رات سے عبد اللہ بن عمر رات کو بہت
کم سوتے تھے ۔ **ف** اسکی کچھ شرح نماز مین گذر چکی ہے اور کچھ تعبیر مین آویگی ۔ **حدثنا** یحیی بن
سُلَیمَانَ ثَنَا ابْنُ وَهبٍ عَنْ یُونُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اُخْتِہٖ حَفْصَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ **ترجمہ** حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ نیک مرد ہے **بَابُ مَنَاقِبِ** عَمَّارٍ وَّ حُذَیْفَۃَ ۔ **باب** ہے بیان
مین مناقب عمار اور حذیفہ کے **ف** یاسر عمار ہیں وہ بیٹا یاسر کا ہے وہ اور اوسکا باپ ابتدا مین
اسلام لائے تھے اور ابو جہل نے اوسکی مان کو مار ڈالا تھا سو پہلے پہل اسلام مین وہی شہید ہوئین
مین اونہون نے کافرون کے ہاتھ سے بہت تکلیف پائی تھی اور حذیفہ بھی پرانے مسلمانون مین سے
ہین اور شہید ہوئے عمار جنگ صفین مین ساتھ علی مرتضیٰؓ کے قتل کیا اونکو معاویہ کے لشکر نے ۔
(فتح) **حدثنا** مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ
قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَاَتَیْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ
اِلَیْهِمْ فَاِذَا شَیْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ اِنِّیْ
دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَکَ لِیْ قَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ
اَوَلَیْسَ عِنْدَکُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالْوِسَادَۃِ وَالْمِطْهَرَۃِ وَلَیْسَ فِیْکُمُ الَّذِیْ اَجَارَهُ
اللّٰهُ مِنَ الشَّیْطَانِ یَعْنِیْ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُ اَحَدٌ غَیْرُهٗ ثُمَّ قَالَ کَیْفَ یَقْرَاُ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی فَقَرَاْتُ
وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَقْرَاَنِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِیْهِ
اِلٰی فِیَّ **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے کہ مین شام مین آیا تو مین نے شام کی مسجد مین دو رکعتین نماز پڑہی
پھر مین نے کہا کہ الٰہی میسر کر میرے لیے ہمنشین نیک تو مین ایک گروہ کے پاس آیا اور اونکے پاس بیٹھا تو ناگہان
ایک بزرگ آیا یہانتک کہ میرے پہلو مین بیٹھا مین نے کہا کہ یہ کون مرد ہے لوگون نے کہا ابو الدردا
صحابی ہین تو مین نے کہا کہ مین نے خدا سے دعا کی تھی یہ کہ میسر کرے میرے لیے صحبتی نیک ابو الدرداؓ نے کہا
کہ تو کن لوگون مین سے ہے مین نے کہا کوفہ والون مین سے کہا کیا نہین نزدیک تمہارے ابن ام عبد یعنی

عبد اللہ بن مسعود صاحب دو جوتون اور وساد اور وضو کے برتن کا **ف** وساد کے معنے ہین تکیہ اور کہا
نہین تم مین وہ شخص جسکو پناہ دی ہے خدا نے اپنے نبی کی زبان پر یعنے عمار کیا نہین تم مین صاحب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا جسکو اوسکے سوائے کوئی نہ جانتا تہا یعنی حذیفہ پہر کہا کہ کس طرح پڑہتا ہے عبد اللہ والّیل
اِذَا یَغْشٰی تو پڑہا مین نے اوپر اوسکے وَالَّیْلِ الخ ابو الدردا نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ مقرر پڑہائی ہے مجکو
وہ سورہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہہ سے میرے منہہ مین یعنی روبرو پڑہائی **ف** یہ جو ابو الدردا نے
کہا کہ کیا تم مین ابن ام عبد نہین تو مراد اوسکی یہ ہے کہ اوسنے سمجہا تہا کہ وہ طلب علم کے واسطے آئے ہین
سو اونکے واسطے بیان کیا کہ تمہارے پاس ایسے علما ہین کہ اونکے ہوتے تمکو کسی اَور کی حاجت نہین
اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ محدّث نہ کوچ کرے اپنے شہر سے یہانتک کہ وہان کے عالمون کا سب علم
سیکہہ لے اور صاحب نعلین اسواسطے کہا کہ ابن مسعودؓ اونکو اوٹہاتے تہے اور اونکی خبر گیری کرتے تہے اور مراد
تعریف ہے ابن مسعودؓ کی ساتہہ خدمت حضرت صلعم کے اور یہ کہ وہ واسطے شدت ملازمت اوسکی کے واسطے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بسبب ان امرون کے لائق ہے کہ ہو نزدیک اوسکے علم سے وہ چیز جو بے پرواہ
کرتی ہے طالب اوسکے کو غیر اوسکے سے اور یہ جو کہا کہ اپنے نبی کی زبان پر تو مراد اس سے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ ہے قول ہے ہائے عمار اونکو بہشت کی طرف بلاویگا اور وہ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے اور
احتمال ہے کہ عائشہ رضہ کی حدیث مراد ہو کہ نہین اختیار ملا عمار کو درمیان دو امر دون کے مگر کہ سخت تر
کو اختیار کیا پس سخت امر کو اختیار کرنا چاہتا ہے کہ اوسکو شیطان سے پناہ ہو جسکی شان سے ہے حکم کرنا ساتہہ سرکشی
کے اور ایک روایت مین ہے کہ عمار مشاش تک ایمان سے بہرا گیا ہے اور یہ صفت نہین واقع مگر اوسکی
واسطے جو شیطان سے پناہ مین ہو اور مراد صاحب سر سے وہ چیز ہے جو تبلائی اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے منافقون کے حال سے اور ابو ہریرہ رضہ سے بہی ابو الدردا کی حدیث کے موافق روایت آئی ہے اور
ایک روایت مین وساد کے بدلے سواک کے لفظ آئے ہین اور ایک روایت مین سواد کے اور سواد کے معنے
پوشیدہ باتین ہین (فتح) اور کہتے ہین کہ اول یہ آیت صرف اسیقدر نازل ہوئی والذکر والانثٰی پہر
اوسکے بعد وما خلق نازل ہوا اور شاید ابو الدردا اور ابن مسعود کو اسکی اطلاع نہین ہوئی اور اصحاب کو
اطلاع ہوئی پس اب وہ بہی متواتر مین داخل ہے (ت) **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا
فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ
الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ

السِّرِّ الَّذِی لَا یَعْلَمُهُ غَیْرُهُ یَعْنِی حُذَیْفَةَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ اَلَیْسَ فِیکُمْ اَوْ مِنْکُمْ صَاحِبُ السِّوَاکِ اَوِ السِّوَادِ قَالَ بَلٰی قَالَ کَیْفَ کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَقْرَأُ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی قُلْتُ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی قَالَ مَازَالَ بِی هٰؤُلَاءِ حَتّٰی کَادُوْا یَسْتَزِلُّوْنِی عَنْ شَیْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ شام میں گیا سو جب مسجد میں داخل ہوا تو کہا الٰہی میسر کر میرے لیے کوئی صحبتی نیک سو بیٹھا پاس ابوالدرداءؓ کے تو ابوالدرداء نے کہا کہ تو کن لوگوں میں سے ہے کہا کوفہ والوں سے کہا کیا نہیں تم میں یا تم میں سے وہ شخص جسکو پناہ دی خدا نے اپنے نبی کی زبان پر یعنی شیطان سے یعنی عمار کو میں نے کہا کیوں نہیں کہا کیا نہیں تم میں صاحب بھید کا کہ نہیں جانتا ہے اوسکو سوائے اوسکے یعنی حذیفہ میں نے کہا کیوں نہیں پھر کہا کیا نہیں تم میں مسواک والا یا پوشیدہ باتوں والا کہا کیوں نہیں کہا کس طرح تھا عبد اللہ پڑھتا واللیل اذا یغشی الخ کو میں نے کہا والذکر والانثی ابوالدرداء نے کہا کہ ہمیشہ رہے یہ لوگ لپٹے ساتھ میرے یہاں تک کہ قریب تھا کہ پھسلاویں مجھکو اوس چیز سے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ **بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ** - باب ہے بیان میں مناقب ابوعبیدہ بن جراح کے **ف** ابوعبیدہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اونکی نسب اسطور سے ہے۔ ابوعبیدہ بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن رہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر جمع ہوتے ہیں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فہر میں عمرؓ کی خلافت میں عمرؓ کی طرف سے شام میں حاکم تھے وہاں وبا عام پڑی اوسمیں اونکا انتقال ہوا ۱۸ ہجری میں (فتح) **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی ثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ ثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور ہمارا معتمد امانت دار اے امت میری ابوعبیدہ ہے جراح کا بیٹا **ف** صورت اسکی صورت ندا کی ہے لیکن مراد ساتھ اسکے اختصاص ہے یعنی امت ہماری جو مخصوص ہے امتوں کے درمیان سے اور صفت امانت کی اگرچہ مشترک ہے درمیان اوسکے اور درمیان غیر اوسکے کے لیکن سیاق مشعر ہے باین طور کہ اوسکے واسطے اوسمیں زیادہ خصوصیت ہے لیکن خاص کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک بڑی کو ساتھ ایک فضیلت کے اور وصف کیا اوسکو ساتھ اوسکے پس مشعر کیا ساتھ قدر زائد کے بیچ اوسکے اوسکے غیر پر مانند حیا کی عثمان میں اور قضا کے علی میں اور مانند اسکے (فتح) **حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْرَانَ لَاَبْعَثَنَّ حَقَّ اَمِیْنٍ فَاَشْرَفَ اَصْحَابُهُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ **ترجمہ** حذیفہ سے

روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا کہ البتہ بھیجتا ہون مین تمہاری طرف امین کو کہ لائق امانت داری کی ہے یعنی جو اصل حق امانت داری کا ہے وہ اسمین پایا جاتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب حکومت کو واسطے جہانکی یعنی حکومت مین رغبت کرواسطے حرص کے اوپر حاصل کرنے صفت مذکورہ کے یعنی امانت کے نہ حکومت محض پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ کو بہیجا۔ ف نجران ایک شہر ہے قریب یمن کے اور اوسکا نام عبدالمسیح تہا نانوین سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے **بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ** ۔امام حسن اور حسین کے مناقب کا بیان ف دونون کو امام بخاری نے جمع اسواسطے کیا کہ اکثر مناقب مین دونون مشترک ہین اور امام حسن نے ہجرت سے تیسرے سال پیدا ہوئے اور سنہ پچاس مین زہر سے وفات پائی اور امام حسین ہجرت سے چوتھے سال پیدا ہوئے اور سنہ ہجری مین عاشورے کے دن کربلا مین شہید ہوئے جو عراق کی زمین ہے اور اوسکا بیان یہ ہے کہ جب معاویہ مرگیا اور اوسکا بیٹا یزید خلیفہ ہوا کوفہ والون نے حسین کو لکہا کہ ہم آپکے مطیع اور تابعدار ہین تو حسین اونکی طرف نکلا اور عبیداللہ بن زیاد اونسے پہلے کوفہ مین جا پہونچا اور اکثر لوگون کو حسین کی طرف سے پہیر دیا پہر قتل کیا اوسنے امام حسین کے چچیرے بہائی مسلم بن عقیل کو اور امام حسین نے مسلم کو پہلے بہیجدیا تہا تاکہ لوگون سے امام حسین کے واسطے بیعت لیوے پہر اوسکی طرف لشکر طیار کیا اور اوس سے لڑائی کی یہانتک کہ شہید ہوئے امام حسین اور ایک جماعت اونکے گہر والون سے اور قصہ مشہور ہے پس ہم اوسکے بیان کو دراز نہین کرتے اور شاید کتاب الفتن مین اوسکا کچہ بیان ہوگا۔ **وَقَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ** یعنی اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن سے معانقہ کیا ف یہ حدیث بیع مین گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا منبر پر اور حسن آپکے پہلو مین تھے ایک بار یعنی کبہی لوگون کی طرف دیکہتے تھے اور کبہی حسن کی طرف دیکہتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ بیٹا میرا سردار ہے اور امید ہے کہ خدا صلح کردے اوسکی سبب سے مسلمانون کے دو گروہ مین ف اسکی شرح فتن مین آویگی۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ ثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي ثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ

تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکڑتے تھے اسکو اور حسن رض کو اور کہتے کہ الٰہی مین ان کو دوست رکھتا ہون سو تو
بھی ان کو دوست رکھ ف اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے حدثنا محمد بن الحسین بن ابراھیم ثنا
حسین بن محمد ثنا جریر عن محمد عن انس بن مالک قال اتی عبید اللہ بن زیاد براس الحسین فجعل فی
طست فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا فقال انس کان اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وکان مخضوبا بالوسمۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ امام حسین رض کا سر عبید اللہ بن زیاد کے
پاس لایا گیا اور ایک طشت مین رکھا گیا تو وہ ناپاک اپنی چھڑی اونکی ناک اور آنکھ مین ڈالنے لگا اور
اونکے حسن مین کچھ کہا یعنی اونکے حسن مین عیب کیا انس نے کہا کہ تھے امام حسین مشابہ اہل بیت مین
ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا سر مبارک اونکا رنگا ہوا وسمہ سے ف ایک روایت مین
اتنا زیادہ ہے کہ انس رض نے کہا کہ مین نے کہا اپنی چھڑی اوٹھا کہ مین نے اس جگہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا منہ مبارک دیکھا ہے کہ حسین کو چومتے تھے اور وسمہ سے رنگا ہوا تھا یعنے مائل سیاہی تھا کہ
اوس سے خضاب کیا کرتے تھے حدثنا حجاج بن منھال ثنا شعبۃ اخبرنی عدی سمعت
البراء قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللھم انی
احبہ فاحبہ ترجمہ برا سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حسن بن علی رض
آپکی مونڈھے پر تھے کہتے تھے الٰہی مین اسکو دوست رکھتا ہون سو تو بھی اوسکو دوست رکھ حدثنا
عبدان انا عبد اللہ انا عمر بن سعید بن ابی حسین عن ابن ابی ملیکۃ عن عقبۃ بن الحارث قال
رایت ابا بکر وحمل الحسن وھو یقول بابی شبیہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس شبیھا بعلی
وعلی یضحک ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ مین نے ابوبکر کو دیکھا اور حالانکہ وہ حسن کو اوٹھائے
تھے اور وہ کہتے تھے کہ میرا باپ قربان ہو کہ یہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشابہ ہے علی کے مشابہ نہین
اور علی ہنستے تھے ف اور ایک روایت مین ہے کہ علی نے کہا کہ مین نے کسی کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے مشابہ نہین دیکھا تو جواب یہ ہے کہ نفی محمول ہے عموم شبہ پر اور ثبت معظم پر حدثنا یحیی
ابن معین وصدقۃ قالا انا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن واقد بن محمد عن ابیہ عن ابن عمر
قال قال ابو بکر ارقبوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اھل بیتہ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت
ہے کہ ابوبکر رض نے کہا کہ نگاہ رکھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور تعظیم کو اونکے اہل بیت کے حق مین
ف اسکی شرح عنقریب گذر چکی ہے حدثنا ابراھیم بن موسی انا ھشام بن یوسف عن
معمر عن الزھری عن انس قال لم یکن احد اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن

ابن علی وقال عبد الرزاق انا معمر عن الزھری اخبرنی انس **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ نہ تہا کوئی زیادہ تر مشابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سے **ف** یہ معارض ہے ابن سیرین کی روایت کو کہ حسین بن علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بہت مشابہ تھے تو ممکن ہے تطبیق بایں طور کہ شاید انس نے یہ بات حسن کی زندگی مین کہی ہو کہ وہ اوس وقت اپنے بہائی حسین سے زیادہ تر مشابہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پہلی روایت اونکو مرنے کے بعد کہی ہو یا مراد اوسکی جو حسین کو مشابہ ہونے مین فضیلت دیتا ہے ماسوای حسن کے ہے اور احتمال ہے کہ ہر ایک دونون مین سے زیادہ تر مشابہ ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اعضا مین چنانچہ روایت ہے کہ تھے حسن زیادہ تر مشابہ ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے سینہ تک اور حسین اوس سے نیچے اور امام حسن اور حسین کے سوائے اور بھی کئی آدمی ہین جنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کہا جاتا ہے اور وہ پندرہ صحابی ہین اور امام مہدی جو پچھلے زمانے مین پیدا ہونگے وہ بہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہین اوسکا نام اور اوسکے باپ کا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپکے باپ کے نام سے موافق ہوگا (فتح) **حدثنا** محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة عن محمد بن ابی یعقوب سمعت ابن ابی نعم سمعت عبد اللہ بن عمر وسالہ رجل عن المحرم قال شعبة احسبه یقتل الذباب فقال اھل العراق یسئلون عن قتل الذباب وقد قتلوا ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھما ریحانتای من الدنیا **ترجمہ** ابن ابی نعم سے روایت ہے کہ مین نے عبد اللہ بن عمر سے سنا کہ پوچھا اوسکو ایک مرد نے حال محرم کا یعنی جو احرام مین ہو کہ مار ڈالے مکھی کو تو عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ عراق والے مکھی کے مارنے کا حکم پوچھتے ہین اور مقرر اونہون نے مار ڈالا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونون یعنی حسنین دو پھول ہیرے ہین دنیا سے یعنی اسواسطے کہ پھول کی طرح اولاد کو بھی سونگھا اور چوما جاتا ہے **ف** مراد ابن عمر کی تعجب کرنا ہے حرص اہل عراق کے سے تھوڑی چیز کے پوچھنے مین اور قصور کرنے اونکے سے بڑی چیز مین اور ایوب سے روایت ہے کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور حسنین آپکے آگے کہیلتے تھے تو مین نے کہا کہ یا حضرت کیا آپ انسے محبت رکھتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مین کسطرح محبت نہ رکھون اور حالانکہ وہ دونون میرے دو پھول ہین دنیا سے مین اونکو سونگھتا ہون (فتح)

باب مناقب بلال بن رباح مولی ابی بکر - باب ہے بیان مین مناقب بلال بن رباح

جو غلام آزاد ہین ابوبکر صدیق کے **ف** مشہور یہ ہے کہ وہ حبشی ہین ایک کافر کے غلام تھے پھر خریدا

اونکو ابوبکرؓ نے اور حالانکہ وہ پتہرون مین دبے ہوئے تھے یعنی کافرون نے اسلام کی عداوت سے اونکو اتنے پتہر مارے تھے کہ وہ پتہرون مین دب گئے تھے (فتح) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے بہشت مین اپنے آگے تیرے جوتی کی آہٹ سنی ف اس حدیث کی شرح نماز مین گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ تھے عمر فاروقؓ کہتے کہ ابوبکر ہمارے سردار ہین اور آزاد کیا اونہون نے ہمارے سردار کو یعنی بلال کو **ف** مراد عمر کی یہ ہے کہ بلال سردارون مین سے ہے یہ مراد نہین کہ وہ عمرؓ سے افضل ہے یہ ابن تین نے کہا ہے اور اوسکے غیر نے کہا کہ مراد اول سے حقیقی معنے ہین اور دوسری سے مجازی کہا ہے اوسکو بطور تواضع کے یا کہ سرداری افضلیت کو ثابت نہین کرتی (فتح) **حَدَّثَنَا** ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللهِ **ترجمہ** قیسؓ سے روایت ہے کہ بلال نے ابوبکر سے کہا کہ اگر تو نے مجکو اپنی جان کے واسطے یعنی اپنی ذاتی خدمت کے واسطے خریدا تہا تو مجکو اپنے پاس روک رکہہ اور اگر تو نے مجکو فقط اللہ کے واسطے خریدا تہا تو مجکو خدا کے کام مین چہوڑ دے کہ مین خدا کے واسطے عمل کرون **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ مین نے دیکہا کہ افضل عمل مومن کا جہاد ہے تو مین نے چاہا کہ خدا کی راہ مین چوکیداری کرون اور یہ کہ ابوبکرؓ نے بلال سے کہا کہ قسم دیتا ہون تجہکو اللہ کی اور اپنے حق کی تو بلالؓ اوسکے ساتہ رہے یہانتک کہ ابوبکرؓ فوت ہوئے پہر عمرؓ نے اونکو اجازت دی تو بلال شام کو متوجہ ہوئے جہاد کی نیت سے اور وہان طاعون کی بیماری سے فوت ہوئے سنہ ۱۸ھ مین (فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ ابْنِ عَبَّاسٍ . باب ہے بیان مین مناقب ابن عباسؓ کے **ف** یعنی عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم چچیرے بہائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سال ہجرت سے پہلے پیدا ہوئے اور سنہ ۶۸ ہجری مین فوت ہوئے اور وہ اصحاب کے عالمون سے تھے یہانتک کہ عمرؓ مقدم کرتے تھے اوسکو ساتہ بزرگون کے اور وہ نوجوان تھے (فتح) **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اپنے سینے سے ملایا اور کہا کہ الٰہی اسکو حکمت سکہا دے اور ایک حدیث مین ہے کہ اوسکو قرآن سکہا ہے اور بخاری نے کہا کہ حکمت اصابت ہے سوائے نبوت کے اور یہ تائید کرتا ہے اوسکی جو تفسیر کرتا ہے حکمت کو ساتہ قرآن کے اور اختلاف ہے کہ مراد ساتہ حکمت کے

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ثَنَا مُوسَى ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ قَالَ الْحِكْمَةُ الْإِصَابَةُ فِي غَيْرِ النُّبُوَّةِ

اس جگہہ کیا ہے سو بعضے کہتے ہین کہ اصابت ہو قول مین یعنی بات ٹہیک کہنی اور بعضے کہتے ہین کہ سمجہ
اور بوجہہ ہے اللہ کی طرف سے اور بعضے کہتے ہین کہ جسکی صحت پر عقل گواہی دے اور بعضے کہتے ہین کہ نور ہے کہ
فرق کیا جاتا ہے ساتہہ اوسکے درمیان الہام اور وسوسہ کے اور بعضے کہتے ہین کہ جلد جواب دینا اور بعضے
کچہ اور کہتے ہین اور تھے ابن عباسؓ زیادہ تر عالم صحاب مین ساتہہ تفسیر قرآن کے ابن مسعودؓ سے روایت ہے
کہ اچھے ہین ترجمان قرآن کے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ وہ زیادہ تر عالم ہین ساتہہ اوس چیز کے
کہ اوتاری گئی محمد پر اور ہمنے شروع کتاب العلم مین جو اقوال حکمت کی تفسیر مین منقول ہوئی ہین سب کو جمع
کیا اور یہ حدیث کتاب العلم اور کتاب الطہارۃ مین گذر چکی ہے اور وہان اس حدیث کے فرمانیکا سبب بھی
بیان ہوا ہی اور جن راویون نے اس حدیث مین جملہ وعلمہ التاویل زیادہ کیا ہو انکا بیان بہی وہان ہوچکا ہو اور زیادہ مشہور
اسطرح ہی اللہم فقہہ فی الدین وعلمہ التاویل یہانتک کہ بعضون نے اسے صحیحین کیطرف منسوب کیا ہو مگر یہ نسبت صحیح نہین (فتح)

باب مناقب خالد بن الولید۔ باب ہے بیان مین مناقب خالد بن ولید کے ف خالد بن ولید صحابہ
کے سوارون مین سے تھے حدیبیہ کے درمیان مسلمان ہوئے اور جعفر سے روایت ہو کہ خالد کی ٹوپی گم ہوئی
تو اونسے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور اپنا سر منڈایا تو لوگون نے آپکو بال لینے کے واسطے ہمدیگر
کی سو مین اونسے آگے بڑہ گیا اور آپکے پیشانی کے بال لیکر اپنی اس ٹوپی مین رکہہ لیے سو مین کسی لڑائی مین
اس ٹوپی کے ساتہہ حاضر نہین ہوا مگر کہ مجکو فتح نصیب ہوئی اور حاضر ہوا وہ ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے کئی لڑائیون مین کہ اونمین اوسکی بہادری ظاہر ہوئی پہر مرتد لوگ اوسکے ہاتہہ سے قتل ہوئے پہر بڑے
بڑے شہر اوسکے ہاتہہ پر فتح ہوئے اور ۲۱ھ ہجری مین اپنے گہر مین فوت ہوئے (فتح) **حدثنا** احمد

ابْنُ وَاقِدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَعَى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ
اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

ترجمہ انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو زید اور جعفر اور ابن رواحہ کے
مرنے کی خبر دی پہلے اس سے کہ اونکی خبر اونکو آوے یعنے وحی کے ذریعہ سے سو فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید
ہوگیا پہر علم کو جعفر نے لیا تو وہ بہی شہید ہوا پہر ابن رواحہ نے لیا تو وہ بہی شہید ہوا اور آپکی آنکہون سے آنسو
جاری تھے یہانتک کہ لیا علم کو اللہ کی ایک تلوار نے یہانتک کہ خدا نے اونکو فتح نصیب کی ف اور غرض
اسی یہ قول آپکا ہے یہانتک کہ لیا علم کو تلوار نے پس تحقیق مراد ساتہہ اوسکے خالد ہی اور اوس دن سے اوسکا نام
سیف اللہ مشہور ہوا یعنی اللہ کی تلوار اور ایک روایت مین ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ایذا

دو خالد کو کہ وہ ایک تلوار ہے اللہ کی تلواروں میں سے کھڑا الہے اوسکو اللہ نے کافروں پر (فتح) **باب مناقب** سالم مولی ابی حذیفۃ - باب ہے بیان میں مناقب سالم غلام آزاد کردہ حذیفہ کے **ف** سالم اکابر صحاب میں سے ہیں جنگ بدر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا اور مہاجرین اولین سے ہے (فتح) **حدثنا** سلیمان بن حرب ثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابراھیم عن مسروق قال ذکر عبد اللہ عند عبد اللہ بن عمرو فقال ذاک رجل لا ازال احبہ بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول استقرؤا القرآن من اربعۃ من عبد اللہ بن مسعود فبدأ بہ وسالم مولی ابی حذیفۃ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل قال ولا ادری بدأ بابی او بمعاذ بن جبل **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے کہ ذکر کیا گیا عبد اللہ بن مسعود نزدیک عبد اللہ بن عمرؓ کے تو اوسنے کہا کہ میں ہمیشہ اوسکو دوست رکھتا ہوں بعد اوسکے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ قرآن سیکھو چار سے عبد اللہ بن مسعود سے پہلے اوسکو ذکر کیا اور سالم مولی ابو حذیفہؓ سے اور ابی بن کعبؓ سے اور معاذ بن جبلؓ سے کہا میں نہیں جانتا کہ پہلے ابی کو ذکر کیا یا معاذ بن جبل کو **ف** اور تخصیص ان چاروں کے ساتھ سیکھنی قرآن کے اوسنے یا تو اسواسطے کہ قرآن اونکو اکثر ضبط تہا اور اوسکو خوب ادا کرتے تھے یا اسواسطے کہ وہ فارغ ہوئے تھے واسطے سیکھنے اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اور درپے ہوئے تھے ادا کرنے اوسکے کے بعد آپکے پس اسیواسطے بلایا طرف سیکھنے کے اوسنے نہ اسواسطے کہ اونکے سوائے کوئی قرآن کا جامع نہ تہا (فتح) **باب مناقب** عبد اللہ بن مسعود - باب ہے بیان میں مناقب عبد اللہ بن مسعودؓ کے **ف** عبد اللہ بن مسعودؓ سابقین میں سے ہیں اور چھٹے ہیں اسلام میں اور دوبار ہجرت کی اور والی ہوئے بیت المال کے کوفہ میں واسطے عمرؓ اور عثمانؓ کے اور ۳۲ھ میں عثمانؓ کی خلافت میں فوت ہوئے عمر اونکی ساٹھ برس سے زیادہ تھی اور صحابہ کے عالموں میں سے تہے اور اُن لوگوں میں سے جنکا علم عام ہوا ساتھ کثرت یاروں اوسکے اور سیکھنے والوں کے اوسے (فتح) **حدثنا** حفص بن عمر ثنا شعبۃ عن سلیمان قال سمعت ابا وائل قال سمعت مسروقا قال قال عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن فاحشا ولا متفحشا وقال ان من احبکم الی احسنکم اخلاقا وقال استقرؤا القرآن من اربعۃ من عبد اللہ بن مسعود وسالم مولی ابی حذیفۃ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف اور فرمایا کہ تم میں سے بہت پیارا میرے نزدیک وہ ہے جسکی عادتیں اچھی ہوں اور فرمایا کہ سیکھو قرآن کو چار آدمیوں سے عبد اللہ بن مسعود سے اور سالم مولی ابی حذیفہؓ

سے اور ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے حدثنا موسی عن ابی عوانۃ عن مغیرۃ عن ابراہیم عن علقمۃ قال دخلت الشام فصلیت رکعتین فقلت اللھم یسر لی جلیسا صالحا فرأیت شیخا مقبلا فلما دنا قلت ارجو ان یکون استجاب قال من این انت قلت من اھل الکوفۃ قال افلم یکن فیکم صاحب النعلین والوسادۃ والمطھرۃ اولم یکن فیکم الذی اجیر من الشیطان اولم یکن فیکم صاحب السر الذی لا یعلمہ غیرہ کیف قرأ ابن ام عبد واللیل اذا یغشی فقرأت واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی والذکر والانثی فقال اقرانیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاہ الی فی فما زال ھؤلاء حتی کادوا یردونی **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے کہ میں شام میں داخل ہوا سو میں نے دو رکعت نماز پڑھی تو میں نے کہا کہ الٰہی میسر کر میرے لیے کوئی صحبتی نیک تو میں نے ایک بزرگ کو دیکھا سامنے سے آتا ہے سو جب وہ قریب آیا تو میں نے کہا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا نے میری دعا قبول کی ہو اوسنے کہا تو کہاں سے ہے میں نے کہا کوفہ والوں سے کہا کیا پس نہیں تم میں صاحب دو جوتوں اور تکیہ اور وضو کے برتن کا کیا نہیں تم میں جو شیطان سے پناہ دیا گیا کیا نہیں تم میں صاحب بھید کا جسکے سوائے اوسکو کوئی نہیں جانتا پھر کہا کس طرح پڑھتا ہے عبداللہ بن مسعود واللیل اذا یغشی تو میں نے پڑھا واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی والذکر والانثی تو اوس نے کہا کہ پڑھائی ہے مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اپنے رو برو پس ہمیشہ رہے لوگ مجھسے جھگڑتے یہانتک کہ قریب تھا کہ مجھکو پھیر دیں۔ **حدثنا** سلیمان بن حرب ثنا شعبۃ عن ابی اسحاق عن عبدالرحمن بن یزید قال سألنا حذیفۃ عن رجل قریب السمت والھدی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ناخذ عنہ قال ما اعلم احدا اقرب سمتا وھدیا ودلا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من ابن ام عبد **ترجمہ** عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ پوچھا ہمنے حذیفہ کو ایک مرد سے کہ قریب ہو خشوع اور طریقے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی جسکا طریق اور چال چلن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے بہت موافق ہو اوسنے کہا نہیں جانتا میں کسی کو قریب تر بہ خشوع اور طریقے اور سیرت اور حال چال میں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبداللہ ابن مسعود سے **حدثنا** محمد بن العلاء ثنا ابراھیم بن یوسف بن ابی اسحاق ثنی ابی عن ابی اسحاق ثنی الاسود بن یزید قال سمعت ابا موسی الاشعری یقول قدمت انا واخی من الیمن فمکثنا حینا ما نری الا ان عبداللہ بن مسعود رجل من اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما نری من دخولہ ودخول امہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری

سے روایت ہے کہ مین اور میرا بھائی یمن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو ہم ایک زمانہ ٹھہرے نہ معلوم کرتے تھے ہم مگر یہ کہ عبداللہ بن مسعود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین سے ہین واسطے اوسکو کے دیکھتے تھے ہم داخل ہونا اوسکا اور اوسکی مان کا اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی وقت بیوقت **ف** اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر ملازمت اوسکی کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ لازم پکڑتی ہے ثبوت فضیلت اوسکی کو (فتح) **ذکر معاویۃ** معاویہ کا ذکر **ف** معاویہ بن ابی سفیان کا اسلام لانا پہلے فتح مکہ کے تھا اور صحبت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپکی منشی گری کی اور والی ہوا دمشق کی حکومت کا عمر کی طرف سے بعد اپنے بھائی کے ۱۹ ہجری مین اور بدستور رہا حاکم اوپر اوسکے عثمان کی خلافت تک پھر زمانے لڑنے اوسکے کے ساتھ علی کے اور حسن کے پھر جمع ہوئے اوسپر لوگ ۴۱ ھ مین یہانتک کہ مرا ۶۰ ھ مین اور اوسنے چالیس برس سے زیادہ حکومت کی (فتح) **حدثنا** الحسن بن بشر ثنا المعافی عن عثمان بن الاسود عن ابن ابی ملیکۃ قال اوتر معاویۃ بعد العشاء برکعۃ وعندہ مولی لابن عباس فاتی ابن عباس فقال دعہ فانہ قد صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ معاویہ نے عشا کی نماز کے بعد ایک رکعت وتر پڑھے اور اوسکے پاس ابن عباس کا غلام آزاد تھا تو وہ ابن عباس کے پاس آیا یعنی اور کہا کہ معاویہ نے ایک رکعت وتر پڑھے تو ابن عباس نے کہا کہ چھوڑ اوسکو یعنی اوسپر انکار نکر کہ تحقیق اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی ہے یعنی پس نہین کی اوسنے کوئی چیز مگر کسی سند سے **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ وہ ٹھیک بات کو پہونچا مقرر وہ فقیہ ہے اور نہین ہے کچہ التفات طرف قول ابن تین کے کہ ایک رکعت وتر کی ساتھ فقہا قائل نہین اسواسطے کہ جس چیز کی ابن تین نے نفی کی ہے وہ اکثر کا قول ہے اور ثابت ہو چکی ہین اسمین کئی حدیثین ہان افضل یہ ہے کہ اوس سے پہلے جفت نماز پڑھی اور ادنے درجہ اوسکا دو رکعتین ہین اور اسمین اختلاف ہے کہ فصل کیا ہے وتر کو اون دو رکعتون کے ساتھ جوڑنا یا توڑنا کوفیون کا مذہب ہے کہ وتر کو اونکے ساتھ جوڑنا شرط ہے اور یہ کہ ایک رکعت کافی نہین اور ایک رکعت وتر کا مشہور ہونا بے پرواہ کرتا ہے اسمین کلام دراز کہنے سے یعنی ایک رکعت وتر کا جائز ہونا مشہور بات ہے اسکے بیان کی کچہ حاجت نہین۔ (فتح) **حدثنا** ابن ابی مریم ثنا نافع بن عمر حدثنی ابن ابی ملیکۃ قیل لابن عباس ھل لک فی امیر المؤمنین معویۃ فانہ ما اوتر الا بواحدۃ قال اصاب انہ فقیہ **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ کسی نے ابن عباس سے کہا کیا تجکو معاویہ کے حق مین کلام ہے پس تحقیق نہین وتر پڑھے اوسنے مگر ایک رکعت یعنی کیا تو اوس سے کچہ کہہ سکتا ہے کہ تو نے ایک رکعت وتر کیون پڑھے ابن عباس

وتر کی ایک رکعت جائز ہے

نے کہا کہ وہ ٹھیک بات کو پہونچا کہ مقرر وہ فقیہ ہے **حدثنا** عمرو بن عباس ثنا محمد بن جعفر ثنا
شعبة عن ابی التیاح قال سمعت حمران بن ابان عن معٰویة قال انکم لتصلون صلٰوة لقد
صحبنا النبی صلی الله علیه وسلم فما رأیناه یصلیهما ولقد نهی عنهما یعنی الرکعتین بعد العصر
ترجمہ حمران سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے کہا کہ البتہ تم ایک نماز پڑھتے ہو کہ مقرر ہمنے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے صحبت کی سو ہمنے آپکو یہ دو رکعت نماز پڑھتے نہین دیکھا اور البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس سے منع کیا ہے یعنی دو رکعتین بعد نماز عصر کے **ف** اور غرض اس سے یہ ہے کہ ہمنے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی **تنبیہ** تعبیر کی ہے بخاری نے اس ترجمہ مین ساتھ لفظ ذکر کے یعنے
ذکر ہے معاویہ کا اور یہ نہین کہا کہ معاویہ کی فضیلت یا مناقب کا بیان اسواسطے کہ فضیلت نہین پکڑی
جاتی باب کی حدیث سے اسواسطے کہ ظاہر گواہی ابن عباسؓ کی واسطے اوسکے ساتھ فقہ اور صحبت کے دلالت
کرتی ہے اور فضل کثیر کے اور ابن ابی عاصم وغیرہ نے معاویہ کے مناقب مین ایک جزو تصنیف کی ہے
لیکن اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ نہین صحیح ہوئی بیچ فضائل معاویہ کے کچھ چیز پس یہی نکتہ ہے کہ بخاری
نے اوسکے حق مین مناقب کا لفظ نہین کہے واسطے اعتماد کرنے کے اپنے اوستاد کے قول پر لیکن اونسے
دقیق نظر سے استنباط کی وہ چیز کہ دور کرے ساتھ اوسکے رافضیون کے سردارون کو اور قصہ نسائی
کا اس باب مین مشہور ہے اور وارد ہوئے ہین معاویہ کی فضائل مین بہت حدیثین لیکن اونمین سے
کے طریق سے کوئی حدیث صحیح نہین اور ساتھ اسکے جزم کیا ہے اسحاق اور نسائی وغیرہ نے (فتح)

باب مناقب فاطمة باب ہے بیان مین مناقب فاطمہؓ کے **ف** وہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیٹی ہین اور اونکی ماں خدیجہ ہین پیدا ہوئی فاطمہ پہلے اسلام سے اور نکاح کیا اون سے
علیؓ نے بعد بدر کے دوسرے سال مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے چھ مہینے فوت ہوئین سنہ ۱۱ھ
مین اور اونکی عمر چوبیس سال کی ہے اور قوی تر دلیل اوپر مقدم کرنے فاطمہؓ کے اور سب عورتون پر
اپنے زمانے کی عورتون سے اور جو اونکے بعد ہین یہ حدیث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ
سردار ہے ساری جہان کے عورتون کی مگر مریم (فتح) **وقال** النبی صلی الله علیه وسلم فاطمة
سیدة نساء اهل الجنة یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ بہشتیون کی عورتون کی
سردار ہے **ف** اسکے بعض طریقون مین مریم وغیرہ کا ذکر بھی آیا ہے جو اونکے اسمین مشارک ہین
(فتح) **حدثنا** ابو الولید ثنا ابن عیینة عن عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکة عن المسور
ابن مخرمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فاطمة بضعة منی فمن اغضبها فقد

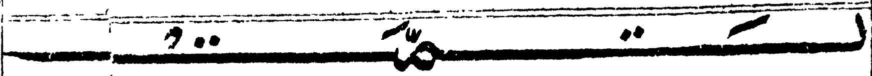
اَغۡضَبَنِیۡ ترجمہ مسورؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے سو جس نے اوسکو ناراض کیا اوس نے مجکو ناراض کیا حدثنا یحیی بن قزعۃ انا ابراھیم ابن سعد عن ابیہ عن عروۃ عن عائشۃ قالت دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ابنتہ فی شکواہ التی قبض فیھا فسارھا بشیٔ فبکت ثم دعاھا فسارھا فضحکت قالت فسألتھا عن ذلک فقالت سارنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنی انہ یقبض فی وجعہ الذی توفی فیہ فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اھل بیتہ اتبعہ فضحکت ترجمہ عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو اپنی مرض الموت مین بلایا تو اوس سے کان مین کچھ بات کی تو فاطمہؓ رونے لگین پہر اوسکو بلایا اور اوس سے کان مین بات کی تو ہنسنے لگین عائشہؓ نے کہا سو مین نے فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا تو فاطمہ نے کہا کہ سرگوشی کی مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار سو مجکو خبر دی کہ اس بیماری مین آپکا انتقال ہوگا تو مین روئی پہر مجھسے دوسری بار سرگوشی کی سو مجکو خبر دی کہ مین آپکو سب اہل بیت سے پہلے آپکے پیچھے جاؤن گی تو مین ہنسی کہ جلدی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملون گی (فتح) **باب فضل عائشۃ** باب ہو بیان مین فضیلت عائشہ کی **ف** وہ صدیقہ ہین بیٹی صدیق اکبرؓ کی اور اونکی مان کا نام رومان ہے اور تہی پیدائش اونکی ہجرت سے پہلے آٹھ سال اور انتقال فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حالانکہ وہ اٹھارہ برس کی تہین اور تحقیق یاد رکہی ہین اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت چیزین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریب پچاس برس کے زندہ رہین اور لوگون نے اونسے بہت علم سیکھا اور نقل کیے اونسے بہت احکام اور آداب یہانتک کہ کہا گیا ہے کہ چوتہائی احکام شرعیہ عائشہ سے منقول ہی اور تہی موت اونکی معاویہ کی خلافت کی ۵۹ھ مین اور اونکے گہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اولاد نہین ہوئی (فتح) حدثنا یحیی بن بکیر ثنا اللیث عن یونس عن ابن شھاب قال ابو سلمۃ ان عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما یا عائش ھذا جبریل یقرئک السلام فقلت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تری ما لا اری ترید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہو کہ ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائش یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین تو مین نے کہا و علیہ السلام و رحمۃ اللہ یعنی اور جبرئیل کو بہی سلام اور خدا کی رحمت یا حضرت جو آپ دیکھتے ہین وہ مین نہین دیکھتی **ف** اس حدیث سے حضرت عائشہؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور بعضون نے اس سے استنباط کیا ہے کہ حضرت خدیجہ کو عائشہؓ پر فضیلت

ہی اسواسطے کہ خدیجہ کے حق مین یہ وارد ہوا ہی کہ ای خدیجہ جبرئیل تجکو خدا کی طرف سے سلام کرتے ہین اور
اسجگہ خود جبرئیل کیطرف سے کہا اور اسکی تقریر آئیندہ آویگی (فتح) **حدثنا** آدم ثنا شعبۃ ح وثنا عمرو
انا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن مرۃ عن ابی موسی الاشعری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمل من الرجال
کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیۃ امرأۃ فرعون وفضل عائشۃ علی النساء کفضل
الثرید علی سائر الطعام **ترجمہ** ابوموسی اشعری سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردون سے
بہت لوگ کمال کو پہونچے اور عورتون سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بی بی کے سوا کوئی عورت کمال
نہین ہوئی اور عائشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کہانون پر **ف** تقریر اسحدیث
کی یہ ہی کہ قول حضرت صلعم کا کہ عائشہ کی فضیلت الخ نہین لازم پکڑتا ثبوت فضلیت مطلقہ کو اور تحقیق اشارہ کیا
ہی ابن حبان نے طرف اسکی کہ فضیلت عائشہ کی جسپر یہ حدیث وغیرہ دلالت کرتی ہی وہ حضرت صلعم کی عورتون
کے ساتھ مقید ہی تاکہ نہ داخل ہو اوسمین فاطمہ واسطے تطبیق کے درمیان اسحدیث کے اور درمیان اسحدیث کے
کہ افضل بہشتیون کی عورتون کی خدیجہ اور فاطمہ ہین اور باقی شرح اسکی آئیندہ آویگی (فتح) **حدثنا** عبد العزیز
ابن عبد اللہ ثنی محمد بن جعفر عن عبد اللہ بن عبد الرحمن انہ سمع انس بن مالک یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام **ترجمہ**
انس سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت
باقی کہانون پر **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الوہاب بن عبد المجید ثنا ابن عون عن القاسم بن
محمد ان عائشۃ اشتکت فجاء ابن عباس فقال یا ام المؤمنین تقدمین علی فرط صدق علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ابی بکر **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہی کہ عائشہ بیمار ہوئین سو ابن عباس
اونکی خبر کو آئے سو کہا کہ ای مان سلمانون کی تم جاتی ہو پیشوا صادق پر یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ابوبکر
صدیق پر کہ تمہارے واسطے بہشت مین سامان طیار کرنے کو تمسے پہلے گئے ہوئے ہین **ف** اسحدیث مین ہی کہ تعین کیا
ابن عباس نے ساتھ داخل ہونے عائشہ کے بہشت مین (فتح) **حدثنا** محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبۃ
عن الحکم سمعت ابا وائل قال لما بعث علی عمارا والحسن الی الکوفۃ لیستنفرہم خطب عمار فقال
انی لاعلم انہا زوجتہ فی الدنیا والآخرۃ ولکن اللہ ابتلاکم لتتبعوہ او ایاہا **ترجمہ** ابو وائل سے
روایت ہی کہ جب علی مرتضی نے عمار اور حسن کو کوفہ کی طرف بہیجا تاکہ اونسے مدد لی تو عمار نے خطبہ پڑہا سو کہا
کہ البتہ مین جانتا ہون کہ بیشک عائشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہین دنیا مین اور آخرت مین ولیکن
خدا نے تمہارا امتحان کیا ہی کہ تم علی کی پیروی کرتے ہو یا عائشہ کی **ف** ایک روایت مین ہی کہ حضرت صلعم

نے فرمایا کہ ای عائشہؓ کیا تو راضی نہین کہ ہووی تو بی بی میری دنیا اور آخرت مین اور شاید عمارؓ نے یہ حدیث حضرت صؐ سے سنی ہوگی اور ظاہر یہ ہے کہ لتتبعوہ مین ضمیر خدا کی طرف پہرتی ہے اور مراد ساتہہ پیروی اللہ کے پیروی حکم شرعی اوسکی ہے نہ بیچ فرمان برداری امام کی اور نہ بغاوت کرنیکے اوس سے اور شاید اوسنے اشارہ کیا ہو طرف اس آیت کی کہ قرار پکڑو اپنے گہرون مین پس تحقیق وہ امر حقیقی ہے خطاب کیا گیا ہے ساتہہ اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کو سیوطی نے کہا کہتی تہین کہ نہ ہلاوے گی مجکو پیٹھ اونٹ کی یہانتک کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملون اور عائشہ کی طرف سے آمین عذر ہے کہ وہ اور طلحہ اور زبیر تاویل کرتے تہے اور تہی مراد اونکی واقع کرنا صلح کا درمیان لوگونکے اور لینا قصاص کا عثمانؓ کے قاتلون سے اور تہی رائے علی کی جمع ہونا طاعت پر اور طلب کرنے وارثون مقتول کے قصاص کو اون لوگون سے جنہو قتل اپنی شرط سے ثابت ہوا (تح) حدثنا عبید بن اسمٰعیل ثنا ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ انھا استعارت من اسماء قلادۃ فھلکت فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناسا من اصحابہ فی طلبھا فادرکتھم الصلوۃ فصلوا بغیر وضوء فلما اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم شکوا ذلک الیہ فنزلت ایۃ التیمم قال اسید بن حضیر جزاک اللہ خیرا فواللہ ما نزل بک امر قط الا جعل اللہ لک منہ مخرجا وجعل للمسلمین فیہ برکۃ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ اوسنے اسماء سے ہار مانگ کر لیا سو وہ گم ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابؓ کو اوسکی تلاش مین بہیجا تو اونکو نماز کے وقت نے پایا تو اونہون نے بیوضو نماز پڑہی پہر جب وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے اسکی شکایت کی سو اوسوقت تیمم کی آیت اتری اسیدؓ بن حضیر نے کہا کہ خدا تمکو نیک بدلا دے سو قسم ہے اللہ کی کہ نہین اترا کوئی کام مشکل ایسا تیرے مگر کہ خدا نے واسطے تیرے اوس سے جگہ نکلنے کی اور کی واسطے مسلمانون کے اوسمین برکت حدثنا عبید بن اسمٰعیل ثنا ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان فی مرضہ جعل یدور فی نسائہ ویقول این انا غدا این انا غدا حرصا علی بیت عائشۃ قالت عائشۃ فلما کان یومی سکن **ترجمہ** عروہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو اپنی سب عورتون مین گہومنا شروع کیا (یعنی جسدن جنکی باری ہوتی اوسکے گہر مین اوٹہا کر لائے جاتے) اور فرماتے کہ مین کل کہان ہونگا مین کل کہان ہونگا یعنے کل کس بی بی کی باری ہوگی یعنی حضرت صؐ کا دل یہی چاہتا تہا کہ عائشہؓ کے گہر مین رہین عائشہؓ نے کہا کہ جب میری باری کا دن ہوا تو آپ بات سے چپ ہو رہے ف ابن تین نے کہا کہ ایک روایت مین ہے کہ سب بیبیون نے اجازت دی کہ آپ عائشہؓ کے گہر مین رہین ہمنے اپنی باری معاف کی تو ظاہر اسکا مخالف ہے باب کی حدیث کو اور تطبیق یہ ہے کہ احتمال ہے کہ اجازت دی ہو اونہون نے اسکے بعد اسکے کہ آپ عائشہؓ کے

گہر مین پہرے یعنی پس متعلق ہوگی اجازت ساتھ آیندہ زمانہ کے اور یہ تطبیق عمدہ ہی (فتح) **حدثنا**
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا حَمَّادٌ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ
يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ
اَنْ يُهْدُوْا اِلَيْهِ حَيْثُمَا كَانَ اَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
فَاَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا عَادَ اِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَاكَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ
لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا **ترجمہ** عروہ سے
روایت ہے کہ دستور تہا کہ صحابہ عائشہ کی باری کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے بہیجا کرتے تھے کہ حضرت صلعم خوش
ہونگے سو میری مصاحبین یعنی حضرت صلعم کی اور بیبیاں ام سلمہ کے پاس جمع ہوئین سو انہوں نے کہا کہ ای ام سلمہ
قسم ہے اللہ کی کہ مقرر لوگ قصد کرتے ہین اپنے تحفوں سے عائشہ رض کی باری کے دن کو یعنی صرف اسی دن تحفہ بہیجتے
ہین اور ہم بہی خیر چاہتے ہین جیسی عائشہ رض چاہتی ہے سو تم حضرت صلعم سے کہو کہ لوگون سے کہدین کہ حضرت صلعم
جس بی بی کے پاس ہون وہین لوگ تحفہ بہیجا کرین تو ام سلمہ نے حضرت صلعم سے یہ کہا ام سلمہ نے کہا تو حضرت صلعم
نے مجہ سے منہ پہیرا اور کچہ جواب نہ دیا سو جب حضرت صلعم میرے پاس آئے تو مین نے آپ سے یہ کہا تو حضرت صلعم
نے مجہ سے منہ پہیرا جب تیسری باری ہوئی تو پہر مین نے آپ سے کہا تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو مجہکو رنج
ندی عائشہ رض کے مقدمہ مین سو مقرر قسم ہے اللہ کی کہ عائشہ کے سوای تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجہ پر وحی
نہین اتری **ف** اس حدیث مین فضیلت بڑی ہے واسطے عائشہ رض کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتہ اوسکے
اسپر کہ عائشہ رض افضل ہے خدیجہ سے اور یہ لازم نہین واسطے دو امرون کے ایک یہ کہ احتمال ہے کہ نہ ارادہ کیا
ہو داخل کرنا خدیجہ کا بیچ اسکے یا مراد ساتہ قول آپکے منکن سے وہ عورت ہو جس سے خطاب ہی اور وہ
ام سلمہ ہے اور جنہون نے اوسکو بہیجا تہا یا جو عورتین اوسوقت موجود تہین اور دوسرا امر یہ ہے کہ بتقدیر
اسکے کہ مراد دخول ہو پس نہین لازم آتا ثبوت خصوصیت ایک چیز کے سے فضائل سے ثابت ہونا فضیلت مطلق
کا مانند اس حدیث کی کہ زیادہ تر قاری تم مین ابی ہے اور حکمت بیچ اختصاص عائشہ رض کے ساتہ اسکے کیا ہے اسکو
لوگ بہت پوچہتے ہین سو بعضے کہتے ہین کہ واسطے مکان اپنے باپ کے اور یہ کہ وہ اکثر حالات مین حضرت صلعم سے
جدا نہین ہوئی تو اسواسطے اوسکی بیٹی کو خاص کیا باوجود اوس چیز کے کہ حضرت صلعم کو عائشہ رض سے زیادہ محبت تھی
اور بعض کہتے ہین کہ وہ مبالغہ کرتی تہین بیچ پاک صاف کرنے اون کپڑون کے جنمین حضرت صلعم کے ساتہ سوتی
تہین اور سبکی کبیر نے کہا کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ فاطمہ افضل ہے پہر خدیجہ پہر عائشہ اور اختلاف مشہور ہے لیکن حق

التفات ترے بیہودی کے اور ابن تیمیہ نے کہا کہ جہات فضیلت کے درمیان خدیجہ اور عائشہ رض کے قریب قریب ہیں اور شاید اوسکی رائے توقف ہی اور ابن قیم نے کہا کہ اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ فضیلت کے بہت ہونا ثواب کا نزدیک اللہ کے تو یہ ایسا امر ہے کہ اسپر کسیکو اطلاع نہین پس تحقیق عمل دل کا افضل ہے ہاتھ پاؤن کے عمل سے اور اگر مراد بہت ہونا علم کا ہو تو عائشہ رض افضل ہے لامحالہ اور اگر مراد شرافت خاندانی ہے تو فاطمہ رض افضل ہے لامحالہ اور اس فضیلت مین کوئی اسکا شریک نہین سوا اسکی بہنون کے اور اگر مراد شرافت سیادت کی ہے تو فقط فاطمہ رض کے حق مین نص ثابت ہوئی ہے*



فہرست مختصر ابواب پارہ چہاردہم فیض الباری ترجمہ وشرح اردو صحیح بخاری